مقالہ دویم

تاریخ ٹونک

۱۳۱۷ھ

مطبع ہندستان ستارہ آگرہ

تصویر حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ دوم مشتمل بر حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علی قدر مراتب

واضح ہو کہ مؤلف تاریخ ہٰذا نے حالات مفصل شجاعت و سخاوت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تاریخ ہٰذا میں اس غرض سے نہیں لکھی کہ امیر نامہ میں سب کے سب حالات درج ہیں۔ ہاں البتہ کچھ حال بطور سلسلہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا لکھ کر حالات جد امجد و والد ماجد اعلیٰ مقام کے حالات۔ اول لکھنا تھا۔ مختصر لکھے ہوتے ہیں کہ لوگ ریاست خدمات ختم نامہ میں۔ اسے وقائع پسند ان تاریخ مقتضائے مخفی نہ رہے کہ بعہد سلطنت جلالت پناہ محمد شاہ بادشاہ دہلی طالب خان عرف طالع خان ابن کالے خان [illegible] قوم سالارزئی جد امجد جناب نواب امیر الدولہ بہادر قصبہ [illegible] علاقہ [illegible] سے ہجرت کرنے سے [illegible] میں قیام پذیر رہے وہاں سے موضع [illegible] میں کہ ترینہ سرائے سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے ایک مدت تک سکونت گزین رہے پھر موضع [illegible] میں کہ ترینہ سرائے سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے [illegible] موضع [illegible] ترینہ سرائے سے کچھ [illegible] چند سال تک مقیم رہے پھر وہاں سے اکثر ترینہ سرائے میں [illegible] ہوئے ترینہ سرائے ایک محلہ ہے مضافات بلدہ سنبھل ضلع مرادآباد سے اور اس زمانہ میں ضلع [illegible] کے نواب محمد علی خان بہادر [illegible] تھے جب نواب [illegible] خان صاحب نے انتقال کیا اور بجائے نواب صاحب مرحوم کے نواب [illegible] خان حاکم ضلع [illegible] ہوئے گئے کچھ دنوں بعد طالع خان [illegible] اس سرائے سے [illegible]

باندہ اس ایام مین انکے فرزند ارجمند مسمی محمد حیات خانصاحب یعنی حضرت امیر الدولہ بہادر خردسال تھے نواب دوندی خان مختار ضلع کیہر نے محمد حیات خان صاحب کو بسبب رفاقت طالع خانصاحب مرحوم کے زمرۂ اہل عزت مین منسلک ذاکر اور ازان بعد چندے نواب دوندی خان بھی راہی ملک بقا ہوئے محمد حیات خانصاحب بسبب بے ثباتی جہانِ ناپائدار ملازمتِ رؤسا سے برداشتہ خاطر ہوکر اکثر اوقات عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تھے اور بعض اوقات بخدمت حضرت شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوکر تصفیہ قلوب مین سعی کامل فرماتے تھے۔ چونکہ وجہ معاش ہر ذی حیات کو لابد ہے آخرالامر بوجہ فہمایش غلام محی الدین خان وغیرہ اور رؤسا بلدہ سنبہل محمد حیات خانصاحب نے پیشہ زراعت اختیار کیا اور مدت العمر بے غمی اور آسودگی کے ساتھ رہے محمد حیات خانصاحب علوم فلاسفہ و حساب و ہندسہ و نجوم و شاستر مین مہارت کلی رکھتے تھے۔

بیان ولادت باسعادت امیر الدولہ بہادر و حال مختصر از عہد القیاض ریاست تا وفات

سنہ ۱۱۸۰ ہجری مطابق ۱۷۶۶ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوقتِ شب تولد ہوئے چنانچہ ان قطعات فارسی و اردو سے انکی تاریخ ولادت مفہوم ہوتی ہے

قطعہ

چو نجم طالع بخت حیات خان افغان
عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان
سروش گفت دو تاریخ و دم جیل بسال
سر افاغنہ ۱۱۸۲ — برجیس قدر قوم مہان ۱۱۸۲

ایضاً

سخاوت نے مبارکباد دی اگر شجاعت کو
کہ دونون کے لئے ایک مظہر کامل ہوا پیدا
ہوا آمد گویا یون سراپا انکے اندیشہ
ہوا دہیل نیر خورشید دریادل ہوا پیدا ۱۱۸۰

اور الفاظ شب فرخ ۱۱۸۰ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے۔ آثار ثروت و دولت امیر شیر گہر کے جبین بچپن سے نمایان و درخشان تھے اور نشان بلند اختری و علو ہمتی کسنی ہی مین اپنا نشانِ ظفر فرقِ اقدس پر لگے گاڑے ہوئے تھے مصداق شعر ع۔

بالائے سرش ز ہوشمندی ✽ می تافت ستارۂ بلندی

لڑکپن میں لڑکوں کے سرگروہ رہتے تھے اور اپنی رضامندی کو اپنے ہمجولیوں پر مقدم رکھتے تھے سیرت پسندیدہ و عادت حمیدہ اور مواد سعود کی دستی لڑکپن میں بھی شغل لشکر کی تقسیم ہمراہی اطفال ہم عمر سے بنا کر جب لڑکے اس کے پاس آتے تو کنارے میدان میں جمع کرکے لشکر کی طرح حسب قدر مراتب تقسیم کرتے تھے بعض اطفال کو دونوں سے عنایت عطا سے عہدہ انتخاب دیتے اطفال میں خجستہ تدبیر کو اپنے کاندھوں پر سوار کرکے گلی کوچوں میں پھراتے اور بآواز بلند نواب صاحب بہادر کہتے جاتے ۔ لڑکوں میں کوئی نائب کوئی افسر کوئی رسالدار کوئی نقیب کوئی چوبدار بنتا امیر تیمور تمیز کا حال بچپن کے کھیل میں ہوش ہو کر لشکر میں پاتے والدین سے پوشیدہ چیزیں لڑکوں میں تقسیم کر جاتے ہر چند انکے والد بزرگوار کلمات نصیحت آمیز گوش گذار کرتے تھے لیکن وہ عالی فطرت اس کان سے اس کان اڑا دیتے طریقہ درویشی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے ایک دن ایک درویش مجذوب کہ ترشیز میں سکونت پذیر تھے اور ایک صغیر و کبیر انکی ولایت کا معتقد تھا امیر تیمور تمیز کو اپنے پاس بلا کر فرمایا اے بابا دوا پیئے گا امیر والا تدبیر نے بہ ادب عرض کیا اگر راہ عنایت وہ عنایت ہوگا تو کیوں نہ پیونگا اس درویش کامل نے پیالہ شراب کا جو اسکے روبرو رکھا ہوا تھا اٹھایا اور اس میں سے دو گھونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا بابا اسکو پی لے چونکہ امیر نے اس سے پہلے کبھی شراب نہ دیکھی تھی اور اسکی بو اور مزے سے بھی واقف نہ تھے درویش کے ہاتھ سے پیالہ لے لیا ۔ اور سارا وہ پینے کا کیا اور قریب منہ کے لا کر جب اسکا مزہ اور رنگ اور بو دوا کے خلاف پایا زمین پر پھینک دیا اور اس فقیر کو حسرت شکست کھاکر انکے پاس سے چلنے کا قصد کیا اس درویش انجام بین نے اس جوہر کا حال بیان کیا اور کہا اے بے نصیب تو نے کیا کیا جسکو آب حیات کہتے ہیں افسوس صد افسوس تو اس سے سیراب نہ ہوا اگر اسکو پی لیتا تو تمام عالم کی بادشاہت تیری قسمت میں تھا ۔ امیر کو جب کم سنی کے اس مجذوب کے کلام کا نتیجہ دریافت ہوا اور ایک بات اسکی تصور کرکے چلے آئے جب امیر کے شباب کا زمانہ آیا اور عقل و ہوش نے اپنا رنگ دکھایا تو تقاضا سے طبیعت کے امیر شجاعت کے دل میں جیسے بڑے بڑے منصوبے پیدا ہوئے شجاعت و ہمت کا ایک پکا طالب ہوا طبیعت اولوالعزمی پر مائل ہو اور اقبال نے علم کا غالب ہوا تب شاہزادگان میں سے زیادہ شہزادوں کے تو خجستہ تدبیر امیر صاحب کے روبرو خصومت کا نام زبان پر لائے جرأت کے نہ تھی امیر نے ایک شخص پر تقاضا سے اپنی ہمت عالی کی تو امیر صاحب نے بجائے ظفر مندی کو شوق سفر کا دیکھ

امیر نے تجویز در حقیقت بلا اجازت پدری گھر سے صحرا کا راستہ لیا اوّل لکھنؤ گئے بعد ازاں میرٹھ میں کر شامل فوج غلام قادر خان ہوئے روزگار معقول کے بارہ میں نہایت کوشش کی مگر بد بختی سے جیسا کہ مقرر ہوا ہے پایا تھا ایک وقت معہود پر موقوف ہے اس سبب سے وہ مقصود حاصل نہ ہو توقف ہے۔ آخر امیر والا تدبیر نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ میں نے یہ دورہ بے اجازت والدین کیا ہے۔ امید حصول مطلب بیجا ہے اب یہی مناسب ہے کہ بجانب وطن لوٹ جا کر والدین کی قدمبوسی حاصل کیجیے پھر حسب استجازت والدین جیسے مرضی قطع منازل قدرت خدا کا تماشا دیکھیے۔ الحاصل یہ خیال دل میں ٹھہرا کر جانب وطن معاودت کی والدین کی قدمبوسی سے سعادت دارین پائی۔ اپنے رفقائے بچلے سے بن لڑکوں کو ملا کر تقسیم کرتے تھے اور کے ہمراہ مشق فنون سپاہگری میں مشغول رہنے لگے جب محمد حیات خان نے دیکھا کہ یہ جوان ہونہار ہے اور علامت امارت و نشان ثروت اسکی جبین سے نمودار ہے ایک دن بدل خوشی امیر سے فرمایا کہ اچھا بیٹا تمسے آدمی کا گھر میں بیشمار رہنا مصلحت نہیں تھا اچھا ہوا خالی منفعت سے نہیں جاؤ جتنے تمہیں حافظ حقیقی کے سپرد کیا اپنے دلبر صبر کا پتھر رکھ لیا۔ روزگار کے واسطے نکلو۔ بعد ازاں امیر شیر گیر نے حسب استجازت پدری سنہ ۱۲۰۲ ہجری مطابق سال بستم جلوس شاہ فیض سیر محمد شاہ عالم بہادر الملقب بعلی گوہر میں کہ اسی سال سے ایک سال پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ بیگناہ کو نابینا کر دیا تھا بمقتضائے علو ہمتی دو چار آدمی ہمراہ اپنے بھائی **کرم دین خان** کے لیکر جنوب رو سے تھے جانب دراڑہ و گجرات و خاندیس سفر کیا بعد اپنے دولت خانہ کیطرف لوٹ آئے۔ چونکہ جا معلوم املاک پدری بسبب علو ہمتی کے اکتفا نفرماتے تھے بفحوائے السفر وسیلۃ الظفر امیر شیرگیر نے دوبارہ سفر اختیار کیا اور جانب مالوہ تشریف لے گئے چونکہ شجاعت جبلی و بلند حوصلگی امیر شیرگیر کی فطرت میں تھی بہدایت الٰہی اقبال نے یاوری کی اور دولت دنیوی نے روزبروز ترقی پائی اگرچہ اپنے ہم نفانوں سے مع چند رفقا تو دونش سفر اختیار کیا تھا مگر بسبب اخلاق ذاتی و سیرچشمی و دریادلی کے انکی جمعیت یہاں تک بڑھتی گئی اور جو کوئی ان سے ملا انکی رفاقت کا دم بھرنے لگا اور انکی ہواخواہی کو اپنی ترقی کا باعث سمجھنے لگا حتی کہ رہسار کھیچی وارہ و دیگر سرداران علاقہ مالوہ کے انہیں شجاعت و دیانت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی جا بجا نگاہ میں مقبول ہوئی چنانچہ جسوقت راجہ جسونت سنگھ کھیچی والی ریاست راگھوگڑھ اور سرداران علاقہ سیندھیہ بہادر سے لڑائیاں متواتر در پیش ہوئیں تو والی راگھوگڑھ نے نواب صاحب بہادر بالقابہ کو اپنی رفاقت کیواسطے آمادہ کیا اور حضرت نواب صاحب بہادر ممدوح حسب استدعائے راجہ موصوف انکی فوج میں مع کچھ رفقائے تو دونش کے داخل ہو کر سرداران سندھیہ سے مقابل

ہوئے اور چند لڑائیاں بہت خوبی و اسلوبی کے ساتھہ لڑین فوج سیندہیہ باوجود کثرت افواج کے گاہے مغلوب و گاہے
غالب ہوئی مگر سرداران سیندہیہ کے حوصلے یکقلم پست ہو گئے چونکہ منجانب راجہ جے سنگہہ کیچی چندان تواضع و اخلاق بندگان
حضرت نواب صاحب بہادر نے ملاحظہ نفرمائے تو حسب درخواست سرداران علاقہ سیندہیہ اونکے معاون رہے قریب
سات مہینے کے وہان رہکر بجانب بلدہ بہوپال چلے گئے **نواب محمد حیات خان بہادر** والئی بہوپال نے تذکرہ شجاعت
وجوانمردی حضرت نواب صاحب بہادر کا سنکر اونکو مع اونکے رفقا کے بدلجوئی تمام بہوپال مین ٹہیرایا لیکن **نواب
محمد حیات خان بہادر** سے بہی انکی خاطرداری قرار واقعی بعرض وقوع نآئی پہر یہ کیفیت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر والئی اندور کے
گوش زد ہوئی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے بسبب ناچاقی کاشی راؤ ہولکر اپنے بڑے بہائی کے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بالقاب
کو سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین بذریعہ تحریر خوتیہ اپنی رفاقت مین بشہر شجاعلپور طلب کرلیا - چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ملاقات ہردو رؤسا نامدار
معلوم ہوتی ہے ؎

چو برخورد نداسیر ور اؤ ہولکر | معاہدہ ہمدرزی را بہر حال
ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت | قران ترک و ہند و حل اقبال
۱۲۱۴ھ

پہر جسونت راؤ ہولکر نے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر سے یہ وعدہ مستحکم کیا کہ جسقدر ملک فتح ہوگا وہ مین میرے اور آپکے
نصف نصف تقسیم ہو جائے گا چنانچہ نواب صاحب بہادر نے لشکر جسونت راؤ ہولکر مین شامل ہوکر وہ کارہائے نمایان
کئے کہ زبانزد خلق ہین اور بدولت حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر کے کاشی راؤ ہولکر پر بہی جسونت راؤ ہولکر نے فتح پائی -
جب مہاراجہ ہولکر قابض ملک مالوہ ہوا تو نواب صاحب بہادر کو اختیارات دیکر بدرجہ غایت خوشنود فرمایا اور باہم سلسلہ اتحاد
کو اسقدر بڑہایا گویا مہاراجہ ہولکر اور حضرت امیرالدولہ بہادر مین کچہہ فرق نرہا نواب صاحب بہادر نے سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین میلسا اور دہار
پر قبضہ کیا اور میجر نیک صاحب کو جام کہائی پر اپنا محکوم بنایا اسی ایام مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کی آنکہہ پر صدمہ پہونچا اوسکی تفصیل اس طرح
ہے کہ ایک رات ہولکر نے دریا کے کنارے بیٹہکر پانی مین شعل چہوڑوائی اور اوسپر گولیان لگانا شروع کیا قضارا بندوق
شق ہوگئی اور ہولکر کی ایک آنکہہ پر بڑا صدمہ پہونچا کہ تا زیست اوسکا داغ رہا بعد ازان نواب صاحب بہادر نے شہر شجاعلپور پر لشکر کشی
کرکے فتح کرلیا مگر نواب صاحب بہادر کے بہائی **کرم دین خان** کہ بطن حرم سے تہے ضرب گولۂ بندوق سے شہید
ہوگئے تاریخ رحلت لفظ (دریغا) سے برآمد ہوتی ہے حضرت نواب صاحب بہادر کو انکے انتقال سے سخت رنج و الم ہوا
۱۲۱۵ھ

پھر نواب صاحب بہادر نے بجائے برادر مرحوم صاحبزادہ صالح محمد خان ہمشیرہ زادہ خود کو مقرر کیا کرم دین خان مرحوم کی دو
حقیقی ہمشیرہ تھین بختاور بیگم منکوحہ محمد دین خان و گل بیگم منکوحہ حبیب اللہ خان ولایتی ۔ اور نواب صاحب بہادر کی
دو ہمشیرہ حقیقی تھین خدیجہ بیگم منکوحہ شیخ تبارک اللہ و زینت بیگم منکوحہ دلیل خان سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین بسبب
اختلال ملک کیا لکھون یہ عجب تماشا ہوا جو امیر شیر گیر و مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مین ایک گونہ شکر رنجی ہوگئی تھی آخر جب ہولکر ایک
دن امیر الدولہ بہادر نے براہ حکمت عملی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا تخلیہ مین کمر بند پکڑ کے سبب بے ہاتھ سے کٹاری چھوٹی جو اوس کی کمر
مین تھی نکالکر کہا کہ اسوقت مین تن تنہا ہون اگر تیرے ارادے مین تمہارا اور وہ ج منصور ہے تو اسوقت دریغ مکرو اچھا موقع ہے
اپنے جی کی حسرت نکال لو اور جو بعض مخالفون کے بہکانے پر عمل در آمد ہے تو مین تمکو اسی وقت ہلاک کرتا ہون آئندہ جو کچھ ہوگا
دیکھا جائے گا ہولکر نے نادم ہو کر امیر شیر گیر سے عذر کیا اور کہا کہ ایسا معاملہ جو خلاف راستی و دوستی ہو ہرگز ہرگز وقوع مین نہ آئیگا۔
تم مجکو اس عہد پر ہمیشہ محکم سمجھو بے پھر تو دیر امیر خوش تدبیر نے اوس سرکش کو اسطرح نیچا دکھایا کہ پھر کبھی سر نہ اٹھایا اور مخالف بھی نادم
و پشیمان ہوئے بلکہ بعض بعض اپنی سزا کو پہونچے ۔ متعلقان صاحبی سیندھیہ کا پونا سے اوجین مین آنا ہولکر کی فوج سے
لٹ کر چتور مین لکھوے کے پاس جانا پھر قلعہ شاہجہان پور مین لکھوا کا محصور ہو کر شکست کھانا کلوس صاحب زنگی ملازم دولت راؤ
والی دکن کا مع کمپو سرونج مین آنا یوسف خان عامل کا امیر شیر گیر کو اطلاع کرنا امیر الدولہ بہادر کا بعزم پیکار بجانب سرونج
روانہ ہونا زنگی مذکور کا آمد کی خبر سن کر سراسیمہ ہو کر چلا جانا پھر راجہ ناگپور کا مع فوج راجہ ساگر بمقام دیوری کو جا مر علاقہ بندیل کھنڈ پر امیر شیر گیر
سے مقابلہ کرنا شام کو شکست کھا کر بھاگ جانا پھر دولت راو سیندھیہ کا باغی بلونت راؤ بانکڑہ و کپتان ہرس صاحب کا کہ اون کے
ہمراہ بیس ہزار سوار و پیادہ ۔ پنڈارے تھے روانہ ہو کر اوجین مین آنا ہولکر کا ہولکر کی سپاہ مع دیگر بجانب مسوری کہ شہر پنڈیا سے
ایک منزل ہے چلا جانا وہان دو پلٹنون پر جو دکن سے بنا برگنگ بلونت راؤ بانکڑہ اکر سکونت پذیر تھین لوٹ لینا پھر ہولکر کا
امیر شیر گیر کو مقام شہر جل پور سے بغرض مقابلہ فوج بلونت راؤ وہرس صاحب کے بلوانا پھر ہولکر کا مع امیر شیر گیر فوج حریف سے
مقابلہ کرنا ہورس صاحب اور بلونت راؤ بانکڑہ کا شکست کھا کر بھاگنا اور دو سو گورے زنگی اور کئی سو تلنگون کا فوج حریف سے
میدان کام آنا سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین یہ کل واقعات وقوع ہوئے ہین ۔ پھر دولت راؤ والی دکن کا مع سرجی راؤ گھاٹگیہ و سداشیو راؤ
بخشی و بالا راؤ انگلیہ و بریت کپتان وے زنگی یعنی استرکیل صاحب و وایس صاحب و پیرو صاحب و فوج جنسی سواران
رسالہ دس ہزار و پنڈارہ و لشکر وظلی کے کہ ستاون ہزار سوار و پیادے تھے امیر شیر گیر و ہولکر سے اوجین پر مقابلہ کرنا اور ہولکر بنظر

کمی سپاہ مصلحتاً بتسخیر چاندور جانا اور امیر والا تدبیر کا خاندیس و دولت آباد و نراین گڈھ کا فتح کرنا پھر مقابلہ ہونا لشکر سداشیو راؤ
بخشی و والیس صاحب ملازم سیندھیہ کا کہ پچیس ہزار سوارونکے ساتھ آیا تھا فوج نواب **شہامت خان** و ناگوجی پنڈت
ہمراہیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے اور نواب و پنڈت کا پسپا ہونا پھر فوج امیر شیر گیر کا مع چہل کس بہادران شجاعت
تواماں شل نواب جمشید خان و نواب محمد سعید خان وغیرہ کے حملہ کرنا مخالفین کا شکست کھا کر پونا کو واپس جانا پھر لشکر کشی کرنا
امیر شیر گیر و ہولکر دلیر کا پونا پر اور لڑنا دولت راؤ سیندھیہ کا مع فوج باجی راؤ پیشوا کے اور بخشی **اعظم خان** ملازم امیر شیر گیر کا
جو لاکھ روپیہ ماہوار پاتے تھے برسر میدان جنگ داد شجاعت دینا اور والیس صاحب کا واصل جہنم ہونا باجی راؤ پیشوا کا
شکست کھا کر بھاگنا پونا پر نواب امیر الدولہ بہادر و ہولکر کا قبض و تصرف ہونا پھر باجی راؤ پیشوا کا مع اٹھارہ ہزار پیادے بندوقچی
کے قلعہ ماڈہ پر کہ کوہستان ملک کوکن مین قریب دریائے شور کے واقع ہے چلا جانا امرت راؤ پیشوا ولیعہد ریاست
رگھناتھ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعہ جنیر مین کہ پونا سے چار منزل پر واقع ہے استقامت پذیر تھا بلوا کر مسند نشین کرنا پھر امیر شیر گیر
کا قلعہ ماڈہ کا فتح کرنا اور باجی راؤ پیشوا کا قلعہ ماڈہ سے بھاگ کر قلعہ سرنگ درگ کو جو جزیرے مین واقع ہے چلا جانا اور شمشیر
بہادر پسر علی بہادر کا جو سوا اوس مین قلعہ بند تھا امیر شیر گیر سے امان خواہ ہونا امیر کا پندرہ روز تک اوس قلعہ مین رہنا پھر باجی راؤ
کا تن تنہا بسواری جہاز بسئی مین جو قریب بمبئی ہے جرنیل واسلی صاحب فرنگی کے پاس جانا اور وہان کلوس صاحب
سفیر دولت انگلشیہ حاضر باش پونا سے عقب مین امیر شیر گیر کے امرت راؤ سے رخصت لیکر جرنیل موصوف کے
پاس آنا پھر رگھناتھ راؤ پیشوا کا انگریزونکو چوتھائی بدستور سابق لکھنا اور فوج انگریزی کو اپنی کمک پر لیکر بجانب پونا روانہ ہونا اور امیر والا
تدبیر کا متعلقان باجی راؤ کو تسلی و دلاسا دیکر پونا مین لانا اور اسی ایام مین **محمد شاہ خان** کو کہ پہلے ایک پلٹن کے افسر تھے
خلعت فیل و پالکی دیکر بخطاب کرنیل سرفراز فرمانا پھر باجی راؤ و جرنیل واسلی صاحب کا مع بائیس پلٹنونکے مقام بسئی سے بجانب
پونا روانہ ہونا اور دولت راؤ سیندھیہ رگھوجی گھوسلا سرداران علاقہ پیشوا کا بھی بے شمار فوج لیکر اسطرف متوجہ ہونا اور مہاراجہ جسونت راؤ
ہولکر کا بہجوم افواج لشکر پونا سے نکل کے اورنگ آباد کو چلا جانا اور امیر والا تدبیر کا مع نواب شہامت خان و ناگوجی و فتح سنگھ
مانیا و کرنیل محمد شاہ خان و امام بخش و قادر بخش افسران پنڈارہ و فتح خان و احمد خان وغیرہ رسالداران لشکر بجانب مرچ کوچ کرنا ۔ اور اثنائے
راہ مین رحیم بیگ و محب اللہ خان لنگ کا جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے گئے تھے فائز المرام ہو کر داخل لشکر امیر شیر گیر ہونا
بعد ازان جرنیل واسلی صاحب فرنگی کا مع فوج بیکران کمک باجی راؤ پیشوا آنا یہ کل واقعات سنہ ۱۲۱۸ ہجری مین بمعرض وقوع آئے ہین

مین زان بعد بافوج بے شمار شیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدرآباد اور رگھوجی گھوسلا اور دولت راؤ سیندھیہ کا مع تین لکھو اسّی ہزار سوار کے ضلع برہان پور مین آنا اور مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا امیر شیر گیر کو اورنگ آباد مین طلب کرنا۔ اور شیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدرآباد کا دربارہ آشتی نواب امیر الدولہ بہادر کے جرنیل واسلی صاحب سے گفتگو کرنا جرنیل صاحب موصوف کا حسب رائے مشیر الملک کے امیر شیر گیر کو واسطے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور ملک کا اقرار کرنا اور غلامی خان معتمد امیر کو مشیر الملک کا بواسطۂ ہموطنی اندر بیتاب طلب کر کے مافی الضمیر کا اظہار کرنا۔ اور غلامی خان کا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے صلح کا پیام ادا کر کے جواب لینا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا بغیر صلاح مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کے جنگ سے گرگ آشتی کو بہتر جاننا پھر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا میرزا رحیم بیگ کو مشیر الملک کے پاس بھیجنا مشیر الملک کا اپنے ایک معتمد کے ساتھ مع بک کرانی جرنیل واسلی صاحب کی طرف سے ساٹھ لاکھ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بھیجنا پھر مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا اندرین بارہ گفتگو کرنا مہاراجہ ہولکر کا اس امر مین ششدر و متحیر ہونا امیر شیر گیر کا روبرو ہولکر کے ہنڈویون کو چاک کر کے پھینک دینا پھر دولت راؤ سیندھیہ کا مہاراجہ ہولکر سے بعد باہمی صلح کرنا اور امیر والا تدبیر و جسونت راؤ ہولکر کا بجانب صلیسر جانا پھر دولت راؤ سیندھیہ و گھوسلا کا لشکر انگریزی سے سر میدان شکست کھا کر صلح کرنا جرنیل واسلی صاحب کا گھوسلا سے صوبۂ اڑیسہ و برار کی دست آویز اپنے نام لکھوانا اور دولت راؤ سیندھیہ کو قلعہ آسیر وغیرہ دیکر پونا کو چلا جانا سنہ ۱۲۱۹ ہجری مین یہ واقعات ہوئے ہین پھر مہاراجہ ہولکر کا بجانب شاہپور دوار الخیر اجمیر جانا وہان سے طرف کشنگڈھ کے بارادۂ مقابلۂ لیک صاحب امیر شیر گیر کا بجانب بندیل کھنڈ اور کالپی کے نہضت فرما ہونا اور مقام کونچ پر بہمراہی نواب محمد سعید خان و نواب سرور خان و نواب جمشید خان و صاحبزادہ صالح محمد خان و سواران آفریدی مین صاحب فرنگی کا محاصرہ کرنا پھر جان بتیس صاحب فرنگی سے قصد مقابلہ کرنا جان بتیس کا خوف امیر شیر گیر سے خائف و ہراسان ہو کر بجانب دشت سرسی اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہونا پھر لیک صاحب کا مالی سین صاحب و لوکین صاحب و پولین صاحب کو مہاراجہ ہولکر متعین کرنا پھر فرنگیون کا سر میدان منہزم ہو کر بجانب متھرا جانا پھر لولین صاحب کا کوٹ پر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کر کے مع بہت گورون کے کشتہ ہونا اور افضل خان سردار فوج کوٹہ کا اس جنگ مین کام آنا اور فیض طلب خان سردار بڑیچ کا زخمی ہونا دریاے چنبل پر فوج غنیم کا خوف سواران ہمراہی غلامی خان معتمد امیر سے تیس توپین چھوڑ کر فرار ہو جانا پھر مالی سین صاحب کا اگر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کرنا پھر توپین چھوڑ کر فقط ایک توپ ہمراہ لیکر بھاگ جانا

پہر خوش حال گڈہ مین مال سین صاحب کا آکر محاصرۂ لشکر مہاراج ہولکر سے تنگ آنا اور ایک توپ باقیماندہ کو بہی چہوڑ کر دہلی کی
جانب فرار ہو جانا۔ پہر جرنیل لیک صاحب کا کانپور مین خبر آمدن لشکر ہولکر سنکر متہرا کیطرف بافوج بیکران روانہ ہونا پہر لیک صاحب کا
خبر محاصرۂ جرنیل لونی اکٹر صاحب ناظم دہلی جو مہاراجہ ہولکر کے کپو نے بسرکردگی ہرناتہ جیلہ کر رکہا تہا سنا اور دہلی کا قصد کرنا مہاراجہ ہولکر کا استقبال
جانا۔ فرخ آباد پر یورش کرنا بسبب عدم تندہی بابو سیندہیہ و تانتیا سیندہیہ و اشرف بیگ کپتان توپخانہ ہولکر لیک صاحب سے
شکست پانا کمپنو او مہاراج کا لوٹ کر ڈیک آنا اور اشرف بیگ کپتان کا جماعت لشکر مہاراج سے نکلکر فوج انگریزی مین داخل
ہونا یہ واقعات سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین وقوع پذیر ہوئے ہین مہاراج ہولکر کا بہرت پور جانا امیر شیر گیر کو بہیلے سے کمک پر بلانا جرنیل
لیک صاحب کا بہرت پور پر مورچے لگانا یورش کرنا بے نیل مرام رہنا امیر شیر گیر کا آنا انگریزون کا محاصرہ سے بیدل ہونا
امیر کا سنبہل مراد آباد سے غارت مین اموال کثیر لانا پہر یلغار لوٹ کر بہرت پور مین مہاراج ہولکر سے آملنا اور محمد شاہ خان کرنل کو
امیر والا تدبیر کا بخطاب مختار الدولہ سرفراز فرمانا جرنیل لیک صاحب کا امیر شیر گیر کو بواسطۂ موٹی صاحب فرنگی ناظم بندیل کہنڈ
یہ پیام دینا کہ بیشتر ازین اورنگ آباد مین جرنیل ویلسلی صاحب سے جو اقرار ملک و مال درمیان آیا تہا تیرہ لاکہ روپیہ کا ملک
اوسپر مستزاد لوتاخت و تاراج چہوڑ دو اس پیام کو امیر شیر گیر کا نہ قبول کرنا پہر جرنیل جون صاحب کا مع کمپنوئے انگریزی و
جرنل فریزر صاحب و بری صاحب کے بڑودہ علاقہ گجرات سے مالوہ مین آنا اور ابتدائی طرف دار امیر شیر گیر کو جرنیل جون صاحب
و جرنیل لیک صاحب کا دربارۂ علیحدگی از فوج امیر چٹہی لکہنا پہر راجہ درجن سال کہیچی کا مختار الدولہ محمد شاہ خان کو مع بنگاہ و خدام
محلسرا شاد پورہ متعلقہ مالوہ مین لانا پہر راجہ ظالم سنگہ وال کوٹہ کا محمد نور خان نامی افغان گو جز متعلیہ کو بنابر طلب پاس مختار الدولہ
محمد شاہ خان بہادر کے بہیجنا اور مختار الدولہ بہادر کا مع بنگاہ و خدام و محلسرا شیرگڈہ مین سکونت پذیر ہونا بہرت پور کے راجہ کا
دس لاکہہ روپیہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بہیجکر اپنی کمک چاہنا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا جانب سنبہل جانا جرنیل اسکاٹ صاحب
سے مقابلہ ہونا اکثر اہل لشکر کا بسبب تاخت و تاراج فنائے بیکران حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے جدا ہو جانا پہر شیر کوٹ
اور افضل گڈہ پر امیر شیر گیر کا بسرداران جان نثار شل نواب جمشید خان و نواب محمد سعید خان و نواب عصمت خان و باقی محمد خان
و نواب شجاعت خان حملہ آور ہونا پہر نواب امیر الدولہ بہادر کا سنبہل وطن مالوفہ خود کو آنا اور روسا و بزرگان شہر کو حسب قدر مراتب خلعت
و انعام دینا پہر سکندر صاحب کا معیت دو ہزار سوار سنبہل مین آنا امیر شیر گیر کا سکندر صاحب کو گہیر لینا صاحب موصوف کا تنگ آکر
عذر کرنا پہر مال سین صاحب کا بنابر کمک سکندر صاحب کے آنا ابراہیم پور کے احاطہ مین محصور ہونا پہر مال سین صاحب کی کمک

کیواسطے اسمتھ صاحب کا وہان آنا امیر کا مصلحت وقت سمجھکر وہان سے طرح دیکر کوچ کرنا پھر فہمایش نواب باقی محمد خان و نواب شہامت خان و نواب جمشید خان و فیض اللہ خان بنگش و عمر خان آفریدی و منور خان و عبید اللہ خان قدیمی کہ خسر مولف کے حقیقی نانا ہوتے تھے وہان سے کوچ کرکے بجانب بھرت پور روانہ ہونا اسی اثنا مین راجہ رنجیت سنگہ والی بھرت پور کا لیک صاحب سے صلح کرنے کا حال امیر شیر گیر کو معلوم ہونا اور بخشی بھوانی سنگہ اور مرتضی خان بنگش و بہادر خان وغیرہ سرداران ہولکر کا رفاقت آقاے خود چھوڑکر جرنیل لیک صاحب سے مل جلنا۔ مہاراجہ ہولکر و امیر شیر گیر کا ابنائی نگلیہ کو تنگ کرنا پھر انگلیہ کے ایما سے دولت راو سیندھیہ کا انگریزون سے مل جانا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ جسونت راو ہولکر کی رفاقت چھوڑنا پھر مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر کا امرت سر جانا اور انگریزون سے مصالحت کرنا۔

کیفیت مختصر انگریزون سے مصالحت کی اسطور پر ہے کہ مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر نے مشورت کرکے دار الخیر اجمیر سے بعزم پٹیالہ کوچ کیا مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر کا کچھ بیان چھوڑکر موجودہ فوج سے مہاراجہ ہولکر کے ہمراہ ہوئے سانبر کٹھو کنڈیلہ نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ زرمعاملہ لیتے ہوئے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہ رئیس پٹیالہ سے ملے وہان سے زرمعاملہ لیا اسی اثنا مین جرنیل لیک صاحب بافوج جرار تھرائے کرنال کے قریب آگئے یہ خبر سنکر دونون سردارون نے اس عزم پر منصفت کی کہ رنجیت سنگہ سے سازش کرکے انگریزون پر ٹوٹ گرین اگر سکہ لگ ندین تو شاہ شجاع الملک بادشاہ کابل سے ملین شاہ کی ظل حمایت مین معاندین سے انتقام لین ستلج اور دوآب اترکر مہاراج نے نواب شہامت خان کو آگے بھیجدیا تھا تاکہ یہ اول پہنچکر رنجیت سنگہ سے تقریب موافقت کرین نواب شہامت خان نے امرت سر تک سکون کے کئی سردارون سے سازش کرکے مہاراج ہولکر کو لکھا کہ مینے چند سرداران نامی کو موافق کرلیا ہے عنقریب رنجیت سنگہ کو راہ پر لاتا ہون مہاراجہ ہولکر نے بہاؤ بہاسکر معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگہ کے پاس بھیجا امیر والاقدر و مہاراجہ ہولکر منتظر و نگران بعزم کابل اٹک کیطرف چلے جاتے تھے کہ بہاؤ بہاسکر نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب امیر و ہولکر رنجیت سنگہ سے لکھوا کر بھیجا اوسے وصول پاکر دونون مطمئن ہوئے امرت سر کی جانب چلے راجہ رنجیت سنگہ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر مین لیجاکر ٹھہرایا ڈیڑہ مہینے وہان مقیم رہے اس اثنا مین لیک صاحب کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے آکر زیر قلعہ خیمہ زن ہوئے آخر بھیر کو وہان چھوڑکر تنہا فوج سے جلندھر کے پاس آئے چونکہ صدر کلکتہ سے متواتر چٹھیان بدین مضمون آرہی تھین کہ امیر و مہاراج سے نلڑو صلح کرلو اور لیک صاحب کو بھی یہ خوف پیدا ہوا تھا کہ مبادا اسکہ لگ پر آئین مقابلہ دشوار ہوجائے اس لئے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو اس

کام پر بھیجین جو حکمت عمل امیر و مہاراج ہی کو باہمی پیام آشتی کرے آخر ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف لیک صاحب سے
رخصت ہو کر اول لشکر امیر مین آئے امیدواری کر کے نوکر ہو گئے چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بھائی سرکار انگریزی مین
ملازم ہے اگر آپ کہین تو اوسکی معرفت معاملہ مصالحت طے ہو جائے امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزون کی طرف سے اسی کام کو
آئے ہو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے نکلجاؤ شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹھ بالارام مصاحب و مشیر
مہاراج سے ملے اوسکی واسطے سے مہاراج ہولکر کو مصالحت پر راضی کر کے جرنیل لیک صاحب کو بشارت دی جرنیل لیک
صاحب نے خوش ہو کر اپنے خزانچی ہرسکھ رائے سے ایک خط بالارام سیٹھ کو بھجوایا یہ دونون ہمقوم اور دوست تھے
اسنے اوسے لکھا کہ تم مہاراج کو راضی کر کے یہان آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری رای سے کل مقدمات مصالحت
طے ہو جائین سیٹھ نے وہ خط مہاراج ہولکر کو دکھایا مہاراج اس کام کو عین مصلحت جانکر امیر کے پاس آئے بات کو چھپا کر
امیر سے کہا رنجیت سنگھ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین شجاع الملک کا لانا کیسا وہان تک پہنچنے ہی کا خرچ
ہمارے پاس نہین کہیے آپ کی کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگھ وغیرہ مین ہمت نہین نسہی مین کابل جاتا ہون
پھر شاہ کو ملک پر لاتا ہون ہمارے پاس دس پندرہ لاکھ کے جواہر ہین یہ شاہ کو دونگا - باقی دہلی لکھنؤ سے وصول کر کے
دینے کا اقرار کرونگا - انگریزون کو ہند سے نکالونگا مہاراج نے کہا جو شاہ نہ آئے امیر نے کہا کچھ پرواہ نہین اٹک تک جاکر
اپنے ہم وطن اور ہم قوم پٹھانون کو جمع کرونگا لاکھون یوسف زئی ساتھ لے کر لوٹونگا الغرض اس ملک کو لوٹون گا اعدا سے
انتقام لونگا (سر نہین یا سرہی نہین) جب اوکھلی مین سر دیا تو موسل سے کیا ڈرنا مہاراج نے کہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر
تمہارا کابل جانا نازیبا ہے بس اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے اس لئے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر
بالارام سیٹھ کو دیکر اوسے کوٹ کانگڑہ کے ضلع مین بھیجون وہان سیٹھ جوہری بہت ہین یہ روپیہ لے آوے پھر جو صلاح ٹھیرے
کیا جائے امیر شریک اس کار سے واقف نہ تھے راضی ہو گئے پھر مہاراج ہولکر نے امیر الدولہ بہادر سے پوشیدہ اپنے
سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی سب نے باتفاق کہا کہ اگر امیر الدولہ بہادر کابل گئے اور شجاع الملک بادشاہ کابل کو
اپنے ہمراہ لائے تو تمہین بجز نقصان کیا فائدہ ہوگا اور وہ حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے تم انگریزون سے صلح کر لو آرام سے
بیٹھو مہاراجہ ہولکر نے تینتا بہاؤ وغیرہ اپنی مشیر سردارونکی اس رائے صائب کو پسند کیا سیٹھ کو اوسی حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بھیجا وہ اسکی معرفت
جرنیل لیک صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال و جواب ہوئے عہدنامہ لکھا گیا جرنیل لیک صاحب نے لکھدیا کہ چنبل سے ادھر مالوے کے

محالات جو مہاراجہ ہولکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے پاس بحال رہین اضلاع ملکِ دکن چنبل سے اودہر کے مضافات
راجستان کا معاملہ سرکار انگریزی سے متعلق رہے اسپر مہرین ہوگئین سیٹھ مذکور مہاراج کے پاس بلایا مہاراج اس معاملہ سے خوش ہوئے مگر دلمین
یہ خیال کیا کہ اس مصالحت مین امیر الدولہ بہادر کو شریک کرنا مناسب ہے ورنہ قضیہ منعکس ہوجایگا اس وجہ سے مہاراج نے امیر کے مشیر خاص
صائب راے یعنی ہمت راے کو بُلایا اور اس معاملہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ اب تم بہائی صاحب کو اچہی طرح سمجہاو مصالحت کی طرف رجوع
کرواو انکی عالی ہمتی و بلند فطرتی کام نہ آئیگی شاہ کابل سے کچہ مطلب براری نہوگی ہمت راے نے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو اس حال سے
مطلع کیا امیر کو اس واقعۂ صلح سے کہ خلاف راے امیر تہا ایک جوش آیا فرمایا کہ مہاراج نے انگریزون سے عہد کرکے اپنے عہد ہی کو توڑ دیا
ہمارا ساتہ نہ دیا خیر کیا مضایقہ تن تنہا کابل جاؤن گا شاہ کابل یا ہمقوم پٹہانون کو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہ کہکر سرداران لشکر کو جمع کیا مشورہ
لیا سب سرداران فوج کی راے امیر والاتدبیر کی رائے سے متفق ہوئے بلکہ بعض بعض ہنگامہ دوست سردار مہاراج سے جدا ہو کر امیر کے لشکر
سے آملے امیر والاتدبیر نے مع رفقائے قدیم و حال لشکر مہاراج سے کوچ کیا پانچ کوس کے فاصلہ پر جا کر خیمہ لگایا مہاراج اس قدم سے سخت پریشان ہوئے ادہر حضرت نواب امیر الدولہ
بہادر جدا ہوگئے ادہر واجد خان میر صدر الدین خدا بخش وغیرہ رسالداران لشکر جلد یے اتفاقاً اوسی روز مسٹر مٹکلف صاحب بہادر جرنیل لیک صاحب کیطرف سے لشکر مہاراج مین داخل ہوئے
مسٹر مٹکلف صاحب بہادر نے امیر کے جدا ہونیکا حال معلوم کرکے مہاراجہ ہولکر سے کہا جبتک نواب امیر الدولہ بہادر کی اس عہدنامہ پر مہر نہوگی صلح ہرگز منظور نہین مہاراج ہولکر صاحب
موصوف کی یہ گفتگو سُنکر سخت پریشان ہوئے سمجہے کہ اب دیدہ و دانستہ کمند بلا مین پہنسے مگر مسٹر صاحب سے فوراً یہ حیلہ
کیا کہ نواب امیر الدولہ بہادر مصالحت مین متفق ہین لیکن جو صاحبان انگریز زرمعاملہ دکن و راجستان پر متصرف ہین اور لشکر امیر کا اسی
پر گذارا ہے اس لئے امیر رنجیدہ ہوگئے آپ یہ زرمعاملہ نہ لین تو وہ ابہی مہر کردین مسٹر زرمعاملہ راجستان چہوڑنے پر فی الحال
اور دکن کے زرمعاملہ دینے پر بسال آئندہ راضی ہوگئے مہاراج سراسیمہ امیر الدولہ والاتدبیر کے پاس جو پانچ کوس کے فاصلہ پر
خیمہ زن تہے گئے اور عذر چند در چند پیش کئے امیر نے کہا عہد شکنی سراسر غداری ہے پاؤن توڑکر بیٹہ جانا بالکل کم ہمتی ہے
سرداروں کو یہ دونون امر نازیبا ہین - مہاراج ہولکر نادم ہوئے خلوت مین ہاتہ جوڑکر امیر سے کہا کہ اس منصب ریاست پر
تمہاری بدولت پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق مین بہتر ہے آپ میری دستگیری کرین اسے منظور کرلین امیر نے
کہا میری جوانمردی اس کم ہمتی کو ہرگز قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت والحاح پذیرائی چاہی اور پاے امیر پر سر رکہدیا اور تا زیست
رفاقت والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا کہ عمر بہر یہ مہربانی نہ بہولونگا ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنون کا کہنا نہ مانین مفسدون
کی راے پر نہ چلین مصالحت منظور کرین ایک کروڑ بیس لاکہ روپیہ کے ملک سے جو مجہے ملتا ہے نصف آپ لین منجملہ تیس لاکہ

کا ملک مین اب دیتا ہون باقی ملک دکن یا اور ملک پاکر دونگا حاضر الوقت راے بہت راے صاحب مہاراج کا موجود ہوا غرض کہ مہاراج کو رنجیدہ دیکھیے نصف مال صلح لیکر منظوری لکھدیجیے امیر ناچار چپ ہوئے اور مہاراج کے ساتھ انکے لشکر مین آگئے مہاراج نے عہدنامہ دکھاکر کہا مہر کردیجیے امیر نے کہا مین تمہاری خاطر سے آگیا ہون تم صلح کرو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج چپ ہوگئے امیر رخصت ہوکر اپنے خیمے مین آئے بہت راے کو بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کا کاغذ لکھوالاؤ بہت راے گیا مہاراج نے حسب ایماے نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے کشور ہند احسان سے ٹونک و علی گدہ اور مالوے سے سرونج و پڑاوہ اور میواڑے سے نیماہیڑہ اور کیبی واڑے سے چھبڑہ کو گورنواب صاحب بہادر کے تصرف مین مستقل کیے پھر مہاراج جسونت راو ہولکر نے مسٹر شکلٹ صاحب سے کہا دونون مین کچھ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامہ پر کافی ہے امیر میرے شریک حال ہین یا میرے ساتھ چلین گے لیکن تم پہلے لیک صاحب کا کوچ کرادو وہ راستے سے ہٹ جائین پھر اپنے ملک کو چلے جائین مسٹر شکلٹ صاحب بہادر اپنا مدعا حاصل سمجھکر رخصت ہوئے لیک صاحب نے اپنے ملک کی طرف معاودت کی مہاراج ہولکر مع امیر شیر گیر اپنے لشکر کی جانب نہضت فرما ہوئے ٹونک - علی گدہ - پڑاوہ وغیرہ کل ملک صلح انگریزون نے چھوڑا پھر دونون سردارون نے وہان سے کوچ کیا اور جانب ملک جے پور آئے پھر مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقون کو جودہپور سے بلانا راجہ مانسنگہ والی جودہپور سے ملنا مانسنگہ و جگت سنگہ والیان جے پور و جودہپور کا دختر بھیم سنگہ رانا اودیپور کے بیاہنے پر منازعت کرنا امیر شیر گیر کی شادی دختر اخوندزادہ محمد ایاز خان سے ارالنیل بھیر مین ہونا یہ کل واقعات سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین معرض وقوع آئے ہین بعد ازان امیر شیر گیر کا مع راجہ جگت سنگہ کے جودہپور پر لشکر کشی کرنا مانسنگہ کا حیت سر سرحد جودہپور پاکر مقابل ہونا بعض سردارون کی دغا سے شکست پاکر لوٹنا جگت سنگہ کا جودہپور تک متعاقب پہنچنا امیر شیر گیر کا جگت سنگہ سے رنجیدہ ہوکر جے پور آجانا بخشی شیو لال کا با فوج بے شمار تدارک کو آنا بمقام اودیپور مقابلہ و مجادلہ معرض وقوع آنا امیر شیر گیر کی ظفر یابی فوج جے پور کی ہزیمت جگت سنگہ کی رجعت بعد ازان امیر شیر گیر کا کشنگڈہ مین آنا دختر اخوند محمد ایاز خان سے شیر گدہ مین فرزند ہونے کی خبر سنا خوشی کی نوبتین بجنا شلک مبارکبادی ہونا ارباب نشاط کا ہجوم ہوکر مبارک سلامت کا غل مچنا دادیا سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر اس نونہال چمن اقبال کا نام نامی صاحبزادہ محمد وزیر خان رکھا جانا سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین معرض وقوع آیا ہے چنانچہ یہ قطعات تاریخ ولادت مولود مسعود مین ہے

چون محمد وزیر خان نواب
شد بسلخ مہ ششم پیدا (ماہ جمادی الثانی)
پدرش را چو این نوید رسید
گنج بکشاد و جشن شادی ساخت
فکر کردم چو سالِ میلادش
ہم دران وقت سعد در گوشم
سالِ میلادِ آن ہمایون فر

یعنی ابنِ امیر خان نواب
گشت عالم بجشنِ او شیدا
از خوشی در قبائے خود بالید
ہر یکے را بقدرِ او بنواخت
کہ بلوحِ جہان بود یادش
داد آواز ہاتفِ ہوشم
شد رعیت نواز دین پرور
۱۲۲۲ھ

ایضاً

چون فرزند امیر الدولہ جم جاہ
سزاوارِ کلاہِ سرفرازی
خدا ایشان جاودان با فرّ صولت
پدر چون مژدۂ میلاد بشنید
درِ گنج از پئے شکرانہ بکشاد
امیران را کہ آن بودند ممتاز
کسے را سیلہ و مندیل بخشید
کسے را داد اسپ و اشتر انعام
ہمہ را در خورِ توقیر بنواخت
پئے تاریخ آن فرزند نامی
دران دم ہاتفِ طبعم ندا داد

تولد گشت رشک ورد گلشن ماہ
وزیر الدولہ نصرت جنگ غازی
نگہدار و بصد اقبال و دولت
ز شادی در قبائے خود نگنجید
بمسکینان و محتاجان صلا داد
نمود از خلعت و نعمت سرافراز
کسے را پالکی و پیل بخشید
کسے را داد جاگیر از پئے نام
بنعمت ہر کسے را بہرہ ور ساخت
درخشان گوہرِ کان گرامی
ولی و سرورِ ملک خدا داد
۱۲۲۲ھ

ایضاً

صاحبِ اقبال خداوند بخت
آصفِ تدبیر محمد وزیر
چونکہ تولد شدہ از بطنِ اُم
بود مرا فکر پئے سالِ او
کائے تو براے چہ باندیشۂ
مولدِ آن حاتمِ ملکِ سخا

در خورِ اکلیل و سزاوارِ تخت
خان زمان ابنِ محمد امیر
بست و غم . بود ز ماہِ ششم (یعنی او جمادی الثانی)
گفت بمن ہاتفِ اقبالِ او
فہم بکن گر تو ہنر پیشۂ
ہست ۔ زہے حاتمِ ملکِ سخا ۱۲۲۲ھ

اور ان ہر دو فقرات سے بھی تاریخِ ولادت برآمد ہوتی ہے ۔ شمسِ چرخِ مہی ۱۲۲۲ھ = او بختور باد ۱۲۲۲ھ = اور اسی سال مین مؤلف کے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب حکیم سید انور علی صاحب مرحوم مصطفےٰ آبادی فائز ٹونک ہو کر زمرۂ حکماے ریاست مامور ہوئے بعد ازان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دس برس تک تمام راجستان مین خود حاکمی سے بسر کی جس ریاست راجستان مین چاہتے تہے ہر طرح کے احکام جاری و ساری فرماتے تہے چنانچہ یہ کل حالات منتخب التواریخ مولفہ خود مین جو بزبانِ فارسی ہے مفصل لکہے ہین انشاء اللہ تعالےٰ وہ بھی عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی ۔ امیر شیر گیر کو حالتِ بیماری مین افغانون کا بسبب طلب تنخواہ تنگ کرنا اور بفہمایش راجہ مانسنگ تقاضاے تنخواہ دور ہونا سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین یہ واقعہ بمعرضِ وقوع آیا ہے اور جانا امیر شیر گیر کا ناگور کو بصلاح راجۂ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہان کے راجہ کا اور فتح ہونا ناگور کا اور وہان سے دہونکل سنگ اور راجۂ بیکانیر کا فرار ہونا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۴ھ مین وقوع پذیر ہوا ہے ۔ ازان بعد امیر شیر گیر کا کشنگڈہ سے بلا فوج کوچ کرکے براہ ٹونک واندرگڈہ بعرصۂ دو روز شیرگڈہ مین پہنچا وہان چار پانچ روز قیام کرکے مع صاحبزادہ محمد وزیر خان بہادر کے وہان سے روانہ ہونا اور لشکر مہاراج ہولکر مین جو بہان پورہ پر مقیم تہا پہنچنا اور مہاراج ہولکر کو بحالتِ دیوانگی دیکہکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر ہونا بعد ازان مرزا روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر ہولکر کا امیر سے اگر عرض کرنا کہ ملہار راو پسر مہاراج جسونت راو ہولکر ابہی شیر خوار ہے اور انتظام ریاست کا آپ پر دار مدار ہے پہر امیر والا تدبیر کا اذکو تسلی و تشفی دینا اور دہرمان جیلۂ ہولکر کو قید سے رہا کرکے افسر توپخانہ و پلٹن وغیرہ مقرر کرنا اور میان مشہو و صدر الدین خان وغیرہ کو مختاری پائیگاہ ہولکی دینا اور بالا رام سیٹہ اور چمنا بہاؤ کے کار و بار پرگنات سپرد کرنا اور تانتیا جوگ کو اہلکار ریاست اور گنپت راو کو دیوان ملک قرار دینا اور عبد الغفور خان کو بخطاب نواب

اختیار الدولہ بہادر ہزبر جنگ سرفراز فرما کے مختار و مدار المہام ریاست ہولکر مقرر کرنا اور محمد جمشید خان کو بخطاب نواب نصیر الدولہ بہادر استقامت جنگ اور راجن پنڈاوہ کو بخطاب اختیار الدولہ بہادر مستقیم جنگ اور شہامت خان کو بخطاب نواب سرفراز الدولہ بہادر اور محمد سعید خان کو بخطاب نواب شمس الدولہ بہادر ظفر جنگ سرفراز فرمایا اور سرور خان کو بخطاب سرفراز الدولہ بہادر تیغ جنگ سرفراز فرما کے عامل پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک کا مقرر کرنا اور نصیر الدولہ نواب جمشید خان بہادر استقامت جنگ کو عامل پرگنہ نیما ہیڑہ قرار دینا اور ہرکارہ دنگی جماعہ دار بلسنگہ کو بخطاب راجہ کا عطا فرمانا سنہ ١٢٢٦ ہجری مین وقوع پذیر ہوا ہے اور اسی سال مین داماشاہ خان رامپوری مختار فوج نواب امیر الدولہ بہادر کدم گڈہی علاقہ میواڑ ہنگام یورش شہید ہوے۔

اسی سال کے آخر مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے انتقال کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ رحلت منشی لالہ بساون لال مؤلف امیر نامہ فارسی نے کہ اوس ایام مین راجہ موہن سنگہ کے کاردبار کو حضور مین حاضر تہا یون لکہا ہے ع

راؤ جسونت بہادر ہولکر — کہ نیاید صفت او بسخن
چون زدنیا بجز افسوس ندید — چشم پوشید ازین دار محن
مردم چشم جہانے پوشید — جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پے تاریخ وفاتش شادان — کردہ از چشم اشارت بامن
گفت تاریخ بعینہ فی الحال — بجنان رفتہ بیک چشم زدن
١٢٢٦

سنہ ١٢٢٩ ہجری مین بشکوہ مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان استقامت جنگ فرزند تولد ہوا امیر عالم خان نام رکہا گیا سنہ ١٢٣٠ ہجری مین محمد سعید خان و قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آفریدی نے مع چند رفقاے خود حسب ایماے نواب امیر الدولہ بہادر ریاست جودہپور مین ناتہہ تہداراج کو قتل کیا۔ اسی سال مین مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر ثابت جنگ نے بعارضہ چند در چند بوقت صبح صادق بمقام میرتہ علاقہ جودہپور انتقال فرمایا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اونکو وہین دفن کیا پہر مختار الدولہ بہادر کا کل کاروبار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے میان محمد اکبر خان کو دیدیا۔ نواب محمد شاہ خان بہادر مرحوم کی خدمت مین ایک مسماۃ تنی طوائف تہی اوسکے پاس بہت سے چہوکریان تہین بعد انتقال نواب موصوف جو اونکا کل سامان بسبب لاولدی کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے توشک خانہ مین داخل ہوا ازانجملہ چالیس چہوکریان مسماۃ تنی طوائف کی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئین اون چالیس مین سے دس عورات مفصلہ ذیل بہ نظر حضرت

نواب امیرالدولہ بہادر ہوکر زیرفراش خاص گی گئین اور باقی عورات کے نکاح کر دیے جو عورات مدنظر حضرت نواب امیرالدولہ بہادر ہوکر زیرفراش خاص ہوئی تھین اونکے یہ نام ہین تابو سازنگو سازگار سُبحانی اوجاگر کستوری وفادار گنگا باجرہ مہتاب۔

بعدازین علاوہ عورات مذکورۂ بالا کے اور بھی عورات مثل حیتین و جانمتی وغیرہ وغیرہ زیرفراش خاص ہوئین اور وقتاً فوقتاً ان سے اولادین پیدا ہوئین۔ جنابہ امیر بیگم صاحبہ دختر مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ و جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب شاہ دین خان افغان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کی خاص بیبیان تھین قطب دختر اخوندزادہ صاحب موصوف سے حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر پیدا ہوے چنانچہ ۱۲۲۲ ہجری مین یہ ذکر آچکا ہے ان بعد موتی بیگم ہمشیرۂ محمد منو خان عرف میان منّو حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے عقد نکاح مین آئین مگر ان سے کوئی اولاد نہین ہوئی حضرت نواب امیرالدولہ بہادر نے ان بیگم کے نام سے موتی باغ و موتی تالاب بنوائے چنانچہ اسکی تاریخ مقام اوّل مین درج ہوچکی ہے بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاوّل سنہ صدر ڈاکخانہ پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک مین قائم ہوا اسی سال کے آخر مین بشکوہ حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عباداللہ خان نام رکھا گیا اسی ایام مین بشکوہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر فرزند متولد ہوا محمد عظیم خان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۳۱ ہجری مین بشکوہ حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد جمال خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین بشکوہ حضور عالا فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد جلال خان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین بشکوہ اقبال و دولت فرزند باسعادت بطن جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب شاہ دین خان افغان سے متولد ہوا پدر بزرگوار نے اوس گوہر دریائے کریمی کا نام صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان رکھا ان صاحبزادہ کو موتی بیگم نے بسبب لاولدی کے متبنّیٰ کر لیا تھا چنانچہ انکا ذکر آئندہ لکھا جاے گا انشاءاللہ تعالیٰ اسی سال مین سرکار انگریزی نے بعض امور کا بندوبست براہ عدالت مناسب سمجھکر نصیرالدولہ جنرل لونی اختر صاحب کو راجستان پر مامور فرمایا اوس ایام مین حضرت نواب امیرالدولہ بہادر قلعۂ مادہوراج پورہ کے محاصرہ مین مشغول تھے کہ دفعتاً جنرل ڈکین صاحب بہادر و جنرل لونی اختر صاحب لشکر نواب صاحب بہادر کے آپہونچے اوسوقت نواب امیرالدولہ بہادر نے مجبور ہوکر جنرل لونی اختر صاحب سے ملاقات کی اور سرکار انگریزی سے طریقۂ مصالحت مسلوک فرماکر اوس ملک پر جو مہاراجہ جسونت راو ہولکر سے علیحدہ کرکے گئے تھے اور نواب صاحب بہادر کے تصرف مین تھے صلح جبراً اختیار کی اور عہدنامہ لکھا گیا اور اوسپر اپنی مہر اور دستخط

کرکے ریاست ٹونک کو اپنی دارالامارت قرار دیا اور وہین رہنا اختیار کیا سنہ ۱۲۳۳ہجری مین بپاداشِ نمک حرامی افتخارالدولہ نواب محمد عبدالغفور خان بہادر ہزبر جنگ ولد مختارالدولہ اخوند زادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے جنرل طاس صاحب مالکم بہادر منتظم صوبۂ مالوہ سے بے اطلاع وبغیر صلاح حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بمعرفت حکیم ظفر علی وکیل سند گلشن آباد عرف جاورہ وغیرہ جو جاگیر صاحبزادہ محمد وزیرخان صاحب فرزند اقبال پیوند حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے تھی حاصل کرکے اپنا قبض ودخل کیا اور اِسی سال مین مشکوے دولت فرزند خوش سیرت تولد ہوا نواب صاحب بالقابہ نے صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا۔ چونکہ عہدنامہ امیر صاحب ملتہ بہرمین یہ شرط مندرج تھی کہ صاحب زادہ بلند اقبال محمد وزیرخان بہادر چند روز دہلی مین منتظم الدولہ مسٹر مٹکلف صاحب بہادر کے پاس رہین تاواسطۂ اتحاد مابین امیر اور صاحبان عالیشان کے مستحکم ہوجاوے بنا برعلیہ امیر نے اپنے فرزند دلبند کو ہمراہ سید علی شاہ صاحب اپنے ہمزلف کے بہمراہی جماعت سوار وپیادہ بجانب دہلی رخصت کیا جب وہ قریب دارالسلطنت پہونچے تو منتظم الدولہ مٹکلف صاحب بہادر نے بسبب کسی معذرت کے استقبال سے معذرت کرکے اپنے بھائی طاس صاحب کو واسطے استقبال جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے بھیجا اور اونھون نے بخوبی استقبال وتعظیم کرکے ملاقات کی اور اپنے ہمراہ شہر مین لاکر مکان عمدہ مین کہ سابق سے واسطے فرودکشی کے مقرر کر رکھا تھا فرودکش کیا اور بوقت خاص منتظم الدولہ مسٹر مٹکلف صاحب بہادر نے جناب صاحبزادہ موصوف کو اپنی قیامگاہ پر بلواکر ملاقات کی اور رسوم تعظیم ادا کرکے پیشکش شایستہ پیش کرکے بابت عدم فرصت استقبال مین نہ جانے سے معذرت کی جب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ملاقات کرکے بخوشی وخرمی واپس آئے تو دوسرے دن منتظم الدولہ مسٹر مٹکلف صاحب بہادر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر کی فرودگاہ پر تشریف لائے اور دلجوئی مربیانہ فرماکر نہایت خاطرداری وتسلی فرمائی پھر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نے پیشکش عمدہ پیش کرکے رخصت کیا چونکہ شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر سے جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کی قرابت قریبتی لہذا محل شاہی سے واسطے ملاقات جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی طلب بتاکید ہوئی بنا برعلیہ صاحبزادہ موصوف نے معرفت منتظم الدولہ بہادر کے جناب شاہزادۂ والاجاہ بہادر سے ملازمت حاصل کرکے لبناسات سلاح فاخرہ وغیرہ کے انتخار حاصل کیا پھر ہمیشہ جناب شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر بجہت قرابت قریبہ اور منتظم الدولہ مسٹر مٹکلف صاحب بہادر بخیال انضباط رابطۂ اتحاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف سے ملا کرتے اور بنابر اظہار رضامندی وخوشنودی کے انعام اکرام سے سرفراز فرماتے رہتے تاآنکہ حضرت اکبرشاہ بادشاہ دہلی سے سند خطاب نواب وزیرالدولہ

امیر الملک بہادر نصرت جنگ عطا ہوئی چنانچہ نقل سند بجنسہ درج ذیل ہے۔

نقل سند خطاب منجانب ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بنام حضرت وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک باسم سبحانہٗ وشانہٗ تعالےٰ

مہر

۱۲۲۱
محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی
ابو النصر معین الدین سنہ آخر

درین زمان میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال یزدانی ست فدوی خاص لائق العنایت والاحسان محمد وزیر خان را بخطاب وزیر الدولہ امیر الملک بہادر نصرت جنگ بین الاعیان والارکان وفی الاشال والاقتران سرفراز و ممتاز فرمودیم۔ باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوالاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار حبابدار و حکام ممالک فدوی خاص معزی الیہ را از جناب فیض مآب بادشاہی بحصول این خطاب برگزیدہ و القاب پسندیدہ معزز و مباہی دانستہ الطاف عنایت ما بدولت و اقبال را باحوال عقیدت اشتمال بہادر معزی الیہ یوماً فیوماً بتزائید و بے نہایت دانند فقط بتاریخ بست و پنجم شہر شوال سال چہاردہم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت۔ اسی ایام میں راۓ داتا رام کہ حسب ایمائے امیر صاحب الشدید ہمراہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کے گرکھ پور گیا تھا لاٹ گورنر بہادر سے ملازمت حاصل کرکے سعادت اندوز خدمت امیر شیر گیر ہوا اور دوبارہ حسب الارشاد سرادہ بشارت امیر والا مدیر کے جرنیل موصوف کی خدمت میں کہ عہدۂ رزیڈنٹی دہلی کی سرفرازی حاصل کی تھی اور مختاری سوال وجواب راجپوتانہ و افسری افواج متعینہ ضلع نیمچ و مالوہ و اودے پور سوار و جے پور و دہلی وغیرہ اونکے نام زد ہوئی تھی راۓ داتا رام شرف یاب ہوا جب ایک مدت کے بعد جرنیل موصوف دار الخیر اجمیر میں تشریف لائے تو راۓ مذکور بھی ہمرکاب جے پور تک آیا پھر وہاں سے بحصول رخصت شرف یاب ملازمت امیر شیر گیر ہوا۔ اور جرنیل موصوف براہ کشنگڈہ عازم دار الخیر اجمیر ہوئے بعد ازاں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بارادہ ملاقات جرنیل موصوف ہمراہ داتا رام ٹونک سے بجانب دار الخیر

اجمیر روانہ ہوئے قریب کشنگڈھ پہونچے تھے کہ سواری جرنیل موصوف کی نمودار ہوئی اور سر راہ علی الاتفاق ملاقات ہر دو سرداران
ممدوح الیہ بعرضِ وقوع آیا اور جانبین سے مراسم تعظیم و قواعد تکریم بخوبی ادا ہوئے پھر کشنگڈھ مین مقیم ہوکر بالاتفاق راہی دار الخیر
اجمیر ہوئے وہان چند مقام کر کے ملاقاتین کین - اور زیارت مزار خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی سنجری سے برکات
حاصل کر کے فائز دار الریاست ٹونک ہوئے چونکہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کو بنابر انتظام بعض امور ضروریہ چند ماہ جے پور مین رہنے
کا اتفاق ہوا تو امیر خجستہ تدبیر نے راے دانارام کو ہمراہ اونکی خدمت مین روانہ کیا تاکہ ہمرکاب جرنیل موصوف دہلی جاکر
جناب وزیر الدولہ امیر الملک نواب **محمد وزیر خان** بہادر نصرت جنگ کو بحصولِ رخصت لے آئے اسی سال مین
بشکوی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا **محمد عظیم اللہ خان** نام رکھا گیا - بعد ازان ۱۲۳۳ھ ہجری مین امیر الامرا بر بنابر انتظام پرگنہ سرونج
تشریف فرما ہوئے اور عین بارش مین بہ یلغار لوٹ آئے چونکہ صاحبان انگریز بہادر نے پرگنہ سنبھل کے دینے مین موافق
شرائط عہد کے عذر کیا اور اوسکے عوض مین پرگنہ پلول علاقہ میوات بدین شرط دینا تجویز کیا کہ بندوبست سرکار انگریزی سے
اور اوسکا زرمحاصل جناب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ کے مصارف کو پہونچا دیا جایا کرے راے مذکور نے اس امر کو قرینِ
مصلحت جانکر سند سالانہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے بنام نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ حاصل کر کے رخصت کی درخواست پیش
کی بہر رضامندی جرنیل بہادر اجازت انصراف جناب نواب وزیر الدولہ بہادر موصوف حاصل کر کے نہضت فرماے ٹونک ہوئے
جرنیل موصوف نے ہنگام رخصت جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو ایک زنجیر فیل اور مالاے مروارید اور جیغہ اور پارچہ ہاے نفیس
دیکر بخوشی رخصت کیا جب جناب وزیر الدولہ بہادر مع سید علی شاہ صاحب و راے دانارام براہ ریواڑی جے پور مین آئے
تو راجہ سوائی سنگھ سے بنابر اداے رسم تعزیت پدر یعنی جگت سنگھ متوفی کے ملاقات بعرضِ ظہور آئی - اور اوسکی تعزیت کی
رسم اور راجہ کی مسند نشینی کی تہنیت مرۃ بعد اخریٰ ادا کی کارپردازان راج سوائی جے پور نے بھی ایک زنجیر فیل و اسپ و جیغہ و مالاے
مروارید جناب موصوف کے پیشکش کر کے رخصت کیا - بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ ہجری کو فائز ٹونک ہو کر فرحت افزاے
خاطر محبت ذخائر والدین ہوئے اسی سال مین بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب بشکوی حضور نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا
صاحبزادہ **احمد علیخان** نام رکھا گیا ۱۲۳۵ھ ہجری مین ترمیم قلعہ امیر گڈھ وغیرہ عمل مین آئی چنانچہ اکثر عمارات کی تاریخین پرگنہ ٹونک
کے بیان مین پہلے درج ہو چکی ہین - حضرت نواب امیر الدولہ بہادر ۱۲۳۶ھ ہجری مین بغرض انتظام الی ملکی بجانب سرونج
تشریف لے گئے بعد آٹھ مہینے کے نہضت فرماے دار الریاست ہوئے - اسی سال مین بشکوی حضرت نواب

امیر الدولہ بہادر فرزند شکم ماہ نیز تولد ہوا صاحبزادہ محمد منیر خان نام رکھا گیا۔ اسی ایام میں جنگلی میں متنا لدولہ فرزند تولد ہوا۔ محمد کمال الدین نام رکھا گیا۔ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۱ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع نواب وزیر الدولہ بہادر بجانب پرگنہ سرونج و چھبڑہ گوگور تشریف فرما ہوئے بعد مرور ہر پنج ماہ کے فائز ٹونک ہوئے اسی سال میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بطرف رامپورہ عوف علیگڈہ متعین فرما ہوئے۔ جرنیل نصیر الدولہ بہادر دولی اختر بہادر کی نسبت چہاونی نیمچہ سنگر بنا بر ملاقات اوّل ایک منزل پیشتر جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو روانہ کیا دوسرے روز خود بنفس نفیس سوار ہو کر علیگڈہ سے دو کوس جاکر ملاقات کی اور ہمراہ خود لاکر بعد ادائے مسلک سلامی وغیرہ چار روز مہمان رکھکر بکمال خوشی بجانب نیمچہ رخصت کیا ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور میں معہ ان بیگم صاحبہ امتیاز الدولہ امتیاز الملک بابو بے راؤ سیندہیہ بہادر راؤ بائے مہاراجہ دولت راؤ سیندہیہ متوفی بنا بر شادی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کہ سابق میں حیات سیندہیہ موصوف میں رسومات نسبت قرار پا چکی تھی خدمت امیر خجستہ تدبیر میں آئے اور تحف و ہدایا پیش کر کے مستدعی اس امر کے ہوئے کہ اگر اب کار شادی سے فراغت حاصل کیا جائے تو عین مدعا ہے امیر حاتم نظیر نے اونکے التماس کو قبول فرمایا اور تدبیر سامان شادی اور تہیہ لوازم کدخدائی مہیا کیا اور وکلائے راجہائے نامی و سرداران گرامی کو ہر طرف سے بلوا کر شریک محفل سرور کیا جرنیل نصیر الدولہ بہادر اختر لونی بہادر نے لیہر دوسوار اون دونون چہاونی نیمچہ میں ستے تو یہ شادی کتخدائی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کنگر بنا بر ادائے رسوم اتحاد و اظہار نسبت یکجہتی اپنی جانب سے منشی کریم الدین کو مع تحائف و ہدایائے نفیس از قسم پارچہ و زیور وغیرہ کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے پاس بھیجا الحاصل نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے فرزند دلبند کو بنا بر شادی کتخدائی با فوج فراوان و سامان بیکران بجانب لشکر گوالیار رخصت فرمایا اور خود بدولت نے بسبب فوت ہو جانے بابو سیندہیہ کے وہان پہنچانا مناسب نہ جانا اور اپنے سرداران عظام کو مثل میان محمد اکبر خان و رائے داتا رام و صاحبزادہ کریم اللہ خان خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان و تاج محمد خان رسالدار و داؤد خان و میان ہمت خان وغیرہ کے بنا بر انتظام امور شادی روانہ فرمایا جب یہ لشکر ظفر اثر قریب لشکر گوالیار کے پہونچا وہان کے عمائد امرا نے بخوبی استقبال کر کے بمقام دلکش فرودکش کیا اور ساز و سامان عشرت کا ہر نوع مہیا کر کے ادائے رسومات شادی میں بدل و جان متوجہ ہوئے۔ الغرض بعد چند روز کے اوس نونہال گلستان امارت کو ساعت سعید و اون سعید میں اوس گوہر درج عصمت و ماہ برج عفت سے ازدواج بخشکر سعادت قران السعدین ہم پہونچائی پہر بعد الفراغ رسومات عشرت و شادی بخوشی و خرمی رخصت ہو کر فائز ریاست ٹونک ہوئے اور بیگم صاحبہ کو حضرت

امیر الدولہ بہادر سے سلطان جہان بیگم خطاب ہوا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے نہایت خوشی کے ساتھ زر و گوہر سے دامن تمنائے عالم کو بھر اور اس تقریب فرحت قریب مین ایک محفل طرب انگیز عیش خیز ترتیب دیگئی اور جملہ روسا و عظام و امرائے کرام و سرداران فوج ظفر موج جمع ہوئے اور مطربان خوش نوا خوش گلو و رامشگران ہمہ تن سحر و جادو و رقاصان پری انداز خوش ادا دلربائی مین طاق جانستانی مین مشاق گانے ناچنے مین شہرۂ آفاق بتانے مین تراق پراق دل لبہانے مین اوستاد چتون بدلنے مین دل آزار عاشق ناشاد حاضر محفل عشرت مشاکل ہوئے ایک زہرہ مثال مشتری خصال نے حسب فرمایش کسی عاشق پر ملال کی یہ غزل کسی آشفتہ سر کی سر دست گائی راگنی سامنے آکھڑی ہوئی اہل محفل کی بری گت ہو گئی بیخودی یہ راگ لائی کہ تماشائیون پر حیرت چھا گئی محفل کے اس رنگ سے غزل کا دونا رنگ ہو گیا ولولہ والہ و شیدا کا اس نوبت کو پہنچا کہ تماشائیون کا خود تماشا - تماشا دیکھنے کو آ کھڑا ہوا

غزل

مدارِ گردشِ دوران تمہارا دورِ دامان ہے
ظہورِ فتنۂ عالم تمہاری چشمِ فتّان ہے

دہان فرطِ نزاکت سے جو تن پر بارِ دامان ہے
بیان زورِ جنون سے طوق ہمشکلِ گریبان ہے

ہوے جاروب کش اگر پریرو بعد مرون بھی
شہیدِ نازکی تربت ہے یا گورِ سلیمان ہے

غبارِ روزِ ازل سے ہین تمہاری زلف شبگون پر
ہمین اوّل ہی سے صبحِ وطن شامِ غریبان ہے

ہوئی مدت مگر پورا نہین ہوتا نہین ہوتا
تمہارا وعدہ بھی شاید کہ میرے دل کا ارمان ہے

نمک پاشی نہین کرتا جو قاتل میرے زخمون پر
عدو کی شورِ بختی سے بھرا شاید نمکدان ہے

خیالِ خام سے کچے گھڑے کی چڑھ گئی زاہد
زمانے بھر مین گو مشہور تو پکا مسلمان ہے

دلیلِ سرخروئی زردیِ رخسارِ عاشق ہے
شکستِ رنگ بھی گویا کہ اک فتحِ نمایان ہے

کسی کا خونِ ناحق ہے حنا سمجھے ہو تم جس کو
جسے کہتے ہو آئینہ کسی کی چشمِ حیران ہے

دل و جان لوٹ ہین ازبسکہ تیری جامہ زیبی پر
ہلالِ عیدِ قربان انگوشتۂ گریبان ہے

بہشتاؤ دولت گردشِ چشمِ تو مے سازد
جسے کہتے ہین دورِ چرخ تیرا دورِ دامان ہے

بہ بزمِ مے پرستان سرکشی بر طاق نہ زاہد
عبث اس گنبدِ دستار پر تو اپنے نازان ہے

برنگِ غنچہ ام جز بوے او در دل نمی گنجد
بغیر اس گل کے صحنِ باغ مجکو کنجِ زندان ہے

حیاتِ جاودان خواہی بصحرائے فنا رو کن — گر تشنہ لب ہین جسکے خضر یہ وہ آبِ حیوان ہے
حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو — چمن سبزہ زمین ہارست جوش ابر باران ہے
جدائی از تو آسان است پیوستن بتو مشکل — جدا ہو کر عدو تجھسے عبث ملنے کا خواہان ہے
ہُوَ الاوّل ہُو الآخر ہُو الظاہر ہُو الباطن — اوسیکا نور ہر تن مین بشکلِ روح پنہان ہے

غبار خاطرِ داناست اظہارِ سخن کردن
بیانِ رازِ دل اے آبرو بس کار نادان ہے

اہلیہ مختار الدولہ اخوند زادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی نانی صاحبہ نے شیرگڈہ علاقہ کوٹہ راجپوتانہ مین بحالتِ قیام کہ وہان مع اہل وعیال حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سکونت پذیر تہین چار چہوکریان بقیمت یکصد روپیہ سکہ کوٹہ باسماء مفصلۂ ذیل خرید کی تہین اونمین سے ایک کو سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحۂ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی خدمت مین دیا اسکی بطن سے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کے تین اولادین پیدا ہوئین - باقی رہین تین چہوکریان اونکے یہ نام ہین زینب - رملی - شیبی - مسماۃ زینب کا نکاح سرور خان ولایتی ملازم سید علی شاہ صاحب مد ظلہ جناب مختار الدولہ اخوند زادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ سے ہوا - اسکے بطن سے چار لڑکیان تولد ہوئین تین لڑکیان سرور خان ولایتی نے برادرزادگان خود میان روضہ خان و اعظم خان و موسےٰ خان کے عقدِ نکاح مین دین - اور چوتھی لڑکی کا عقد نکاح قدرت اللہ خان خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ سے کر دیا - یہ سرور خان ولایتی بعہد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ رسالہ دار دستہ ہو گیا تہا - مسماۃ رملی کا نکاح سید علی شاہ صاحب نے ایک شخص مسمی علی محمد ساکن مالپورہ علاقہ جے پور سے کر دیا تہا اوسکے بطن سے ایک لڑکا ہوا اوسکا نام گل محمد خان تہا وہ لڑکا ہمیشہ سید علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہا مسماۃ شیبی کا نکاح کسی سے نہوا وہ ہمیشہ اہلیہ سید علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہی - بعد ازان ایک مسماۃ نا معلوم الاسم از قوم شریف ہنود ان مع برادر خود علاقہ ٹونک سے حضور مین حاضر ہو کر حسبۃً للہ مشرف باسلام ہوئے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بکمال رغبت اوس سے عقد نکاح فرمایا سنہ ۱۲۳۰ ہجری کے آخر مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر دہلی سے وارد تارام بنا بر ملاقات ناصر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب منتظم راجستان و انتظام پرگنہ نیاہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک کے

بجانب چھاؤنی نیمچ تشریف لے گئے نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب نے بشاشت معقول ملاقات فرماکر عمدہ مقام واقع چھاؤنی مذکورہ بالا مین فرودکش کیا۔ تا ایک ہفتہ جانبین سے ملاقات و مدارات و بشاشت حسب معمول بعمدہ سو سرہ در عمل مین آئی۔ پھر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب سے رخصت ہوکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر پرگنہ نیمایڑہ علاقہ ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے وہان چندے قیام فرماکر پرگنہ کے انتظام مالی وملکی کو انجام دیا بعد الفراغ انتظام حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر معاودت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے۔ پھر ماہ ربیع الثانی اسی سال مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات جنرل موصوف بجانب چھاؤنی نیمچ دوبارہ تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات منعطف فرمائے ریاست ٹونک ہوئے۔ ۱۲۳۳ھ ہجری مین بزم شادی کتخدائی عقد نکاح دومین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کہ دختر خدیجہ بیگم صاحبہ ہمشیرۂ حقیقی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے قرار یاب ہوا تہا بصد تزک و احتشام بمقام ٹونک منعقد ہوئی۔ حسب ایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنابہ بیگم صاحبہ کو خطاب (**بادشاہ جہان بیگم**) عطا ہوا۔ اس تقریب مسرت آغاز فرحت فرجام مین ایک بزم دلکش باجتماع جمیع امراے صف شکن لشکر کش وغیرہ کے منعقد ہوئی رامشگران پری دیدار مطربان زہرہ رخسار و رقاصان مشتری طلعت و مغنیان خوبصورت محفل نشاط منزل مین عجب انداز و ادا سے آکر گائے کہ بڑے بڑے ہوشمندان دانش گزین کے ہوش گنوائے اونمین سے ایک پریوش آواز دلکش کسی دلدادہ و شیفتہ کی یہ غزل گانے لگی

غزل

وہ ہولی کھیلنے مین بھی ستم ایجاد کرتا ہے
کہ خون عاشق کا پچکاری مین بجائے رنگ بہرتا ہے

جو ٹھنڈی گرمیان وہ آتشین رخسار کرتا ہے
تو کیا کیا دل مرا سینے مین آہین سرد بھرتا ہے

ترش روئی سے جاتا ہے کوئی جوش الفت
یہ وہ نشہ نہین ہے جو کھٹائی سے اوترتا ہے

لب شیرین کا بوسہ دیدیا اوس بت نے بے مانگے
شکر خورے کا منہ سچ ہے خدا شکر سے بہرتا ہے

پری رو اک طرف ترک فلک کے ہوش اڑتے ہین
وہ سبزہ رنگ غصے سے جب آنکھین لال کرتا ہے

تمہارے جھوٹے وعدون سے بھی ہوتی ہے ہمین تسکین
تمہاری خالی باتون سے بھی یہ دل اپنا بھرتا ہے

گلے کو کاٹ لینا یاد ابرو مین ہے کیا مشکل
جو سر پر کھیل جاتا ہے وہ یہ بھی کر گزرتا ہے

عبث جراح کو فکر ہین علاج زخم دل کی ہے
کہین مرہم سے اوس تیغ زبان کا زخم بہرتا ہے

تصور جبکہ آتا ہے دُرِ دندانِ جانان کا
لہو پانی دلِ بیتاب اپنا ایک کرتا ہے

اَلَا یَا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِر کاساً و ناوِلہا
چمن مین ابر پانی سے کٹورا گل کا بھرتا ہے

بوئے نافہ کآخر صبا زان طُرّہ بگشاید
تو کیا کیا باغ مین سنبل ولبتا ہے بکھرتا ہے

مرا در منزلِ جانان چہ امن و عیش چون ہر دم
رقیب روسیہ آ کے اوسکے کان بھرتا ہے

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
ہوا جسکے لیے بدنام وہ ہی نام دھرتا ہے

شبِ تاریک و بیم موج و گردابی چنین ہائل
مگر کچھ غم نہین وہ دم مین بیڑا پار کرتا ہے

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
بُرا کہتا ہے کیا اک تو زمانہ نام دھرتا ہے

پشیمانی چہ سود آخر چو در اوّل خطا کردی
عبث اے دل پھنسکر زلف مین فریاد کرتا ہے

ز عشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی ست
عبث وصّاف اوسکے حسن کی تعریف کرتا ہے

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
بجا ور - پردہ حافظ آبرو ارشاد کرتا ہے

سنہ ۱۲۳۹ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر زیارت سراپا برکت مرقد فیض سرمد حضرت خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی سنجری قدس سرہ العزیز دار الخیر اجمیر مین تشریف فرما ہوئے بعد انفراغ زیارت کیمپ نصیر آباد مین کہ دار الخیر اجمیر سے سات کوس فاصلہ پر ہے واسطے ملاقات جنرل نصیر الدولہ لونی اختر صاحب بہادر کے تشریف لے گئے بعد ملاقات نہضت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے بعد ازان جنرل موصوف نے انتقال کیا - بجائے جنرل متوفی کے سر مٹکلف صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مقرر ہوئے حسب دستور دورہ کرتے ہوئے علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمشابعت و تعظیم مقررہ معرض وقوع آئی - اسی سال مین بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک مشکوے اقبال فرزند مبارک تولد ہوا نواب صاحب بہادر نے صاحبزادہ محمد اکرم خان نام کیا بعد ازان مشکوے دولت اقبال مین تین فرزند مرۂ بعد اُخرے تولد ہوئے جنکے نام یہ رکھے گئے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحبزادہ محمد جہانگیر خان - صاحبزادہ فتح میر خان - ہر سہ صاحبزادگان نے کمسنی مین انتقال کیا - اسی ایام مین مشکوے بخشی صاحبزادہ صالح خان فرزند تولد ہوا امیر اللہ خان نام کیا گیا سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین گورنر جنرل لارڈ امہرسٹ صاحب بہادر و صاحب رزیڈنٹ بہادر موصوف سے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمقام دہلی معرض ظہور مین آئی - اسی ایام مین مشکوے

بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین نواب صاحب بہادر بجانب پرگنہ چہبڑہ گوگور تشریف لیگئے وہان چندی قیام فرما کر پرگنہ سرونج مین رونق افروز ہوئے وہان چند روز مقامات گزین ہو کر پرگنہ پڑاوہ مین تشریف فرما ہوئے پھر وہان سے واپس سرونج مین تشریف لے گئے اسی ایام مین حسب الارشاد فیض بنیاد حضور نواب صاحب بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعہ لوہروارہ مضافات پرگنہ ہذا کو بسبب رہزنی و تمردی و بغاوت مفتشئ راجپوتان و زمینداران نکبت توامان مفتوح کیا بتاریخ بست و سوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری بطن جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحۂ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ بارشاد جد امجد صاحبزادہ محمد نصیر خان نام رکھا گیا۔ تاریخ ولادت اوس نوبادۂ چمن اقبال کی مصرع ہذا سے برآمد ہوتی ہے مصرع

مردم چشم عزت و اقبال
۱۲۴۴ھ

اسی ایام مین بایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر۔ وزیر الدولہ بہادر بنابر تنسیق و تنظیم امور ملکی و مالی معیت صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب عارض فوج خاص و تاج محمد خان رسالدار پرگنہ سرونج پر مامور ہوئے۔ اسی ایام مین بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فرزند تولد ہوا محمد مجید اللہ خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۵ ہجری بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ منکوحۂ دوم حضرت وزیر الدولہ بہادر سے فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد۔ صاحبزادہ محمد نذیر خان نام رکھا گیا تاریخ ولادت اوس نخل گلشن دولت کی اس مصرع سے برآمد ہوتی ہے مصرع

از برج حمل مہر جہانتاب برآمد
۱۲۴۵ھ

اسی ایام مین حسب الحکم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعہاے ڈہوان و بہور مضافات پرگنہ ٹونک کو کہ راؤ راجہ رئیس اونیارہ بدعوی بیجا ہر دو مواضع پر قابض متصرف تہا بمعیت چند سرداران سپاہ مثل داؤد خان ہمراہی محمد سنور خان و صاحبزادہ محمد کریم اللہ خان خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فتح کیا۔ پیشگاہ سرکار والا سے اس خدمت شائستہ کے عوض مین مختار الدولہ بہادر کو ایک زنجیر فیل و علم و خلعت فاخرہ و اضافہ مشاہرہ مرحمت ہوا اور دیگر سرداران تہور توامان کو بہی حسب حیثیت خلعت پیشگاہ حضور والا سے عطا ہوے سنہ ۱۲۴۶ ہجری مین حضرت وزیر الدولہ بہادر حسب ارشاد فیض بنیاد والا بزرگوار پرگنہ سرونج سے فائز ٹونک ہوئے۔ اسی سال مین بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فرزند تولد ہوا احمد رحمت اللہ خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۴۷ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات نواب معلی القاب گورنر جنرل

لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل صاحب بہادر فرمانروائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات کے نواب گورنر جنرل بہادر موصوف نے جملہ راجہائے راجستان کے روبرو حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی بہت کچھ تعریف و توصیف فرمائے بعد استحصال ملاقات حضرت نواب صاحب بہادر فائز ریاست ٹونک ہوئے سنہ ۱۲۴۸ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر تنظیم و تنسیق امور ملکی و مال کے بجانب پرگنہ چھبڑہ و سرونج تشریف فرما ہوئے اسی سال میں بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ منکوحہ دوم جناب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادتمند تولد ہوا بایمائے حضور نواب امیر الدولہ بہادر صاحبزادہ فیض محمد خان نام رکھا گیا تاریخ تولد اوس سرو جویبار سروری کے اس مثنوی اور قطعہ سے معلوم ہوتی ہے ؎

نجابت پناہا خرد پرورا — توی دستگاہا بلند افسرا
بہ ہفتم ز ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی) اے مطاع — ز میلاد تو یافتم اطلاع
بماندم ز تاریخہائے شگرف — پئے سال تو گفتم اے نیک ظرف
یکے ہست اے سرور بےعدیل — فصیح زبان و شریف و نبیل ۱۲۴۸ھ
دوم ہست اے پرتمیز زمان — شجاع و سخی و عزیز زمان ۱۲۴۸ھ
سوم ہست از انجلائے باخدائے — حق اندیش و حق پرور اہل رائے ۱۲۴۸ھ
چہارم از انست اے پرضیا — جوان و جوان بخت صاحب حیا ۱۲۴۸ھ

قطعۂ تاریخ دیگر

بود ہفتم مہ ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی) — از عنایات ایزد ذی الجود
خلف الصدق حضرت نواب — شد تولد بساعت مسعود
سال میلاد او سروش خرد — نور فیض محمدی بنمود ۱۲۴۸ھ

اور اسی سال میں بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب شب یکشنبہ کے جناب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادتمند پیوند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد صاحبزادہ محمد علیخان نام رکھا گیا تاریخ میلاد اس مثنوی سے مفہوم ہوتی ہے ؎

چو فرزند نواب والا لقب — بوقت سعید و بماہ رجب
محمد علیخان والا تبار — تولد شد از فضل پروردگار

خرد گفت تاریخ آن با ادب	محمد علیخان مبارک لقب ۱۲۴۳ھ

اس سجع اور الفاظ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے مصرع

خبر دار حال محمد علی ۱۲۴۳ھ

۱۲۴۳ھ باغ مراد - اسی سال مین مشکوے بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نام رکھا گیا -

سنہ ۱۲۴۹ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بجانب پرگنہ چھبڑہ گوگور علاقۂ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے اوس زمانہ مین محمد منور خان عرف منو میان برادر موتی بیگم منکوحۂ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ چھبڑہ گوگور تھے حسب الحکم نواب صاحب بہادر شادی ازدواج مسرت امتزاج صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب دختران منو میان سے منعقد ہوئی - اسی سال مین طبیعت حق طویت حضور نواب امیر الدولہ بہادر کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئے چندے صاحب فراش رہے جو قدرے افاقہ بمعرض ظہور آیا واسطے درستی امور ملکی مالی کے پرگنہ نماہیڑہ کو تشریف لے گئے بفضل مفضل حقیقی حضور نواب صاحب بہادر کو صحت کامل ہوگئی وہان سے نواب صاحب بہادر دار الامارت ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے پھر بامراض انواع مثل استسقا وسل وغیرہ نواب صاحب بہادر مبتلا ہوئے باوجود ازدیاد امراض نماز پنجگانہ واوراد روزمرہ مین فرق نہ آیا آخر کار بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۴ء بعمر شصت و ہفت سال اس جہان فانی سے بملک جاودانی گیارہ فرزند ارجمند اور نو دختر نیک اختر چھوڑ کے انتقال فرمایا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون تاریخ وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے قطعہ

چون امیر الدولہ عالیجناب	رفت ازین دنیائے دون سوے عدم
پنجۂ غم دامن دل کرد چاک	ساختم تاریخ او باور دو غم
در وفاتش بے سر و پا گشتہ اند	ہمت و تقوی و سخا فیض و کرم ۱۲۵۰ھ

کنارۂ موتی باغ پر متصل مسجد و تالاب مدفون کیا گیا نواب امیر الدولہ بہادر امیر بے نظیر اور سخاوت اور شجاعت مین بیعدیل تھے اون سے کارہائے نمایان جو کمال شجاعت ذاتی سے ممالک ہندوستان مین بمعرض وقوع آئی کتب تواریخ مثل تاریخ الکرم و تاریخ نامہ امیر نامہ سے واضح ہے نواب امیر الدولہ بہادر کو شوق حکمرانی نہ تھا مزاج درویشانہ و سپاہیانہ

تصویر وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ والی ریاست ٹونک

رکھتے تھے اور اگر شوق کشورستانی و ملک گیری کا ہوتا تو بعنایت تعالیٰ اوس وقت مین کچھ مشکل نہ تھا اونکے کارہاے نمایان خود ملک گیری کا پتہ دیتے تھے سواے رنجیت سنگہ کے جمیع سرداران راجستان پر سکۂ شمشیر امیرخانی نقش ہو گیا تھا۔ مگر بمقتضاے تقدیرات و حکم قاضی الحاجات انھین چہ محال پر اکتفا فرمایا۔ الحیدری فی ماوقع بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بہادر نصرت جنگ مسند نشین ہوئے چنانچہ تاریخ جلوس میمنت مانوس یہ ہے ۔ ع

چو نواب نامی محمد امیر ۔ دلیر و جوانمرد آفاق گیر
سفر کرد از دار ناپایدار ۔ سوئے گلشن خلد دائم بہار
محمد وزیر آنکہ فرزند اوست ۔ جگر پارۂ خاص و دلبند اوست
بجائش نشست و سپہ را نواخت ۔ بقدر محل ہر یکے را شناخت
بپائے خود آراست مسند بہی ۔ بصد شوکت و فر و فرماندہی
ازو شوکت دین حق تازہ شد ۔ شکوہ شریعت پر آوازہ شد
ہمہ بدعت و شرک و فسق و فجور ۔ ز عہد خداداد او گشت دور
در آفاق از بخشش عام او ۔ سمر شد بجود و سخا نام او
ز روم قیصر برپا و اقبال او ۔ کہ آرم بکف گوہر سال او
در آن جستجو ہاتف ہوش من ۔ رسانید این مژدہ در گوش من
کہ سال جلوس است اے نیک رائے ۔ امیر عدو بند کشورکشای

۱۲۵۰ھ

اور یہ سجع مہر کندہ فرمایا گیا۔

غدا ہست سلطان محمد وزیر

بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر تہنیت نامہ مشعر بمبارکباد مسند نشینی منجانب نواب گورنر جنرل لارڈ بنٹنگ گورنر منتظم کشور ہند بنام نامی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر شرف صدور لایا اور بتاریخ دوازدہم ماہ ذی قعدہ کپتان مگیلاین صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ راجستان سرکار انگریزی کی طرف سے خلعت مسند نشینی لائے اور بعد ادائے رسم تہنیت واپس تشریف لے گئے اسی سال مین محمد سنور خان عرف سنو میان نے نواب صاحب

بہادر سے منحرف ہوکر مال واجبی سرکاری ایک سال تک داخل خزینۂ عامرہ کیا ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ
جو اونکے رفیق تھے بسبب اسی بغاوت کے اون سے جدا ہوکر حاضر حضور نواب صاحب بہادر ہوئے اسی سال مین
بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان نام رکھا گیا ۔ ۱۲۵۱ سنہ ہجری مین صاحبزادہ
حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب و صاحبزادہ محمد کمال خانصاحب ہر دو داماد محمد منور خان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
سے پوشیدہ بھاگ کر اپنے خسر سے جا ملے نواب صاحب بہادر نے بتاریخ بستم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر لشکر جرار
و عسکر خونخوار بسرداری مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ بجانب پرگنہ چھبڑہ گوگور بارادہ تخریب و تادیب محمد منور خان
روانہ کیا مختار الدولہ بہادر نے بوساطت ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ محمد منور خان کو بہت کچھ ہدایت کی مگر کچھ موثر
نہوئی - ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۲ سنہ ہجری مین صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب واسطے نالش کے چھبڑہ سے اکبرآباد نواب
لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر مٹکلف صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب چھبڑہ مین
اپنے خسر کی رفاقت مین رہے بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز آدینہ بوقت صبح مختار الدولہ بہادر نے میدان میں لشکر
کی صف آرائی کی اور اوس طرف سے بھی لشکر کی آراستگی ہوئی پھر دونون جانب سے جنگ دلیرانہ و یورش رستمانہ ہوئی آخر
محمد منور خان لشکر نواب صاحب سے عاجز ہوکر قلعہ گوگور مین محصور ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر
محمد منور خان مع صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب بوقت شب قلعہ سے نکلکر بجانب گوالیار فرار ہوگئے بتائید الہی فتح
بنصیب اولیائے دولت قاہرہ ہوئے اس فتح کی تاریخ الفاظ بیتہ شکستہ ۱۲۵۲ سے برآمد ہوتی ہے - مختار الدولہ بہادر
بعد انتظام مہام بتاریخ یازدہم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر حاضر حضور ہوئے - اور بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر نواب
لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر مٹکلف صاحب بہادر نے دعوی بیجائی صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب کو خارج کردیا صاحبزادہ
صاحب موصوف اکبرآباد سے محمد منور خان صاحب کے پاس گوالیار تشریف لے گئے پھر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
نے دونون صاحبزادون کو گوالیار سے طلب کرکے ماہانہ موافق آمدنی و محاصل ریاست کے مقرر کردیا اسی سال مین حسب
تجویز جناب امیر بیگم صاحبہ والدۂ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رسم تزویج نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر نواب وزیر الدولہ
بہادر محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ خلف نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خان بہادر ہزبر جنگ والی ریاست
گلشن آباد عرف جاورہ سے عمل مین آئی ۱۲۵۳ سنہ ہجری مین محمد منور خان سر گریبان اور کردۂ خود سے پشیمان ہوکر معرفت

سید حمید الدین صاحب حاضر حضور نواب وزیر الدولہ بہادر ہوئے نواب صاحب بہادر نے خان موصوف سے بغلگیر ہو کر جرائم گذشتہ کو معاف فرمایا اور پانسو روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا مگر بوا زگونی طالع و نا موافقی بخت ریاست سے برخاست ہو کر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب کے پاس دار الخیر اجمیر مین چلے گئے اور وہین انتقال کیا بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب نے بامراض چند در چند مبتلا ہو کر لاولد اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی انتقال فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر کرنل تھامس الوس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتانہ واسطے ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کی ٹونک مین تشریف لائے ریاست سے مدارات حسب دستور ہوئے صاحب بہادر موصوف سات مقام فرما کر واپس تشریف لیگئے۔ اسی سال مین راجہ مدن سنگھ ریاست پاٹن پر مسند نشین ہوا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

در بار مدن سنگھ بہادر رانا	بر صدر چو گردید تمکن فرما
در داد ندائے این ہاتف از غیب	قدر صدر افزائے بشد مہاراجا ۱۲۵۴ھ

سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین مصطفےٰ خان خلف تاج محمد خان رسالہ دار عامل پرگنہ پڑاوہ نے حسب ایماے نواب صاحب بہادر سکنا ئے موضع دابلا ہوج کو کہ مرتکب خطاے رہزنی اور سرکشی کی ہوتی تھی سزاے واقعی اور تنبیہ پوری پوری دی اسی سال مین مشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ حمید اللہ خان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۵۶ ہجری مین صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب نے پرگنہ چھبڑہ و گوگور پر ارادہ تاخت و تاراج کا کیا۔ نواب صاحب بہادر نے واسطے کمک کے احمد علیخان برادر تاج محمد خان رسالہ دار و محمد امان خان رسالہ دار و محب اللہ شاہ رسالہ دار وغیرہم کو مامور فرمایا اولا بوقت شب یورش در شہر پربوئ آخر الامر اوس دار و گیر مین احمد علیخان و محب اللہ شاہ رسالہ دار کشتہ ہوے ؛ خاموش شدہ ؛ ۱۲۵۶ھ انکی تاریخ شہادت ہے۔ اور محمد امان خان رسالہ دار پسپا ہو کر قلعہ گوگور مین محصور ہوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان نے قابو پا کر قلعہ کو محاصرہ کیا۔ پھر محمد امان خان رسالہ دار و غلام حیدر رسالہ دار ہر دو متفق ہو کر بارادۂ جنگ قلعہ سے باہر نکلے اور میدان مین صف آرا ہوئے اور داد مردانگی و شجاعت دی صاحبزادہ صاحب موصوف پست ہو کر عملداری سرکاری سے نکل گئے اور محمد امان خان رسالہ دار غلولۂ تفنگ سے مجروح ہوئے چنانچہ اس فتح کی تاریخ۔ یا طلبت ز بام فتاد ۔ ۱۲۵۶ھ سے برآمد ہوتی ہے۔ نواب وزیر الدولہ بہادر نے سب افسرون کو خلعت و انعام سے سرفراز کیا صاحبزادہ حافظ

محمد عبدالکریم خان صاحب چوبترہ گوگور سے بے نیل مرام کرنل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان کے پاس واسطے استغاثہ حصۂ ملکِ خود کے گئے بجوابدہی سید تفضل حسین خان وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی راجستان منجانب حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ ہجری مین دعوے بیجا سے محجوب ہوکر اوسی مشاہرۂ دو ہزار روپیہ پر راضی ہوئے اور بحکم سرکار انگریزی یہ امر قرار پایا کہ بغیر رضامندی نواب وزیرالدولہ بہادر کے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب ریاست ٹونک مین نہ جائین آخر صاحبزادہ موصوف نے بمقام دارالخیر اجمیر سکونت اختیار کی اور دو ہزار روپیہ ماہوار ریاست ہذا سے حسب دستور علی الدوام اونکو ملتا رہا۔

تفصیل اسماے فرزندان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اوّل حضرت وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ۔ دوم۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ خانصاحب عامل پرگنۂ ٹونک۔ سوم صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب حاکم عدالتِ شریعت۔ چہارم صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب۔ پنجم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب شرق تخلص۔ ششم صاحبزادہ احمد یار خانصاحب آئی تخلص۔ ہفتم صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق تخلص۔ ہشتم۔ صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب۔ نہم۔ صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب۔ دہم۔ صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب۔ یازدہم۔ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب۔ یہ صاحبزادگان موصوف سنہ مرقوم الصدر تک بفضلہ تعالیٰ وشانہ اعلیٰ صحیح وسالم ہین۔ یہ تمام حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے دامادونکی ہین اور بقیدِ حیات ہین۔

تفصیل دامادہاے نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اوّل۔ صاحبزادہ محمد کریم اللہ خانصاحب خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب۔ دوم۔ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب سوم۔ صاحبزادہ محمد نادر شاہ خانصاحب۔ چہارم۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ پنجم۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جرنل فوج ظفر موج حضوری۔ ششم۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ ہفتم صاحبزادہ محمد قاسم علی خانصاحب قلعہ دار ہشتم۔ صاحبزادہ امیر شاہ خانصاحب ولایتی۔ نہم۔ صاحبزادہ ابراہیم علیخانصاحب قلعہ دار۔

حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر دریادل عادل باذل دانائے فرزانگی وسخاوت وشجاعت وجوہر شناسی وقدردانی شرفا وتعظیم ساداتِ عظام وتکریم علماے کرام مین یگانۂ روزگار تھے اور تمام علوم عقلی ونقلی خصوص حدیث وسیر مین مہارت کامل رکھتے تھے اور اونکی بارگاہ سلیمان جاہ مرجع اربابِ فضل وکمال ومجمع دانانِ روزبختہ کاران باوقار تھے اور

اسیوجہ سے خوش تدبیری وعدالت گستری وبیدار مغزی وہوشیاری مین کہ شیوہ امرائے عالی وقار وشاہان ذوی الاقتدار ہے یکتائے
زمان اور تمام ہندوستان کے رؤسا مین ثانی شاہجہان رہے یہانتک کہ انکی لیاقت ذاتی وخیر خواہی ومدبری کا لوہا کارپردازان عالی
وقار برطانیہ باوجودیکہ اسوقت اونکی شجاعت وفرزانگی وہوشیاری کا نقش تمام عالم کے دلون پر کرسی نشین ہے مان گئے تھے
اگرچہ عدالت وشجاعت وخبرگیری رعایا وبرایا مین یہ رئیس نامدار مستغنائے روزگار تھے لیکن سب سے زیادہ راہ مستقیم وصراط قویم دین متین
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واتباع شریعت مبین پر کہ تمام صفات وحسنات انسانی وکمالات بشری اسی پر منحصر ہے ابتدائے
انتہا تک قایم رہے بعد ایام ولیعہدی مین بمقام دہلی حسب اجازت ومنشائے پدر بزرگوار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ حاضر
دربار گوہر بار شہریار جم اقتدار ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی تاجدار ہندوستان ہوکر بعد چندے مدت خطاب سندی وزیر الدولہ
امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ پیشگاہ سلطنت دہلی سے حاصل کیا۔ آپکے عہد دولت مہد مین اول عمدہ کارگزار
وکار روائی ملکی ومالی پر غلام خان افغان ساکن کنجپورہ اور خدمت انشا پردازی پر رائے بہت رائے قوم کایست بلگرامی مامور
تھے بعد ازان رائے دتارام خلف رائے بہت رائے میر منشی ہوئے اور انکے دو نائب اول منشی بھوانی پرشاد دوم
منشی بساون لعل مصنف امیر نامہ فارسی کہ ثُمَّ بعد اخری مقرر ہوئے اور منصب وکالت پر رائے نرنجن لال کایست شاہجہان
آبادی ومحمد عمر خان مصطفےٰ آبادی وسید تفضل خان خیرآبادی مقرر رہے وبخشی کل فوج صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب اور انکے
خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب رہے ۔ محمود خان قبل وثوق عہدنامہ سرکار انگریزی کے ہمراہی مختار الدولہ محمد شاہ خان
بہادر ثابت جنگ توپخانہ اور تھوڑی سپاہ کے افسر تھے بعد وثوق عہدنامہ کل سپاہ سواران وپیادگان وتوپخانہ کے افسر ہوگئے ۔
اور خدمت حفاظت قلعہ امیر گڈہ انکے تفویض ہوئے اور محمد اکبر خان مرحوم امرائے نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ
سے کارپرداز وشیر کار وبار تھے خدمت حفاظت قلعہ علی گڈہ پر مامور رہے اور محمد منور خان عرف منو میان برادر موتی بیگم منکوحہ
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس خدمت حفاظت قلعہ سرونج وقلعہ چہبڑہ گوگور پر مقرر ہوئے اور میان
رحمت خان کہ نواب صاحب بہادر مرحوم نے انکو بجائے فرزندون کے پرورش کیا تہا خدمت حفاظت قلعہ پڑاوہ پر معین
کیے گئے اور تاج محمد خان رسالدار واحمد علیخان کہ دونون بہائی مصاحب خاص شجاع ودلیر اور خیر خواہ سرکار آفاق گیر تھے
بحکم حضور کبھی کار ملکی ومالی کو انجام دیتے تھے اور کبھی کام سفارت کرتے تھے راقم نے ان جملہ امرا کا حال تواریخ خاندان مصنفہ
خود مین تمام وکمال لکہا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے ۔ یہان بنظر اختصار اسی پر اکتفا کیا گیا ۔ بعد ازان مولوی سید حمید الدین صاحب

المتخلص بہ حمیدی عہدۂ منشی گری سے ممتاز ہوئے اور حافظ عبدالرحمن خان دہلوی بعہدۂ اہلکارِ اعلیٰ سرفراز ہوئے بعد قتل حافظ صاحب موصوف کے کہ بماہ ربیع الاول ۱۲۶۰ھ ہجری علی بہادر خان وخان بہادر خان رامپوری کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور انکے قتل کا حال بھی تواریخ خاندان مین بالتفصیل مرقوم ہے مولانا سید حیدر علی صاحب مصطفےٰ آبادی عہدۂ دیوانی پر مامور ہوئے۔ اور حضرت سید زین الدین صاحب برادر سید ابوالقاسم صاحب عرف باکے میان اور قطب الاولیا حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ کہ پیشتر حیدرآباد سندہ مین بعہد فرمان روائے نواب میر مراد علیخان بہادر والی خیرپور سندہ نہایت اعزاز سے زمرۂ مصاحبین مین ملازم تھے حسب الطلب اب صاحب بہادر فائز ٹونک ہوکر بعہدۂ اہلکاری و مصاحبت و جرنلی سپاہ مظفر کمپو ماہر ہوئے اور سید محمد سعید صاحب عہدۂ نائب دیوانی و اہلکاری پر مقرر ہوئے اور معتمد خاص فخرالزمان سید ارشاد حسین خانصاحب برادر سید تفضل حسین خانصاحب عہدۂ سفارت محکمہ عالیہ رزیڈنسی راجستان پر ممتاز ہوگئے۔ حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مرید جناب فیض ایاب والی ارشد منبع امجد شمس انجم کرامت۔ نیر اعظم ہدایت قطب جہان۔ غوث زمان شہید اسعد۔ حضرت سید احمد صاحب مجاہد و غازی علیہ الرحمۃ والغفران کے تھے ان کا حال و قال مشتہر روزگار کالشمس فی النہار ہے توضیح و تشریح کیا درکار ہے ۱۲۵۶ھ ہجری مین بشگوے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان نام رکھا گیا۔ یہ تاریخ ولادت مولف خاکسار سے یادگار ہے

فرزند جلال خان چو شد خلق	گویا شدہ خلق رشک ماہ است
کین دیدہ یادر انگاہ است	تاریخ تولدش بگفتم
چون گشت مرا خیال تاریخ	تابان شدہ آفتاب جاہ۔ است

۱۲۵۶ھ

بتاریخ دوازدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۵۶ھ ہجری میان محمد اکبر خانصاحب نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ خان مرحوم شریف جوانمرد تھے انکے اقربا آج تک بھوپال مین برسر حکومت ہین یہ جب سے امیر بتو تمیز کے ساتھ ہوے آخر وقت تک ساتھ دیا ساتھی ہو تو ایسا ہو نوابصاحب بہادر مرحوم کی رفاقت مین بڑے بڑے کار نمایان کیئے نواب صاحب نے بعد انقباض ریاست انکو جاگیر خاطر خواہ عطا فرمائی تھی انکے انتقال کے بعد انکے فرزند ارجمند میان بہادر محمد خان کے نام وہ جاگیر بحال رہی چنانچہ آج تک اونکی اولاد جاگیر عطیہ سرکاری پر قابض و متصرف ہے۔ اسی سال مین بشگوے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند اقبال پیوند متولد ہوا اوس گوہر تاج ارجمندی کا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے

بشگوے سردار عالی وقار	تولد چو شد پور فرخ لقب
بگوشم پئے سال او ہاتفی	چنین گفت خورشید اقبال اب

۱۲۵۶ھ

اسی سال مین بشگوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد القادر خان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین بشگوے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکھا گیا۔ اور بتاریخ بست و چہارم ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۵ ہجری روز شنبہ صاحبزادہ محمد نذیر خانصاحب نے بمرض استسقاے بعیضہ انتقال فرمایا اللہ تعالی مغفرت فرماے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بشگوے اقبال حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ عبد اللہ خان نام رکھا گیا اور تاریخ ولادت اوس سرو چمن ثروت کے ان قطعات سے ظاہر ہوتی ہے ؎

چو عبد اللہ خان فرزند نواب
خوش اخلاق و خوش اوصاف خوش القاب
تولد شد بمن داد این بشارت
سروش مکرم از روے اشارت
کہ تاریخیست آن جمشید صولت
کلاہ تارک اقبال و دولت

دیگر

چونکہ عبد اللہ خان محترم
شد تولد افتخار خاندان
پے سکرم سال میلادش بگفت
دُرة التاج سلاطین جہان

اسی سال مین بشگوے صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین راجپوتان موضع کرواڑیہ علاقہ پرگنہ علی گڈھ کہ براہ تمردی و سرکشی رہزنی کرتے تھے اپنے کیفر کردار کو پہونچے بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۵ ہجری دیوان راے داتا رام بسبب جور و تعدی رعایا و برایا معزول ہو کر مقید ہوے زوال دریغ۔ تاریخ معزولی ہے۔ اور بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم ۱۲۶۳ ہجری قید سے رہائی پاکر بانعام حضوری بعطاے جواہر زواہر بالکل دفینون بجاے جاگیر وغیرہ سرفراز ہوئے ۔فرخندہ فرجام= تاریخ بحالی ہے راے سطور چندے بقید حیات رہکر ماہ رجب ۱۲۶۴ ہجری مین فوت ہو گئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۵۹ ہجری بروز شنبہ ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کے لارڈ الین برا بہادر ویسراے گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے بمقام اکبر آباد ہوے۔ اسی سال مین بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب نے انتقال کیا اونکی جگہ اونکے بیٹے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب مامور ہوئے۔ اور بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت فرمائی گورستان عسکر فیروزی مین متصل باغ عیدگاہ کے اونکو مدفون کیا اونکے مرقد پر یہ عبارت اور بیت بجانب راست کندہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سر بالین اللہ اکبر۔ بجانب چپ ؎

وفات خان والا شان محمود ✵ ہزار و دو صد و پنجاہ و نہ بود

۱۲۶۰ ہجری مین جناب عالیہ قدسیہ الدہ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بیت اللہ شریف تشریف لیگئین وہان پہونچکر انتقال فرمایا اور

اونکو قریب مزار حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے مدفون کیا - بتاریخ ہفتدہم ماه شوال المکرم سنہ صدر بمشکوے صاحبزاده محمد نصیر خان صاحب خلف نواب وزیرالدولہ بہادر فرزند محمود تولد ہوا اسم مبارک صاحبزاده محمود خان رکہا گیا چنانچہ آخر مصرعہ مثنوی ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوئی ہے

چو فرزند خان محمد نصیر
نہادند محمود خان نام او
نگہدار او را بحفظ و امان
چو در گلشن طبع کردم خیال

تولد شد از فضل رب قدیر
ہمیشہ خداوند بالا و پست
ز ہر آفت رنج و غم ہر زمان
خرد گفت سالش کہ آن کام جان

چو دیدہ ندروئے دل آرام او
بر اعدائے دین وارو شش چیرہ دست
پئے سال میلاد آن نونہال
گل گلشن کام محمود خان
سنہ ۱۲۶۰ ھ

اور الفاظ خورشید علم (سنہ ۱۲۶۰ ھ) - شمس برج مشتری (۱۲۶۰ ھ) - سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ دہم ماه جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۰ ہجری بمشکوے صاحبزاده محمد نصیر خانصاحب فرزند حمید تولد ہوا اسم مبارک صاحبزاده احمد خان رکہا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے

خان والامکان احمد خان
غیرت رستم سیستانی
چون تولد شد او بماه ششم (جمادی الثانی کم)
گفت در گوش من سروش خرد
دہم بود تاریخ ماه ششم (جمادی الثانی)
تولد شد از فضل رب العباد
امیر امیران والاگہر
ہمین نام او خان احمد نہاد
سروش خرد گفت در گوش من
خدای جہانش نگہدار باد
(سنہ ۱۲۶۰)
ہاتف غیبم بگوشم مژده داد

شرف دودمان افغانی
جاه و اقبال عمر و دولت او
روز عاشر بفضل ربانی
(یعنی تاریخ دہم)
سال او ہست رستم ثانی (۱۲۶۰ ھ)
کہ شخصم بگوشم چنین مژده داد
چہ فرزند خوش منظر خوش لقا
رئیس رئیسان عالی نژاد
بگنجینۂ دل چو کردم نظر
پئے سال آن نخل باغ وداد

ایضاً

چونکہ احمد خان والا منزلت
بہر سالش ثروت و اقبال و جاه
سنہ ۱۲۶۰ ھ

در کمال و شجاعت و جرأت
و بہ دم باد در فراوانی
بکمال سرور و فرحانی

ایضاً

کہ فرزند خان محمد نصیر
مبارک سرست و مبارک نہاد
بروز عقیقہ جد امجدش
کہ آرام بخش شب چراغ مراد
کہ این مصرعہ ہست تاریخ او
شد تولد از عنایات اله

اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزاده محمد عبدالکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند سعید تولد ہوا صاحبزاده محمد سعید خان نام رکہا گیا بتاریخ یکم ماه رمضان المبارک سنہ صدر بمشکوے صاحبزاده فیض محمد خان صاحب خلف نواب وزیرالدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزاده محمد خان نام رکہا گیا چنانچہ

قطعہ ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

محمد خانِ والاشانِ ہم جاہ ۔ چو شد پیدا شنیدم این بشارت
کہ در گوشم سروش بکرم گفت ۔ سزاوار لائق تاجِ امارت

ابن ابن وزیرانِ امیر ۔ ستہ تولد بغرۂ رمضان

ایضاً

بانگِ شادی برفت ز عالم ۔ زہرہ بر چرخ گفت رقص کنان
ہست این مصرعہ تولد او ۔ ممتاز جہان محمد خان

اور اسی سال مین ساکنان اونیارہ سے سرحد موضع گاڈولی علاقہ پرگنہ ملی گڈھ پر جدال و قتال ہوا آخر بتجویز کرنل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فیصلہ سرحد زمین اونیارہ و ملی گڈھ عمل مین آیا - بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ سنہ ہجری صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب بخشی الملک نے انتقال کیا - صاحبزادہ کفایت اللہ خان صاحب کہ اونکے خلف اکبر اور ہوشیار تھے نواب وزیرالدولہ بہادر نے بجاے اونکے والد کے اونکو مامور کیا - اور بتاریخ بست سوم ماہ ربیع الاول سنہ صدر یک میجر صاحب بہادر قایم مقام رزیڈنٹ راجستان بنابر ملاقات نواب صاحب بہادر وارد ٹونک ہوئے ملاقات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب خلف اکبر نواب وزیرالدولہ بہادر نے دو صاحبزادے ایک صاحبزادہ محمود خانصاحب دوسرے صاحبزادہ احمد خان صاحب کو چھوڑ کر بمرض وبا اس جہان فانی سے انتقال فرمایا غفور الرحیم مغفرت فرمائے - اور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا - اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ قاسم علیخان صاحب داماد حضرت امیرالدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نظام علیخان نام رکھا - اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان قلعہ دار داماد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ یعقوب علیخان نام رکھا - اسی زمانے مین مشکوے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب داماد حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان نام رکھا - اسی سال مین ماہ شعبان المعظم شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار سرونج علاقہ ٹونک راہی ملک بقا ہوئے - اور اسی سال عمدۃ المکاری حسب مرضی مولانا سید محمد طیب صاحب ابو سلیمان منشی ظہور علی صاحب عباسی کو سرکار والا سے عطا ہوا - بتاریخ بست و سوم ماہ شوال المکرم مشکوے اقبال حضور لامع النور مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ عبید اللہ خان رکھا گیا - تاریخ ولادت اوس نخل گلستان نعمت کی اس قطعہ سے صاف ظاہر ہے

قطعہ

عبید اللہ خان فرزند نواب ۔ قوی بخت و قوی پشت و قوی دست
تولد گشت چون در ماہ شوال ۔ جہان شد از بلند قدر او پست
اگر جوئی تو سال مولد او ۔ عبید اللہ خان شمس جہان ہست

ماہ محرم الحرام ۱۲۶۳ سنہ ہجری مین سرفراز الدولہ نواب سرور خان بہادر

تیغ جنگ برادر شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار پرگنہ سرونج نے انتقال کیا - اور اسی سال مین مہاراجہ رانا پرتھی سنگھ بہادر رئیس جہالاواڑ بتقریب شادی کتخدائی خود مسرحد نواب صاحب بہادر پر بمع ہمرہے وارد ہوے چونکہ مابین ریاست پاٹن و ریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے معرفت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلی نصیر محمد خان ہمشیرزادہ اہلکار موصوف وعدہ ملاقات بعد انفراغ کار شادی قرار یاب ہوا چنانچہ بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر راجہ صاحب موصوف حسب وعدہ داخل ٹونک ہوئے مراتب مہمانداری و تعظیم و تکریم عمل مین آئی - بتاریخ چہاردہم ماہ شوال سنہ صدر شادی دختران صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب فرزندان نواب صاحب بہادر سے ہوئی - اور اسی سال مین سید نور الہدی صاحب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ کا خطاب پاکر عہدۂ بخشیگری پر سرفراز ہوے ۱۲۶۵ھ ہجری مین ابو سلیمان منشی ظہور علیصاحب بحصول رخصت وطن مالوفہ کو گئے اور اپنی خوشی سے خانہ نشین ہوے - چونکہ کارگذاری سرکاری بند نہین ہوسکتی ہے حضرت سید مسعود الدین احمد مصطفے آبادی عہدۂ دیوانی پر بعطاے خلعت فاخرہ کمپنزل پالکی و یک زنجیر فیل و جاگیر وغیرہ مامور ہوے - بتاریخ بست و دوم ماہ ذوالحجہ ۱۲۶۵ھ ہجری روز پنجشنبہ چھہ گھڑی دن رہے بمشکوے دولت صاحبزادہ محمد علیخانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد ابراہیم علی خان نام رکہا گیا تاریخ ولادت باسعادت اس قطعہ تاریخ سے حاصل ہوتی ہے **قطعہ**

چون تولد گشت ابرہیم خان ۔ ازعنایات جناب کبریا
شد مبارک بخت سال مولدش ۔ بیشک بے شبہ از رب ربا

اور اسی سال مین نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر انتظام ملکی و مالی بجانب پرگنہ سرونج و چہبڑہ گوگور و علی گڈہ بطریق دورہ تشریف فرما ہوے گیارہ مہینے پرگنہ سرونج مین اور چند روز چہبڑہ گوگور و علی گڈہ مین قیام فرماکر بجانب ٹونک مراجعت فرمائی ۱۲۶۶ھ ہجری مین بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکہا گیا - بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول ۱۲۶۷ھ روز شنبہ کرنل جان لو صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان تفرج کنان داخل موضع بردنی علاقہ ریاست ٹونک ہوے حسب معمول سامان رسد وغیرہ بمصاحبت شیخ عبد اللہ کوتوال عمل مین آیا اور بنابر استقبال صاحب بہادر موصوف سے کے قطب الامرا حضرت سید عبد الرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ و سید مسعود الدین احمد صاحب اہلکار اعلی و سید تفضل حسین خانصاحب وکیل رزیڈنٹی راجستان و معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خانصاحب و فیض احمد خان رسالہ دار بجمعیت صد سوار و پیادہ ایک روز پیشتر روانہ ہوے تہے بوقت یک نیم پاس روز برآمدہ معتمدین ریاست ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر سے مشرف ہوے نواب صاحب بہادر نے مع صاحبزادگان والا تبار اور بندگان جان نثار کے سواد موضع دڑی مین رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی جب نواب صاحب بہادر د

صاحب رزیڈنٹ بہادر قریب نظر باغ کے تشریف لائے حسب معمول سترہ ضرب توپ توپخانۂ کمپو خاص سے سر ہوئین بتاریخ دہم ماہ مسطور روز شنبہ جیکین صاحب بہادر وسکر تر رزیڈنٹ بہادر مقام قرول سے داخل ٹونک ہوئے ہر دو نو صاحب بجانب دار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے اور اسی سال مین ساکنان موضع موہنی علاقۂ ٹونک نے قلعچہ تیار کر کے صورت بغاوت پیدا کی تھی اسکی پوری کیفیت تواریخ خاندان مین مرقوم ہے آخر مخالفان بدکیش اپنے کیفر کردار کو پہونچے ۔ بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ معہ بشگوے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد اسمعیل خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ اسمعیل خان محترم ۔ شد تولد از عنایات علی
ہمدران دم ہاتف طبعم گفت ۔ بہر سالش مصدر فیض جلی

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ میلاد برآمد ہوتی ہے شمس چرخ جلال آسی سال مین ماہ ذی قعدہ ساکنان ادنیارہ نے براہ تعدی وسرکشی ایک موضع بر مواضع علاقۂ ٹونک سے قبضہ کر لیا تھا ریاست ہذا سے سپاہ جرار بسرداری قطب الامرا سید عبد الرحمن خان مظفر جنگ مع چہار ضرب اتواب روانہ ہوئے آخر الامر جانبین سے جنگ جدال ہوا ہنگام غروب آفتاب فتح نصیب اولیاے دولت قاہرہ ہوئی اور مخالفان بداندیش کینہ کیش منہزم ہوئے اس جنگ مین قلندر بخش رسالدار غلولۂ تفنگ سے مجروح ہوئے تھے بفضل حکیم مطلق بعد چندے شفا پائی اور ایک سپاہی شہید اور چہار سپاہی زخمی ہوئے طرف ثانی مین پچاس آدمیون سے زیادہ کشتہ وخستہ ہوئے ہیکزل جالون صاحب رزیڈنٹ راجستان نے سرحد متنازعہ پر آکر فیصلہ فرما دیا ۔ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین ہوانی سنگھ خلف راجہ بہونت سنگھ رئیس نرسنگڈہ واقع ملک مالوہ بتقریب شادی کتخدائی خود کہ کیتھرہی مین تھی برسم رہروے دار وپرگنہ علی گڈہ علاقۂ ریاست ٹونک ہوئے ریاست سے رسم مہمانداری وخاطر داری عمل مین آئی چونکہ مابین ریاست نرسنگڈہ وریاست ہذا اتحاد قدیم ہے ہوانی سنگھ بعد انفراغ شادی بنا بر ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل ٹونک ہوئے سرکار سے مراسم مہمانداری ومراتب تواضع ومدارات بدرجہ دو بالا جواہر زواہر واسپ وفیل وخلعت وغیرہ عمل مین آئی بعدہ ہوانی سنگھ بجانب نرسنگڈہ وطن خود راہی ہوئے اسی سال مین بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول بموجب حکم نواب وزیر الدولہ بہادر حصار لاوہ پر یورش ہوئی ۔

اسماے برادران وفرزندان وعزیزان کہ شریک جنگ تھے یہ ہین

صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق ۔ محمد نجبت بلند خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد اکرم خانصاحب ہر چہار برادران حضور پرنور ۔ صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد علی خان صاحب ۔ صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب ۔

ہرستہ فرزندان حضور انور - آشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ داماد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ - و صاحبزادہ بخشی محمد کفایت اللہ خانصاحب خلف بخشی صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب و سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ بخشی الملک سید نور الہدیٰ خان ہیبت جنگ و محمد فیض اللہ خان داماد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ و احمد علیخان کپتان و شاہ اعظم شاہ صاحب و میاں ہمت خان و شیخ قلندر بخش کپتان پلٹن و احمد خان کیدن و سید عبد العزیز حسین ویٹن و شیخ نزہت اللہ اجیٹن و سید محمد حسن کپتان توپخانہ و سید علی حسین اجیٹن توپخانہ و عبد اللہ اجیٹن توپخانہ و عبد الرحمن رسالدار غول محمدی و محب اللہ خان رسالدار غول احمدی و سید ظفر علی رسالدار و مصری خان رسالدار و احمد علیخان رسالدار غول لماء افغانیان و محمد امانخان رسالدار - و محمد اکبر خان رسالدار غول و حافظ محمد جمال خان رسالدار سواران و اسپان سرکاری و دلی داد خان رسالدار و محمد صدیق خان رسالدار و سید سراج احمد برادر زادہ سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ و ممو خان رسالدار و نادر شاہ خان رسالدار خود اسپہ -

اسماے محصوران حصار لاوہ اقرباے ٹھاکر

ہنونت سنگھ - و سرجن سنگھ - برادران کرن سنگھ - رام سنگھ و شام سنگھ پسران ہنونت سنگھ - ریونت سنگھ و ہرناتھ سنگھ - پسران سرجن سنگھ - بختاور سنگھ و رنجیت سنگھ - و سجان سنگھ - برادران و عمزادگان ٹھاکر -

نام اون ٹھاکرون کے جو کمک کو واسطے ٹھاکر لاوہ کے آئے تھے

گوردہن سنگھ برادر خورد پرتاب سنگھ ٹھاکر لداند و شام سنگھ ٹھاکر سیدریہ - ہنونت سنگھ ٹھاکر سیلیا - حکم سنگھ ٹھاکر اجمیری - ہنونت سنگھ ٹھاکر سردہی - ہنونت سنگھ سوڑہ - ہرناتھ سنگھ ٹھاکر دہنوالیا - شیولال سنگھ ٹھاکر ہتلی - بھوپال سنگھ راو بجاگیردار پالو سود غیرہم - آلحاصل جانبین سے آتش حرب و ضرب مشتعل ہوئی اور ہر ایک بہادر نے داد مردانگی دی مصری خان رسالدار و رستم خان جمعدار نے بہت کافرون کو واصل جہنم کر کے جام شہادت نوش کیا اسیطرح گوہر خان جمعدار و جہانگیر خان جمعدار و سید روشن علی سیجر جرعہ نوش شہادت ہوئے من بعد سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ کہ احوال انکا تواریخ خاندان مین من وعن مرقوم ہے باکمال دلیری و جوانمردی بادہ نوش شہادت ہوئے -

اسمائے مقتولان بیرونی قلعہ لاوہ کہ کمک کو قلعہ والون کے آئے تھے

باکجی ہنونت سنگھ ساکن کیتڑہ - مہتاب سنگھ مہرون - ریونت سنگھ نزدکہ مہرون - تھوانادہ بائی مہرون - دیو بخش دہ بائی گید پیسر

قلعہ دار آنوہ علاقہ اونیارہ - مشاہیر نگر علاقہ اونیارہ سے تین نفر - ٹھاکران باروت سے دو نفر - پرتھی سنگہ ٹھاکر گیدیہ - پسر ٹھاکر چوہرون - ہنونت سنگہ ساکن سوڑہ - بلونت سنگہ ساکن بونمدی - چندربی جاسمیلہ - رکہ جی - دول سنگہ - موتی سنگہ ساکن گوپی پورہ - اناری ساکن بسالو - چاند سنگہ - بہیم سنگہ ننگر سنگہ - ساکنان پالو خرو - جادو سنگہ ساکن جاکہیڑہ - جتن سنگہ بہوتر - سگرام سنگہ ساکن اونیارہ صاحب سنگہ ساکن اجمیر - بلونت سنگہ نروکہ ساکن سمیلہ - بہیم سنگہ ٹھاکر ساکن شنکر پورہ علاقہ جے پور - شیون سنگہ ٹھاکر اجمیری - ٹھاکر ہری پورہ علاقہ جے پور - منگل سنگہ نروکہ اجمیری - بختاور سنگہ رسالہ دار ملازم ٹھاکر جہرون - پنج سپاہی و دو ٹھاکر تنور ہمراہی ارجن سنگہ رسالہ دار الور - گمان سنگہ و شیو ناتہ ٹھاکران پپالہ علاقہ جے پور - کنور سروہی وغیرہم -

اسماے مقتولان اندرونی قلعہ لاوہ

کالورام پسر گنیش - لچھمن سنگہ ٹھاکر - داروغہ ملازم ٹھاکر - گوبند سنگہ - سادول سنگہ - رتنا دابائی - ہاتھی سنگہ نروکہ - ارجن سنگہ - قوم اساوت سے پانچ نفر - ریونت سنگہ پسر درجن سنگہ برادر زادہ کرن سنگہ ٹھاکر - زمیندار لاوہ - کالورام چودہری - شیوداس گرد ٹھاکر - لال سنگہ قلعہ دار لاوہ - لال جی فوجدار - شیوناتہ مقدم لاوہ - گنیش سنگہ گردہاری داس چیلہ - گہیم بہجن - سلج سنگہ - بختاور سنگہ فوجدار - لالہ پسر گنیش تواری - سکہا برادر داروغہ - پسر بہیا شحنہ - گوبند سنگہ برادر رنجیت سنگہ پسر سلج سنگہ - اور اسی سال مین بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی محمد مصطفےٰ خان پسر تاج محمد خان رسالہ دار نے پرگنہ چھبڑہ مین انتقال کیا - اور اسی سال مین شنبھوناتہ قوم کایست عہدۂ دیوانی پر بعطاے زنجیر فیل و خلعت فاخرہ سرفراز ہوا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ عطاے عہدۂ دیوان شنبھوناتہ و تاریخ شہادت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلی دار الریاست ہذا برآمد ہوتی ہے

قطعہ

سید مسعود شد شہید و خوش خفت | شد قابض اہلکاریش شخصے رفت
پس باول پابوس عزیزے تاریخ | مردود نشست جاے مسعود گفت
سنہ ۱۲۰۸ھ

ایضاً

دہم رجب کی روز دوشنبہ بوقت چاشت | گردون مصطفائی کا کوکب ہوا غروب
سنہ ۱۲۱۰ھ

بتاریخ بست دہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحٰق خان تولد ہوئے چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ صاحبزادۂ اسحٰق خان ۔ شد تولد از عنایات الٰہ ۔ خواند ہاتف مصرعہ میلاد او ۔ صفدر اعدا کش دولت پناہ

اسی سال مین بشگوں سے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عالمگیر خان نام رکھا۔ اور مولف بتاریخ بست وہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۶۹ سنہ ہجری روز جمعہ بوقت شب تولد ہوا ہے چنانچہ میرے والد کے دوست نے یہ تاریخ ولادت کہی ہے ؎

مشفق من حکیم و ہم سید ۔ یافت فرزند شل در نجف ۔ ہاتفی گفت از پی تاریخ ۔ کہ بگو آفتاب برج شرف

سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین کرنل لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان نے نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات بمقام گروا ٹہ علاقہ علیگڈہ فرمائی اور واسطے معائنہ نہر نواحدات کی کہ دانایان فرنگ نے بنا بر رفاہ عام دریائے گنگ سے نکالی تھی بوعدہ فارغی ٹونک ہنگام واپسی روانہ ہوے چنانچہ بعد معائنہ نہر نواحدات حسب وعدہ داخل ٹونک ہوکر بعد ملاقات حضور والا بکوہ آبو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ بست ویکم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر تاج محمد خان رسالہ دار بمقام چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک مرض سرطان مین مبتلا ہوکر راہی ملک بقا ہوئے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بنظر استحقاق وقدامت اونکے نبیرہ مسمی عبد اللہ خان کو عہدہ رسالہ داری وجاگیر عطا فرمائی۔ اسی سال مین سید تفضل حسین خانصاحب وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنٹی راجستان نے بمرض چند در چند اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت کی اور اونکی جگہ معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان صاحب مامور ہوے بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک روز جمعہ سنہ صدر بشگون سے حضور انور فرزند نیک اختر تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان نام رکھا گیا چنانچہ اس نظم سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

پیدا شد عبد الرحمن ۔ خان سزائے تاج سری ۔ ہست این سال مولد او ۔ عبد الرحمن خان جری

اور الفاظ سرو بستان تمنا ۔ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے اسی سال مین بتاریخ ہجدہم ماہ ذی الحجہ روز شنبہ بوقت سہ پہر شور صاحب بہادر داخل ٹونک ہوکر بحکم حضوری مجوبا ہون مین فروکش ہوئے بعدہ قرولی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان تولد ہوئے چنانچہ تاریخ ولادت باسعادت یہ ہے ؎

چو ابن محمد علی خان نامے ۔ مسمی بہ عبد الصمد خان گرامی ۔ شدہ آخر ماہ ذی الحجہ پیدا
بر ولیش مہ مہر گردید شیدا ۔ محمد پئے سال آن طفل رانت ۔ رقم کرد لولوے درج شرافت

بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین نواب محمد سعید خان بہادر رئیس رامپور نے انتقال فرمایا اور اونکی جگہ اون کے فرزند نواب یوسف علی خان مسند نشین ہوے چونکہ ریاست رامپور اور ریاست ہذا مین اتحاد قدیمی ہے دو قطعہ خریطہ

منجانب نواب وزیرالدولہ بہادر کے مشعر تعزیت و دیگرے متضمن تہنیت ملفوف پروانہ اسمی مولوی سید عبدالعلی صاحب ارسال کئے گئے ۔ بتاریخ بست ویکم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان تولد ہوئے چنانچہ قطعہ تاریخ ولادت یہ ہے ؎

نامی نام آوران عبدالرحیم — خان عالی منزلت والانژاد
بہر میلادش بشیری مژدہ داد — باغبان گلشن طبعم بگفت
چون بدر بست ویکم ماہ رجب
بہر سالش دوحہ باغ مراد
سنہ ۱۳۰۲ھ

بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست وچہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۸۵ء روز پنجشنبہ تہنیت سالگرہ شصت وششم جشن سال ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند مین توپون کے فیر سر ہوئے ۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ ہجری روز پنجشنبہ حیات بیگم والدہ صاحبزادہ بخشی کفایت اللہ خان نے انتقال کیا ۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی روز دوشنبہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مہاراجہ شیو سنگہ رئیس اندرگڈہ نواب وزیرالدولہ بہادر سے بوضع کروائیہ علاقہ علیگڈہ ملاقی ہوئے بعد ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ داخل قصبہ علیگڈہ ہوئے وہان چودہ روز رہکر بتاریخ سی ام ماہ مذکور ٹونک مین تشریف لائے بتاریخ بست وچہارم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر بشکوئے صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الحکم حضور صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت باسعادت برآمد ہوتی ہے ؎

چو یعقوب خان غیرت ماہ تابان — تولد شدہ خاص در ماہ شعبان
دبیر خرد سال آن کان ہمت — رقم کرد سرو گلستان ہمت
سنہ ۱۳۰۲ھ

آور اس مصرع اور الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے مصرع زندہ باد اے شاد خورم یا الٰہ ۔
سنہ ۱۳۰۲ھ

نسبت تاریخ امارت سنہ ۱۳۰۲ھ ۔ بتاریخ دہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر علی بہادر خلف نواب ہمت بہادر ذوالفقار جنگ گوالیار سے داخل ٹونک ہوئے سرکار کی طرف سے استقبال کیا گیا ۔ تیسرے روز نواب وزیرالدولہ بہادر سے ملاقات ہوئی حضور نے سروقد تعظیم دیکر معانقہ فرمایا ۔ بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مشارالیہ کو سرکار والا سے خلعت ہفت کشتی پارچہ و مالائے مروارید و یکدانہ اسپ و یک زنجیر فیل عطا ہوا بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور معزی الیہ جانب گوالیار روانہ ہوئے ۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور روز دوشنبہ بعد زوال حضرت مولانا سید حیدر علی صاحب نے انتقال فرمایا ان تینون مصرعون سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مصرع

بہ فلک برین شدہ حیدر دوراں — سنہ ۱۳۰۲ھ
رفت زین عالم سوئے دار بقا — سنہ ۱۳۰۲ھ
جنت فردوس گردد مسکن و ماوائے او — سنہ ۱۳۰۲ھ

بتاریخ سوم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۷۳ ہجری روز جمعہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب نے انتقال فرمایا۔ چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چون ازین کاشانۂ ناپائدار	کرد رحلت جانبِ دار القرار	اُمِّ عبد اللہ خانِ نامور
روزِ جمعہ ثانیِ ماہِ صفر	سالِ تاریخِ وفاتش اے ندیم	بیشک و بے ریب شد کرب العظیم

۱۲۷۳ھ

اور اسی سال و ماہ مین صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب نے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چونکہ اسمعیل خان رخت سفر	بست از بیماری در ماہِ صفر	والدش فرمود از روے بکا	بہرِ سالش - وائے برخوردارِ ما

۱۲۷۳ھ

بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز پنجشنبہ ہنگام یکپاس شب گزشتہ بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا حسب ایماے حضرت جدِ امجد صاحبزادہ محمد صدیق خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ؎

شد تولد پسرِ نیک محمد صدیق	خانِ والا صفت و مظہرِ احسان و وفا	بعد یکپاس شب یوم خمیس مسعود
خاص در پنجمین تاریخ جمادی الاولیٰ	مصرعِ مولدِ او خواند سروش طبعم	گوہرِ کانِ سخا لولوے دریاے حیا

۱۲۷۳ھ

بماہ جمادی الثانی سنہ صدر شیو سنگہ رئیس اندرگدہ فوت ہوا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بمشکوے جناب صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخان بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایماے حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مصرع اور عبارت سے تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع حامی شرع و قامع بدعت ۱۲۷۳ھ

ورود گلشن عدم شد۔ ۱۲۷۳ = اسی سال مین میرے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علی صاحب نے بوقت صبح اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا - اسی سال مین صاحبزادہ میر عالم خانصاحب خلف اکبر جناب ممتاز الدولہ اخوند زادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوجہ سرغنگی باغیان تمرد توامان فوج ریاست کے ہنگامہ آرائی مین قتل ہوئے اور اوسی ہنگامہ مین صاحبزادہ صاحب مقتول کے ہاتھ سے بیان خان رسالہ دار کشتہ ہوئے اور انہین دنون مین صاحبزادہ عظیم اللہ خان عرف ننھے میان برادرِ خرد صاحبزادہ صاحب مقتول نے مقید جیل ریاست ہو کر بحالت مقیدی انتقال کیا - بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ یوم شنبہ سنہ ۱۲۷۴ ہجری مفسدانِ گوالیار نے کہ تخمیناً بیس ہزار سوار اور پیادے تھے لگراج علاقہ ٹونک مین اوّل قیام کیا بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سنہ صدر مفسدان خسارت منش نے اپنے لشکر کے تین حصے کر کے تین جانب سے ٹونک پر یورش کی وقت عصر سے غروب آفتاب تک بازار کارزار گرم رہا بعدہ بتاریخ بست و ہفتم مفسدین خبر آمد لشکر انگریزی سنکر بوقت نصف النہار فرار ہو گئے - بتاریخ یکم بوقت

یک نیم پاس شب دوم ماہ رجب المرجب سنہ صد رشکوہ سے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایمائے جد امجد صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چو ابن محمد علیخان شیر | محمد عتیق اللہ خان دلیر | بماہ رجب شد تولد ز ام
پس نیم یکپاس لیل دوم | خرد گفت تاریخ آن خوش لقب | شریف شریفان اہل ادب

بتاریخ سی ام ماہ رجب المرجب سنہ صد رشکوہ سے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایمائے جد امجد صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ رمضان المبارک سنہ صد رشکوہ سے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب فرزند تولد ہوا حسب الحکم نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان نام رکھا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ عبد الرؤف خان پیدا | شد بہ بست و ششم ز رمضان | ہست سال تولدش بیشک | مرشد خلق و بخشش یزدان

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے = صدر شریعت = اور یہ صاحبزادہ کم سنی میں فوت ہو گئے۔ اسی سال میں بشکوہ سے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکھا۔ اسی سال میں صاحبزادہ محمد قاسم علیخان صاحب قلعہ دار و دادا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ ہجری روز دوشنبہ مطابق یکم ماہ نومبر ۱۸۵۸ء روشنی چراغان قلعہ معلی و بازار و کوچہ کوچہ رسیا وغیرہ میں بتقریب جشن تسلط خطہ ہند بتصرف اولیائے دولت گورنمنٹ عمل میں آئی۔ یکصد و یازدہ ضرب توپ اس تہنیت میں سر ہوئیں۔ اسی سال میں مولوی الٰہی بخش صاحب نازش تخلص خلف مولوی محمد صالح صاحب خیرآبادی شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر رحیم لکھنوی رشتہ دار منشی تفضل حسین خانصاحب خیرآبادی مدار و دار الریاست ہذا ہو کر بتقرری عہدہ وکالت ریذیڈنسی دار الخیر اجمیر سرفراز فرمائے گئے بعد ازاں بعہدہ وکالت ایجنسی میواڑ مامور ہوئے ازاں بعد اوس خدمت سے استعفا دیکر حاضر دربار دولت ہوئے حضور نواب وزیر الدولہ بہادر نے بمزید قدر دانی ہزار روپیہ سالانہ مولوی صاحب کا بطور پنشن مقرر فرمایا اور یہ سالانہ ۱۲۹۵ھ ہجری تک کہ یہی سال وفات مولوی صاحب کا ہے جاری رہا۔ یہ شخص فن شعر و سخن میں اپنے وقت کا استاد کامل تھا مضامین و بندش و مذاق شعر سے کماحقہ بہرہ حاصل تھا چنانچہ انکے اکثر اشعار بزبان فارسی و اردو مولف نے منتخب التواریخ سرالہ خود میں لکھے ہیں اس موقع پر مولوی صاحب مرحوم کا کچھ کلام لکھا جاتا ہے طبیعت خداداد کا رنگ دکھایا جاتا ہے۔ قصیدہ نعتیہ

ستارہ بنکے چمکا میم احد مین نقش احمد کا
دہان تنگ پر طرّہ ہوا میم مشدد کا
تصور رات دن رہتا ہے زلف و روئے احمد کا
سپر نار جہنم کی ہے داغ عشق احمد کا
پر جبریل کا تکیہ ہے اوسکے آستانے پر
کہ سر پر بار عصیان ہاتھ مین دامن محمد کا
بجا ہے کیجیے صحن بہار کو گرد اوی ایمن
جبین پر یہ کسکے داغ سجدہ سنگ ہے محمد کا
پئے تسکین خاطر صورت پیراہن یوسف
کس آب و تاب پر ہر بخیہ ابروئے احمد کا
فلک جگر مین ہے خورشید کو عارض تپ لرزہ
حجاب نو عروسی ہے مگر سایہ محمد کا
اندھیرا موت کا جب آ سکے یارب یہ تمنا ہے
مزا عطر کفن نفخہ ہو گیسوے محمد کا
زبان جبتک چلے نازش یہی لب پر حکایت ہو
معاصی سے کہین بڑھکر ہے سر پر بار احسان کا
اوٹھا تابوت یارب کس حریق سوز ہجران کا
کوئی یہ وقت ہے ظالم شکست عہد و پیمان کا
طمانچہ الفت دست حنائی کا اگر کھائے
چراغ گور ہو جائے ستارہ صبح ہجران کا
ایضاً بنا آخر ہے یارب کہین قاتل کے دامان کا

ہوا ہے او طرّہ حسن مطلق پر تقید کا
ہتیلی چوستا ہون میم لکھہ لکھکر محمد کا
مری آنکھون مین سرمہ ہے سواد نور سرمد کا
زمین سے ہے عرش اعظم خاک پا کی سربلندی سے
مقام سدرہ سے عالی ہر پایہ اوسکی مسند کا
ستارہ عرش کا ہے میر فرش مجلس انور
چراغ طور کا شعلہ کلس ہے اوسکے گنبد کا
ترے وابستہ دامن ہین کیا خورشید محشر کو
محمد کو جو بھیجا حق نے سایہ رکھہ لیا قد کا
کیا دست شفاعت نے یہ غازہ روئے عصیان پر
نہین آسان ہر نظارہ تیرے روضے کے گنبد کا
محمد دستگیر اپنا ہے دنیا اور عقبی مین
کہ مجکو گھیرے چارون طرف سے نور سرمد کا
قصیدہ ہے مرصع کہکشان ہر نقطہ اختر ہے
کہ معراج سعادت صفت ہے معدن احمد کا
ایضاً
ہلال آفتاب سر حلقہ ہے احمد کے گریبان کا
جو شعلہ آہ کے کاندہ دی گیا رنگ درخشان کا
وبال سوز دل یارب تو ہونگے سر پہ پڑجائے
لہو اوگلے دہان زخم بنکر غنچہ مرجان کا
جفائے بیگانا کا ذرا پردہ تو رہجاتا
انہین کپڑون مین رنگ اوڑتا ہے خون شہیدان کا

حسین کا حسن کھلتا ہے جو نام آیا محمد کا
کہ دست آویز چہلا ہے عروس حسن سرمد کا
ندر ہین جھپط مین تیغ محشر کی ہم آنکھون سے
سراپا عالم بالا ہے سایہ اوس سہی قد کا
مرا پلہ ہے بھاری تول لین میزان محشر مین
کمان قاب کا چلہ ہے ہر تار اوسکی مسند کا
یقین ہے بنکے خورشید قیامت ایکدن چمکے
مدام آتا ہے جھونکا روح ریحان مخلد کا
سپر بن بنکے قبضہ کر لیا ملک شفاعت پر
کہ پہچانا نہین جاتا ہے چہرہ نیک اور بد کا
قدم ہٹتا نہین ہے عجلہ وحدت سے کثرت مین
جھمکا رہتا ہے یہ دو طرف میم مشدد کا
عروس مغفرت آکر گلے کا ہار ہو جائے
ہوا سدرہ نشین مرغ معانی وصف احمد کا
ایضاً ادا اے شکر کیجیے کس زبان سے خالق جان کا
نظام عالم ناسوت سر رشتہ ہو دامان کا
در میخانہ باز ہمکو نہین نشہ جوش باران کا
گل داغ محبت طرہ ہو زلف پریشان کا
خدا خال رخ جانان دکھا کر کچھ نہ دکھلائے
دیا ہوتا کفن فرہاد کو شیرین کے دامان کا
جنون مین کھینچے رہتے ہین نقشہ زلف جانان کا

سیہ ہو شام غربت سے غبار اپنے بیابان کا
بہار زندگانی کے مزے ورر کے لوٹے ہین
سمن زار صباحت سے سفیدہ صبح ہجران کا
دم توصیف جانان گویا منہ سے پھول جھڑتے ہین

مسی مل کر دکھا دو تم جو عالم اپنے دندان کا
کنار گور تک پہنچا کیا غم گریزان کا
ڈوپٹہ تان کر وہ سو رہے ہین تارے گنتا ہون
چمن سرسبز ہے رنگین بیانی سے سخندان کا

دہ ہو مین اور جا مین سوسن کے دیار ادھر سے بدخشان کا
سحر کو پھول بستر سے اٹھے کس ماہ پیکر کے
نثار گور ہو جائے شکنجہ زلف پیچان کا
اور اسی سال مین صاحبزادہ عتیق اللہ خان

خلف جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر نے انتقال کیا۔ اور انکے دو بھائیون نے کہ ایک کا نام صاحبزادہ محمد دین خان اور دوسرے کا صاحبزادہ عبد الحمید خان تھا کمسنی مین قرۃ بعد اخریٰ انتقال کیا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۶ ہجری کسی کرم علیخان برادر سید ہو خان معتمد منجانب رئیس جہالاواڑ بنابر تعزیت صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب فائز ٹونک ہوا۔ بتاریخ سی ام روز چہارشنبہ ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات کرکے بعدادائے رسم تعزیت راہی جہالاواڑ پاٹن ہوا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر مرزا اسفندیار بیگ دیوان ریاست الور فائز ریاست ٹونک ہوکر کوٹہ کو گیا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ مطابق بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۵۹ء نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند داخل اکبرآباد ہوئے میجر ایڈن صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان نے مع کپتان دالر صاحب اسسٹنٹ خود۔ نواب صاحب بہادر کا دو کوس تک استقبال کرکے ہاتھیون کی سواری پر ملاقات کی تعید ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل خیمہ ہوئے اکبرآباد کی چھاؤنی کے توپخانہ سے بطور سلامی فیر توپون کے سر ہوئے بتاریخ بست و ششم نواب گورنر جنرل بہادر اکبرآباد مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست و نہم روز شنبہ نواب وزیر الدولہ بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقی ہوئے گورنر جنرل بہادر نے گیارہ قدم پیشوائی کرکے مزاج پرسی اور مصافحہ کیا اور نواب وزیر الدولہ بہادر کے ہمراہ یہ پانچ سردار تھے صاحبزادہ احمد علیخان صاحب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب ہر دو برادران نواب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب ہرسہ فرزندان نواب صاحب بہادر۔ ایک گھنٹہ جلسہ رہا بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے بسر فیر توپون کے سر ہوئے صاحب فارن سکرتر اعظم نے در خیمہ تک پیشوائی کی اور کپتان دالر صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ اور ایک مصاحب نواب گورنر جنرل بہادر نے دو کوس تک پیشوائی کی۔ بتاریخ سی ام ماہ نومبر دربار عام رؤسائے راجستان کا بوقت نو ونت یک گھنٹہ روز قرار پایا تھا نواب وزیر الدولہ بہادر بوقت مقررہ دربار مع ہمراہیان مفصل ذیل حاضر دربار ہوئے۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان

صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب داماد نواب وزیرالدولہ بہادر ۔ صاحبزادہ احمدیار خان صاحب داماد نواب امیرالدولہ بہادر صاحبزادہ محمد علیخان صاحب خلف حضور نواب وزیرالدولہ بہادر ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب داماد نواب امیرالدولہ بہادر بعدہٗ نواب گورنر جنرل بہادر نے کرسی پر استادہ ہوکر حاضرین دربار کے روبرو اسپیچ مطول مشعر شکرگذاری وامداد ایام غدر پڑھی و نسبت نواب وزیرالدولہ بہادر الفاظ شکریہ بسبب امداد ایام غدر کے فرمائی اور والیسی بنا پر گڑہ کا وعدہ رئیس میواڑ سے مع اضافہ دو ضرب اتواب پندرہ ضرب اتواب سلامی پر فرمایا ۔ بعد اختتام کلام نواب گورنر جنرل بہادر کے نواب وزیرالدولہ بہادر نے بکلمات شائستہ وبائستہ شکریہ عنایت ومرحمت سرکار انگریزی کا منجانب خود وجملہ رؤسائے ہندوستان ادا کیا بعد تقریر نواب وزیرالدولہ بہادر کے نواب محمد یوسف علیخان صاحب رئیس رامپور نے اندرین باب گفتگو فرمائی بعد ازان ہر ایک رئیس کو منجانب سرکار انگریزی خلعت عطا ہوا ۔ پچیس کشتیان نواب وزیرالدولہ بہادر کو مرحمت ہوئین اور نواب گورنر جنرل بہادر نے مالائے مروارید اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب وزیرالدولہ بہادر فرما کر یک قبضہ شمشیر ولایتی کو پیش کیا بعد ازان ہمراہیان رؤسائے راجستان نے نذرین مرۃً بعد اُخری پیشکش کرکے خلعت پائے ۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ صدر نواب گورنر جنرل بہادر بطور ملاقات بازدید خیمہ ہائے جملہ روسا پر تشریف لے گئے چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور کے نواب گورنر جنرل بہادر خیمۂ نواب وزیرالدولہ بہادر پر تشریف لائے بست ویک شلک اتواب بدستور سر ہوئین ایک ساعت جلسہ رہا بعدہٗ کارگزاران نواب وزیرالدولہ بہادر نے کشتی ہائے تواضع نواب گورنر جنرل بہادر کے پیش کین پھر نواب وزیرالدولہ بہادر نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے نواب گورنر جنرل بہادر فرما کے شمشیر ولایتی ہاتھ مین دی ۔ بعد تقسیم عطر وپان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوکر داخل خیمۂ خود ہوئے اور حسب معمول اتواب سلامی سر ہوئین ۔ بتاریخ دوم ماہ وسنہ صدر منجانب گورنر جنرل بہادر جلسۂ دعوت بنا بر جملہ روسائے ہندوستان تاج گنج مین منعقد ہوا چنانچہ نواب وزیرالدولہ بہادر مع ہر سہ صاحبزادگان سعادت توامان مفصل ذیل بوقت معین رونق افروز جلسہ ہوئے ۔

تفصیل صاحبزادگانِ ہمراہی

۱ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب ۔ ۲ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب ۔ ۳ صاحبزادہ محمد عبیداللہ خانصاحب

بتاریخ ششم ماہ وسنہ صدر روز شنبہ نواب وزیرالدولہ بہادر نے اکبرآباد سے بجانب ٹونک مراجعت فرمائی اور منزل بمنزل کوچ فرما کے آخر ماہ جمادی الاول مین بموضع مصور علاقہ ریاست ٹونک صاحب کلان بہادر سے ملاقات کی آڑانسی

تصویر صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

سال مین بتاریخ شانزدہم ماہ رمضان المبارک بمشکوئے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایمائے جد امجد صاحبزادہ محمد مصطفی اللہ خان نام کہا گیا۔ اور اسی سال مین بتاریخ ہفتم ماہ ذی قعدہ مطابق ہجدہم ماہ اپریل خریطہ نواب کیننگ صاحب بہادر متضمن اضافۂ دو ضرب اتواب سلامی شرف صدور لایا اور اسی سال مین عقد نکاح ثانی صاحبزادہ محمد علیخان صاحب کا مشرف بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب سے جو اس سے پہلے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم کے نکاح مین تھین منعقد ہوا چنانچہ تاریخ نکاح یہ ہے ؎

سر سرفرازان خلافت مآب
بہرام خود با رضائے خدا
محمد علی خان مہین پور اوست
مزین کن صدر خیر الورے
درین باغ گیہان چنین نشان
درین محفل عیش و فرحت فزا
خدائے جہانش مبارک کناد
پے سال تاریخ این ماجرا

امیر فریبندہ کشور کشا
خداوند فرمان محمد وزیر
سحاب کرم بحر جود و سخا
گزین کرد چون رتبۂ صد شہید
رسیدش ہمین حور فرخ لقا
جوان گشتی از خرمی باز پس
بفرخندہ بختی باین کدخدا
برآورد کلک از قلمدان نوشت

گر شاہ کن سنت مصطفی است
کہ دائم بود ملک او را بقا
جوان و جوان بخت روشن روان
زدہ چنگ بر سنت مصطفے
اگر کاشتن مے بود پیر فلک
ندیدی کس او را بہ پشت دوتا
چو از منشی فکر سائل شدم
ادا کردہ شد سنت مصطفے
سنہ ۱۲۷۶ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی یوم یکشنبہ سنہ صدر صاحبزادہ ہدایت اللہ خان رامپوری بنا بر ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر حاضر دربار ہوئے حضور والا نے یک قدم استقبال کیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف سے مصافحہ کر کے بجانب راست ایک ہاتھ کے فاصلہ پر بٹھایا بعد ایک ساعت کے گفتگو کر کے رخصت فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم اسی ماہ و سال مین حکیم امام الدین خانصاحب دہلوی نے مع حکیم تفضل حسین خان خلف الکبر خود حضور مین حاضر ہو کر خلعت فاخرہ سے سرفرازی پائی بعدہ بحصول رخصت راہی دہلی ہوئے۔ اسی سال مین بمشکوئے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ ہدایت اللہ خان نام کہا۔ سنہ ۱۲۷۷ہجری مین شادی کتخدائی شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے زبیدہ بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے بعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ شادی یہ ہے ؎

روز عاشورہ چو صاحبزادۂ محمود خان
فی البدیہ گفت پیشِ نوشۂ والا مکان
چو محمود خانِ معلّیٰ تبار
بہ لیلِ خمیس از سعادت شعار

ایضاً

کہ خدا اگر دیداز فضلِ خداوندِ جہان
منبعِ دریائے فیض و مظہرِ لطفِ احد
بہ محبوبۂ خویش شد ہمکنار
خرد خواند این مصرعہ تہنیت

سالِ تاریخش محمد از برائے تہنیت
مخزنِ اقبال و دولت رشکِ خانانِ زمان
بتاریخ چارم ز ماہِ ربیع
عروسِ امید بود ہمکنار

اسی سال میں بشگوے صاحبزادہ شاہ زمان خانصاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ دوم ماہِ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۰ ہجری شاہزادہ فیروز شاہ مع فوج باغیان علاقہ علی گڈھ مضافاتِ ریاست ٹونک میں فرو کش ہوئے بتاریخ ہفتم ماہ و سال مسطور بخبر آمدِ لشکرِ انگریزی سُنکر کسی اور طرف چلے گئے - بتاریخ بست و ہفتم اسی ماہ و سال میں شاہد خان معتمد رئیس جھالاواڑ پاٹن داخل ریاست ہذا ہو کر بتاریخ بست و ہشتم مع خریطہ محتوی رونق افروزی نواب صاحب بہادر بہ بزمِ شادی کتخدائی دختر رئیس پاٹن کہ مہاراجہ شیودان سنگھ بہادر رئیس الور سے قرار یاب ہوئے تھے حاضرِ حضور ہوا حضور والا نے عذر کثرت مہماتِ ریاست خود فرما کر بتاریخ ہفتم ماہ رجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع امام الدین خان رسالہ دار و چہل سوار و سیزدہ شتر و یک زنجیر فیل و پانصد اشرفی بطور نیوتہ کے روانہ فرمایا - بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم یوم چہارشنبہ منجانب رئیس پاٹن صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع ہمراہیان کہ کل چہتیس آدمی تھے خلعت اٹھاسی پارچہ کا عطا ہوا اور اسی ایام میں میان اعظم شاہ صاحب مصطفےٰ آبادی خسرِ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب نے اس جہان فانی سے بجانب ملکِ جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

این مکان و سال و دولت و جاہ
حاجتِ مفلسان روا کردی
آسمان را رسد بنوحہ کشد
چون نشستم بفکرِ سالِ وفات
گفتم آہ العطش زنو زیکر

جو ماند و نماند اعظم شاہ
خستگان را ز جور بود پناہ
در عزا لیش ز سینہ نالہ و آہ
سر بر آورد فکرتم ناگاہ
بابدت گفت با دلِ آگاہ

سر فراز کہ بود مجتبیٰ او
بود در صدد امینِ لطفش
حق بادآن کنند کہ او میکرد
سال تاریخ فرد حاتم شہر
زینت و لطف بذل بہر شد

ہامن پیوگانِ یتیم دو تاہ
ہر کسی بود از غمش جانکاہ
لطف و رحمت بہ بندگانِ اِلٰہ
گفت در گوشِ من بناگاہ
در جہان از وفاتِ اعظم شاہ

جو لفظ سر فکرت کو فرد حاتم شہر سے ضم کریں تو اعداد بطریق تعمیہ کے برآمد ہوتی ہیں اور جو سر زینت و لطف بذل کو اعداد اعظم شاہ سے حذف کریں تو تاریخ سال وفات بطریق تخرجہ کے برآمد ہوتی ہے قطعہ تاریخِ سالِ وفات ؎

حیف و احسرتا کہ اعظم شاہ | رفت زین خاکدان رنج طراز | مظہرِ رحمت الٰہی بود | مایۂ عیش جملہ اہلِ نیاز
مشکلاتِ زمانہ حل کردی | مفلسان را درست کردی ساز | در سخاوت مروت و ہمت | بود از جملہ سروران ممتاز
چون تجسّس بہ سال تاریخش | خامہ ام خواست تا نماید باز | از سرِ آہ و انکسار نوشت | سالِ تاریخ او غریب نواز
[illegible]

یعنی ہر دو الف آہ و انکسار کو شامل الفاظِ غریب نواز کرین تو تاریخ وفات حاصل ہوتی ہے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز پنجشنبہ بوقت نو ساعت دو گھنٹہ روز ہول مین صاحب بہادر ایجنٹ ہردوتی دو ٹونک کہ اکبر آباد سے چھاونی دیولی کو براہ قصبہ سواڑ علاقہ جے پور جاتے تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے خبر تشریف آوری صاحب بہادر موصوف کی سنکر خریطہ شوقیہ محتوی شکایت عدم ملاقات باوصفِ قرب وجوار بصحابت کپتان محمد سعادت علیخان اہلکار نبیرۂ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ روانہ کیا صاحب بہادر موصوف خریطۂ حضور کو دیکھتے ہی راہی ریاست ٹونک ہوئے اور بعد فائزی نظر باغ مین فروکش ہوے کے منجانب حضور والا مشایعت و لوازم سلامی بدستور عمل مین آئی اوس ایام مین حضور والا کی طبیعت ناساز تھی صاحب بہادر نے علاج ڈاکٹری کے واسطے فرمایا مگر نواب صاحب بہادر نے قبول نہین کیا بعد ازان صاحب بہادر موصوف بجانب چھاونی دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ و سال مذکور یکشنبہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب آفی خلف نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

روز یکشنبہ بود بست و یکم | بود از ماہ صیام اے مہربان
پیر خرد از سرِ افسوس گفت | مُرد صاحبزادہ احمد یار خان
[illegible]

ایک دیوان فارسی اور ایک مثنوی بہ گلزار خیال ان سے یادگار ہے فی الحال نمونہ از خروارے یہان ایک غزل صاحبزادہ صاحب مرحوم کی لکھی جاتی ہے

غزل

زہے در گلشن کوے تو خون شبنم بہار لبہا | بہ رنگ مے گل راحت جہا نمایست گلہا | بجانان گوہر جان دادن و ہجران بسر بردن
ترا آسان نمود است دل را افتادن مشکلہا | چو مینا سہمگر سر شتہ زدی بدست آرم | گرہ در کار من گردد براہ عشق منزلہا
نیازم فیض آب تیغ قاتل را کہ از کاوش | بہار تازہ خون ہر طرف گل کردہ از گلہا | نثار نظم گوہر بار حافظ میکنم آفی

ز من گریہ زد با خندہ از نگہ طلہا + بتاریخ چہاردہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۰ھ ہجری یوم شنبہ قلعہ علیگڈھ مین سقف مکان کے ایک تیر غلہ تہی یکا یک ضرب سے آتش برآمد ہوکر بدست میں پہنچی الاثون آدمی سپاہ و رعایا بسبب اس صدمۂ جانکاہ کے

ہلاک ہوگئے اور ایک سو تیرہ ۱۱۳ آدمی مجروح ہوئے اور رعیت کے تیئیس منزل مکان منہدم ہوگئے - اور اسی سال مین بتاریخ چہاردہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم عقدِ نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر کا بدر جہان بیگم صاحبہ دختر نیک اختر معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب بہادر غضنفر جنگ سے بصد تزک و احتشام منعقد ہوئی بعد ازان اسی تاریخ عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب کا محمودہ بیگم صاحبہ دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب کا گیتی آرا بیگم صاحبہ دختر فرخندہ پیکر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب بہادر غضنفر جنگ سے اور عقدِ نکاح جناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحب کا فاروق زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد نیر خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ سے بساعت سعید و اوان حمید منعقد ہوا - چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چون براہیم خانِ والاشان   تازہ شد شاد بوستانِ امید
گشت پیوند با سمن روئے   غیرتِ ماہ و رشکِ خورشید
روزِ شنبہ چارمی ذی الحجہ   باد اقبالِ دولتش جاوید
بہرِ تاریخِ عقدِ آن نوشاہ   فخرِ فغفور قیصر و جمشید
بالمشافہ بگفت پیرِ خرد   در کنارت بود عروسِ امید
سنہ [illegible]ھ

قطعۂ تاریخ تہنیت عقدِ نکاح صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب ؎

خان والامکانِ عالی شان   یعنی اسحٰق خانِ نیک نژاد
گلبنِ گلشنِ امید و نیاز   نخلِ بستانِ آرزوے مراد
شد عروسیش و ہژدہ ذی الحجہ   روز شادیش عشر بد ارشاد
عز و اقبال و دولت و جاہش   حسبِ خواہش ہمیشہ باد زیاد
گفت پیرِ خرد بوقتِ نکاح   این عروسی ترا مبارک باد
سنہ [illegible]ھ

تاریخ تہنیت نکاح صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب یہ ہے ؎

زہے خانِ جم جاہ عبد الرحیم   نہالِ سہی سروِ باغِ مراد
چو پیوند شد با صنوبر قدے   خداوند عالم مبارک کناد
سروشِ خرد گفت تاریخِ نکاح   عروسِ نشاطش سزاوار باد
سنہ [illegible]ھ

تاریخ تہنیت صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خانصاحب یہ ہے ؎

چو عبد الصمد خان والاتبار   شریفِ شریفانِ عالی وقار
گلِ گلشنِ سروری و مہی   دُرِ مخزنِ شوکت و فرہی
بیاراست از خلعتِ نوشہی   تنِ خویش را رشکِ سروِ سہی
محرم مہ و روز آدینہ بود   کہ از برکت و خیر گنجینہ بود
پسِ جمعہ در جامع او نکاح   ببستند با بانوئے پرفلاح
بتفتیشِ تاریخِ این تہنیت   بصد آرزو و خلوصِ نیت
سرِ خود فرو بردہ بودم عجب   کہ در گوشم آمد ندا از غیب
کہ سالش بگو از سرِ انبساط   بود در کنارش عروسِ نشاط
سنہ ۱۲۷۸ھ

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

اسی سال مین نجم الدوله دبیر الملک حضرت مرزا اسد الله خان غالب دہلوی نے ایک قصیدہ بزبان فارسی حضرت نواب وزیر الدوله بہادر بالقابہ کی مدحت مین ترقیم فرما کر بذریعۂ عرضداشت بھیجا پیشگاہ حضور والا سے جو اوسکے جواب اور صلہ مین کچھ تامل ہوا تو مرزاے موصوف نے پھر ایک قطعہ بطور عرضداشت بخدمت حضرت نواب وزیر الدوله بہادر روانہ کیا سرکار والا سے صلۂ قصیدہ حسب دلخواہ مرزاے موصوف عطا ہوا چنانچہ نقل قطعۂ عرضداشت بجنسہ درج ذیل ہے ۵

گفتم بخرد بخلوت انس — کای شمع چراغ ہفت ایوان
آن گونہ عریضہ کہ دانی — درویش نوشتہ سوی سلطان
این ہر دو رسید نیست پیدا — ز افسوس اثرے بہیچ عنوان
ہیہات چہ گفتہ ام کہ باشم — از گفتۂ خویشتن پشیمان
نواب بفکر ارمغان ست — تا نامہ فرستدت بسامان
زودست کہ جمع نیز گردد — ورنیست کہ دادہ است فرمان
دیبا ز دمشق مخمل از روم — الماس ز معدن و زر از کان
فیروزۂ نغز از نشاپور — یاقوت گزیدہ از بدخشان
پشمینۂ نفیس ز کشمیر — زربفت گران [illegible] ایران
چون پیر خرد بدل نہیبے — گفت این ہمہ رازہای پنہان
گفتم کہ چو با من این کرم کرد — آن قبلۂ کعبہ گاہ اعیان
من نیز طلب کنم برایش — وین مشکل اگرچہ نیست آسان
از عالم غیب جام جمشید — از چشمۂ خضر آب حیوان

آیا ز چہ رو بود کہ نواب — نہ نوشت جواب نامہ ام ہان
آن گونہ قصیدہ کہ گوئی — از صفحہ دمید سنبلستان
رنجید مگر ز مدح نواب — اے کاش نگفتمے ثنا خوان
عقلم بجواب گفت غالب — زنہار مخور فریب شیطان
وانہا کہ بخاطرش گذشت ست — زود آن ہمہ جمع کرد نتوان
تا راہروان حجرہ در گرد — آرند بکوشش فراوان
فیل از دکن و نقرہ از کوہ — توسن ز عراق و در ز عمان
جمازہ ز نجد و ز بغداد — شمشیر برندہ از صفاہان
بالجملہ درنگ چون ازین رست — بر رنج و ملال نیست برہان
گشتم بدم امیدواری — مرہم نہ زخشم یاس و حرمان
ناچار ز راہ حق گزاری — تا کردہ شود تلافی آن
آئینہ و تیغ از سکندر — انگشتر و تخت از سلیمان
عمر ابد و نشاط دائم — نیروی دل و ثبات ایمان

توفیق جواب نامۂ خویش — تعجیل عطا و بذل احسان

بتاریخ پانزدہم ماہ رجب المرجب سنہ صد بمشکوے دولت و اقبال جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب حاکم پرگنہ ٹونک فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حبیب نور خان نام رکھا گیا اور اسی سال مین مشکوے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلیم خان نام رکھا گیا

اور اسی ایام مین بطن مشکوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند سعید و مولود سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان نام رکہا گیا اور انہیں دونون مین بطن مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب خلفِ اصغر بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا ۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان نام رکہا گیا ۔ اور اسی زمانہ مین بطن مشکوے خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلی خان نام رکہا گیا چنانچہ = چراغ دودۂ اہل بدا = مادہ تاریخ ولادت ہے اس مولود نے کمسنی مین انتقال کیا ۔ اسی ایام مین بطن مشکوے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد الحکیم خان نام رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس مثنوی سے ظاہر ہے

چو فرزند خانِ معلّے تبار — باسمِ سعید احمدِ نامدار
تولد شد از فضلِ ربِّ بدیع — بتاسع عشر ماہِ اوّل ربیع
جدِ امجد او کہ نامم وراست — سکندر شکوہ و فریدون فرست
جوان و جوان بخت روشن روان — قوی بازو و پر دل و پر توان
فصیح و ملیح و ذکی و فقیہ — وسیم و فہیم و شکیل و وجیہ
عدو بند پیل افگن و شیر گیر — مسمّی باسمِ محمد وزیر
چو بشنید این مژدۂ جانفزا — ز شادی بجا لید اندر قبا
عطا داد بیگانہ و خویش را — غنی کرد محتاج و درویش را
بحسب مراتب ہمہ را نواخت — بانعام و اکرام خوشنود ساخت
پئے سالِ آن نونہالِ خوشی — چو کردم خیال از کمال خوشی
کہ شد سالِ میلادِ آن نازنین — شجاع و سخی و ملیح و حسین

رفیع المکان ۔ خان عبد الحکیم — وحیدِ زمان رشکِ دُرِّ یتیم
چو طالع شد آن روکش ماہ و مہر — جہان از ز شادی برافروخت چہر
خداوندِ دولت خداوند بخت — سزاوارِ تاج و سزاوار تخت
سخی و کریم و شجاع و جری — تہمتن زبان و تہور فرے
دُرِ درجِ و اقبال و والا سری — خورِ برجِ اجلال بالا تری
دلش خرم و خاطرش شاد باد — سپاہش خوش و ملکش آباد باد
طرب خانۂ جشن را ساز کرد — درِ مخزنِ جود را باز کرد
کہن قصۂ حاتمے تازہ کرد — جہان از بخشش پر آوازہ کرد
بہر وال و دوشالہ و سیم و زر — بمندیل و سیف و قبا و کمر
چنین مژدۂ از سروش خرد — یکایک شنیدم ز گوشِ خرد

اور (گلِ گلزارِ عشرت) بہی مادۂ تاریخ ولادت ہے ۔ افسوس صد افسوس اس مولودِ مسعود نے بامراض چند در چند کمسنی مین انتقال کیا اور اسی سال مین کوآگانہ انگریزی ریاست ٹونک مین قائم ہوا سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب کا ولایتی بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح یہ ہے

رفیع المکان خانِ عبد الحمید — وحیدِ زمان ارجمند و سعید
زہے شانِ شان فرۂ مشتری — نمایان بصد خوبی و بہتری

تصویر صاحبزادہ عبدالحمید خاں صاحب برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

خدائے جہانش نگہدار باد — ہر کار و ہر مشکلش یار باد
زماہِ محرم ششم روز بود — سعادت فزا برکت اندوز بود
چو شد عقد آن خان والا نژاد — بجا تون مہ روئے عصمت نہاد
محمد پئے سال این مژدہ داد — عروس مہی در کنار تو باد ۱۲۷۹ھ

اور اسی سال مین مشکوئے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ نور الدین خان نام رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اوس نونہال چمن اقبال کی یہ ہے ؎

نور الدین ست صاحبِ عزت — ذی حشم ذو الوقار ذی حشمت
گوہرِ کانِ عزت و ثروت — نیّرِ برجِ حشمت و دولت
گفت تاریخ سالِ آن خوشحال — ہاتفِ طبع مظہرِ اقبال ۱۲۷۹ھ

اور اسی سال کے آخر مین مشکوئے صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ زین العابدین خان نام رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے ؎

جوان خان عبد اللہ جم جاہ — حق اندیش و حق اندوز و حق آگاہ
بروز جمعہ کان بے شور و شر بود — زماہِ پنجمین رابع عشر بود
ز عمر خویشتن برخوردار باشد — بہر حالش خدا ایش یار باشد
مبارک باشد این طفلِ گرامی — بامید دلِ رنگینِ تامی ۱۲۷۹ھ
رفیع القدر زین العابدین خان — تولد گشت رشکِ ماہِ تابان
الٰہی این نہال گلشن ناز — بود جاوید سرسبز و سرافراز
محمد بہر سالِ آن خوش اقبال — دعائیہ بخواند این بیت فی الحال

اور اس صاحبزادہ کا کمسنی مین انتقال ہوگیا۔ بتاریخ چہار دہم ماہ صفر المظفر سنہ صد و یوم و شنبہ خریطہ جنرل سنٹ جارج پاٹرک لارنس صاحب بہادر ریذیڈنٹ راجپوتانہ حسب الحکم فرمان فرمائے ممالک ہندوستان و انگلستان ملکہ کوئین قیصر ہند بنام نواب وزیر الدولہ بہادر مع سند استجازت تبنی بعدم فرزند صلبی شرف نزول و حلول لایا اسی تقریب فرحت قریب مین دربار منعقد ہوا اکیس توپ سلامی سر ہوئین جملہ اقربائے سرکار بدقرار اور اہلکاران دربار نے نذرین پیش کین دو کرور افسران پلٹن نے بہ تقریب عیدین کی نذرین گزرانین اور سات دن رات نوبت نوازی رہی اور روشنی چراغان بیرون قلعہ اور مکانات سرکاری اور بازار وغیرہ مین ہوئی اور اسی طرح پر پانچون پرگنات مین روشنی بوجہ احسن بعرض ظہور مین آئی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ صد کپتان ہول مین صاحب بہادر اجنٹ کوٹہ فائز ٹونک ہوئے حسب دستور ریاست کے استقبال وغیرہ عمل مین آیا بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صد نواب وزیر الدولہ بہادر بنا بر ملاقات نواب معلی القاب لارڈ ایلجن صاحب بہادر بجانب اکبرآباد تشریف لے گئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور حضور والا کا ارادہ قیام کا بیانہ علاقہ بے پور مین منظور تھا مگر چونکہ رئیس کوٹہ بنا بر ملاقات نواب صاحب بہادر بیانہ مین آکر قیام پذیر ہوگیا تھا حضور انور نے دو کوس آگے بیانہ سے بمقام نادول علاقہ بہرت پور قیام فرمایا اور خریطہ شوقیہ بنام رئیس کوٹہ متضمن عذر عدم ملاقات بمصاحبت احمد حسن خان صاحب مصطفیٰ آبادی ہوا یا خانصاحب کا حال حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد دولت مہد مین لکہا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

بتاریخ نوزدہم بوقت نصف النہار حضور نوابصاحب بہادر فیل پر سوار ہوکر متصل شاہ گنج کے پہونچے تھے کہ کرنل برک صاحب بہادر قایم مقام رزیڈنٹ راجستان نے آکر استقبال باغ کہنہ تک کیا باقی ملاقات کا قاعدہ حسب آئین مستمرہ معرض وقوع آیا بعد ملاقات حضور والا وہان سے روانہ ہوکر مع الخیر والعافیۃ فائز دارالریاست ہوئے اسی ایام مین بشکوے اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند متولد ہوا صاحبزادہ ناظر الدین خان نام رکہا گیا اور اسم تاریخی (نقی حسین خان) تجویز ہوا مظہر اقبال - مادۂ تاریخ ولادت قرار دیا گیا - افسوس صد افسوس اس مولود نے بعد چندے بامراض چند در چند انتقال کیا انہین دنون مین بشکوے جناب صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکہا گیا اسی ایام مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکہا گیا - اسی زمانے مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان نام رکہا گیا - اسی ایام مین بشکوے صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عزیز اللہ خان نام رکہا گیا انہین دنون مین خانصاحب محمد نادر شاہ داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے انتقال کیا - بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ ہجری احمد علیخان وکیل منجانب رئیس کوٹہ حاضر دربار دُربار نواب وزیر الدولہ بہادر ہوا مشار الیہ کے تعظیم منجانب سرکار عظمت مدار نو سے چندی ۱۰ روپئے ۵ آنے ۳ پائے تاریخ بست و ہشتم ماہ مسطور تک مومی الیہ کی جاری رہی بروقت رخصت مشار الیہ کو خلعت مع ہمراہیان سرکار والا سے عطا ہوا - اسی سال مین بشکوے جناب اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکہا گیا چنانچہ یہ قطعۂ تاریخ ولادت ہے ؎

خدائے خالق و رازق و صانع	کہ خلق از کاف و نون آورد موجود	چو از دریائے فیضش در شہوار	برون آورد مقدارش بیفزود
زانوارش فروزان دیدۂ دل	زدیدارش منور شمع مقصود	کہ صاحبزادہ حامد خانست نامش	حسین ازماہ واز بر جبیں مسعود
چراغ دیدۂ اعزاز امرا	معز الملک صاحبزادہ باجود	کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	بود نامش کہ یارش باد معبود
بنصف اللیل جمعہ وقت فرخ	ز رمضان المبارک ہشتمین بود	خرد تاریخش اندر گوش جانم	چراغ دیدۂ احمد لقب بود

اور اسی سال مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس خان نام رکہا گیا اور اسی سال مین جناب صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب خلف بخشی محمد زمان خانصاحب نے دست قطع ہونے کے صدمہ سے کہ بسبب شق تفنگ یہ صدمہ شدید ہاتھ پر پہنچا تہا انتقال کیا چنانچہ اس مصرع سے تاریخ رحلت برآمد ہوتی ہے مصرع ازدست برفت نوجوانے

اسی سال کے آخر مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یوسف خان نام رکہا گیا - تاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری روز یکشنبہ ہنگام نماز پیشین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے فرمان روائے ریاست خداداد بعد اڑتالیس سال

تصویر صاحبزادہ محمد شاہ زمان صاحب مرحوم برادر خرد صاحبزادہ حمید یار خان صاحب بہادر فتح جنگ

فرما کر نظر باغ کی پیچ کی کوٹھی میں انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ بوجہ احتمال سکتہ کار پردازان ریاست نے سکوت اختیار کیا کیونکہ کوئی مرض الموت حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کا مفہوم نہیں ہوتا تھا اطبا حیران تھے مقربان بساط دولت و حشمت پریشان تھے بالکامل دوسرے روز بوقت یکپاس روز برآمدہ جانب چپ فرا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کے مدفون کیا قطعہ تاریخ انتقال حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ من نتائج افکار گہربار صاحبزادہ مجید اللہ خانصاحب خاور خلف الصدق جناب بخشی صاحب زادہ صالح محمد خانصاحب مرحوم یہ ہے ؎

حضرت وزیر الدولہ فرزند محمد امیر خان	ہستی سے ملک نیستی میں جب ہوئے روانہ	سال بس ہشتاد و یک بارہ سو ہجری تھے عیان ۱۲۸۱ھ
کیا الان وہ وقت تھا ساعت تھی کیا ہو جنت مکان	خاور نے تب تاریخ یہ فوت کی لکھی	غم سے اک عالم کو جو دیکھا زمین پر لوٹتا
تیغ سے تیری قضا یہ ہائے بے سر ہو گئی	ملک و حشم خلق و شمس اقبال و عز و سخا ۱۲۸۱ھ	تفصیل اسمائے اخلاف حضرت نواب

وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ۔ جناب صاحبزادہ محمد نصیر خان بہادر مرحوم از بطن جنابہ سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اوّل ۔ صاحبزادہ محمد فیض محمد خان بہادر مغفور از بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ محل دوم ۔ جناب صاحبزادہ محمد علیخان بہادر کہ الحال مسند نشین ریاست ہوئے ۔ (جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر) ایک والدہ سے یہ تینوں صاحبزادے عالم وجود میں آئے تفصیل اسمائے داماد ہائے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس ۔ محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزبر جنگ والی جاورہ ۔ جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب سنبلی ۔ جناب صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب گلشن آبادی ۔ جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب سنبلی ۔ جناب صاحبزادہ مولوی عبد المجید خانصاحب عرف نوشہ میان پنجابی ۔ بتاریخ یازدہم ماہ و سال مذکور روز شنبہ بعد ادائے مراسم تعزیت جمیع برادران و فرزندان حضور مغفور و جملہ متوسلین و ملازمین نے نذرین مسند نشینی کی صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخانصاحب بہادر کو دین بعدہ کپتان بوبال سین صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ جیپور خانہ ٹونک ہو کر نظر باغ میں فرو کش ہوئے دوسرے روز بوقت عصر صاحب بہادر بنا بر تعزیت نواب صاحب بہادر مرحوم قلعہ معلی میں تشریف لائے اور جس امر کی دریافت کرنیکو آئے تھے دریافت کر کے بجانب جیپور مراجعت فرمائی اور اس امر معلومہ کی اطلاع صاحب رزیڈنٹ بہادر کو دی بتاریخ نہم ماہ صفر سنہ صدر خریطہ کرنیل الیٹ صاحب بہادر قائم مقام رزیڈنٹ راجستان مشعر تعزیت نواب غفران مآب و اجازت رتق و فتق امور ریاست بنام نامی یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخانصاحب بہادر صولت جنگ شرف صدور و عز ورود لایا جمیع خویش و اقارب و متوسلین و ملازمین نے نذرین پیش کین اور آٹھ آٹھ فیر توپ کی ہر چہار توپخانہ تعینی توپخانہ کمپو خاص و فتح کمپو و علاوہ کپتان احمد علیخان و علاوہ متعلقہ امیگڈہ سے سر ہوئے بعد حضور والا فیل پر سوار ہو کر قلعہ معلی سے

تشریف لائے اور کپتان احمد علیخان کے علاقہ کے قریب قیام فرمایا بہر ہر ایک توپخانہ سے اکیس اکیس فیر نواب کے جملہ ایکسو پچھ بطور سلامی سر ہوئے۔ اور اوس جگہ زر کثیر فرق اقدس پر تصدق کیا گیا دوسرے روز حضور والا بنا بر ادائے دوگانہ مع اراکین دولت و عمائدین ریاست جامع مسجد مین تشریف لائے اور تین سو روپیہ خادمان مسجد و فقرا و غربا کو عطا فرمائے اس دن بھی زر کثیر نثار فرق مبارک ہوا۔ اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے یہ قصیدہ لکھکر پیش کیا۔ **قصیدہ**

چمن شد از گل خورشید صبح نورانی
بسبزہ کرد ز شبنم ہوا در افشانی

ہزار شکر کہ اکنون غزالۂ خورشید
رہائی یافتہ از دام سنبلستانی

ز جوش سبزۂ نو رستہ باغ شد ریحان
نسیم کرد بصحن چمن گل افشانی

بباغ چشمک نرگس بہ لالہ این شد باز
کہ کرد گل بچمن غنچہ راز پنہانی

کشید از سمن و یاسمن صبا عطری
بباغ از گل و سنبل شدہ فراوانی

درین بہار کہ گلشن نشاط انگیز ست
شروع مرغ چمن میکند غزل خوانی

قسم بطرۂ یار یکہ گشت طولانی
نماند خاطر من جمع از پریشانی

شدست تا بنظر بازی نرگسش مائل
ز روئے آئینہ پیداست رنگ حیرانی

بدیدہ خواب نگہ شد گران ز بالش نرم
قماش مخمل سبز خط ست کاشانی

نظر بشبنم گل کن کہ صبحدم از باغ
بآفتاب رسیدہ ز پاکدامانی

بہ پیچ و تاب خط آن ابرو گرفتارم
سپاس نیست مرا این کمند طولانی

سپہر لطف و کرم آفتاب علم و عمل
محیط حلم و علم گوہر سخندانی

بخلق مثل دُر بہا گران بعبد
بود در انجمنش عیش عشرت ارزانی

شود بہ رود دگر نغمۂ تری جاری
بہ بزم او چو کند ارغنون نغمہ افشانی

ز نان و نوش حلاوت برند ذائقہ دان
چنان ز نعمت الوان بود فراوانی

بخوان بزم دل افزا و ہمائے خرد
ببال تیز خودش میکند مگس رانی

برآمد ار غنچہ ز دستش نرگس نمی آید
بخلق و خلق ندارد درین جہان ثانی

شفق بجام بلورین صبح بادۂ لعل
ز مہر ریخت برفع خمار ظلمانی

شگفت گل بگلستان ز فیض جوش بہار
لب ہزار نگنجد ست غنچہ بارانی

فتاد طوق تعشق بگردن قمری
قبائے سبز ببر کرد سرو بستانی

شگفت لالہ و نسرین و نسترن بچمن
گذشت فصل خزان موسم زمستانی

صراحی می ناب است غنچہ او دوست
خمار نرگس از ان بشکند بآسانی

غزل

ز ابر تیرہ ز باران پرست خرگاہم
ز گریستن چشم منست طوفانی

شدیم کافر زنار بستہ طرۂ یار
نہ غایت ست سروکار با مسلمانی

ز تیغ ناز تو بنو و شکایتم بزبان
ہزار بار بخونم اگر بغلطانی

گہے ببر من تو بتو چو غنچہ نساخت
خوش ست خاطر دیوانہ ام بویرانی

مگر بظل ظلیل حمایت شاہی
خدیو مملکت یزدان ظل سبحانی

رئیس ٹونک امین الدولہ وزیر الملک
عدیل او چو عدم چون ز نور ظلمانی

شود بہ بزم طرازی اگر دلش مائل
ز انبساط برقصند جسم روحانی

پیالہ حلقۂ چشم پری کند طیار
کہ تا ز شیشہ ستانند شراب ریحانی

ستار ساز زند زہرۂ مطرب فن
بہ تہنیت بکند مشتری نواخوانی

بگاہ ثبت صفت خامہ گر بیار آید
دبیر چرخ نہد زیر پا بآسانی

ز رائے او اگر آباد موضعے گردد
چہ ممکن ست کہ رو آرد بویرانی

تصویر حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک

کسیکه دولت بگردد تو چشم امید
نمی کند هوس سدرهٔ صفاهانی

ز آستان تو شد کامیاب غنائے
بود بدست تو انگشتر سلیمانی

به نیم لمحه شود رهائے او حاصل
بسعیٔ کار کسے گر زبان بجنبانی

درآن حدیقه که لطف تو باغبان گردد
فسرده اش نکند موسم زمستانی

چنان گشاده جبین است صبح اقبالت
که آفتاب ورد سوده است پیشانی

به تیز گامی او می خورد صبا سوگند
بدل مقر شده توسن گرم جولانی

درین زمان به ثنائے تو بسته ام عهدے
مدیح خاص تو ام آشکار و پنهانی

تصور تو چنان جا گرفته است بدل
که همچو آئینه ام نقش بند حیرانی

گنم چو ختم سخن بر دعائے دولت تو
فرشتگان همه آیند در دعا خوانی

فزون همیشه بود عمر و جاه و اقبالت
مدام باد بتو التفات یزدانی

تو آن نهال کرم گستری که از جهت
کسے نماند که زیر ظل نگرد امانی

هزار عقده کشائی بناخن توفیق
تو آن نه که بکار کسی فرو مانی

گشوده کار جهان جمله بر تو موقوف است
تو مشکلات شدید حل کنی به آسانی

ز ورد که تو رسد گر کسے بجمعیت
تمام عمر نه بیند رخ پریشانی

فراست ذهن تو گنجیده خامهٔ فهم
که صورتش چو پری هست حیرت انسانی

ز اعتقاد درستم تو خوب میدانی
که مدتے بدم مداحی و ثنا خوانی

بدوستی تو اقرار کرده ام ز نخست
بدل هراس ندارم ز دشمن جانی

رموز اهل معانی تو خوب میفهمی
کلام نکته طرازان تو خوب میدانی

چراغ شمس و قمر تا که مشتعل باشد
فلک کند ز کواکب چو سبحه گردانی

بهیچ و دو صفت مدح تا برد تو بسم
بلند رتبهٔ من گشت در سخندانی

حضور والا نے بلا وقدردانی اس قصیدہ کے صلہ مین انعام معقول عطا فرما کر بالمشافہ یہ ارشاد فرمایا کہ مولانا حکیم عبد العلی سے کہ تمہارے والد کے شاگرد رشید ہین تحصیل علم حکمت کرو اور طب کا ڈہنگ سیکھو جو تنخواہ تمہارے والد کی سرکار سے مقرر تہی وہی تمہارے نام ہو جائے گی خاکسار نے تعمیل حکم حضوری آداب بجالایا اور اوسی روز سے تحصیل علم حکمت مین مصروف ہوا - بتاریخ دوازدہم اسی ماہ و سال مین اوّلا ہر چہار توپخانہ سے دو دو فیر توپون کی کنارہ رود بناس پر بطور سلامی سر ہوے بعدہٗ گولہ اندازان چابکدست نے اپنی صنعت گولہ اندازی و نشانہ بازی ظاہر کرکے حضور والا کو خوشنود فرمایا - بتاریخ بست و یکم ماہ مسطور صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کہ واسطے کار سرکار کے دار الخیر اجمیر کو گئے تہے بوقت یکپاس شب گذشتہ مع خریطہ رزیڈنٹ بہادر واپس آئے بعد دریافت مضمون خریطہ رزیڈنٹی حکم عالی دربارۂ معافی محصول یک روزہ نسبت سوداگران و بیوپاریان و روشنی چراغان صدر مین تین روز اور پرگنات مین ایک روز صادر ہوا بتاریخ بست و ہشتم روز شنبہ بموجب حکم والا روشنی چراغان بازار علی گنج مین بعرض ظہور آئی اور بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ مصدر خاص قصبہ ٹونک اور کمپو دوم اور عسکر فیروزی مین روشنی چراغان ہوئی اور بتاریخ پنجم ماہ مسطور روشنی چراغان اندرون محل سرا الجلوہ بہترین اور آئین خوشترین عمل مین آئی اور اسی سال مین نواب صاحب بہادر نے یہ شعر مہر مین کندہ کرایا

شعر

در آفاق و افلاک این منجلی ست　　　که منقاد حکم محمد علی ست

اور یہ تینون سجعے نواب صاحب بہادر کے جدا جدا مہرون مین کندہ ہوئے سجعے

امیر وزیر محمد علی　　　نگہبان دین محمد علی　　　چہارم خلیفہ محمد علی

اور مولف نے یہ قطعہ تاریخ مسندنشینی کہا ہ

یمین الدولہ عالیجاہ نواب　　　شدہ مسندنشین از بخت یاور
نمودم آبرو چون فکر تاریخ　　　بگفتم از تفاخر ۱۲۸۱ھ - نیک اختر ۱۲۸۱ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی روز آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ جانب موضع ہمبور حضور پُر نور تشریف فرما ہوئے اور وہان پر آبادی موضع جدیدہ کا حکم فرما کر محمد گڈھ کو تشریف لے گئے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور روز شنبہ حضور والا داخل علی گڈھ ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی کے قلعہ علی گڈھ سے سر ہوئے تجویز رتق و فتق و آبادی دیہات بسر حد اکثر مواضعات فرما کر موضع بانسلا تشریف فرما ہوئے - ہوشدار خان نامی ملازم رئیس اندرگڈھ نے اپنے آقا کی جانب سے حاضر حضور ہو کر پیغام ملاقات کا پہونچایا - حضور والا نے اقرار ملاقات کا فرمایا اور موضع کرواڑیا مین رونق افروز ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول روز پنجشنبہ رئیس اندرگڈھ بعد ملاقات حضور انور سے مراسم تعزیت حضور مغفور ادا کر کے واپس گیا بتاریخ دوازدہم ماہ مسطور روز آدینہ حضور والا نے رئیس اندرگڈھ سے ملاقات فرمائی اکیس فیر توپ کی سر ہوئے بتاریخ یازدہم رئیس موصوف خیمہ سرکار والا مین حاضر ہو کر مستفید ملازمت ہوا بتاریخ شانزدہم حضور والا بتقریب دعوت قلعہ اندرگڈھ مین تشریف فرما ہوئے بعد دعوت رئیس اندرگڈھ نے بہت سامان بطور تحفہ پیشکش کیا حضور انور نے بعد منت و سماجت رئیس موصوف یک قبضہ شمشیر اور دوشالہ قبول فرمایا - بتاریخ ہفدہم رئیس موصوف بنا بر ملاقات خیمہ حضور انور مین آیا سرکار والا سے رئیس موصوف کو مبلغ پانصد و چہل روپیہ بابت قیمت شمشیر و خلعت وغیرہ عطا ہوا اوسی روز سرکار فیض مدار وہان سے روانہ ہو کر موضع کرواڑیا مین تشریف لائے اور بتاریخ ہیجدہم روز آدینہ علی گڈھ مین تشریف فرما ہوئے بعد ادائے نماز جمعہ بوقت عشا ٹونک مین رونق افروز ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الثانی سنہ حال کپتان لپمن صاحب بہادر افسر توپخانہ ہند و انگلستان مع ملازمان سرکار انگریزی براہ ست کشنڈہ فائز بنا بر سیرہ علاقہ ریاست ٹونک ہوا - بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ حال سید ولایت شاہ معتمد ریاست جاورہ مع سامان خلعت مسندنشینی منجانب محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزبر جنگ رئیس جاورہ وارد ٹونک ہوا - بتاریخ بست و پنجم سید مذکور نے سرکار مین سامان خلعت پیش کیا حضور سے سید مذکور کو خلعت و زر نقد بطور رخصتانہ عطا ہوا - بتاریخ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم

سنہ مذکور جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کو سرکار والا سے خطاب اشرف الامرا عمدۃ الملک بہادر فتح جنگ عطا ہوا۔ اور صاحبزادہ محمود خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ محمد نصیر خان صاحب کو خطاب شمس الامرا نظام الملک بہادر تہور جنگ اور صاحبزادہ محمد خان خلف صاحب زادہ فیض محمد خان صاحب کو خطاب خاص الامرا اعتماد الملک بہادر شمشیر جنگ۔ اور صاحب زادہ احمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب کو خطاب اعزاز الامرا معز الملک بہادر شوکت جنگ اور صاحب زادہ وزیر محمد خان صاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ کو خطاب معتمد الامرا منتظم الملک بہادر غضنفر جنگ۔ اور حکیم سید سرور شاہ کو خطاب مسیح الزمان وفادار خان بہادر صمصام جنگ۔ اور مولوی سید علی احمد صاحب میر منشی کو خطاب فخر العلما دبیر الملک اور دیوان شمس الدین احمد کو خطاب موتمن المہام معین الملک اور منشی محمد ظہور علی صاحب کو خطاب مشیر خاص ابوسلیمان اور مولوی فضل احمد صاحب کو خطاب افضل الفضلا واکمل العلما اوستاد خاص۔ اور سید عبد الرحمن صاحب عرف چھوٹے میان کو خطاب قطب الامرا خان بہادر مظفر جنگ۔ اور سید ارشاد حسین خان صاحب کو خطاب معتمد خاص فخر الزمان اور بخشی سید نور الہدی صاحب کو خطاب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ۔ اور مولوی محمد نجف علی خان صاحب کو خطاب تاج العلما قلزم بحر علوم اور مولوی حکیم سلطان محمود خان صاحب گرامی کو خطاب مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مظفر جنگ۔ اور جناب مولوی الہی بخش صاحب نازش کو خطاب ملک الشعرا۔ اور احمد حسن خانصاحب ذکاؔ کو خطاب فدوی خاص۔ دلیر بخت عطا ہوئے۔ (دلیر بخت) سے سن ولادت خانصاحب موصوف برآمد ہوتا ہے۔ حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے مسند نشینی کے چند روز بعد خانصاحب معز الیہ کو ناظم پرگنہ پڑاوہ مقرر فرمایا حضور والا نے انکی خوش انتظامی معائنہ ذاتی نہایت خوش ہوئے اور بمزید قدردانی ترقی منصب کے ساتھ پرگنات چھبڑہ گوگور۔ پڑاوہ۔ سرونج پر بعہدہ افسری نظامت ہائے پرگنات مذکورۂ بالا بہ تقرر سند صدر رونق پیرا ہوا بعطائے خلعت فاخرہ نصیب فرما کر بوعدۂ عطائے جاگیر لائق موعود ومشکور فرمایا۔ بعہد دولت مہد امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہم رئیس حال با دیگر نظامت پرگنہ پڑاوہ پر مامور ہوئے۔ رعایائے پرگنہ ان سے بکمال درجہ خوشحال وشاکر رہے۔ بعد ازان حسب الحکم حضور والا انکے خدمات صدر مین منتقل ہوئین چنانچہ بعہدہ پنچایت محکمہ دیوانی مال مین بطور پیشدست جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر ظفر اقبال کام انجام دیتے رہے۔ جسوقت صاحب زادہ صاحب بہادر

موصوف الصدر عہدۂ نیابت ریاست پر مامور فرمائے گئے چند مدت تک یہ اونکے سپرد رہی ۔ جب صاحبزادہ صاحب بہادر کار نیابت سے دست کش ہوئے ۔ تو خان صاحب نے بھی اپنے خدمات سے استعفا دیا اوسوقت سے آج تک خان صاحب جناب صاحب صاحبزادہ صاحب بہادر کی رفاقت مین نج کی تمام خدمات و نگرانی مال و انتظام دیہات وغیرہ کو بحسن وجوہ انجام دیتے ہین بتاریخ بست و نہم شعبان المعظم روز شنبہ سرکار والا رونق افروز چھاونی دیولی ہوکر شاہ پورہ وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوئے بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک قبل عصر داخل نیماہیڑہ ریاست ٹونک ہوئے تیرہ فیر سلامی کے قلعۂ نیماہیڑہ سے سر ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور علی الصباح جمیع کارپردازان و متوسلان نے حاضر ہوکر نذرین پیشکش کین بعد ازان انتظام آبادیٔ چند دیہات کا حکم فرمایا اسی اثنا مین سید ولایت شاہ و محمد حسین خان نے بعد ادائے نذر منجانب رئیس جاورہ پیغام ملاقات پہونچایا ۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور رئیس جاورہ داخل علاقۂ نیماہیڑہ ہوئے سرکار والا نے ایک کروہ مشایعت کرکے ہاتھیون پر ملاقات فرمائی بعد ازان ہر دو رئیس نیماہیڑہ مین تشریف لائے توپخانۂ نیماہیڑہ سے فیر سلامی کے سر ہوئے ۔ رئیس جاورہ مع والدۂ خود و والدۂ خان جہان خان اندرون شہر متصل رانی کیڑہ فروکش ہوئے ۔ چندی دو صد روپیہ یومیہ کے سرکار سے مقرر کئے گئے ۔ بتاریخ بست و سوم حضور انور مع رئیس جاورہ و لشکر ہمراہی عازم جاورہ ہوئے اول منزل مبارگڈہ مین ہوئی دعوت منجانب رئیس جاورہ بجمیع لشکر سرکاری عمل مین آئی ۔

دوسری منزل کیڑہ مین ہوئی رئیس جاورہ کہ ہمراہ حضور تھے قبل فائری سرکار والا جاورہ مین پہونچے اور سامان جمع کرکے موضع ارنیان تک کہ جاورہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے بنا بر استقبال آئے ۔ اور حضرت نور خان مختار کار رئیس موصوف نے چار کوس تک استقبال کیا الحاصل بروز پنجشنبہ وقت یک نیم پاس روز برآمدہ حضور والا شہر جاورہ مین داخل ہوئے اور وقت فائری حضور اکیس فیر توپ سلامی کے توپخانۂ جاورہ سے سر ہوئے بعدہ حضور انور نے کوٹھی رئیس موصوف مین نزول اجلال فرمایا بروز عید بندگان حضور مع ملازمین و متوسلین سرکاری مع رئیس موصوف بنا بر ادائے نماز عیدگاہ مین تشریف فرما ہوئے وقت سواری حضور اکیس فیر توپ کے توپخانۂ رئیس جاورہ سے سر ہوئے بعد ادائے نماز سرکار والا کوٹھی رئیس موصوف مین تشریف لائے پھر اکیس فیر توپخانہ مذکور سے سر ہوئے بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم وقت چار ساعت روز برآمدہ حضور والا بجانب نیماہیڑہ تشریف فرما ہوئے جسوقت کہ متصل چھاؤنی نیمچ کے پہونچے وہان کے جرنیل نے نیم فرسنگ پیشوائی کی اور وقت فائری حضور انور چھاؤنی مذکور بالا سے سترہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے اور

بروقت ملاقات جرنیل موصوف نیز سلامی اتواپ بدستور عمل مین آئی جسوقت حضور چھاونی مسطورہ سے روانہ ہوئے
بکرر سلامی اتواپ منجانب جرنیل موصوف بعرض ظہور آئی قبل اذان عشا داخل غیا ہیرہ ہوئے حسب معمول سلامی
اتواپ کی عمل مین آئی بموجب حکم حضور پرنور جناب خسر فرمانی بیگم صاحبہ و افتخار الامر اختار المہام صاحبزادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ فائز غیا ہیرہ ہوئے بعد استجازت بندگان والا
صاحبزادہ صاحب موصوف بنا بر ملاقات رئیس جاورہ بجانب جاورہ روانہ ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ
مذکور حضور پرنور روانہ جانب ریاست ہذا ہوکر بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور رونق افزائے ٹونک ہوئے - انہی ایام مین
بمشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد رفیق خان نام رکھا گیا اور اسی
اثنا مین خبر وحشت اثر ارتحال و انتقال الیٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان و تقرری کرنیل ایڈن صاحب
بہادر ایجنٹ میواڑ بجائے رزیڈنٹ میواڑ متوفی پہونچی - زان بعد خریطۂ موسومہ حضور منجانب رزیڈنٹ موصوف
متضمن ماموری خود بعہدۂ رزیڈنٹی راجستان شرف ورود و خر صدور لایا حسب درخواست صاحب رزیڈنٹ
متوفی کے سامان خلعت جو واسطے حضور انور کے ارباب صدر عالی قدر کے جانب سے تجویز ہوا تھا باہتمام
کارپردازان سرکاری روانہ دار الخیر اجمیر ہوا بموجب درخواست مجیب الدولہ حافظ محمد حسن خان بہادر - بتاریخ
ہفتم ماہ ذیقعدہ پچاس سوار رسالۂ خاص و پیادگان پلٹن خاص بنا بر حفاظت خلعت بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے -
صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان نے قبل فائزی خود سپاہ سرکاری کو رخصت کیا اور میجر بیگ ڈالن صاحب بہادر کمان
افسر چھاونی دیولی کو تحریر کیا کہ مع دو کمپنی پلٹن و یک ترپ سواران رسالۂ خاص بتقریب زینت تقریب خلعت
رسانی فائز ٹونک ہون اور نیز کپتان نیل پاٹ صاحب بہادر ایجنٹ ہڑوتی کو دربارۂ فائزی ٹونک ترقیم فرمایا حسب ایمائے
رزیڈنٹ بہادر راجستان میجر صاحب ممدوح و کپتان صاحب موصوف مع فوج بتاریخ بستم ماہ ذیقعدہ وقت یک پاس روز برآمدہ فائز
ٹونک ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور اسی تاریخ کپتان ہول مین صاحب بہادر ایجنٹ جیپور تشریف فرمائے ٹونک ہوئے
ریاست ہذا سے حسب دستور قدیم پیشوائی عمل مین آئی - اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور کرنیل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب
بہادر رزیڈنٹ راجستان تشریف لائے حضور پرنور نے بنفس نفیس دو دو جاس تک پیشوائی کرکے خیل پر حسب قاعدہ ملاقات کی اور اثنائے راہ
مین تا نظر باغ گفتگو باہم رہی بعدہ حضور والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نظر باغ مین فروکش ہوئے دستہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے

بعدہٗ خریطہ صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان محتوی نوید فرحت جاوید تقرری عہدہ مستقل رزیڈنسی راجستان بنام اون کے حضور انور کے ملاحظہ مین گذرا اس خبر کے معلوم ہوتے ہی حکم عالی نسبت افسران توپخانہ صادر ہوا کہ اکیس فیر سلامی سر ہون پانچون توپخانہ سے جو کہ باہر قلعہ کے صاحبان انگریز کی سلامی کے واسطے لیس تھے گیارہ گیارہ فیر سلامی سر ہوئے۔ اور عصر کے وقت رزیڈنٹ بہادر و ڈاکٹر ڈہوک صاحب و میجر میکڈالن صاحب بہادر و کپتان بردس صاحب بہادر باستقبال معمول قلعہ معلے مین تشریف لائے سترہ فیر سلامی توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے حسب دستور مشایعت وغیرہ بعمل مین آئی۔ دبوقت رخصت بہر ستره فیر سر ہوئے اور شب کو امیر گنج و وزیر گنج و علی گنج و قصبہ ٹونک مین روشنی چراغون کی بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ نوبت نوازی کا جلسہ قلعہ معلی کے دروازے کے روبرو اور آتش بازی کا ہنگامہ نظر باغ کے دروازہ کے سامنے تہا روشنی کا اور سیر طرہ مزید بران تماشائیون کا میلہ بالحاصل صاحب رزیڈنٹ بہادر بہنگام طلوع آفتاب مع دیگر صاحبان رفیع المکان با خلعت و سامان و بصد تزک و شان کے مع ہر دو کمپنی پلٹن چہاونی دیولی و ترپ سواران کے قلعہ معلی مین تشریف لیگئے لیکن سپاہ قلعہ کے باہر رہی اور حسب معمول سلامی ہوئی بعد گفتگوئے جانبین مجلس برخاست ہوئی رزیڈنٹ بہادر راجستان نواب صاحب بہادر کو فیل پر سوار کر کے قلعہ کے باہر لائے پچپن پچپن فیر توپون کے ہر ایک توپخانہ سرکاری سے سر ہوئی بہر ستره فیر کی سلامی سر ہوئی اور گیارہ فیر حضور کی سلامی کے توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے بعد ازان رزیڈنٹ بہادر اور دیگر صاحبان ہمراہی رخصت ہوکر فرودگاہ پر آئے۔ اس تقریب فرحت قریب کی خوشی مین ایکہزار ایک سو روپیہ نقد اور چہل من شیرینی وغیرہ انگریزی فوج کو تقسیم ہوئی۔ اور عصر کے وقت حضور پرنور رزیڈنٹ صاحب بہادر کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے ستره فیر سلامی کے رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سر ہوئے بوقت دو ساعت روز باقیماندہ رزیڈنٹ بہادر مع تمام صاحبان بہادر رخصت ہوئے اور صاحبان موصوف کی رخصت کے وقت ستره فیر بہر سر ہوئے اور یہ قاعدہ اوسوقت سے آج تک جاری و ساری ہے اسواسطے کہ چلنا توپونکا بوقت رخصت صاحب رزیڈنٹ بہادر اس سے پیشتر مقرر نتہا نواب امین الدولہ بہادر بکمال اتحاد اور مزید وداد اس قاعدہ کے موجد ہوئے۔ چنانچہ ابتک وہی عملدرآمد ہوتا ہے اور اسی اثنا مین پروانجات بنام عمال پرگنات اندرین مطلب جاری ہوئے کہ بجائے اسم ٹونک محمد آباد۔ اور بجائے چہپڑہ رحیم آباد۔ اور بجائے نیاہیڑہ اسحق آباد۔ اور بجائے پڑاوہ ابراہیم آباد۔ نام رکھے گئے ہین اور انہین نامون سے مشہور ہونا چاہئے۔ اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ زین العابدین خانصاحب نبیرۂ نواب کلب علیخان صاحب بہادر رئیس رامپور بہ استقبال معززان ریاست وارد ریاست ٹونک ہوکر سید سراج احمد کے مکان پر فروکش ہوئے بتاریخ بست سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن و بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور صاحبزادہ زین العابدین خان صاحب نے مع فرزند ارجمند نظر باغ میں حاضر
ہو کر ملازمت بندگان والا حاصل کی اور حسب قاعدہ حضور میں نذر کر کے ایک گھڑی بیٹھ کر اپنے فرودگاہ پر آ گئے اور بتاریخ
چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور خلعت رخصت صاحبزادہ صاحب موصوف کو سرکار والا تبار سے مرحمت ہوا - اور بتاریخ پنجم ماہ مزبور
سنہ صدر نواب غوث محمد خان بہادر والی جاورہ بعارضہ ہیضہ رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے اور بتاریخ ہشتم ماہ مذکور احمد خان
وکیل مہاراؤ رام سنگھ بہادر والی کوٹہ مع سامان ٹیکہ صدر نشینی وارد ٹونک ہوا اول نذر کر کے نچھاور کے بعد ازان خریطہ
رئیس ممدوح کا پیش کر کے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا مومی الیہ پیشگاہ حضور والا میں آدھ گھنٹہ توقف کر کے اپنی فرودگاہ پر چلا آیا
بتاریخ بست و نہم ماہ صفر ۱۲۹۲ھ میں سورجمل چانداوت اور سید یوسف علی فتح گڈھ کے رئیس کی جانب سے بتقریب صدر نشینی
حضور پرنور سامان ٹیکہ کا لائے اور بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مشار الیہما حاضر حضور ہوئے اور نذرین گذار کر فتح گڈھ
کے رئیس کا خریطہ اور سامان ٹیکہ کا پیش کیا بندگان والا نے اسکو قبول کر لیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر مومی الیہما
خلعت کے ساتھ رخصت ہوئے - بتاریخ بست و یکم ماہ رجب المرجب سنہ مذکور محمد میدو خان معتمد رئیس راج گڈھ بسامان
ٹیکہ وارد ریاست ہذا ہوئے - اور اسی ماہ کی بارہوین تاریخ کو معزی الیہ نے دربار میں حاضر ہو کر اول نذر پیش کی بعدہ خریطہ رئیس
راج گڈھ کا ملاحظہ والا میں پیش کر کے سامان ٹیکہ کا پیش کیا اور بتاریخ شانزدہم ماہ مرقوم الصدر معزی الیہ حضور سے خلعت
رخصت پاکر راہی راج گڈھ ہوا مومی الیہ کی چندی ریاست سے روز رخصت تک جاری رہی اور بتاریخ بست و ہفتم ماہ اپریل
سنہ ۱۸۷۵ء جیسا کہ سدی ۱۳ سمت ۱۹۳۲ یوم جمعہ مہاراؤ رام سنگھ بہادر رئیس کوٹہ راہی ملک بقا ہوئے و بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۲۹۳ھ کو خاص الامراء اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ و صاحبزادہ محمد عمر صاحب و صاحبزادہ محمد جلال خانصاحب
بنا بر انجام مراسم عقد نکاح محمد ابراہیم علیخانصاحب کہ دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد زین العابدین خان سے قرار یاب ہوا تھا مع
پچیس سوار یک کمپنی پیادہ و نشان جے پور روانہ ہوئے اور ماہ مذکور کے ساتوین تاریخ کو جیپور میں داخل ہو کر ادائے مراسم نکاح
مین جانبین سے گفتگو ہوئی اور ماہ مرقوم الصدر کے آٹھوین تاریخ کو سعد اللہ خان ملازم ریاست جے پور نے صاحبزادگان
مسبوق الذکر کے دعوت کی اور نوین تاریخ کو محمد عثمان خانصاحب خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے صاحبزادون
کی دعوت کی اور دسوین تاریخ پنجشنبہ کو نکاح ہوا اٹھارہوین تاریخ صاحبزادگان موصوف داخل ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ
عقد نکاح دختر نیک اختر حضور پرنور کا صاحبزادہ محمد رضا خان عرف پیارے صاحب خلف صاحبزادہ زین العابدین خان سے

منعقد ہوا توپ کے گیارہ فیر اس تقریب فرحت ترتیب مین سر ہوئے اور گیارہوین تاریخ ماہ ربیع الثانی سنہ صدر شنبہ کے روز دو گھڑی دن چڑھے صاحبزادہ عبید اللہ خان صاحب برادر حضور پُرنور بعارضہ استسقا مبتلا ہوکر بوقت شب دو گھڑی رات رہے راہی ملک بقا ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اور بارہوین تاریخ کو موتی باغ مین کہ دفن گاہ روسائے ریاست ہذا ہے مدفون کیا۔ اور بتاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول سنہ صدر کو کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی مع میم صاحبہ و پسر خود کہ اکبرآباد جاتے تھے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی حسب معمول سر ہوئے اور بوقت باقی رہنے چار گھڑی دن کے میم صاحبہ مع پسر خود بسواری فینس کہ کہارون کی ڈاک قصبہ نوائی تک سرکار سے مامور تھے راہی اکبرآباد ہوئین اور ماہ اکتوبر کی تیسری تاریخ سنہ ۱۸۶۶ء کو چہارشنبہ کے روز میجر میگڈالن صاحب بہادر ٹونک مین داخل ہوئے۔ گیارہ توپین سلامی کی سر ہوئین اور مچھی بھون مین فروکش ہوئے۔ اور بوقت سہ پہر حضور انور واسطے ملاقات صاحبان موصوف کے نظرباغ مین تشریف لائے اور بعد ادائے رسوم عطر و پان وغیرہ حضور رخصت ہوکر کوٹھی بالاخانہ مین تشریف لائے بعد دو ساعت کے ہر دو صاحب واسطے ملاقات حضور انور کے بالاخانہ کی کوٹھی مین آئے بعد ادائے رسوم عطر و پان ہر دو صاحبان موصوف بجانب جے پور راہی ہوئے۔

کیفیت تشریف بری حضور انور بسوئے دار الخیر اجمیر شریف بتقریب ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان

بتاریخ ہبجدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر نواب صاحب بہادر مع متوسلان و معززان بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور اجمیر مین داخل ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حسب معمول دو کردہ تک استقبال کیا بعد ازان حضور والا نے پرتاب مل سیٹھ کے بنگلہ پر قیام کیا شترہ فیر توپون کے بطور سلامی رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے چلے سہ پہر کو حضور انور صاحب رزیڈنٹ بہادر کے بنگلہ پر واسطے ملاقات کے تشریف فرما ہوئے۔ لفٹنٹ بلیر صاحب نے قیام گاہ تک حضور کی پیشوائی کی اور حسب معمول رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سلامی کے شترہ فیر چلے بعد تین گھنٹہ کے حضور انور رخصت ہوکر اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے سلامی اتوپ حسب معمول عمل مین آئی۔ اور بتاریخ بست و یکم اسی ماہ کی صاحب رزیڈنٹ بہادر واسطے

ملاقات حضور انور کے تشریف لائے حضور نے بموجب قاعدۂ قدیم کے استقبال کیا ۔ ستره توپ سلامی کی حضور پُر نور کی عزت سے سر ہوئین ریذیڈنٹ بہادر نے قریب تین گھنٹہ کے قیام کیا بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے ۔ اکیس توپ سلامی نواب صاحب بہادر کی جانب سے سر ہوئین بتاریخ بست و دوم صبح کے وقت حضور پُر نور صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر تشریف لائے قریب تین گھنٹہ کے وہان قیام فرما کر اپنی فرودگاہ مین تشریف لائے اور شام کے وقت واسطے زیارت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کے گئے اور خانقاہ کے خادمون کو قریب دو ہزار روپیہ کے عنایت فرمایا اور بتاریخ بست و سوم حضور والا بہر واسطے ملاقات ریذیڈنٹ بہادر کے تشریف فرما ہوئے قریب تین گھنٹہ کے قیام فرما کر رخصت ہوئے بہر حضور والا واسطے زیارت مقبرہ حضرت سید حسین شہید نور اللہ مرقدہٗ کے تارا گڈہ کو گئے اور وہان کے خادمون کو بہت سا زر و سیم عطا فرمایا ۔ اور اسی روز چار گھڑی دن رہے صاحب ریذیڈنٹ بہادر آبو کو راہی ہوئے ۔ حضور والا مع ملازمین و اہل اسلام صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر واسطے تناول طعام ضیافت کے تشریف لیگئے بہر تاریخ بست و چہارم کو سید وزیر علی اور سید حفیظ علی نے سرکار والا کی دعوت کی حضور نے بوجہ ناسازی مزاج وہاج اونکے مکان پر نزول اجلال حلول اقبال نفرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب کو مع ملازمان معزز و اہل کاران ممتاز کے تناول طعام ضیافت کی اجازت دی اور بتاریخ بست و پنجم حضور انور نے مع لشکر ظفر پیکر دار الخیر اجمیر سے کوچ فرمایا خیام اقبال انضمام چہاونی نصیرآباد مین نصب کیے گئے نائب نے ایک کروہ تک استقبال کیا جنرل صاحب بہادر چہاونی دیولی نے بوجہ رحلت زوجۂ خود کے معذرت کر کے پیشوائی کی ستره فیر سلامی کے بوقت فرو کشی و واپسی چہاونی نصیرآباد سے سر ہوئے ۔ اور اسی قدر بوقت رخصت فیر سر ہوئے ۔ اور بعد ازان موضع کوتیانہ علاقہ کشن گڈہ مین قیام ہوا اور گوبند سنگہ ٹھاکر جاگیردار موضع مذکور مع ہر دو برادران مسمیان لچھمن سنگہ و آنند سنگہ حاضر ہوا اور نذر ادا کر کے یک راس اسپ پیشکش کیا حضور والا سے ہر دو نامبردگان کو خلعت عطا ہوا اور تاریخ بست و ہفتم کو کنارہ جوئی سود دریا کچہ وڑی سے یک کروہ کے فاصلہ پر جنوب کی جانب لشکر حضوری فرو کش ہوا و بتاریخ بست و ہشتم شام کے وقت حضور والا قلعہ امیر گڈہ مین داخل ہوئے توپ سلامی حسب معمول سر ہوئین و بتاریخ سیوم ماہ شوال المکرم سنہ مذکور دیوان شمس الدین پیشکار حضور پُر نور سے بنا بر انتظام بعض کارہائے متعلقہ پرگنہ سرونج مامور ہو کر راہی پرگنۂ مسطور ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور پرگنہ مرقومہ مین جا پہونچے چونکہ طبیعت حق جو حضور پُر نور کی دیوان مسطور کے حرکات ناشائستہ سے مکدر تہی بنا بر علیہ نسبت محمد دستگیر خان رسالدار کو کہ وہ عمدہ عامل سرونج پر سرفراز تہے حکم فرمایا کہ دیوان کو گرفتار کر کے قلعہ رحیم آباد عرف چہپرہ مین مقید کرین حسب الحکم والا بتاریخ بست و پنجم رسالدار مذکور داخل سرونج ہوئے

اور دیوان کو مقید کر کے رحیم آباد مین پہونچایا بتاریخ بست وششم ماہ شوال المکرم سنہ صدر کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی مع میم صاحبہ کہ بتقریب دورہ تشریف لائے تھے اندرگڈہ سے باستقبال معمولی ٹونک مین داخل ہوئے اور نظر باغ کے دروازہ کے محاذی ٹھیرے سلامی اتواپ کی بدستور سر ہوئین دو گھڑی دن رہے حضور والا واسطے ملاقات صاحب اجنٹ بہادر کے تشریف لائے حسب معمول صاحب اجنٹ نے لب فرش تک استقبال کیا حضور انور دو ساعت تک جلوس فرما کر بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے دوسرے روز چار گھڑی دن رہے صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور پرنور نظر باغ مین تشریف لائے - اور حسب معمول پیشوائی عمل مین آئی صاحب اجنٹ بہادر نے دو ساعت قیام فرمایا بعد عطر و پان کے حضور والا اور اجنٹ صاحب بہادر نے قواعد کمپو خاص کی مشاہدہ فرمائی وقت غروب آفتاب کے قواعد موقوف ہوئی اور شام کے وقت صاحب اجنٹ بہادر کے خیمہ کے روبرو آتشبازی شروع ہوئی اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ صاحب اجنٹ بہادر چہاونی دیولی کو روانہ ہوئے - گیارہ فیر توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے ۔ اور بتاریخ بست وششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر دہیرت سنگہ ٹھاکر لاوہ مع ریونت سنگہ ٹھاکر عوری خود و یک کس ٹھاکر و ڈوکار پرداز بنا بر نذر حضور انور بتقریب عید الضحیٰ داخل ٹونک ہوکر چہنی لال سیٹھ کے نوہرہ مین واقع علی گنج فروکش ہوئے دوسرے روز علی الصباح نظر باغ مین حاضر ہوکر نذر ادا کی بعد نذر نیم ساعت بیٹھکر رخصت ہوئے ریاست سے چندے حسب معمول تا واپسی ٹھاکر جاری رہے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ گنگا پرشاد معتمد رئیس جہالاواڑ مع سامان ٹیکہ کے بہتر نفر سوار و پیادہ ٹونک مین داخل ہوئے چندے سرکار سے مقرر ہوئے اور تاریخ پنجم روز یکشنبہ حسب درخواست مشار الیہ ایک ترپ رسالہ اور ایک کمپنی پٹالن کمپو خاص واسطے لانے سامان ٹیکہ کے مامور ہوئے اور بوقت یک پاس روز بر آمدہ موصی الیہ و جواہر علی نے نظر باغ مین حاضر ہوکر اول نذر ادا کر کے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا اور ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نثار کئے اور جواہر علی نے دو عدد روپیہ نذر اور ایک روپیہ نثار کیا موصی الیہما ایک ساعت بیٹھکر رخصت ہوئے اور اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ مشار الیہ نے مع جواہر علی حاضر دربار ہوکر پانچ روپیہ نذر اور دو روپیہ نثار کئے جواہر علی حسب سابق نذر و نثار عمل مین لایا من بعد جانب بندگان عالی بنام نامبردگان خلعت عطا ہوا اور اسی تاریخ وہ جہالاواڑ چلے گئے اور بتاریخ دہم ماہ مذکور نکاح دختر نیک اختر حضور پرنور کا صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب سے جامع مسجد مین منعقد ہوا گیارہ فیر توپ اس تقریب فرحت قریب مین سر ہوئے اور اسی ماہ کی سترہوین تاریخ کو چار گھڑی دن رہے حضور انور مع مصاحبان خاص خورشید باغ مین رونق افروز ہوکر پہر دن چڑھے علیگڈہ کو تشریف لے گئے حسب دستور

قلعۂ علیگڈہ سے انواب سلامی سرہوئین اور اسی ماہ کی بیسوین تاریخ چہار گہڑی دن چڑہے علیگڈہ سے موضع لاکہیری علاقہ بوندی مین مقام ہوا اور بتاریخ بست و دوم مانگرول علاقہ کوٹہ مین قیام ہوا اور بتاریخ بست ۲۳ و سوم باران علاقہ کوٹہ مین قیام کیا چہار گہڑی دن رہے پرتاب چند گماشتہ سیٹہ دان مل نے دربار مین حاضر ہوکر نذر کی اور میوہ سبز کی ڈالی پیشکش کی اور بتاریخ بست و چہارم روز جمعہ بندگان والا رحیم آباد عرف چہبڑہ مین داخل ہوئے یازدہ شلک انواب سلامی قلعۂ رحیم آباد سے سرہوئین اور نذرہا کے عامل پرگنہ و افسران سپاہ و اہل عملہ و سیٹہان و مہاجنان وغیرہ بمعرض قبول آئین حضور کے بنفس نفیس انتظام ملکی و مالی فرماکر چند موضع جدید معمور اور آباد کئے اور بجانب صولت جنگ دروازہ ایک گنج جدید آباد کرکے موسوم بہ **علی گنج** فرمایا حسب الحکم بتاریخ پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ رونق افروز رحیم آباد ہوئین اور اسی ماہ کی بیسن تاریخ کو محب اللہ خان معتمد رئیس جہالاواڑ رحیم آباد مین حاضر ہوا اوسکی مہمان نوازی کی گئی اور یکم تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ صدر کو محب اللہ خان مذکور کو حضور پرنور سے خلعت پاکر رخصت ہوا اور بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ مذکور دیوان شمس الدین احمد کہ مقید قلعۂ رحیم آباد مین تہے حسب الحکم حضوری بعد عفو تقصیرہا ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوئے اور اسی تاریخ کو صاحبزادہ محمد حافظ جلال خان صاحب نے اس جہان فانی سے بوقت ملک جاودانی رحلت فرمائی ۔ اور اسی ماہ کی ساتوین تاریخ شیخ اعظم علی و شیخ چاند متعینہ توشہ خانہ کو منجانب ریاست ہذا مع سامان خلعت صدر نشینی مجلس کوٹہ بجانب کوٹہ روانہ فرمایا گیا اور بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور یوم آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ حضور پرنور سرونج کو روانہ ہوئے ۔ اور بتاریخ ہفتدہم بوقت نصف اللیل سرونج مین داخل ہوئے صبح کو نذر تمام کارپردازون کی قبول فرمائی اور انتظام مالی و ملکی کو سرانجام دیا اور بتاریخ بست و دوم چہار گہڑی دن چڑہے سرونج سے حضور پرنور نہضت فرماکر بعد قطع مراحل و منازل بوقت عصر فائز ٹونک ہوئے ۔

کیفیت ملاقات یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ با نواب لارڈ سر جان لارنس صاحب بہادر وائسرائے گورنر جنرل بہادر بمقام اکبر آباد

بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر نواب یمین الدولہ بہادر داخل اکبر آباد ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر ۔ ایجستان مع بلیر صاحب بہادر شاہ گنج تک کہ لشکرگاہ سے بفاصلہ دو کوس کے واقع تہا بمعت مشایعت تشریف لائے ۔ اور جس وقت

کہ نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ ہوئے ہفتدہ شلک الواپ سلامی قلعہ اکبر آباد سے سر ہوئین اور بتاریخ سے اتم ماہ مذکور نواب گورنر جنرل بہادر رونق افروز اکبر آباد ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ نومبر ۱۸۶۶ء مسٹر سنکوٹ صاحب افسر اسٹیشن بہ بلکمنٹ نے مع چہار سواران اردلی صاحب رزیڈنٹ بہادر کے مشایعت نواب یمین الدولہ بہادر کے فرمائی نواب صاحب بہادر مع ہفت سرداران مفصلہ ذیل داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر ہوئے۔ صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب ۔ صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خانصاحب ۔ افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ ۔ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب ۔ حافظ احمد حسن بدایونی ۔ حسب معمول الواپ سلامی سر ہوئین سواران رسالہ دکمپنی نے سلامی ادا کی نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی وہ نذر معاف ہو گئی چہار منٹ تک جلسہ رہا بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے ۔ اور بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور تاج گنج مین روشنی چراغان ہوئی نواب صاحب بہادر بنا بر تماشائے چراغان مع ہمراہیان مذکورین مثل دیگر روسا رونق افروز تاج گنج ہوئے ۔ اور بتاریخ شانزدہم ماہ نومبر نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر نے جملہ روسا سے ملاقات بازدید کی چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور خیمہ نواب صاحب بہادر مین رونق افروز ہوئے بست و یک ضرب الواپ سلامی عمل مین آئین بعدہ پنجاہ و یک کشتی ہائے سامان قیمتی ہشت ہزار روپیہ کارگذاران نواب صاحب بہادر نے پیشکش کین اور مالائے مروارید بدست خود نواب صاحب بہادر نے زیب گلوئے ویسرائے بہادر فرمائی بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے ۔ اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور دربار عطائی تمغہ منعقد ہوا نواب صاحب بہادر مع افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ و حافظ احمد حسن بدایونی داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر ہوئے ۔ سلامی کسی رئیس کی نواب گورنر جنرل کی جانب سے بعرض عمل مین نآئی رئیس جودھپور اور رئیس قرولی کو بجانب ویسرائے بہادر تمغہ رئیس دلاور اعظم ستارہ ہند عطا ہوا بعد ازان صاحبان انگریز کو سی و سہ تمغہ مرحمت ہوئے بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع پنج ہمراہیان یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر و افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ و اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ و خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ داخل خیمہ گورنری ہوئے نواب یمین الدولہ بہادر نے یک صد و یک اشرفی اور صاحبزادہ

حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر نے پنجاہ و یک اشرفی و دیگر ہمراہیان نے یک یک اشرفی پیشکش کین نواب گورنر جنرل بہادر نے قبول فرماکر اپنا ہاتھ رکھ دیا بعدہ تمام اشرفیان داخل گنجینۂ گورنری ہوئین اور خلعت بجانب گورنر جنرل بہادر نواب صاحب بہادر کو عطا ہوا اور بتاریخ چہاردہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر لشکر کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی ٹونک کہ اکبرآباد سے بجانب دہلی کے جاتا تھا وارد ٹونک ہوا اور بمحاذی دروازۂ نظرباغ قیام کیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب موصوف مع ڈاکٹر باستقبال معمولی تشریف لاکر نظرباغ مین قیام کیا یازدہ توپ سلامی بحسب معمول عمل مین آئین بعد نماز مغرب حضور پُرنور دیوانخانہ مین تشریف لائے تماشا گر انگریزی حاضر ہوکر تماشا دکھانے مین مشغول ہوا صاحب ایجنٹ بہادر و میم صاحبہ بھی اس محفل مین شامل ہوئین قریب دو ساعت کے تماشا رہا بعد تماشا و تواضع عطر و پان رخصت ہوئے اوسکے دوسرے روز کہ انگریزوں کا بڑا دن تھا گلدستہ و میوہ وغیرہ سرکار دولتمدار سے صاحبان ممدوح کے خدمت مین بھیجے گئے اور بعد نماز ظہر خاص کیمپ ریٹ پر حاضر ہوا اور بندگان حضور والا بعد نماز عصر ریٹ پر تشریف لاکر سپاہ کا سلام قبول فرماکے خیمہ اجنٹ صاحب بہادر مین داخل ہوئے۔ صاحب اجنٹ بہادر نے خیمہ تک پیشوائی کی بندگان عالی قریب ایک ساعت کے بیٹھ کر بعد عطر و پان کے برخاست ہوئے۔ اور ہاتھیون پر سوار ہوکر ریٹ پر تشریف لائے۔ قواعد غروب آفتاب تک رہے۔ بعد ازان حضور پرنور نے نظرباغ مین تشریف لاکر نماز مغرب ادا کی صاحبان موصوف کے خیمہ کے روبرو روشنی چراغان ہوئی اور آتشبازی چھوڑی گئی اور بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے گیارہ توپ سلامی سر ہوئین۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور لشکر صاحب اجنٹ بہادر کا کوچ ہوا۔

کیفیت معزولی جناب یمین الدولہ وزیرالملک جناب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ۔ و مسند نشینی حضرت امین الدولہ وزیرالملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ

جناب یمین الدولہ وزیرالملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نے تا مدت سترہ سال و ہشت ماہ بعد کرو حکومت فرمائی۔

آخر کار بجرم کشت ٹھاکران قصبہ لاوہ کہ پیش ازین متعلقہ ریاست ہذا برنگ گلشن آباد عرف جاورہ تھا بحکم صاحبان انگریز مقیم بلدۂ
بنارس ہوئے اوسکی کیفیت بطور خلاصہ لکھی جاتی ہے کہ بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۸۶۶ء بوقت یکپاس شب گزشتہ مسمی رویت سنگہ
عم دہیرت سنگہ ٹھاکر قصبہ لاوہ مع یک پسر و دو کامدار و سیزدہ ہمراہیان بمکان رئیس الحکما مشیر الملک مسیح الزمان وفادار خان حکیم سید محمد
سرور شاہ خان بہادر صمصام جنگ سپاہیان ولایتی کے ہاتھ سے مارے گئے مگر ٹھاکر دہیرت سنگہ مع چند صاحبان خود کہ دیوان
شمس الدین احمد کی حویلی پر فرو کش تھا قتل سے بچ گیا ۔ بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ مطابق بستم ماہ دسمبر ۱۸۶۷ء
خریطہ مشعر معزولی نواب صاحب بہادر و مسند نشینی خلف اکبر یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر منجانب اجنٹ بہادر آیا
نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس اپنے خلف اکبر کو زیب مسند فرما کر اولاً بہاونی دیولی تشریف فرما ہوئے بعدازان بحکم
صاحبان انگریز بلدۂ بنارس مین سکونت پذیر ہوئے اور نواب صاحب بہادر ممدوح کو بوقت روانگی بنارس منجانب اجنٹ بہادر سہ لک
روپیہ نقد او رجنس کی اجازت ہوگئی تھی چنانچہ نواب صاحب بہادر نے نقد ایک لک [illegible] اور جنس [illegible] موجودہ خزینہ
جاورہ سے اپنے ہمراہ لیگئے اور باقی یک لک وچہل ہزار روپیہ بطریق قسط ۱۸۷۰ء تک ریاست ہذا سے وقتاً فوقتاً بھیجا گیا اور
بخشش شصت ہزار روپیہ سالانہ مقررہ اجنٹی موصوفہ کہ پانچ ہزار روپیہ ماہانہ ہوتے ہین تاحین حیات ریاست ہذا سے جاری رہا و صاحبان
جدید نواب صاحب بہادر مثل حکیم سید سرور شاہ و مولوی محمد حسن بدایونی و نصیر الدین کوتوال ریاست ہذا سے برخاست کیے گئے
حکیم مقدم الوصف اولاً قلعہ چنار گڈہ مین مقید رہے بعدۂ زیر قلعہ مذکور نظر بند رکھے گئے اور بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۸۶۸ء اول حکیم مسطور
کی خوراک کے لیے بحکم سرکار انگریزی شانزدہ روپیہ ماہوار مقرر ہوے تھے بعدۂ حسب الحکم صاحب کلان بہادر چہل روپیہ ماہوار تا
حین حیات موصی الیہ مقرر کیے گئے ابتدا از نواب صاحب بہادر کے ۱۹ فیر توپ سلامی کو سرکار انگریزی کی طرف سے مقرر تھی وقت
معزولی نواب صاحب بہادر چند فیر توپ سلامی سے کم ہوکر گیارہ فیر رہگئے اور بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۵ھ مطابق یکم جنوری
۱۸۶۹ء کو کرنیل کیٹنگ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان رونق افروز ریاست ہذا ہوئے امین الدولہ وزیر الملک نواب
حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر دام اقبالہ سے ملاقات فرمائی نواب صاحب بہادر نے دیوانخانہ کے لب زینہ تک استقبال کرکے
صاحب بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر دیوانخانہ مین لائے بعدازان صاحب کلان بہادر نے دیوانخانہ پر چڑھکر سواد قلعہ معلی کو ملاحظہ
فرمایا بعد ایک گھنٹہ کے اپنی فرودگاہ پر تشریف لیگئے ازان بعد بتاریخ یازدہم ماہ مذکور علی الصباح بجانب قصبہ نوائی علاقہ جے پور مع صاحبزادہ
حافظ عباد اللہ خان صاحب کے کوچ کیا دوسرے روز بعد فہمائش بسیار از بسیار در بارہ انتظام امور ریاست صاحبزادہ صاحب ممدوح کو

شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولتجنگ جی سی آئی ای والی ٹونک دام اقبالہ

رخصت فرمایا اور تین روز کے بعد کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک صاحب کلان بہادر سے رخصت ہو کر ٹونک مین تشریف لائے اور ایک ماہ تک قیام پذیر رہے اور اسی اثنا مین کپتان جیمس بلیر صاحب بہادر بعہدہ اسسٹنٹی مامور ہوئے اور انتظام اکثر امور کا ارباب پنچایت کی راے سے سرانجام دیتے تھے **تفصیل ارباب پنچایت** صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب مدار المہام - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ - مدبر الملک مشیر خاص ابو سلیمان منشی محمد ظہور علی خان عباسی بعد ازان منشی صاحب موصوف بباعث ضعف و پیری خواہان پنشن ہوئے سرکار والا سے اونکی پنشن منظور ہو گئی اور اونکی جگہ شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ مامور ہوئے اسی ایام مین ایک قانون بہ تجویز صاحب اجنٹ بہادر بنا بر کارروائی محکمہ جات مرتب ہوا اوسکی ایک ایک نقل ہر ایک محکمہ مین بہت عملدرآمد بھیجی گئی اور اسی زمانے مین جیمس بلیر صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ جے پور ہو کر فائز ریاست ہذا ہوئے اتوپ سلامی بدستور ہوئین پھر چند روز کے بعد صاحب موصوف ریاست بھرتپور کے اجنٹ ہو گئے اور یہان اونکی جگہ کرنل سی بلیر صاحب اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر مامور ہوئے - بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۶ھ مطابق نہم ماہ جون ۱۸۶۹ء کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی نے انتقال کیا اونکی جگہ کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو میو صاحب بہادر اجنٹ ریاست ہذا ہوئے حسب دستور ریاست سے خریطہ تہنیت بنام اجنٹ صاحب موصوف لکھا گیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری نواب صاحب بہادر مع شیخ نذیر محمد اتالیق و چند کسان مصاحبین و ملازمین بطریق سیر و شکار قصبہ بگروی متعلقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے وہان سے بسواری شتران تیز رفتار عازم سیر بلدہ جے پور ہوئے بتاریخ یکم رجب المرجب یوم پنجشنبہ داخل جے پور ہو کر ماجی کے باغ مین قیام فرمایا اور اوسی روز بسواری اسپ شہر جے پور کی سیر فرمائی بتاریخ دوم روز آدینہ دیوان شمس الدین احمد نے خبر تشریف آوری حضور والا سنکر فواکہ تر و خشک و شیرینی ہر قسم و طعام ہا انواع پیشکش کیے اوسی روز حضور والا نے بازار اور گھاٹ کی بھی سیر فرمائی اور بتاریخ سوم روز شنبہ آمیر کی سیر کی اور بتاریخ چہارم روز یکشنبہ حضور والا کی ملاقات مہاراجہ رام سنگھ بہادر والی جے پور سے بوساطت کپتان بلیر صاحب بہادر کہ اوس ایام مین انچارج صاحب رزیڈنٹ بہادر کے تھے راج محل مین کرسیون پر ہوئی اور مہاراجہ رام سنگھ بہادر نے لب فرش تک استقبال حضور پُرنور کا کیا بعد ادائے رسوم اتحاد و دوستانہ طوائفان پری پیکر کا ایک گھنٹہ تک رقص رہا بعد ازان نواب صاحب بہادر مہاراجہ صاحب بہادر سے رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ پنجم روز دوشنبہ سامان دعوت اور ایکہزار روپیہ نقد مہاراجہ رام سنگھ بہادر

سے نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کو بھیجا اور بوقت شام مہاراجہ صاحب بہادر تن تنہا نواب صاحب بہادر کی فرودگاہ پر آئے حضور پرنور نے

تا لب فرش استقبال کیا اور کرسیوں پر ملاقات ہوئی بعد طے مراسم رسمیہ دوستانہ مہاراجہ صاحب بہادر مرخص ہوئے بتاریخ نہم روز

آدینہ بوقت سہپر نواب صاحب بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر ٹونک میں تشریف لائے بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۷ھ

مطابق سیزدہم ماہ مئی ۱۸۷۰ء کرنل سی ہیر صاحب بہادر اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ تبدیل ہو کر بجانب ملک

دوار روانہ ہوئے اور اسی تاریخ بوقت یک پاس شب گزشتہ دختر نیک اختر بشکول کلان حضور پرنور تولد ہوئے ہر ایک توپخانہ

سے اتواپ سر ہوئیں۔

کیفیت ملاقات امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ

با نواب لارڈ آف میو صاحب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و دوم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۷ھ مطابق سیزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۷۰ء نواب امین الدولہ بہادر دار الخیر اجمیر میں داخل ہوئے

کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو سیور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و کپتان کوٹ صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بہادر راجستان و کمشنر

اجمیر نے حسب معمول دو کوس تک استقبال کیا بعد ازان نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ خود ہوئے انگریزی کمپنی نے

حسب معمول سلامی ادا کی چونکہ توپخانہ انگریزی چھاؤنی نصیر آباد میں تھا نواب صاحب بہادر کے توپخانہ سے گیارہ فیر بطور سلامی

حسب مراتب صاحبان موصوف سر ہوئے - بتاریخ بستم ماہ اکتوبر نواب گورنر جنرل بہادر کی خبر تشریف آوری سنکر جملہ روسار

ہندوستان نے باغ شاہ علی تک کہ دار الخیر اجمیر سے بفاصلہ ایک کروہ ہے استقبال کیا اوسی روز آٹھ بجے شب کے

مصاحب ویسرائے بہادر اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر و پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و یک صاحب سکرٹری برائے مزاج پرسی

حضور نواب صاحب بہادر فرودگاہ پر تشریف لائے بعد مزاج پرسی واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور دربار

خاص روسا منعقد ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے ہر ایک رئیس سے وقتاً فوقتاً علی قدر مراتب ملاقات فرمائی چنانچہ سات

بجے دن کے بعد ملاقات رئیس کشنگڈھ حضور نواب صاحب بہادر سے مع شش سرداران مفصلہ ذیل

ملاقات ہوئی -

اسمائے سرداران ہمراہی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان برادر حضور - صاحبزادہ محمد سعید خان ماموں حضور - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر موج حضور ہی - عند الملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر و فارن سکرٹر نے تا دروازۂ احاطہ استقبال کیا اور انگریزی پلٹن نے سلامی ادا کی اور توپ سلامی بدستور سر ہوئیں حضور نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی اور دیگر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی بطور نذر پیشکش کی بعد ازاں حضور ممدوح کو بجانب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند خلعت عطا ہوا ویسرائے بہادر نے مالائے مروارید اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو پہنائی بعد عطر و پان مرخص ہو کر حضور والا مع سرداران ہمراہی اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور نو بجے دن کے دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مذکورہ بالا بشان بعث و اتواپ سلامی معمول خیمہ گاہ نواب گورنر جنرل بہادر میں داخل ہوئے ویسرائے بہادر نے اسپیچ کھڑے ہو کر پڑھی بعد ازاں نواب صاحب بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے اوس روز ویسرائے بہادر نے جلد رہا سے ملاقات بازدید فرمائی چنانچہ نواب صاحب بہادر سے بھی حسب دستور ملاقی ہوئے عند الملاقات یہ سردار نواب صاحب بہادر کے ہمراہ تھے - صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب برادر حضور - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب برادر حضور - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر فوج حضور ہی - صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب ماموں حضور - صاحبزادہ امداد اللہ خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب - جلال الدین خان - و کمال الدین خان و سید نور الہدیٰ بخشی الملک و محمد امین الدین میر منشی معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان حکیم سید ارشد علیخان طبیب خاص و کپتان محمد سعادت علیخان نبیرۂ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ - و حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابو سلیمان بخشی محمد ذو الفقار علیخان و کپتان شیخ مرتضیٰ - نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے حضور نواب صاحب بہادر فرمائی بعد تقسیم عطر و پان و قبول پیشکش رخصت ہوئے اکیس فیر اتواپ کے بطور سلامی سر ہوئے اور وہ سردار کہ استقبال کے

لئے بھیجے گئے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کو رئیس جہالاواڑ کے خیمہ تک پہونچا کر واپس آئے بتاریخ بست و یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کپتان سی بلیر صاحب بہادر مع خریطہ صاحب کلان بہادر راجپوتانہ مشعر حصول اختیار ریاست نسبت حضور پرنور دام اقبالہ تشریف فرمائی ریاست ٹونک ہو کر جمیع خاندان و اراکین والاشان کے روبرو نواب صاحب بہادر کو اختیارات کلی کا مژدہ سنایا اس تقریب فرحت قریب مین القاب تہنیت سے ہوئین اور جملہ اقارب و ملازمین ریاست نے حضور مین نذرین گذارین اور منجانب ریاست بنام جمیع عمال پرگنات پروانہ جات متضمن مژدہ اختیار ریاست سراسر راحت مع اجازت سر ہونے القاب سلامی بست و یک ضرب کے جاری ہوئی اور صاحب اسسٹنٹ بہادر موصوف بدستور سابق نگران ریاست رہے مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین جو قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے۔

قصیدہ

صبح نوروز پے تہنیت از جا برخاست
پردہ از عارض خورشید دل آرا برخاست

علم دولت و اقبال بجنبش آمد
از پے مرحبا آواز تبیر ابر خاست
(بمعنے نقارہ ۱۲)

دست قدرت نقاب از رخ خورشید کشود
شبنم آئینہ بکف بہر تماشا برخاست

نوعروسان چمن جلوہ برنگے کردند
کہ بدامادشدن بلبل شیدا برخاست

شانہ بر طرہ شمشاد صبا تا بکشید
دامن و جیب پراز عنبر سارا برخاست

نرگس و نسترن و یاسمن و نسرین را
پردہ از دیدہ ز دل شور تمنا برخاست

غنچہ در دست چو مینا ئے مئی ناب گرفت
در چمن جام بکف نرگس شہلا برخاست

می زند چشم بہر دم گل بادام سبے
تا شگوفہ بتماشائے کہ از جا برخاست

رنگ گل خامہ من ریخت ازین تازہ غزل
کہ ز مرغان چمن شورش و غوغا برخاست

غزل

نالہ تا از دل سودا زدۂ ما برخاست
گرد می شد و از دامن صحرا برخاست

گل بسر جام بکف خندہ بلب زلف بپا
بہمہ رنگ فسون و بسر رعنا برخاست

جلوہ گر ہمچنان غنچۂ بادہ فروش
کہ حجاب از نظرِ موسن و ترسا برخاست

بود در عارضِ یوسف چہ غضب برق گزو
دود از خرمنِ امیدِ زلیخا برخاست

مردمان را ہمہ در خونِ جگر بنشانید
فتنۂ چشم تو روزیکہ بیغما برخاست

جانبِ صورتِ خوب آئینہ اقدام کند
بہر تعظیم پری شیشہ ہم از جا برخاست

در جہان نقش نشانید چنان نومیدی
کز نگینِ دل من نامِ تمنا برخاست

وائے بر عاشقِ دیوانہ کہ او در کویش
بچہ اندوہ نشست و بچہ غوغا برخاست

آہ برگشت غبارِ نظرم از گریہ
از برم دوشش کہ آن آئینہ سیما برخاست

قلم را بسر از مدح ہمایون سوزیست
تا شنید اسم بزرگش بتولا برخاست

عدل و دادش بچمن تا کہ قدِ خود آراست
یک قلم مو بہ تنِ سرو سراپا برخاست

آفتابی شدہ از مطلعِ کشور طالع
للہ الحمد حجابِ شبِ یلدا برخاست

لطفِ حق ہست کہ نواب امین الدولہ
موئے کز ہیبتِ او بر تنِ اعدا برخاست

باذل و عادل و زیبا کش حسن دانش
برد سادہ کہ نشست او خرد از پا برخاست

تا کہ نامش چو نگین نقش در ایام نشاند
حکم فرمان وصی قیصر و دارا برخاست

ابر نیسان خجل ست از کفِ در افشانش
شور از ہمتِ او در دلِ دریا برخاست

بسکہ او ذرہ نوازی بجہان کرد چو مہر
ناتوان صبح کہ بود ست توانا برخاست

کس بعہدش نکند شکوۂ جورِ افلاک
رسمِ ظلم و ستم از عالمِ دنیا برخاست

آشیان در کنفِ لطف و چو عصفور بہ بست
ودیدش از در چو شاہین بمدارا برخاست

بختش آمد کہ کند ہمچنین پیشش دامان
بعطا دست او چون از ہمہ بالا برخاست

خطِ اقبال او در دہر بکرسی بنشست
ہر کہ از حکم او برخاست ز دنیا برخاست

وصفِ الطافِ او اے آبرو دارو نہ حدے
عالم از دوستی او بتولا برخاست

اور بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق چہار دہم ماہ جنوری ۱۸۸۱ء صاحب کلان بہادر بتقریب خلعت بحضور والا موضع سندولی علاقۂ ریاست ہذا مین وارد ہوئے استقبال کے لیے معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ وصاحبزادہ محمد اسفند یار خان جرنل فوج ظفر موج وکپتان محمد سعادت علیخان اہلکار وسید محمد سعید صاحب اہلکار داخل موضع مذکور کے ہوئے اور بعد پیشکش طعام و دیگر لوازمات سبزور سد رسانی صاحب کلان بہادر سے بوقت سہپر ملاقات کی بتاریخ بست و سوم ماہ شوال المکرم مطابق پانزدہم ماہ جنوری ۱۸۸۱ء حضور نواب صاحب بہادر مع کپتان میور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی کہ صاحب کلان بہادر سے ایک روز پہلے روانہ ہوتے تھے اثنائے راہ مین درمیان موضع سورن اور جھبور کے کہ ہر دو مواضع علاقۂ ریاست ٹونک سے ہین حضور انور نے صاحب کلان بہادر سے بسواری اسپ ملاقات فرمائی اوّل صاحب کلان بہادر نے فرمایا کہ کل سات بجے دن کے قلعہ معلی مین باجتماع جملہ اہل خاندان ومعتمدان دربار عطائے خلعت منعقد ہوگا بعد تجویز عطائے خلعت بوقت سہپر قرار یاب ہوئی چنانچہ صاحب کلان بہادر وکپتان میور صاحب بہادر ومور صاحب ڈاکٹر بسواری فیلان مع صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب مدار المہام ریاست ۔ وصاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب وصاحبزادہ محمد منیر خان صاحب اخلاف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم وصاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب خلعت اصغر جناب وزیر الدولہ بہادر ومحمد ممتاز علیخان وسید فضل حسین وکلا کہ پیشوائی کے لئے گئے تھے مع مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی کہ خریطہ گورنری لائے تھے خلعت کی کشتیان لیکر اپنے خیمہ گاہ سے بجلوس سواران وپیادگان جہاؤنی دیولی بصد تزک واحتشام بازار علی گنج وامیر گنج مین ہوتے ہوئے قلعہ معلی مین داخل ہوئے حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئین صاحب کلان بہادر نے روبرو جملہ اہل خاندان ومعتمدان خلعت مسند نشینی عطا کر کے مالائے مروارید خاص اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب صاحب بہادر فرمائی اور مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی نے خریطہ گورنری موسومہ نواب صاحب بہادر کھڑے ہو کر پڑہا نواب صاحب بہادر نے بکمال خیر اندیشی ودور بینی گورنمنٹ ملکۂ معظمہ عالیۂ انگلستان کا شکریہ ادا کیا بعدہٗ دربار برخاست ہوا صاحب کلان بہادر تشریف لیگئے بتاریخ شانزدہم ماہ ذی قعدہ مطابق پنجدہم ماہ فروری سنین صدر صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب فیروز جنگ کلکتہ کے سفر سے باستقبال حضور پرنور داخل ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ بست وپنجم ماہ ذیقعدہ مطابق بست وہفتم ماہ فروری سنین صدر صاحبزادہ صاحب ممدوح الیہ پیشگاہ حضور معدلت گنجور سے بعہدۂ نیابت سرفراز فرمائے گئے اور باجتماع جملہ اہل خاندان واعیان جمیع ملازمان پروانۂ عہدۂ نیابت مع خلعت معمولہ سی کشتی ویک زنجیر فیل ویک راس اسپ وپالکی وچتر باکوکش زرین حضور والا سے

تصویر ثقۃ الامرا افتخار الملک جناب صاحبزادہ محمد عبیداللہ خانصاحب بہادر ضیغم جنگ سی ایس آئی نائب ریاست و ایس پریزیڈنٹ مجلس عالیہ کونسل خلف حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مکان جنت الفردوس

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

عطا ہوا موئلف نے جو اس تقریب فرحت ترتیب مین قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے

قصیدہ

ضیائے نیر چرخ برین زہے نائب ... چراغ روشن اہل زمین زہے نائب
ظہیر و انس و امر گزین زہے نائب ... برتبہ از ہمہ بالانشین زہے نائب
نہال جود و سخاوت بہار لطف و عطا ... گل شگفتہ باغ یقین زہے نائب
بعید نیست کہ او سرور زمانہ شود ... بہر نقیر کہ باشد معین زہے نائب
شکستہ دل ز در او نمیرود سائل ... نشد ز دوست کسے شرمگین زہے نائب
سپہر کرم آفتاب جاہ و حشم ... جلائے مرآت اہل زمین زہے نائب
وگر باو بود احتیاج ظل ہما ... بہر سرکہ نہد آستین زہے نائب
سلوک او بجہان کرد دشمنان ز دوست ... بدل نداشتہ جز مہر کین زہے نائب
بہ بذل و لطف برآورد نام در عالم ... نشاند نقش سخا بر نگین زہے نائب
بدام خویش کند بند طائر را ... جو بر شکار نماید کمین زہے نائب
کند موافق ارشاد حق تعالی کار ... رموز دان کلام مبین زہے نائب
ز بخل و بغض و عداوت کشیدہ دامن دور ... بلطف و مہر و مروت قرین زہے نائب
سپاہ خصم کجا تاب جنگ او دارا ... دَرَد ز ہزار صف آہنین زہے نائب
شوند بستہ سر سرکشان لفترا کش ... نہد بہ توسن جرأت چو زین زہے نائب

اور اسی سال مین عقد نکاح صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کا دختر نیک اختر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ جشن انعقاد اس قطعہ سے ظاہر ہے

عبید اللہ خان نوشاہ عالم ... بہ شان او تعالی اللہ تبارک
چہ بزم فرحت و عشرت بیاراست ... طرب از وے بیکدم نیست منفک

بغرِ گفتن تاریخ بودم	شنیدم از لسانِ غیب اینک
بہارِ حسن مے گوید باتما	مبارک جشنِ جمشیدی مبارک

[illegible]ھ

اوراس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع

عبید اللہ خان نوشاہ بنے زین

بتاریخ بست وپنجم ماہ ذی الحجہ مطابق بست وہشتم ماہ مارچ سنین صدر کپتان میو صاحب داخل ریاست ہذا ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور نواب صاحب بہادر سے ملاقات کرکے کپتان جیمس بلیر صاحب بہادر کے عیادت کے واسطے بجانب قرولی روانہ ہوئے اتفاقاً اسی تاریخ آٹھ بجے دن کے کپتان جیمس صاحب بہادر نے بمقام قرولی انتقال کیا بتاریخ بست وششم ماہ ذالحجہ مطابق بست ونہم ماہ مارچ سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر نے صفیہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب سے نکاح ثانی فرمایا اوسکے دوسرے روز طعام ولیمہ علما وصلحائے شہر کو نظر باغ مین کھلوایا بتاریخ ہفتدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ء بنگلوئے حضور انور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس علیخان نام رکھا گیا۔ افسوس صد افسوس بعد چندے اوس مولود مسعود نے انتقال کیا۔ اوراسی سال مین صاحب زادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب خلف الصدق حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر نے کہ بمقام دارالخیر اجمیر مین عہد نواب وزیرالدولہ بہادر سے بسبب نزاع باہمی سکونت پذیر تھے۔ ریاست ہذا مین آکر انتقال فرمایا صاحبزادہ صاحب مرحوم کی عمر مین یہ سجع کناہ تھا۔

اخترِ برجِ کرم عبدالکریم ابنِ امیر

اوراسی سال مین جنابہ سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اول حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے انتقال فرمایا اونکی جاگیر تعدادی لعہ ۳۱ شامل خالصہ ہوئے۔ اوراسی سال مین مندرونکی درستی اور تعمیر کی اجازت کہ چالیس برس سے مسدود تھی بصلاح اجنٹ ہندوتی و ٹونک بعرض وقوع آئی بتاریخ بست وششم ماہ ذی الحجہ مطابق ہجدہم ماہ مارچ سنین صدر موافق دوازدہم چیت بدی سنہ ۱۹۲۰ روز شنبہ وقت نصف شب بنگلوے دولت واقبال افتخارالامرا فخرالملک صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان بہادر فیروز جنگ نائب الریاست فرزند ارجمند تولد ہوا اوس۔ آفتاب چرخ نکواختری ۔ خوب سیرت ۔ بلند اختر ۔ مہر کشورِ ہندستان ۔ آفتاب عبیداللہ خان کا اسم تاریخی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان حاکم الملک رکھا گیا اور تاریخ ولادت اس مثنوی کے آخر مصرع سے بھی صاف ظاہر ہے

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان مرحوم خلف الصدق حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

مدارالمهام ریاست که هست — بر قدر او قدر افلاک پست
چو گردید سرسبز باغ مراد — شده یعنی روشن چراغ مراد
بشنگوے والاے آن نامور — ز برج حمل مهر شد جلوه گر
چو غواص طبعم به بحر سخن — پے سال تاریخ شد غوطه زن
گهر سنج شد خضر فرخ نهاد — که طفل جوان بخت والا نژاد
۱۲۸۷ هجری

اور اسی سال میں بنگلہ سے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند بطن دختر صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم سے تولد ہوا اس کا نام صاحبزادہ **عبد القیوم خان** رکھا گیا۔ چنانچہ تاریخ ولادت ہذا سے صاف ظاہر ہے ؎

بافضال خداوند یگانه — کریم و خالق و رزاق متعال
چو صاحبزاده نامی عبد قیوم — گرامی خان والاشان باقبال
چو خورشید درخشان گشت طالع — فروزان شه جهان جاه و اجلال
سکان حضرت اعزاز امرا — معز الملک بحر جود و افضال
که صاحبزادهٔ احمد خان بهادر — بشوکت جنگ هست آن فرخ افعال
شده بیت الشرف خورشید و مه را — که زان برجیس گیرد فرخی فال
که بود از پنجشنبه نیمه روز — ز رمضان هفتمین بے قیل و بے قال
که هاتف اختر اعزاز تاریخ — بگوشش جان من فرمود فی الحال
[illegible]

بتاریخ پنجم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۰ ہجری کپتان چیک صاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہو کر بنگلہ واقع کوچہ پدکش ہوئے بعد ازان صاحب موصوف حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے قلعہ معلی میں تشریف لائے حسب قاعدہ مجریہ سابق نواب صاحب بہادر نے پانچ قدم مشایعت کر کے ملاقات فرمائی بعد اختتام کلام شوقیہ و انفراغ عطر و پان صاحب بہادر رخصت ہو کر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق نوزدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۴ نواب صاحب بہادر کرنل جارس بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان کی ملاقات کے واسطے بوقت مغرب پالکی پر سوار ہو کر جانب چہاؤنی

دیولی تشریف فرما ہوئے۔ جب سواری نواب صاحب بہادر کی صاحب کلان بہادر کے خیمہ کے قریب پہونچی سواران رسالہ و پیادگان پلٹن انگریزی نے حسب دستور سلامی ادا کی جب نواب صاحب بہادر سواری سے اُترے صاحب کلان بہادر و موڈی صاحب بہادر سکرتر و میو صاحب و ڈاکٹر نے شامیانہ سے نکل کر تالب فرش استقبال کیا۔ اور صاحب کلان بہادر نواب صاحب بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر خیمہ مین تشریف لائے اور کرسیون پر جمیع صاحبان مذکورین علی قدر مراتب بیٹھے آدھ گھنٹے کے قریب بیٹھکر بعد عطر و پان کے نواب صاحب بہادر مرخص ہوئے۔ اور اپنے خیمہ گاہ پر تشریف لائے۔ بتاریخ ستی ام ماہ مذکور صاحب کلان بہادر گیارہ بجے دن کے مع کپتان میو صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ سواران رسالہ و پیادگان پلٹن نے حسب قاعدہ سلامی ادا کی حضور انور بنگلہ سے نکل کر صاحب کلان بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کر بنگلہ مین رونق افروز ہوئے اور کرسیون پر بیٹھے دو گھنٹہ گفتگوئے شوقیہ رہی بعد عطر و پان کے صاحب کلان بہادر مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بعدازان کوچ فرمایا بماہ فروری سنہ ۱۸۷۲ء رائٹ آنربل ارل آف میو صاحب بہادر نواب گورنر جنرل نائب السلطنت ناظم اعظم کشور ہند نے انتقال فرمایا۔ اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان نے اس جہان گزران سے رخت اقامت باندھا۔

کیفیت دورہ نواب امین الدولہ بہادر بجانب پرگنہ چھپڑہ و گوگور وغیرہ علاقہ ریاست ٹونک

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۸ ہجری مطابق سوم ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۲ء نواب صاحب بہادر مع خاصان درگاہ فلک اشتباہ بنابر انتظام پرگنہ چھپڑہ روانہ ہو کر بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور رونق افروز پرگنہ مزبور ہوئے۔ عامل و پیشکار و کارپردازان و معززان سرکار فیض آثار و ساہوکاران و حاجتان پرگنہ مذکور نے حسب دستور استقبال کر کے نذرین پیش کین اور بطور چراغان کوچہ و بازار مین چراغ روشن کئے گئے۔ نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس مقدمہ ہر ایک مستغیث کا فیصل فرما کے رعایا و برایا کو شاد و فرحان کیا اور اشتہارات مشتملبر آبادی اراضی غیر آباد و اجازت کندگی چاہات و رعایت محصول سائر راہداری جاری کئے چنانچہ چند روز مین بسبب نیک نیتی و خوشی اقبال بندگان حضور معدلت نشور کے ایک سو چاہ جدید کندہ ہوئے بعد انتظام ضروری ولایدی نواب صاحب بہادر بنابر شکار کہ شیوۂ امرائے ذوی الاقتدار ہے متوجہ ہوئے اور اسی سال مین بنگلوے صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب فرزند تولد ہوا۔ باسم صاحبزادہ ظہور احمد خان موسوم کیا اسی ایام مین بنگلوے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب فرزند تولد

ہوا اوسکا نام صاحبزادہ ولی محمد خان رکہا گیا بعد چندے انتقال ہو گیا اور اسی ایام مین بنگلوے صاحبزادہ محمد بشیر خان خلف
صاحبزادہ محمد منیر خان فرزند تولد ہوا اسم اوسکا **صاحب زادہ عبدالقیوم خان** رکہا - اور بتاریخ بست و دوم ماہ محرم الحرام
سنہ ۱۲۸۹ھ بروز شنبہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بعد شکار بسواری اسپان بطریق ڈاک روانہ بجانب پرگنہ سرونج ہوئے
کپتان مارٹن صاحب بہادر سے بمقام چہاونی گونا ملاقات فرمائی اور اوسی جگہ حضور والا نے دو خیمے اور قالین نفیس خریدی اور
اضافہ تنخواہ شیخ ہاشم علی معتمد سرکار حاضرباش محکمہ اسسٹنٹی کا بنظر پرورش و پرداخت فرمایا اور اسی تاریخ مین بوقت شب وہان
سے کوچ کیا - بتاریخ بست و چہارم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور والا داخل پرگنہ سرونج ہوئے عامل و پیشکار و جملہ کارپردازان و اہلکاران
و مہاجنان پرگنہ مسطور نے استقبال کر کے نذرین پیش کین چونکہ مدت انتظام دوازدہ سالہ اجارہ مقررہ عہد حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر
مغفور نے انقراض پایا تہا نواب صاحب بہادر مع ارکین دولت ابدمدت اجارے کے انتظام مین مصروف ہوئے - الحاصل
بندوبست اجارہ ہشت سالہ عمل مین آیا ازان بعد نواب صاحب بہادر نے خلعت خوشنودی عامل و پیشکار و کارپردازان و پٹیلان
و چودہریان و عہدہ داران کو عطا فرمایا بتاریخ بست و پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر پرگنہ مذکور سے مراجعت کر کے بتاریخ بست و ششم
داخل پرگنہ چہبڑہ ہوئے - اور بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول سنہ مرقوم الصدر پرگنہ مذکور سے روانہ ہوکر بتاریخ چہارم داخل پرگنہ علیگڈہ ہوئے
اور ایک روز وہان قیام فرما کر بتاریخ ششم ماہ مذکور بوقت یکپاس روز برآمدہ رونق افروز ریاست ٹونک ہوئے جمیع اہل خاندان
و ارکین دولت و کارپردازان ریاست نے موضع چوکی تک استقبال کیا - نصیب دشمنان اس سفر مین طبیعت حق طویت
بندگان حضور معدلت دستور بسبب تمازت آفتاب و حرارت موسم و صدمت باد سموم مرکز اعتدال سے سوء المزاج کیطرف مائل ہوئے
آخر صدقات و خیرات و دعاے سحری و نیم شبی اہل اللہ سے صحت حاصل ہوئی - بعد غسل صحت جملہ کارپردازان و معززان ریاست
نے حضور والا مین نذرین پیش کین اور اتواپ تہنیت چاردن توپخانون سے سر ہوئین اور مولوی حکیم سید محمد اعظم علیخان
طبیب خاص کو اس تقریب فرحت قریب مین خلعت خاص عنایت ہوا اور اسی سال مین لارڈ میو صاحب ایک مسلمان ولایتی
کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے - بتاریخ نوزدہم ماہ ربیع الاخری سنہ صدر بنگلوے صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ محمد
بخت بلند خان صاحب فرزند تولد ہوا اوسکا اسم عبدالحمید خان رکہا گیا - بتاریخ پنجم ماہ جمادی الاولے سنہ صدر مطابق دوازدہم
ماہ جولائی سنہ مذکور کپتان میو صاحب بہادر اجنٹ ڈپوٹی ٹونک بحصول رخصت سہ ماہ بجانب ولایت تشریف فرما ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاخری سنہ صدر حافظ لطف اللہ ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا جاگیردار موضع سوہ و مرتضی پورہ نے اس

جہان فانی سے رخت اقامت باندھا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفدہم ماہ اکتوبر سنین صدر کپتان میور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک ولایت خود سے جے پور ہوتے ہوئے ٹونک مین تشریف لائے اوسی روز بعد مغرب بجانب چھاؤنی دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر شاہزادہ ثریا جاہ مع مردوزن تخمیناً تین سو پچاس بسواری پالکی و بہلیان وغیرہ وغیرہ فایز ٹونک ہوکر حکیم سید ورشاہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے بعد چندے عقد شادی کتخدائی شاہزادہ موصوف بصد تزک و احتشام ہمشیرۂ عزیزہ حضور نواب صاحب بہادر سے منعقد ہوا اور اسی سال مین کہ محکمۂ اپیل و محکمۂ شرع شریف برخاست ہوئی تھی بدستور سابق مقرر فرمائی گئی بتاریخ ششم ماہ ذیقعدہ سنہ صدر بشگون سے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا اسم مبارک ابرار النسا بیگم رکھا گیا اور اسی سال مین ضرب سکہ بنام نامی حضور پرنور دام اقبالہ اس عبارت سے مزین ہوئی ؎

مبارک سکہ زد از فضل یزدان
رئیس ٹونک ابراہیم علیخان

اور مہر کوچک پر یہ شعر کندہ ہے ؎

سر آرائے عالم تا جہانست
خلیل اللہ ابراہیم خان ست

اور اسی سال مین بشگون سے صاحبزادہ حافظ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام کرامت اللہ خان رکھا گیا اور انہی ایام مین بشگون سے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب شرف خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ عبداللہ خان رکھا گیا۔ صاحبزادہ مذکور بعد چندے راہی ملک بقا ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۰ھ بشگون سے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ اوسکا اسم ہمایون اختر النسا بیگم رکھا گیا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ بعد نماز عید الضحیٰ گھوڑے سے زمین پر گرے۔ دست بخیر دہنے پاؤن پر سخت صدمہ پہنچا۔ بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام سنہ صدر بشگون سے حضور پرنور دختر فرخندہ پیکر تولد ہوئی اوسکا نام احمر النسا بیگم رکھا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر نائب صاحب بہادر نے غسل صحت فرمایا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ غسل صحت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے قطعہ

امیر اعظم رئیس ذی شان لقب ہے فیروز جنگ جسکا
حسین و خوش خُلق و ذی مروت سخی دوران ہژبر جرأت
فہیم و عادل شریعت پرور خجستہ خو صاف طینت از حد
نیابت اسکے ہے بسکہ ہے موجب رونق ریاست

سنایا افضال ایزدی سے مہِ محرم کی بیسوین کو — جو گر کے گھوڑے سے دہنے پا مین تھی عید الضحی کو اک ضرب
اسد کو تھی فکر سال از بس کہ فرقِ اعدا کو دور کر کے — کہا مسیحا نے یون فلک سے مبارک اب ہوئی غسل صحت
۱۲۶۲

اور اسی سال مین نائب صاحب بہادر نے کارِ نیابت اپنی عموی صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب کو تفویض فرمایا صاحب زادہ صاحب موصوف نے کارِ نیابت کو بحُسنِ انتظام و بکمال نظم و نسق انجام دیا اور اسی سال مین لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند رپن صاحب بہادر گورنمنٹ کی جانب سے ہندوستان مین رونق افروز ہوئے - اور اسی سال مین صاحب زادہ محمد مصطفی خان خلف نواب عبد الصمد خان عرف سمند خان ہمراہی نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرام گاہ نے انتقال کیا اور انھین دنون مین صاحب زادہ محمد منیر خان صاحب خلف حضرت امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ نے انتقال فرمایا سجع اوس عرفان مآب کا یہ ہے -

زنورِ الٰہی محمد منیر

بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری ۱۸۸۴ء ٹنکوے حضور خود بدولت و اقبال فرزند مہ جمال تولد ہوا اوسکا اسم ہمایون صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان رکھا گیا - چنانچہ مؤلف نے یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎

در وقت سعد و نیک بٹنکوے ذی حشم — پوری کہ نسلِ اوست بآفاق خلق گشت
گر آبرو تو داری بہل فکر سال او — گو - مہر نیم روز سپہر سرور - ہست
۱۲۹۱ھ

الفاظ ہوا لتمس الضحی سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ سوم ماہ فروری ۱۸۸۵ء حیف صد حیف وہ نونہال چمن اقبال باد خزان ممات سے پامال ہوا اور اسی ایام مین ٹنکوے اعز الامرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند تولد ہوا - اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے

خداوندِ جہان خلاق عالم — منزہ از شریک و مثل ہمسر
بہ صاحب زادۂ اعز از امرا — معز الملک احمد خان بہادر
دلاور شوکت جنگ ابرِ نیسان — بحفل فیض و در میدان غضنفر
عطا فرمود صاحب زادہ نامی — حسین و خوبرو و ماہ پیکر
محمد عبدِ قدوس است نامش — کہ یا رش دولت و اقبال یاور

زشعبان ہفدہم در پنجشنبہ — بہ نصف شب برآمد ماہ انور

مادۂ ولادت مولود مسعود

دُرِ تاریخ او در بحرِ فکرت — چو جستم شُد غواص شناور

خرد گفت از سرِ اقبال تاریخ — زبرجِ شوکت و اعزاز نیر

۱۲۹۱ھ

بتاریخ سلخ ماہ رجب المرجب سنہ صدر بشگوئے صاحبزادہ احمد سعید خان عرف ولایتی میان خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم سعید صاحب زادہ ابو سعید خان رکہا گیا اور اسی ایام مین بشگوئے صاحب زادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب برادر حضور پُر نور دام اقبالہ فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

زلطفِ باغبانِ باغِ ہستی — شگفتہ شد گلِ امید و آمال

زروئے خرّمی در دہر فانی — جوانی نو شدہ پیر کہن سال

زفیضِ مولد آن راحتِ جان — دلِ عالم شدہ مسرور و خوش حال

چو تاریخ تولد آن شہ حسن — بجستم در دلم بگذشت فی الحال

ہمیشہ از سرِ حشمت لطافت

بود تابندہ این خورشید اقبال

۱۲۹۲ھ

بتاریخ ہفتدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ مطابق چہاردہم ماہ فروری ۱۸۹۶ء صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب و صاحب زادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب بحکم بندگان عالی واسطے استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ کے تا موضع دوتانہ تشریف لے گئے اور حضور والا نے تا لبِ دریاے بناس استقبال فرمایا صاحب رزیڈنٹ بہادر موصوف فایز ٹونک ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے - اتواپ سلامی کے تیرہ فیر سر ہوئے - چار بجے دن کے صاحب رزیڈنٹ بہادر ممدوح الدرج بنا بر ملاقات حضور پر نور قلعہ معلی مین تشریف لائے اور قبل تشریف آوری صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہر دو صاحبزادگان مسبوق الذکر نے بموجب حکم سرکار تا جامع مسجد واقع امیر گنج مشایعت فرمائی اور حضور والا نے بہی تا در دیوان خانہ استقبال فرمایا حضور پر نور نے بعد تقسیم عطر و پان نفیس نفیس خود ہار مقیشی زیب گلوئے صاحب موصوف فرمایا بعد رخصت ہر دو صاحبزادگان موصوف نے تا جامع مسجد تک پیشوائی کی اور اوسی تاریخ بعد نصف اللیل صاحب موصوف راہی چہاونی دیولی ہوئے - بتاریخ نوزدہم ماہ محرم الحرام معلیٰ

شانزدہم ماہ فروری سنین صدر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ حسب الحکم حضور والا جہاونی دیولی کو تشریف لیگئے اور اسی تاریخ بوقت نصف اللیل حضور پرنور موضع دہوان پرگنہ ٹونک کو تشریف لیگئے وہان سے علی الصباح فائز جہاونی دیولی ہوکر صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان سے ملاقات فرمائی بعد استحصال ملاقات حضور والا موضع دہوان مین ہوتے ہوئے موضع ساکنا مین رونق افروز ہوئے وہان سے علیگڈہ علاقہ ٹونک مین تشریف فرما ہوکر سیر و شکار مین شامل ہوئے بعد الفراغ سیر و شکار ٹونک مین واپس تشریف لائے - بتاریخ دہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر بشکو کے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ باقی محمد خان رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے

بتائید خدائے حی قیوم | خداوند یگانہ پاک داور
چو صاحبزادہ باقی محمد | بہ خان فرخندہ اختر نیک اطوار
بعالم شمع ہستی را بیفروخت | ز نورش روز روشن شد شب تار
ز شادی حضرت اعزاز امرا | معز الملک صاحب زادہ سردار
کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ | بود آن سرور ابر گہر بار
چو بلبل بر گل رویش بخندید | بہار تازہ اش آمد بگلزار
دہم تاریخ از ماہ صفر بود | ز شنبہ صبح صادق بعد اسحار
سروش غیب گفت از رو الہام | کہ سالش اختر ملک است بشمار

۱۲۹۰ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم ۱۲۹۰ ہجری نواب مستطاب معلی القاب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر ہند تشریف فرمائے پرگنہ نمبا ہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے - چونکہ حضور والا کی طبیعت ناسازتہی اپنی جانب سے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب و صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب کو مع اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ بجانب نمبا ہیڑہ روانہ فرمایا صاحب زادگان موصوف نے مع عامل و استمرارداران نامر حد پرگنہ نمبا ہیڑہ نواب گورنر جنرل بہادر کا استقبال فرمایا نواب گورنر جنرل بہادر بعد مزاج پرسی صاحبزادگان واستدراک خیریت دربار فائز پرگنہ مذکور ہوئے - اتواپ سلامی کے اکیس فیر سر ہوئے اور بعد آدہ گہنٹہ کے تیرہ فیر سلامی صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ کے سر ہوئے دو خوان طعام و بست و پنج کشتی لواکہ و بست و پنج سبوچہ شیرینی و بست و پنج سبد بقولات خدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر کے

پیش کیے گئے اور ایک خوان طعام و یازدہ سبد بقولات سبز و یازدہ کشتی فواکہ و یازدہ سبوچہ شیرینی صاحب رزیڈنٹ بہادر کی خدمت مین پیش کیے گئے بعد تناول طعام نواب گورنر جنرل بہادر دو ساعت قیام فرما کر تشریف فرمائے چہوترہ ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور بوقت آٹھہ بجے شب کے نواب گورنر جنرل بہادر مع ہمراہیان واپس تشریف لائے اتواپ سلامی کے فیر حسب معمول سر ہوئے اور میوہ جات کی کشتیان حسب دستور سابق پیشکش ہوئین صاحبان موصوف نے بعد تناول طعام آتشبازی و روشنی چراغان کو معائنہ فرمایا اور کلمات خوشنودی مزاج زبان پر لائے بتاریخ بست و سوم ماہ مرقوم الصدر نواب گورنر جنرل بہادر رخصت فرمائے اودیپور ہوئے بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ مطابق شانزدہم ماہ جنوری سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر بنابر ملاقات شہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ بجانب اکبرآباد بسواری کالسکہ روانہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ و صاحب اسسٹنٹ و صاحب اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک وغیرہ نے حضور والا کی پیشوائی آگرہ کے اسٹیشن تک فرمائی اور اتواپ سلامی کی سترہ فیر قلعہ اکبرآباد سے سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ جنوری سنہ صدر نواب صاحب بہادر نے بجب دیگر روسائے ہند مع ہرست سرداران مفصلہ ذیل مشایعت فرمائی ۔

تفصیل اسمائے صاحبزادگان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب ۔ صاحب زادہ احمد اللہ خانصاحب ۔ صاحب زادہ محمد صدیق خانصاحب ۔ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ ۔ صاحب زادہ محمد خان صاحب خلف الصدق صاحب زادہ حافظ محمد جمال صاحب مرحوم ۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خانصاحب رونق ۔ شہزادہ والا جاہ چار بجے داخل خیمہ گاہ ہوئے اتواپ سلامی کے فیر حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مسبوق الذکر رئیسون کی ملاقات گیارہ بجے دن سے شروع ہوئی چنانچہ بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ کے حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات بشایعت معمول مع ہشت صاحبزادگان مذکورین بمعرض وقوع آئی یک صد و یک اشرفی نواب صاحب بہادر نے خدمت مین شہزادہ موصوف کے بطور نذر پیشکش کی شہزادہ موصوف نے نذر قبول فرمائی بعد ازان شہزادہ ممدوح الیہ نے اپنے ہاتھہ سے نواب صاحب بہادر کو عطر و پان دیا اور اسی روز بوقت ۹ بجے شب کے محفل عشرت بتقریب دعوت شہزادہ موصوف منجانب گورنر جنرل بہادر قلعہ اکبرآباد مین

منعقد ہوئی حضور پُرنور مع چہار سرداران مفصلۂ ذیل و نوبت شکاران داخل بزم جلسہ ہوئے۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب برادر حضور۔ بروز پنجشنبہ وقت سہ پہر شہزادہ والاجاہ مہاراجہ کشنگڈہ سے ملاقات کرتے ہوئے حضور والا سے ملاقی ہوئے الواپ سلامی کی اکیس فیر ہوئے نواب صاحب بہادر و راجنٹ صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے کہ قبل تشریف آوری شہزادہ والاجاہ سے بہ ابر معائنہ آرایش دربار تشریف لائے تھے تالب فرش مشایعت فرمائی بعدہٗ ان چار دہ سرداران مفصلۂ ذیل نے شہزادہ والاجاہ کو نذریں دیں۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب۔ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر برادر حضور صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور۔ صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ احمد علی خان صاحب رونق۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب۔ بعد ازاں شہزادہ والاجاہ نے حضور والا کو یہ عطیہ عطا فرمایا۔

تفصیل عطیہ

بندوق برج لوہن ساخت نو یک عدد (۱۰ فیرا) = دوربین ساخت نو دو خمی یک عدد = نیام کتاب نقشہ تصاویر مرصع دو عدد۔

بعد ازان نواب صاحب بہادر نے تحائف شہزادۂ والاجاہ کی خدمت مین پیشکش کئے اور اپنے ہاتھ سے عطر و پان تقسیم فرمایا اور دو ہار مقیشی مع گلوئے طلا و جگنو طلا مرصع شہزادۂ والا تبار کے زیب گلو فرمائی اور دوسرے صاحبان عالی شان کو صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب نے عطر و پان تقسیم کیا وقت رخصت کے حضور والا کی جانب سے چار سرداران نے تاخیام دیگر رئیس مشایعت فرمائی اور فیر توپ سلامی کے حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذی الحجہ بست و ششم ماہ جنوری سنین صدر بشگونے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحب زادہ محمد علاؤ الدین خان رکھا گیا - بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ھ روز یکشنبہ بشگونے حضور معدلت دستور فرزند سعادتمند تولد ہوا اوس کا اسم ہمایون صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خان رکھا گیا - بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول سنہ صدر صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب نے انتقال فرمایا بتاریخ ہفدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر صاحب زادہ محمد اسفندیار خانصاحب کو عہدہ جرنیلی بنجانب حضور عطا ہوا بتاریخ شانزدہم ماہ جمادی الاولی روز آدینہ سنہ صدر بشگونے اقبال صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب اور اسم تاریخی - مظاہر الدین احمد رکھا گیا اور اسی ماہ و سال مین بخانۂ راقم فرزند تولد ہوا اوسکا نام سید غضنفر علی رکھا اور اوسکا قطعۂ تاریخ ولادت یہ کہا ؎

تولد چو شد پور فرخ سیر ‏ ‏ ز الطاف خالق بوقت پگاہ
خرد گفت از بہر تاریخ آن ‏ ‏ برآمد بگو اختر عز و جاہ
۱۲۹۳ھ

اور اسی سال مین بشگونے صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام سعادت اقتران مین بشگونے صاحب زادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحب زادہ محمد عبد الکریم خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم تاریخی اختر خان ۱۲۹۳ھ رکھا گیا بتاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بشگونے صاحب زادہ محمد سعید خان خلف صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند خوش جمال تولد ہوا اوسکا اسم شریف صاحبزادہ محمد شریف خان رکھا گیا اور اسی سال مین بشگونے صاحب زادہ محمد عبد الغفور خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ محمد عبد الشکور خان رکھا گیا اور اسی ایام مین خانصاحب محمد جلال الدین خان خلف ممتاز الدولہ اخوند زادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ حافظ محمد یوسف خلف پیر محمد امین الدین نائب اوّل میر منشی بخطاب منشی خاص سرفراز ہوا بتاریخ یازدہم

۵ شعبان المعظم سنہ صدر صاحب زادہ محمد علاؤ الدین خان خلف حضور والا نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ بست و نہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر کپتان بیلی صاحب بہادر قائم مقام صاحب اجنٹ بہادر جے پور و اسسٹنٹ صاحب اجنٹ بہادر راجستان چار بجے دن کے فائز ٹونک ہوئے منجانب حضور بنا بر استقبال صاحب موصوف صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم و صاحب زادہ محمد امان خان صاحب برادر خورد اشرف الامرا بہادر بھیجے گئے اور توپ سلامی گیارہ فیر قلعہ معلی سے سر ہوئے بتاریخ سی ام ماہ مسبوق الذکر چار بجے دن کے حضور والا نے مع صاحبزادگان مفصلہ ذیل صاحب موصوف سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی۔

تفصیل صاحبزادگان موصوف یہ ہے

صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحب زادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بعد عطر و پان کے حضور والا قلعہ معلی میں تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ شوال المکرم مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ صدر تین بجے دن کے صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کو اور نیز ہر دو صاحب زادگان موصوف کے استقبال سے جو پہلے پیشوائی کے لئے گئے تھے نظر باغ میں تشریف لائے اور حضور پُرنور سے ملاقی ہوئے بعد اختتام کلمات اشتیاق و تقسیم عطر و پان صاحب بہادر واپس بنگلہ پر آگئے اور دو گھنٹہ قیام فرما کر بجانب جے پور تشریف فرما ہوئے گیارہ فیر توپ کے بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر کپتان میور صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع میم صاحبہ بوقت صبح داخل ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت معمولی و سلامی منجانب ریاست عمل میں آئی چونکہ صاحب بہادر علیل تھے حضور والا بنا بر عیادت و ملاقات بنگلہ پر تشریف فرمائی بعد ملاقات بندگان عالی قلعہ معلی میں تشریف لائے

کیفیت روانگی حضور پُرنور جانب دہلی بتقریب دربار حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا

بتاریخ ہشتم ذی قعدہ سنہ مرقوم الصدر لشکر حضوری روانہ ہو کر بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور مطابق شانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ء وارد دہلی

ہوا اور اسی تاریخ حضور والا بذریعہ ڈاک مقام لسبی علاقہ جے پور مین داخل ہوئے وہان پہلے سے خبر تشریف آوری حضور والا سُنکر نواب زین العابدین خانصاحب عرف نواب کلن خان خسر حضور پُرنور مع دس کس مصاحبین کے قیام پذیر تھے نواب زین العابدین خانصاحب نے دس روپیہ فرقِ مبارک حضور والا پر نچھاور کئے مصاحبین نے نذرین پیشکش کین - بتاریخ ہیجدہم ماہ ذیحجہ سنہ صدر بوقت صبح ریل پر سوار ہوکر شام کو فائز اسٹیشن دہلی ہوئے اسٹیشن پر سواران اردلی خاص عملہ ریاست حاضر تھے کرنیل برکلی صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے مع یک صاحب افسر فوج و یک صاحب کپتان بہادر دہلی اسٹیشن تک پیشوائی کی اور انگریزی توپخانہ سے سترہ فیر توپون کی بطور سلامی سر ہوئے اور پلٹن کی دو کمپنی نے کہ خیام دولت پر حاضر تعین سلامی حضور انور کی ادا کی بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد عباداللہ خان صاحب بنابر ملاقات صاحب بہادر قائم مقام رزیڈنٹی راجستان بذریعہ سواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے - اور بتاریخ پنجم ماہ مسطور کرنیل برکلی صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک مع ڈاکٹر ڈنلوک صاحب بہادر و کرنیل فوج چھاؤنی دہلی جہت معائنہ سامان لشکر حضوری تشریف لائے سواران و پیادگان سرکاری نے بدستور سلامی ادا کی مگر توپون کی سلامی بوجہ ممانعت کرنیل برکلی صاحب بہادر نہوئی حضور والا نے بعد اختتام کلمات اشتیاق ہر سہ صاحبان مذکور بالا کو عطر و پان اپنے ہاتھ سے دیا اور مغیشی ہار زیب گلو کیا بعدہ صاحب ایجنٹ بہادر نے اپنے ہاتھ سے مغیشی ہار زیب گلوئے حضور والا کیا بعد رخصت مشایعت و سلامی فوج حسب دستور عمل مین آئی بعدازان حضور جہت ادائے نماز جمعہ بگی پر سوار ہوکر جامع مسجد مین گئے اور اسی تاریخ خانصاحب سعداللہ خانصاحب نے مع یک جمعدار منجانب مہاراجہ صاحب بہادر رئیس جودہ پور بنابر مزاج پُرسی حضور والا حاضر دربار ہوکر پنجروپیہ بطور نذر پیشکش کئے بتاریخ دوازدہم ماہ ذالحجہ سنہ صدر حضور والا بنابر ادائے مراسم تعزیت شیودان سنگہ بہادر متوفی رئیس ریاست الور مہاراجہ منگل سنگہ رئیس حال ریاست الور کی فرودگاہ پر تشریف فرما ہوئے بوجہ تعزیت حسب قاعدہ راجستان سلامی ہوئی پھر حضور انور بعد ادائے مراسم تعزیت جہت ادائے ماتم پُرسی مہاراجہ رانا پرتھی سنگہ بہادر متوفی رئیس جہالاواڑ رئیس حال ریاست موصوف کے خیمہ گاہ پر فائز ہوکر حسب قاعدہ مستمرہ ملاقی ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مسبوق الذکر سنہ صدر وقت نصف النہار ڈاکٹر ڈنلوک صاحب بہادر مع جیکٹ صاحب بہادر بنابر ملاقات حضور والا تشریف فرمائے خیمہ گاہ ہوئے حضور انور نے تا در خیمہ مشایعت فرمائی ہنگام رخصت بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا اور ہار مغیشی زیب گلو کیا بعدہ بوقت ایک بجے دن کے صاحب اسسٹنٹ بہادر منتظم ریاست کوٹہ بنابر ملاقات خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف

فرا ہوئے پیشوائی و تواضع عطر و پان حسب دستور عمل مین آئی اسی روز معتمد رئیس الور مع یک کس بنا بر مزاج پرسی حضور انور حاضر حضور ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کرکے دو روپیہ فرق مبارک بندگان عالی پر نچھاور کیے مشار الیہما کی تعظیم نہین ہوئی بعد ازین منجانب رئیس جہالاواڑ دیا بہائی مع یکس معتمد جہت مزاج پرسی حضور والا حاضر ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کیے انکی بھی تعظیم نہوئی بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۵ء حسب ترقیم کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ٹونک دو کمپنی ہائے پٹالن و فیلان پرتمکین و اسپان باسامان زرین و فیل نشان و نوبت صدا لواں و دو ضرب توپ بسر کم باہتمام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و دیگر افسران ماتحت شیخ کریم بخش میرسامان قلعہ کے متصل جلوس گاہ معینہ پر قیام پذیر ہوئے بسطح ہر ایک رئیس کا سامان جلوس موقع بموقع جلوس گاہ معینہ پر مرتب تہا بعد ازان ہر ایک رئیس بگی پر سوار ہو کر جلوس گاہ پر آیا چنانچہ روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے ڈاکٹر ڈینوک صاحب بہادر خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف لائے بعد ازان حضور انور مع ڈاکٹر صاحب موصوف و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ چار گہوڑوں کی بگی پر سوار ہو کر مع چار سواران اردلی کے مکان جلوس گاہ مین رونق افروز ہوئے دو بجے دن کے ویسرائے کشور ہند اسٹیشن پر تشریف لائے اکیس فیر توپوں کی بطور سلامی سر ہوئے بعد ازان ویسرائے کشور ہند نے ہر ایک رئیس سے علی قدر مراتب ملاقات فرمائی بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ ساڑہے دس بجے دن کے میجر پی ڈی صاحب ہنڈرسن صاحب بہادر اور ایک محافظ رجمنٹ منجانب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند بنا بر مزاج پرسی جلوہ ساز ہندوستان تشریف لائے بعد مزاج پرسی رئیس بہرت پور مزاج پرسی بندگان عالی عمل مین آئی حضور والا نے جہت استقبال صاحبان موصوف صاحبزادگان مفصلہ ذیل کو بسواری کالسکہ مع چہار سواران اردلی رئیس بہرت پور کے خیمہ گاہ تک بہیجا یا ہنگام تشریف آوری صاحبان ممدوح الدیح حضور والا نے تا لب فرش استقبال کیا اور بعد انفراغ کلام اشتیاق حضور انور نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان اور ہار زیب گلوئے صاحبان موصوف فرمایا حسب ممانعت صاحبان ممدوح الدیح تا خیام صاحبان مشایعت عمل مین نہ آئی - بتاریخ بست و ششم ماہ مسطور سنہ صدر روز سہ شنبہ بارہ بجے دن کے ڈاکٹر صاحب موصوف حضور کے خیمہ مین تشریف لائے بعدہ حضور والا مع شش سرداران مفصلہ ذیل بنا بر ملاقات ویسرائے کشور ہند تشریف فرمائے -

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عبادالله خان صاحب - افتخار الدولہ افخر الملک صاحبزادہ محمد عبیدالله خان بہادر فیروز جنگ

اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب - بتاریخ بست و پنجم ماہ دسمبر سنہ صدر ساڑھے تین بجے رات کے نواب گورنر جنرل بہادر مع فارن سکرتر و ایجنٹ گورنر بہادر راجپوتانہ بطور ملاقات بازدید بعد ملاقات رئیس اندور حضور والا کے خیمہ مین تشریف لائے حسب معمول مدارات و مشایعت عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ مرقوم الصدر حسب مضمون کیفیت ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک واسطے لانے نشان کے کہ سرکار انگریزی سے حضور والا کو عطا ہوا تھا ایک کس ہوشیار مع شش کسان تنومند بنابر برداشت نشان روانہ کئے گئے جس وقت لشکر حضور مین نشان پہنچا اکیس فیر توپ سلامی سر ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر ایک سید نامعلوم الاسم باشندہ بنارس بنابر سلام حضور والا حاضر در دولت ہوا اور حسب قاعدہ نذر پیش کی لیکن اوسکی تعظیم نہوئی تاریخ دوازدہم ماہ مسطور سید عبد السبحان اہلکار عرف لالہ میان منجانب حضور والا بنابر مزاج پرسی رئیس جودہ پور بھیجے گئے اور سید صاحب نے رئیس موصوف کو پانچ روپیہ بطور نذر پیش کئے بتاریخ چہاردہم ماہ مرقوم الصدر بعد ادائے نماز مغرب حضور والا بنابر ملاقات رئیس ممدوح الصدر مشایعت و سرداران تعظیمی رئیس مسبوق الذکر تشریف فرما ہوئے رئیس موصوف نے حضور انور کی تا لب فرش مشایعت فرمائی بعد اختتام کلام اشتیاق وغیرہ تقسیم عطر و پان عمل مین آئی اور اس آمد و رفت مین سترہ سترہ فیر توپ بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۷ء مطابق پانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ دربار قیصری منعقد ہوا اور جملہ روسا ہندوستان علی قدر مراتب داخل دربار ہوئے چنانچہ قبل روانگی حضور پرنور سواران خاص رسالہ و پیادگان پلٹن خاص و توپخانہ وغیرہ دس بجے دن کے دربار کے متصل فائز ہوئے اور حسب قاعدہ صف بندی عمل مین آئی بعد ازان حضور والا مع ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر رونق افروز دربار قیصری ہوئے مشایعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی بعدہ منجانب نواب گورنر جنرل بہادر چہار تمغہ بذریعہ فارن سکرتر حضور والا کو عطا ہوئے بعد برخاست دربار حضور انور اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ ذی الحجہ مطابق سوم ماہ جنوری سنین صدر بارہ بجے دن کے حضور والا بنابر ملاقات رئیس ریاست الور تشریف فرما ہوئے مشایعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی بعد ازان رئیس الور حسب ملاقات حضور والا بمشایعت چند متمدان سرکاری فائز خیمہ گاہ ہوا حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائے

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - مخلص الدولہ اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ - صاحبزادہ

محمد عبد الرحمن خان صاحب شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب ۔ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خان صاحب و صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب ۔ سوائے صاحبزادگان موصوف اہلکاران و مصاحبان سرکار نے حسب الحکم بندگان عالی رئیس موصوف کو نذریں پیشکش کیں ۔

تفصیل اسمائے اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان حکیم سید محمد دائم علیخان ۔ شیخ محمد نذیر اتالیق میر محمد امین الدین نائب اول میر منشی حافظ محمد یوسف منشی خاص ۔ رحیم بخش پسر میر سامان شیخ محمد عبد الرحمن و شیخ علی محمد و شیخ عبد العزیز برادران محمد نذیر اتالیق عبد الرحمن خان خلف کپتان اختر بلند خان ۔ وزیر خان ۔ ناصر خان ۔ احمد سعید خان خلف محمد دستگیر خان رسالدار رستم خان پسر سوبیخان ۔ کریم اللہ خان ۔ رام چندر ۔ انگریزی دان ۔ رئیس الور نے فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان و حکیم سید محمد دائم علیخان طبیب خاص حضوری و شیخ محمد نذیر اتالیق کی نذریں مسند سے اٹھکر لیں بعد الفراغ نذر وغیرہ حضور والا نے رئیس الور کو عطر و پان دیا بعد ازان رئیس موصوف مرخص ہوا حسب الحکم حضور والا معتمدان سرکاری نے رئیس موصوف کی تا لب خیمہ مشایعت کی اور اسی روز مہاراجہ ظالم سنگہ رئیس جہالاواڑ پاٹن حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے منجانب حضور انور فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر اتالیق نے رئیس موصوف کی تا در خیمہ پیشوائی کی اور حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائی وقت رخصت عطر و پان کی تواضع عمل میں آئی ہر دو معتمدان نے تا در خیمہ رئیس موصوف کا استقبال کیا اور اسی روز صاحب ایجنٹ بہادر مع ڈاکٹر ٹونک صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور خیمہ پر تشریف لائے حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائی اور بہنگام رخصت عطر و پان دیا گیا اور ہار مقیشی حسب قاعدہ حضور والا نے زیب گلوئے ہر دو صاحبان بہادر فرمایا بعد ازان صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان حضور انور کی ملاقات کو تشریف فرما ہوئے حضور والا نے تا لب فرش استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر کیا اور اسی تاریخ نو بجے رات کے رئیس جودہ پور حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے اور ہر دو معتمدان مذکور بالا نے تا لب خیمہ مشایعت کی اور تواضع و مدارات حسب دستور عمل میں آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ

سنہ صدر منجانب حضور والا سامان شبکہ صدر نشینی رئیس جیالاواڑ مع بست و پنج کشتی سامان مصحوب سید حافظ احمد حسن خان و سید عبد السبحان عرف لالہ میان بھیجا گیا اور بست و پنج کشتی سامان منجانب حضور انور بہیبت فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر اتالیق بھجوائے گئے بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۸۰ء صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بنا بر ملاقات حضور پُر نور دام اقبالہ تشریف فرمائے ریاست ہذا ہوئے حسب قاعدہ مشایعت و سلامی التواپ وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ پنجم ماہ مذکور صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان موضع جولہ پرگنہ ٹونک مین قیام پذیر ہوئے منجانب سرکار والا تبار ہر دو صاحبزادگان والاشان و دو اہلکاران فراست توامان بنا بر استقبال روانہ کیے گئے بتاریخ ششم ماہ مسطور صاحب ذیشان رزیڈنٹ راجستان رونق افروز ٹونک ہوئے سرکار والا نے چار میل تک مشایعت فرمائی سلامی و مدارات حسب دستور قدیم بمعرض ظہور آئی اور اسی تاریخ ہنگام دو ساعت روز باقیماندہ صاحب رزیڈنٹ بہادر مع سکرتران بنا بر ملاقات حضور لامع النور دیوانخانہ خاص مین تشریف لائے سلامی و مدارات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ ہفتم ماہ مرقوم الصدر حضور والا بنا بر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر تشریف فرما ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی حسب معمول عمل مین آئی اور اسی روز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے مدرسہ و شفاخانہ و جیلخانہ کو ملاحظہ فرما کر عدالت دیوانی و فوجداری کو معائنہ کیا بتاریخ ہشتم ماہ مزبور مقدم الوصف ٹونک سے واپس تشریف لے گئے بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ ہجری یوم شنبہ مشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **شرف** خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

دیا فرزند مہ طلعت خدا نے	رئیس ذی شرف عالی نسب کو
دعا کو ہاتھ اوٹھا کر بہر تاریخ	اسد کہہ نیر بیت الشرف ہو

۱۲۹۷

بتاریخ نہم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر خان جہان خان صاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ ملازمت حضور فیض گنجور سے مشرف ہوئے حضور والا نے براہ مزید قدر دانی مسند سے اوٹھ کر معانقہ فرمایا خان موصوف نے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ پیشکش کیے حضور والا نے قبول فرما کر دوسری بار معانقہ فرمایا - بتاریخ ہفدہم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو عہدہ جرنیلی فوج ظفر موج عطا ہوا - بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز آدینہ صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

چل بسے حیف خان عبداللہ | دارِ فانی سے سوئے دارِ بقا
لکھی تاریخ آبرو نے یہ | مملکت کا ستون آہ گرا
۱۲۹۴ھ

اس مسافرِ ملکِ بقا کو منزلِ ناگزیر تک پہنچا کر موتی باغ میں مثل گنجینۂ گوہر مدفون کیا - بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب سنہ صدر منشی جناب حضور معدلت دستور خان جہان خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ بعہدۂ نیابت و سید محمد عثمان خلف اکبر بخشی الملک سید نور الدین صاحب بعہدۂ بخشیگری - و میر محمد امین بعہدۂ میر منشی گری سرفراز ہوئے - اور ہر سہ صاحبان موصوف کو سرکار والا سے خلعت فاخرہ علیٰ قدر مراتب عطا ہوا - بتاریخ پنجم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر محمد یوسف خان ہمراہی خان جہان خان صاحب کو عہدۂ نظامت پرگنۂ ٹونک عطا ہوا - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۷ء یوم چہارشنبہ جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم نے اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی - اور اسی ماہ کے آخر میں سردار بے انت سنگہ مع سامان ٹیکہ حضور والا کی جانب سے ریاست پٹیالہ کو روانہ ہوا اور اسی سال میں بشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان نام رکھا گیا اور اسی سال میں بشکوئے اعز از الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ عبد الباسط خان نام رکھا گیا - بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۵ ہجری روز پنجشنبہ دس بجے دن کے کرنیل جی سی برکلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع سانڈرس صاحب بہادر کمشنر اجمیر داخل ریاست ٹونک ہوئے - حضور والا نے سواری بگی مع خانجہان خانصاحب مدار المہام ریاست کے ایک کوس تک بطور خود کے استقبال فرمایا - ہر سہ صاحبان مسبوق الذکر و حضور والا و مدار المہام ریاست چار گھوڑون کی بگی پر باہم سوار ہو کر چھاؤنی کو تشریف لے گئے - اتفاقاً بازار علی گنج میں بگی کے گھوڑے نے براہ بدلگامی شتران بے مہار کے طرح رو بفرار رکھا - اول کوچوان بگی سے گرا بعدہ ٹونک کے دروازۂ قدیم پر جو جنوب رویہ ہے اور بازار علی گنج سے متصل ہے خانجہان خانصاحب مدار المہام ریاست بے اختیار زمین پر گرے اور ان کے سر پر ضربت سنگ کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ چار پہر میں جان بحق ہوئے - بعد نماز جمعہ انکو موتی باغ میں مدفون کیا ہنگام دفن حضور والا و ہر دو صاحبان موصوف جنازے کے ہمراہ تھے بعد انفراغ تجہیز و تکفین حضور فیض معمور و صاحبان بہادر بہت تعزیت خانجہان خانصاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور آغا جان خلف خانجہان خانصاحب مرحوم کو کلمات صبر آمیز سے تشفی فرمائی بعد ایک گھنٹہ کے وہان سے حضور پُرنور قلعہ معلی میں تشریف لائے - صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے -

اور کوچوان نے بھی بعد دو روز کے ہمراہی خانخانانخانصاحب مرحوم کے اختیار کی - اور خانخانانخانصاحب مرحوم کی لوح مزار پر یہ ہر دو قطعہ تاریخ وفات منقش ہیں ؎

صد حیف کہ گشت خانِ خانانِ زمان ــ در عین شباب اسیرِ سرپنجۂ موت
از خان جہان خان - بدم دادن جان ــ اللہ برآمد و ہمان شد سن وفوت

ایضاً

برزمین چونکہ زکالسکہ بیفتاد و بمرد ــ حضرتِ خان جہان خان بسوئے خلد برفت
اسدِ دل شد تاریخ و عائیہ بگفت ــ باد باشافعِ محشر بمقامِ محمود

قطعہ تاریخ از مولف ؎

حیف خان جہان زدارِ فنا ــ سوئے ملکِ بقا چو عازم شد
آبرو کرد فکرِ تاریخش ــ ہاتفِ غیب گفت ناظم شد

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز شنبہ دس بجے دن کے صاحبان بہادر بہ نیت ملاقات حضور والا قلعہ معلی میں تشریف لائے سلامی اور مشایعت معمول عمل میں آئی بعد اختتام کلام اشتیاق و انفراغ تواضع عطر و پان صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے بتاریخ ہفتم ماہ مسطور سات بجے دن کے صاحب کمشنر اجمیر بجانب جے پور روانہ ہوئے سلامی اتواپ حسب دستور عمل میں آئی - بتاریخ ہشتم ماہ مسبوق الذکر سات بجے دن کے کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر بجانب دیولی روانہ ہوئے - حسب دستور سلامی عمل میں آئی - بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور روز چہارشنبہ بمشکوئے حضور والا مع النور دختر نیک اختر فردوس علی زمانی بیگم صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئی اوسکا نام حمزۃ النسا بیگم رکھا گیا - بتاریخ سی ام ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور والا صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خانصاحب مرحوم نائب الریاست ہوئے - اور اسی تاریخ منجانب سرکار صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور انور اعلے کل محکمجات کے سفر ہوئے - بتاریخ دوم ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور شب شنبہ حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابو سلیمان منشی محمد ظہور علیخان نے انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز جمعہ صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف نے اس جہان فانی سے انتقال کیا اور اسی سال میں بمشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال اقبال کا نام صاحبزادہ محمد رضا الدینخان

رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت ہے ؎

چیند اگر ز باغ بہارت سے گلے خزان — صد داغ بر نہد بدل روضۂ جنان

از ضعف دل نحیف و نزاریم ناتوان — کو آن طبیب کش بکنم حال دل عیان

بوئے اگر ز کوچۂ خلعت بوے رسد — بر شاخ بوستان نہ نہد بلبل آشیان

کوہ الم کجا و من کاہ دشت فکر — دست ستم کجا و من خستہ نیم جان

از تلخی فراق ز جان سیر میکند — فریاد از حلاوت ظلم شکر لبان

از شورش دل غم جان کاہ خویشتن — با حسرت کمال شودم چو سن فغان

ناگاہ ز غیب عشرت ہاتف نشان بگفت — خوش باش ہیچ غم مخور اے مورد فغان

اکنون زمانہ آن شدہ از لطف عام حق — عالم تمام گشت بہ بین رشک گلستان

بازش بروے عشرت و راحت خوش دل — گفتم کہ چیست باعث این جوش جاودان

گفتا کہ حیف ہیچ کسے مہربان من — غافل از این نوید طرب ہستی این زمان

مولود گشت مہر سخا نیر عطا — در دہر نور بخش شد از امر کن فکان

آن نونہال باغ شرف کز کمال حسن — گوہر نثار بحر کند اختر آسمان

تاریخ مولدش ز دل پر ضیاے خویش — گفتم نسیم نور دیدہ عبدالرحیم خان

۱۲۹۵ھ

اور اسی سال میں بماہ رمضان المبارک منجانب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سفارت کابل پر مامور ہو کر راہی کابل ہوئے - اور اسی سال میں بمقام بھکو سے صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند تولد ہوا - صاحبزادہ سعید اللہ خان نام رکھا گیا بتاریخ شانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۸ء صاحب تحریر سید فضل حسین وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک منجانب سرکار والا بنا بر استقبال صاحب اجنٹ بہادر صاحبان مفصلہ ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نائب الریاست و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مغفور - صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خانصاحب - صاحب اجنٹ بہادر بوجہ تبدیلی عہدہ خود تاریخ مقررہ پر داخل ٹونک نہوئے بلکہ تاریخ نوزدہم ماہ مسطور چار بجے

دس بجے رونق افروز ریاست ہذا ہوئے - اوّلاً حضور فیض گنجور نے بسبب ناسازی مزاج کے ملاقات نفرمائی - پہلے اجنٹ
صاحب بہادر بنابر ملاقات بندگانعالی رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - گیارہ فیر سلامی کے قلعۂ معلی سے سر ہوئے اور مدارات
معمولی عمل مین آئی - بتاریخ بستم ماہ مذکور بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان منجانب حضور والا صاحبان مفصلۂ
ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ محمد خانصاحب افسر اعلےٰ - صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب - فخر الزمان معتمد خاص سیّد
محمد ارشاد حسن خان - سید محمد عبد السبحان اہلکار - اور حضور والا نے قبل روانگی صاحبان موصوف غریعہ اشفاق وثیقہ بنام
صاحب رزیڈنٹ بہادر متضمن عدم حضوری خود بوجہ ناسازی مزاج ترقیم فرمایا اسی تاریخ بروز جمعہ بندگانعالی نے غسل صحت فرمایا
اس تقریب فرحت قریب مین عمایدِ ریاست ہذا نے نذرین پیشکش کین - اور اکیس اکیس فیر توپون کے ہر ششش پرگنات
متعلق ریاست ہذا سے سر ہوئے - حضور والا بعد انفراغ نذر وغیرہ بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان
بناس تک تشریف فرما ہوئے - بعد ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر و اجنٹ صاحب بہادر و حضور نواب صاحب بہادر
ایک بگی مین سوار ہوکر چار بجے دن کے داخل شہر ہوئے صاحبان بہادر نے بنگلہ پر قیام فرمایا اور حضور والا قلعہ معلی مین
تشریف لائے - فیر توپ کے حسب دستور سر ہوئے - دوسرے روز بوقت نصف النہار صاحب رزیڈنٹ بہادر و
پالٹ صاحب بہادر سکتر بنابر ملاقات حضور انور قلعہ معلی مین تشریف لائے مشایعت و مدارات و سلامی حسب دستور
عمل مین آئی - بعد ملاقات صاحبان بہادر نے توشک خانہ و سلحخانہ و کتب خانہ ملاحظہ فرمایا اور اسی تاریخ چار بجے دن کے
جیلخانہ و شفاخانہ معائنہ کیا - دوسرے روز صاحبان موصوف ریاست ہذا سے رخصت ہوئے رسد رسانی لشکر حسب
قاعدۂ قدیم عمل مین آئی - بتاریخ بست و چہارم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ ہجری روز شنبہ کرنل بنین صاحب بہادر اجنٹ جے پور
مع ڈاکٹر قصبہ لاوہ سے فائز ٹونک ہوکر بنگلہ پر قیام پذیر ہوئے - اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے اجنٹ
صاحب سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی - دوسرے روز دس بجے دن کے اجنٹ صاحب بنابر ملاقات حضور پُرنور قلعہ معلی مین
تشریف لائے ہر دو ملاقات مین مشایعت و مدارات حسب معمول عمل مین آئی - اسی روز صاحبان موصوف چار بجے دن کے
بجانب اونیارہ علاقۂ ریاست جے پور روانہ ہوئے سلامی و مشایعت و مدارات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ سی ام ماہ مذکور
سنہ صدر روز پنجشنبہ کرنل صاحب موصوف دس بجے دن کے اونیارہ سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور سلامی وغیرہ
عمل مین آئی کرنل صاحب بہادر حضور والا سے ملاقات فرماکر بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر سنہ صدر روز جمعہ علی الصباح راہی جے پور

ہوئے - اور اسی تاریخ بالٹ صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دس بجے دن کے اندر گڈھ سے فائر ریاست ہوئے حسب ممانعت صاحب موصوف پیشوائی وغیرہ نہوئی اوّل ملاقات صاحب موصوف نے حضور والا سے فرمائی بعدہٗ حضور انور صاحب بہادر سے ملاقی ہوئی - بتاریخ پنجم ماہ مذکور صاحب بہادر بجانب چھاؤنی دیولی روانہ ہوئے سلامی و مشایعت حسب معمول عمل میں آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر بشنکوے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان نام رکھا گیا - بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر بشنکوے حضور پُر نور فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس نونہال چمن سعادت کا نام صاحبزادہ محمد سعادت علیخان رکھا گیا - بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر مطابق بست و نہم ماہ جون ۱۸۹۶ء روز چہارشنبہ بتقریب فرحت قریب مژدۂ فتح کابل روشنی چراغان جملہ کوچہ و بازار و امکنۂ سرکاری و مکانات عمائد ریاست ہذا میں معرض ظہور آئی و راسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے فائز ریاست ہوکر روشنی چراغان اور آتشبازی کا تماشا معائنہ فرمایا - بتاریخ بست و ہفتم ماہ رجب سنہ صدر صاحبزادۂ نور الدین خان خلف صاحبزادۂ عبید اللہ خان مرحوم کا نکاح مسماۃ صادقہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب سے منعقد ہوا التعداد مہر پانچہزار روپیہ دو ہزار معجل و سہ ہزار مؤجل - بتاریخ سلخ ماہ رجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ حامد خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا عائشہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد علیخانصاحب سے منعقد ہوا التعداد مہر پنجہزار روپیہ سہ ہزار مؤجل دو ہزار معجل بتاریخ بست و ہشتم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت فرمائے دیولی ہوئے سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر سرکار فیض مدار سے خلعت نیابت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ کو عطا ہوا اور بحکمہٖ تعالیٰ و تقدس شانہ اعلیٰ صاحبزادہ صاحب بہادر آجتک کہ سنہ ۱۳۱۳ھ ہے کار ہائے ملکی و مالی کو باحسن وجوہ انجام فرما رہے ہیں مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب میں یہ قصیدہ پیشکش کیا ٥

ترا از جوہر جان آفریدند ۔۔ سراپا نور یزدان آفریدند

قد تو ہست آن سرو دل آرا ۔۔ کہ در باغش خرامان آفریدند

ز رنگ حسن تو شمعی چکیدست ۔۔ کہ از روے این گلستان آفریدند

زنخدان تو آن چاہیست کو را ۔۔ لبالب ز آب حیوان آفریدند

غبار نرگس مستانہ تست ۔۔ کہ در چشم غزالان آفریدند

چہ بے رحمانہ کردند ابروان ۱۰ ۔۔ چہ بے دردانہ مژگان آفریدند

سنانِ غمزۂ شوخِ تو مخصوص بخون ریزیٔ شریان آفریدند
دو زلفِ کافرِ ایمان شکن را بلائے بہر سلمان آفریدند
تو بدعہدے ترا اے بیمروت نہایت سست پیمان آفریدند
قسم ہائے تو ہرگز باورم نیست پئے سوگند قرآن آفریدند
ترا اے ماہِ خرمن سوزِ ہستی قیامت برقِ جولان آفریدند
شوم قربان سرے ابرو کمانت کہ آنرا تیرِ باران آفریدند
چرا آئینہ سان حیران نباشم مرا مشتاقِ جانان آفریدند
ز وصلِ دوست محروم مرا چون بیابان گردِ ہجران آفریدند
بزخمِ من سنہ مرہم کہ اورا فقط بہرِ نمکدان آفریدند
دلے دارم کہ ہمچون لالہ در وے ہزاران داغِ حرمان آفریدند
بیا بنگر کہ از دریائے چشمم چہ گوہرہائے غلطان آفریدند
نم اشکے ز مژگانِ ترم است کز و دریائے عمان آفریدند
مرا از داغِ سوزی در جگر ہست ازان چون شمع گریان آفریدند
جہان خورسند و بہرِ خاطرِ من الم ہائے فراوان آفریدند
درین عالم سخن فہمی نماندست عبث ما را غزل خوان آفریدند
نشانی از سخاوت پیشگان نیست جہان بہرِ لئیمان آفریدند
ندارد آسمان بیش از دو نانے کہ آن را بہرِ دونان آفریدند
ازین مردم نشد چشم کسے سیر گرسنہ خلق را زان آفریدند
سخی محتاج و نعمت ہائے الوان ہمہ بہرِ بخیلان آفریدند
کریمی ہست **فخر الملک** آری ورا باذل بدوران آفریدند
تو لی آن آفتابِ اوج اقبال کہ دستت را زر افشان آفریدند

ترا اے معدنِ جود و سخاوت — برائے بذل و احسان آفریدند
کفِ گوہر نثارت را العالم — لبِ ابر نیسان آفریدند
قوی بازو بمثلِ تو دگر نیست — جوان ہمت بدوران آفریدند
سخن مستانہ از من مے تراود — مرا ہست مئی آن آفریدند
بباغ مدحِ تو آن عندلیبم — کہ منقارم گل افشان آفریدند
تو اے فہمی طریقِ گفتگو را — ترا آری سخندان آفریدند
اگر ورزے کرم بیجا نباشد — کرم ہمبر کریمان آفریدند
ثنا گفتم دعایت مے نمایم — زبانم را دعا خوان آفریدند
باین اقبال دولت زندہ باشے — ترا اشرف در انسان آفریدند

اور اسی سال میں شاہزادی رفیعہ الدرجہ ایلس صاحبہ دختر نیک اختر ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے انتقال کیا - اور اسی سال میں بشکوے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ احسان اللہ خان رکہا گیا - اور اسی ایام میں بشکوے صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الصبور خان نام رکہا گیا اور انہیں دنون میں بشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ بخاری فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ محمد خان رکہا گیا بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۵ھ سید مہدی حسن و شیخ فخر الدین معتمدان پٹیالہ مع سامان تہنیت تولد فرزند ارجمند حضور والا فائز ریاست ہذا ہوکر شاہزادہ ثریا جاہ کی حویلی میں بموجب حکم حضوری فروکش ہوئے چندے وغیرہ سرکاری مقرر ہو گئی بعد تین روز کے معتمدان ریاست مذکورہ مع سامان تہنیت حاضر دربار حضور والا ہوئے اور پانچ پانچ روپیہ بطور پیشکش کے - اور سامان تہنیت پیشگاہ حضور والا میں پیش کیا - ہر دو معتمدان مذکور کی تعظیم منجانب سرکار بمعرض ظہور آئی - بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور معتمدان بنابر استجازت رخصت قلعہ معلی میں حاضر ہوئے حضور سے ہر دو معتمدان مذکور کو خلعت رخصت عطا ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور سنہ صدر روز سہ شنبہ حضور فیض معمور مع چند صاحبزادگان و مصاحبان بنابر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر کے طور پر چہاونی دیولی کو تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم صاحب کلان بہادر ریاست کو تہ سے فارغ چہاونی ہوئے اسی تاریخ حضور والا سے ملاقات بمعرض ظہور آئی - بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور کو روز یکشنبہ وقت نصف النہار سرکار دولتمدار مع الخیر داخل

فائز ریاست ہذا ہوئے - بتاریخ سیوم ماہ ربیع الاول سنہ صدر مشکوے حضور والا دختر سعادت اختر تولد ہوئی سعادت النسا بیگم
نام رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر مشکوے حضور پُرنور فرزند اقبالمند تولد ہوا اوس نونہال گلشنِ اقبال کا نام
صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان رکھا گیا - بتاریخ دہم ماہ مسطور روز دوشنبہ ساڑہے دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر
ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے بوجہ ممانعت ایجنٹ صاحب بہادر شلیت عمل مین نہ آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور
چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بجانب جے پور رخصت فرما ہوئے - آمد و رفت مین اتواب سلامی حسب معمول
سر ہوئین - اور اسی تاریخ مشکوے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبداللہ خان نام رکھا گیا - اور اسی تاریخ نواب
خسرو زمانی بیگم صاحبہ حضور کی خالہ حقیقی وقت نصف النہار باستقبال برادران حضور و عمائد ریاست بنارس سے فائز قلعہ معلی
ہوئین بتاریخ یازدہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر شیخ کریم بخش میر سامان بموجب حکم حضوری خزینہ و دیگر کارخانجات کے اہلکاری
پر مامور ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ع شب شنبہ مہاراجہ رام سنگہ بہادر رئیس جے پور
نے انتقال کیا بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور بست و نہم ماہ مسطور کرنیل براڈ فورڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان
نے دس بجے دن کے حسب وصیت رئیس جے پور متوفی قائم سنگہ ٹہاکر ایسردہ کو مسند نشین ریاست جے پور کیا اور بجائے
نام قائم سنگہ کے اسم مہاراجہ سوائی مادہو سنگہ بہادر تجویز کیا گیا فیر سلامی کے سر ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ
سنہ صدر مشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اجلال کا نام صاحبزادہ
محمد عبدالتواب خان رکھا گیا - اور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ
محمد عبدالستار خان نام رکھا گیا - اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ اسد اللہ خان
نام تجویز ہوا - اور انہین دنون مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب شرف خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب
مرحوم ابن نواب امیر الدولہ بہادر فرزند دلبند تولد ہوا - اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ احتشام علیخان رکھا گیا - اور مولف نے
حسب ایما کے والد ماجد مولود مسعود محمد فتح ابید خان تاریخی نام تجویز کیا - اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہ کہا ؎

ابنِ عبدالرحیم خانِ شرف	گشت پیدا ز لطف و فضلِ خدا
آبرو بہر سالش گفت خرد	کہ بگو آفتابِ چرخ ہدا

اور انہین دنون مین مشکوے صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد ادریس خان نام رکھا گیا - بتاریخ

بستم ماہ اکتوبر ۱۹۰۱ء آٹھ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک مع یک صاحب کرنیل بہادر بنابر عطائے تمغہ کگمنی اسٹار آف انڈیا بجہت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ قلعہ معلی مین تشریف لائے اوسوقت جملہ اراکین با حضور پر نور و عمائد ریاست دربار مین حاضر تھے اوّل صاحب اجنٹ بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نایب الریاست کی توصیف مین ایک اسپیچ دیا بعد ازان اپنے ہاتھہ سے تمغہ زیب گلوئے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف فرمایا بعد انفراغ عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے اسی دن ہنگام شب صاحبزادہ بہادر کے مشکوے دولت پر جلسۂ دعوت بعیدتر مین و آئین بہین منعقد ہوا قطعہ تاریخ عطائی تمغہ فرحت و ثیقہ من نتایج افکار گہر بار شاعر ستمند نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکہنوی یہ ہے ؎

ہمین فیض شہنشاہ ہند و انگلستان
سی ایس آئی کا اول عطا خطاب ہوا
پنہایا تمغۂ اعلائی قیصری اسال
سنائی اور اک اسپیچ ہی کہڑے ہوکر
یہ مژدہ سُنکے ہوئے دوست دلمین خرم و شاد
مجہے تہی فکر کہ تاریخ اے اسد لکہون
ندا یہ آئی کہ سال از سرا فلاک

بڑہا ہے رتبۂ فیروز جنگ عالی شان
چمک کے اختر اقبال آفتاب ہوا
اجنٹ صاحب ذی قدر نے خوشی سے کمال
کہ جسمین شکر و ثنائے رئیس تہی یکسر
اسیر غم وہ ہوئے شاد تو مین جنکے عناد
بطور نذر اوسے پیشکش بیان سے کرون
عطائے تمغۂ والا مبارک ایزد پاک

۱۹۰۱ء

اسی سال مین حافظ قاری علی احمد پانی پتی نے کہ حضور نواب صاحب بہادر کے علم قرأت مین اوستاد تھے انتقال کیا مولف نے یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎

حافظ علی احمد کہ بقرأت ہمہ دان بود
کو نا طفہ را تاب کہ اوصاف او سازد
آن بلبل خوش نغمہ و آن گلبن نو خیز
ہر دل نہ بس سوخت ازین سانحہ سب انکا
احباب بسر گریہ کنان خاک فشاندند

او فات بجوانی بجہان گذران کرد
آرے صفت ہمچو جوانے نتوان کرد
در جوشش بہارش چہ ستم باد خزان کرد
ہر دیدہ ازین بر مژہ خونناب روان کرد
آہے بدل غمزدگان کار سنان کرد

گرد یہ ہر آنکس کہ ازین واقعہ آگاہ — افسوس بہا خوردہ و فریاد و فغان کرد
چون تشنہ لب از بادہ کوثر دل او بود — رفع عطش خود ہمان آب روان کرد
درخواست نمودم ز خرد سال وفاتش — جوشے بدلش آمد و آنگاہ بیان کرد
در سال ہزار و دو صد و ہفت و نود حیف — رخت بجنان بستہ و پدرود جہان کرد
۱۲۹۷ھ

بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ ہجری نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ خدیجہ بیگم دختر صاحب زادہ محمد امان خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل اور اسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ محمد یونس خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ زبدۃ النسا بیگم دختر اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب فتح جنگ سی منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ ہجری صاحب زادہ عبد العلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب کا نکاح ہاجرہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی مؤجل بتاریخ سلخ ماہ شعبان سنہ صدر صاحبزادہ عبد الوحید خان خلف صاحبزادہ عبد العزیز خان کا نکاح مسماۃ شہادت بیگم دختر حافظ سراج الدین صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر دو ہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی مؤجل۔ بتاریخ چہارم ماہ شوال المکرم سنہ صدر بشکوے حضور والا دختر فرخندہ اثر تولد ہوئی اوس عزیز جان کا نام عزیز النسا بیگم کہا گیا اور اسی سال مین حسب منشار گورنمنٹ قیصر ہند خانہ شماری و مردم شماری کل ممالک محروسہ و مقبوضہ راجستان وغیرہ کی ایک رات مین بمعرض ظہور آئی۔

کیفیت ملاقات حضور پر نور بہ نواب مستطاب معلی القاب لارڈ رپن صاحب بہادر نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۸۱ء حضور والا بذریعہ ڈاک ہنگام شام بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور وقت صبح سرکار والا باستقبال معمولی فائز اجمیر ہو کر ٹریفک صاحب کی کوٹھی پر فروکش ہوئے بتاریخ بستم ماہ مسطور چار بجے دن کے ویسراے بہادر کشور ہند داخل اجمیر ہوئے اسٹیشن پر ہر ایک رئیس سے مصافحہ کر کے مزاج پرسی فرمائی۔ بتاریخ

بست ودوم ماہ مرقوم الصدر گیارہ بجے دن کے حضور والا نے مع ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک و دیگر صاحبزادگان مفصل ذیل ویسرائے بہادر کشور ہند سے کوٹھی پر ملاقات فرمائی اور ایک سو ایک اشرفی حسب معمول نذر کرکے مزاج پرسی فرمائی

تفصیل صاحبان ہمراہی

جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ ۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب برادران حضور پُرنور ۔ فخر الزمان معتمد خاص سید محمد ارشاد حسین خان ۔ الحاصل اسطرح ہر ایک رئیس سے بتدریج علی قدر مراتب ملاقات معرض ظہور آئی اسی تاریخ ہنگام شام حضور والا بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور بتاریخ بست و دوم وقت نصف النہار فائز ریاست ہذا ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ صاحبزادہ ابو سعید خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم کا نکاح انجمن آرا بیگم دختر صاحبزادہ احمد خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ دو ہزار موجل و سہ ہزار معجل ۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ لالہ ہرچرن داس معتمد سرکار کپورتھلہ نے بتقریب فرحت ترتیب تزویج شادی ہمشیرہ حضور پُرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہوکر اول خریطہ رئیس موصوف کا پیش کیا ۔ بعد ازاں ایک کشتی کہ اوس میں گیارہ سو روپیہ نقد تھے پیشکش کئے سرکار کی جانب سے معتمد مذکور کی تعظیم نہوئی اور چند ہی حسب قاعدہ سرکار والا سے مقرر ہوئے بعد ازاں بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور فیض گنجور چہ سو اکتالیس روپیہ ۶۴۱ ؏ کا خلعت معتمد مذکور کو عطا ہوا بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس منکوحہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ بجانب ریاست موصوفہ تشریف فرما ہوئیں بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر آپ بے نرسنگہ و منشی روپ لال مع سامان ٹیکہ صدر نشینی حضور پُرنور بشایعت کپتان شیخ مرتضےٰ ساکن عسکر قیروزی مع دہ نفر سواران رسالہ فائز ٹونک ہوکر متصل تالاب ٹونک فروکش ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور سنہ مزبور روز جمعہ دس بجے دن کے نامبردگان نے مع سامان ٹیکہ حاضر دربار ہوکر سامان مسطور پیشکش کیا حضور پُرنور نے سروقد تعظیم دی اور نذر بھی کھڑے ہوکر قبول فرمائی ۔ بعد ازاں بلدیو سنگہ

برادر خرد آپ جی و دیگر معززین حاضر دربار ہوئے اور حضور مین نذرین پیشکش کین حضور والا نے اونکی نذرین مسند پر بیٹھکر قبول فرمائین اور ہنگام رخصت آپ جی وغیرہ کی تعظیم سہ وقعہ ہوئی اور جب تک مشارٌالیہا ریاست ہذا مین رہے سرکار والا سے چندی جاری رہی بتاریخ پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ مرقوم الصدر مسمی عبد الغفور خان وزیر آور چند اہلکاران ریاست پٹیالہ مع نوتہ تعدادی دوہزار و یکصد روپیہ بتقریب فرحت قریب شادی ہمشیرہ حضور پُرنور فائز ریاست ہذا ہوئی مشارٌالیہا کی چندی سرکار والا اقتدار سے مقرر ہوئی بتاریخ دہم ماہ مذکور مشارٌالیہا نے کشتی ہائے زر نوتہ مع خریطہ رئیس موصوف موسومہ حضور پُرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہوکر پیشکش کین منجانب سرکار اونکی تعظیم ہوئی۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مسطور باسمی تاریخ دادی صاحبہ حضور پُرنور یعنی جنابہ صاحب محل بیگم صاحبہ کہ نواب محمد علیخان صاحب بہادر کی ملاقات کو بجانب اکبرآباد تشریف فرما ہوئی تہین مع الخیر والعافیہ داخل قلعہ معلی ہوئین بتاریخ ہفدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر صاحبزادہ عزیز اللہ خان خلف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان کا نکاح رقیہ بیگم دختر احمد خان مرحوم سے منعقد ہوا تعداد مہر دوہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز چہارشنبہ مفخر الامرا امتیاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر صفدر جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے قطعہ تاریخ وفات ہنگام تجہیز و تکفین بدیہہ کہا ؎

نہمین چہارشنبہ ماہ صیام رفت ابن جمال خان ز جہان
از سر یاس وحیف ہاتف گفت ہائے وائے عنایت اللہ خان
١٢٩٩ھ

بتاریخ بست وچہارم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر جناب بخشی الملک سید نور الہدی صاحب نے بمرض امتلاء ہیضہ انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

بخشی کل سید نور الہدے مبتلا گشتہ باامراض وبا
بست وچارم بود از ماہ صیام شد ز دنیا جانب دار بقا
بہر تاریخ وفاتش آبرو فکر کردم در دل غم آشنا
ناگہان در گوشم از روئے بکا گفت ہاتف وا دریغا سیدا
١٢٩٩ھ

اور اسی سال مین شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف الصدق افتخار الامرا مفخر الملک جناب صاحبزادہ

صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم - ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ عنایت اللہ خانصاحب مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم

(مطبع مسیح ستارہ بند آگرہ)

محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ہمشیرۂ حضور پُر نور دام اقبالہ سے بعید تزک و حشام وہاں مین ہمین وطرز خوش ترین معرض وقوع آئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ اس تقریب فرحت قریب مین نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

بادو یا رب مبارک این شادی — دیدم از بہر سال اسد خوابے
کہ بدولت سرائے فخر الملک — شد بہم آفتاب و مہتابے
۱۲۹۹ھ

اور اسی سال مین حرم سرائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان نام رکھا گیا - اور اسی سال مین بشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہزمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گُہر تاج اقبال کا نام صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام مین بشکوئے صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب فرزند تولد ہوا اوس نونہال گلشن عظمت کا نام صاحبزادہ محمد الیاس خان رکھا گیا اور انہین دنون مین بشکوئے صاحبزادہ حمید اللہ خان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حضرت نور خان نام رکھا گیا چنانچہ مولف نے حسب درخواست والد مولود اسم تاریخی محمود روشن خان رکھا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہ کہا ؎

حمید اللہ خان چون یافت فرزند — ز فضل قادر خلاق اکبر
پے تاریخ اسمش گفت ہاتف — بگو اختر زمان محمود اختر
۱۲۹۹ھ — ۱۲۹۹ھ

اور اسی ایام مین بشکوئے صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر موج فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین بشکوئے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد نور خان نام رکھا گیا - اور اسی سال مین صاحبزادہ حافظ محمد نیاز خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا اور اسی زمانہ مین صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندھا الفاظ ریخ و غم (۱۲۹۹ھ) سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے بتاریخ نوزدہم ۱۲۹۹ھ صاحب ایجنٹ بہادر دہلی و ٹونک علیگدہ علاقہ ریاست ہذا مین فائز ہو کر بتاریخ بستم پراگوڑ علاقہ اینارہ داخل ٹونک ہوئے - بتاریخ بست و چہارم صاحب رزیڈنٹ بہادر مع لشکر راہ سواد علاقہ سے پورے موضع چوپنج پرگنہ ٹونک مین داخل ہوئے - بموجب حکم حضور والا بغرض استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر

صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب تشریف لے گئے ۔ بتاریخ بست و پنجم صاحب بہادر فائز ریاست
ہذا ہوکر قلعہ معلی کے میدان مین بمقابلہ نذر باغ کہ یہ لشکر انگریزی کی فرودگاہ ہے قیام پذیر ہوے حضور والا نے چار بجے دن
کے صاحب بہادر سے ملاقات کی سترہ فیر اتواپ سلامی کے سر ہوے بعد اختتام کلام شوق آمیز و انفراغ عطر و پان نواب صاحب
بہادر رخصت ہوکر قلعہ معلی مین تشریف لائے بتاریخ بست و ششم صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور رونق بخش قلعہ معلی ہوے
حضور انور نے تا در دیوانخانہ مشایعت فرمائی بعد انفراغ ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا اور وقت رخصت مدارات عطر و پان عمل
مین آئی اور تیرہ فیر بطور سلامی آمد و رفت مین سر ہوے ہنگام شام صاحب بہادر کی جانب سے بزم دعوت بنگلہ پر منعقد ہوئی حضور
پُرنور صاحبزادہ و صاحب بہادر نائب الریاست رونق بخش جلسۂ دعوت ہوے ۔ بتاریخ بست و ہفتم صاحب رزیڈنٹ بہادر
ریاست سے مرخص ہوئی سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ فخر الزمان معتمد خاص سید
ارشاد حسین خان مع خریطہ و سامان نیوتہ تعدادی دو ہزار روپیہ بتقریب شادی ہمشیرہ مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر رئیس جودھ پور بجانب
جودھ پور روانہ ہوے ۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ہنگام شام فایز ریاست ہوے
بتاریخ بست و ششم نو بجے دن کے ایجنٹ صاحب بہادر نے حضور والا سے ملاقات ہوئی ۔ اور اسی تاریخ صاحب
رزیڈنٹ بہادر فائز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے اتواپ سلامی و مدارات معمولی عمل مین آئی بعد ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ
رہا بعد انفراغ عطر و پان ہر دو صاحبان بہادر رخصت فرماے چھاونی دیولی ہوئے سلامی اتواپ حسب معمول عمل مین آئی ۔
بتاریخ بست و ششم ماہ رجب المرجب سنہ صدر نکاح حضور والا کا ہاجرہ بیگم دختر حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے کہ مولف
کے پھوپھا اہلیہ دوم کے رشتہ سے ہوتے تھے منعقد ہوا ۔ تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل ۔ بتاریخ بست و پنجم
ماہ شعبان المعظم سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ منکوحہ نواب غوث محمد خان بہادر مرحوم رئیس ریاست جاورہ ۔ جاورہ سے
داخل ٹونک ہوئین ۔ بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر عبد الملک خان نبیرہ رئیس شمس آباد حاضر دربار ہوے اور ایک
اشرفی حضور مین بطور پیشکش کی حضور والا نے سروقد تعظیم معزی الیہ کی فرما کر نذر قبول فرمائی ۔ بتاریخ نوزدہم ماہ و سنہ صدر
بمشکوے حضور والا دختر نیک اختر تولد ہوئی زینت النسا بیگم نام رکھا گیا ۔ بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق
بست و ششم ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۴ء سید محمد سعید اہلکار بجائے سید باقر علی عامل پرگنہ علی گڈھ ہوے ۔ بتاریخ پانزدہم ماہ ذی الحجہ
سنہ صدر شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نیاہڑہ اور صاحبزادہ محمد نظام علی خان قلعدار

عامل پرگنہ سرونج ہوئے ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست وچہارم ماہ اکتوبر سنین صدر روز چہارشنبہ بتقریب فرحت زیب سالگرہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہ باجتماع تمامی اہل خاندان وملازمان خواص وعوام ۔ وافسران وعہدہ داران وساہوکاران وصاحبان نے جامہ ہائے رنگین علی الخصوص زعفرانی پہنکر چار بجے دن کے حاضر دربار ہوکر نذرین پیشکش کین اور دیوانخانہ کے باہر کمپنی ہائے پٹالن وملازمان بین باجہ نے سلامی ادا کی اور بنا انفراغ نذر پری پیکران زہرہ شمائل کا رقص رہا ۔ ۱۰۱ فیر اتواب سلامی کے بتفصیل ذیل عمل مین آئی از توپ خانہ بخاری (۶۳ فیر) از توپ خانہ قلعہ معلی (۳۸ فیر) اور عاملان پرگنات کو اس تقریب فرحت قریب کے بارہ مین حکم بنابر اخذ زر نذرانہ و یازدہ یازدہ سلک اتواب تعطیل یکروزہ باجتماع عملہ کچہری وافسران سپاہ وجاگیرداران وساہوکاران وغیرہ رنگینی لباس جاری وساری ہوا ۔ تاریخ جشن سالگرہ اس مصرعہ سے برآمد ہوتی ہے ع

الہ لکمہ سے تو لکہہ چار بار سالگرہ
۱۳۰۰

مولف نے اس تقریب بشاشت قریب مین یہ نظم پیشکش کی ؎

صدائے خردہ عشرت ز آسمان برخاست ... تمام اہل زمین بہر جشن زان برخاست
وزید باد بہاری چنان بگلشن دہر ... کہ گرد کلفت و غم از دل جہان برخاست
بباغ شاہد گل بر سریر شاخ نشست ... کہ نرگس از پئے تعظیم سرگران برخاست
سوال ساختم از صنم درچنین عالم ... کہ ورد منت و غم از دلم چسان برخاست
جواب داد کہ جشن حضور پرنور ست ... نشست کرسی لفظ الم ازان برخاست
خلیل کعبۂ دلہا بنام ابراہیم ... ز خوان نعمت او سیر مہمان برخاست
ز دست پنج ستم عدل او چنان برکند ... کہ پاسبانی گرگ از دل شبان برخاست
بروز جشن چو رونق فزائے مسند شد ... برائے نذر ہمہ اہل خاندان برخاست
بلند گشت جو از بین باجہ صیت خوشی ... ندائے داد ز جان پریشان برخاست
چو زیب تن ہمہ کس جامہ ہائے زرد نمود ... ز چشم اہل جہان کشت زعفران برخاست
چو دست خویش برآورد آبرو بدعا ... دمبدم صبح اجابت ز آسمان برخاست

بتاریخ بست و ششم ماہ مسبوق الذکر سنہ صدر مولوی محمد مسعود خان رامپوری منجانب حضور انور بعہدہ وکالت محکمہ اجنٹی مالوہ ونو

واقع چھاؤنی دیول پر سرفراز فرمائے گئے۔ اور سات پارچہ کا خلعت سرکار والا سے معزی الیہ کو عطا ہوا۔ اور اسی سال مین بشگون سے صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف اکبر نائب الریاست بہادر دختر نیک اختر تولد ہوئی چنانچہ ان اشعار سے تاریخ ولادت ظاہر ہوتی ہے ؎

تولد بشگون سے شد دختری
نہ دختر بہ برج شرف اختری

ہمانا کہ دختر بہ بمردان راہ
بود رحمت خاص و لطف اِلٰہ

چو این تہنیت خوردہ در گوش من
مرادم رسیدہ در آغوش من

ہمہ شادی و وقت شد متفق
کہ ریزم بتاریخ گفتن عرق

چو در زیر مقنع رسید آفتاب
رقم بر زوم من فروغ حجاب ۱۳۰۰ھ

چو بار دگر بر زوم باب فکر
سروشم چنین گفت در خواب فکر

کہ فرخندگی مصور خوش ست ۱۳۰۰ھ
دگر نیز دخت منور خوش ست ۱۳۰۰ھ

اور اسی سال مین جنابہ صاحب محل بیگم صاحبہ داوی صاحبہ حضور پُر نور نے انتقال فرمایا الفاظ۔ رہ جنت ۱۳۰۰ھ۔ سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ اور اسی سال مین صاحبزادہ امداد اللہ خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد انور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین صاحبزادہ حضرت نور خان خلف صاحبزادہ حمید اللہ خان نے انتقال کیا۔ اور اسی ایام مین تصیب اعدا طبیعت نائب الریاست کے سخت علیل تھی بفضل حکیم علی الاطلاق صحت کلی حاصل ہوئی چنانچہ یہ مصرعہ تاریخ غسل صحت ہے ؎

عیشش دائم زبخشش صحت باد ۱۳۰۰ھ

مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدۂ تہنیت کہا ؎

در بزم عیش نائب با عز و شان نشست
بر مسند عروج بحفظ و امان نشست

پرداخت چون حکیم حقیقی بصحتش
در تہنیت مسیح بر آن آستان نشست

عطارد ہر شاد و شعار نسخہ رشفا
خرم ز تندرستی او بر دُکان نشست

برخاست زین نوید بسر دل کہ بود رنج
آمد شتاب راحت بر جای آن نشست

گردید ضعف و کسل چو از جسم او برون — بر مسند سرور بتاب و توان نشست

اهل زمانه را همه از غسل صحتش — آرام در دل آمد و فرحت بجان نشست

ترتیب یافت جشن که نایب بفضل رب — در بزم صحت آمده و شادمان نشست

زینت گرفت بزم سرور و طرب ازو — خاتم درست شد چو نگین در میان نشست

دوران عیش کرد مئے خرمی بجام — مست آفتاب شیشه و بر آسمان نشست

قانون نواخت زهره و رقصید مشتری — مطرب بنغمهٔ طرب سر جاودان نشست

در انجمن بلند شده بانگ نای و نوش — گرد ملال خاطر باده کشان نشست

آمد برائے تهنیتش در چمن بهار — گل با رخ شگفته بهر بوستان نشست

عشرت می سرور بهر جام لاله ریخت — نرگس بصحن باغ نه هم سرگران نشست

موج نسیم رایحه افشان بباغ شد — غنچه بکف گرفته ازو عطردان نشست

هر سو بنفشه ریخته بر سطح یاسمن — با روئے خنده ناک گل زعفران نشست

سنبل ز طرهٔ غالیه در باغ تازه ساخت — سوسن شگفته خاطر و رطب اللسان نشست

استاده ساخت سرو چمن رایت نشاط — قمری بصد سرور بر بالائے آن نشست

برخاست خوبی قد شمشاد و روئے گل — در صحن باغ سکهٔ حسنش چنان نشست

آرام یافت خلق بعهد نیابتش — بر تخت عدل و داد چو نوشیروان نشست

هر کس پناه برد بذیل حمایتش — از حادثات دهر بامن و امان نشست

هر جا فساد بود ز بیمش گریخته — هر جا که فتنه بود بعهدش نهان نشست

رونق پذیر گشت جهان از نوال او — این نقش بر نگین دل دوستان نشست

برخاست او بجود و نوالش بکام دل — هر سائلے که بر در دولت نشان نشست

وقت قبول هست بکن آبرو دعا — بر صفحه نقش خامهٔ سحر بیان نشست

در قبضهٔ تو باد حسام صلاح و فتح — دارند تا بچرخ که تیر و کمان نشست

بتاریخ سوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ بمشکوے افتخار الامرا فخر الملک صاحب زادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اقبال کا نام صاحبزادہ محمد امانت اللہ خان رکھا گیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ؎

گشت پیدا چو ابن فخر الملک — گرو گردون نثار گوہر صبح
دید چون روئے انورش مجبر ید — حلق مرغ فروغ خنجر صبح
فکر تاریخ آبرو چو نمود — ہاتف غیب گفت - اختر صبح
۱۳۱۰ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر محمد مصطفی خان خلف محمد یار خان جاگیردار موضع کڑھیا پرگنہ چھبڑہ کہ بنا بر نیوتہ تقریب شادی خلف رئیس ریاست کوٹہ منجانب حضور انور دام اقبالہٗ بریاست موصوفہ گئے تھے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر تخفیف بندی دکاکین بازار و تعطیل چہار یوم و موقوفی قواعد و شلک اتواب بوجہ ماتم انتقال شاہزادہ والا جاہ ڈیوک آف خلف جنابہ ملکہ معظمہ قیصر ہند عمل مین آئی۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ احمد خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب کا نکاح مسماۃ دہر آرا بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا التعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل اور اسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ عبد الحمید خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کا قدسیہ بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا التعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ فروری سنہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد شیر علیخان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **شرف** کا نکاح کشور آرا بیگم دختر صاحبزادہ حافظ محمد عمر خان صاحب سے منعقد ہوا التعداد مہر دس ہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل۔ بتاریخ دوم رجب المرجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خان صاحب کا طاہرہ بیگم دختر کلان صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف سے منعقد ہوا التعداد مہر بست و یک ہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل شانزدہ ہزار روپیہ موجل بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد حسن خان خلف صاحبزادہ محمد خان بہادر شیر جنگ کا سعیدہ زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان سے منعقد ہوا التعداد مہر بست و پنجہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل و بست ہزار روپیہ موجل۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر بمشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی رشید النساء بیگم نام رکھا گیا اور اسی ایام مین بمشکوے صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب **صفی** فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکھا گیا بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

پہلے سے کہیں بیشتر بصد شوکت و احتشام معرض ظہور آیا ۱۲۷۰ فیل نواب کے قلعہ معلی سے سرہوے اور بدستور سابق و آرایش بزم رقص و سرود وغیرہ عمل مین آئی قطعہ تاریخ جشن سالگرہ از شاکر ؎

اے حاتم زمانہ و ذوی الشوکت و جلال — فرخندہ و سعید بود جشن عقد سال

شاکر بسال مصطفوی می کند دعا — این جشن عقد سال و گر صد ہزار سال

۱۲۷۰

مؤلف نے اس تقریب فرحت ترتیب مین یہ قصیدہ کہا ؎

اے بیاد تش در گلستان می زنم — چون قدح چشمک بستان مے زنم

شمع سان دارم ضیا از سوز او — گل لب از داغ سوزان مے زنم

داغ دل را پرستم تا ز برق — خندہ بر ابر بہاران مے زنم

تا ز مہرش ہمچو ذرہ روشنم — طعنہ بر ماہ تابان مے زنم

صبحدم چون شبنم گل چشمکے — سوے خورشید درخشان می زنم

در سبیہ مستی برنگ جام مے — بوسہا بر لعل خندان مے زنم

ماہ تابے دیدہ ام امشب کہ من — آستین ہا بر چراغان مے زنم

بر مژہ بستم ز خون دل حنا — آتش حسرت بہر جان مے زنم

بلبل گلزار عشق و الفتم — خندہ بر باغ رضوان مے زنم

از کنار عافیت دورم چو موج — دست و پا در بحر حرمان می زنم

بال و پر در خون برنگ بسمل ست — ہر دم از بیتابیٔ جان می زنم

آتش غیرت ز سوز این غزل — در دل مرغ خوش الحان مے زنم

غزل

چاک چون گل در گریبان مے زنم — نقش رنگین در گلستان مے زنم

مگذار از مشت غبارم سرسری — دست گستاخی بدامان مے زنم

دیده روشن کردم از خاکِ درش — طعنه بر کُحلِ صفاهان می زنم
شمع سان بر آتشِ دل وبیدم — مشتِ آب از چشمِ گریان می زنم
صبح بر صدقم گواهی می دهد — هر نفس کز مهرِ جانان می زنم
نیست در عشقِ تو کس چون من خراب — کوس رسوائے بدوران می زنم
لاله در گلشن ز خون خوردن خوش ست — بر دلِ پُر داغ دندان می زنم
گرد باد آسا من از سر گشتگی — خوب چرخے در بیابان می زنم
آبرو شکلِ نگینم نامور — نقشها در مدحتِ آن می زنم
یعنی نوابِ امین الدولهٔ عالی گہر — از نوالش دم باحسان می زنم
تا شدم من خوگرِ الطافِ او — سنگ بر مینائے حرمان می زنم
گر جمعیت ز الطافش رسم — خنده بر زلفِ پریشان می زنم
آمدم سر بر زمین بوسی درش — آسمان را طعنهٔ خندان می زنم
دیده ام تا رفعتِ شانش همی — پشت پا بر بامِ کیوان می زنم
رشحهٔ جودش مرا تا زنده ساخت — دستِ رد بر آبِ حیوان می زنم
در جهان تا یافتم او را کریم — پائے بر جاهِ سلیمان می زنم
مثلِ او کس نیست عالی همتی — دم از آن دستِ زرافشان می زنم
سر نمی تابد کسے از حکمِ او — مهرِ فرمانش بعنوان می زنم
از دعائش نقش رنگین بسته ام — ز آن صلا بر عندلیبان می زنم
دولتِ عمرش فزون بادا مدام — فالِ اقبالش ز قرآن می زنم
دوستانش را فشانم گل بسر — برق در جانِ حسودان می زنم

بتاریخ بست دنہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ مذکور نو بجے دن کے میجر ڈبلیو جی ڈبلیو میو رصاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فایز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوے - حسب معمول شلک اتواب و مشایعت و مدارات عمل میں آئی -

کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک

مطبع ستارۂ ہند آگرہ

اور اسی سال مین بجائے ویسرائے کشور ہند رپن صاحب بہادر لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند گورنمنٹ سے مامور ہوئے - چنانچہ اس مصرعہ سے تاریخ ماموری برآمد ہوتی ہے مصرعہ

ز لندن شہسوار لشکر ہندوستان آمد
۱۸۸۴ء

بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۸۵ء مطابق بست وہشتم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر صاحب کلان گورنر جنرل بہادر راجستان کرنیل آئی آر سی براڈفورڈ صاحب بہادر سی ایس آئی موضع چرونج علاقہ ریاست ٹونک مین فروکش ہوئے - بحکم حضور لامع النور بنابر استقبال صاحبان مفصلۂ ذیل روانہ کیے گئے - اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور پُرنور - سید محمد سعید - و سید محمد عبد السبحان - اہلکاران محکمۂ محتشمہ نیابت - آٹھ بجے دن کے صاحب کلان بہادر فائز شہر ہوئے - حضور والا و صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے تا رود بناس استقبال فرمایا تیرہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے - اور صاحب کلان بہادر میدان قلعۂ معلی مین فروکش ہوئے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور صاحب کلان بہادر بشایعت دو سردار - پہلے صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - دوسرے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب برادر حضور پُرنور بنابر ملاقات سرکار والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے - حضور والا نے تا لب فرش استقبال فرمایا - بعد اختتام کلام اشتیاق ایک گھنٹہ تخلیہ رہا بعد انفراغ مدارات عطر و پان رخصت ہوئے - سرکار نے تا در دولتخانہ مشایعت فرمائی اور ہر دو سرداران مذکورۂ بالا نے تا زودگاہ استقبال کیا - بماہ ربیع الثانی سنہ صدر صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر اعلیٰ کل محکمجات نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الاول مطابق دہم ماہ مارچ سنین صدر شیخ محمد انوار الدین بجائے سید محمد سعید پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک کے عامل ہوئے - بتاریخ یکم جمادی الثانی مطابق نوزدہم ماہ مارچ سنین صدر یوم پنجشنبہ ہنگام صبح صادق صاحبزادہ ریاض الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب ناظم عدالت فوجداری نے انتقال کیا - بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی مطابق بست وششم ماہ مارچ سنین صدر روز جمعہ سات بجے رات کے میو صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوئے - اور اسی اثنا مین صاحب اجنٹ بہادر مرۃً بعد اُخریٰ رونق افزائے ریاست ہذا ہو کر رخصت فرمائی چھاونی دیولی ہوئے بتاریخ بست وچہارم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ جون سنین صدر روز شنبہ جنابہ سکینہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب شمیم نے انتقال کیا - اور اسی سال مین بشکوے صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک

فرزند ارجمند تولد ہوا - اسم تاریخی غلام مصطفےٰ ۱۳۱۱ھ تجویز ہوا وہ نونہال باغ ملاحت بعد چندے گلزار جنان مین نصب ہو - بتاریخ
چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق ہجدہم ماہ جون سنین صدر میور صاحب بہادر فائز ٹونک ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی
اتواب حسب معمول عمل مین آئی - بماہ شوال المکرم سنہ صدر شیخ کریم بخش سایر سامان اہلکار خزینہ بنا بر حج بیت اللہ شریف گیے - بحکم
حضور والا کار خزینہ فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان کو تفویض ہوا - بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر بحکم اجنٹ صاحب
بہادر دیوانخانۂ خاص مین دربار عام ہوا - ساڑھے سات بجے دن کے میور صاحب بہادر نے قلعہ معلی مین فائز ہو کر خریطۂ گورنمنٹ کہ رضائے
خوشنودی مزاج تہارو برو وے اہل دربار کھڑے ہو کر پڑھا بعد ایک گھنٹہ کے دربار برخاست ہوا - بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ
سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق دوازدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء یوم دوشنبہ کہ خاص سالگرہ حضوری کا دن ہے پیشگاہ حضور لامع النور کیوان جناب
خورشید قباب بہرام صولت مشتری خصلت ناہید نغم عطارد رقم قمر حشم فلک بارگاہ انجم سپاہ امین الدولہ وزیر الملک
جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ ہر سہ صاحبان مفصلۂ ذیل پروانہ مہری و دستخطی
حضوری عطا ہوئے چنانچہ اون پروانہ جات کی نقل بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے -

نقل پروانہ حضوری بنام بخشی الملک حضرت سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ مع تفصیل سامان خلعت

سید صاحب مہربان خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد عثمان سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - جو کہ بدولت
و اقبال پر یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ حضرت بخشی الملک سید نور الہدیٰ خان بہادر ہیبت جنگ مرحوم نے عرصہ سی سال تک
نہایت خیر خواہی و امانت داری سے عہدۂ جلیلۂ بخشی الملکی کو سرانجام دیا اور ہمیشہ کارگزار رہیا سے خود سے سوا ے اس عہدہ کے
دیگر امورات ریاست کے سرانجام مین بندگان حضور پُر نور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم علیین مکان و حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر و حضور انور ما بدولت و اقبال کو خوشنود کیا پس نظر بر خیر خواہی مذکورہ حضرت بخشی الملک مرحوم کے تمکو اوپر
عہدۂ موروثی تمہارے کے مع سب اعزاز کے جو بخشی الملک مرحوم کو حاصل تھے کمال نوازش و الطاف شاہانہ سے معزز و ممتاز
فرمایا چونکہ تمنے اس عہدہ کو نہایت خیر خواہی سے سرانجام دیا کہ جس سے خاطر اقدس ما بدولت و اقبال نہایت رضامند و خوشنود ہے
بنا برین از راہ نوازش و کرم تمکو اس جلسہ مسعود یعنی سالگرہ حضوری مین بعطاے خلعت فاخرہ مع فیل و پالکی یعنی فینس
و شمشیر و لوازمۂ آن و خطاب بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ معزز و ممتاز فرمایا گیا لازم کہ شکریہ اس
نعمت عظمیٰ و عطیہ کبریٰ حضوری کا بجان و دل ادا کر کے تم اور تمہارے بھائی حافظ سید محمد نائب بخشی الملک ما بدولت و اقبال کو

راضی و خوشنود رکھو کہ وہ باعث ترقی تمہاری کا ہر آستانہ مابدولت و اقبال رہے اور پروانہ ہذا کو سند اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۲۲ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ بشافہۃ بقلم حافظ محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانہ حضوری بنام کرنیل عبد الرزاق خان بہادر

کرنیل صاحب مہربان کرنیل عبد الرزاق سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - در ینولا بوفور مراحم خسروانہ و الطاف شاہانہ بمزید عنایت و پرورش و پرداخت و بپاداش خیر خواہی و اطاعت اندیشی تمہاری کے تمکو بخطاب خانی و بہادر معزز و ممتاز فرمایا گیا لازم ہے کہ شکریہ اس عزت افزائی حضور مابدولت و اقبال کا بجان و دل ادا کرتے رہو - فقط ۲۲ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ بشافہۃ بقلم محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانہ حضوری بنام کپتان حافظ سید محمد نائب بخشی الملک

خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد نائب بخشی الملک سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد چونکہ مابدولت و اقبال نے تمکو اپنی عنایت و الطاف و کرم سے عہدۂ نیابت بخشیگری کل ریاست پر ممتاز فرمایا تھا تم نے اپنی مستعدی و خیر سگالی و نیک نیتی سے کام سرکاری کو انجام دیکر مابدولت و اقبال کو رضامند رکھا اب آج جشن سالگرہ ہمایون حضور مابدولت و اقبال میں کہ یہ روز نہایت مبارک و مسعود ہے باضافہ عہدۂ کپتانی کلان کل علاقہ سپاہ متعلقہ جرنیل صاحبزادہ عبد اللطیف خان علاوہ عہدۂ نیابت بخشی الملکی تمکو معزز فرمایا جاتا ہے کہ ہمیشہ اسیطرح اپنی کارگزاری و خیر سگالی سے مابدولت و اقبال کو رضامند رکھکر امیدوار عنایات خسروانہ کے رہو اور ہر وہ کار مفوضہ خود کو انجام دیتے رہو اور تعلق فوجی اپنا صاحبزادہ عبد اللطیف خان جرنیل و محمد عبد الرزاق کرنیل سے سمجھو اور پروانہ ہذا کو بطور سند عطائے عہدۂ مذکورہ و خوشنودی مزاج اقدس مابدولت کے رکھکر ذریعہ اپنی ترقی کا تصور کرو فقط المرقوم ۲۲ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ع بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ بشافہۃ - بقلم محمد ابراہیم عفی عنہ دستخط جناب نائب الریاست بہادر

بتاریخ بست و نہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ع دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاحظہ اسکول ریاست ہذا تشریف لائے - اسوقت تعداد طلبا مندرجہ رجسٹر یعنی (۴۵۰) حاضر (۳۵۰) غیر حاضر (۱۰۰) کل مسلمان (۱۳۴) حاضر (۱۰۴) غیر حاضر (۳۰) کل ہنود (۳۱۶) حاضر (۲۴۶) غیر حاضر (۷۰) - بتاریخ بست و ہفتم سنہ صد کپتان ڈی سی بیرس صاحب بہادر

بنابر اہتمام سرحدات موضع السی پورہ علاقہ نمباہیڑہ و موضع میواڑ ضلع ریاست جودھپور بشاہرہ پانصد و پنجاہ روپیہ ماہوار و دو روپیہ یومیہ جہت بھتہ دونون ریاست کی جانب سے مقرر ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ نومبر سنہ صدر روز شنبہ سات بجے دن کے صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان خلف اکبر حضور والا بنابر تحصیل علم دار الخیر اجمیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ نہم ماہ دسمبر سنہ مذکور صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب و صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم بحکم کرنیل ڈبلیو ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک حسب ایماے حضور والا میو کالج اجمیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ بستم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ مطابق نہم ماہ نومبر ۱۸۹۵ء اجنٹ صاحب بہادر موصوف بنابر امتحان طلبا مدرسہ چار بجے دن کے تشریف لائے۔ بعد امتحان فرودگاہ پر واپس تشریف لے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر سید تفضل حسین وکیل سابق اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک کہ چند روز سے ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا تھے محکمہ محتشمہ نیابت کے اہلکار ہو گئے۔ اور میرزا احمد علیخان وکیل رزیڈنسی میواڑ بجاے مولوی محمد مسعود خان وکیل سرکار سے حاضرباش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کار خزینہ وغیرہ شیخ کریم بخش میر سامان کو بدستور سابق بعد انفراغ حج بیت اللہ شریف خارجی ریاست ہذا تفویض ہوا۔ بتاریخ یکم شعبان المعظم مطابق ہفتدہم ماہ مئی سنین صدر عزیز النسا بیگم دختر حضور والا نے انتقال کیا۔ اور اسی ایام مین صاحبزادہ عبدالستار خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب نے کم سنی مین انتقال کیا۔ بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق چہارم ماہ جولائی ۱۸۹۵ء محمد نجف خان ناظم محکمہ عدالت اپیل و نگران محکمۂ عدالت دیوانی و محکمۂ فوجداری و نگرانی ریاست ہذا ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مطابق دوازدہم ماہ ستمبر سنہ مذکور کپتان محمد سعادت علیخان بجاے شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نمباہیڑہ ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر روز جمعہ وقت نصف النہار بشکوے صاحبزادہ محمد رفیق خان فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد عتیق خان رکھا گیا اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق یکم ماہ اکتوبر سنہ مسطور جشن سالگرہ حضور والا بصد شوکت و احتشام بمعرض ظہور آیا۔ اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے بھی یہ قصیدہ پیشکش کیا ہے

کو جنون پردہ تا بر اندازد ہے	کار بغمزہ نشتر اندازد
من و عشقِ بتے کہ رخسارش	برق در جانِ آذر اندازد
کہ وہم دل بآن لبِ میگون	چون کبابم بر اخگر اندازد

چشم پرخون من ز خار مژه / بی رخش گل به بستر اندازد
لب و رخسار دوستان آتش / در دل خلد کوثر اندازد
هر کسی مست چشم او گردد / بر سر سنگ ساغر اندازد
خم ابروی او اگر بیند / ماه نو در قدم سر اندازد
بنگر و گر نسیم نرگس او / خاک در چشم عبهر اندازد
نقش رنگین بباغ ننشاند / گل برویش نظر گر اندازد
لاله تا باغ را کند خوشبو / عود داغی به مجمر اندازد
شبنم گل شود اگر بلبل / اشک از دیدهٔ تر اندازد
صور کلکم سراید از غزلی / شور دیگر بمحشر اندازد

غزل

هر که چشمی بدلبر اندازد / کی نظر سوی دیگر اندازد
تا شود شام عاشقان روشن / که نقاب از رخش بر اندازد
پادشاهی کنم اگر بسرم / سایهٔ زلف معنبر اندازد
ناز او چون بساط آراید / مهرهٔ دل بششدر اندازد
آنکه بر ماه دوخت دیدهٔ مهر / اشک همرنگ اختر اندازد
ابرویش دل کند دونیم به تیغ / مژه کارش بخنجر اندازد
گشت دیوانه هر که از زلفش / موج زنجیر عنبر اندازد
عالمی را کنم ته و بالا / عشق گر شور در سر اندازد
آبرو در سخن طرازی مدح / خامه‌ام طرح دیگر اندازد
کند آغاز مدحت دیگر / که بپایش فلک سر اندازد

آن امین الدول رئیس ٹونک — شہرہ در ہفت کشور اندازد
در چمن نوبہار مکرمتش — رنگ جود و سخا گر اندازد
ہر گدا بنگر و بہ دامانش — ہمچو گل خوردۂ زر اندازد
گر باوج ثنائے او بپرد — طائرِ کلک شہپر اندازد
بوئے خُلقش اگر صبا ببرد — در جہان مشکِ اذفر اندازد
گر شود ذرہ بلبلِ چمنش — گلِ خورشید بر سر اندازد
ہمچو خورشید سایۂ اقبالش — ہر گدا را تونگر اندازد
کاش آن آفتاب جانبِ من — نظر ذرہ پرور اندازد
حبّذا نا خدائے قلزم جود — کہ ز طوفان ضرر بر اندازد
نماند تباہ کشتئ خلق — اگر از حلم لنگر اندازد
برق تیغش کند چو صاعقہ — غضبش بر ستمگر اندازد
جوہرِ تیغ او بروزِ مصاف — سرِ اعدا ز پیکر اندازد
توسن او شود چو گرم عنان — بند در پائے صرصر اندازد
وصفِ او گر رقم کند کلکم — بر سرِ صفحہ گوہر اندازد
بر نشانِ قبول تیرِ دعا — از کمان صمیم گر اندازد
دوستان را کند بجوشش خوش — دشمنان را بپا سر اندازد

بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور مطابق ماہ اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے اِس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا ۔ بتاریخ نوزدہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحب کلان بہادر راجستان مقام باڑی علاقہ ٹونک سے رخصت ہوکر موضع بہاگی علاقہ جے پور ہوئے ۔ منجانب ریاست ہذا سبد ہوکرہ ۱۲ بقولیات ۱۲ سربوتل گلکاری بگمترہ بتوسط حافظ سیّد محمد حسین بسمل وکیل سرکار حاضرباش ایجنٹی راجستان پیشکش ہوئے ۔
بتاریخ بست و ہشتم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء روز سہ شنبہ ساڑھے دس بجے دن کے مشر

براڈفورڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مع یک صاحب بہادر سکرٹری یک صاحب بہادر ڈاکٹر جہلایہ علاقہ جے پور سے
فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ بعد اختتام کلام شوق و تواضع عطر و پان رخصت ہو کر جیلخانہ اور بگیخانہ وغیرہ کو ملاحظہ
فرماتے ہوئے نشست فرمائے فرودگاہ ہوئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ صدر کرنیل میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک مع ماسٹر ویک صاحب افسر ڈاکخانہ جات بنا بر ملاقات حضور والا بسواری کالیسکہ قلعہ معلی مین تشریف
لائے۔ مشایعت و سلامی و مدارات وغیرہ حسب دستور بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مطابق
دہم ماہ اپریل سنہ مزبور لالہ شنکرداس معتمد ریاست کپورتہلہ نے بتقریب فرحت قریب نیوتہ شادی رئیس ریاست موصوفہ
فائز ریاست ہذا ہو کر خریطہ و بہاجی حضور مین پیشکش کی اور دو اشرفیان سکہ فرنگ قیمتی بیج بیج روپیہ بطور نذر پیشکش کین
اور پچاس کشتی میوہ جات وغیرہ کی منجانب رئیس موصوف پیشگاہ حضور مین پیشکش کین۔ اور بقدر چار منٹ کے قیام کر کے معتمد
مذکور نشست فرمائے قیام گاہ خود ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جمادی الثانی مطابق نہم ماہ مارچ سنین صدر معتمد مذکور بغرض رخصت حاضر حضور
ہو کر بطور سابق نذر پیشکش کر کے طالب رخصت ہوا۔ منجانب سرکار ابد قرار معزی الیہ کو خلعت ہفت پارچہ اور چہ سو بیس روپیہ نقد
بطریق رخصتانہ و جواب خریطہ رئیس موصوف مرحمت ہوا۔ بتاریخ یکم ماہ اپریل سنہ صدر قصبہ علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک مین
ڈاکخانہ قائم ہوا۔ اور اسی تاریخ کرنیل مسٹر جان بڈلف صاحب بہادر بجائے کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوئے۔ اور بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور پرگنہ چھبڑہ علاقہ دار الریاست ہذا مین ڈاکخانہ مقرر ہوا۔ بتاریخ چہارم ماہ
رجب المرجب مطابق ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ اشفاق علیخان فرزند ارجمند حضور والا نے بعمر شش ماہ انتقال کیا۔ بتاریخ یازدہم
ماہ اپریل سنہ صدر روز چہارشنبہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک
بجانب علاقہ بوندی تشریف فرما ہو کر بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نشست فرمائے ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور مطابق
بست و ہفتم ماہ مرقوم سنین صدر روز دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک فائز الریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش
ہوئے۔ مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی۔ چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنا بر ملاقات
حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے۔ مشایعت و مدارات حسب قاعدہ بعرض ظہور آئی اسی تاریخ مین کرنیل میور صاحب
بحصول رخصت ہیجدہ ماہ حسب منظوری گورنمنٹ راہی ولایت ہوئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و سوم
ماہ مئی سنین صدر لالہ چنی لال بجائے صاحبزادہ محمد نظام علیخان صاحب۔ عامل پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مامور ہوئے

اور اونکی پیشکاری مین اسی تاریخ لالہ جگناتھ پرشاد مقرر کیے گئے - اور اسی ایام مین سید محمد حیدر علی بجاے حکیم محمد عبد الصمد خان عامل پرگنہ پڈادہ علاقہ ریاست ہذا ہوے - بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم مطابق بست وہشتم ماہ مئی سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر رپورٹ سالتمام تشریف فرماے چہاونی دیولی ہوکر بعد چندے واپس تشریف لائے بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد عبد الباقی خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا شمس جہان بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا اور مہر پنجہزار روپیہ یکصد روپیہ معجل باقی موجل - بتاریخ چہاردہم ماہ ذی قعدہ مطابق شانزدہم ماہ اگست سنین صدر مشکوے حضور پُر نور فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر گران بہاے اجلال کا نام صاحبزادہ محمد فاروق علیخان رکہا گیا - بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور مطابق ہفتدہم ماہ مسطور سنین صدر اہلیہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب نے انتقال کیا - بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ مطابق بستم ماہ اگست سنین صدر، صاحب اجنٹ بہادر فائز الریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے - مشایعت وسلامی ومدارات حسب معمول عمل مین آئی - اور صاحب موصوف نے حضور والا سے چند بار مرۃ بعد اُخریٰ ملاقات فرمائی - اور کارروائی کل محکمہ جات ودفاتر کو ملاحظہ فرمایا - بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور والا بدستور قدیم بصد تزئین وآئین خوشترین بمعرض وقوع آیا - اس تقریب فرحت ترتیب مین مولف نے یہ قصیدہ پیشکش کیا ؎

شورش انگیخت بجان نرگس فتانش بین
کاوش انداخت بدل شوخی مژگانش بین

شکند ہر نگہش نیش بچشم گرشدم
پوست از مار کشد طُرّہ پیچانش بین

با حریفان جفا پیشہ نگر بستن عہد
با اسیران وفا سستی پیمانش بین

یک نمک پاس دلِ ریش و دگر بخیہ گشا
گریہ من نگر و غنچہ خندانش بین

زلفِ او از دلِ دیوانہ من شور فزا است
بنگر این سلسلہ و سلسلہ جنبانش بین

ہمچو یارے کہ جدا ماندہ بیار آمیزد
با دل خستہ ہم آغوشی پیکانش بین

قاصد آسودگی وصل ز نزدیکان پرس
نامہ من ہمہ بیتابی ہجرانش بین

مردمانند گرفتار بلاے چشمش
رائج این فتنہ و آشوب بدورانش بین

آمد از مصر نسیمے بسواد کنعان
سبز شد باغِ زلیخا گل حرمانش بین

میخورد مزرعِ من از مژه بر خون آب   جوشِ این ابرِ سیه بنگر و بارانش بین
یارب آن زلف ندانم بچه بازی پرداخت   گوی دل را همه جا در خمِ چوگانش بین
که کند شکوه غلط از نظرِ دیدۂ یوسف   خطِ نیلی برخ از سیلیِ اخوانش بین
خواب راحت بود از چشمِ نظربازان دور   دل بر آئینه منه آئینه حیرانش بین
نیست در قسمتِ دیوانه مزاج آسایش   راحتِ یکنفس و رنج بفراوانش بین
همچو مجنون بنما بادیه پیمائے شوق   محملِ لیلیِ جان چشمِ غزالانش بین
اشکِ من موج زنان از مژه آمد بکنار   صدفِ دیده نگر گوهرِ غلطانش بین
بلبلِ خامه کے از نغمه بماند خاموش   هوادارِ گلزار غزل خوانش بین

غزل

بادۂ اُردی ست بیا جوشِ گلستانش بین   زلفِ سنبل نگر خوبیِ ریحانش بین
نیست سودا زده را با چمنِ گل سروکار   میکشد دامنِ دل خارِ بیابانش بین
دل که با زلفِ تو پیچید نمیگردد جمع   طعمۂ مار شد احوالِ پریشانش بین
طائرے نیست که بود ز کمانش مجروح   داد در قبضه که این ناوکِ پرّانش بین
همه شب شمعِ دلم سوخت سحر شد خاموش   حالِ آغاز چنان دیدی و پایانش بین
از زمین تا بسما فرقِ حضیض و اوج ست   پستیِ این نگر و رتبۂ شانش بین
آبرو بخشِ طرب هست ز نواب جهان   که جهانگیر و جهاندار جهانبانش بین
اسمِ اعظم شمرد اسمِ شریفش آصف   انس و جان تابعِ امرے چو سلیمانش بین
بلبلِ خامه بگلریزیِ جودش خورسند   طوطیِ خامه بحرف از شکرستانش بین
موئے باریک معانی کشد از طرۂ شعر   شانۂ فکرِ رسا طبعِ سخندانش بین
قطره از پرورشِ اوست محیطِ اعظم   ذره خورشیدِ جهانتاب ز احسانش بین

چونکه در بزم نشیند بشرف خورشید است | چونکه در رزم رود کار نمایانش بین
رشحهٔ خضر بود جرعهٔ جام مے او | عالمی زنده بالطاف فراوانش بین
باد پایش اگر آید بجلو ریزے خویش | عرصهٔ چرخ و زمین تنگ بمیدانش بین
کرد تسخیر جہان نکہت خلقش چون گل | سرکشان را همه جا بندهٔ فرمانش بین
بسکه در قبضهٔ او هست شجاعت جوهر | تشنهٔ خون عدو تیغ درخشانش بین
بدعا خوانے او تا قلم آمد بزبان | زندگی بخش تر از چشمهٔ حیوانش بین

عمر او گو ز اقبال چراغی روشن
حفظ حق در همه احوال نگہبانش بین

اور اسی ایام مین ظفریاب خان خلف خانصاحب مستجاب خان خسر صاحبزاده محمد خانصاحب ماموں حضور نے انتقال کیا۔ اوس مسافر ملک بقا کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے ؎

ماتم نوجوان حسرت افزا
۱۳۰۲ھ

اور اسی ایام مین والدہ صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب سعید خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب شرق نے اس جہان فانی سے ملک جاودانی انتقال کیا اوس راہی ملک جاودانی کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے۔

ہاے ماتم حسرت فزا افزود
۱۳۰۳ھ

بتاریخ یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۴ھ مطابق سی ام ماہ ستمبر ۱۸۸۶ء خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل کو خطاب مشیر قانونی کچوڈیشل سرکار والا سے عطا ہوا اور اسی تاریخ مین بابو نایک راو اہلکار خزینہ و نگران دفتر دیوانی و بخشیگری ہوے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام مطابق دوم ماہ اکتوبر سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ رونق افروز ریاست ہذا ہوے مشایعت و مدارات و سلامی وغیرہ حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ دوازدہم ماہ محرم مطابق یازدہم ماہ مذکور روز شنبہ حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر انصاف مذہباغ مین اجلاس عام فرمایا و بنفس نفیس اکثر مقدمات فیصل فرمائے۔ اور یہ اجلاس عام ہر ماہ مین دو بار بطور علی الدوام مقرر فرمایا بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور سنین صدر روز پنجشنبہ سیٹھ پوتم چند دیپ چند ساکن رتلام مع گماشتگان خود بنابر ملازمت حضور بسواری کالکہ مسجد قلعہ معلی تک
گی ۔

حسب الحکم بندگان والا حاضر دیوانخانہ ہوا اور ایک اشرفی و پنجروپیہ بطور نذر پیش کئے اور گماشتگان سیٹھ مسطور نے بھی
حسب قاعدہ نذرین پیش کین۔ حضور والا نے سیٹھ مذکور کی تعظیم فرما کے معانقہ کیا اور دربارہ غلہ پرگنہ سرونج وکمی سود وغیرہ
تا پانزدہ منٹ گفتگو رہی بعد ازان سیٹھ مسبوق الذکر حضور والا سے مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر واپس آیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ
صفر المظفر مطابق پنجم ماہ نومبر سنین مذکور ہنگام شام اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر کی خوشدامن
صاحبہ نے انتقال کیا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ صفر المظفر مطابق بست وششم ماہ نومبر سنین صدر کپتان ٹی سی پیر صاحب بہادر
بمشاہرہ ایکہزار روپیہ ماہوار علاوہ زربتہ بنابر بندوبست پیمائش اراضی کل پرگنات علاقہ ٹونک مامور ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ
ربیع الاول مطابق یکم ماہ دسمبر سنین صدر کپتان صاحب بہادر موصوف فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ نہم ماہ ربیع الاول
مطابق ششم ماہ دسمبر سنین صدر دس بجے دن کے کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ
فائز الریاست ہذا ہوئے حضور انور نے مشایعت صاحب موصوف کی پنج کے طور پر موضع چندلائی علاقہ ٹونک تک
فرمائی سلامی و مدارات و مشایعت حسب دستور قدیم عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح بمشایعت دو صاحبزادگان
اہل خاندان بنابر ملاقات حضور والا قلعہ محل مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان وغیرہ معرض
وقوع آئی بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر مرزا محمد اکبر علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک
بمشاہرہ یکصد و پنجاہ روپیہ ناظم کل سائرات مقرر ہوئے بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر حسب الحکم
حضور حسب استدعائے رئیس پاٹن چہار زنجیر فیل مع ہودج نقرہ و جُل ہائے زرین و یک رسالہ خاص ہمراہ اردلی بتقریب
شادی کتخدائی رئیس موصوف کہ دختر رئیس کشن گڈھ سے قرار یاب ہوئی تھی روانہ ہوئے محمد افضل یار خان نبیرہ طالع یار خان
مرحوم دہلوی حسب الحکم حضور تاریخ یازدہم ماہ مذکور لغایت شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنین صدر ناظم مقدمات صیغہ مرافعہ سے
بعد ازان ناظم محکمہ منصفی پرگنہ سرونج بمشاہرہ ہشتاد روپیہ باختیار سماعت مقدمات تا یکہزار روپیہ مامور ہوئے اور اسی تاریخ
محمد اصغر خان صاحب خسر جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بعہدہ منصفی پرگنہ ٹڈاوہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ و سید
فضل حسین منصفی پرگنہ چھبڑہ گوگور بمشاہرہ ہفتاد روپیہ و سید ابراہیم منصفی پرگنہ نیماہڑہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ مامور ہوئے پیش ازین
عہدہ منصفی ریاست ہذا مین نتھا اسی زمانہ مین یہ جدید عہدہ منجانب حضور والا مقرر ہوا بتاریخ بستم ماہ ربیع الثانی مطابق پانزدہم
ماہ جنوری سنین صدر محمد ہیبت خانصاحب رئیس کوروائی رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے۔ اور محمد منور خان نبیرہ رئیس مغفور بیا

کوروائی کے حاکم قرار دئے گئے - اور اسی تاریخ محمد نجف خان ناظم عدالت اپیل مشیر قانونی جوڈیشل و صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب و منشی سید رشید الدین پرنسپل میو کالج ریاست ہذا حسب الحکم حضور والا بنابر اجرائے قوانین عدالت و انتظام پیمایش وغیرہ بطور دورہ پرگنات روانہ ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ جمادی الاول بست و ہشتم ماہ جنوری سنین صدر روز پنجشنبہ دس بجے دن کے حضور والا مع چند صاحبزادگانِ عالیشان و مصاحبان خدمت تواماں بنابر سیر و شکار بجانب علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے شیخ محمد انوار الدین عامل علی گڈہ کے حسن کارگذاری اور بیدار مغزی سے حضور والا نے خوش ہو کر خلعت شش پارچہ قیمتی یکصد و شانزدہ روپیہ مع پروانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا فرمایا بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول مطابق چہارم ماہ فروری سنین صدر نو بجے دن کے حضور والا علی گڈہ سے فائز ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق چہاردہم ماہ فروری سنین صدر شریف محمد ابن محمد عبد اللہ آفندی بنابر ملاقات حضور والا سواری کا سکہ دیوانخانہ خاص میں حاضر ہوئے اور تحائف و ہدایا کہ مکہ معظمہ سے لائے تھے پیش کئے بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الاول مطابق شانزدہم ماہ فروری سنین صدر حسب الحکم گورنمنٹ جلہ ظلہ و سرکار انگریزی میں روشنی چراغان بتقریب جشن جوبلی بمعرض وقوع آئی چنانچہ بتاریخ مذکورہ چار بجے دن کے حضور والا نے دربار عام فرمایا اور جملہ صاحبزادگان اہل خاندان و جاگیرداران و اہلکاران وغیرہم حاضر دربار ہوئے بعدازاں ایک اسپیچ باظہار خوشنودی و مسرت کھڑے ہو کر پڑھا گیا بعد اختتام اسپیچ ایکسو ایک فیر توپ کے بطور تہنیت سر ہوئی اور قواعد جنرل سواران و پیادگان باقاعدہ عمل میں آئی و ہنگام شب روشنی چراغان جملہ امکنہ سرکاری و بازارہائے ریاست ہذا میں بصد آئین بہین و طرز خوشترین بمعرض ظہور آئی اور آتشبازی نے قلعہ محل میں رات کو دن بنایا اور سیزدہ کس محبوس مجلس صدر سے رہا کئے گئے اور اسی تقریب زحمت قریب میں جانب ریاست ہذا سے سرائے وکٹوریہ کرانہ رود بناس پر بجانب شرق متصل موضع بورکھنڈی خرد باہتمام صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم محکمہ فوجداری وگیرائی جہت آسایش مسافرین و متر ددین تعمیر ہوئی اور مبلغ الکہزار روپیہ کی ہنڈوی بنابر صرف تعمیر مکان انسٹیٹیوٹ واقع لندن کہ منجانب شاہزادہ والا جاہ ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ قیصر ہند تعمیر ہوتا ہے ریاست ہذا سے بھیجے گئے اور مبلغ پچاس روپیہ کا تار بنام فارن سکرٹری گورنر جنرل بہادر مشعر مضمون مبارکباد دیا گیا - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر سید محمد سعید اہلکار محکمہ مفتشہ نیابت حسب الحکم حضوری بنابر شابعت پسران نواب زین العابدین خانصاحب خسر حضور والا تا رود بناس مع یک زنجیر فیل و پنج سواران رسالہ خاص

بھیجے گئے اور بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور مطابق پانزدہم ماہ مسطور پسران نواب صاحب موصوف حاضر دربار ہوئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مارچ سنہ صدر خریطہ صاحب اجنٹ بہادر مرقومہ شانزدہم ماہ فروری مع خریطہ فارسی مورخہ ہفتم ماہ مذکور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہندلارڈ ڈفرن صاحب و خریطہ جوابی مشعر خوشنودی گورنمنٹ باظہار مسرت و بشاشت انعقاد دربار بروز سال پنجاہ ملکہ معظمہ قیصر ہند و نامہ بخط انگریزی خاص نواب صاحب ممدوح المدیح شرف صدور و عزورود لایا۔ چار بجے دن کے باجتماع اہل خاندان و معاذین و معززین ریاست دربار عام ہوا اور مضمون ترجمہ نامہ و خریطہ مع اسپیچ باواز بلند سر دربار سنایا گیا اور اکتیس فیر توپ کے بطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق سوم ماہ مارچ سنین صدر روز پنجشنبہ ہنگام صبح صادق مولوی عبد الملک خانصاحب خلف مولوی محی الدین خان صاحب قوم اوزبک رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ ولادت ۱۲۵۳ھ ہے انہوں نے چند علوم مثل معقول و ریاضی و ہیئت و ہندسہ و بیان و معانی و بدیع وغیرہ شمس العلما حضرت مولانا عبد الحق صاحب خیرآبادی و مولوی عبد العلی صاحب و مفتی سعد اللہ صاحب سے حاصل کئے تھے شعر فارسی بہت عمدہ فرماتے تھے اکثر مشاعروں میں مولوی صاحب مغفور و خاکسار مولف شریک جلسہ رہے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے مولف نے یہ دو قطعہ تاریخ وفات کے کہے۔

اندرین عہد رنج و غم آلود
پنجشنبہ بُد از شہور سنین (یعنی جمادی الثانی)
گشت غم پاے فرق دفرق جنان
که پُر از یاس و خالی از عشرت
کرد علامۂ زمان رحلت
مرد عبد الملک ملک سیرت ۱۳۰۴ھ

ایضاً

سبے سرو پاماند درآفاق زجور اجل
حسرتا شعر و ادب علم و خرد فضل و کرم ۱۳۰۴ھ

اور الفاظ مغفور حق سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ مولوی صاحب موصوف مغفور کا کلام معجز نظام ہے تھے نمونہ از خروارے یہاں درج ہوتا ہے ناظرین زود طبع ملاحظہ فرمائیں

غزل

دارم ز بیداد بتان صد سوز ہجران در بغل
ہر قطرہ اشکم چکد جسم سوزان در بغل
بنید چو بخت خفتہ ام آن چشم فتان در بغل
بیزد نگاہ شوخ او کل صفاہان در بغل
دارد تمنا حسرت و امید حرمان در بغل
صد آرزو ہا سبزہ داریم سوزان در بغل

دارد دلم از داغها جوشش بهاران در بغل — چشم ز لختِ خونچکان سوز چراغان در بغل
آهم عملداری کند داغم سپر گیرد بکف — چون فوج اشکم صف کشد وز دیده مژگان در بغل
آتش به تن افگنده ام دودے بسر افزوده ام — بگرفته ام از عشق او تا شمع سوزان در بغل
هر طفل اشکم مے برد لختے ز دل در دانشم — آرند چون در مدرسه سیپاره طفلان در بغل
خونابه ها دارم بدل زینگونه در جوشش جنون — دارند چون مینائے مے هر لحظه مستان در بغل
بنیر و غبارِ کوے او گر ذره از جسمدم — وز دو طباشیرِ سحر صد مهر تابان در بغل
دیدم ز کوے مهوشان وشیب گریزان شیخ را — تسبیح و دستارش بکف تقوی و ایمان در بغل
صد خنجرِ بیداد را یک غمزه ات باشد بدل — یک ناوکِ نازِ ترا صد نوکِ پیکان در بغل
یک چشمِ سفاک ترا صد خونِ جانبازان بسر — صد عاشقِ جان خسته را یک درد هجران در بغل
از موے زلفت شانه را چاکِ فراوان در جگر — وز روے تو آئینه را صد چشمِ حیران در بغل
جیحونِ خونش جوش زن دریائے اشکش موج زن — درد دلم در عشق او زینگونه سامان در بغل
گل مشت زر گیرد بکف یا چاک سازی جامه ات — تا دید بتِ طنازِ من زینگونه آسان در بغل
دارند از نظمِ **ملک** قدسی و خسته دمبدم — بر لب سخنها رائگان مضمون پریشان در بغل

بتاریخ هفتم ماه جمادی الثانی سنه صدر روز پنجشنبه رسالهٔ خاص که بحکم حضوری بتقریب شادی کتخدائی رئیس پاٹن گویا تھا واپس آیا۔ بتاریخ بست و هفتم ماه مسطور مطابق بست و سوم ماه مارچ سنین صدر نواب کلب علیخان بهادر فرزند دلبند قیصر هند و دولت انگلشیه رئیس والا و رطبقهٔ اعلاے هند والئ ریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا۔ اور بجاے نواب مغفرت مآب نواب محمد مشتاق علیخان بهادر مسند نشین ہوے۔ بتاریخ یازدهم ماه جمادی الثانی مطابق یازدهم ماه مارچ هنگام غروب آفتاب کرنیل جان بڈلف صاحب بهادر اجنٹ هاڑوتی و ٹونک خانۂ ریاست هذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحب بهادر موصوف بنا بر ملاقات حضور والا قلعهٔ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تخلیه ہوا بعد ازان تواضع عطر و پان بعرض تودیع آئی۔ بتاریخ بست و یکم ماه مارچ سنه صدر سیٹھ سمیر مل اسید مل ساکن دار الخیر اجمیر خازن ریاست هذا ہوکر حویلی دار الضرب مین فروکش ہوے

اور اسی تاریخ اجنٹ صاحب بہادر ممدوح راہی بمبئی ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مسطور پسران نواب زین العابدین خان
بتقریب شادی صاحبزادہ محمد غیاث الدین حیدر خان مع جنابہ فردوس اعلی زمانی بیگمہ صاحبہ ہمشیرہ خود بجانب دار الخیر اجمیر
روانہ ہوئے مگر باستماع خبر وحشت اثر انتقال و ارتحال رئیس رامپور تقریب شادی بمعرض التوا آئی۔ واضح ہو کہ حضرت
حاجی الحرمین شریفین نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر فرمانروائے ریاست رامپور نے بعوارض چند در چند
بتاریخ چہارم ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز چہارشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
حضرت مرحوم کی ذات سے ایک عالم فیضیاب تھا چنانچہ جامع مسجد دہلی کی مرمت کے واسطے لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا۔

نہر زبیدہ خاتون جو درمیان عرصۂ عرفات و منیٰ ہے اوسکی درستی مین ایک سرمایہ کثیر خرچ کیا۔ جن لوگون پر ریاست کا قرض تھا یک قلم
معاف فرمایا۔ ہمارے حضور والا کو جناب نواب صاحب مرحوم کے انتقال فرمانے سے سخت افسوس ہوا بحکم حضور ایک
دن کی تعطیل دفاتر مین رہی اور ایک دن کل بازار کی دکانین بند کی گئین۔ اسی تاریخ شریف علی ابن منصور کی بنا بر ملاقات
حضور والا حاضر دربار ہوئے اور تحائف مکیہ پیشکش کئے سرکار سے مبلغ یکصد روپیہ بطور رخصتانہ معزی الیہ کو مرحمت
ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و نہم ماہ اپریل سنین صدر یوم جمعہ جناب نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کہ بدار الخیر
اجمیر تشریف فرما ہوئین تھین بمشایعت صاحبزادگان و اہلکاران ریاست واپس تشریف لائین۔ بتاریخ ششم ماہ مئی سنہ
صدر گیارہ بجے دن کے اجنٹ صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات
حسب دستور قدیم عمل مین آئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے۔

مشایعت و سلامی و تواضع عطر و پان ہنگام رخصت بمعرض وقوع آئی۔ بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور صاحب اجنٹ بہادر حضور والا
بنا بر ملاحظہ کوٹھی نو تعمیر واقع قلعہ معلی کہ جہت نشست ممبران کونسل حسب تجویز افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد
عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست تیار ہوئی تھی تشریف لے گئے صاحبزادہ
صاحب بہادر نائب الریاست مع جملہ ممبران کونسل حاضر ہوئے حضور والا نے نسبت اجرائے کارروائی محکمہ عالیہ کونسل
حکم ناطق فرمایا۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور بموجب حکم حضور والا دربار محکمہ عالیہ کونسل نے صورت انعقاد پائی اور ہر ایک ممبر کو جدا جدا
عہدے سرکار والا سے حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے

نقشہ کیفیت ممبران کونسل مع عہدہ و تعداد مشاہرہ

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ مع تنخواہ	صیغہ جات
۱	صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست	والیس پریذیڈنٹ لالعہ	تعمیل اجنٹیات اضلاع غیر۔ سررشتہ تحصیل صدر و پرگنات۔ پولس صدر و پرگنات شفاخانہ صدر و پرگنات۔ عدالتہائے صدر و پرگنات۔ اپیل مقدمات مال۔ دفتر دیوانی و امور انتظامی مداخل و مخارج مال و سوائے تحصیل وصول مالگذاری و مقدمات اراضیات ولگان زمین جاگیر و معافیات و خیرات و جمیع مقدمات و معاملات متعلق حق حقوق اراضی وغیرہ۔ نگرانی کل صیغہ جات و دیگر کارخانجات سرکاری و جملہ امور متعلقہ انتظام و نگرانی کل کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ
۲	صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ	ممبر عالعہ	فوج صدر و پرگنات۔ قلعہ جات۔ گولہ و باروت وغیرہ۔ کوٹھیار متعلقہ فوج۔
۳	بابو ونایک راؤ	ممبر اماصہ ععہ	خزانہ۔ حساب داد و ستد۔ سائر صدر و پرگنات۔ دار الضرب صدر پرگنات دفتر بخشیگری کل۔ تعمیر صدر و پرگنات۔
۴	خان صاحب محمد نجف خان	ممبر ےععہ	عدالت اپیل۔ عدالت دیوانی صدر۔ عدالت فوجداری صدر۔ منصفیہائے پرگنات فوجداریہائے پرگنات۔
۵	مرزا محمد علیخان	ممبر للعہ	میونسپلٹی۔ مطبع۔ سررشتہ عدالت و جنگلات۔ سررشتہ تعلیم صدر و پرگنات ۱۲ منہ
۶	سید رشید الدین احمد	سکریٹری للعہ	تعمیل احکام والیس پریذیڈنٹ۔ اجرائے کاغذات۔ نگرانی کل عملہ۔ نگرانی کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ

بتاریخ یازدہم ماہ شعبان مطابق پنجم ماہ مئی سنین صدر روز پنجشنبہ گیارہ بجے دن کے کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات و ملاقات حسب دستور قدیم معرض وقوع

آئی بتاریخ پانزدہم ماہ مئی سنہ صدر علی الصباح صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک راہی چھاونی دیولی ہوے ۔ ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۷ء کرنیل سی کی ایم والٹر صاحب بہادر بجاے کرنیل براڈفورڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مقرر ہوئی ۔ بتاریخ دہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ھ صاحبزادہ حامد احمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب و صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خانصاحب عرف جانی صاحب پسران نواب زین العابدین خان صاحب بمشایعت سید محمد سعید اہلکار محکمہ نیابت مع پنج سواران رسالہ و یک زنجیر فیل و چوبدار و ہرکارہ تا باغ صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوے مہمانداری وغیرہ تا قیام صاحبزادگان موصوف بحسن وجوہ بمعرض وقوع آئی بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور خلعت ہامہ کا بدین تفصیل ذیل صاحبزادہ احمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا ۔ دوشالہ سرخ یک جفت (ماعہ) ۔ شالی رومال یک (....) کمخواب یک تھان (....) ۔ سندیل یک (....) ۔ سیلہ بنارسی (....) ۔ تھان سفیدہ دو عدد (....) ۔ مالاے مروارید یک (....)

بتاریخ بست و نہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق بست و یکم ماہ جون سنہ ۱۸۸۷ء کو بتقریب جشن جوبلی حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا جو بتاریخ شانزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو ریاست ہذا مین دربار منعقد ہوا تھا اور بندگان حضور والا نے علاوہ امور رفاہ عام کے بیادگار جشن جوبلی حضور ملکہ قیصر ہند ریاست ہذا مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت و حرفت کے جاری کرنے کا تجویز فرمایا تھا کہ اوس سے تمام رعایا کو فائدہ ہو پہنچے چنانچہ بتاریخ مذکورہ بالا بتقریب افتتاح مدرسہ مسطور جو مکان کہ اس کام کے لیے تجویز ہوا تھا اوسمین دربار شاہانہ منعقد فرما کر حضور اقدس دام اقبالہ نے یہ اسپیچ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بعدہٗ توپخانہ سرکاری سے ایک سو ایک شلک سلامی کے سر ہوئے ۔

اسپیچ منجانب حضور لامع النور عالیجناب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظ قرآن نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر فرمان رواے ریاست ٹونک خلد اللہ ملکہ و حشمتہ

ہم اپنے بادشاہ جم جاہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کے جشن جوبلی کے اظہار خوشی مین دربار فرما چکے ہین تمام ممالک ہند مین بڑی بڑی تیاریان اور خوشی کے جلسے منعقد ہوئے تھے ۔ انگلستان مین اس عظیم الشان جشن کا جلوس آجکل ہو رہا ہے آج کی تاریخ دار السلطنت لندن مین ایسا جلوس ہوگا نہ جوبلی کے خوشی کا ہوا ہوگا کہ آج تک کسی یورپ کو وہ دن نصیب نہین ہوا تھا

مختلف سلطنتوں کے قائم مقام اور تمام شاہی خاندان کے ممبر اور بعض رؤسا ہند اس جلسے مین شامل ہین درحقیقت یہ عالیشان جشن کی خوشی جسقدر ہو زیبا ہے گزشتہ دربار مین ما بدولت نے حکم دیا تھا کہ علاوہ امور متذکرہ رفاہ عام کے یادگار اس جشن کے اپنی ریاست مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت و حرفت جاری کرینگے جس سے ہماری رعایا کو فائدہ حاصل ہو اور اس مکان کو جسمین ما بدولت مع اراکین ریاست رونق افروز ہین اوس مدرسہ کے واسطے تجویز کیا تھا پس آج یہ دربار اوس مدرسہ کے رسم افتتاح مین ما بدولت نے منعقد فرمایا ما بدولت حکم دیتے ہین کہ اسوقت یہ کارخانہ جاری ہو صمے اوسکے مصارف کے لئے دیا گیا اور آیندہ کو ســـے تک سالانہ واسطے خرچ کے منظور فرمایا گیا اور حضور ما بدولت مناسب خیال فرماتے ہین کہ یہ کارخانہ واسطے اجرا کے زیر انتظام مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات مقرر کیا جاوے یقین ہے کہ وہ اس کام کو حسب منشاء ما بدولت اچھی طرح سے انجام دینگے ہماری عوام رعایا کے لئے یہ امر قابل شکوری ہے کہ بطفیل اس عظیم الشان جلسہ جوبلی حضرت قیصرہ ہند کے اونکی آسایش کے لئے اس کارخانہ کا صرفہ حضور ما بدولت نے منظور کیا۔

آخر مین ہم دعا کرتے ہین کہ حضرت ملکہ معظمہ کا سایہ رحمت پایہ دوام کو ہمارے سرون پر قائم رہے۔ بعد اسکے مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات نے بعد اداے شکریہ یہ اسپیچ پیشگاہ حضور پر نور مین گزارش کی۔

اسپیچ منجانب مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات

اے صاحبان دربار مین حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی اس پرورش خاص کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جو حضور ممدوح نے اس کام کی اہتمام کے لئے مجکو مختص فرمایا مجکو صناع مطلق کی عنایات سے امید ہے کہ یہ کارخانہ صنعت جو حضور نواب صاحب بہادر دام ملکہ نے بنظر رفاہ عام پرورش رعایا بیادگار جشن جوبلی اعلی حضرت قیصرہ ہند خلد اللہ ملکہا آج اجرا فرماکر میرے سپرد فرمایا ہے مین اسکی ترقیات مین ہمیشہ دل سے سعی کرتا رہون گا مجکو ہمیشہ اس بات کا خیال رہیگا کہ علاوہ معمولی حرفت و صناعی کے اس کارخانہ مین آلات کشاورزی زیادہ تیار ہون جس سے غریب زمینداروں کو کہ اونکی خوشحالی سبب حقیقی ترقی ریاست و رعایا ہے ہو۔ مجکو امید ہے کہ اس پانچہزار روپیہ نقد سے جو سرکار دام اقبالہ نے اسوقت واسطے اجراے کارخانہ عنایت فرمائے اور آیندہ چھہزار روپیہ سالانہ کا خرچ منظور فرمایا یہ جسقدر سلطنتین ہین ان سے اسیقدر خیر کے کام ہونگے۔ ہم سب کو بعد شکریہ حضور دعا کرنی چاہیئے کہ مجیب الدعوات ہمارے عادل منصف مزاج رعایا پرور غریب نواز حضور نواب صاحب بہادر کو ابد الآباد باقبال جاہ زندہ و سلامت

تصویر جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان بہادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر خلف حضرت نواب جناب اللہ بہادر جنت آرامگاہ

رکھے آمین رب العباد - بعد اختتام اس اسپیچ کے حضور پُرنور دام ملکہٗ نے نسبت مرزا محمد اکبر علیخان مخاطب ہوکر کمال عنایت و نوازش خسروانہ سے ارشاد فرمایا کہ اسی کارخانہ کی نگرانی پر کچھ منحصر نہین ہے یہ کچھ کام ایسا نہین ہے بیشگاہ ابد دولت سے آیندہ کو اور بڑے کام تمہارے تعلق ہونگے جو وقتاً فوقتاً ملتے رہین گے - اسی ایام مین حدیقۃ الاخبار کا نام کہ عرصہ سنہ سال سے جاری ہوا تھا حسب منشاے حضور والا تبدیل ہوکر سفیر ٹونک نام رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست والیس پریزیڈنٹ کونسل مع صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب برادر حضور پُرنور با پروانہ حضوری متضمن معافی قصور صاحبزادہ احمد علیخان صاحب موسومہ صاحبزادہ موصوف مع بست و پنج سواران رسالہ و دو دہر کارہ و دو چوبدار و یک زنجیر فیل و یک فینس بجانب جے پور تشریف فرما ہوے اور حکم معافی قصور صاحبزادہ صاحب موصوف کو پہونچایا اور تین روز وہان قیام فرماکر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تن تنہا جے پور سے فائز ٹونک ہوئے اور سواران رسالہ و چوبدار وغیرہ صاحبزادہ احمد علیخان صاحب کے ہمرکاب ہوکر بتاریخ سیزدہم ماہ شوال مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر فائز ریاست ہذا ہوے حضور والا کہ بندآب پختہ پر رونق افروز تھے صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملاقی ہوے اور صاحبزادہ صاحب کو اونکے مکان پر پہنچا کر داخل قلعہ معلی ہوے - بتاریخ بست و ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر باجتماع اہل خاندان و اراکین ریاست دربار جوبلی افتتاح کارخانہ حرفت و صنعت جیلخانہ منعقد ہوا یکصد و یک فیر توپ سلامی کے بطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ بست و ششم ماہ اگست مطابق سوم ماہ ذی الحجہ سنین صدر صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ پنجم ماہ مسطور سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خانصاحب شفیق خلف صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور نے بتپ تپ محرقہ انتقال فرمایا بعد نماز جمعہ اوس مسافر ملک بقا کو منزل ناگزیر تک پہونچایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات حضرت نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

دریغا کہ شد خان والا نژاد	ز چشم خلائق نہان زیر خاک
پے سال تاریخ رحلت اسد	بگفتم بود داخل خلد پاک

۱۳۰۲ھ

بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و ہفتم ماہ اگست سنین صدر محمد ممتاز حسین خان ساکن سنبھل بعہدہ وکالت ریذیڈنٹی شرقی راجپوتانہ مامور ہوے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و ہشتم ماہ مسطور حکیم محمد عبدالصمد خان ناظم عدالت دیوانی باضافہ یکصد روپیہ

عامل پرگنہ پڑاوہ ہوئے بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ مطابق یکم ستمبر سنین صدر مرزا نواب علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ سرحدات وجنگلات بعہدہ سکرٹری دربار بشاہرہ یکصد روپیہ بلا وضع کسرات خزینہ ماموز فرمائے گئے بتاریخ سیزدہم ماہ مسطور مطابق پنجم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر ٹونک سے بجانب سیحے پور روانہ ہوئے مشایعت وسلامی ومدارات حسب دستور قدیم عمل مین آئی بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر دربار تقریب فرحت قریب جشن سالگرہ حضور والا حسب آئین قدیمہ بصد تزک واحتشام منعقد ہوا اس تقریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیش کش کیا ۵

چو غنچہ ام سرو کار ہست با دل افگار — کدام گل چہ نسیم و صبا بود چہ بہار
نماند جمع چو سنبل دل از پریشانی — کہ دیدہ ام چہ قدر پیچ و تاب طرۂ یار
برنگ گل کہ درین بوستان نمی خندم — خطر بود بدل من ز زخم خنجر خار
کنم چو بلبل غم دیدہ آشیان بدرود — کہ میکشم بگلستان ز باغبان آزار
بسان طوطی اگر گاہ در سخن آیم — پذیرد آئینۂ خاطر از نفس زنگار
چو عندلیب بدام و قفس گرفتارم — مرا بحلق گرہ گشتہ است نالۂ زار
گلے ز باغ و بہار خیال اگر چینم — خلد از و بدل خستہ ام ہزاران خار
بخاک و خون چمن ہمچو لالہ مے غلطم — ز دور چرخ مراد اغماست بر دل زار
ہمیشہ گریہ بر احوال خویش می دارد — مکن خیال کہ از ابر میچکد امطار
باشک و آہ ز شب تا بصبح مے سوزم — مدام مضطرب الحال ہمچو شمع مزار
شکستہ رنگی من جوش ہمچو گل دارد — چو عندلیب ز نالیدن دل افگار
شدہ ست ہر سر مویم تنم نوا انگیز — ز مہر چرخ ستمگر بسان موسیقار
اگر ز بید کنم آرزوے سایہ بلیغ — چو برگ ریز خزان مے شود بعین بہار
برنگ نے نکنم نالہا دگر چہ کنم — سپہر در پے رنج منست و من ناچار
بحال من چو کند التفات خود نواب — شود ز مرحمتش بخت خفتہ ام بیدار
اگر بباغ کند جلوہ پیش قامت او — بود لب سرو گلستان چہ طاقت رفتار

بگلشن گر رود چون حسن نگینشن   پرو چو باد صبا رنگ از رخ گلزار
اگر ز خاک درش سرمه بدست آید   کنند روشنیٔ چشم خود اولی الابصار
بگلشنے که شود عدل او چمن پیرا   ز بیم غنچه بگرود غلاف خنجر خار
اگر بمدح طرازی او رجوع کند   به بحر شعر شود ابر خامه گوهر بار
گہے که توسن او در خرام گام زند   بلغزش آردش پاے کبک بر کہسار
رقم بخامه نمایم چو وصف شمشیرش   بگویمش مه نو یا که ابروے دلدار
ز جوہر است سراپاے او همه لبریز   برنگ صورت آئینه صاف از زنگار
برد نسیم اگر بوے از گل خلقش   شود ز نکہت او شرمسار مشک تتار
دل شکستهٔ عالم درست مے سازد   بمومیائی لطف و عطاے خود بسیار
اگر فتد به ہما سایهٔ سخاوت او   ز استخوان چو صدف پر گہر کند منقار
غبار آئینهٔ دل بشوید از عفوش   برد رجوع گنه معصیت باستغفار
بہار مکرمتش خلق را گلستان ساخت   بهر سر است از ان شور همچو بلبل زار
مدام نشهٔ ہمت لبریز بود او را   بدور او نکشد هیچ درد سر ز خمار
بر آسمان نشمر دست کس کواکب را   ولے فضائل ذاتش نمی رسد بشمار
بدور خود نکند مثل و ندا و پیدا   اگر فلک بزند چرخ تا بروز شمار
ز بسکه منفعتی مے رسد از جودش   دعاے دولت او واجب است بر صغار
بقاے دولت و عمرش فزون بعالم باد   بچرخ تا که بماند ثوابت و سیار

بتاریخ سی ام ماه محرم الحرام سنه ۱۳۱۳ هجری مطابق بست و چهارم ماه اکتوبر سنه ۱۸۹۵ء کرنیل جان بڈلف صاحب بهادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع میم صاحبه گیاره بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگله پر فروکش ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی بتاریخ یکم ماه صفر المظفر مطابق نوزدهم ماه اکتوبر سنین صدر چار بجے دن کے صاحب ایجنٹ بهادر بنا بر ملاقات حضور والا قصر معلی میں تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان حسب دستور بعرض ظہور آئی بتاریخ پنجم ماه صفر

مطابق دوم ماہ نومبر نو بجے شب کے اجنٹ بہادر مع میم صاحبہ ۔ اہی چھاونی دیولی ہوئی بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق سوم ماہ مزبور سنین صدر بوقت شب طبیعت حق طویت بندگان حضور پُرنور جادہ اعتدال سے منحرف ہوئی اولاً علاج ڈاکٹری تا تاریخ ہشتم ماہ مذکور رہا بعد ازان طبیبان ملازم دار الریاست معالج ہوے بفضل شافی مطلق و حکیم برحق علاج یونانی سے صحت حاصل ہوئی چونکہ حضور والا کا عزم بنا بر دورہ پرگنات مصمم تھا ناسازئ مزاج کی وجہ سے ارادہ دورہ پرگنات خیر التوامین رہا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول مطابق ہفتدہم ماہ نومبر سنین صدر بندگان حضور والا نے غسل صحت فرمایا اور بجہت اداے نماز ظہر پیشین مع اہلکاران و ملازمان خاص جامع مسجد مین تشریف لائے بعد اداے نماز نظر باغ تشریف فرما ہوئے دو روز تک مجلس میلاد شریف و ضیافت فقرا و مساکین منعقد رہی اور صدقات و خیرات کئی روز بار رہا بتاریخ یکم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد عزیز الرحمن خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمن خان ابن صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مرحوم کا مساۃ قمر جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل ۔ و ہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حبیب الرحمن خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمن خان صاحب کا شمس جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل تاریخ نہم ماہ مزبور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب خلف اصغر یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ کا مساۃ میمونہ بیگم دختر خرد صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجاہ ہزار روپیہ دو صد روپیہ معجل و باقی موجل ۔ تاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب کا سردار بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل و ہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان پسر صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب کا زبیدہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل ۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مسطور روز چہارشنبہ دس بجے شب کے اہلخانہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **شرف** نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

بعد مود رحلت ز دار فنا — چون این بی بی ذی شرف نیکنام
برآمد ز روے اسد بہر سال — بخلد برین باد جایش مدام

۱۳۰۵ھ

بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الثانی مطابق بست و ششم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و وایس پریزیڈنٹ
محکمہ معتمدہ کونسل بتقریب دورہ بنابر انتظام ملکی و مالی مع صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور سپرنٹنڈنٹ پولیس پرگنات و سید
زین العابدین اسسٹنٹ صیغۂ اضلاع غیر راہی پرگنہ چھاوڑہ ہوئے - پرگنہ مزبور میں ہوکر عرائض مشعر پرگنہ وقتاً فوقتاً ارسال
خدمت بندگان عالی درجت فرمائیں بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق سوم ماہ فروری سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی
و ٹونک بتقریب دورہ فائز ریاست ہذا ہوکر متصل باغ خانصاحب محمد رحیم اللہ خان فروکش ہوے - حضور والا نے
مشایعت صاحب بہادر تا باغ صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرمائی -

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران ریاست کہ ہمراہ حضور والا تھے

صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر و صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر
فتح جنگ ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل و مشیر قانونی جوڈیشل ممبر کونسل و معتمد خاص -
فخر الزمان سید ارشاد حسین خان و بابو نایک رائے ممبر کونسل - اسی ایام میں این النسٹین صاحب حد بستہ ریاست جے پور
و ریاست ٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر نظر باغ میں حضور والا سے ملاقی ہوے - بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر
بنابر ملاقات حضور والا قلعۂ معلی میں تشریف لائے حسب دستور مشایعت و تواضع عطر و پان عمل میں آئی بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور
صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بوجہ خبر تشریف آوری سی کی ایم والٹر صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فائز ٹونک
ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ مزبور بنابر استقبال صاحب کلان بہادر موصوف حسب الحکم حضور والا صاحبزادگان و اہلکاران بدین تفصیل
موضع چرونج میں بھیجے گئے - شمس الامراء نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب
خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - سید محمد عثمان بخشی الملک سید محمد سعید اہلکار محکمۂ معتمدہ بنیابت بتاریخ نوزدہم
ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان و کپتان منٹ صاحب سکرٹری و ڈاکٹر صاحب مع اہل عملہ و فعلہ وکیل ریاست جے پور
مسمی گوبند سنگہ فائز ریاست ہذا ہوکر میدان قلعۂ معلی میں فروکش ہوئے اتواب سلامی بوجہ تعطیل یوم یکشنبہ نہوئی - بتاریخ بستم
ہنگام صبح سلامی توپ عمل میں آئی - اسی تاریخ نو بجے دن کے حضور والا بنابر ملاقات صاحب کلان بہادر راجستان مع ہمراہیان
مفصلۂ ذیل فرودگاہ صاحب موصوف پر تشریف فرما ہوئے اور حضور والا کے استقبال کو کپتان ایم جی منڈ صاحب اسسٹنٹ
صاحب مقدم الوصف مع چوبدار تا دروازہ قلعۂ معلی تشریف لائے -

تفصیل اسماے ہمراہیان حضور پُرنور

صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل - صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان
صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب ناظم فوجداری - صاحبزادہ محمد خانصاحب
ماموں حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک - صاحبزادہ
محمد رفیق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج - محمد بخت خان ممبر کونسل - معتمد خاص فخرالزمان
سید محمد ارشاد حسین خان - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل - سید محمد عثمان بخشی الملک - سید محمد حسین وکیل سرکار حاضر باش
محکمہ ریذیڈنسی راجستان - مولوی سخاوت حسین خان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک - جب حضور والا صاحب
کلان بہادر راجستان کے خیمہ کے قریب پہونچے صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے تا سواری کالسکہ استقبال کیا
اور جب حضور والا صاحب کلان بہادر کے خیمہ مین داخل ہوے صاحب بہادر ممدوح الیہ نے تا لب فرش مشایعت کی
اور سترہ فیر اتواب سلامی کے توپخانہ سرکاری سے سر ہوئے بعد گفتگوے شوقیہ و تواضع عطر و پان حضور والا طالب رخصت ہوئے
صاحب اجنٹ بہادر نے بدستور سابق تا سواری کالسکہ پیشوائی کی اور سترہ فیر اتواب کے توپخانہ سرکاری سے سر ہوئے
اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب کلان بہادر راجستان مع صاحب اجنٹ بہادر سکرٹر و ڈاکٹر بنا بر ملاقات حضور والا بمشایعت
صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب ناظم محکمہ فوجداری و گیرائی و صاحبزادہ محمد امان خان صاحب تا خیمہ گاہ صاحب کلان بہادر
قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور قدیم ملاقات و مدارات و سلامی بعرض ظہور آئی بتاریخ بست و یکم ماہ مزبور مطابق نہم
ماہ جمادی الثانی سنین صدر تین بجے دن کے حضور والا نے صاحب کلان بہادر راجستان سے حسب دستور قدیم ملاقات
فرما کے قلعہ معلی مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ مسطور مطابق یازدہم ماہ جمادی الثانی صاحب کلان بہادر راجستان
بجانب دارالخیر اجمیر تشریف لے گئے مشایعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی - تفصیل سید محمولہ فواکہ تر و خشک و بقولات
سبز کہ بنا بر عملہ صاحب کلان بہادر ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے - صاحب کلان بہادر راجستان ع کشتی -
کپتان بیٹ صاحب سکرٹر للعہ کشتی - فواکہ سبز دو کشتی - فواکہ تر سلے کشتی - ڈاکٹر صاحب للعہ کشتی - شارٹین صاحب دو کشتی
میر منشی صاحب دو کشتی - پارسی دفتر یک کشتی - بمعرفت وکیل سرکار حاضر باش کوہ آبو صہ کشتی - کشتی زر نقد الـ بعد معائنہ
صاحب کلان بہادر کشتی زر نقد حسب معمول ریاست ہذا مین واپس آئی -

تفصیل سبد محمولہ فواکہ تر وخشک و بقولات سبز کرجبت عملہ صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک ریاست ہذا سے پیش ہوئے یہ ہے - صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک دہ کشتی - فواکہ تر سے کشتی - فواکہ خشک دو کشتی - میر منشی ایجنٹی دو کشتی - نائب میر منشی یک کشتی - سوارس صاحب بہادر سر دفتر انگریزی دو کشتی - معرفت وکیل سرکار، حاضر باش ایجنٹی دو کشتی یک کشتی زر نقد ہما بعد معائنہ صاحب ایجنٹ بہادر کشتی زر نقد ریاست ہذا مین واپس آئی - بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان وصاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک ریاست ہذا سے تشریف لے گئے بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب مطابق ہفتم ماہ مارچ سنین صدر حضور والا بنا بر دورہ دیہات پرگنہ ٹونک روانہ ہوئے اور موضع بگڑی مین کہ ٹونک سے بفاصلہ چار فرسخ ہے قیام فرمایا بتاریخ پنجم ماہ مزبور مطابق نوزدہم ماہ مسطور آٹھ بجے دن کے حضور والا نے قرب وجوار موضع حلقہ بگڑی مین مع صاحبزادگان مفصلۂ ذیل تشریف فرما ہوکر معروضات زمینداران دیہات پر لحاظ فرما کر احکام مناسب صادر فرمائے

تفصیل اسمائے صاحبزادگان یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب - صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب - اور براہ قدردانی و فور عنایت دو صدروپیہ سالانہ منجملہ زر فاضلات موضع دولت پورہ بنام مولوی عبدالغفار خانصاحب ناظم محکمہ شرعیہ عنایت فرمایا - اور گیارہ بجے شب کے حضور والا داخل خیام دولت انضمام ہوئے چونکہ اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنا بر پیشی مقدمات ریاست حاضر حضور ہوئے تھے حضور والا نے اجلاس مقدمات محکمہ محتشمہ کونسل وغیرہ فرمایا - بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق بستم ماہ مزبور آٹھ بجے دن کے حضور والا مع صاحبزادگان مرقوم الصدر بجہت تفتیش حال رعایا و برایا دیہات حلقۂ بگڑی کی طرف تشریف فرما ہوئے زمینداران موضع باڑی کلان نے استغاثہ نسبت فتح رائے پسر حسین رائے جاگیردار موضع مسطور کیا اور ہشتاد و دو قطعہ عرائض متوی شکایات گوناگون و تظلم بوقلمون حضور والا مین پیش کین پیشگاہ حضور معدلت ظہور سے عرائض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور بعد درج نقشہ تحقیقات دورہ بنا بر تعمیل کچہری تحصیلی پرگنہ ٹونک مین بھیجے گئے اور نسبت فتح رائے جاگیردار حضور والا سے یہ حکم صادر ہوا کہ تا تحقیقات مقدمہ موضع باڑی سے برخاست کیا جائے اور موضع مذکور خالصہ سرکاری مین شمار کیا جائے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست ویکم ماہ مسطور دس بجے دن کے حضور والا بگڑی سے موضع بنہاڑ مین تشریف فرما ہوئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست آٹھ بجے دن کے موضع بگڑی سے راہی ٹونک ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ حزور مطابق بست و دوم ماہ مسطور سات بجے دن کے حضور والا نے

مع صاحبزادگان مسبوق الذکر دیہات حلقۂ موضع منوارہ کا دورہ کیا اور معروضات زمینداران پر حکم مناسب صادر فرمایا - بتاریخ
بست و دوم و بست و سوم و بست و چہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا نے دیہات کا دورہ بطور سابق کیا بتاریخ بست و پنجم و بست و
ششم موضع جہرانہ مین قیام فرما کر اظہارات پٹیلان و پٹواریان و زمینداران وغیرہ کے قلمبند فرمائی - بتاریخ بست و ہفتم
و بست و ہشتم حضور والا نے موضع دوڈواڑی مین قیام فرما کر بعد قلمبندی اظہارات پٹیل و پٹواریان وغیرہم اجلاس مقدمات
محکمۂ محتشمہ کونسل کا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تشریف لائے تھے فرمایا بتاریخ بست و نہم ہنگام شب روز
پنجشنبہ حضور والا بنابر ادائے نماز جمعہ تشریف فرمائے ریاست ہوئے بعد ادائے نماز بتاریخ سی و یکم موضع مہندواس
مین قیام فرما کر بتاریخ یکم اپریل موضع دہوان مین قیام پذیر ہوگئے - بتاریخ دوم ماہ مذکور منجانب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب
بہادر سطوت جنگ دعوت حضور والا مع کل اہل عملہ عمل مین آئی - اور اسی تاریخ حضور بنابر شکار مع چند صاحبزادگان والاشان و
مصاحبان شجاعت توامان موضع اندودہ مین تشریف فرما ہوئے - اور بتاریخ سوم ماہ مذکور بوقت دس بجے دن کے حضور والا
بنابر شکار ماہی بند آب موضع دہوان پر تشریف لے گئے بعد ازان بوقت شب موضع ادم مین رونق افروز ہوئے - بتاریخ پنجم ماہ
مسطور موضع محمد گڈہ مین حضور والا نے قیام فرمایا بتاریخ ششم ماہ مزبور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ
کی طرف سے موضع بیم گنج مین حضور والا کی دعوت مع اہل عملہ عمل مین آئی - بتاریخ ہفتم حضور والا موضع ہمور مین قیام پذیر ہو کر تا تاریخ
دہم رونق افروز رہے - اور بتاریخ دہم صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع کاغذات کونسل حاضر حضور ہوئے وہین حضور والا
نے اجلاس مقدمات محکمۂ محتشمہ کونسل فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر حضور والا موضع ہتونہ مین منزل گزین ہوئے بعد قلمبندی
اظہارات زمینداران وغیرہ تا تاریخ سیزدہم اطراف موضع مسطور مین شغل صید افگنی فرمایا - بتاریخ چہاردہم ماہ مسبوق الذکر حضور پرنور
رونق افروز ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ شعبان مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
بجانب چھاؤنی دیولی تشریف فرما ہوئے - بعد ازان بتاریخ بست و دوم ماہ اپریل روز شنبہ ہنگام شب چھاؤنی دیولی سے
داخل ریاست ٹونک ہوئے - بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان مطابق شانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر بارونق
و ٹونک رونق افروز ریاست ہذا ہوئے حسب معمول سلامی وغیرہ عمل مین آئی بعد چندے قیام فرما کر واپس تشریف لیگئے
بتاریخ ہجدہم ماہ شعبان مطابق یکم ماہ مئی سنین صدر مرزا محمد اکبر علیخان - ناظم سائرات بعہدہ نظامت پرگنہ سرونج بمشاہرہ ست
صد روپیہ ماہوار مامور ہوئے - اور مرزا محمد نواب علیخان بعہدہ سکرٹری دفتر دار الانشائے حضوری مقرر ہوئے اور محمد

نصل یار خان ناظم عدالت دیوانی بجاے کپتان محمد سعادت علیخان پرگنہ نیمابیڑہ پر مامور فرماے گئے۔ اور بنام کپتان موصوف سرکار والا سے بخشش مقرر ہوئی بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ مئی روبکار گشتی اجلاس حضور انور دام اقبالہ دربارۂ استعمال لفظ ناظم بجاے لفظ عامل ہر شش پرگنات و محکمہ جات و دفاتر وغیرہ اجرا ہوا بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان مطابق چہارم ماہ مئی صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع سید زین العابدین اسسٹنٹ صیغہ اضلاع غیر داخل عملہ بطور دورہ بجانب پرگنہ پڑاوہ تشریف فرما ہوے۔ بتاریخ ششم ماہ مئی مطابق بست و چہارم ماہ شعبان سنین صدر کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک برخصت سہ ماہہ بجانب جزیرۂ ولایت روانہ ہوے اور انکے قائم مقام میجر جی ایچ نیول صاحب بہادر سکرٹر صاحب کلان بہادر راجپوتانہ مامور ہوے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ شعبان مطابق ہشتم ماہ مئی سنین صدر لالہ چنی لال سابق ناظم سرونج بنا بر انفصال مقدمات مرجوعہ دورہ حضوری حسب درخواست صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب ناظم کچہری عمدۂ اہلکاری پر مامور ہوے اور دو محرر ایک دفتر دار الانشاے حضوری سے اور ایک عدالت شرع شریف سے اہلکار موصوف کی پیشی مین بنا بر انجام دہی مقدمات دورہ حضوری مامور ہوے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک مطابق پنجم ماہ جون سنین صدر حسب درخواست برادران حضور والا خلاف سابق نشست تذرو دربار بعد صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد جناب نائب صاحب بہادر مقرر ہوے۔ اسی ماہ و سال مین صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان صاحب قلعہ دار خویش حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا اور اسی سال مین جنابہ فردوس مکانی زمانی بیگم صاحبہ نے کمپو دوم مین ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ اوسکی تاریخ ابتدا و اختتام اس قطعہ سے ظاہر ہے قطعہ

چو فردوس زمانی بیگم از صدق — بنا فرمود مسجد عمرہ دادار
زر بسیار کردہ صرف تا شد — چنین پاکیزہ مسجد زو دیار
بشد این مسجد بے مثل معمور — بسالِ یکہزار و سہ صد و چار
ز ناظر گیر تاریخ تمامش — چنین جامع ز فردوس ست گلزار
۱۳۰۵ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزئین و آئین بہین مسرت بخش خواص صغیر و کبیر ہوے۔ چنانچہ مولف نے اس تقریب فرحت ترتیب مین یہ قصیدہ کہا

قصیدہ

بیاد لعل لبش کام جان شود شیرین — چو قند مغز ہمہ استخوان شود شیرین

ز ترش‌روئے یارم بسیار لطافت ست ‌ هر آنچه تلخ نماید همان شود شیرین
بجوشش خندهٔ تو این گونه هست تاثیرے ‌ که رو تمام زمین و زمان شود شیرین
چو نے بلب شکران تا که هم نفس شده ام ‌ بگوش خلق از آنم فغان شود شیرین
ز آب خنجر ناز تو می چکد عسلے ‌ همیشه زخم دلم را دهان شود شیرین
فتد چو عکس لب تو بچشمهٔ شوری ‌ بعید نیست که آبش دران شود شیرین
ز خاک کشتهٔ لعل تو طعمه گر بخورد ‌ هم چون بحلق هما استخوان شود شیرین
بگلشنے که تراود لب تو رنگ حدیث ‌ چمن ز غنچهٔ شکرفشان شود شیرین
چنان تبسمت اے تلخ‌گو شکرریز ست ‌ که خنده در دهن زعفران شود شیرین
من آن درائے شکرناله‌ام که خواب از رو ‌ بچشم مردم این کاروان شود شیرین
شرار تیشهٔ فرهاد گر بیاد آرم ‌ سرشک بر مژهٔ خونچکان شود شیرین
منم ز بحر سخن موج گوهرانگیزم ‌ بشهد نطق گران تا گران شود شیرین
منم که بزم اگر از معانی آب لال ‌ بهار دلیس بگلشن خزان شود شیرین
منم که از سخنم خامه نیشکر گردید ‌ که ترش و تلخ دو عالم از آن شود شیرین
ز من چو شیوهٔ عندلیب بیانی آموزند ‌ چمن بزمزمهٔ بلبلان شود شیرین
بنغمهٔ مرغ دلم گر نبات افشانند ‌ تمام خار و خس آشیان شود شیرین
گہے که طوطی نطقم طرز دہی شکنند ‌ سواد کشور هندوستان شود شیرین
منم ظهیر که اکنون دهان ذائقه ام ‌ ز قند مدح قزل ارسلان شود شیرین
ثنا طراز گرم گستری شدم که ازو ‌ تمام ساحت کون و مکان شود شیرین
امین دولهٔ عالی گهر که از شکرش ‌ بکام اهل معانی زبان شود شیرین
تو آن حمیده خصال که از ثنا گریت ‌ زبان و کام و دهان و جنان شود شیرین
خیال خوان نوال تو گر بدل گزرد ‌ گلوی دهم دهان گمان شود شیرین

سکندروش شود آسمان زمہر زوش　　بدور تو دہنش آنچنان شود شیرین
سپہر اہجوم نیاز ندمردمان بدرت　　چو کام شان ز تو امی قد روان شود شیرین
پئے حصول مطالب فراہم آید خلق　　بروے چشمہ کہ آب روان شود شیرین
اگر مکارم اخلاق تو بیان سازم　　بگوش مستمعان داستان شود شیرین
جہان ز پرورشش تو حلاوت انگیز است　　ثمر ز تربیت باغبان شود شیرین
بجام چرخ نماند اثر ز بادۂ تلخ　　بدور بزم تو چندان جہان شود شیرین
بکام تشنہ لبان گر تو جرعۂ ریزی　　بسان زندگی جاودان شود شیرین
شدہ بشہد دعاے تو آبرو راتج　　کہ تا بکام دل او زبان شود شیرین
حسود جاہ ترا باد زندگانی تلخ　　بلطف تو دہن دوستان شود شیرین

اور اسی سال مین سید احمد سعید سر رشتہ دار محکمہ نیابت خلف محمد سعید خان صاحب اہلکار ریاست نے عین شباب مین انتقال کیا

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

سید مرحوم کو علم تاریخ مین کمال دسترس تہا اور انکے اخلاق حمیدہ سے محظوظ ہر کس و ناکس تہا مؤلف نے بغرط حسرت و یاس یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

مورخ خرد مند احمد سعید　　کہ در خلق و الطاف بد بے مثال
دریغا برفت از جہان ناگہان　　پذیرفت خورشید رویش زوال
و عالکن پئے مغفرت آبرو　　بیامرزدش ایزد ذو الجلال
بفرط غم و رنج آہ و بکاہ　　چو شد بہر تاریخ رحلت خیال
کہ پروانۂ دل بسوز و گداز　　بگفتا بگوشم چراغ ہلال
۱۳۰۵ھ

بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ششم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء روز سہ شنبہ مسمی شمشیر سنگہ معتمد ریاست پٹیالہ بتقریب نیوتہ شادی مہاراج صاحب ریاست موصوفہ فائز الریاست فراہو کر ڈاک بنگلہ پر بحکم حضور فروکش ہوا منجانب ریاست بنا بر مدارات و انتظام جنسی وغیرہ مولوی فضل الحق صاحب پیش امام مسجد جامع مامور ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور

روز چہار شنبہ نو بجے دن کے معتمد موصوف نے حاضر ہو کر بعد ادائے مراتب کورنش مبلغ پانچ روپیہ نذر کئے اور خریطہ رئیس پٹیالہ کا کہ موسومہ حضور نواب صاحب بہادر تھا حضور مین پیش کیا بعدہٗ ان کشتیان محمولہ میوہ جات و نبات کے ایک سو ایک عدد پیش کین منجانب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ معتمد مرقوم الصدر کی تعظیم ہوئی معتمد مسطور قریب آٹھ منٹ کے بیٹھکر رخصت ہوا اور اپنی فرودگاہ پر آیا بتاریخ سوم ماہ مذکور روز پنجشنبہ معتمد مذکور بارہ بجے دن کے بنابر رخصت حاضر حضور ہوا سرکار والا سے معتمد مذکور کو زر نقد عوض خلعت مندرجہ ذیل عطا ہوا اور جواب خریطہ معتمد مذکور کو تفویض کیا گیا اور روبروے حضور والا دوشالہ معتمد مذکور کے دوش پر ڈالا گیا معتمد مسطور سر وقد اوٹھکر آداب بجا لایا پھر معتمد نے پانچ روپیہ حضور مین نذر کئے حضور والا نے معتمد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ما بدولت بوجہ کثرت امور رجوعہ ریاست جلسۂ شادی مہاراج صاحب بہادر مین شریک ہونے سے متعذر ہین بعدہٗ پارچہ خلعت واپس لیکر زر نقد خزینہ عامرہ سے معتمد مذکور کو دیا گیا۔ بعدہٗ معتمد مذکور حضور والا سے رخصت ہو کر فایز فرودگاہ ہوا بتاریخ چہارم ماہ مذکور سنہ صدر روز آدینہ معتمد راہی ریاست پٹیالہ ہوا سواری شکرم کا کرایہ تا جے پور ریاست ہذا سے دیا گیا۔

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم شمشیر سنگھ معتمد ریاست پٹیالہ یہ ہے

سا عہ

پارچہ خلعت

معہ پارچہ سار

دوشالہ زرین	رومال شالی	مندیل
ما عہ	للعہ	للعہ
سیلہ	کمخواب	جامدانی دوتھان
للعہ	للعہ	للعہ

نقد

ما عہ

ذات معتمد ۲۷ معہ بغایت ۳ ربیع الاول سنہ صدر بعہ یومیہ واجب ۶ یوم	ہمراہیان معتمد	جمعدار چھڑی طلا	چوبداران
ما عہ	ما للعہ	عہ	عہ

چوبدار و چپراسی دو قسم	رخصتانہ	عکابردار
ر بی عہ	عہ	عہ
غلام حسین میراثی	عملہ	
عہ	عہ	

بموجب حکم مصدورہ بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول مطابق نہم ماہ نومبر سنین صدر پیر امین الدین میر منشی ریاست مع الٰہی بخش جامہ دار چوبداران و اعظم الدین چوبدار و یک کس ہرکارہ و چہار کس ہمراہی و یکہزار و یکصد روپیہ نقد بتقریب نیوتہ شادی مہاراجہ صاحب والی ریاست کپورتھلہ بتاریخ پنجم ماہ ربیع الاوّل مطابق یازدہم ماہ نومبر سنین صدر راہی ریاست موصوفہ ہوئے اور بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر مطابق ہشتم ماہ ربیع الاول سنین صدر میر منشی موصوف مع ہمراہیان خود فائز ریاست کپورتھلہ ہوئے اوسی تاریخ بوقت چار بجے دن کے میر منشی موصوف نے حاضر دربار رئیس موصوف ہوکر دو اشرفی سکۂ انگریزی قیمتی چہار دہ روپیہ نذر کرکے خریطہ منجانب رئیس ٹونک موسومہ مہاراج بہادر۔ مہاراج صاحب بہادر کی خدمت مین پیش کیا مہاراجہ صاحب بہادر نے بعد تذکرۂ اتحاد یت و یک جہتی جنابین و اشتیاق ملاقات نواب صاحب بہادر یہ فرمایا کہ اگر نواب صاحب بہادر بطریق سیر یہان تشریف فرما ہوتے تو ملاقات یکدیگر سے کیا کچھ خوشی نہ حاصل ہوتی بعد گفتگو میر منشی موصوف اپنی فرودگاہ پر آگئے بتاریخ نہم ماہ ربیع الاوّل مطابق پانزدہم ماہ نومبر سنین صدر میر منشی موصوف نے حاضر دربار مہاراجہ صاحب بہادر ہوکر بطریق سابق نذر پیش کی مہاراجہ صاحب بہادر نے خلعت رخصتانہ حسب دستور قدیم منگوا کر واپس کیا اور نقد قیمت خلعت و رسوم یومیہ میر منشی موصوف کو عطا فرمایا۔

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم میر منشی و جامہ دار وغیرہم

سا عـــہ

پارچہ خلعت میر منشی	بنام جامہ دار و چوبدار و ہرکارہ
معہ پارچہ ؏	؏

دوشالہ زرین	رومال شلی	مندیل	الٰہی بخش جامہ دار چوبداران	چوبدار و ہرکارہ
؏	؏	؏	؏	؏

سیلہ	کمخواب	جامدانی بوتان	رخصتانہ	یومیہ	چوبدار	ہرکارہ
؏	؏	؏	؏	؏	؏	؏

نقد بطور یومیہ	ہمراہیان
؏	؏

بتاریخ پانزدہم ماہ ربیع الاول مطابق بست ویکم ماہ نومبر روز شنبہ سنین صدر کرنیل جان مڈلٹ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بطریق دورہ موضع کیڑہ علاقہ ٹونک مین فایز ہوے چونکہ موضع مذکور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کی جاگیر مین ہے حسب ایماے حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر مدارات صاحب اجنٹ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر نے وہان دو مقام فرمائے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور مطابق بست وسوم ماہ مزبور سنین صدر یوم آدینہ صاحب اجنٹ بہادر موضع سونوہ علاقہ ٹونک مین منزل گزین ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ مزبور مطابق بست وچہارم ماہ مسطور روز شنبہ ہنگام صبح حضور نواب صاحب بہادر بنابر استقبال صاحب اجنٹ بہادر مع ہمراہیان مفصلہ ذیل موضع کچولیہ تک کہ ٹونک سے یک نیم کروہ کی فاصلہ پر واقع ہے تشریف فرما ہوکر صاحب اجنٹ بہادر سے مُلاقی ہوے بعد ملاقات صاحب اجنٹ بہادر وحضور نواب صاحب بہادر باہم ایک بگھی مین سوار ہوکر داخل میدان قلعہ معلیٰ ہوے چونکہ صاحبان انگریز ہنگام دورہ میدان قلعہ معلیٰ مین قیام پذیر ہوتے ہین بنگلہ پر قیام پذیر نہین ہوتے بنابرعلیہ صاحب اجنٹ بہادر میدان قلعہ معلیٰ مین فرودکش ہوے اور اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔

تفصیل اسماے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر یہ ہے

افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ ناظم محکمہ فوجداری و دیوانی جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم محکمہ مال پرگنہ ٹونک۔ جناب صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جنرل فوج ظفر موج۔ خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل ومشیر قانونی جوڈیشل۔ بابو بودنا یک راؤ ممبر کونسل ومہتمم خزینہ عامرہ۔ مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ۔ اسی تاریخ چار بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے حضور والا نے حسب دستور قدیم مشایعت فرمائی بعد اظہار کلمات شوقیہ فیمابین تواضع عطر وپان عمل مین آئی

تفصیل اسماے حاضرین دربار یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ جناب صاحبزادہ بہادر

نائب الریاست ووائس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدہ کونسل - جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج - جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مغفور - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب شمشیر جنگ خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق - خانصاحب محمد سبحت خان ممبر کونسل ڈپٹی قانونی جوڈیشل - بابو دنایک راؤ ممبر کونسل - مرزا محمد علیخان ممبر کونسل - معتمد خاص فخرالزمان سید ارشاد حسین خان وکیل - سید محمد عثمان بخشی الملک - مولوی سخاوت حسین خان وکیل سرکار حاضرباش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی وٹونک - حافظ محمد یوسف منشی خاص - بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الاول مطابق چہاردہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر سات بجے دن کے راہی چھاؤنی دیولی ہوئے اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئیں -

کیفیت دورہ پرگنہ علیگڈہ واقع ۲۴ - ربیع الثانی مطابق ۲۸ - دسمبر سنین صدر

بتاریخ صدر حضور والا نے بنابر تفتیش حال رعایا و برائے نظم و نسق ملکی و مالی بنظر انصاف پژوہی و داد گستری مع خدم وحشم و اہلکاران دفتر دارالانشاء و دفتر بخشیگری و دیگر عمائدین ریاست مثل جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - و جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب - و جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - و صاحبزادہ محمد امان خانصاحب و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو دورہ فرمایا - حضور والا چار بجے دن کے سوار ہو کر دس بجے رات کے فائز علی گڈہ ہوئے - اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئیں بتاریخ بست و نہم مطابق بست و نہم شہور و سنین صدر حضور پُرنور علی الصباح بنابر شکار بجانب موضع باٹولی دہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ تشریف فرما ہوئے حسب ایمائے حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب

پسران جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج نے دو آہو نہایت تیزدستی سے صید کیے بعد ازان حکم
عالی بنابر طلبی زمینداران دیہات بغرض پیشی استغاثہ نسبت ناظم علیگڈہ نافذ ہوا اور انتظام مقامات جہت قیام لشکر حسب
ترتیب ذیل قرار یاب ہوا کہ جملہ زمینداران دیہات پٹہ دار بجاے قیام خیام دولت انضمام حاضر ہوکر استغاثہ پیش کرین اور بنظر
انتظام اسی روز لشکر کا قیام بیرون قلعہ علیگڈہ وغیرہ کے متصل ہوا - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور علی الصباح دربار عام منعقد ہوا
حضور والا نے بنفس نفیس ہر ایک زمیندار دیہات کا حال بالمواجہ دریافت فرمایا اور ہر ایک زمیندار کے اظہارات بخیال
رفاہ رعایا و برایا قلمبند فرمائے گئے اس مقام پر دو صد قطعات عرائض دربارۂ دادرسی منجانب رعایا پیش ہوئے اور اون
عرائض پر احکام مناسب پیشگاہ بندگان والا سے صادر فرمائے گئے زان بعد نقشہ نمبردار بتفصیل دیہات مع احکام مناسب
مرتب ہوکر بنابر عمل درآمد ناظم پرگنہ کو تفویض ہوا - موضع او کملانہ علاقہ علیگڈہ کا پٹیل مسمی موہن لال بوجہ اخفاے حالات
ناظم و متاجر پٹیلائی سے موقوف کیا گیا اور تحریر اظہارات کے کارروائی اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ
احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل و لالہ ڈھنی لال اہلکار و مولوی ظہور الحق سابق پیشکار کچہری تحصیل ٹونک و شیخ محمد نذیر
اتالیق ممبر کمیٹی صفائے کے تفویض ہوے بتاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور حضور والا نے ملبوس خاص شکاری جناب صاحبزادہ
حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر
صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب کو مرحمت فرمایا بعد ازان بندگان والا موضع پاتولی مین صید افگنی
فرماتے ہوے موضع علی نگر مین تشریف فرما ہوئے وہان طعام نوش جان فرماکر استراحت کو کام فرمایا - من بعد مقدمان موضع
چوردو غیرہ جاگیر محل سوم حضور انور حسب قاعدہ پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین بعد انفراغ نذر حضور پرنور
خیام دولت انضمام مین تشریف فرما ہوئے اثنار راہ مین صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ
نے اپنے موضع جاگیر کے قریب یکصد و یک روپیہ بطور نذر حضور مین پیشکش کیے زان بعد پٹیلان و پٹواری و تعلقہ دار و زمینداران
موضع نے نذرین پیش کین - بتاریخ بست و ہشتم دربار عام ہوا زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہوکر مستغاثہ - عرائض
پیشگاہ حضور والا مین پیش کین اون عرائض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور حسب سابق نقشہ نمبردار مرتب ہوکر بنابر
حق رسی و داد دہی ناظم پرگنہ کو بھیجا گیا اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب رشید او صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب
آرزو نے حسب ایماے حضوری تین آہو صید کئے اور اسی تاریخ بوقت شب خالہ صاحبہ و ہمشیرہ ہاے حضور نواب صاحب بہادر

مسطور حضور پُر نور نے دن کے سات بجے سے بارہ بجے تک دربار فرمایا بعد برخاست دربار بابو دنایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ حضور والا سے استجازت حاصل کر کے راہی ٹونک ہوے اور اسی تاریخ تقریب شادی سعد اللہ خان صوبہ دار دہمو خان ساکن کہاتولی کی دختر سے عمل مین آئی حسب ایماے حضور والا جملہ معززین ہمرکاب شریک جلسہ شادی صوبہ دار مذکور ہوے حضور والا سے سعد روپیہ صوبہ دار مذکور کو اس تقریب فرحت قریب مین عطا ہوا اسی مقام پر شہادنج عرائض مستغیثان سیزدہ[13] دیہات مفصلہ ذیل کے حضور والا مین پیش ہوئین اور اون پر احکام مناسب صادر ہوے -

اسماے دیہات

[1] کہاتولی - [2] گاڈولی - [3] جہنڈوا جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - [4] شندیلہ - [5] ردہیٹ - [6] دولت پورہ [7] محمود گنج جاگیر خالہ صاحبہ حضور محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - [8] دیپل - [9] گانگلی جاگیر سردار محمد خان - [10] گوبند پورہ - [11] عثمان پورہ - [12] محمد نگر - [13] وزیر پورہ جاگیر خالہ صاحبہ حضور محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ -

بتاریخ سوم ماہ مزبور نواب صاحب بہادر بعد ادا ے نماز پیشین موضع چپان کہ بجانب شرق و جنوب واقع ہے تشریف فرما ہوئے اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے کہ بنا بر تحقیقات تغلب منصرم سائر پرگنہ چہبڑہ بجانب پرگنہ مزبور گئے تہے حضور مین حاضر ہو کر نذر پیش کی بعدہٗ زمینداران موضع چپان تعلقہ دار موضع مذکور کے شاکی ہوئے تعلقہ دار سے سخت باز پرس عمل مین آئی بار تکاب تعدی و زیادتی اثاث البیت تعلقہ دار مذکور بعرض ضبطی آیا ازان بعد زمینداران موضع پالسلا و گوپال و گوپال پورہ نے ظہور الدین خان اجتین مستاجر کی حضور والا مین شکایت پیش کی مستاجر مذکور سے اجارہ فسخ کیا گیا - اور حسب درخواست صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و ہر سہ مواضع بمیعاد ہفت سالہ اجارہ ہوے بعد ازین اظہارات زمینداران مفصلہ ذیل قلمبند کئے گئے بعد انفراغ قلمبندی اظہارات حضور نواب صاحب بہادر بنا بر صید افگنی تشریف فرما ہو کر نو بجے رات کے بمقام قیام گاہ رونق افروز ہوے بتاریخ چہارم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ مع کپتان سید محمد بہاء الدین و داماد کپتان اختر بلند خان رامپوری فائز موضع چپان ہوئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے بنا بر تصفیہ تنازعہ اراضی موضع سالم پورہ و موضع پائیگاہ کہ وہ جاگیر محل دوم جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ہے تشریف فرما کر فیصلہ کیا اور ایک موضع کہ سرحد پائیگاہ مین جدید آباد ہوا تہا ہنوز اوسکا نام ہی کوئی تجویز نہین ہوا تہا لطیف گنج نام رکہا اور موضع باقر گنج

مزرعہ بائے گاہ کا نام تبدیل کر کے حفیظ گنج نام رکھا۔

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہیں

چمان - سوتی پورہ - ابراہیم نگر - محمد پورہ - آٹی - گوپالی - گوپال پورہ - بانسلا - سالم پورہ - مبارک نگر - اسلام نگر - کمار جاگیر مولوی عبدالرحمن
باڑوا - ہنوتیا - رحمن پورہ - سبحان پورہ - رسول پورہ - ٹھکریا - انور نگر - احمد نگر جاگیر میان خان ترپور -

بتاریخ پنجم ماہ مزبور حضور نواب صاحب بہادر بعد ادائی نماز عصر موضع کروڑیا مین تشریف فرما ہوئے - بتاریخ ششم ماہ مذکور سید محمد نائب بخشی الملک باستجازت حضوری فائز ٹونک ہوئے - اسی تاریخ بوقت شب دربار ہوا مستغیثان دیہات مفصلہ ذیل نے حضور مین عرائض پیش کین اونپر حکم مناسب صادر ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ مسطور حضور والا بشکار صید افگنی کوہ آملی پر تشریف لے گئے اور نگہبانان صید کو انعام عطا فرمایا اور اسی تاریخ مہاراجہ آملی نے کہ قرابت داران راجہ بوندی سے ہے حاضر حضور ہو کر اپنی روئیداد بربادی و زیرباری ظاہر کی پیشگاہ حضور والا سے براہ ترحم و عنایت مبلغان بقائے سالگذشتہ معاف فرمائی گئی -

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

نواب گنج - محمد پورہ - بخشن پورہ - روشن پورہ - امیر گنج - ابراہیم گنج - کوڑی - رحیم نگر - سیدری گوجران - سیدری مالیان - رگھناتھ پورہ - نظیر پورہ جاگیر شیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری - ملا پورہ - آملی استمرار - امر پورہ - شاہ پور کلان شاہ پور خرد -

جسوقت حضور نواب صاحب بہادر فائز موضع نظیر پورہ ہوئے شیخ محمد نذیر نے مبلغ پچیس روپیہ نذر کیے بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر فائز موضع شوب رہ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست ہوئے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف نے حضور کی دعوت مع جملہ معززین و لشکر ہمرکاب حضوری فرمائی بعد انفراغ تناول طعام صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے مبلغ اکیسو پچیس روپیہ نذر کیے اور چند سبز ڈالیان پیشکش کین اس موضع مین ایک مسجد اور ایک چاہ زیر تعمیر کہنہ یادگار ہے - اسی تاریخ ایک رسالہ دار نا معلوم الاسم نے مع جمل کس ہمراہی حضور مین حاضر ہو کر ڈالی ہائے مملو از میوہ جات بست و پنج عدد اندر گڈہ کی رانی کی طرف سے پیشگاہ حضور مین پیشکش کین منجانب حضور والا رسالہ دار مذکور کو بالعوض خلعت مبلغ یکصد و بست و نہ روپیہ نقد عطا ہوا اور ہمراہیان رسالہ دار کو دو روز تک چندی سرکار والا سے مرحمت ہوئی تیسرے روز رسالہ دار

مسطور مع ہمراہیان خود حضور والا سے مرخص ہوکر راہی اندرگدھ ہوا۔ اسی تاریخ مقام بٹے پورے سے دو پہلوان ایک مسلمان دوسرا ہندو بیشگاہ حضور مین حاضر ہوے اور باستجازت حضوری کشتی لڑی مسلمان پہلوان نے ہندو پہلوان کو زیر کیا سرکار والا سے ہر دو پہلوان کو انعام عطا ہوا۔ اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شید اوصاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو نے دو آہو صید کیے۔ اور محمد عرفان خان خلف محمد ارمان خان رسالہ دار مرحوم نے ایک آہو شکار کیا۔ ازان بعد زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہوکر نذرین پیش کین۔ بتاریخ نہم ماہ مذکور الصدر مسمی آبجی مقدم موضع رام پورہ نے حضور مین حاضر ہوکر نذر پیشکش کی مقدم مذکور کو منجانب حضور انور ایک سیلہ اور ایک دستار مرحمت ہوا۔ اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے موضع صواوہ جاگیر خود مین حضور والا کی دعوت کرکے اکادن روپیہ نذر کیے حضور نواب صاحب بہادر بعد انفراغ تناول طعام رونق افروز موضع جورہ ہوے۔

تفصیل اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حضور مین حاضر ہوکر مستغیث ہوئے تھے

شوپ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست۔ پائیگاہ ایضاً۔ لطیف پورہ مزرعہ پائیگاہ ایضاً۔ حفیظ پورہ مزرعہ پائیگاہ ایضاً فیروز پورہ ایضاً۔ صولت پورہ ایضاً۔ سوہر پورہ جاگیر محل اوّل نائب صاحب بہادر۔ گلوانیا جاگیر محمد عبد العلی خان قلعہ دار۔ مہوا جاگیر بخشی الملک۔ منڈاورہ۔

بتاریخ دہم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر نے موضع جورہ مین قیام فرمایا۔ یہ موضع محل سوم حضور انور کی جاگیر مین ہے پٹیلان و چواریان و زمینداران دیہات قرب وجوار موضع مذکور نے حضور مین حاضر ہوکر نذرین پیشکش کین سب کی نذرین حضور والا نے قبول فرمائین مگر مقدم موضع حیدری پورہ کی نذر بندگان عالی متعالی حضور انور نے بوجہ عدم تردد کشتکاری و غیر آبادی موضع مسطور قبول نفرمائی حضور والا نے بعد تناول طعام رات کے بارہ بجے تک دربار کیا بعد برخاست دربار استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ یازدہم ماہ مسبوق الذکر مقدمان موضع جورہ و پچالہ نے بشراکت باہمی بندگان حضور والا کی دعوت کی حضور پرنور نے دعوت قبول فرماکر بعد تناول طعام کاغذات صدری محکمہ معتمدی نیابت سماعت فرمائی اور اونپر حکم مناسب صادر فرماکر و تخت خاص سے زینت بخشی زنان بعد تین روبکار باجلاس خاص متعلق انتظام پرگنہ علیگدھ مشعر ہدایت و انتباہ ناظم پرگنہ مسطور برفع شکایات اہل عملہ اجرا فرمائے بعد برخاست دربار حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب باستثنائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست فائز علیگدھ ہوئے

تفصیل اسماے دیہات کہ جنکے زمینداروں نے حضور مین حاضر ہوکر نذرین پیش کی تہین

موضع پورہ جاگیر محل سوم حضور پُرنور - مولوی نگر مزرعہ پورہ - بے نگر - رحمن نگر پچالہ - پچالی - چندلو پورہ غفور پورہ عتیق پورہ - ساڑیا - حیدری پورہ - لیشن پورہ - مدن پورہ - برانہ - ریخونہ - یمین پورہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - علیم پورہ ایضاً - باڑلی جاگیر کپتان محمد اختر بلند خان مرحوم رامپوری -

حضور والا بعد اداے نماز عصر علیگڈہ سے راہی ریاست ٹونک ہوئے ہنگام فایزی سرکار والا القاب سلامی کی شترہ فیر سر ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ مرقوم الصدر افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نو بجے دن کے بنابر اجراے احکام حضوری قلعہ علیگڈہ مین تشریف فرما ہوکر روبرو جملہ پٹیلان و پٹواریان و زمینداران دیہات علاقہ علیگڈہ کی تخمیناً پندرہ ہزار آدمی کا ہجوم تہا احکام حضوری مشعر انتظام رگین باواز بلند سنائی بعد الفراغ اجراے احکام حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے خیام دولت انضمام خود پر تشریف فرما ہوکر عرائض مستغیثان عذرداری وغیرہ سماعت فرمائین اور اونپر احکام مناسب صادر کئے اور چند مقدمات بعد معائنہ امثال انفصال فرماکے فایز ریاست ٹونک ہوئے - بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الاول مطابق یکم فروری سنین صدر نواب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ مخدرات حضور انور دام اقبالہٗ کے دختر تولد ہوئی صدرۃ النسا بیگم نام رکہا گیا - اسی اثنا مین طبیعت بیگم صاحبہ موصوفہ کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی چودہ روز تک سخت تکلیف رہی بتاریخ سیزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق چہاردہم ماہ فروری یوم پنجشنبہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو دفعۃً سرسام ہوگیا - ہرچند اطباے حاذق نے علاج کیا مگر بمصداق مصرعہ ہذا

چون قضا آید طبیب ابلہ شود

مرض الموت کا کیا چارہ بتاریخ مذکورہ بوقت آخر مغرب دو فرزند اور چہار دختر مفصلہ ذیل چہوڑکر جان بحق ہوئین قطعہ

این مصیبت جاے آن دارد کہ چشم آفتاب
لیک با حکم قضا چارہ نمی افتد رجوع

دامن گردون ز اشک انجم آلاید بخون
مرجع دل نیست جز انا الیہ راجعون

حضور انور دام اقبالہٗ کو بیگم مرحومہ سے بتقاضاے انسانیت نہایت انس تہا اس واقعۂ عظیمہ و حادثۂ جسیمہ سے بغایت رنج و ملال پیدا مون خاطر اقدس ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ فروری سنین صدر بوقت صبح حضور والا نے

مع جملہ اراکین ریاست واہل قلم وعلم بعد ادائے نماز جنازہ قریب مزار جدۂ امجد نواب صاحب محل بیگم صاحبہ کے بستان گنج شائگان مدفون کیا۔ چونکہ عمر بیگم صاحبہ مرحومہ کی ۲۹ سال تھی بروفق مسئلۂ شرعیہ دو ہزار دو صد من غلہ گندم قیمتی شش ہزار یا نصف روپیہ فقرا و غربائے شہر کو تقسیم ہوا اور رسوم جسکو پھول کہتے ہین باجتماع جمیع اہل خاندان واراکین دولت جامع مسجد مین بعرض وقوع آیا۔ اور حسب الحکم حضور بیگم صاحبہ مرحومہ کی جائداد سے انکے مزار کے قریب دو مکان سنگین بنائے گئے ایک مکان جو کنارۂ تالاب موتی باغ بجانب جنوب شمالاً رویہ واقع ہے اسکا نام **مدرسہ خلیلیہ** ہے اور اس مدرسے کے مدرس مولوی جان محمد پنجابی بمشاہرہ پنجاہ روپیہ ماہوار مامور ہوئے اور دوسرا مکان جو کنارۂ موتی باغ بجانب شمال و جنوب رویہ واقع ہے اس مین چار حافظ جو سرکار والا کی طرف سے بیگم صاحبہ مرحومہ کے مزار پر مقرر ہوئے ہین سکونت پذیر ہین۔

تفصیل ہر شش اولاد بیگم مرحومہ

صاحبزادہ محمد عبد الواحد خان۔ صاحبزادہ مسعود علیخان۔ سعادۃ النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ محمد خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ۔ زکیۃ النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ عبد القیوم خان صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ۔ اکرم النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ عبد المجید خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صدرۃ النسا بیگم انکی شادی ابھی نہی ہوئی ہے۔

مولف تاریخ ہذا نے یہ قطعۂ تاریخ وفات جنابہ بیگم مرحومہ کہا ہے

زمانہ طرح غم تازہ در جہان انداخت ۔۔۔ کہ کوکب زمین در ش آسمان انداخت
ہزار داغ الم لالہ سان نہاد بدل ۔۔۔ ہزار خار خلش ہمچو گل بجان انداخت
نماند نغمہ بمنقار عندلیبان را ۔۔۔ بہار رفت و خزان عقدہ بر زبان انداخت
فشاند نرگس شہلا بفرق خاک چمن ۔۔۔ بنفشہ چادر نیلی بر ارغوان انداخت
بساط غنچہ ازین باغ غم چنان برچید ۔۔۔ کہ خار حادثہ در جیب زعفران انداخت
چو پنجشنبہ شد و سیزدہ ز ماہ ششم ۔۔۔ صدائے ہیچ بگوش من آسمان انداخت
(یعنی ماہ جمادی الثانی ۱۲)
از و چو باعث رنج و ملال پرسیدم ۔۔۔ بآہ و نالہ چنین م بگوش جان انداخت
خطاب ش آنکہ رفیع الزمانی بیگم بود ۔۔۔ بہ تیر حادثہ اش دہر مرغ جان انداخت
شدم بحیرت و گفتم درین زمان دستے ۔۔۔ اجل بگوے گریبان او چسان انداخت

پیش کیا حضور والا نے براہِ نصفت و عدالت و رعایا پروری و معدلت پژوہی اجنٹ مسطور کا بند و بست کما ینبغی فرمایا
بعد ازان حضور والا بسواری کالسکہ فائز علی گڈہ ہو کر باغ مین فرودکش ہوئے - شترہ فیر اتواپ سلامی کے قلعہ علی گڈہ سے
سر ہوئے اور اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے مع چند ہمراہیان خاص ہرنون کا شکار کھیلا اور سات بجے شب
کے خیام دولت مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و ہشتم علی الصباح حضور والا نے سیر فرما کر جامع مسجد علی گڈہ مین مع
ہمراہیانِ خاص نماز جمعہ ادا فرمائی پھر حضورِ والا علی گڈہ سے بسواری کالسکہ موضع ادم مین رونق افروز ہوئے بتاریخ بست و
نہم ماہ مذکور سات بجے دن کے حضور والا بنا بر شکار موضع کاربرہ مین تشریف لائے بعد انفراغ شکار بارہ بجے دن کے
خیام دولت مین قیام فرمایا چار بجے دن کے پھر موضع مذکور مین شغل صید افگنی فرما کر دس بجے شب کے مع الخیر و عافیت فائز
ریاست ٹونک ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنین صدر روز یکشنبہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر
اجنٹ ڈیروتی و ٹونک نو بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فرودکش ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین
کمر ہائے صاحب اجنٹ بہادر پیشوائی ریاست سے ہوئی - منجانب حضور والا چوبدار بنا بر مزاج پرسی صاحب اجنٹ بہادر بھیجا گیا
اور صاحب اجنٹ بہادر کی طرف سے بہاری جامہ دار چپراسیان حضور کی مزاج پرسی کو حاضر ہوا - ریاست سے تواضع خوان
و سبد فواکہ و سبز حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر، نو بجے دن کے حضور والا نے تن تنہا
صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی بتاریخ نہم ماہ مسطور کپتان میل صاحب بہادر افسر فوج انگریزی مع میم صاحبہ فائز ریاست
ہذا ہو کر اجنٹ صاحب بہادر کے پاس بنگلہ پر فرودکش ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر مع کپتان
میل صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے مشایعت و تواضع عطر و پان حسب معمول عمل مین آئی بعد ملاقات
صاحب اجنٹ بہادر و کپتان میل صاحب بہادر فرودگاہ پر واپس تشریف لائے بتاریخ سیزدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر بنا بر
مزاج پرسی حضور والا کہ نصیب اعدا دردِ عارض ہوا تھا تشریف لائے بعد مزاج پرسی و تواضع عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر
بجانب خیام گاہ واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق بست و سوم ماہ جولائی سنین صدر صاحب
اجنٹ بہادر ڈیروتی و ٹونک راہی چاؤنی دیول ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ بست و دوم
ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور فیض گنجور بصد احتشام بعرض ظہور آیا - مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب مین
یہ قصیدہ کہا ہے

طرفِ کلاه گر بچمن یار بشکند / رنگِ هزار غنچه بگلزار بشکند

موجِ حلاوتش برسد تا بمصریان / قندِ سخن چو لعلِ شکربار بشکند

خواهد که یک دو بوسه بسیبِ ذقن زند / پرهیز تا ز دلِ بیمار بشکند

بوئے برد ز طرّهٔ مشکین اگر نسیم / بسیار نرخِ نافهٔ تاتار بشکند

داریم چشم آنکه همان چشمِ نیزه باز / گاهے سنان برین دلِ افگار بشکند

یاقوتِ روح بخش تو قدرِ مسیح را / در انجمن بشوخیِ گفتار بشکند

بے اختیار صدمهٔ او بر دلم رسد / هر شیشهٔ که چرخِ ستمگار بشکند

گر بشنود ترانهٔ خونین دلانِ عشق / بلبل بسینه دشنهٔ منقار بشکند

گر در خرامِ سروِ تو آید این روش / پائے هزار کبک برفتار بشکند

تا کے چو شانه یار دلِ نازکِ مرا / در پیچ و تابِ طرّهٔ طرار بشکند

یارب چه شوخی ست ندانم که حسنِ او / صد آئینه بجلوهٔ دیدار بشکند

زلفِ سیاه او چو کند میل بازئے / دندانِ مار را بسرِ مار بشکند

ساقی بیار باده که امشب حجابِ من / در بزم یک دو ساغرِ سرشار بشکند

آن دیده را که نیست جمالِ تو در نصیب / بهتر که او ز گریهٔ خونبار بشکند

دستے که او نگشت حمائل بگردنش / از سنگِ روزگارِ جفاکار بشکند

زنارِ طرّه و خمِ محرابِ ابروش / بس رونقِ برهمن و دیندار بشکند

عشق ست آن نهنگ که کشتیِ آرزو / در آبِ شور ورطهٔ خونخوار بشکند

خون میچکد ز دیدهٔ تر تا کجا نسیم / خارم بدل از آن گلِ رخسار بشکند

قطعه

کس نیست مشتریِ دلِ ناقبولِ ما / باهر که دل دهیم بانکار بشکند

اے دل برو بجور و جفایش صبور باش / شاکے مشو که خاطرِ دلدار بشکند.

تهمت منه بچرخ که خود چرخ آفرین	بسیار کار سازد و بسیار بشکند
آن گوهرم که روشنیِ آب و تابِ من	مژگان بچشمِ اخترِ سیار بشکند
آن شاعرم که طنطنهٔ بندشِ کلام	بازارِ شاعرانِ نمودار بشکند
از طبعِ من چو رشحهٔ معنی فرو چکد	قدرِ بهای ابرِ گهربار بشکند
در این زمانه قدرشناس ار بهم رسد	مشکم رواجِ طبلهٔ عطار بشکند
لیکن مرا چه سود ز لاطائل سخن	کین نغمه قدر و قیمتِ اشعار بشکند
در خونِ دل چو لاله باین داغ مانده‌ام	تا چند نشترم بدلِ زار بشکند
پیدا کسے نمی‌شود اینجا سخن‌شناس	مُهرِ خموشیم که بتکرار بشکند
مے بایدم گزارشِ خود را بداورے	تا قفلِ بستهٔ درِ اظهار بشکند
خورشیدِ رفعت و مه اوجِ سخا که او	چندین درِ خزانهٔ اسرار بشکند
چون کارِ ذو الفقار بود انگشت تو کند	صف‌هاے ظالمانِ سیه‌کار بشکند
لطفِ تو با ضعیف توانائے دهد	قهرِ تو دست و بازوے اشرار بشکند
دستِ سخاے تو چو برآید ز آستین	مقدارِ کان و بحر ز ایثار بشکند
از مومیاے کرمت مے شود درست	هر استخوان که نخوتِ زیان‌کار بشکند
در بزمِ تو لئیم نگنجد که بذلِ تو	بازار این گروه بصد عار بشکند
ابن الکریم ابن سخی در زمانهٔ تو	جودِ تو رنگ بر رخِ معیار بشکند
امرِ تو کارِ باده‌فروشان کند خراب	نهیِ تو قدرِ خانهٔ خمار بشکند
انصافِ تو که موجبِ آبادیِ جهان	اعضاے ظالمانِ جفاکار بشکند
تیغت چو از نیام برآید به رزمگاه	قلبِ مبارزانِ سپهدار بشکند
رخشِ تو گرم پو بمیدان اگر شود	تیزیش رنگِ برق برخار بشکند
با پیلِ مستِ تو نشود او چو هم نبرد	دندانِ پیلِ چرخِ نگونسار بشکند

گر از دو یاد دست تو چوب عصا شود — بازار ساحران ہمہ یکبار بشکند
دست دعائے غیر تو بروار آبرو — تا رنگ دشمنان بد اطوار بشکند
گلزار دوستان تو دائم شگفتہ باد — در چشم دشمن تو صبا خار بشکند

اور اسی سال میں مشکوئے جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد مجید اللہ خان رکھا گیا یہ قطعۂ تاریخ ولادت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

کنون یافت از فضل رحمان پسر — رئیسے کہ نامش صفی اللہ خان
پئے سال او ہاتفے اے اسد — بگوشم بگفت اختر دودمان

اور اسی سال میں مشکوئے جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب فرزند دلبند تولد ہوا چنانچہ قطعۂ تاریخ میلاد نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

کنون یافت سردار عالی وقار — پسر کو بعالم شود سر بلند
اسد ہاتفے گفت از بہر سال — بپادا جوان بخت و اقبال مند

اسی سال میں مشکوئے صاحبزادہ محمد یونس خان آرزو فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اصغر یار خان نام رکھا گیا چنانچہ مؤلف نے یہ دو قطعات تاریخ ولادت کہی ؎

آرزو فرزند خوشتر یافت زو — در دل عالم شدہ فرط خوشی
گفت تاریخ تولد آبرو — نور چشم راحت جان دل

ایضاً

چو حق داد فرزند با آرزو — بعالم شود سرور سر بلند
دعائیہ تاریخ گفت آبرو — زہے نصرت و عمر اقبال مند

بتاریخ یازدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق دوازدہم ماہ ستمبر ۱۸۸۹ء روز یکار باجلاس میمنت اساس افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ معتمدہ کونسل منظوری جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ حسب آئین جناب نواب نذیر الدولہ بہادر نصرت جنگ انار اللہ برہانہ مرقومہ بست و سوم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۰ھ بدین مضمون اجرا ہوا کہ بجز سجادہ و اولاد و اماد حضرت

نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس و حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ و جناب نواب یمین الدولہ و جناب نواب امین الدولہ بہادر دام اقبالہٗ ا[illegible] کسیکو صاحبزادہ نہ کہنا چاہیے اگر ان ہر چہار رئیس کے داماد عورات غیر خاندان ہذا سے اپنے عقدِ نکاح مین لائین اور ان سے اولاد پیدا ہو اونکو صاحبزادہ کہنا زیبا نہین ہے۔ بتاریخ بست و نہم ماہ محرم الحرام مطابق بست و ششم ماہ ستمبر سنہ صدر بجانب حضور پُرنور خرایط بمضمون اطلاع و شمول محفل شادی کارخیر دختران سعادت توامان بنام رؤسا مفصلہ ذیل دفتر دار الانشاے حضوری سے جاری ہوئے اور اکثر ریاستون مین خرایط بذریعۂ ڈاک روانہ کیے گئے۔

تفصیل اسماے ریاستین کہ جہان بذریعہ ڈاک خرائط بہیجے گئے

بنام رئیس کنہیچی پور[1] بنام رئیس بیکانیر[2] بنام رئیس بہاول پور[3] بنام رئیس جہالاواڑ پاٹن[4] بنام رئیس قرولی[5] بنام رئیس اجےگڈھ[6]

بنام رئیس رامپور[7] بنام رئیس دہول پور[8] بنام رئیس بہرت پور[9] بنام رئیس جودہپور[10] بنام رئیس الور[11]

بنام رئیس بوندی[12] بنام رئیس کشنگڈہ[13] بنام رئیس فتح گڈہ[14] بنام رئیس کوٹہ[15] بنام رئیس راگہوگڈہ[16] بنام رئیس جموں کشمیر[17]

بنام رئیس کچاون[18] بنام رئیس ریوان[19] بنام رئیس اونیارہ[20] بنام ٹہاکر جہلایہ[21] بنام ٹہاکر سواڑہ[22]۔

بتاریخ چہارم ماہ صفر مطابق سی ام ماہ ستمبر سنہ صدر سید محمد نائب بخشی الملک و اسسٹنٹ ممبر کونسل صیغہ خزینہ و خانصاحب غوث محمد خان نبیرۂ کرنیل مہتاب خان مرحوم برسم نیوتہ بجانب ریاست پٹیالہ و حافظ محمد یوسف میر منشی مع خرائط حضوری بسمت ریاست کپورتھلہ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ فیروز باغ مین جلسہ رنگ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ عبد اللطیف خان خلف افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریذیڈنٹ محکمۂ معتمدہ کونسل بمعرض ظہور آیا۔ چنانچہ مؤلف نے یہ چند اشعار بدیہہ مین رنگ کے موقع پر کہے

ظ

یہ کس دولہا رنگیلے کا ہوا رنگ — شفق کا آسمان پر مٹ گیا رنگ
جہان کو سبز باغ اسنے دکہایا — یہ شوخی سے دولہن کی جا ملا رنگ
جو دیکہا رنگِ بزمِ جشنِ شادی — گلون کا باغ مین پہیکا ہوا رنگ
سمان باندہا یہ کچہ رنگِ خوشی نے — محل مین ہو رہا ہے جا بجا رنگ
ہوا جب رنگِ شادی کے نہ ہمسر — لبِ معشوق کا جاتا رہا رنگ
کُہلا اب شوخیِ رنگِ طبیعت — کہ سب کہتے ہین ان یہ ہے نیا رنگ

آور اس تقریب فرحت قریب مین ایک ہفتہ بزم رقص و سرود بمصداق مصرع ہذا ؎

ہر روز عید ہے ہر شب شب برات

منعقد رہی۔ بتاریخ چہاردہم ماہ صفر المظفر مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبہ جشن عقد شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب خلف معز الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر صفدر جنگ مرحوم و مغفور بہ مسماۃ ابرار النساء بیگم دختر نیک اختر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ بمہر تعدادی مبلغ دو لکھ روپیہ پانصد روپیہ معجل باقی مؤجل نہایت تزک و احتشام سے بمعرض ظہور آیا علاوہ سامان جہیز محمولہ بست و پنج ارابہ ہا مشتمل پلنگ و چھپر کھٹ و آرام چوکی طلا و ظروف نقرہ و طلا و زیور ہائے طلا مرصع اقسام اقسام و دو راس اسپ مع زیور نقرہ و دو منزل رتھ وغیرہ مع چند ہزار روپیہ نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اسی اثنا مین بتاریخ ہشتدہم ماہ صفر المظفر مطابق سیزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ کے فرزند شیر خوار نے انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم شہور و سنین مذکور اندرین تقریب فرحت قریب ریاست رامپور سے صاحبزادہ رضا الدین خان عرف پیارے صاحب مع میر مجاد علی کہ معززین ریاست موصوفہ سے ہین فائز ٹونک ہوئے بنا بر استقبال صاحب زادہ صاحب موصوف میر امین الدین سابق میر منشی مع یک چوبدار سرکاری و پنج سوار رسالہ و یک زنجیر فیل تا باغ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ بھیجے گئے بتاریخ بست و سوم شہور و سنین مزبور سید مجاد علی معتمد ریاست رامپور کو سرکار والا سے خلعت مبلغ دو صد و شانزدہ روپیہ کا بدین تفصیل ذیل عطا ہوا۔

تفصیل خلعت

[illegible]

خلعت معتمد [illegible]

دوشالہ زرین یک جفت ([illegible])

سیلہ عباسی یک ([illegible])

تھان جامدانی یک ([illegible])

مندیل عباسی یک ([illegible])

تھان کمخاب یک ([illegible])

چوبدار [illegible]

سیلہ سفید [illegible]

نقد [illegible]

دستار [illegible]

صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم خلف اصغر حضرت وزیر اعظم - ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

بتاریخ بست و دوم شهور و سنین مسطور، روز پنجشنبہ جشن شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان صاحب خلف جناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست سی آیس آئی و وایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ بہ مسماۃ احمر النسا بیگم دختر فرخندہ اختر جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ بمہر تعدادی مبلغ دو لاکھ روپیہ۔ پانصد روپیہ معجل و باقی موجل نہایت تزک و احتشام سے بعرض وقوع آیا اور سامان جہیز و زر نقد جسقدر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا تھا اوسیقدر عنایت ہوا۔ حضرت وزارت مآب والد ماجد نوشہ ذیجاہ نے علاوہ اہل خاندان کے ہر ایک معزز کے نام رقعے دربارۂ شمول جلسۂ شادی بدستخط خاص ترقیم فرمائے چنانچہ بنام مولف جو رقعہ نمبری (۲۹۱) آیا تھا اوسکی نقل بجنسہ درج کیجاتی ہے۔

بخدمت شریف سید محمد اصغر علی صاحب آبرو۔

درین ایام بہجت آغاز فرحت انجام کہ گلبانگ مسرت و کامرانی اقصائے عالم را از چار سو فرا گرفتہ و غلغلۂ عشرت و شادمانی برافراز گنبد اخضر رسیدہ کوکب مراد را عالم عالم سعادت ارزانی ست و حدیقۂ آمال گلشن گلشن ہم آغوش بہار جاودانی غنچہ کشائے نسیم بہار از فرط نغمہ سنجی اثر دلبستگی در جان نگزاشتہ و شاخسار اشجار از جوشش شگوفہ ہر سو علم انبساط برافراشتہ جشن محفل طوے و بزم شادی کتخدائی برخوردار کامگار فرخندہ اطوار فروغ دیدۂ ارجمندی بہائے چہرۂ بخت بلندی فرزند عزیز بدل اعز بجان صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان طولعمرہٗ بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء حسن استقرار یافتہ است و انعقاد محفل رقص و سرود من ابتدائے پانزدہم ماہ صفر مطابق یازدہم ماہ اکتوبر سنین صدر از نواخت ہفت و نیم گھنٹہ شب تا یازدہ خواہد شد از انجا کہ شرکت اینچنین محافل سرور و سرور خالی از زینت افزائے و بزم افروزی نبودہ است مع ہذا مسئول چنانکہ آن عنایت فرما نیز قدم ناز بر دیدۂ نیاز گزاشتہ رونق افزائے محفل نشاط شوند ؎

زراہ دوستی ہر کس کہ بے منت قدم ساید ٭ بہر گامیکہ بردارد و انرا پائے من چشمے

المرقوم چہاردہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ ہجری مطابق دہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء

المکلف۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی

مصاحبان همه بایکدگر نشاط افزا ‌ ‌ معاشران همه مست می خوشی و سرور
باین شکوه چو در قلعهٔ معلی شد ‌ ‌ برات نوشتهٔ عالی وقار ذی القدر در
نثار کرد ز انجم فلک طبق بر خوان ‌ ‌ نواخت چنگ بکف زهره ور نشید سرود
نهاده مجمر زرین بمحفل رنگین ‌ ‌ ز عود و لخلخهٔ مشک ساختند بخور
بعطر کرده معطر همه بر و آغوشش ‌ ‌ بیان سبز همه گشته سرخ لب بره
چنان حمائل گل هر یکی حمائل کرد ‌ ‌ که عندلیب بشورش فتاد از گل دور
چه دلفریب بمحفل شده نوای طرب ‌ ‌ چه فتنه خیز و نغمهٔ نی و طنبور
برقص زهره جبینان تمام دست افشان ‌ ‌ بجا جهای مکلف بحسن خود مغرور
بلای مردم عالم دو نرگس خونریز ‌ ‌ که بود ابروی شان تیغ و هم مژه ساطور
ز اهل بزم ربودند دل بناز و ادا ‌ ‌ همه بغمزهٔ مشتاق و عشوهٔ پرزور
سرود و زمزمهٔ مطربان خوش آهنگ ‌ ‌ که هر یکی بتمنا کرده زنده رود عبور
ز نخلهای چراغان که جابجا افروخت ‌ ‌ گرفت رنگ خجالت فروغ مشعل طور
شگفت برخ مهتاب رنگ مهتابی ‌ ‌ لباس نور بپوشید از زر اناث و ذکور
زهی تدارک دلچسپ افتخار الملک ‌ ‌ غرور و دانش او گشته معترف بقصور
بیان همت او از زبان نمی آید ‌ ‌ برای اهل جهان باید این چنین گنجور
اگر ریاضت او گسترد بساط ورع ‌ ‌ دگر بخلق نماند نشان فسق و فجور
دگر رجوع بذیل حمایتش آرد ‌ ‌ کند به پنجهٔ باز آشیان خود عصفور
شود چو شمع بفانوس حفظ او روشن ‌ ‌ تمام عمر کند خنده بر نسیم دبور
درین زمانه چنان هیچ سرکشان کندست ‌ ‌ ستم بگوشه نهان شد ز دست فتور
چنان عدالت و انصاف را مروج ساخت ‌ ‌ که داد خواه نیاورد ناسزا بحضور
برای پرورش ذره ها چو خورشید است ‌ ‌ بچشم اوست رفاه جهانیان منظور

کسیکه حاجت خود آورد بخدمت او — بیک نگاه تلطف روا کند بر دور
دلش رحیم و مزاجش کریم و طبع خلیق — باین صفات بسے در زمانه شد مشهور
چنان شجاعت او کرد کارها در جنگ — که گشت بر صفت اعدا مظفر و منصور
چنان مسیح نفس مثل او بعالم نیست — که یافت صحت از و بے دوا دل رنجور
بسوے سینه فگاران گر آورد میلے — بمشک بند نماید تراوش ناسور
شود ز ریزهٔ خوانش وظیفه خور سیمرغ — بود ز خرمن او دانه چین وحوش و طیور
چنان حساب بگیرد ز مهر عالمتاب — که ذره را نکند سود در سنین و شهور
هران کسیکه ببیند تواضع و خلقش — رسد بسینه دلش را سرور نامحصور
ز طول مدحت و توصیفش آبرو بگذر — کرا بوصف طرازی او بود مقدور
زبان خامه کشا در دعاے اقبالش — که تا قبول شود در جناب رب غفور
خدا باین همه خوبی سلامتش دارد — ز دامنش همه گرد ملال باشد دور
برنگ دیدهٔ نرگس گلشن گیتی — همیشه دیدهٔ بدخواه او مبا مذکور
بباغ دهر گل عمر نوشهٔ ذی جاه — شگفته باد بصد رنگ تا بیوم نشور

شده ز غیب ندا باعث مسرت دل
۱۳۰۷ھ
چو نگر گشت بتاریخ شادیٔ مزبور

بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق پنجم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء مولوی محمد عبد الغفار خانصاحب ناظم عدالت شرع شریف نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا (آہ ہادی غفار) سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مولوی صاحب مرحوم نے روز ناموری خود سے تا روز وفات کارہائے متعلقۂ خود کو باحسن الوجوہ انجام دیا اسی لحاظ سے حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر قدر دانی و قدامت پدری اونکے خلف اکبر مسمی حافظ محمد عبد الرحمن کو کہ لائق ہونہار مولف کے شاگرد ہیں بتقرری قدرے وظیفہ ماہتاج کام سیکھنے کے واسطے عدالت موصوفہ میں مامور فرمایا۔ اسی ایام میں بشگون حضور والا فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحب زادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء عورت سنگہ ٹھاکر جلالیہ و بجناتھ مہاجن کا مدار کو سرکار والا

سے خلعت بدین تفصیل عطا ہوا۔

ماعـه

خلعت بھرت سنگھ ٹھاکر			بیجناتھ مہاجن کامدار		
دوشالہ زرین	سیلہ	دستار	دوشالہ	سیلہ	تھان کمخواب
دسـه	عـه	للعہ	سـه	عـه	عـه
تھان کمخواب	تھان جامدانی		دستار	تھان جامدانی	
عـه	ہجر		للعہ	ہجر	

ہرکاران	چوبدار
دو اسم سـه	عـه

سیلہ	دستار	نقد	سیلہ	دستار
دو معہ	دو سے ر	عـه	یک معہ ر	سے ر

اور اسی تاریخ سے متعلقان ریاست بھرت پور کو منجانب حضور والا خلعت رخصتانہ مبلغ پانصد ہشتاد و ہشت روپیہ کا مرحمت ہوا۔ بتاریخ سی ام ماہ صفر المظفر مطابق بست و ششم ماہ اکتوبر سنین صدر کرنل جراٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ چھاونی گونہ سے رونق علاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے مشایعت و مہمانداری و خاطرداری ریاست سے حسب دستور عمل مین آئی صاحب موصوف پانچ روز قیام فرما کر بتاریخ سی و یکم ماہ اکتوبر راہی باسودہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ مطابق بست و ہفتم ماہ اکتوبر ۱۸۸۸ء مسماۃ زبدۃ النساء بیگم عرف ولایتی بیگم بنت جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم برادر کلان حضرت وزیر اعظم امیر معظم یعنی المخاطب جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور والا نے دار فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول مطابق بست و ہشتم ماہ اکتوبر سنین صدر گیارہ بجے دن کے میجر تھارنٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے حضور والا نے مشایعت تا سرحد موضع بارہ مع اراکین ریاست فرمائی اور حسب معمول فیر توپ سلامی کے سر ہوئے چونکہ طبیعت فیض طویت حضور معدلت نشور جادۂ اعتدال سے منحرف تھی ایک روز صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقات حسب ضابطہ قدیم ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مطابق دوم ماہ نومبر سنین صدر مسماۃ قمر جہان بیگم دختر جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب مرحوم آقی خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ یعنی المخاطب جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب

بہادر صفدر جنگ ریگرائے منزل ناگزیر ہوئیں۔ اسی تاریخ حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حسب الحکم حضوری برسم نیوتہ ریاست پٹیالہ کو گئے تھے اور حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست کپورتھلہ کو اسی تقریب مین گئے تھے واپس آ گئے۔ اور اسی ایام مین بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ کہ بنابر حصول شرف ملازمت حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بلدۂ بنارس تشریف فرما ہوئے تھے فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بخشی الملک بہادر کو حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے خلعت فاخرہ بدین تفصیل عطا فرمایا۔

دوشالہ زرین	سیلہ	منڈیل	تھان کمخواب	تھان جامدانی	مالا مروارید	پالکی	اسپ مع زیور نقرہ
یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک راس

بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق ستائیسویں ماہ اکتوبر سنہ صدر چار بجے دن کے دربار متصل کوٹھی زنانہ واقع نظر باغ منعقد ہوا حضور والا نے صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقات فرما کے بجانب راست کرسی پر بٹھایا اور طرفین سے کلمات شوقیہ معرض بیان آ کے بعد تواضع عطر و پان صاحب موصوف رخصت ہوئے ہنگام آمد و رفت صاحب بہادر سلامی کمپنی مع بین باجہ بمعرض وقوع آئی

تفصیل اسمائے حاضرین دربار یہ ہے

[1] عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست۔ [2] جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر برادر خرد حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ۔ [3] جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ برادر حقیقی حضور پُرنور دام اقبالہٗ۔ [4] جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ۔ [5] جناب صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ برادر حقیقی حضور لامع النور دام ملکہ۔ [6] جناب صاحب زادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور فیض معمور خلد اللہ دولتہٗ۔ [7] جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر دام حشمتہٗ۔ [8] جناب صاحب زادہ محمد خان صاحب قدا ماموں حضور عدالت معمور دام نوالہٗ [9] جناب صاحب زادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر محکمۂ مشتمہ کونسل صیغہ فوج۔ [10] جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری۔ [11] جناب صاحب زادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مغفور۔ [12] جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر معظم۔ [13] صاحب زادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج۔ [14] معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان وکیل دربار دار الریاست۔ [15] خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل۔ [16] بابو دتا یک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ۔ [17] بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر

شہامت جنگ - حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ مطابق یازدہم ماہ نومبر ۱۸۸۹ء لالہ جگتی لال اسسٹنٹ صیغہ مال عہدہ اسسٹنٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محکمہ بندوبست پر مامور ہوئے اور بجائے لالہ جگتی لال کے لالہ کلیان رائے پیشکار ناظم پرگنہ چھبڑہ بطور قائم مقامی مقرر ہوئے اور اسی ایام مین اہلخانہ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی -

بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر کرنل بول صاحب اجنٹ مغرب مالوہ چھاؤنی گونہ سے بسبیل ڈاک اسپان فائز چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے مشایعت و اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ پانزدہم مطابق نہم شہور و سنین صدر صاحب موصوف قلعہ چھبڑہ کا عکس بذریعہ فوٹو لیکر براہ چھیپا بڑود راہی جھالاواڑ پاٹن ہوئے اور اسی تاریخ مولوی ظہور الحق پیشکار سابق نظامت صدر عالیقدر بجائے لالہ کلیان رائے عہدہ پیشکاری چھبڑہ پر مامور ہوئے - بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی مطابق شانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ حسب الحکم حضوری تینون رسالون کے کپتان ہوئے اور اسی ایام مین سید فضل حسین سابق وکیل دربار بجائے لالہ کونمل پرشاد عہدہ پیشکاری پرگنہ پڑاوہ پر مامور ہوئے اور لالہ مسطور عہدہ پیشکاری نظامت سرونج پر مقرر ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر جناب وزارت مآب وائس پریزیڈنٹ محکمہ مختصرہ کونسل بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہڑوتی و ٹونک تشریف فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے چار روز وہان قیام فرما کر فائز ریاست ہوئے - بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۰ء بزم عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ سے بمہر تعدادی چہل و یکہزار روپیہ - یکہزار معجل چہل ہزار مؤجل - منعقد ہوئی صاحبزادہ صاحب بہادر شمشیر جنگ نے تخمیناً بیس ہزار روپیہ کا سامان جہیز دیا - بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الاول مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر جشن عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب بہادر تہور جنگ مساۃ حمیدہ بیگم دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب مرحوم سے بمہر تعدادی چہل و یکہزار روپیہ - یکہزار معجل و چہل ہزار مؤجل بعرض وقوع آیا جناب صاحبزادہ حامد خان صاحب نے سامان جہیز بیس ہزار روپیہ کا دیا - اسی ایام مین ڈاکٹر بھوانی سنگھ و گنج لال و عبد الوہاب خان جاگیرداران متعلقان ریاست قرولی برسم نیوتہ بتقریب شادی ہر دو دختران حضور پرنور دام اقبالہ فائز ریاست ہذا ہوئے اور باغ نواب پسند مین دربار منعقد ہوا حضرت وزیر اعظم امیر معظم مع ارکین دولت و معززین

ریاست موجود تھے معتمدان ریاست موصوفہ نے سامان نیوتہ مفصل ذیل دربار میں حاضر لاکر پیشکش کیا اور بعد انفراغ نذر اور بہادر کے رئیس ترون کا خریطہ پیش کیا۔

تفصیل سامان نیوتہ

سروپا مردانہ		سروپا زنانہ	
دوشالہ زرین	دستار	پارچہ زرین گلبدن	دوپٹہ بنارسی
دو عدد	دو عدد	دو تھان	دو عدد
تھان جامدانی	اسپ	اطلس زرین	اشرفی
دو عدد	دو راس	دو پارچہ	۱۰ تھان

ریاست سے مہمانداری و خاطرداری معتمدان مسطور بطور شائستہ و بائستہ بتفریری مولوی نور الحق خلف جناب مولوی فضل حق پیش امام جامع مسجد عمل میں آئی اور دار الریاست سے معتمدان مذکور بالا کو خلعت بدین تفصیل مرحمت ہوا۔

تفصیل خلعت بھوانی سنگھ

دوشالہ زرین	شالی رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جفت	یک [illegible]	یک [illegible]	یک [illegible]	یک تھان [illegible]	یک تھان [illegible]	[illegible]

تفصیل خلعت کنج لال

دوشالہ زرین	شالی رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جفت	یک [illegible]	یک [illegible]	یک [illegible]	یک تھان [illegible]	یک تھان [illegible]	[illegible]

تفصیل خلعت عبدالوہاب خان جاگیردار

سیلہ	دستار	جامدانی	نقد بطور دعوت
یک [illegible]	یک [illegible]	یک تھان	[illegible]

چوبدار (یک اسم [illegible]) ہرکارہ (دو اسم [illegible])

سیلہ	دستار	نقد	دستار	دوپٹہ	نقد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فی اسم [illegible]

سائیس (دو اسم عـ۵)	کل ہمراہیان
دستار دوپٹہ نقد	۵
۳ ۔ ۳ فی اسم ۵	

اسی ایام مین محمد ممتاز حسین خان سنبھلی وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی سیہور بجائے مرزا محمود احمد علی بیگ عہدہ وکالت رزیڈنسی میواڑ پر مامور ہوئے اور مرزائے مذکور بجائے سید فضل حق صاحب عہدہ وکالت اجنٹی مغرب مالوہ واقع چھاونی آگر پر مقرر ہوئے اور سید فضل حق صاحب عہدہ وکالت اجنٹی سیہور پر مامور ہوئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الاول مطابق بستم ماہ جنوری سنین صدر کرنل سی کی ایم والٹر صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مع میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و اسکین صاحب بہادر اسسٹنٹ و نومین صاحب بہادر ڈاکٹر فائز ریاست ہذا ہوئے۔ علی الصباح بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے مع حضرت وزیر اعظم امیر مغتنم ایس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدہ کونسل و چند سرداران و ممبران کونسل پیشوائی فرمائی ہنگام فائزی فرودگاہ حسب معمول انواب سلامی سر ہوئین صاحب کلان بہادر مع صاحبان مرقوم الصدر دن کے چار بجے بنابر ملاقات حضور والا بنشایعت جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات و جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ نظر باغ مین تشریف لائے کپتنی پٹالن نے مع بین باجہ حسب قاعدہ مستمرہ سلامی ادا کی اور حضور والا نے تالب فرش استقبال و مصافحہ کر کے کرسی پر بٹھایا بعد گفتگوئے شوقیہ و عطر و پان حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ہار طلا و زیب گلوئے صاحبان موصوفین کیا اور تالب فرش پشایعت کر کے رخصت فرمایا اور اسی شب منجانب حضور پرنور دام اقبالہ صاحبان موصوف کی دعوت ہوئی حضور نواب صاحب بہادر مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و چار سرداران دیگر شریک دعوت ہوئے قبل تناول طعام حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بایماے حضور لامع النور ایک اسپیچ متضمن اظہار مسرت و زحمت خود بوجہ فائزی صاحبان موصوفین و شکریہ اجابت دعوت و بنائے ترتیب تعلیم اطفال روساؤ یعنی تقرری میو کالج واقع دار الخیر اجمیر و بنائے مدرسہ واقع کوہ آبو و انتظام مصارف شادی و غمی راجپوتان و رتق و فتق ریاست بفصاحت تمام مراعات مالاکلام پڑھی بعد انفراغ تناول طعام آتشبازی چھوڑی گئی اور تواضع عطر و پان عمل مین آئی پھر صاحبان موصوفین رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے دوسرے روز گیارہ بجے دن کے حضور والا نے مع سرداران اہل خاندان و جمیع ممبران کونسل و معززین اہلکاران صاحبان بہادر سے ملاقات فرمائی دس منٹ تک گفتگوئے شوقیہ رہی بعدہٗ صاحب کلان بہادر نے اپنے ہاتھ سے حضور نواب صاحب بہادر و نائب صاحب بہادر کے عطر لگایا۔

اور پان دیگر ہار گل زیب گلو کیا - اور صاحب اسسٹنٹ بہادر نے سرداران دیگر کو عطر و پان دیا بعد ازان صاحب فوٹوگرا (جانسٹن
ہاٹ مین) نے جملہ حاضرین دربار کا فوٹو لیا حضور والا صاحب کلان بہادر سے رخصت ہو کر نظر باغ مین تشریف لائے پھر صاحب کلان بہادر
نے دن کے بارہ بجے سے تین بجے تک جملہ سرداران اہل خاندان و ممبران کونسل سے ملاقات فرمائی بعد ازان صاحب موصوف
بنا بر معائنہ مدرسہ مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ و ڈاکٹر صاحب تشریف فرمائے سنٹرل اسکول ہوئے اور حضور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بھی تشریف لائے اولاً صاحب کلان بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
بالقابہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ رشتہ تعلیم سے گفتگو دربارہ تعلیم و تعلم طلبہ مدرسہ فرمائی بعد ازان حسن مرزا خان پرنسپل نے کھڑے
ہو کر اسپیچ بزبان اردو مشعر قدردانی و رونق افزائی صاحب کلان بہادر و مختصر کارروائی مدرسہ پڑہی اور پرنسپل موصوف کے ہاتھ مین اوسکا
ترجمہ بزبان انگریزی دیا بعد اختتام اسپیچ صاحب کلان بہادر نے پانزدہ کس طلبہ مدرسہ درجہ اولی کو منجملہ یکصد و پنجاہ و یک کس
علاوہ طلبہ مڈل پاس یافتہ سال گذشتہ اپنے ہاتھ سے انعام عطا فرما کر خوشنودی خود نسبت پرنسپل و کارروائی مدرسہ اظہار فرمائی -
بتاریخ سی ام ماہ جمادی الاول مطابق بست و دوم ماہ جنوری سنین صدر یوم چہارشنبہ ساڑھے سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر
مع صاحب جنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نوین صاحب بہادر بنا بر نصب سنگ بنیاد ہسپتال زنانہ متصل ہسپتال کہنہ روانہ تشریف
لائے حضور والا نے مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ کے ایک اسپیچ متضمن اظہار شکریہ رفاہ عام بوجہ تیاری ہسپتال
مستورات بنام نامی بہادر والا ہسپتال و تجویز مصارف دہ ہزار روپیہ و تقرری معالج مستورات و یک یورپین یا یوریشین لیڈی ڈاکٹر بفصاحت
تمام و صراحت بالا کلام پڑہی ازان بعد صاحب کلان بہادر نے بہی اس اسپیچ کے جواب مین اپنی طرف سے ایک اسپیچ محتوی اظہار
خوشنودی دینک نیتی رئیس پڑھ کر بنائے ہسپتال مستورات مین ایک پتھر اپنے ہاتہ سے نصب کیا - یہ جلسہ ایک گھنٹہ تک
رہا بعد ازان صاحبان موصوفین اپنی فرودگاہ پر آئے حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے - چار بجے دن کے دربار خاص دیوان
خاص واقع قلعہ معلی مین منعقد ہوا صاحب کلان بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ بہادر تشریف لائے بایائے
حضور والا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے نصر و قدادکر تقریظ متعلق انتظام خاندان پڑہی اور تجویز ترتیب قانون بمشورہ و صلاح باہمی قرار یاب
ہوئی کہ آئندہ اوسپر عمل در آمد رہے بعد عطر و پان کے دربار برخاست ہوا - بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و سوم ماہ جنوری سنین
صدر روز پنجشنبہ سات بجے دن کے کرنل وال صاحب بہادر مع صاحب اسسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نوین صاحب ریاست ہذا
سے بنا بر معائنہ بند لوڈی تشریف لے گئے ہنگام روانگی صاحب کلان بہادر حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے الفاظ پُر درد مین

مضمون الوداع وتالم بحسرت بوجہ مفارقت صاحب بہادر موصوف کہ ہندوستان سے اپنی ولایت مسقط الراس کو تشریف فرما
ہوتے تھے ادا کیا۔ اور صاحب بہادر موصوف کی طرف سے بھی اظہار خوشنودی مزاج خود نسبت حضور والا و جناب صاحبزادہ
صاحب بہادر نائب الریاست بمعرض وقوع آیا۔ انہی ایام مین حسب ایماے حضور والا بمبئی سے کمپنی تماشاے اندر سبھا
فائز ریاست ہذا ہوئے۔ تاریخ دوازدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء سے تماشا شروع ہوا صاحب کمپنی تماشا کو سہ صد روپیہ یومیہ پندرہ روز تک
پیشگاہ حضور والا سے ملتا رہا بتاریخ بست و ہفتم ماہ جنوری سنہ صدر تماشاے مذکور ختم ہوا۔

یہان سے حال دورہ پرگنہ سرونج و چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک و کیفیت ملاقات حضور والا با پدر بزرگوار حضرت عین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ بمقام بنارس بروفق امر ارادت سبتہ او بعض احباے صادق الوداد خصوصاً مولوی عبد الحی صاحب
عظیم آبادی بزبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس نوک ریز خامہ ضراعت شمامہ ہے۔

بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق سی و یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء روز پنجشنبہ ہنگام نواخت سہ ساعت روز جناب حضور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بنا بر دورہ پرگنہ سرونج و چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک وغیرہ روانہ گشتند ہفت ضرب التواپ سلامی
سر شد بوقت نواخت ہشت ساعت شب بقلعہ علیگڈہ علاقہ ریاست ہذا شرف نزول و فرخ حلول ارزانی فرمودند ہفدہ
التواپ سلامی سر گشتند بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی مطابق سی و یکم ماہ جنوری سنین صدر یوم آدینہ ہمین مقام قیام گردید حضور والا نماز
جمعہ مع اراکین ریاست و حشم و خدم ادا فرمودند بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق یکم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء روز شنبہ بندگان عالی
متعالی حضور معدلت دستور خلد اللہ ملکہ و دولتہ با لشکر ظفر پیکر از مقام علیگڈہ نہضت فرمودند چونکہ از دار الریاست ٹونک از یک دو روز پیشتر
یکے بعد دیگرے متفرق روانہ شدہ بودند ہیئت اجتماعی آن بنظر ناظرین نگذشتہ بود حالا چون تجمع یکجائی در ہیئت اجتماعی راہی
گشتند کیفیتے عجیب و عظمتے مہیب بدیدہ تماشائیان جلوہ مے نمود۔ اسپان ہزاران ہزار باد پا خوش رفتار تیز گام تند خرام
ابریشم لجام ہنگام زین رام بعضے ابلق و بعضے سبزہ و بعضے سمند و نقرہ و شبدیز بسیار تیز بودند اسپے جدید نوخریدہ بہ رنگ عجیب
رنگ کلاہ سیاہ زانو دشمن دیا بوہمہ باتیار راتب خوار شتران باربردار ان بے پایان کوہ کوہان کوہ ہامون نوردان بے ضرب
و عتاب چون کشتی بر آب اسپان توپ کشان فراوان فرمان بران کراز خرامان شان لرزہ زمین و چرخ گردان سرگردان و حیران۔
دراز گوش سیاہ پوش حلقہ بگوش سخت خاموش فیلان دمان بسیار کلان ہمچو کوہ پر شکوہ در مین تنگ آہن عرش بگلہاے
زربفت و کمخواب کمیاب منقش باقسام زیور طلا و نقرہ نایاب و چہرہاے آن منقوش گونا گون و نگار رنگارنگ عرق ریز از رنگ

دشمن‌داغ فوج ظفر موج و عسکر نصرت پیکر فتح جنگ بسا توپ پرآشوب بسانِ رعد خروشان و شیر غرّان که از تهی آواز سهمگین
آنها گوش بهرام گور در لرزه و شور دار صدمهٔ صعب صیتِ آنها انگشت یلانِ جهان بگوش و از خود فراموش بلکه جانِ گردانِ زمان
بلب جنان ناله کش و درونِ گنبد گردان از طپش چون سپند در آتش یا برنگِ ماهی بریگِ بیقراری و جان کاهی گلوله اش
بعضی دو
سیاه دل پنجاه رطل هنگام جدل دو سه فرسنگ مقدمة الجیش گشته رنگ رخ جرأت مخالفان کج روش و تیره کیشان نکبت منش
نمک خرش خوان لطالت شکسته. علی هذا القیاس اشتران سوار و اسپان سوار هر یک شهسوار بی عدد و بیشمار نیک اطوار
خجسته کردار که از لبسِ گوناگون و پوششِ بوقلمون برنگِ نوبهار و در حق اعدای ناهنجار خار خارِ خاطرِ دوستان تو و دشمنان
بجز دو دیدار باغ باغ و سینهٔ پرکینهٔ دشمنانِ نکبت نشان برنگِ لالهٔ خونین پیرهن داغ بدل سراپا داغ و داغ دبسا کالسکه
چهار اسپ و لمپ علی هذا حسام خون آشام هزاران هزار پی جانستانی دشمن بیقرار از تابشش نور دیدهٔ مفسدان تیره منشان
بسانِ چشم صرعی حیران لب دم خشکش از دم مخالفانِ نکبت توامان لعل تر از لعل بدخشان و تفنگِ فرنگ خوش رنگ نیک آهنگ
رنگا رنگ بسیار از بسیار و زیاده از شمار که نهیب گلوله های آن دل تیره کیشان و جگر سیه کیشان بسانِ غربال سراپا مشبک گشته
و از روز صلابتش پنجهٔ اعدای بد سرشت خود بخود گرویده و دل حاسدان جور بنیان تاب نبرد نیاورده برنگ بخت رم خوردهٔ خویشش
هزیمت خورده همچنین از طمنچه چه بیان سازم و چه سخن رانم که از کوتاهیش زبانم کوتاه بی اشتباه و سپرهای عجیب و غریب که از
درشتی و مضبوطی آن دلِ سنگِ خارا از موم کمتر و جگر پولاد هندی از دیده تر اگر آب و تاب قبهٔ آنها فلک مشبد حقه باز دیدهٔ انصاف
بنظر در آرد. از فلک فلکِ تشویر قبهٔ خود را گوی دار بپای عدم انداز و مغفر آهنین بهترین صدها بی بها همه حافظ جان بیگمان
چه خورد و کلان جواهر نگار مسلسل وار که بتیرش اجل مناص یافته خود را بزندگان شمرده و کمان کمانچه از حد زیاده وضع دار زرنگار
چه ایرانی و تورانی همه در خورِ خاندانِ خانی و تیرهای راست و سهی همچو قد سرو قدانِ با آب و تاب زهره کج نهان و کوتاه چنان
از ضرب پیکان جانستانش آب آب و صدها تیر پرآرندهٔ مغز از سرِ بد اختر و دیگر آلاتِ حرب مدید ندیده و شنیده و خیام
نیک انجام فراوان چه خرد و چه کلان از یک چوبه تا بست چوبه بعض همچو سپیدهٔ صبح سپید رنگ و بعض برنگ شفق سرخ رنگ
مصور و نگار خانهٔ ارژنگ مزین باطلس و زربفت و کمخواب کمیاب و منقش بنقوش گوناگون و بساطِ بوقلمون بانات نایاب
و از دیگر فرش فروش و سامانِ دیوان خانه و توشک خانه و کتب خانه و سلح خانه و نقشی خانه و باورچیخانه و آبدار خانه وغیره چه تحریر نمایم و چه بیان سازم
که وقت قصیر و اوصاف کثیر و عیان را چه بیان ؎

همه زنده پیلان گنجینه کش — همه تازی اسپان طاؤس وش
عماری و اشتر پر از سیم و زر — عماری کشان جمله زرین کمر
ز مردان جنگی یلان بے شمار — هزاران پیاده هزاران سوار
کمربسته جمله اطاعت پذیر — بفرمان نواب آفاق گیر
امیر امیران با صد کرم — رئیس رئیسان صاحب حشم
امین الدوله ہست او را خطاب — جوان و جوان بخت صولت مآب
خداوند تا ہست ارض و سما — سلامت بدارش بعز و علا

سبحان الله وانگهی اعلام نصرت انضمام باین زینت و احتشام در انظار خواص و عوام عظمتے می انداخت و جگر حاسدان از ہیبت میگداخت الغرض از علیگڈھ انفصال نفرموده تا آخر روز بمقام بانسله که بفاصله پنج فرسنگ از علیگڈھ بجانب مشرق ممالک محروسه ریاست ٹونک متعلقه علیگڈھ است منزلگاه گردید چوبداری سپاه و لشکر یکطرف و راؤٹی اہلکاران دفتر یک جانب و خیام صاحبزادگان خاندان یکسو جنرل و کرنل و کپتان مصاحبان و چوبداران یک طرف و صاحب اجنٹ بہادر مع سواران و پیادگان یک جانب سراپردهٔ خورشید قباب شعاعی طناب عم مکرم حضور نواب صاحب بہادر دام اقباله اعنے حضرت وزیر اعظم امیر معظم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزاده محمد عبید الله خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست صاحب سیاست گرد و پیش بموقع و محل خویش و سرادقات خورشید سمات حضرت بندگان عالی متعالی در وسط لشکر در حلقهٔ وسیع منصوب و بهر چهار طرف ستون روشنی قنادیل بعنوان شائسته و بائسته دلخوب و مامور بود که مدام قنات خیمه و خرگاه فرخنده درفش قبله رخ باشد تا مصلیان را استفسار قبله حاجت نیفتد و پیشین قنات در جهت سمت ستون علم با پرچم ابلق بلون اخضر و ابیض معمول و ملتزم الحاصل دامان کوه و میدان دشت بکثرت خیام و قنات و راؤٹی رشک آبادی شهری گشت سعدی علیه الرحمة چه خوش گفت ع

منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست + هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه ساخت

غرض باین کروفر شب بسر شد و هر فرد بشر کمر بسته بسفر که والا دو چوبدار با چند سپاهی راجل و سوار از جانب رانی صاحبه شهر اندگڈه که این مقام بانسله بسرحد او واقع است برائے استقبال حضور پرنور دام اقباله حاضر گشته نذر معمول پیش کرده از طرف رانی صاحبه

باجابت دعوت مستدعی شدند لیکن بندگان حضور پُرنور اجابت دعوتش را بلطائف الحیل طرح داده بطرز تفریح و سیر
طریق غیر باطراف جبال بعید طیور و غزال مرکب انداختند فی الجمله بتاریخ یازدهم ماه مسطور روز یکشنبه لشکر ظفر پیکر بندگان حضور
نواب صاحب بهادر خلد الله ملکه از مقام پانسله روانه شده بعد دو میل بسرحد قصبهٔ اندرگده در رسید در هر طرف این
قصبه کوه هاے مرتفع بر اشجار خار دار و کاه هاے پُرخار مجتمع القصه این قصبه بطرز غریب و انداز عجیب واقع است و قلعهٔ این
بر قلهٔ کوه بلند بر محلات و عمارات دلپسند و از انجا متصل تا دامن کوه مکانات مرتفع بغایت خوش وضع از عمارات سفید رنگ بر سطح سرخ
سنگ دیدهٔ نظارگیان متحیر بدین رنگ بدین آبادی بسیط - بهر چهار سو کوه هاے بلند محیط هر سمت که دیده می دوید بجز انبوه
کوه ها شکوه دیده نمی شد گویا که شهر پناه این قصبه از جبال بلند ساخته اند بجز یک در که جانبین آن جهت از جانب غیر گذار دشوار
و بیرون قصبه باغات میوه جات باهتمام آبرانی رانی سبز و شاداب الحاصل تا نزول این منزل بجز سنگ زیر و زبر ندیده و تلاشش
تمام کلوخ خاکی براے استنجا بهم رسید بالآخر تماشا کنان کوه و بیابان تا آخر ظهر قطع کوهستان کرده بمقام قصبهٔ لاکهیری علاقه راجه بوندی
که بفاصله شش کروه سنگ از پانسله زیر کوه آباد است فرودگاه جناب مستطاب معلی القاب حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله
مع چند خواصان بسیر دشت و بیابان شکار کنان تا شام بمنزل گاه شرف نزول فرمودند - واضح باد که این قصبه بکثرت آب
بغایت شاداب کلان کلان متعدد تالاب اشجار و نهال سبز سیراب خصوصاً نضارت زراعات تنبول بکثرت تمام بهر سمت
پُر جوشش برگ پان چون شهیدان خونین جگر سبز پوش دوش بدوش ایستاده و برگش دم اهتزاز باد گویا در بحر اخضر امواج
زمردین متلاطم افتاده از نظارهٔ نضارتش دیده را نور و سینه را سرور پیدا میگشت و اتفاقی برگ تنبول درینجا بسیار عریض و دبیز
و لذیذ بکثرت و ارزان است مولد خون مفرح قلب دافع تشنگی مسکن گرسنگی معتمدان راجهٔ بوندی خبر رونق افروزی لشکر ظفر پیکر
حضور نواب صاحب بهادر دام ملکه دریافته وکیل و اهلکار خود را از پیشتر بتهیهٔ اسباب رسد رسانی و انصرام لوازم مهمانی مامور کرده بود
چنانچه معتمدان راجهٔ موصوف از پیشتر رسیده جمله سامان رسد مثل کاه و هیزم و میخ و سبوچه و ظروف گلی وغیره مهیا ساخته بود بعنوان شائسته
و آئین بائسته به لشکر ظفر پیکر حضور رسانیده بروز دوم صبحدم بآداب تام و تعظیم مالاکلام براے سلام حاضر گشته شکریهٔ قدوم میمنت
لزوم ادا کرده مبلغ یکهزار روپیه عوض دعوت و نوزده چار سبوچهاے نواکه و نبات و شیرینی و لبت و پنج سبد هاے نارنگی و پان وغیره از
جانب راجهٔ بوندی پیشکش ساخت بندگان حضور معدلت نشور بعقت دو شالی چادر و تهان هاے کمخواب و سیله و مندیل وغیره پارچه خلعت
بوکیل و اهلکار انعام فرمود بتاریخ دوازدهم ماه مرقوم الذکر روز دوشنبه حسب الحکم قضا شیم حشم و خدم علم نهضت برافراشتند دامان کوه

وجبال کوتاه مگر غار و مغاک خوفناک و نشیب هاے عمیق کمین گاه قطاع الطریق بسیار میان راه در پیش آمد و از لاکهیری بفاصلهٔ پنج کروه سیلاب چمل بمیان آمد اگرچه در عمق آبش از وجب بیش نبود مگر از بس شیرین و سرد بود و ازان سیلاب گزشته بعد ساخت بر ساحل دریاے چمل که از منبع جبل خار بیست رسیده اگرچه بعمق تا بزانو بود مگر بزور شورے روان بود که اقدام روندگان از جا می ربود آبش شیرین و سرد و خوشگوار روان زمین او جمله ریگستان و سنگستان الحاصل بعد عبور ازان ما طور بمقام بولیا علاقهٔ راجهٔ اندرگده که از لاکهیری بفاصلهٔ پنج فرسنگ جانب گوشهٔ مشرق وجنوب واقع است فائز گشته قیام پذیر شدند از جانب رئیس اندرگده کارپرداز حاضر بوده جمله سامان رسد مهیا کرده اشیاء ضروری به لشکر ظفر پیکر بندگان عالی متعالی رسانید و بامداد آن حاضر حضور گشته سبد هاے شیرینی و فواکه وغیره پیشکش ساخته معمول نذر گزرانیده سیل و منادیل انعام یافت و بتاریخ سیزدهم ماه مزبور روز شنبه از مقام بولیا روانه شده مردمان لشکر با اول وقت پیشین بموضع پانه مقبوضهٔ راجهٔ کوته رسیدند و حضور معدلت نشور با خاصان همراهی سواران اردلی بشان رئیسانه سیرکنان و شکار زنان تا غروب آفتاب به برج خیمهٔ عشرت قصبه نزول فرمودند معلوم باد که علاقهٔ راجهٔ کوته بوجه نابالغی راجه تحت حکومت کورت در آمده پس صاحب اسسٹنٹ کلکٹر مهتمم کورت راج ناظم خود را براے بندوبست رسد تعیین کرده بود چنانچه ناظم مذکوره بالا جمله سامان رسد به لشکر فتح اثر رسانیدند و علی الصباح جهت اداے آداب بصد تعظیم وتکریم حاضر گشته نذر معمول گزرانیده فرد شالی چادر و خلعت پارچه انعام یافت مخفی نماند که بیرون پانه تالابے ست عریض و مستطیل انسان و حیوان شتر و فیل را کفیل آبش شیرین و صافی براے صرف اکل و شرب کافی جمله اهل قصبه بالکل شرب و حوائج مزروعه از آب همین تالاب کامیاب میشوند آب دیگر نایاب چون موسم گرما آب تالاب نایاب شود تشنگان این دیار را از حد اضطراب گردد در حضیض تالاب چیزها کرده آب برآورده بکار مے برند - درینجا بعض صاحبزادگان اهل خاندان چند غزال صید کرده نذر حضور فیض گنجور گزرانیدند به لشکر تقسیم یافت بتاریخ چهاردهم ماه مرقوم الصدر روز چهارشنبه از مقام پانه روانه شده بهنگام نواخت یازده ساعت روز بقصبهٔ مانگرول علاقهٔ ریاست کوته بکنارهٔ رود بے جا ربیت و از پانه بفاصله پنج کروه آباد ست با تنار راه تماشا کنان تا اول وقت پیشین بمقام بوهت علاقهٔ کوته که از پانه بفاصله هشت فرسنگ بگوشهٔ مشرق و جنوب واقع ست فرود گاه لشکر گردید درین منزل نیز بعض صاحبزادگان هفت غزالان صید کردند و به دستور مستور تقسیم یافت بندگان عالی متعالی بعد نماز عصر بعزم شکار سوار شدند از بس فربه برنگ سیاه و شاخهایش از یک درعه قدرے کوتاه شکار فرمودند و صاحبزادگان تقسیم گشت درین مقام نیز نائب ناظم کوته حاضر بوده سامان رسد به لشکر رسانیده بامدادان حاضر حضور گشته نذر معمول گزرانیده فرد شالی

چادر و پارچه خلعت انعام یافت در کرانهٔ قصبهٔ گوبهٔت سیلاب نهر از دریائے پار بر آورده اند که از آن آب زراعات قصبات این دیار
سیراب و مردمان و جانوران بخورد و نوش کامیاب میشوند بتاریخ پانزدهم ماه مذکور یوم پنجشنبه بعد اشراق از بوبهت روانه گشته
تا نواخت یازده ساعت روز در قصبهٔ باره علاقهٔ کوٹه که از بوبهت بفاصله پنج فرسنگ واقع ست جلو مردمان لشکر فایز گشته قیام کردند
و حضور والا با خاصان و مصاحبان تفریح کنان و شکار زنان تا یک ساعت روز باقیمانده نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند -
واضح باد که از دریائے چل این ملک را ہاڑوتی نامند یک از کوه و سنگ زمین زراعات قوی و سیاه رنگ کشتهائے نخود و گندم و
عدس از بس بسیار تا دست نظر زور شور بر آمده و طریق گذار فی الجمله هموار یل از انگرول تا باره شاهراه مرتب و مستوی بهر دو طرف اشجار
مغیلان کلان کلان معروش و مستوی این قصبهٔ باره بسیار آباد و اشیار ضروریه بازد یاده بر سر رودے جاری آباد چنانچه خیام قیام
این منزل بکرانهٔ رود بود آبش شفاف و حلو علاوه خور و نوش آرام غسل و وضو و جمله لوازم رسد از ناظم کوٹه مهیا و موجود بود و در شب
بعض صاحبزادگان شکار آهوان کرده بحضور لامع النور پیش کردند علی الصباح تقسیم یافت بتاریخ شانزدهم ماه مذکور روز آدینه وقت اشراق
بندگان حضور پر نور مع صاحبانِ ذی شعور و صید و شکار بمزارع مرغزار سیر کنان رفتند و دیگر حواشی و خدم خیل و حشم هم مع سامان و خیم
قدم بر داشتند و تا نواخت یازده ساعت روز بموضع چیچاوه علاقهٔ کوٹه که از باره بفاصلهٔ چهار فرسخ جانب مشرق واقع بمقام قیام خود ها
آرام گرفتند و بندگانِ عالی متعالی مع حواشی بهمین ساعت رونق ده خیمه عشرت ضمیر گشتند درین منزل نیز بعض صاحبزادگان غزالان را
صید ساخته بحضور حاضر آوردند حسب ایمائے حضوری تقسیم گردیدند و ناظم ریاست کوٹه همه اشیار رسد به لشکر رسانید بامدادان سنو خان
جماعه دار خلف مصطفے خان جاگیر دار با وقار ریاست کوٹه که آبا و اجداد خود با عظم معززین دربار راجه کوٹه محسوب بود بل بزمانهٔ آباش جاگیردار
دیهات بسیار بود حالا جاگیر دار دوازده هزار هست بحضور حاضر شده یک اشرفی و مبلغ ده روپیه نذر گذرانید و حضور نیز سه قد تعظیمش
داده اعزاز بخشیدند بعد رخصتش بندگان حضور پر نور مع خیل و حشم و اراکین و خدم سوار شدند بتاریخ هفتدهم ماه مسبوق الذکر یوم
شنبه از چیچاوه روانه گشته تا وقت پیشین بموضع اَرَدگنیش گنج علاقهٔ کوٹه از چیچاوه بفاصله هفت فرسنگ واقع ست فایز گشته قیام
فرمودند اشیار رسد حسب شرح صدر ناظم کوٹه به لشکرگاه رسانید بتاریخ هیجدهم روز یکشنبه بندگان حضور معدلت نشور بعزم شهر چهبره
که ازین جا بفاصله هشت فرسنگ جانب مشرق آباد ست با مصاحب و سوار بر اشهب تیز رفتار سوار شدند و ناظم رسد رسان را خلعت
دو پارچه مرحمت گردید و از آنرو جانب مشرق بر سر رودے جاری کو نامش اندری ست رسیدند و این رود تتمهٔ ملک ہاڑوتی و خاتمه ریاست
کوٹه است و از ساحل دیگر عملداری حضور نواب صاحب بهادر والی ٹونک دام اقباله متعلقه شهر چهبره است و این ملک را کهینچی واڑه

گویند و تفصیل این در احوال چهبره بالا گذشت از ده دریابند - الحاصل خبر مقدم حضوری شنیده معززین شهر چهبره و ناظم و اهل عمله و سپاهیان باستقبال حضور پرنور بر ساحل رود انذری موجود بودند بعده مرور آب انذری که عمقش تا زانو بود از ساحل بقیه چهار فرسنگ راه قطع کرده وقت یک ساعت روز بر آمده بمقام شهر چهبره رسیدند بندگان حضور والا از فیل صدر اقبال فرموده در باغی با فراغی که بدیوار سنگی خوشنما محیط واندرونش عمارات خوش وضع و مسجدی سنگین بسیط بیرون شهر جانب شرق واقع ست با خاصان منصوصه طرح نشاط و رنگ انبساط ریختند و هفده ضرب توپ سلامی از قلعهٔ چهبره سر گذشت و جانب غرب این شهر موضعی ست بالای کوه مسمی به گوگور مقامیست عجیب و بقعه ایست غریب و زیر قلعه رودیست روان بر سطح سنگستان بحواشی آن اشجار کوهی کلان کلان محل شکار دام و دد و منتهی گرگ و اسد القصه این علاقه شرقاً و غرباً نه فرسنگ و جنوباً و شمالاً هفت فرسنگ مقبوضهٔ والی ٹونک هست بتاریخ بست و هشتم ماه مسبوق الذکر روز چهارشنبه صاحبزاده حافظ محمد اسحق خان صاحب بهادر سطوت جنگ یک جفت سانبر صید کرده بحضور پیش کردند یکی نر دیگر ماده بود نر بسیار قوی هیکل بجسامت چون اسپ کلان شاخهایش ته شاخه و ماده اش قدری کوتاه و بی شاخ الحاصل حضور پرنور دام اقباله در شهر چهبره تا یازده روز قیام فرمودند روز دوازدهم بتاریخ بست و نهم ماه جمادی الثانی لشکر ظفر پیکر نهضت آورد بندگان حضور پرنور هنگام نواخت ده ساعت روز از مقام چهبره روانه شدند هفده توپ سلامی سر گشتند بر نگار و جولان تفرج کنان و شکار جویان قبل از زوال بموضع چوکی نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند موضع مذکور بجاگیر حضرت وزیر اعظم امیر معظم باقی هست درین شب از جانب صاحبزاده صاحب بهادر نائب الریاست جمله معززین لشکر باطعام مدعو شدند و اطعمه لذیذه و متنوعه تناول کردند پس دیگر سامان رسد چه رسد بتاریخ یکم ماه رجب المرجب سنه ۱۳۱۰ هجری روز آدینه بامدادان از موضع چوکی روانه گشته بعد قطع یک فرسنگ بر دریای پار رسیدند این دریا حد فاصل علاقهٔ چهبره ریاست ٹونک و علاقه ریاست گوالیار ست اگرچه آبش درین ایام از وجب بیش نبود مگر عرضش طویل در موسم بارش و طغیانی دشوار گذار از منبتش جمله قطعات احجار مدور و ناهموار اثبات اقدام سالکان از بس مشکل و دشوار لهذا این دریا را گهونرا پچهار نامند بهر کیف ازین دریا عبور کرده در علاقه گوالیار شده تا نواخت ده ساعت روز در قصبهٔ گرها علاقه گوالیار که در دامن کوه بلند بفاصله پنج فرسنگ از موضع چوکی جانب شرق آبادست فائز گشتند سامان رسد ناظم گوالیار بسیار از بسیار مهیا و تیار است بتاریخ دوم ماه رجب المرجب روز شنبه از موضع گرها روانه شده تا هشت ساعت روز بمقام گونا علاقه گوالیار که از گرها بفاصله ده فرسنگ جانب شرق واقع ست قیام گاه لشکر فتح اثر گردید و درین مقام چهاونی انگریزیست چونکه درین اطراف کوهستان و بیابان بکثرت و سیلاب و غار بزیادت اندیشه و خوف راهزنان و قطاع الطریقان بغایت - و هر چهار سمت ملک رجواره

وراجپوتانه واقع ست بنا بر علیه جهة تشدید شان رساله شصت صد سواران درین چهاونی متعین و چند افسران یورپین مثل کپتان و اجتین وغیره شمکن وصاحب اجنٹ گوالیار هم باینجا قیام پذیرست چنانچه اجنٹ و جمله افسران مع فوج سواران برائے استقبال و سلام نواب عالی مقام لب سرحد قصبه حاضر شدند این قصبه فی الجمله آباد و بازار طویل و اشیاء ضروریه هر قسم بازیافت شاهراه بلند وپخته از اکبرآباد و دهلی تا بمبئی ازین قصبه رفته وستونهائے تار برقی بر حاشیه اش نصب کرده وسپاه سواران مسلمانان که سه صد جوان بودند بندگان حضور والا را مع صاحبزادگان وخاصان که زائد از دو صد بودند بدعوت طعام مدعو کردند و جناب حضور معدلت نشور منظور فرموده همه را مسرور و مشکور فرمودند بهر کیف شب بسحر آورده پگاه وقت نواخت هشت ساعت روز بتاریخ سوم ماه مزبور روز یکشنبه از چهاونی گونا روانه شده پیش از عصر بمقام قصبه آرون علاقه گوالیار که از چهاونی گونا جانب شرق بفاصله ده کروه واقع ست رسیدند بهمین مقام قیام خیام دولت انضمام دست داد قصبه آرون بسیار معمور و کلان ست بل شهریست که تحصیلش یک لک وبست و پنج هزار ست مگر جمله کفرستان و اهل اسلام کالملح فی الطعام آن هم عوام نابلد از صلوة وصیام فی الجمله شب بهمین مقام قیام گشت و ناظم گوالیار رهبر و مقام بعنوان شایسته و آئین بایسته رسد رسانید سحرگاهان بتاریخ چهارم ماه رجب المرجب یوم دوشنبه هنگام نواخت هشت ساعت از آرون روانه شده بعد قطع چهار فرسنگ بسرحد پرگنه سرونج علاقه ٹونک رسیده بعد یک فرسنگ بمقام بهگونت پور پرگنه سرونج که از آرون بفاصله پنج فرسنگ جانب مشرق واقع ست فائز گشتند چنانچه ناظم سرونج مع چند افسران و جاگیرداران جهة استقبال حضور والا بسرحد حاضر شده هم رکاب آمد امشب بهمین مقام قیام گردید چونکه این پرگنه از ریاست ٹونک ست رسد را که پرسد سحرگاهان بتاریخ پنجم روز سه‌شنبه سواران اردلی همراهی و دیگر سواران و کپتان و ناظم و جاگیرداران سرونج بردر خیمه دولت ضمیمه حاضر آمدند از پیشگاه حضور حکم عالی شرف نفاذ یافت که همه پیشتر روانه شده بسرحد سرونج منتظر قدوم میمنت لزوم با دولت و اقبال باشند چنانچه جمله مردان وقت اشراق از بهگونت پور روانه گشته قبل از زوال بشهر سرونج که از بهگونت پور بفاصله هفت فرسنگ جانب شرق واقع ست رسیدند و بندگان حضور والا قریب بنصف النهار از انجا سوار شده قبل عصر لب سرحد سرونج ظل نزول وسایه حلول گستردند هزاران مخلوق بغرض سنگها چون مور و ملخ جوق جوق و ناظم و جاگیرداران و پیادگان و سواران با نیزه و نشان و سنگین و تفنگ و علم و پرچم و شهنائے و نقاره و بم و زیر و مصاحبان و وزیر و ماسوائے آن جم غفیر برنا و پیر با صدائے مبارک و سلامت تکبیر چو باد حلقه زنان و نواب مستطاب بلسان مهتاب بیان تابان غرضکه باین شوکت شاهانه و شان ریاسانه که قابل دیده یاد و ده شوکت عید بود و بندگان حضور پرنور هنگام پنج ساعت روز فائز سرونج گشته در احاطه کوٹ نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند هفده توپ سلامی سر شد و صدای شور و سرور بگردون رسید

لشکرِ نواب چو اینجا رسید | بود زمین تشنه که دریا رسید

باین شهر چهرسد بل بهر منزل و بهر دست که لشکرِ حضور پرنور گردے هزارها اناث و ذکور از قریات دور و دراز به تمنائے مشاهدهٔ روئے حضور باجتماعِ موفور بسرِ منقدم پرنور گرد آمدندے فی الجمله درین دیار باوجود کثرتِ کهسار زمینِ زراعات سبز و شاداب و فرح انگیز زمین برنگِ سیاه قوی و غله خیز خصوصاً زمین سرونج ملکِ مالوه تا مدِ نظر و وسعت بصر مزارعِ گندم و نخود و عدس سبز و شاداب از بس و پیرامون کثرت باغات انبه و جامون و آبادی این بطرزِ عجیب و روشِ غریب واقع ست تفصیلش در بیان پرگنهٔ سرونج بالا گزشت از و دریابند۔ الغرض بعد چندے رائے دولت آرائے بندگان عالی متعال جانبِ بلدهٔ بنارس بنا بر حصول شرف پابوسی حضرتِ والد ماجد خود یعنی جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر دام فیضه علی الانام استحکام یافت شعشعهٔ برکاتِ سرمدی و لمعهٔ سعاداتِ فرزندی بمشکاتِ خاطرِ عاطر مشتعل گردید ۵

چه وقتِ فرخ ست و ساعت خوب | که یوسف مے رود نزدیک یعقوب

یعنی چون نواب یمین الدوله بهادر مژدهٔ آمد آمدِ فرزند دلبند بشنید بحرِ ناپیدا کنارِ محبت پدری و اشتیاق دیدار نور دیده که بعد مدت مدیده و عرصهٔ بعیده عنقریب رسیده آن چنان جوش زن شد مصرع

که ساعت ساعتش یک یک قرن شد

الغرض ازین سو منازل وصولِ خدمتِ پدر والاشان سو لوازمِ معقول مهمانی پسر مهیا شدن گرفت چنانچه حضرتِ والد بغرطِ محبت مقربان خاص و معززانِ با اختصاص خویش یعنی مولوی محمد نور الحق صاحب خسته و مولوی محمد هارون رامع مبالغ کثیر دراهم و دنانیر و مصارف سواری و باربرداری خاص سه کاره و لتمدار و خاصانِ دربار فی الحال برائے استقبال روانه فرمودند معتمدانِ موصوف بتاریخ یازدهم ماه مذکور دوشنبه داخل سرونج گردیدند بعد غروب حاضر حضور شده بعد ادائے آداب سلام و اهدائے هدیهٔ پیام شوق الیتام و دوفور انتظار دیدهٔ فراق دیدهٔ والا حضرت و کیفیت اضطرار خاطرِ بیقرار خود بدولت بعزعرض رسانیدند آن دم حضور از محبت موفور و مهر پدری بیتاب گردیده آب بدیده گردانیدند معتمدانِ مسطور را با عزاز تمام تا قیام خود بسرونج حکم اقامت فرمودند و مردمانِ گوتی و سپاهیانِ فوج و سامانِ غیر ضروری را بروانگی ٹونک امر عالی نفاذ یافت بتاریخ هفتدهم ماه مزبور روز یکشنبه برائے دورهٔ پرگنهٔ سرونج مع صاحبزادگان و سواران اردل نهضت فرمودند و بعد دوره بتاریخ بست و چهارم ماه مسبوق الذکر روز یکشنبه باز بسرونج مراجعت فرمودند بتاریخ سی ام ماه مذکور بالا روز شنبه از سرونج روانه شده تا اوّل وقت پیشین بمقام دهیری علاقهٔ سرونج که بفاصله چهار فرسنگ جانبِ مشرق واقع ست

رسیده قیامگاه گردید تا سه روز بسیر و تفریح بهمین مقام سرنج گشته بتاریخ چهاردهم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۰۶ھ مطابق بست و ششم ماه مارچ سنه ۱۸۹۰ء حضور والا بعد ملاحظهٔ حالت پرگنهٔ سرونج و دفاتر عدالت دیوانی و فوجداری و علاقهٔ فوج وغیره و سماعت استغاثهای مستغیثان و انصاف فرمائے مظلومان دور و ختم فرمودند و بهمین تاریخ حضور والا مرزا محمد اکبر علیخان ناظم پرگنهٔ سرونج را بجلدوی حسن خدمات دست بستهٔ خلعتِ فاخرهٔ هفت پارچه عطا نمودند و بهمین تاریخ یوم چهارشنبه وقت نواخت نه ساعت روز از دیهری روانه شدند و تا چهار ساعت در قصبهٔ گنج باسودا علاقهٔ گوالیار قریب کالسکهٔ بخار رسیده بفرودگاه فرود آمدند و بندگان حضور وقت چهار ساعت از دیهری سوار شده بعد نماز شام در گنج باسودا از نزولِ اقبال و حلول اجلال فرمودند و بروز دوم بتاریخ پنجم شعبان المعظم یوم پنجشنبه همه روز بهمین جا قیام فرموده دو کالسکهٔ بخار فرسٹ کلاس و دو سکینڈ کلاس و چهار تھرڈ کلاس و پنج ارابه اسپان ارد‌لی و یک انجن مع برگ باد وائے کرایه مبلغ چهار هزار و دو صد روپیه بقبضهٔ حکم خود آورده بعد مرور یوم پنجشنبه در شب جمعه وقت نواخت هشت ساعت مع صاحبزادگان و خاصان و وابستگان دامن دولت که قریب دو صد نفر بودند بر کالسکهٔ بخار سوار شده روانه شدند چونکه ارابه و انجن خاص مقبوضهٔ بندگان حضور پُر نور بود بر استاسیو نهائے کوچک قیام نکرده بسرعت تمام رفته بتاریخ ششم ماه شعبان المعظم روز آدینه بنواخت هشت ساعت روز بر استاسیون کانپور قرار گرفت بندگان والاشان از سواری کالسکهٔ بخار فرود آمده خاصه تناول فرمودند و دیگران نیز از حوائج ضروریه فارغ شده با کل و شرب مطمئن گردیدند بعده کالسکهٔ بخار روان گردید تا دو ساعت در استاسیون اله آباد رسیده قدرے قرار گرفته روانه شده تا آخر عصر مغل سرائے رسیده بتغیر و تبدیل انجن ساعتے تراخی دست داد بهر کیف قریب ساعت شب از انجا روانه شده تا هشت ساعت شب شنبه در بلدهٔ بنارس بر استاسیون سکرور فایز گردیدند بندگان حضور پُر نور السرور بفور قرار گرفتن کالسکهٔ بخار بغیر ارابه بر کالسکه سوار شده بخطِ مستقیم بر کوٹھی والاحضرت که خالی از اغیار همه تن دیدهٔ انتظار بنظارهٔ نورِ نظر لخت جگر چشم براه بودند رسیده سر سرمایهٔ تاج و افسر بتقبیل پائے پدر انداختند ؏

بصاحبزادگان و خاصان چاکر — به صوبه دار و هم کپتان و میجر
بآن شوکت پدر چون دید از دور — همی گفتی که چشم مدعی کور
پسر چون جلوهٔ دیدار دریافت — بپابوس پدر از شوق بشتافت
رسید و از ادب تسلیم سر کرد — چو شادم ره بپابوس پدر کرد

والاحضرت بفرط جوشِ محبت پدری سر فرزند ارجمند برداشته بوسه دادند و سینه بسینه شدند آن کیفیت مسرت چه بعبارت آرم

که از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج است الغرض تا دو روز بعیش و عشرت بسر بردند و از دیدار بهجت آثار گرامی راحت تازه و بشاشت بی اندازه اندوختند یعنی آن عشرهٔ خرم بجانشین عشرهٔ محرم گشت و از آن وداع پسر پدر رسید پدر را داغ کهن تازه تر گردید بتاریخ هیجدهم شعبان المعظم یوم چهارشنبه فرزند دلبند را بخلعت های ثمین و لباسهای زرین و تاج خسروانه و جواهرات شاهانه محلی و مفتخر نموده نور دیده را پیش چشم خویش بر مسند زرنگار نشانیدند و جمله اعمام و اخوان و منتسبان خاندان بحضور بندگان حضور پرنور السرور نذر پیش کردند و حضور نواب یمین الدوله بهادر به خلعتهای بیش بها و سامان بی انتها و دو راس اسپ بادنفس با جلهای کمخواب و اطلس و یک زنجیر فیل بیعدیل و دیگر سامان شاهانه و لوازم خسروانه که این بیان مختصر گنجایش طوالت آن ندارد به پسر عطا فرمودند بتاریخ پانزدهم ماه شعبان المعظم بتاریخ ششم ماه اپریل سنین صدر هنگام شب بمقام خاص بنارس جناب صاحبزاده محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف خلف الرشید جناب صاحبزاده حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم ابن جناب امیر الدوله بهادر جنت آرامگاه که همرکاب حضور معدلت نشور تشریف فرما شده بودند انتقال فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن نعش آن مغفرت آیات خلف الصدق ثانی جناب صاحبزاده محمد شیر علیخان بهادر شرر تابوت نهاده به ٹونک آورده قریب مزار جناب صاحبزاده محمد عبد الحکیم خانصاحب مرحوم برادر کلان مغفور چون گنج شایگان بزمین مدفون ساختند تاریخ انتقال آن رحمت نصاب غفران مآب از نتائج طبع مستند نواب محمد سلیمان خان بهادر اسد لکھنوی یادگار است ؎

رفت زدنیا جانب رضوان خان عالی همت ذیشان | چشمهٔ فیض و جود و مروت مجمع خلق و منبع احسان
ذی شرف و هم صاحب جرأت شاه خوش گلو نیکو صورت | قدرشناس اشراف نواز و وضعدار و اهل ایمان
جست اسد تاریخ رحلت چونکه دلم بود همه غم و حسرت | سال وفاتش کلک رقم زد - پانزده شب از شهر شعبان
۱۳۰۵ھ

از مولف هم به تعزیت آن مغفور رحمت یزدان ترکیب بندی بترکیب نو رقم ساخته است ؎

واحسرتا ز قبضهٔ رستم کمان فتاد | تیر قضا ز شست قدر بر نشان فتاد
واحسرتا که رایت آرائش بهار | از لشکر ستیزهٔ باد خزان فتاد
واحسرتا که بلبل گلزار خلق و حلم | یکبارگی بروی زمین ز آشیان فتاد
واحسرتا که اختر اقبال و سروری | بر روی خاک از افق آسمان فتاد
واحسرتا که چشمهٔ تلم شد تگرگ بار | حرف از نشست گرئی خود بیگمان فتاد

واحسرتا که نرگس شهلاش در چمن — چشمی کشود و باز بخواب گران فتاد
واحسرتا که رفت شرف از جهان بدم — ایوان نظم اهل سخن در جهان فتاد
تا عقده اش ز تار نفس مرگ وانمود — ما را هزار عقده از و بر زبان فتاد

مرگش چنان بهای سخن در جهان شکست
کز نوک خامه بجگر ما سنان شکست

رفت از جهان شرف که شرافت خراب شد — قدر گهر نماند که بی آب و تاب شد
آن بلبلی که نغمه بصد رنگ می نمود — اکنون بچنگ باز اجل لاجواب شد
آن طوطی که بود بعالم شکر فشان — تلخی فزای ذائقه شهد ناب شد
آن ابر تر کز و دشت سیراب گشت دل — امروز خشک کام چو موج سراب شد
گر تیره گشت صبح طرب جای این عجب — مستور در میان کسوف آفتاب شد
دود از نهاد اهل زمانه بلند گشت — دلها در آتش الم او کباب شد
برهم شدست دفتر عالم ز مردنش — شیرازه کتاب عناصر خراب شد
مطرب مخوان ترانه شادی به بزم دهر — ناخوش دلم ز نغمه چنگ و رباب شد

در حیرتم که از همه سیر آمدن چه بود
از جا شتاب رفتن و دیر آمدن چه بود

واحسرتا بهار ریاض هنر نماند — نخلی که می فشاند بدامن ثمر نماند
آن بحر مکرمت که ز دُر بود موج زن — همچون صدف کنون بکف او گهر نماند
آن لکه سحاب که پُر ز آب خضر بود — شد خشک آنچنان که نمش از مطر نماند
آن نافه که بود لبالب ز مشک تر — گردید ناپدید ز بویش اثر نماند
گیسوی خود برید بماتم عروس عیش — کز سنبلش که بود معطر دگر نماند
افزون شراب صندل این غم خمار کرد — کیفیتی به بزم طرب در دگر نماند

آن مرغ رفت و گشت بطوبی صفیر سنج
از همصفیر خویشتن او را خبر نماند

گوشش تیز کر شد و سد و راهِ نطق
در باغ رنگ نغمهٔ مرغ سحر نماند

از رفتن شرف شده یکسر کمال حیف
آخر درین حدیقه فتاد آن نهال حیف

افروختم بشعلهٔ دل شمع آه را
سوزم بچشم مردم عالم نگاه را

آن یوسف عزیز که بُد رکنِ مصرِ تونک
روشن بحسنِ خویش نمود است چاه را

هر قطره که در غمش از کلکِ من چکید
بر آسمان نشاند بخون مهر و ماه را

بگشوده اند بر رخِ هرکس درِ فنا
پیمود نیست عاقبت این تیره راه را

سر بر زد است جای گُل از باغ برگِ کاه
آن برق گو که آید و سوزد گیاه را

شمعیکه بود روشنی دودمانِ خویش
دید آخرش مصیبتِ روزِ سیاه را

میدانست چون محبتِ محبوب کردگار
شستند ز آب مرحمتِ حق گناه را

آن یکه تاز ترک کفن پوش گشت هاے
در معرکه گذاشت قبا و کلاه را

مسکن ز گور و مرکبِ خود از جنازه کرد
چون لاله داغ سینهٔ احباب تازه کرد

این شعله از کجا بدلم ناگهان رسید
آتش ز گرمیش که بهر استخوان رسید

این صرصر ستم بوزید از کجا کز و
در شام عیش شمع دلم را زمان رسید

این موسمِ بهار چه بی رنگ و بو حیف
نخلِ طرب شگوفه فشاند خزان رسید

آمد کدام بانگ درای بگوشش او
محمل بناقه بست و در آن کاروان رسید

زخم بدل ز مردنِ اشرف علی چو بود
این واقعه جراحتِ دیگر بر آن رسید

آگاهی نبود ازین ماجرا مرا
ناگه بگوشم از طپش دل فغان رسید

چو من شنیدم این خبر از حضرتِ اسد
سنگِ مصیبتی بدل ناتوان رسید

پرسیدمش که این خبرِ دردناک کیست
فرمود غم بابلِ زمین ز آسمان رسید
عبدالرحیم خان شرف رفت از جهان
مستنگاره فسردگی زغفران رسید

کوته سخن کنم که مرادے نیافتم
جز غم بدو جهان دلِ شادے نیافتم

رغبت نمی کند قلم در سخن چه شد
دارد دوات خون جگر در دهن چه شد
از بیستونِ نظم بلند ست شیونے
آن تیشهٔ معانی و آن کوهکن چه شد
آن طائرے که زمزمه میکرد در قفس
در یک مژه بهم زدن از چشم من چه شد
شعر و غزل بمرثیه تبدیل گشت هائے
بزمِ مشاعره شده و بیت الحزن چه شد
گُل جامه چاک ساخته با خارِ ماتمش
آن بلبلے که بود بهارِ چمن چه شد
گردیده است تیره ز افسردگیش چشم
آن شمع بود روشنیِ انجمن چه شد
در دهر از امارت و میری نشان نماند
آثارِ سروریِ جهانِ کهن چه شد
جا کرد بوئے سوختگی در مشامها
حاصل دگر ز سوختنِ جان و تن چه شد

از رفتنش بقالبِ احباب جان نماند
چون گوهر آب و تاب بجسم و روان نماند

اے آبرو خموش ازین نوحه گستری
گلگونِ خامه میخورد اینجا سکندری
تا چند سینه را بخراشی بخار غم
چون گُل بداغ تا بکجا پیرهن دری
کرده است زهره زمزمهٔ تعزیت بلند
بر روئے ماه ریخته خوناب مشتری
میلِ دلم بمصرعِ موزون اگر شود
آید صدا ز خامه بگوشم که خون گری
آن گوهرِ یگانهٔ دریائے نظم را
بگذاشت چرخ وائے ز وضعِ بداختری
مانند او درے بصدف کے بهم رسد
در رتبهٔ سخن که نماید سخنوری
تاریخ سالِ رحلتِ او چونکه از خرد
درخواستیم گفت بگو زود سروری

در یکہزار و سہ صد و ہفت از جہان رفت — ویران لغیر او شدہ بزم سخنوری
اکنون مناسب است کہ ترکِ سخن کنم — خاموشی اختیار بہجر انجمن کنم

درین مقام کلام جناب صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور بزبان اُردو کہ در بے ثباتی ہستی ناپایدار وغیرہ گفتہ یادگارست مے نگارم۔

غزل

زندگی سے ہم ہین عاری ہم سے عاری زندگی — یار بن بے لطف ہے کیسی ہماری زندگی
زندگی جس سے عبارت ہے وصال یار ہے — ورنہ یون تو جسطرح گزری گذاری زندگی
رو نہین گنتے گنتے گھڑیان وعدۂ دلدار کی — ایک دن ہو جایگی پوری ہماری زندگی
یا الٰہی ہو نہ دشمن کو بھی وہ صدمہ نصیب — جیسے ہجرِ یار مین ہمنے گزاری زندگی
کھولکر آنکھین دم آخر جو دیکھا کھل گیا — خوابِ غفلت مین کٹی افسوس ساری زندگی
صحن خانۂ غم مین ہمکو کنج مرقد ہو گیا — ہجر مین ہے مرگ سے بدتر ہماری زندگی
ہے یقین آگاہ گر ہو جاے لطفِ مرگ سے — اسقدر ہرگز نہو انسان کو پیاری زندگی
بلبلا جیسے کہ دریا مین بنے اور ٹوٹ جاے — یہ ہماری ہے بقا اور یہ ہماری زندگی

ہو گئے گم بحر دنیا مین حباب آسانہ بھول
اے **شرف** رکھتی نہین کچھ پائداری زندگی

ایضاً

رہے گی بعدِ فنا بھی مری غبار مین روح — پھرے گی بنکے بگولہ تلاش یار مین روح
عجب نہین جو نکلجاے ہجرِ یار مین روح — کہ ہے عذابِ شبِ غم سے انتشار مین روح
زبس ہے یاد رخ و زلف مشکبار مین روح — کبھی ہے ملک حلب مین کبھی تتار مین روح
فنا نہو جو رہ عشق یار جانی مین — وہ کس حساب مین دل ہے وہ کس شمار مین روح
فراق نے یہ پس مرگ تفرقہ ڈالا — تن ترا لحد مین ہے کوے یار مین روح

حصار تن سے نکلکر ہوئی غبار آخر
یہ بیقرار ہوئی شوق وصل یار مین روح

شکستہ ہو جو قفس طائر او مین کیا تعمیر
مقیم ہوگی نہ میرے تن نزار مین روح

کبھی تو ہوگا جدا کاروان سے یہ یوسف
نہین رہے گی سدا جسم کے غبار مین روح

اودہر تو صدمۂ دوری یار ہے دل کو
ادہر فشار لحد سے ہے انتشار مین روح

کرے گی ملک عدم کے سفر کا قصد ضرور
نہین رہے گی سدا جسم کے دیار مین روح

شب فراق مین جانے نہ دون مین کسکو
نہ اختیار مین دل ہے نہ اختیار مین روح

قرار سے نہ رہے گا کبھی دل مضطر
قیام گیر ہے جبتک کہ جسم زار مین روح

یقین ہے بعد فنا بھی نہ چین آئے گا
فراق یار سے گھبرائے گی مزار مین روح

خدا کی یاد سے اکدم نہ دل ہوا غافل
رہی ہے صبح و مسا ذکر کردگار مین روح

حرم مین دیر مین مسجد مین میکدہ مین شرف
کہان کہان نہ پھری جستجوے یار مین روح

آمدم برسر مطلب حضور نواب صاحب بہادر بالقابہ از خدمت فیضدرجت پدر بزرگوار طواف کرکے وداع گشتہ بسواری کالسکہ بخار که بقبضۂ حکم اولیای دولت قاہرہ بود مع جملہ وابستگان و منتسبان سوار شدہ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان روز پنجشنبہ از بلدۂ بنارس روانہ گشتند فی الجملہ یک شب و دیگر روز رفتہ بست و یکم ماہ شعبان یوم جمعہ بندگان حضور والا بفور از کالسکہ بخار فرود آمدہ بسواری کالسکہ که بر استاسیون موجود بود رہ نورد ریاست ٹونک شدہ لشب شنبہ تا نواخت یکساعت رونق بخش ریاست شدند ہشتاد و توپ سلامی از قلعۂ معلی سر گشت — بتاریخ ہیجدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق نہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ع روز یکشنبہ مہارانا راجۂ بوندی حسب رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسند نشین ہوئے - اور مہارانا صاحب بہادر کو برٹش گورنمنٹ عالیہ سے سند عطا کی گئی -
بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ فروری سنین صدر یوم دوشنبہ شیخ عبدالرزاق خان که اول ہر دو پلٹن خاص و عابدی کے کپتان تھے اب ہر دو پلٹن مذکورہ بالا کے کرنیل مقرر کیے گیے -
اسی ایام مین مشکوے حضور پرنور دام اقبالہ سے فرزند ارجمند مرۃً بعد اخری لشکم ہائے عورات مختلفہ سے متولد ہوے اونکے یہ نام رکھے گیے - صاحبزادہ افتخار علیخان - صاحبزادہ تراب علیخان - صاحبزادہ زبیر علیخان - خاص

محل حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کے یہ ہین - محل اوّل جنابہ بدر جہان بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکۂ اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ - محل دوم جنابہ دلدار بیگم صاحبہ المخاطب بہ خاتون زمانی صاحبہ - محل سوم جنابہ لاڈلی بیگم صاحبہ المخاطب بہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ - محل چہارم جنابہ ہاجرہ بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکۂ عالیہ زمانی بیگم صاحبہ - علاوہ ان چہار محلات عالیات کے اکثر کنیزین زیر فراش خاص ہین اور وہ صاحب اولاد ہین - بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ع امیر الملک والاجاہ نواب محمد صدیق حسن خان بہادر والی ریاست بھوپال بمرض سل رہگراے منزل ناگزیر ہوئے - بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۷ھ شب آدینہ جناب برہان الدین عرف دُبلی شاہ صاحب درویش نے انتقال کیا - یہ قطعۂ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

شاہ اقلیم فنا فخر زمان برہان دین || زین جہان فرمود چون رحلت سوے خلد برین
غرۂ شہر رجب بود و شب آدینہ ہم || از سر مصرعۂ اوّل اسد سالش بہ بین
۱۳۰۷ھ

آخر ماہ مئی سنہ ۱۸۹۰ع مین حضرت وزارت مآب نائب الریاست بہادر بالقابہ و راے بہادر بابو رنایک راؤ ممبر کونسل صیغۂ خزینہ چھاونی دیول کو تشریف لے گئے تھے ابتداے ماہ جون سنہ مذکور مین فائز دار الریاست ہوئے اور اسی ایام مین مرزا احمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات و مدارس وغیرہ بنابر کار ضروری متعلقہ سرحدات بتقریب دورہ پرگنہ نیمار بیرہ کو تشریف لے گئے اور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ کرنل محمد رفیق خانصاحب بنابر سیر و خرید سامان وغیرہ بجانب کلکتہ تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق نہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۰ع مسٹر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ اندور و ٹونک فائز دار الریاست ہو کر بنگلہ پر رونق بخش ہوئے اسی تاریخ مرزا احمد علیخانصاحب کہ بتقریب دورہ نیمار بیرہ کو تشریف فرما ہوئے تھے واپس تشریف لائے - بتاریخ بست و نہم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفدہم ماہ جولائی سنہ صدر مسٹر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ اندور و ٹونک راہی چھاونی دیول ہوئے - اسی ایام مین محمد حسین خان وکیل سرکار حاضر باش ریذیڈنسی [illegible] راجپوتانہ نے بمرض استسقاے ہیضہ انتقال کیا - بجاے وکیل مرحوم مرزا حسن بیگ صاحب لکھنوی کہ ایک مدت سے امیدوارانہ [illegible] مین قیام پذیر تھے دربار کی جانب سے مامور کئے گئے - بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۷ھ ہجری جشن سالگرہ حضور پر نور بعد کر و فر بحسن انتظام منعقد ہوا بدستور سابق جملہ مراتب نذر و سلامی و تواپ وغیرہ عمل مین آئے اس تقریب فرحت زیب مین مولف نے یہ قصیدہ بطور ترکیب بند ترکیب دیکر لکھا ؎

ز آب تیغش گل زخمی بدل از خنده ام
شبنم آلوده شود از خندهٔ گریانم

بر سرم ابر گر از قوس قزح بارد نیز
من همان تشنه لبی قطرهٔ آن پیکانم

جیب و دامان نظر تا به چمنستان گردد
وقت آنست که گل گل شگفد مژگانم

گریه بر مشهد من گبر و مسلمان دارند
عالم کعبه و دیرم همه مذهب دانم

این که دزدیده بمن می نگری امیدیست
که برون آوری از غمکدهٔ حرمانم

خنده زهریست بغیر از لب شکرشکنش
گریه شهدیست بذوق دهن جانانم

دل بیتاب فگندست بآن گردابی
چشم پر آب نشاندست باین طوفانم

سر قدم ساخته ایم بطواف در او
سر ز بتخانه کشد سوی حرم جولانم

خار در دل ز نظربازی هر گل دارم
خون نشتر از نغمهٔ بلبل دارم

گریه کو تا ز دل آلودگی ما ببرد
سیل تند آید و این رخت بدریا ببرد

چه شد آن طرهٔ پیچیده آهی که ز دل
بار دیگر هوس زلف چلیپا ببرد

کاش آید بنظر کافر ترسابچهٔ
که بدیرم ز در مسجد اقصی ببرد

تنگ شد بر دل شوریدهٔ من وسعت شهر
کو جنونی که مرا جانب صحرا ببرد

خال رخسار تو آن راهزنی میداند
که هزاران دل شوریده بیغما ببرد

می شناسم خضر راهنمای مقصود
به سبیلیکه مرا شوق تو از جا ببرد

آن چنان دیدهٔ تر تازه چمن آرایی
که دل خون شده ام میل تماشا ببرد

چشمه از دیدهٔ یعقوب کند بید العشق
زنگ آلودگی از روی زلیخا ببرد

ورطهٔ شوق بجوش ست کنون باید دید
که کجا کشتی من موج تمنا ببرد

شام افسانه دراز ست و سحر کوتاه است
از پریشانی من طرهٔ او آگاه است

کشتهٔ شوق محبت که بجایی برسم / تشنه لب خرم و برآب بقایی برسم

جذبهٔ مهر جهانتاب که چون شبنم گل / سحر از کسب هوای بضیایی برسم

کرده ام راه گم ای خضر چه پرسی بنوازی / تا که در قافله با بانگ درایی برسم

بال و پر سوخته پروانه دور از بزمم / جنبشی ای دل که با آن شمع لقایی برسم

استخوان با سگ هر کو شکنم تا بکجا / مدد ای بخت که در ظل همایی برسم

چاشنی شکری نالهٔ زارم دارد / همچو نی تا بلب او ز نوایی برسم

سر شوریده نیاید بدر هیچ خرد / چه شود من که بطوف کف پایی برسم

بسکه تنگ آمدم از کار فروبستهٔ خویش / دارم امید بسوی عقده گشایی برسم

نامهٔ خویش سیه کرده ام از کلک خطا / تا بسوی موجهٔ دریای عطایی برسم

شوم از دیدهٔ خونبار رخ زمزم را / سرمهٔ چشم کنم خاک چنان مقدم را

مژده ای دل که نوید سحری می آید / یار بی‌مهر من از رهگذری می آید

ناوک درد که از شست کمان خاسته بود / بنگر اکنون به نشان اثری می آید

این چه گردیست که از راه دلی می خیزد / این چه بحریست که از چشم تری می آید

در رهش اگرم نیست ز پا و سر خویش / کی چو من از دل و جان بی‌خبری می آید

پنبه ام در دو ز گوش شنوا بیرون کن / که بلبیان نالهٔ خونین جگری می آید

بی‌خبر از دل دیوانه نی باید بود / که بتقریب زمین بوس دری می آید

آب و تابی که بسلک سخنم پیوست است / این همه در بقبول نظری می آید

قلمم را ابد از مدح همایون شعریست / در ثنا و صفت بحمدری می آید

یعنی نواب سخی ابن سخی ابن سخی / بجوان بختی او کی دگری می آید

آمدم از کرمت تا که بضاعت ببرم

مایه از بندگی تو با طاعت ببرم

بضرورت آمده ام تا فضل زر برداری — بار غم از دل این خسته جگر برداری
تو که نواب جهانی نهایت الطاف — دست من گیر و از راه گذر برداری
روی آئینهٔ من صاف نگردد ز کسی — زنگ با صیقل همت تو مگر برداری
دور نبود ز سخای تو که بهر سائل — مُهر گنجینهٔ یاقوت و گهر برداری
دادخواه آمده ام پیش تو از حادثهٔ — دست رحمت تو نه آئی که ز سر برداری
ریخته حنظل افلاک بکامم زهر — تلخی ذائقه ام را بشکر برداری
خار کلفت ز دل غمزده ام برچینی — آستینم و گر از دیدهٔ تر برداری
روز من تیره چو شب گشت کنون در چراست — همچو خورشید ز رخ پردهٔ سحر برداری

سید ما یه در آفاق مرا مایهٔ تو
بر سرم باد سلامت چو هما سایهٔ تو

آبروی سخن در نظم همه مدحت تست — نگران دیدهٔ ادبار رحمت تست
برتر از چرخ بود منزلت ایوان ترا — حلقه خورشید درخشان بدر دولت تست
نرسد طائر نظاره بادجی که توئی — آسمان زخم شده جاروبکش نوبت تست
حاتم و رستم و سهراب و سکندر محراب — هر یکی زین همه دریوزه گر شوکت تست
نرود گرسنه از خوان نوال تو کسی — همه آفاق پر از مائدهٔ نعمت تست
رتبهام را بکرم از دگران برتر کن — که درون دل من آرزوی خدمت تست
حرمت بنده بکند نام خداوند بلند — عزتی گر بجهانم بدهی عزت تست
عیب عریانی بر نخل بهاران پوشد — همتی کن که مرا هم هوس خلعت تست
مترنم بدعا بلبل نطقم شده است — که هوا خواه بهار چمن دولت تست

تا جهانست فلک تابع فرمان تو باد

تا بود گوئے مہ و مہر بچوگانِ تو باد

للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست ۔۔۔ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

یعنی حسب خواہشِ خاکسار سراپا انکسار سرکار والا تبار سے مؤلف کو خلعت فاخرہ عطا ہوا - اوسوقت مؤلف نے بدیہہ یہ قصیدہ کہا ہے

بشادی رقص دارم جان و تن امروز ۔۔۔ فراوان خرمی دارم من امروز

برنگین نغمۂ ہر بلبلے مست ۔۔۔ کہ آن آمد گل درونِ گلشن امروز

عطایش را بخوبی نامہ اند ۔۔۔ سخن گو شد زبانِ الکن امروز

کہ نامِ نامی ابراھیم خان ست ۔۔۔ ز جودت مے فرازم گردن امروز

چنان بالیدہ ام از خلعتِ تو ۔۔۔ نگنجیم در پیراہن امروز

ز خورشیدِ جمال ذرہ پرور ۔۔۔ جہانے تیرہ گشتہ روشن امروز

تو آنی کز نوال و رنگِ طبیعت ۔۔۔ برآمد کارِ جیب و گلشن امروز

ز وصفت اے معادج شرافت ۔۔۔ سخن بر عرش دارد مسکن امروز

دعائے آبرو دارد اثرہا ۔۔۔ برائے تو دعا شد جوشن امروز

الٰہی تا جہان باشی تو باشے
ترا باشد دعا گفتن امروز

اسی ایام میں مسجد رحمو واقع محلہ زیر گنج حوض بنا ہوا - چنانچہ مؤلف نے حسب درخواست سرفراز خان افغان ساکن سنبھل یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

شد بنا حوض مسجدِ رحمو ۔۔۔ فکر کردم چو بہرِ آن تاریخ

آبرو کردش رقم فی الفور
چشمۂ فیض دو جہان تاریخ

اسی ایام میں حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے کوٹھی باغ کیٹرو میں بنوائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے

بنا شدست کنون از جناب فخر الملک | مکان دباغ کہ بُرد از دلم قرار و شکیب
دعاست کہ آباد و باد ہم سرسبز | ز چشمِ دہر نہ یارب رسد باو آسیب
اسد بفکرِ دو تاریخ او ز یک مصرع | دمے چو کرد تأمل سروش داد نہیب
ز عیسوی سنِ ہجری عیان شود بنما | ہزار و ہشت صد و ہم نود ز سال حسیب
۱۳۰۷ھ

بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذی قعدہ ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق پانزدہم جولائی ۱۸۹۰ء آٹھ بجے دن کے حکم قضا شیم بندگان حضور والا نسبت شعرائے مجلسِ خاص میمنت اختصاص صادر ہوا کہ مصرع طرحِ ذیل پر دن کے بارہ بجے تک غزلین لکھکر پیشگاہ ما بدولت واقبال مین عرض کرین مصرع طرح (ایک طول طویل داستان ہے) حسب الحکم حضوری بمصداق الامر فوق الادب خاکسار نے بھی چند اشعار عاشقانہ لکھکر بارہ بجے سے اوّل مدحت حضورِ والا مین طرحِ مذکورۂ بالا پر ایک قصیدہ کہہ لیا مگر بہنگام پیشی حضورِ والا بسبب تنگیٔ وقت مجلسِ شعرا چند اشعارِ عاشقانہ عرض کر دیے اور یہ قصیدہ کا سُنانا اور کسی وقتِ خاص پر موقوف رکھا وہ قصیدہ یہ ہے

یہ طرفہ طلسمِ آسمان ہے | حیرت زدہ جس سے اک جہان ہے
گم اسکا ہے اس طرح سر و بن | جس کا نہ پتہ نہ کچھ نشان ہے
وہ کنہ ہے اس کی ناپدیدار ہو | حیرت مین یہ جس سے سب جہان ہے
یہ طرفہ چمن ہے جس سے ہر روز | دامانِ سپہر گلستان ہے
انجم سے یہ پردۂ نگارین | نیرنگِ مشبکِ جہان ہے
اس دائرۂ عدم مین جب سے | یہ مرکزِ خاک درمیان ہے
ہر ظلمت و نور ہے پدیدار | ممتاز یہ نار سے دخان ہے
ہر لحظہ نیا ہے رنگِ عالم | ہر لحظہ یہ تازہ کاروان ہے
ہر دم ہے تجددِ اضافات | ہر لحظہ تغیرِ زمان ہے
ہر دم وہ تجددِ مکین ہے | ہر دم وہ تبدلِ مکان ہے
دیکھے سے ہو جسکے عقل مخبوط | سُننے سے فسردہ جسکے جان ہے

جب گردشِ دہر ہے کسیکو — ہرگز نہ ثبات اک زمان ہے
پھر اہلِ نظر کو کس سبب سے — سودائے تعلقِ مکان ہے
جانا کہ نہین یہ جائے عبرت — بلکہ یہ مقامِ امتحان ہے
یا مزرعِ آخرت ہے دنیا — یا باغِ ارم کا نمدان ہے
نیکی و بدی و خیر و شر سے — جو کچھ ہے یہان وہی وہان ہے
دنیا کی نمودِ زیب و زینت — گلبانگ درائے کاروان ہے
مہتابِ شبِ چہاردہ مین — پیرایہ جامہ کتان ہے
ہے فصلِ بہار کو چمن سے — جو نسبتِ موسمِ خزان ہے
ہے شست سے واقعی کمان کو — جو تیر کو نسبتِ کمان ہے
اسقاطِ مراتبِ اضافات — آئینۂ حسنِ جاودان ہے
دنیا ہے وہ معبرِ حوادث — ہردم جو سوے عدم روان ہے
محفوظ وہی ہے جو ازل سے — اِس ورطۂ غم سے برکران ہے
جسطرح وہ فخرِ اہلِ اسلام — مصداق خلاصۂ بیان ہے
یعنی وہ خلیلِ کعبۂ دل — جو ہند مین قبلۂ زمان ہے
یکتا وہ رئیس ٹونک جسکا — ہر شخص جہان مین مدح خوان ہے
سردارِ جہان امین الدولہ — جو مظہرِ فیضِ جاودان ہے
باوصفِ تعلقاتِ دنیا — مقبولِ خدائے دوجہان ہے
ظاہر مین ہے گرچہ آدمی زاد — باطن مین فرشتۂ جنان ہے
ازبسکہ ہے اوسکی صاف طینت — سایہ سے ظہورِ عکسِ جان ہے
پیشانی سے اوسکی نورِ ایمان — فانوس سے شمع سان عیان ہے
ہے اوسکی شگفتہ طرزِ تقریر — اخلاق مین گرچہ چیستان ہے

وہ شعر کہ شعریٰ یمانی — مضمون سے جسکے درفشان ہے
وہ نثر کہ نثرہ جس سے ہر صبح — پیرایۂ بزم آسمان ہے
دیکھے سے خجل ہو جسکے رضوان — وہ خلق کا اوسکے گلستان ہے
گر خلق مین ہے یگانۂ عصر — بخشش مین وہ حاتم زمان ہے
دیکھے سے ہو خلق جسکے حیران — وہ فر و شکوہ عز و شان ہے
وہ جود و کرم ہے جس سے عالم — توصیف مین اوسکے تر زبان ہے
ہے سرمۂ چشم اہلِ ثروت — یہ اوسکی جو خاکِ آستان ہے
کیا رفعت شان ہے بارک اللہ — جس سے خجل اوجِ آسمان ہے
وہ جود و سخا وہ بذل و ایثار — خجلت زدہ جس سے بحر و کان ہے
سحبان کو مقابلہ مین اوسکے — کیا تابِ طلاقتِ لسان ہے
فیضان سے اوسکے آستان کے — ہر راستہ رشکِ کہکشان ہے
اے معدنِ فیض کیا عجب ہے — ترا جو زمانہ مدح خوان ہے
گر قبلۂ خلق ہو بجا ہے — تیرا وہ مبارک آستان ہے
لب ہے ترے معجزِ مسیحا — ہر بات مین سو طرح عیان ہے
اعجازِ مسیح مین فسانہ تو — پر تیری زبان درفشان ہے
ہے عام ترا وہ فیض جس سے — ہر بزم مین تازہ داستان ہے
تمثیل سخا مین ترے مذکور — ہر قصۂ عہدِ باستان ہے
ہے فیض سے ترے بہرور خلق — ہر غمزدہ تجھ سے شادمان ہے
اخلاص سے آبرو ہمیشہ — ہر بزم مین تیرا مدح خوان ہے
اب ختم کلام ہے دعا پر — ہر نظم جو دردِ ہر زبان ہے
ہو نخل مراد تیرا اسر سبز — جبتک گلِ صبح زرفشان ہے

ہو تیرے غلام بخت و اقبال — جب تک یہ زمین و آسمان ہے

تاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق نہم اگست سنہ ۱۸۹۰ء روز شنبہ جشن سالگرہ بندگانِ حضور پُر نور دام اقبالہ بصد احتشام بعرضِ ظہور آیا۔ مؤلف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ۵

ہمچو نے سوختم بنالہ و آہ — کس نشد از نوائے من آگاہ
دست و پاے زنم بدریائے — مے نمایم در آب دیدہ شناہ
چہ کنم گر ننالم از دردے — بارِ کوہے نمی کشد پر کاہ
ہمچو یوسف درین زمانہ مرا — جور اخوان فگندہ است بچاہ
باعثِ سینہ چاکیم یارست — شکوہ دارد کتان زپرتو ماہ
آشنایان شدند بیگانہ — مے کنند از کلامِ من اکراہ
بر بنایہ زدستِ کس کارے — روے ابنائے روزگار سیاہ
ہمرہان رفتہ اند من ماندم — در بیابانِ عشق حال تباہ
من ندانستم این خرابی ہا — مے ندانستم این صعوبتِ راہ
چہ درازست این سفر را عمر — کہ برفتن نمی شود کوتاہ
کعبہ گردید از مسلمانان — کہ صنم خانہ گشت بیت اللہ
بہ کہ زنار در گلو بندم — بہ کہ تسبیح بگسلم ناگاہ
مُردم از دستِ فتنۂ دجّال — سوے مہدی روم شفاعت خواہ
خواہشِ خاطرم برآن آورد — کہ بگویم کَنَف (یعنی پناہ ۱۲) ازان درگاہ
آسمان مرتبت امین دولہ — آفتابِ سپہرِ عزت و جاہ
آنکہ شد کامیاب از و آفاق — آنکہ زو یافتہ جملہ خلق رفاہ
آنکہ او گشت آسمانِ صفا — آنکہ عالم از و گرفت پناہ
بارِ او جنس کہ بس گران سنگ ست — آسمان زان شدست پشت دوتاہ

نیست در عہد تو کسے ناخوش — عالمے گشت خوش ازین درگاه

موجۂ بحرِ عفو تو بجہان — یکقلم شستہ است خط گناه

پیشِ انصافِ عالم آرایت — عدل نوشیروان نیاید براه

ابرِ بذل تو گر کند بارش — ننماید بجوب وزخت نگاه

از دلیری و از شجاعتِ تو — شیر ترسان گریخت چون روباه

کردم اوقات در صفات تو صرف — خامہ باشد برین حدیث گواه

آبرو مدح خوانِ دولت تست — اے پناهِ تمام خلق اللہ

کیفیت ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ بانواب ویسرائے کشور ہند بدار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و ہشتم ماه اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء آٹھ بجے دن کے حضور نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مفصلہ ذیل بسواری کالسکہ بنابر استقبال نواب ویسرائے کشور ہند کہ داخل دار الخیر اجمیر ہونے والے تھے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تفصیل ہر شش سرداران ہمراہی حضور والا یہ ہے۔ افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزاده محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی آیس آئی نائب الریاست۔ وایس پریزیڈنٹ محکمہ مجلس کونسل۔ جناب صاحبزاده محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزاده محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ جناب صاحبزاده محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزاده حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم۔ جناب صاحبزاده حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مغفور۔ جناب صاحبزاده محمد شیر علیخان بہادر شیر خلف الصدق جناب صاحبزاده محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر شرف۔ اولاً حضور والا نے مع سرداران ہمراہی فائز اسٹیشن ہوکر صاحب کمشنر بہادر سے ملاقات کی اور اوس وجہ مین جو دستار مفصلہ ذیل کے واسطے قرار دیا گیا تھا تشریف لے گئے ہر رئیس کے سرداران ہمراہی کرسیون پر اونکے پس پشت بیٹھے تھے جسوقت نواب وایسرائے کشور ہند جے پور کی طرف سے اسٹیشن پر تشریف لائے اسوقت سلامی کے توپخانہ سے سر ہوئے۔ اولاً نواب وایسرائے کشور ہند ریل سے

اور کروالنٹیر فوج کی طرف تشریف لے گئے اوسکو ملاحظہ فرماتے ہوئے واپس آئے پہر ہر ایک رئیس سے مصافحہ کیا اور مزاج پرسی
کی چنانچہ بندگان حضور والا سے بہی مصافحہ کرکے مزاج پرسی فرمائی - صاحب کلان بہادر راجپوتانہ کہ وہین تشریف رکہتے تہے
ہر ایک رئیس کا تعارف کرتے گئے بعد ازان میونسپل کمیٹی کی طرف سے جسکے پریزیڈنٹ لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج
تہے اڈریس پیش ہوا اور لاک صاحب نے اوسکو پڑہکر سنایا گورنر جنرل بہادر نے اوسکے جواب مین ایک اسپیچ بزبان انگریزی
پڑہی بعد ازان نواب ویسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ کوٹہی سیٹہ میرمل فرودگاہ خود پر تشریف لے گئے حضور والا بہی بسواری
کالسکہ سوار ہوکر مثل دیگر روسا فرودگاہ خود پر تشریف فرما ہوئے اسی تاریخ ۲ بجے ۴۰ منٹ پر حضور والا مع نو سرداران مفصلۂ ذیل
بنابر ملاقات نواب ویسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ جانب فرودگاہ گورنری روانہ ہوئے صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ وٹونک
وقت مقررہ سے کچہ منٹ پیشتر سے کاری کوٹہی پر تشریف لے آئے تہے جسوقت تین بجکر ۴۰ منٹ گذرے سواری
حضور والا فرودگاہ گورنری پر پہونچے بگہی تک انڈر سکرٹری و صاحب ایڈی کانگ واسطے استقبال کے آئے اور برآمدہ
کے سرے تک فارن سکرٹری نے پیشوائی کی نواب ویسرائے کشور ہند نے اپنے جائے نشست سے چند قدم
بڑہکر حضور والا کا استقبال کیا داہنی طرف نواب ویسرائے کشور ہند کے حضور والا اور بعد حضور والا کے صاحب اجنٹ
بہادر بعد ازان نو سرداران مفصلۂ ذیل کرسی نشین ہوئے - اسمائے نو سرداران ہمراہی حضور والا یہ بتفصیل ہین - جناب
صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر شہور جنگ - جناب صاحبزادہ
احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر کرم -
جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شمشیر خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر
شرف - جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب - سید محمد عثمان صاحب بخشی الملک - اور اسیطرح نواب
ویسرائے کشور ہند کے اول کرنیل ٹریور صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ اونکے بعد فارن سکرٹری و پرائیوٹ سکرٹری
و ملٹری سکرٹری و دیگر افسران اسٹاف کرسیون پر بیٹہے جب سب بیٹہ چکے اور اوسکے بعد حضور والا نے ایک سو ایک
اشرفی نذر کی نواب ویسرائے بہادر و دیگر حاضرین دربار کہڑے ہوگئے اور نواب ویسرائے بہادر نے اشرفیون پر ہاتہ رکہدیا
اور پہر کرسی پر تشریف فرما ہوئے جملہ حاضرین دربار اپنی اپنی جگہ پر کرسی نشین ہوئے پہر دیگر سرداران ہمراہی حضور نے یک یک

اشرفی نذر کی نواب ویسرائے کشور ہند نے سرداران نذر گذرندہ کی نذرین ہاتھہ سے چھوکر معاف کین - اور ہر ایک کا تعارف صاحب اجنٹ بہادر کرنے لگے اور درمیان حضور والا و نواب ویسرائے بہادر کے میجر تھارنٹن بہادر ترجمان تھے - جو کہ پیشگاہ علیا جنابہ ملکہ قیصر ہند سے ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۰ء بتقریب سالگرہ سال حال جنابہ ممدوحہ سے حضور والا کو خطاب درجۂ اعلیٰ نائٹ گرینڈ کمانڈر آف دی موسٹ امنینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر - یعنی خطاب درجہ اوّل - جی - سی - آئی - ای - عطا فرمایا گیا لیکن ابھی کوئی تقریب عطائے خطاب کی تعین قرار دی گئی تھی اِس ملاقات مین نواب ویسرائے بہادر نے تجویز عطا کرنے اوس خطاب کی فرمائی اور حسب منشاے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ و صاحب پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مقام کلکتہ سے جامہ روب یعنی وہ جبہ جو بوقت عطائے خطاب زیب تن کیا جاتا ہے ریاست نے طلب کر لیا تھا وہ حضور انور کے ہمراہ کوٹھی گورنری پر بھیجا گیا چنانچہ بعد اداے نذر جملہ سرداران ہمراہی کے صاحب فارن سکرٹری بہادر نے نواب ویسرائے بہادر کشور ہند سے اجازت واسطے حکم ملکہ معظمہ کے جو متعلق عطائے خطاب تھا حاصل کی اور وہ حکم فارن سکرٹری نے پڑھکر سنایا بعد سنا دینے حکم کے باجازت نواب گورنر جنرل بہادر فارن سکرٹری و اسسٹنٹ سکرٹری حضور والا کو اوسی برآمدہ مین ایک جانب پیش نواب ویسرائے بہادر کے لے گئے اور لباس پہنایا اور وہ تمغہ مع پرتلہ کے زیب تن فرمایا بعد ازان فارن سکرٹری نواب ویسرائے بہادر کشور ہند کے روبرو لے گئے نواب گورنر جنرل بہادر نے ملکہ معظمہ کا فرمان بزبان انگریزی پڑھا جسکا ترجمہ یہ تھا کہ مین ملکہ معظمہ کیطرف سے مختار کیا گیا ہون کہ آپ کو اعلیٰ درجہ کا خطاب عطا کرون بعد ازان اپنے ہاتھہ سے ہار طلائی جو تمغہ کے ساتھہ منسوب تھا نواب صاحب بہادر کو پہنایا حضور والا نے شکریہ سلام نواب ویسرائے بہادر نے حضور والا کو کیا ہر شاہی مین باجہ بجنا شروع ہوا نواب ویسرائے بہادر نے حضور والا کو مبارکباد دی اور کہا کہ مین یہ دعا کرتا ہون کہ آپ کی ترقی عمر ہو اور عزت زیادہ عمر تک حاصل رہے اوسکے بعد حضور والا کھڑے ہوئے سواے نواب ویسرائے بہادر کے جملہ اہل دربار کھڑے ہو گئے بعد ازان حضور والا نے ایک اسپیچ بزبان اُردو کی جسکا یہ مضمون ہے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے جو اس معزز تمغہ کی عزت آپ کے مبارک ہاتھون سے مجھے بخشی ہے مین دل سے اوسکا شکرگزار ہون خدا ہماری قیصر ہند کو باقبال رکھے - مین قیصرہ ہند کی وفاداری اور خیر خواہی مین سخت ثابت قدم رہونگا میرے شکریہ کی اطلاع آپ قیصرہ ہند کے حضور مین کردین - اسی مضمون کا ایک اسپیچ زبان انگریزی مین علیحدہ ورق پر لکھا ہوا تھا وہ حضور والا نے گورنر جنرل بہادر کو دیدیا بعد ازان ویسرائے بہادر نے اپنے ہاتھہ سے حضور والا کا عطر پان کیا اور دیگر سرداران ہمراہی کا عطر و پان

صاحب انڈر سکرٹری نے کیا اور شل استقبال کے صاحبان موصوف نے مشایعت کے وقت سترہ سترہ فیر سلامی کے ادا کیے بعد اذان حضور والا رخصت ہوکر فرودگاہ پر تشریف لائے۔ ملاقات بازدید کا وقت ۶ بجے شام کا مقرر ہوا - سلامی کی ضرورت نہوئی کیونکہ وقت قریب غروب آفتاب تھا چنانچہ اس بات کو صاحب کلان بہادر نے بھی منع کر دیا تھا بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ نواب گورنر جنرل بہادر کی بازدید ملاقات حضور والا سے مقرر ہوئی پونے سات بجے چار سرداران مفصلہ ذیل بگھی پر سوار ہوکر قریب احاطہ کشنگڈہ متوقف رہے۔

تفصیل اسماے سرداران مذکور یہ ہے

جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد حسان صاحب مامون حضور - جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب صاحب زادہ محمد نصیر علیخان صاحب بہادر شمشیر حضور والا صاحب اجنٹ بہادر گاڑی مین سوار ہوکر تین سو قدم آگے حسب دستور مستمرہ تشریف لے گئے چونکہ وہ جگہ کم فاصلہ کی تھی اس وجہ سے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کوٹھی رئیس کشنگڈہ کے قریب لب شاہراہ بگھی پر کھڑے رہے جسوقت نواب ویسراے کشور ہند کی گاڑی مقابلہ مین آئی حضور والا و صاحب اجنٹ بہادر نے گاڑی سے اُتر کر نواب ویسراے کشور ہند کو سلام کیا ویسراے بہادر ممدوح المدوح نے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کو اپنی بگھی مین سوار کرلیا اور اوسی بگھی مین فرودگاہ سرکاری پر نواب ویسراے کشور ہند تشریف لائے اور جس بگھی پر سے ویسراے کشور ہند اُترے وہان سے تا کمرہ سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور سائبان زرین چوبہاے نقرہ پر نصب کیا گیا تھا اور اوسکے نیچے چوکی کا فرش کہ بالشت بھر بلند تھی کیا گیا تھا اوّل غالیچہ بچھا کر اوسپر بساط زرکاری بچھایا گیا تھا بالا اوسکے کرسی مین پر نواب ویسراے کشور ہند تشریف فرما ہوئے اور لارڈ صاحب کے بائین جانب زیر تخت کرسی سیمین پر حضور نواب العالیجاہ بہادر دام اقبالہٗ اور اوسکے قریب صاحب اجنٹ بہادر کرسی سیمین پر بیٹھے اور بعد صاحب بہادر موصوف کے سرداران و معززان ریاست کرسی نشین ہوئے۔

تفصیل اسماے سرداران حاضرین یہ ہے

حضرت وزیر اعظم امیر کرم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ جناب محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس آئی نائب الریاست - وائس پریذنٹ محکمہ منتظمہ کونسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ -

جناب[۳] صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور - جناب[۴] صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر ولیر جنگ - جناب[۵] صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب[۶] صاحب زادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب[۷] صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم بالقابہ - جناب[۸] صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شمشیر - جناب[۹] صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب - صاحبزادہ[۱۰] محمد حفیظ اللہ خانصاحب - خان[۱۱] بہادر بابو دنایک رائے ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ - سید[۱۲] حافظ محمد عثمان خانصاحب بخشی الملک - حافظ[۱۳] محمد یوسف صاحب میر منشی ریاست - خانصاحب[۱۴] محمد رحیم اللہ خان کپتان[۱۵] عبد العلیخان - چنانچہ ان پندرہ نامون کی فہرست محکمہ اجنٹی مین پیشتر سے بہیجدی گئی تہی داہنی طرف حضور والا کے کرنیل ٹریو صاحب رزیڈنٹ راجستان بعد ازان فارن سکرٹری کرسیون پر بیٹھے اونکے بعد سادہ کرسیون پر دیگر سکرٹران وافسران اسٹاف بیٹھے نواب ویسرائے کشور ہند نے حضور والا سے گفتگو کے شوقیہ دس امنٹ تک کی دونون مین ترجمان صاحب اجنٹ بہادر تہے چونکہ اوسوقت حضور والا پر تمغہ جواہر عطیہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند زیب گلو کئے ہوئے تہے ویسرائے بہادر نے اثنائے گفتگو مین یہ بہی فرمایا کہ - نواب صاحب بہادر جو آپ کو تمغہ عطا ہوا اور اسوقت مین آپکو اوسے پہنے ہوئے نہایت بشاش دیکہتا ہون یہی پورا ثبوت حضرت قیصرہ ہند کی طرف آپکی خیرخواہانہ خیالات کا ہے - اوسکے جواب مین حضور نواب صاحب بہادر نے شکر گذاری ظاہر فرمائی اسکے بعد حضور والا نے نواب گورنر جنرل بہادر وصاحب کلان بہادر راجستان وفارن سکرٹری و پرائیوٹ سکرٹری و ملٹری سکرٹری وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کا اپنے دست مبارک سے عطر پان کیا و دیگر صاحبان اسٹاف وغیرہ کا عطر پان حضرت وزیر اعظم امیر معظم بالقابہ نے کیا بعد ازان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوئے حضور والا سواری گہی تک پہونچانے کو آئے اور باقی مشایعت نواب گورنر جنرل بہادر نے معاف فرمائی - چار سرداران ریاست نواب ویسرائے کشور ہند کو اونکی فرودگاہ تک پہونچانے گئے - حضور نواب صاحب بہادر نے دار الخیر اجمیر مین رئیس کشنگڈہ سے ملاقات کی حضور والا ویسرائے کشور ہند کے دربار لیوی مین بہی تشریف لے گئے تہے جو کہ نو بجے رات کو منعقد ہوا تہا - بتاریخ بست ونہم ماہ اکتوبر پانچ بجے شام کے وقت میرواڑہ بٹالین وایران پورہ کے قواعد میرواڑہ پلٹن کے میدان چہاونی مین جو حضور ویسرائے ہند نے ملاحظہ فرمائی تہی وہان بہی حضور والا تشریف لے گئے تہے اسی تاریخ نواب ویسرائے کشور ہند نے میو کالج اجمیر کو ملاحظہ فرمایا اور طلبا کو انعامات تقسیم کئے اوس جلسہ مین بہی حضور والا تشریف فرما ہوئے تہے -

حضور والا نے براہ فیاضی دو رباولی مبلغ ست صد روپیہ متولیان درگاہ حضرت خواجہ خواجگان و متعلقین درگاہ میران صاحب کو عطا فرمائے بعد ازان حضور والا مفصت فرمائے دار الریاست ہوئے ہنگام غازی حضور انور تو اپ سلامی قلعہ معلی سے سر ہوئین۔ اسی ایام مین جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بمقام سبے پور انتقال فرمایا وہین اونکو دفن کیا۔ یہ اونکا کلام فصاحت انضمام ہے ؎

زیور ہوئے ہین بسکہ تمہارے بدن کے پھول
قدر گران سے ہو گئے ہین لاکہ من کے پھول

تو ہی تو بیچ قبر پہ دو نسترن کے پھول
ہین آج تیرے کشتۂ رنج و محن کے پھول

وہ چشم شوخ دیکھکے بھولا رسید گی
فرط خوشی سے پاؤن گئے ہین ہرن کے پھول

عاشق ہزار جان سے ہے باتونپہ عندلیب
گویا کہ منہ سے جہڑتے ہین اوس گلبدن کے پھول

فرقت مین اوسکے چین کہان فرش خواب پر
انگر ہین سب بچھائے ہوئے یاسمن کے پھول

ہم مر گئے ہین عشق مین اوس گلعذار کے
رکہنا ہمارے سینہ پہ اندر کفن کے پھول

معنی شمر ہین شاخ ہین مصرعے زمین ہے بیخ
الفاظ جانفزا ہین نہال سخن کے پھول

بے شبہہ چار چاند لگین اپنے بخت کو
پائین جو یار کے سپر گردن کے پھول

شیرین نے گل جو تیسرے دن کہائے ہاتہہ پر
یہ رمز ہے کہ آج ہوئے کوہکن کے پھول

کیا کیا مزے شگفتہ ہے جگر گون کی ہے بہار
دامن مین ہین یہ لالۂ خونین کفن کے پھول

لخت جگر ہین قیس کے صحرا مین جابجا
یہ سرخ سرخ کوئی سمجہنا نہ بن کے پھول

آمد ہے کس نگار کی رونق کی بزم مین
کیا کیا یہ شمع شگفتہ ہین لگن کے پھول

بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۷ہجری مطابق چہاردہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ع روز شنبہ دن کے گیارہ بجے پیرامین الدین صاحب سابق میر منشی و حال پنشن یاب ریاست ہذا نے بعارضۂ درد قولنج انتقال کیا۔ اس وقوع ناگزیر کے تیسرے روز حضور انور دام اقبالہ و حضرت وزارت مآب بالقابہ بنابر فاتحہ خوانی میر منشی مغفور کے مکان پر تشریف لے گئے بعد اظہار کلمات حسرت انگیز و الفاظ تشفی آمیز واپس تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ ہجری جناب صاحبزادہ محمد خیر علیخان صاحب

نے نو بجے شب کے اثناے گفتگوے شعر و سخن مین ایک مصرعہ کسی اُستاد کا پڑھکر مولف سے فرمایا کہ آپ اس طرح پر غزل فرمائین - مولف نے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر مصرعہ مطروحہ پر بجاے غزل یہ قصیدہ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی مدحت مین لکھکر نو بجے شب کے سنایا وہ قصیدہ یہ ہے -

مژدہ اے دل بتِ نازک کمرے می آید
گرخِ غشوہ گرے لب شکرے می آید

تیغ ابروش ندانم بچہ زہراب گرفت
زخم بر جانم از و کارگرے می آید

متحیر شدہ چشم ز جمالِ رخِ او
گاہ شمسے بنظر گہہ قمرے مے آید

بر جبین قشقہ و افشان برخش ہمچو نجوم
بتِ کافر روشے سیمبرے مے آید

از طپیدن دلِ من میکند آگاہ مرا
شاید از کوے کسے نامہ برے می آید

مددا اے عشق کہ گم کردہ رہِ امن و امان
دل سوے بادیہ پُر خطرے مے آید

گر شوی باخبر از خویش توانی دانست
ہر دم از عالمِ دیگر خبرے مے آید

از نے خامہ من زہرہ نواے آموخت
خلق در وجد ازین شور و شرے می آید

شوق من گشت غزل خوان چو ہزاران بہار
کان صنم نامِ خدا از سفرے مے آید

غزل

باز از مصر نسیم سحری مے آید
بوے جان بخش ز آغوش برے می آید

میرسد یوسفِ گم گشتہ بوے کنعان
نخلِ یعقوب مرا برگ و برے مے آید

عشق بر کوہکن و قیس نگردید تمام
گر یکے رفت بجایش دگرے مے آید

سحری نگذری از نالۂ دل سوختگان
کار بسیار ز بے پا و سرے مے آید

از نظر بازی روے تو شد آئینہ خراب
سیل حیرانیش از چشم ترے مے آید

بے خضر کس نتواند کہ بجاے برسد
رہنما کے بلے از راہبرے مے آید

ہمت اے مرغ بچگان کز ورایں میکدہ
شور مستانہ بے پا و سرے مے آید

گریهٔ شادیِ لیلیٰ رخ مجنون شوید
گرد آلوده اگر از سفری می آید

از فسون آبرو دانم که تب خواهد کرد
شوخ چشمی بتِ جادو نظری می آید

شد کبابِ نمکینِ دل من سوزشِ شمع
اشک پروانه صفت ره سپری می آید

کوه کان دامنِ پر سنگِ شمارست کجا
شورِ دیوانه ز هر بام و دری می آید

گل شگفتست بباغِ من ازین تازه نوید
کز عبیر آن مو بیداد گری می آید

همچو پروانه گرای شمع نه غلطم چکنم
جز طپیدن چه ز بی بال و پری می آید

از صریرِ قلمِ بی خرد آگه نبود
ناخوشش از نغمهٔ داودگری می آید

دشمن خامهٔ من تا چو نگین نقش نشاند
بهرِ انصاف سوی نامورى می آید

شیر دل شیر توان شیر علیخانِ شرر
که سها از نظرِ او قمری می آید

نیست محروم بد و نیک ز خلقش بجهان
ابر بارنده بهرِ خشک و تری می آید

بنگر و بخشش اگر سوی نهالِ خشکی
تازه در شاخچه اش برگ و بری می آید

همچو گل غنچهٔ همت اگر او بگشاید
صورتِ غنچه بهر مشت زری می آید

شاد و مانند زباغِ کرمش فاختگان
که ازان سرو بدامن ثمری می آید

سنگ را لعل چو خورشید نماید نظرش
این همه کار ز فیضِ نظری می آید

می برد نغمه در آفاق ز خلقِ کرمش
هر که نالان سوی او از هنری می آید

آب و تابِ کفِ جودش صدفی گر گرد
منفعل جانبِ بحر از گهری می آید

تیغ او گر بصفِ جنگ بر آید ز نیام
هر دم از چرخ نویدِ ظفری می آید

چه کلامست که از بهرِ شنیدن بدرش
هست هر جا که صاحب هنری می آید

نیست ممکن که در آید بسخن اوصافش
هر چه آید بزبان مختصری می آید

از دعایم همه درهای اجابت وا شد
طرفه کار از منِ بی پا و سری می آید

زلفِ شب تاریخ روز خود مشک فشان ... تاکہ از شام نوید سحرے آید

عمر و جاہش بجہان روز بروز افزون باد
کہ بہ جشن چو منِ مج گرے می آید

جناب صاحبزادہ صاحب بہادر ممدوح الدوح نے اِس قصیدہ کو سُنکر براہِ عزّ افزائی خاکسار قصیدہ کو دونون ہاتون سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا - اور مؤلف کی نسبت بنظر مزید قدر دانی و استاد نوازی ایسے کلمات تحسین اور آفرین کے فرمائے کہ حیطۂ تحریر سے افزون اور حیز تقریر سے بیرون ہے - بتاریخ سوم ماہ مسطور سنہ صدر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر مقدم الوصف نے خاکسار کو قصیدہ کے صلہ مین خلعت فاخرہ عطا فرمایا - اوسیوقت خاکسار نے خلعت کے شکریہ مین یہ بدیہہ قطعہ کہا ہے

شبِ غموم بسر گشت و صبح عیش دمید ... درِ نشاط برو ے جہانیان بکشاد
سرور و عشرت و آرام و عمر و دولت و جاہ ... خوشی و خرمی و عیش و مدعاؤ مراد
رسیدہ اند بامید آرزو ے تمام ... بر آستانِ بلندت بپے مبارکباد
مہِ سپہرِ سعادات خان شبیر علی ... فروغ چشم کرم آفتابِ دانش و داد
توئی چراغ کرم شمع بزمِ لطفِ اتم ... کہ یافت روشنی از تو محفلِ ایجاد
توئی جریدۂ جرأت توئی کتابِ نعم ... کہ کندۂ تو بالطاف جور را منیاد
بسومنات تزلزل دورۂ اُفتاد ست ... گرفت تازتو دینِ محمد استمداد
نبود ام مراز براے مداحے ... چو در زمانہ سخن آفرید ربِ عباد
زبان کس بزبانم نمی رسد آرے ... کجاست بلبل و کو زاغ خیرہ زشت نہاد

مدام باد ترا ایں چنین سخاوت و جُود
بحق احمدِ مختار و آلہ الامجاد

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۸ھ ہجری مطابق بستم دسمبر ۱۸۹۰ء جناب مولوی سید علی احمد صاحب ابن حضرت سید احمد میر صاحب ابن حضرت شاہ میر صاحب بہاری سابق میر منشی و پنشن یافتہ دربار ٹونک نے جو کہ ایک بڑے لائق و فائق

و متقی و پرہیزگار بزرگان ٹونک سے تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی حضرت مغفرت مآب قرابت مین مولف کے پھوپھا ہوتے تھے مگر درحقیقت مولف جناب غفران مآب سے طریق فقر کا طالب تھا حضرت مغفرت ایاب نے مرض الموت سے پیشتر وہ باتین جو سینہ بسینہ خاندان نقشبندیہ مین چلی آتی تھین براہ شفقت مربیانہ و توجہات مرشدانہ مولف کو تلقین فرمائین - اور وظایف اور اوراد خاندانیہ تبرکیات خاص تعلیم فرمائی - اور ورد چار عمل اوسوقت کہ مولف بیعت جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری بنا بر قدمبوسی حضرت مرحوم و مغفور حاضر ہوا تھا بنظر معتقد نوازی حسبۃً لِلّٰہ بتائے - اس مقام پر شجرہ عالیہ خاندان نقشبندیہ لکھا جاتا ہے -

بعد توحیدِ خدائے ذو الجلال — وز پسِ نعتِ رسولِ باکمال
شرح سازم شجرهٔ پیرانِ خویش — میوه‌ہائے معرفت در بزم پیش
پیرِ من سید علی احمد بدان — مرشدِ اہلِ طریقت بیگمان
مرشدش سید نصیر الدین بدان — حافظ و حاجی و عالم بیگمان
مرشدِ او قدوهٔ اہلِ تمیز — قطبِ دین عقده کشا عبد العزیز
مرشدِ او والدش قطبِ جہان — ہادیٔ دوران ولی الله بدان
مرشدِ او والدش عبد الرحیم — شیخِ عرفان صاحبِ قلبِ سلیم
مرشدِ او قدوهٔ آلِ عبا — شاه عبد الله پیرِ رہنما
مرشدِ او شیخ آدم باکمال — رہبرِ او شیخ بیمثال
مرشدِ او شیخ عبد الباقی ست — آنکه در بزمِ حقیقت ساقی ست
خواجه امکنگی شد او را خضرِ راه — او ز درویشِ محمد بادشاه
ہادیٔ وقتش محمد زاہد ست — آنکه رب العالمین را شاہد ست
مرشدِ پاکش عبید الله بدان — خواجه یعقوب ست پیرش بیگمان
مرشدِ پاکش بدان بیچون و چند — آن بہاء الحق والدین نقشبند
رہبرِ او حضرتِ میر کلال — خواجه بابا ست پیرش بیمثال

مرشدش خواجہ علی رامیتنی — خواجہ محمود ست پیرش بیجہتی
خواجہ عارف رہبرش دان اے پسر — خواجہ عبدالخالق اورا راہبر
خواجہ یوسف مرشدش بے قیل وقال — رہبر او بوعلی فرخندہ فال
مرشد او بوالحسن خرقانی ست — آنکہ در حق باقی از خود فانی ست
بوالحسن از بایزید ارشاد یافت — او ز جعفر صادق این اسناد یافت
جعفر صادق امام روزگار — کرد بیعت راز قاسم آشکار
مرشد قاسم بجز سلمان مدان — رہبر او حضرت صدیق خوان
صدر دین صدیق اکبر قطب دین — مستفید آمد ز ختم المرسلین
نسبت دیگر کنم بر تو بیان — آن امام جعفر صادق عیان
داشت این نسبت ز آبائے کرام — بر روانش صد درود و صد سلام

یا الٰہی از طفیل این کبار
در دو عالم جملہ حاجاتم برآر

بتاریخ نہم ماہ جمادی اوّل ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق بست و سوم دسمبر ۱۸۹۵ء بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ با صبیہ رضیہ جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بعد شوکت و احتشام منعقد ہوئی روشنی و آتشبازی کی جدا گرم بازاری تھی مین باجہ و کمپنی مچالن کی سلامی کی ادا الگ بانکپن دکہا رہی تھی جملہ صاحبزادگان و اہل خاندان و اہلکاران و معززین ریاست شریک جلسہ تھے۔ نوشۂ ذی جاہ کو سرکار دولتمدار سے ڈہائی لاکہہ روپیہ کا سامان جہیز حسب تشریح ذیل عطا ہوا۔

تفصیل سامان جہیز

زیور مرصع و طلائی و نقرہ ہر قسم	ظروف نقرہ وغیرہ	پالکی	فینس	چھپرکھٹ طلائی و نقرہ	پلنگ طلائی و نقرہ
[illegible]	[illegible]	یک	یک	شش عدد	دو عدد

پلنگ سادہ نفیس	اسپ مع زیور طلائی و نقرہ	نقد
[illegible] عدد	دو راس	[illegible]

سہرا از مولف

آیا جسوقت مرے نوشہ کے رخ پر سہرا — بن گیا مطلعِ انوار سراسر سہرا

رشکِ خورشید ترا روئے منور ہو بنے — پرتوِ رخ سے نہ کیون ہو مہ انور سہرا

ہون مبارک رخ نوشہ پہ کہ سہرے پہ نثار — اوس سے یہ بڑھکے ہے اور اس سے ہی بڑھکر سہرا

کیون چکا چوند نہ ہو چشم تماشائی کو — کہ چمک مین نہین کچھ برق سے کمتر سہرا

بڑھکے تو حسن مین ہے اہل جہان سے نوشہ — سب کے سہرون سے نہ کیون ہو ترا بہتر سہرا

آگیا اور بھی جوبن ترے رخ پر بنڑے — ہے مگر آئینۂ حسن کا جوہر سہرا

نظرِ بد کی حفاظت کے لیے لازم ہے — سورۂ نور پڑھو دیکھکے انور سہرا

کہ بچے کسطرح سے آورشِ بیجا اسکو — کہ بلائین تری لیتا ہے یہ جھک کر سہرا

چمن دہر مین سبزہ ہے تو الیاس — سایۂ عمر خضر کا ہو ترے سر سہرا

ہو مبارک تجھے یہ جشن یہ شادی نوشہ
آبرو ترے لیے لایا ہے کہکر سہرا

بتاریخ پانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء بندگان حضور پُرنور دام اقبالہ بطور سیر و شکار بجانب دیہات پرگنہ ٹونک تشریف فرما ہوئے - اور اموضع ذہود یہین رونق افروز ہوکر وہان کے تالاب مین جال سے مچھلیون کا شکار کھیلا بڑی بڑی لوتے مچھلیان جال مین آئین وہ ہمراہیان حضور کو تقسیم ہوئین - پھر وہان سے حضور والا موضع کوڑیہ کو تشریف لے گئے وہان کے مسمی رام ناتھ پٹیل اور اپچند پٹواری نے حضور والا میں حاضر ہوکر نذرین پیش کین بعد ازان پیشگاہ حضور والا مین دست بستہ ہوکر یہ عرض کی کہ بندگان حضور خود بدولت و اقبال نے ہمارے گاؤن مین کہ درحقیقت ہمارا اب دہن دولت حضور والا ہی کا ہے رونق افروزی فرمائی ہمکو بڑی عزت بخشی امید وار ہین کہ ہم غریبون کی دعوت جو جوا کی منظور فرمائی جاوے اگرچہ یہ دعوت حضور پُرنور کے کب لائق ہے مگر اسمین ہم غریبون کا اعزاز فائق ہے - حضور والا نے براہ ولدہی دعوت افزائی اونکی دعوت منظور فرمائی موئی الیہا نے سامان دعوت مہیا کرکے بندگان حضور پُرنور دام اقبالہ و جملہ ہمراہیان حضوری کی دعوت کی - چاکران

وسائیسان واراہچیان ہمراہی کو پیٹے تقسیم کیے - پہر بعد الفراغ دعوت مشار الیہا حضور پُرنور دام اقبالہ کے سلام کو حاضر
ہوئے - بندگان عالی متعالی نے براہ عزت افزائی ہردو مسمیان مرقوم الصدر کو خلعت مین ایک ایک دوشالہ وسیلہ ومندیل
ودستار عطا فرمائی - پہر وہان سے حضور پُرنور موضع عمانہ کو تشریف لے گئے وہان کے تالاب مین بہی جال سے مچہلیون کا
شکار کہیلا (۴۷۷) مچہلیان پکڑین پہروہ مچہلیان حسب الحکم بندگان والاشان شہر ٹونک مین بہجوا کر اہل خاندان مین تقسیم
کردی گئین پہر وہان سے حضور والا موضع نیاٹیلہ مین رونق افروز ہوئے - یہ موضع شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ
محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ کی جاگیر مین ہے - اس موضع مین بندگان عالی متعالی حضور پُرنور السلطان دام اقبالہ نے
چار روز تک قیام فرمایا شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ جاگیردار موضع مذکور نے بحسن
ارادت خاص چار روز تک برابر بندگان حضور والا کی بڑے دہوم دہام سے دعوت کی اور کل ہمراہیان ومعززان حضوری کو اپنے
ساتہہ دسترخوان پر کہانا کہلایا اور چاکران وسائیسان واراہچیان ودیگر عوام الناس کو خوراک اور پیٹے دیے بندگان حضور والا
نے اس چار روز کے عرصہ مین موضع مداری پورہ دمڑو پورہ دبور کنڈی کلان وسندیڑہ کی بیڑون کو ملاحظہ فرمایا اور وہین
بنفس نفیس تین ہرن شکار کیے وہان سے چار بجے شام کو مداری پورہ کی بیڑ کیطرف ہوتے ہوئے سوا سات بجے
رات کے حضور والا موضع جہرانہ مین تشریف لائے اور شب کو یہین آرام فرمایا - علی الصباح اودا پٹیل نے پیشگاہ حضور مین حاضر
ہوکر نذر دی بعد ازان دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا مجہہ غریب کی بہی دعوت قبول فرمائین حضور والا نے بنظر ترحم پٹیل
مذکور کی دعوت منظور فرمائی مومی الیہ نے نہایت اہتمام کے ساتہہ دعوت حضور انور کی فرمائی بعد تناول طعام دعوت حضور پُرنور نے
پٹیل مسطور کو خلعت مین ایک دوشالہ ایک مندیل ایک سیلہ ایک پگڑی عطا فرمایا اوسی روز دو بجے دن کے مغرب کی
جانب سے ایک سخت آندہی آئی - بعد تہوڑی دیر کے وہ آندہی فرو ہوگئی - پہر وہان سے حضور کرامت ظہور چار بجے دن کے
تانگہ پر سوار ہوکر ٹونک کو روانہ ہوئے حضور والا نے مغرب کی نماز دریاے بناس پر ادا فرمائی پہر وہان سے حضور والا بگہی پر
سوار ہوکر رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء شب جمعہ کو صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ
محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم نے انتقال کیا - بتاریخ پنجم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء ایک شخص مسمی غلام قادر خان نیپالی غایز ریاست ہذا ہوا
ریاست کو خفیہ طور سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ شخص مفسد وفتنہ انگیز ہے اور اسکے پاس ایسی بہت سی مصنوعی وجعلی تحریرین ہین
جوکہ یہان گورنمنٹ ورؤسا ہند کے بدظن کردینے والے ہین چونکہ ریاست ہذا قدیم سے خیرخواہ برٹش گورنمنٹ ہے بناءً

علیہ ریاست نے ایسے مفتری مفسد شخص کی گرفتاری ضروریات سے تصور فرمائی۔ اوسکو حکمت عملی سے فوراً بلوا کر گرفتار کیا۔ عند التحقیقات اوسکے پاس سے ایسی مصنوعی وجعلی کاغذات برآمد ہوئے جنکو نامبردہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا چنانچہ وہ سب کاغذات نامگرفتہ سے لیکر بندگان حضور والا نے معرفت وکیل کے اجنٹی ہاڑوتی مین بنابر تحقیقات روانہ فرمائے اور بابت گرفتاری نامگرفتہ بذریعہ خریطہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک کو اطلاع دی اوسکے جواب مین جو صاحب اجنٹ بہادر نے بنام نامی حضور معدلت ظہور خریطہ بھیجا ہے بنابر معائنہ ناظرین بالکمین درج ذیل ہو رہو ہذا۔

نقل خریطہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک۔ موسومہ بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالےٰ۔ بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات مکشوف ضمیر تودد تخمیر کیا جاتا ہے کہ مشفق من بمقدمۂ غلام قادر خان جسکی گرفتاری ریاست ٹونک مین ہوئی۔ یہان سے رپورٹ بتوسط صاحب کلان بہادر راجستان گورنمنٹ ہند کو بھیجی گئی تھی۔ اوسکے جواب مین چٹھی ذریعہ حکم محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ نمبری ۱۲۲۔ مورخہ ۱۲۔ جولائی ۱۸۹۱ء سرکار ابد قرار گورنمنٹ ہند نمبری ۲۶۹۴۔ مورخہ ۳۰۔ جون سنہ صدر اس مضمون سے وصول ہوئی کہ مشفق نے جو کارروائی خیرخواہانہ کرکے اطلاع اوسکی صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک کو کی مشفق کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوکے جناب نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند اسمین خوشنودی ظاہر فرماتے ہین کہ مشفق نے اس مقدمہ مین جو کچھ کیا وہ بہت واجبی کیا۔ اور یہبی تحریر فرماتے ہین کہ اس مقدمہ مین تحقیقات ہو رہی ہے ہنوز غلام قادر خان زیر حراست رہے لہذا بپاس اطلاع حوالۂ قلم محبت رقم ہے امیدکہ دوستدار کو ہمیشہ خواہان خیریت مزاج لطف امتزاج تصور فرما کر بارسال مکاتبات بہجت آیات مسرور و مبتہج فرماتے رہین فقط بہجت وشادمانی ہمیشہ رہے۔ تحریر تاریخ ۱۴۔ جولائی ۱۸۹۱ء یوم شنبہ نمبر ۶۷۱ دستخط صاحب اجنٹ بہادر بخط انگریزی۔

ماہ جون سنہ صدر مین مولوی ظہور الحق صاحب پیشکار فوجداری چھبڑہ گوگو رعلاقہ ریاست ٹونک بمرض دو بارگرا سے منزل ناگزیر ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ شوال المکرم ۱۳۰۸ھ بصلۂ خیرخواہی وحسن خدمات نمایان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقاب سے وقتاً فوقتاً

معرض وقوع آئی ہین بنظر قدردانی و بزرگ نوازی اپنے عم بزرگوار یعنی حضرت وزارت مآب کو حضور والا نے خوشنودی مزاج اقدس کا ایک پروانہ جسکے معمولی القاب مین لفظ (جناب) اضافہ فرما کر اون اچھے الفاظون مین جو اپنے بزرگون کی نسبت استعمال فرمائے جاتے ہین عطا فرمایا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ درج ہے ۔

جناب عموی صاحب مظہر عنایت و کرم و مجمع اشفاق اتم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی ۔ نائب الریاست سلامت ۔ بعد سلام مسنون واضح خاطر شریف آنکہ ریاست کے مرتبہ سے جو عزت کہ خدائے تعالے جل جلالہ نے اس نیاز مند سگ درگاہ الٰہی کو عطا کی اوسکا احسان خارج از بیان اور افضال بے شمار ہے ۔ لیکن دل سے تم میرے عم مکرم بجائے والد معظم کے ہو مجکو ہر طرح سے تمہاری ذات پر بھروسہ ہے اور تم ریاست کے کام کو کمال خیرخواہی و دلسوزی سے جیسا کہ چاہیئے انجام دے رہے ہو اور علاوہ ازین تمنے اپنی بزرگی اور فرض منصبی کے سبب سے درمیان میرے اور گورنمنٹ عالیہ انگلیشیہ کے رشتۂ اتحاد و محبت بڑے استحکام و صفائی کے ساتھہ قائم رکھا علے ہذا القیاس میرے نج کے اور ذاتی معاملات مین بھی تم اپنی بزرگی سے ایسا خیال کرتے ہو کہ بڑون کو اونکی بزرگی اور بڑائی کے لایق ہوتا ہے تم ہی اتنا خیال اور دلسوزی نکرو تو کون کرے گا کسواسطے کہ تم مین اور والد ماجد مین کیا فرق ہے والدہ اگرچہ دوسری ہین صلب اور خون ایک ہے پھر بھروسہ تم پر نہو تو کس پر ہو کسی موقع پر کو فرضا اگر کسی اہم امور معاملات ریاست مین مجھسے کوئی فروگذاشت ہو تو جیسے کوئی بزرگ فہمایش اور نصیحت کیا کرتے ہین تم بھی اوسکا نفع اور نقصان مجھکو سمجھا دیا کرو کہ یہ کام اسطرح ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی تمہارے منصب بزرگی کی شان ہے نہ دور کی ۔ ورنہ لا ایک امر مین تمنے میرے حکم کے موافق تعمیل کی گو وہ کچھہ بڑی بات نتھی تاہم یہ بھی علامت اوسی تمہاری خیرخواہی اور بزرگانہ خیال کی میری نسبت ہے تم کبھی میری طرف سے کسی قسم کے خیالات اپنے دل مین مضمر مت کیا کرو اگر کوئی بات ہوگی تو نازش پر محمول ہوگی خدانخواستہ دل سے کبھی وہ بات نہوگی اگر سماعی یا قیاسی باتون پر تم اپنے دلمین خیال کروگے تو بیشک تمہاری بزرگی کے خلاف ہوگا ۔ جب مینے یہ خیال کیا کہ بجلدی آپ کی خیرخواہی اور کارگذاری کے آپ کے ساتھہ کیسے پیش آؤن غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی آپ کو دون بنابرین آپ کی شان بزرگی کے موافق یہ تحریر آپکو لکھی گئی آپ اسکو سرمایۂ خوشنودی تصور کرکے ہمیشہ اپنے پاس رکھین فقط

مرقومہ ۱۵ شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ نشاءنہ اقلم حافظ محمد ممتاز الدین ۔

الغرض حضور پرنور دام اقبالہ نے خاص انہین وجوہات بالا کی وجہ سے جسطرح اپنے عم مکرم حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو پروانہ خوشنودی

مزاج عطا فرمایا اسیطرح اپنے برادران والاشان کوبھی عزت افزائی کی نظر سے لعطا ئے خطابات جنکی تفصیل درج ذیل ہے باضافہ الفاظ (برادر بجان برابر) ایک ایک پروانہ مرحمت فرمایا۔

تفصیل خطابات

اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ۔
افضل الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔
نجم الامرا احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ
ممتاز الامرا منتظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔

چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ بجنسہ درج ذیل ہے۔ برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہٗ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ چونکہ تم حضور کے چھوٹے بھائی اور برادر عزیز القدر ہو تمہاری اطاعت وتابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند ہے جیسے چھوٹون کو بڑون کی تابعداری کرنا چاہیے ویسی ہی اطاعت تمہاری طرف سے ہے اور کبھی کوئی امر خلاف مرضی سرکاری تمسے ظہور پذیر نہو اور نہوگا تم مین جوہر لیاقت کارگزاری بھی بہت ہے اور جو کام تم سے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیر خواہی سے انجام دے سکتے ہو اور جو کام اب بھی کر رہے ہو وہ بھی بہت عمدگی سے انجام کو پہونچ رہا ہے تمنے حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اون مین تم سے مشورہ اور صلاح لیگئی یا لیجاوے سو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ دے سکتے ہو اور یہ مثل صفحۂ روزگار پر مشہور ہے کہ بھائی کے برابر نہ دوست ہے نہ دشمن پس دشمنی تمسے معدوم ہے اور دوستی اور خیر خواہی آشکارا ہے تم اوس مثل کے لفظ اول الذکر کے مصداق ہو ہر طرح سے حضور کے قوت بازو اور مستند خیر خواہ ہو جب حضور نے یہ خیال فرمایا کہ اس تابعداری کے جلدین تمہارے ساتھ کسطور سے پیش آنا چاہیے بعد غور یہی بہتر معلوم ہوا کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی تمکو دیجاوے بنا برلیہ بعین رضامندی خاطر اقدس یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵۔ شوال ۱۳۱۸ھ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شاہانہ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک۔ دستخط نائب صاحب بہادر اور اسی مضمون کے تین پروانے انھین الفاظون کے ساتھ حضور والا سے بنام صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر

مظفر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ عطا ہوئے - اور اسی تاریخ تین پروانے منجانب حضور انور متضمن خوشنودی مزاج اقدس بالفاظ جدا جدا یکے بنام جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و دیگرے بنام جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و کرنیل علیدار خان مرحمت ہوئے چنانچہ نقل ہر سہ پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - آخوی صاحب مہربان مظہر اشفاق بے پایان شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تم حضور کے عمزاد بھائی ہو اور تمہاری اطاعت و تابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند ہے اور جو کچھ حق تابعداری اور اطاعت ہے وہی اطاعت تمہاری طرف سے ہے اوسمین کسیطرح تمہاری طرف سے فرق نہین ہے اور کوئی کبھی امر خلاف مرضی مابدولت تم سے ہنوا ہے اور ہنوا ہوگا تم مین جوہر لیاقت اور کارگذاری بخوبی ہے اور جو کام تمسے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیرخواہی سے انجام دے سکتے ہو اور جو خدمت ریاست کی تمہارے سپرد کیگئی اوسکو بھی بہت عمدگی سے تم نے انصرام کیا تم نے حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اونمین تم سے مشورہ اور صلاح لیگئی یا لیجاوے تو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ بھی نیک مشورہ دے سکتے ہو اور تم ہر طرح دلی خیرخواہ اور مستند خیر اندیش ہو بنا بر علیہ بجلدوی حُسن کارگذاری و اطاعت و اذعان برادری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ خوشنودی مزاج کا عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۵ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک - دستخط نائب صاحب بہادر

صاحبزادہ صاحب بسیار مہربان دوستان مجمع خوبیہائے زادان اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج سلامت بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ قدیم الایام عہد نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے تمہاری جد امجد و والد بزرگوار او رخیرخواہ بزرگان مابدولت و اقبال رہے ہمیشہ اون سے خیرخواہی و ہوا داری ریاست وقوع مین آئین اس وجہ سے طبیعت فیض طویت بزرگان مابدولت و نیز مابدولت خوشنود و خورسند ہے علی ہذا القیاس تمنے عہد نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم سے آج تک بڑے بڑے کارہائے ریاست مثل اہلکاری اعلی وغیرہ نہایت خیرخواہی و امانت و دیانت سے انجام کو پہنچائے کہ مزاج حضرت جد امجد نواب وزیر الدولہ صاحب بہادر مرحوم و حضرت والد ماجد و نیز حضور مابدولت تم سے ہمیشہ خوشنود رہا علاوہ ازین قدیم سے خاندان سرکاری سے تم قرابت قریبہ بھی رکھتے ہو اور ہمیشہ سے مطیع اور فرمان بردار حضور کے

کرنل محمد عبدالرزاق خان صاحب ریاست ٹونک

مطبوعہ مطبع شارہ ہند آگرہ

رہے ہو کسیطرح کا فرق تمسے وقوع مین نہین آیا ہے اور تمنے اپنی تجربہ کاری اور لیاقت اور جوہر کارگزاری کو اپنی حسن خدمت اور شایستگی سے حضور کے قیاس سے زیادہ بمنصہ شہود پہنچایا بڑے بڑے کامون مین ریاست کے تمسے صلاح ومشورہ لیاگیا تو تمنے عمدہ صلاح اوسمین دی ابتدائے مسند نشینی حضور با بدولت سے آج تک تم ہرطرح فرمان بردار با بدولت کے رہے ہو تمہاری خیرخواہی اور نیک سگالی پر حضور کو یقین کلی ہے اور حضور کو تمسے یہی امید ہے کہ ہمیشہ اسیطرح خیرخواہ اور جان نثار سرکاری رہوگے جسطرح سے تمہارے بزرگون نے روسار سابقین کے دلین اپنی اطاعت اور تابعداری سے جگہ کی اوسیطرح تمنے بھی اپنی زمان مختاری سے حضور کے دل فیض منزل مین جگہ پائی بنا برٔ علیہ بجلدوی حسن کارگزاری و اطاعت وفرمان برداری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز تصور کرکے سند اً اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۸ ہجری بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہٗ شافہۃً بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک۔ دستخط نائب صاحب بہادر۔

کرنیل صاحب مہربان شیخ عبدالرزاق خان بہادر سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد تمہاری متعلق جو کام کئے گئے جیسے کہ صیغہ فوج با تعلق ڈیوڑھیات کا اون کامون کو تم نے ایسی کارگزاری اور خیرخواہی کے ساتھ انجام دیا کہ جس سے طبیعت حضور انور تم سے نہایت خوشنود ہوئے اور ڈیوڑھیات کا کام جو کہ بڑے ذمہ واری کا ہے کمال امانت اور دیانت سے جسطرح کہ حضور کو تم سے یقین تھا تمنے کیا طبیعت با بدولت و اقبال بدین وجہ تمسے خوشنود و رضامند رہے - اگر سوائے ان کامون کے دوسرے کام بھی تمسے لئے جاتے تو اون کامون کو بھی تم بخوبی انجام دے سکتے تھے اور جو کہ قدیم سے تعلق ڈیوڑھیات کا تمہارے گھرانے مین چلا آتا ہے تم نے اپنی باپ کے لیاقت اور قدامت کو پوری طور سے بتادیا اور اپنی لیاقت کا بھی ثبوت پورا ظاہر کردیا علاوہ ازین محلات کے جاگیر کا بھی جو تمنے انتظام کرکے آمدنی کو ترقی دی اور رعایا کو خوش رکھا یہ امر مزید تر تمہاری کارگزاری کا باعث ہوا بنا برٔ علیہ یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو باعث اعزاز سمجکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۸ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہٗ بقلم حافظ یوسف میر منشی دبیر الملک۔

اسی ایام مین خانصاحب محمد آصف خان پرگنہ علی گڈہ کی ناظم مقرر فرمائی گئی اور صاحبزادہ محمد صابر علیخان اولاً پرگنہ مذکور کے پیشکار تھے وہ بعدہٗ پرگنہ سروبج کی منصفی پر مامور ہوئے سید وحید الدین صاحب نائب ناظم عدالت دیوانی پرگنہ چھابڑا گوگور کے منصف ہوئے اور بجائے انکے حافظ عبدالقادر مامور ہوئے شیخ وحید احمد نائب وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی مشرقی راجپوتانہ تحصیلداری پرگنہ سرونج پر مقرر ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ

۱۳۰۹ھ ہجری مطابق پنجم اگست ۱۸۹۱ء یوم چہارشنبہ جشن سالگرہ بندگان فیض گنجور دام اقبالہ خاص دیوان خانہ مین چار بجے دن کے ایک دربار عالی شان منعقد ہوا - اِس دربار مین جملہ صاحبزادگان والاشان و جاگیرداران و معززان و اہلکارانِ ریاست بلباس ہاے رنگین حسب دستور قدیم مجتمع تھے بعد ادا ے رسوم سالگرہ جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ حضور کرامت ظہور مین نذرین پیش کین تو اب سلامی سر ہوئین اِس تقریب فرحت قرین پر مؤلف نے یہ قصیدہ لکھکے پیش گاہِ حضور والا مین پیش کیا ؎

زگم گشتن بہم جاے رسانم
سراغ خود بہ عنقاے رسانم

پیامِ شوخئ چشم سیاہش
غزالان را بصحراے رسانم

صبا خود مے برم از داغ دل نقشے
بعالم شمع آساے رسانم

دل از کف برد و نقد جان طلب کرد
باو گفتم بایماے رسانم

من آن سیلم کہ ہر خار و خسے را
کشان از رہ بدریاے رسانم

براے چشمِ مجنون سرمہ امروز
زگرد راہِ لیلاے رسانم

شہادت نامۂ خود را چو لالہ
بمُہرِ داغِ سوداے رسانم

چنان میگریم از ہجرش کہ آبے
زسر یک نیزہ بالاے رسانم

بسر پیچیدہ ام سوداے در دل
تنے بر تمناے رسانم ؟

فغانِ ناتوان دارم کہ اور ا ؟
بدشواری بلبہاے رسانم

خجالتہا بمژگانِ ترِ خویش
بعبدابرِ گہرزاے رسانم

بمن کے چرخِ مینائی ستیزد
کہ من سنگے بمیناے رسانم

ترنگے از شکستِ شیشۂ دل
بگوشِ سنگِ خاراے رسانم

کمندِ پیچ و تابِ نالۂ شوق
ببامِ چرخِ خضراے رسانم

دلم در سینہ بے ساقی کباب ست
بلب کے جامِ صہباے رسانم

بیفتد تا در و عکسِ رخِ یار
بہم قلبِ مصفاے رسانم

بہر نو رُستہ سروے در گلستان
خبر زان قدِ زیباے رسانم

دل بیتاب را مانند سیماب ‏ ‏ بآن آئینه سیما میرسانم
ز کنعان مے برم یوسف عزیزی ‏ ‏ قیامت بر زلیخا میرسانم
چو شانه هرچه بادا باد دستے ‏ ‏ بآن زلف چلیپا میرسانم
گرفتم با فرنگی زاده انسے ‏ ‏ دعا با گبر و ترسا میرسانم
سلام دل طپیده همائے بسمل ‏ ‏ به تیغش بے محابا میرسانم
منم نخچیر ناوک خورده ناز ‏ ‏ بقربانگاه خود را میرسانم
متاع کشور آسودگے را ‏ ‏ اگر خواهی به یغما میرسانم
سر عجز و نیازے از طپیدن ‏ ‏ بآن خاک کف پا میرسانم
ز نیرنگ و فسون او نویدے ‏ ‏ بر گلهاے رعنا میرسانم
نمک پرورده اشکست زخم ‏ ‏ او و راحت باعضا میرسانم
بکعبه میدمم ناقوس رهبان ‏ ‏ خلیلے در کلیسا مے رسانم
شمار آرم اگر من خود نسب را ‏ ‏ ز آدم تا بحوا مے رسانم
کلام خویش را در نفی و اثبات ‏ ‏ بحکم لا و الا مے رسانم
ملال از ناخنم دل مے خراشد ‏ ‏ باوج عرش غوغا مے رسانم
فلک با من خصومت مے نماید ‏ ‏ منش کے رنج و ایذا میرسانم
ز بیداد سپهر سفله پرور ‏ ‏ بر **نواب** خود را میرسانم
امین الدوله کز الطاف و عدلش ‏ ‏ من این فرمان بطغرا میرسانم
نهیب دولت و اقبالش از هند ‏ ‏ سوے سمرقند و بخارا میرسانم
ز استحکام دین او تزلزل ‏ ‏ ببام و طاق کسرا میرسانم
بآب تیغ اسلام توئیش ‏ ‏ بنائے لات و عزا میرسانم
سکندر شد یکے آئینه دارش ‏ ‏ من این حیرت بدارا میرسانم

کفِ بحرِ نوالش گر زند موج
ہم لولوئے لالا میسر سازم

از و من ہر چہ خواہم بخشد امروز
نے گویدکہ فردا میسر سازم

لوائے نصرتِ او گر بر آرم
شکست از وے باعدا میسر سازم

زگلشن زارِ خلقش بوئے آرم
بمغزِ ناشکیبا میسر سازم

ازان قندے کہ بشکستم بہ حرفش
بطوطی شکرخا مے رسانم

خبر از بذلِ دستِ زرفشانش
بہر اعلےٰ و ادنا مے رسانم

زباغِ مدحِ او گلدستہ بستم
برنگِ تحفہ ہر جا مے میسر سازم

ضیا زین آفتابِ عالم امروز
بشامِ اہلِ دنیا مے رسانم

ملایک لب بامین مے کشایند
سخن را بر ثریا مے رسانم

فزونش باد عمر و جاہ و اقبال
نویدش روز و شبہا میسر سازم

بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ ۱۸۹۱ء یوم یکشنبہ میجر تہار نٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فایزِ دار الریاست ہوئے اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔ بابو نایک راؤ صاحب ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ جو کہ بحصولِ رخصت سہ ماہ و پانزدہ روز بجانب پونا گئے تھے مراجعت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ ششم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء یوم آدینہ وقت مغرب میجر تہار نٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک معاودت فرمائے چھاونی دیولی ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر روز شنبہ نو بجے دن کے مولف کو پیشگاہ سرکار والا سے بنظر مزید قدردانی عزت افزائے خلعت ہفت پارچہ و صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ مولف نے بتقریب عطائے خلعت بطور شکریہ یہ قطعہ عرض کرکے حضور مین پیش کیا قطعہ

بخشی تو پر و بال بہر بے پر و بالے
بے پاؤں کہ از تو بعالم سر و پا یافت

دستِ کرم تست گہر بار سحابے
شہرت ز کجا تا بکجا او بسخا یافت

آنکس کہ بلب شکوہ از بخت سیہ داشت
از پرتو مہرِ تو چو خورشید ضیا یافت

بے شبہ بر و سایۂ الطاف تو بود ست
این فیضِ سعادت کہ پر و بال ہما یافت

تا کس که سرِ خویش ز درگاہ تو پیچید — ذلت ہمہ جا یافتہ عزت بکجا یافت
احسانِ ترا آنکہ نیاورد بجا شکر — رائش بصواب بےشرم بلکہ خطا یافت
کلکم کہ ثنا گفتہ و مشغولِ دعا شد — تاثیرِ قبولے ز خدا او بدعا یافت
بر مسندِ اقبال تو باشے متمکن ہر دو — بدخواہِ تو بود آنکہ در آفاق سزا یافت
دامان کرمہائے تو ہرگز نگذارد — حاجت نہ برد آبروا ز بخت ترا یافت

انہی ایام مین باہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ بنظرِ رفاہ رعایا و برایائے دیہات ٹونک و علی گڈہ کا دورہ فرمایا - ٹونک کے دیہات مین سات مقام کئے ہر مقام پر بطلبی پٹیل و پٹواریان و صیغہ داران و دیگر رعایائے و برایائے مواضع کے دکھہ درد کا حال دریافت کیا جس کسیکا استغاثہ پایا اوسکے انصاف کیلئے احکام تحریر جاری فرمائے بعض کے استغاثہ کو محکمہ مقتدرہ کونسل مین اور بعض کے نظامت ہائے پرگنات و صیغہ جوڈیشل مین تفویض کئے اور بعض مقدمات کو بنفس نفیس طے فرمائے نا ظمان ہر دو پرگنات بھی ہمراہ حضور رہتے پرگنات ٹونک مین (۴۲) مقدمات اور پرگنہ علیگڈہ مین (۵۰) مقدمات فیصل فرمائے - پرگنہ ٹونک مین (۲۵۵) اور پرگنہ علی گڈہ مین (۹۲) دیہات کے رعایا کا حال دریافت فرمایا گیا - چار مواضع اور دس چاہ جدید پرگنہ ٹونک مین اور ایک موضع اور چار چاہ جدید پرگنہ علیگڈہ مین اندرین دورہ آباد اور کندہ ہوئے - اور پرگنہ علیگڈہ مین ایک تالاب شکستہ کے درستی عمل مین آئی - چونکہ ہر دو پرگنات مذکورہ بالا مین لکڑی کم ہے خصوصاً درخت انبہ نہایت ہی کم ہے اس خیال سے حضور والا نے اشتہارات توسل نظامات جاری فرمائے کہ ہر ایک چاہ کے مالک کو ترغیب دلائی جائے کہ اپنے اپنے چاہات پر چار چار پانچ پانچ درخت انبہ لگائین اور اوسکے اثمار سے مالکان چاہات فائدہ اوٹھائین چنانچہ اس حکم سے اون لوگون نے اطلاع پاکر تعمیل حکم مین کوشش کی -

اسی ایام مین حضور والا نے حسب مشورہ کپتان (ٹی - سی - پیرس) صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ریاست ہذا رقم بقایائے دار الریاست جو کہ سالہا سال سے ذمہ اسامیان و کاشتکاران دیہات ہر چہار پرگنات مفصلہ ذیل واجب الطلب تھی تخمیناً ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے بدین تفصیل معاف فرمائے -

پرگنہ نباہیڑہ	پرگنہ سرونج	پرگنہ چھبڑہ	پرگنہ پڑاوہ -
[illegible] ۳۰۰۳ پائی	[illegible] ۹ ر ۹ پائی	[illegible] ۱۲ ر ۹ پائی	[illegible] ۱۲ ر ۹ پائی

اسی ایام مین مؤلف کا دیوان اُردو مسمی بہ خیابانِ خیال (١٣٠٥ھ) مطبع محمدی ٹونک مین طبع ہوا چنانچہ قطعہ تاریخ سن طباعت انکا گوہربار سر آمد شعرائے مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی یادگار ہے ؎

کرد تصنیف دو چہ دیوانے
آبروِ شاعرِ سخن آرا

سال طبعش اسد زعم کردم
مصدرِ الفت و محبت زا
١٣٠٩ھ

اسی سال مین شادی و رخصت از جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شرر با حبیبہ رضیہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ بعد حسنِ احتشام و کروفر بالا کلام معرضِ ظہور آئی - چنانچہ قطعہ تاریخ اندرین تقریب سر آمد شعرائے مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی سے یادگار ہے ؎

شرر کو تیرے افضال و کرم سے خالقِ اکبر
عروسانِ مقاصد کی ہمیشہ رونمائی ہو

بوقتِ عقد یہ دل نے کہا مجھسے بعید شادی
پئے تاریخ اسد کہدو - مبارک کتخدائی ہو
١٣٠٩ھ

اس تقریب رخصت قریب مین مؤلف نے یہ دو سہرے کہے ؎

سر پہ اوس مہرِ تجلی کے جو باندھا سہرا
بنگیا نور سے رشکِ یدِ بیضا سہرا

تو وہ ہے رشکِ قمر تیرے زیبا ہے
تاجِ خورشید کا طرہ ہو ثریا سہرا

سر سے لے تا بقدم کیون نہ بلائین جھک کر
شکلِ یوسف ہے تو اور فخرِ زلیخا سہرا

مہرِ تابان سے ہے تا رُخ مہِ کامل سے ہے جبین
شام گیسو سے سیہ نور کا تڑکا سہرا

گوری گوری تری صورت ہے بہو کا عارض
پیاری پیاری تری عادت ہے پیارا سہرا

آب و تاب اسکی بڑھی رخ سے ترے ای پرِ حسن
لہرین لیتا ہے بڑا صورتِ دریا سہرا

موئے سر شب مین تو ہے سُرخیٔ رخ رنگِ شفق
طُرّہ ہے نجم سحر نور کا تکا سہرا

ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جواہر سے چمک
اور بھی عارضِ پُر نور سے چمکا سہرا

شب نے یہ تیرے لئے انجم سے بنائی لڑی
روز نے نورِ سحر لیکے بنایا سہرا

ہوئی شادی سے مریضانِ محبت کو شفا
باندھکر آیا جو وہ فخرِ مسیحا سہرا

آبرو آیا نظر نور کا عالم سب کو
سر پہ نوشہ کے جواہر کا جو باندھا سہرا

سہرا دیگر

باندھا کس گلشن خوبی نے ہے سر پر سہرا
ہے جو رشکِ چمنِ خلد سراسر سہرا

جبکہ باندھا ہے یہ نوشاہ کے سر پر سہرا
ہو گیا زلف کی خوشبو سے معطر سہرا

پسِ رخ پر چرخ نگیون رنگ سے کھائے خورشید
رخِ روشن پہ ترے دیکھکے پُر زر سہرا

صدقے قربان یہ ہوتا ہے نہین ہٹتا ہے
کبھی نوشاہ کے سر پر کبھی رُخ پر سہرا

آج پیشانیٔ روشن سے جو سب چمکے انور
سلک ہو ہو کے بنے وہ ترے سر پر سہرا

نیک ساعت مین جو نوشاہ کے سر باندھا
اپنے بیگانو کی قسمت کا ہے اختر سہرا

تیرے رخسار سے وہ رشتۂ الفت سے بڑھا
کر جدا اس سے نہین ہوتا ہے دم بھر سہرا

باغ عالم مین رہین تا کہ عنادل اور گل
یا الٰہی رہے عشرت کا ترے سر سہرا

آبرو کی ہے دعا حق سے یہی شیر علی
کتخدائی کا مبارک ہو ترے سر سہرا

مؤلف نے یہ اشعار اندرین تقریب فرحت قریب لکھے۔

نغمہ باد کہ در چمن صدا آمد
شگوفہ آمد و گل آمد و بہار آمد

گشودہ باد صبا طرہ وان غنچہ بباغ
دماغ خوش دل و خرم بر و نگار آمد

فشاند غالیہ سنبل چنان ز طرہ خویش
ہوا ز نکہت آن نافہ مشکبار آمد

سبوئے غنچہ ز صہبائے رنگ و بو پر یافت
کہ گل بباغ بخمیازہ خمار آمد

دکان طرہ شمشاد نو بہار کشود
بامتحانِ صبا نافہ تتار آمد

دلم چو غنچہ بگلشن برائے سیر شگفت
کہ این از رہ تشویش خارخار آمد

جہان ز خرمی تازہ بست آئینہ
کہ دورِ جام می عیش بے شمار آمد

ز گرد رہگذرش چشم داغ بینا شد
کہ در چمن بتماشائے لالہ زار آمد

نشست شیر علیخان بہ تخت نوشاہی — ز بخت و دولت بیدار در کنار آمد
چو گل ز شادی نگنجد بہ پیرہن زیباست — کہ رنگ بزم عروسے چو لالہ زار آمد
سپاس خالق عالم کہ نوشہ ذی جاہ — سخن شناس و سخندان شعار آمد

قطعۂ تاریخ کتخدائی جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شیر من نتائج افکار محمد ابراہیم خان ساحر خلف منشی محمد خان نیشو ذاکتر داروغہ سارہ امیر گنج ؎

مبارک یہ شادی جناب شیر کو — خوشی جسکی ہر سمت ہم دیکھتے ہین
پئے سال اے رمز دل سے یہ نکلا — ہم زہرہ و مشتری اب ہوئے ہین ۱۳۰۹ھ
گر بیسہ نو سالہ بمیرد عجبے نیست — این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد

افسوس صد افسوس کہ بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے عین عالم شباب مین بعارضہ ہیضہ انتقال کیا۔ اس واقعہ جانکاہ و حادثہ ناگاہ سے علاوہ والدین کے ہر ادنی و اعلی کو سخت رنج و الم ہوا۔ چنانچہ شاعر نازک خیال سخنور بے مثال مولوی محمد غضنفر علیخانصاحب خلف الرشید مولانا محمد نجیب علیخانصاحب مرحوم و مغفور نے اس تعزیت مین یہ اشعار بطور مرثیہ کہے ہین اس مقام پر درج کیے جاتے ہین ؎

آیا سرور ساد و دین پرورا — گہر دستنا ساو گوہر درا
ستودہ بتار و پسندیدہ کار — ہزبر دلاور ہنر بران شکار
بجا دیدہ مانی بکام و بجاہ — نیاید دگر گو بگیتے بر تو راہ
پس از زندگیش راہ اسلام و دین — کہ پیکرش بندگی شد ہمین
بعہد حق غضنفر دمے گوشدار — کہ دارد گلہ از کف روزگار
ہمانا کہ نیرنگ گردون دون — بکار آورد بازئے واژگون
گہر را ز دریا بخاک آورد — درون صدف زیر خاک آورد
برد آب گوہر بزیر غبار — سزاوار دُرا کند خاکسار

گلستان سپارد بدستِ خزان ز بلبل بگلشن نماند نشان
بخشد چو ناچار چیزے بکس بناگاه بستاندش باز پس
نه عهد استوارش نه پیمان درست وفالیش همه روسپی وار سست
نه آهنگِ آزرم نه روے مهر برافروخته جوینده چهر
برآهیخته تیغِ تیزِ تحسّر رسیده جهان را ببالاے سر
سروکار او جز بخونریز نیست بکس جز بدش خیز و آمیز نیست
سزاوار رفتن همه خوے اوست سراسر زبونے به نیکوے اوست
کُشن بازیش زنده کردن هلاک فلک پایگان را سپردن بخاک
ز شاهانِ بافر و فرتاب و جاه ز کشورکشایانِ انجم سپاه
ز گردان و مردانِ با نام و ننگ ز پیلانِ هیجا و شیرانِ جنگ
ز پیغمبرانِ گرامی نژاد نمایندگانِ رهِ دین و داد
ز خورشیدرویانِ عابدفریب بیغمابرانِ قرار و شکیب
ز دلدادگان وز وارستگان بزنجیرهٔ گیسوے بستگان
دگرها که باشند از هر گروه همه گرچه بودند بر پا چو کوه
بانجام جاے همه شد مغاک رسیدند از دست جورش بخاک
دریغا که از چرخ وارون خرام همین است پایانِ گیتی تمام
خردمند داند کزین چاره نیست وزین بر فلک هیچ پیغاره نیست
که این شیوه اش در سرشت آمده نه از خوارش و کار و کشت آمده
همانا که یزدانِ دانش فروز ز شب روز و هم شب بر آرد ز روز
ازین شادی و غمِ دونِ جهان کند بندهٔ خویش را امتحان
اگر بنده پوید براهِ رضا دهد برترین پایگاهش جزا

بدنیا و بهتر ز نیش بدل
بغیر جمیلش باجر جلیل
زهی داد گر پاک و برتر خدا
یگانه بذات و یگانه صفات
برین لاکای سد درِ با خرد
توانی که این صدمه نا بکی
همانا بجز خواست تقدیر نیست
بنا چار باید بآن ساختن
گرفتن پسندیده راهِ شکیب
بفرمانِ یزدان بایسته بود
بتسلیم حکمش رضا خواستن
وگر غم بود خشم بر کردگار
چو اینست معنی غم در نهان
گناه تو آمرز دا مرزگار
نه بینی کسی انچه دلخواه نیست
بگوییم فلک جانستانی بدست
پسر جوانی معین زاده
یعنی سیدان ۱۲
ببین گلبنِ گلشنِ نستری
ندیده جهان را جهان تیره کرد
پدر را ز غم داغ بر دل نهاد
دریغا که هنگام عیش و طرب
بعقبی بپی نوش بخشد محل
شود بنده را بنده پرور کفیل
همه دور از ضد و همسر خدا
بری از مکان و بری از جهات
نشاید ترا پیش گه روز بد
که آمد بر ان صاحبِ فرّهی
که بر دفعِ آن هیچ تدبیر نیست
بآسانی کار پرداختن
ز رفتن ازین بر فراز و نشیب
بشائستگی سر نهادن بزد در
ثباتِ قدم بر قضا خواستن
که شد غیر دلخواه زو آشکار
غم و کفر گو یا بود تو امان
ترا دارد از هر الم بر کنار
که جز نورِ ایمان بتو راه نیست
دریغا که مرگِ جوانی بدست
بباغِ معین سرو آزاده
شگفته گلے گلستانِ شے
بدردِ درون چشمها خیره کرد
بمادر ز خون سیلِ ماتم گشاد
بماتم سیه گشته مانند شب

دریغا که آن نوعروسش بغم — چه بازار افتاده اندر حرم
دریغا دریغا عمرِ او بیوگی — پئے صبر آموختن شیوگی
ہمین سان براعمام وخویش وتبار — زغمہا بانبار اُفتادہ بار
ہمہ راخدا صبر روزی کناد — زنیکوترا زوے نمایاد شاد
بیامرزد آن کوچ فرسودہ را — بنجشد لفردوس آسودہ را
سراسر وراداد ودانشش ورا — ندانم کہ من چون ستایم ترا
تو در چارگانہ صفاتِ کمال — نہ برگشتہ از رہ اعتدال
بہرانچہ گفتم تودانا ترمی — لبضبط فضائل توانا ترے
نہ پندارمت صبر نگذاشتی — نہ بے شرع گہ گام برداشتی
ولیکن برآئینِ اہلِ جہان — برون شد زکلکِ غمِ داستان
خدائے بشادی زداید غمت — نشد بردلِ ریشش زام ہمت
بنجشد ترا پاک نعم البدل — دہد انچہ داری زیزدان امل
بود دوستت شاد وفرخندہ کام — عدوئے تو بادا بخوارے مدام
بحقِ محمد علیہ السلام — بآلہ واصحاب والاحترام

بتاریخ مذکورہ بالا سنہ صدر خانصاحب محمد مستجاب خان خسر جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر صیغہ پولس پرگنات نے بعارضہ ہیضہ انتقال کیا۔ اسی تاریخ مؤلف کی ہمشیرہ کلان نے بامراض چند در چند اس جہان فانی سے بملک جاودانی جنت اقامت باندہا جناب ممدوحہ خاندانِ قادریہ مین حضرت راج شاہ صاحب سوندہوی کی مریدتہین اونکے خاندان کا یہ شجرہ ہے

شجرۂ عالیۂ خاندان قادریہ

حمد بیحد بذاتِ پاک احد — ہست اولم یلد ولم یولد
ہر گیاہے کہ از زمین روید — وحدہٗ لاشریک میگوید
میسزد بانگ فکر از ہر سو — نغمۂ لا الٰہ الا ہو

هرچه بینی همه بطاعت او ‌ ‌ ‌ مرغ و ماهی ست در اطاعت او
کرد پیدا بلندی و پستی ‌ ‌ ‌ خالق نیستی و هم هستی
نیست را هست میکند در دم ‌ ‌ ‌ هست را باز می برد بعدم
خاک را می برد بعالم پاک ‌ ‌ ‌ پاک را خوار میکند چون خاک
جابجا نور اوست جلوه نما ‌ ‌ ‌ چشم باطن بود اگر بینا
نور او بود ذات پاک نبی ‌ ‌ ‌ نام پاکش محمد عربی
باعث آفرینش افلاک ‌ ‌ ‌ شد ملقب به سیّد لولاک
قصر عرش ست شه نشین او ‌ ‌ ‌ آسمان برین زمین او
بام نُه چرخ ست آستان او ‌ ‌ ‌ طارم لامکان مکان او
اشرف الانبیا حبیب خدا ‌ ‌ ‌ سرور کائنات صلّ علی
یعنی از بهر آن رسول زمن ‌ ‌ ‌ پدر مادر حسین و حسن
پس پی حضرت علی که نبی ‌ ‌ ‌ بهر آن گفت لحمک لحمی
وز برای حسین لب تشنه ‌ ‌ ‌ غرقهٔ آب خنجر و دشنه
با امام انام زین عباد ‌ ‌ ‌ به شه باقر خجسته نهاد
از پی جعفر امام امم ‌ ‌ ‌ سوی کاظم شه عالم
پس پی حضرت امام رضا ‌ ‌ ‌ بهر معروف کرخی والا
بحق حضرت سری سقطی ‌ ‌ ‌ بهر شیخ جنید بغدادی
پی شبلی که هست راهنما ‌ ‌ ‌ با بوالفضل افضل الفقرا
با بوالفرح شیخ طرطوسی ‌ ‌ ‌ معدن علم و مخزن معنی
از پی بوالحسن علی که ازو ‌ ‌ ‌ هست هنکار را کمال گرد
از پی بوسعید مخدومی ‌ ‌ ‌ بجناب محیّ دین نبی

از پئے آنکہ عبد رزاق ست — در فنِ فقر بس بر طاق ست
بابو صالح آنکہ کان صفاست — صلحا را ہمہ درش ماواست
بعدِ تو بصدر محیِ دینِ ما — بعدِ آن سیّدِ محمد را
از پئے سیّد حسن خواہم — بحقِ سیّدِ محمد ہم
پس پئے سیّدِ علیِ ولی — بعبادات سیّد موسی
از پئے آنکہ سیّدِ حسن ست — بطفیلش کہ سید احمد ہست
پس بشیخِ جہان بہاؤ الدین — رہبر و رہنمائے دینِ متین
از پئے شیخ ایرج ابراہیم — شاہِ ملکِ صبوری و تسلیم
پئے شیخ محمدِ مسکین ہم — بعدہ شیخ زمان ضیاء الدین
پس بشاہِ جمال نیک خصال — بعدِ سید محمدِ خوشحال
بعدِ شیخ محمد افضل ما — بطفیلِ محمدِ یحیے
پئے شاہ محمدِ فاخر — شاہ اوحد پیش کہ شد طاہر
پس بشاہ غلام جیلانے — از پئے اسمعیل لاثانے
بہ نیاز فقیر بے توقیر — کہ منم راج شاہ پر تقصیر
قلم عفو کش بعصیانش — چاک کن نامۂ گناہانش
قادرِ مطلق ست ذاتِ تو — کرم و عفو از صفاتِ تو
ہست لطف تو عام و ہر دم — چہ تعجب گناہ بخشی اگر
راج شاہا رہِ رضا برگیر — کہ بود بر رضا طریقِ فقیر
قول روزِ الست دارے یاد — گفتہ بودی بلے تو اے ناشاد
پس ہمہ کار خود بدو بگذار — بندگی کن ترا بحکم چہ کار
بندۂ تو اگر نہ معبودے — بودِ خود را بدان ہبا بودے

خاک شو پیش از آن کہ خاک شوی | تا ز جملہ گناہ پاک شوی
بر نیاید ز خاک آوازے | بس ہمین ست اندرین رازی

ایضاً

اے غنی ذاتِ تو از حمد و ثنا | در صفات واہمہ ہم نارسا
اے بری حمد تو از ادراکِ ما | شکرِ تو بیرون ز استدراکِ ما
نے توان آرم ثنایت در ضمیر | گر بتابد ذرہ بر مہرِ منیر
چون ثنائے تو شود از من ادا | تو شہنشاہے منم ادنے گدا
پس ہمہ بہتر کہ در درگاہِ تو | عجز ہا سازیم و سر در راہِ تو
ہر دمے ما با دلِ پُر سوز و ساز | التجا سازیم با عجز و نیاز
یا خدا بہرِ رسولِ مصطفےٰ | یا خدا بہرِ علیِ مرتضےٰ
یا خدائے لایزال ذوالمنن | از برائے خواجہ نامی حسن
از برائے خواجہ داود طے | آنکہ راہِ معرفت را کرد طے
از پے معروف کرخی شیخ دین | جائے او خلدِ برین باشد یقین
از برائے حضرتِ سری کہ او | یافت اسرارِ طریقت مو بمو
از پے شیخِ جنید بے مثال | از پے شیخ محمد خوش خصال
بہرِ آن کو در عبادت بغدادی بیگمان | گشتہ عبد اللہ نامے در جہان
بہرِ آن کانرا ابو اسحق نام بُد | در نکوئے بودہ است اندر انام
از برائے حضرتِ خواجہ حسن | ہاز کی آمد خطابش در زمن
بہر قطب الدین قطبِ دینِ ما | از پے عبد الکریم اولیا
از برائے خواجہ عبد السلام | آنکہ جائے او بود دار السلام
بہر صدر الدین والاشان نصیر | از پے شیخ شہاب الدین کبیر

بعدِ فخر الدین کبیر پیرِ ما … رہنما و پیشوا و پیر ما
از پئے حق گو شہاب الدین شاہ … بعد شاہِ بدر عالم دین پناہ
از پئے شیخ حبیبِ شاہ دین … کرد تلقین جملہ ہارا راہِ دین
از پئے شیخ بدیع الدین کہ آن … در جہان شد قبلہ گاہِ راستان
از برائے بو محمد با صفا … آنکہ بود از پیروانِ مصطفےٰ
از برائے عبد جیلی یا خدا … وز برائے شاہ نور باخدا
شاہ اوحد بعد آن اصحاب رخش … پس غلامِ شاہ جیلانی پیش
بعدِ اسمعیل مہے مولوے … آنکہ بودہ پیروِ دینِ نبے
از برائے انکسار خاکسار … یعنی عجزِ راج شاہِ جان نثار
رحم فرما اے خدائے ذو المنن … کن عطایش دردِ عشقِ خویشتن
غیر ازینش نیست یارب مدعا … کن عطا در عشق قطع ما سوا
زین جہانش خاتمہ بالخیر کن … وقت مرگش ترکِ حبِ غیر کن

اسی ایام مین جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر ماموں حضور پُر نور دام اقبالہٗ نے بمقام گلراج کنارہ رود بناس پر بنگلہ تعمیر فرمایا - جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی نے اوسکا یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

محمد خان بہادر کرد تعمیر … مکانے بر لبِ دریا خوش اسلوب
اسد کم کن سرِ آب از پئے سال … لبا زیبا لب تحفہ لبا خوب
۱۳۰۹ھ

اور اسی ایام مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے مشکوے دولت و اقبال مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد عباس خان نام رکہا گیا - چنانچہ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد نے یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ؎

چون محمد خان بہادر یافتہ … نور چشم از فضل و لطف کردگار
گفت از نفس سالِ تاریخش اسد … شاد ماند نورِ چشم با وقار
۱۳۰۹

حیف صد حیف اوس مولود مسعود نے بعمر سہ سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندہا (داغ محمدی)
۱۳۰۹ھ

مادۂ تاریخ رحلت ہے۔

بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء حسب الحکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ شفاخانہ قصبہ چہبڑہ مین بغرض رفاہ عام کہولا گیا چنانچہ شیخ انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چہبڑہ علاقہ ٹونک اسپیچ بابت افتتاح شفاخانہ یون تحریر فرماتے ہین۔ آے حاضرین جلسہ ہزارہا شکر بدرگاہ حق جل وعلی وسپاس بیحد وبیعدد بدرگاہ خلاق ارض وسما کہ ہمارے آقاے نامدار خداوند نعمت کسریٰ نصفت سکندر شوکت حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دام اللہ اقبالہٗ وضاعف اجلالہٗ کی رعایا پروری وعدل گستری شہرۂ آفاق ہے جیسی کچہہ غور وپرداخت ورفاہ رعایا وبرایا کی حضور لامع النور دام ملکہ کو مدنظر ہے۔ وہ اظہر من الشمس وابین الامس ہے۔ مین اوسکی تشریح اور بیان سے مجبور ہون اور اون سب کی شمار کو ایک مدت ومہلت درکار ہے۔ منجملہ اونکے قدرے قلیل جو اسوقت میری زبان پر ہین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ انتظام پیمایش مین کسقدر رعایت وآسایش رعایا کی مرعی فرمائی گئی ہے۔ ہزارہا بیگہ اراضی چاہی وبارانی وافتادہ جو عرصہ دراز سے کاشتکاران کی ذمہ بندہی تہی وہ سب ایک قلم علیحدہ فرمائی گئی۔ دوم رقومات ابواب خرچ وغیرہ جو کاشتکاران کے کہاتون مین زمان سابق سے بندہی چلی آتی تہی۔ وہ سب معاف فرمائین۔ سوم ہزارہا روپیہ باقیات سنوات عین المال لغایت سنہ ۱۹۴ف رعایا کو بالکل معاف ہوئی۔ چہارم حسب حیثیت دیہہ چہوٹے سے رعایا کو خوش دل فرمایا گیا۔ اور علاوہ اسکے طرح طرح کے رعایتین اس پیمایش مین رعایا کے واسطے رکہی گئی ہین۔ پنجم اجراے دستور العمل سایر سے کیسی کیسی آسانی وتخفیف حاصلات سایر مین تجویز فرمائین کہ روز اجراے دستور العمل سے جملہ تجار وبیوپاریان کمال شکر گذار وخوشدل ہین۔ ششم رقم مایہ وزن کشی خرید وفروخت مال جو قدیم سے مروج تہی وہ بالکل معاف فرمائی۔ ہفتم واسطے آسانی ورعایت تجار وبیوپاریان کے رقم راہداری فرمائی۔ ہشتم۔ واسطے بہبودی وآرام ورفع تکلیفات وداد رسی رعایا وحق رسی مظلومان ہر ایک محکمہ کے اہلکار وحکام علیحدہ مامور فرمائے تاکہ امورات رعایا ومعاملات رعایا کی بلا توقف درستی پذیر ہوتی رہین علی ہذا القیاس دیگر ہزارہا پرورش واقسام نوال بخشش عالیجاہ کی بحال رعایا مبذول ومرعی ہین اور صدہا چشمہ فیض خاص رعایا پروری کی نظر سے اجرا فرمائے گئے کہ جنکی آبیاری ممالک محروسہ رشک چمن وہمسر گلشن ہین۔ حاضرین جلسہ ہر فرد بشر کو بکمال خوشدلی وخوش اسلوبی شکریہ ادا کرنا واجب ولازم ہے کہ در نیولا بندگان حضور فیض گنجور حاتم نوال جم خصال نے واسطے حفاظت وآسایش خلق اللہ

کی قصبہ ہذا مین افتتاح شفاخانہ کا مدنظر کیا اور ڈاکٹر سید نجیب علی ڈاکٹر کو کہ جو نہایت سنجیدہ اور ذی علم ہوشیار تجربہ کار ڈاکٹر ہین مامور فرمایا - اور علاوہ صرفہ تنخواہ ڈاکٹر وغیرہ ملازمان متعلق شفاخانہ کے تیاری مکان و خرید ادویہ کے واسطے ہزارہا روپیہ کا صرفہ رعایا کی ہمدردی و پرورش کے خیال سے منظور کیا تباریخ امروز حسب الحکم دربار عالی اقتدار اس قصبہ چھترپور مین شفاخانہ کھولا جاتا ہے مین سب صاحبون کو یقین دلاتا ہون کہ اس شفاخانہ سے ہر خاص و عام سکنائے شہر و پرگنہ کو وہ آسایش و خوشی نصیب ہوگی کہ جو وہم و خیال مین نہین ہے اور چند روز مین مفاد اور آرام اس فیض عام کا ہر خاص و عام کے دل مین اچھی طرح سے جانشین ہوگا - مین اپنے آقائے ولی نعمت دام اقبالہ کی ترقی عمر و دولت و جاہ و اجلال کا صدق دل سے دعاخوان ہون کہ حق جل و علی حضور عالی جاہ کو باین عدل گستری و فیض رسانی و رعایا پروری عمر نوح و حیات خضر و اقبال سکندر سے بہرہ ور اور شادکام رکھے - اور نہایت خوشی ظاہر کرتا ہون کہ آپ سب صاحبون کو بھی بخلوص دل آقائے جہان پناہ کے فیض رسانی اور خاوندی اور عدل گستری کا کمال و بچشم شکرگزار اور دعاگو پاتا ہون فقط مورخہ ۱۳ - جولائی سنہ ۱۸۹۲ء

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری مطابق ہفتدہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء یوم یکشنبہ جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ بدستور سابق بڑے دھوم دھام سے بعرض ظہور آیا - اس تقریب فرحت قریب مین خاکسار نے یہ قصیدہ کہا ہے

آمد بہار تازہ و ترشد ز نو جہان — جوشش طرب بروئے زمین ست تا آسمان
موج ہوا ز لالہ احمر گرفت رنگ — در شبنم ست مرکز عنبر گہر فشان
کج کردہ است بر سر خود غنچہ طاقیہ — گل با رخ شگفتہ در آمد ببوستان
صبح بہار آئینہ را کرد پاک و صاف — تا رو نمائے ناز شود آفتاب ازان
در صحن چمن نمود نسیم از شگوفہ زرش — بادام مے زند ہمہ چشمک بمردمان
یک سو بنفشہ ریختہ سنبل بیک طرف — یک جانب ست نرگس و نسرین و ارغوان
آغاز در چمن گل سوری نشاط کرد — سوسن کشودہ است بصد آفرین زبان
لالہ پیالہ بر سر دست نہادہ است — تا آورد شراب طرب پیش میکشان
سرو ایستادہ است بیک پا بر آب جو — تا آب رفتہ باز بہ آید بجوئے آن
مستانہ قمری ست ازین بادہ بر ہوا — دیوانہ سنبل ست ز گیسوئے مہوشان

در نغمه است مطربِ بلبل غزل طراز — رقصیدنِ تذرو زکفِ مے برد عنان
برخاست از جلاجلِ هر برگِ گل نوا — در باغ دف نواز چو گشتند گلرخان
هر غنچه شد چو قمقمه لبریز از گلال — هر سمت گشت حوض پر از رنگِ زعفران
مالیده اند اهلِ گلستان برخ عبیر — از گرد رهگذار سخن فهم و نکته‌دان

مطلعِ ثانی

فرخنده ذات و عالی صفات و بلند شان — مقصودِ اهلِ عالم و مشهور در جهان
آئینه مے خورد قسم از صافیٔ دلش — از روے اوست جوهرِ والاے او عیان
با این ذکا و فهم چو او در زمانه نیست — گوے ربوده است بدانش ز بخردان
تحسین خرد همیشه کند بر شعورِ او — کلکِ ازل بوصفِ علاش تر زبان
در خدمتش کنیز بود زهره مشتری — مهتاب و آفتاب دو باشند غلامِ آن
روکش بفوج او نشود هیچ رستمے — در عالم از شجاعتِ او رفته داستان
برزم گوئیش دلِ سنگ ست آب آب — بر تخت گیرش ز عدو سر کشد فغان
مسند نشینِ محفلِ رفعت که از وقار — بر کوه بارِ صولتِ او آمده گران
خلقش چه نکهت ست که هم رنگِ بوئے گل — از وے بود همیشه تر و تازه غنچهٔ جان
سر پنجه باز راست کند از حمایتش — بندد چو صعوه در کنفِ عدلش آشیان
مائل شود چو خاطرِ او سوے بذل و جود — گردد تهی ز بخششِ او گنجِ بحر و کان
بهتر بود ز طولِ سخن مختصر کلام — سوے دعاے دولت و عمرش برم امان
یارب همیشه پرتوِ او باد دل فروز — کین شمع روشن ست عجب فخرِ دودمان

بتاریخ ہفتدہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق یازدہم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء روز پنجشنبہ اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی نے قائم دار الریاست ہوکر معہ میدان جیل و مطبع محمدی و سنٹرل اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا پھر واپس تشریف لیگئے - بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر

سنہ ۱۳۱۰ہجری مطابق بست و پنجم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء روز چہارشنبہ کپتان - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے سلامی اتواب حسب معمول عمل مین آئی - بعد چندے سنضت فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے - بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر مطابق یکم ماہ ستمبر سنین صدر، محمد مصباح الدین خلف وزیر الملک حافظ محمد یوسف میر منشی دربار ٹونک عہدۂ پرائیویٹ سکرٹری دار الانشار حضوری ممتاز ہوئے - پہلے اِس کام کو جناب حسن مرزا صاحب پرنسپل سنٹرل ہائے اسکول ٹونک انجام دیتے تھے - بتاریخ دہم ماہ صفر مطابق دوم ماہ ستمبر سنین صدر، روز آدینہ منشی محمد عبد الرحیم عرف تنا بخشیر وزادہ منشی محمد شجاع الدین منشی خاص حضرت وزیر اعظم بالقابہ شاگرد مؤلف نے بعمر بست و دو سالہ رود بجو واقع زنگ گدہ مین بہنگام طغیانی آب غرق ہوکر انتقال کیا - منشی مرحوم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۹ھ باصرار و استبداد دیوان اودکار سنگہ ٹونک سے زنگ گدہ پہونچا وہان چند مدت محکمہ سپرنٹنڈنٹی کے کام کو انجام دیا پہر بوقوع حسن کارگزاری عہدۂ نائب تحصیلداری پر مامور ہوا مگر قضا کا کیا چارہ - منشی مغفور خط تعلیق و نستعلیق مین مرا مشاق تہا گاہے ماہے شعر و سخن کیطرف بہی التفات ہوتا تہا چنانچہ یہ رنگ کلام ہے ؎

میرے دل کی اونہین خبر نہوئی
آہ منت کش اثر نہوئی

کاہے کو کرتے منت دربان
اے صبا تو ہی نامہ بر نہوئی

اپنے بیگانے دیکھنے آتے
اون کا شہرہ مری خبر نہوئی

دلبری مین ہے شہرۂ دلداری
اِس جزا کی تمہین خبر نہوئی

ماہ گیا پردہ ترا پردہ نشین
نگہ شوق پردہ در نہوئے

جب تمہارا قیام دل مین ہوا
جان آمادۂ سفر نہوئے

ہوگیا صور یے کے حق مین گجر
صبح محشر ہوئی سحر نہوئی

منہ چھپا جاتا دم مین پردۂ رخ
آہ عشاق رخنہ گر نہوئی

آنکھ سے ٹپکا اشک اے رسوا
یہ صدف قابل گہر نہوئی

دل کہان سے کوئی لائے ہر گھڑی
ناز جو تیرے اٹھائے ہر گھڑی

کون اون کی زلف چھیڑے دمبدم — کون ناحق مار کھائے ہر گھڑی
کیا بچے ایسا بھلا بیمارِ غم — جس کا دم ہونٹوں پہ آئے ہر گھڑی
صاف کیا تجھ سے کہیں احوالِ دل ہو — آتے ہین اپنے پرائے ہر گھڑی
کیون نہ اوس کو فخر ہو جسکو کہ تو — بزم مین اپنے بلائے ہر گھڑی
واہ رے اعجازِ چشمِ مستِ یار — ہر گھڑی مارے جلائے ہر گھڑی
دل سے نازک تر ہے خوئے فتنہ گر — کون اوسکو چھیڑے جائے ہر گھڑی
یون نہ میرے گل پہ ہر دم ہو فدا — یون نہ بلبل راگ لائے ہر گھڑی

آبرو اوستاد کی رسوا ہے مہر
کیون سخن شہرہ نہ پائے ہر گھڑی

اِسی ایام مین محمد مصطفےٰ مدنی واردِ دارالریاست ہوئے علاوہ عربی اشعار کے گاہے ماہے اُردو مین بھی فرماتے تھے جو یہان چند روز رہنے کا اتفاق ہوا تو چند غزلیات فرماکر مؤلف سے اون پر اصلاح لی چنانچہ اون کی یہ ایک غزل لکھی جاتی ہے ؎

تیرے عکسِ رخِ رنگین سے اے گل فصلِ گلشن مین — شفق پھولی نظر آتی ہے کیا پھولون کے خرمن مین
بہار آئی ہے گل ہنستے ہین کلیان مسکراتی ہین — نوا سنجانِ گلشن نغمہ زن ہین صحنِ گلشن مین
عنادل گل سے قمری سرو سے بیزار ہو جائے — قدم رنجہ جو فرمائے وہ گلرو صحنِ گلشن مین
نکیون حیران ہو اوسکو دیکھ کر مانیِ اندیشہ — تیری تصویر کا خاکہ غضب ہے رنگ روغن مین
ہوئی خیرہ نظر اہلِ نظر کی وقتِ نظارہ — ہے عالم برقِ تابان کا ترے کرتی کی چلمن مین
درِ دندان سے نسبت گوہرِ خوش آب کو کیا ہے — کہ ڈالے جاتے ہین موتی ہمیشہ اوسکے مخزن مین
صفِ مژگانِ قاتل سے مقابل ہو نہ تو اے دل — جری ہر اک نظر آتا ہے اِن بانکون کی پلٹن مین
مسی مالیدہ دندان کی صفت تیری کرے کیونکر — نہین ہے تابِ گویائی زبانِ برگِ سوسن مین
بدولت آبرو اوستاد کے مشہور ہے شہرت — وگرنہ دسترس تھی شاعری کے اسکو کب فن مین

اسی سال مین مرزا حسن بیگ لکھنوی وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی مغربی راجپوتانہ واقع اودے پور میواڑ نے انتقال کیا بجاے مرزا ئی مرحوم حکیم عبدالمجید خان وکیل سرکار معینہ رزیڈنسی جے پور مامور فرمائے گئے حکیم صاحب لالہ کلیان راے اسسٹنٹ صیغہ مال وکیل مقرر ہوئے اور بجاے اسسٹنٹ ماسٹر منشی رامچندر انگریزی دان کی تقرری عمل مین آئی انھین دنون مین لالہ پربھولال ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانۂ ٹونک جو کہ ایک عرصہ سے بعارضۂ وجع مفاصل سخت علیل تھے اونکو چند ماہ کی رخصت سرکار والا سے عطا فرمائی گئی اور بجاے لالہ پربھولال ماسٹر ڈاکٹر حافظ کریم احمد ہاسپٹل کی تقرری عمل مین آئی - بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ ہجری مطابق بست و ہشتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء یوم پنجشنبہ بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ نے دیوان خانۂ خاص واقع قلعۂ معلی مین دربار عظیم الشان باجتماع جملہ صاحبزادگان اہل خاندان وجاگیرداران ومعززان واہلکاران اعلی وادنی وسیٹھان وساہوکاران وچودہریان وقانون گویان وپٹیل پٹواریان ودیہات دارالریاست ہذا منعقد فرمایا اور روبروے دروازۂ دیوانخانہ حسب قاعدۂ دربار ایک کمپنی پیدل مع مین باجہ صف بستہ کھڑی کی گئی - دن کے دس بجے حضور پُرنور دام اقبالہ منظر باغ سے رونق افروز قلعۂ معلی ہوے سپاہیان وکمپنی مین باجہ نے سلامی ادا کی حضور والا داخل دیوانخانہ ہو کر زینت افزاے مسند زرین ہوئے - عالیجناب حضرت وزارت مآب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ نے حسب الحکم حضور والا ایک بہت بڑی اسپیچ سرکاری جسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے حاضرین دربار کو سنائی اور جملہ تقریر یا جو کہ بجواب اسپیچ حضوری حضرت وزیر اعظم بالقابہ ودیگر ممبران کونسل نے روبروے حضور والا ادا کین مؤلف تاریخ بجنسہ ہدیۂ ناظرین باتمکین کرتا ہے -

اسپیچ حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - جی - سی - آئی - ای - دام اقبالہ فرمانرواے ریاست ٹونک بدربار عام واقع

بست و ہشتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

حاضرین دربار تمکو آج کے انعقاد دربار کا شاید سبب معلوم نہین ہے اس سے پہلے مین چند امور ظاہر کرچکا ہون واضح ہو کہ جیسا

ایک مین بھی عاجز بندہ عاصی خدا تعالےٰ کا ہون - گر حاکم الحاکمین نے محض اپنے الطاف وکرم سے تمین مین سے انتخاب کر کے مجکو فرمانروا کیا کل رعاے ریاست جو میرے زیر حکومت ہے سب امانت خداوندی نے جو میری حفاظت اور سپردگی مین دی گئی ہے پس ابتداے مسند نشینی سے مجکو اسوقت تک اپنے ہر طبقہ کی رعایا وبرایا کی رفاہ وآسایش کا خیال ہمیشہ مرکوز خاطر رہا ہے چنانچہ ابتداے حکمرانی سے بحکم بادشاہ علی الاطلاق جلشانہ اپنی رعایا کے آرام کے لیے مین نے جدید انتظام جو کیے ہین اسوقت اونمین سے چند امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) محاصل مال کا کوئی دستور باقاعدہ نہ تہا باوجود کوشش رعیت کی آسودگی کچہ ترقی پر نہ تہی نہ محاصل کی افزونی تہی مین نے اپنی تجویز خاص سے لاکہون روپیہ صرف کر کے محکمہ بندوبست قایم کیا اور گورنمنٹ عالیہ سے ایک صاحب بہادر یورپین لایق افسر یعنی میجر ٹی سی پیرس صاحب بہادر کے خدمات منتقل کرائین - اور گورنمنٹ عالیہ بندوبست جاری کیا گیا یہ لاکہون روپیہ جو اس انتظام مین صرف ہوا محض اس غرض سے ہے کہ رعیت کو آسودگی اور محاصل اراضی کو ترقی ہو مین صاحب بہادر موصوف کی خدمات کا شکرگذار ہون کہ اونہون نے بکمال دلسوزی وعمدگی بندوبست کے کام کو قریب الاختتام پہونچایا۔

(۲) مین اپنے عموی صاحب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی کو نایب الریاست ووایس پریزیڈنٹ کونسل مقرر کرکہا ہے کہ وہ اپنے خدمات مفوضہ کو بہت اچہی طرح سے انجام دے رہے ہین آیندہ بہی مجکو اون سے امید ہے کہ وہ اس سے زیادہ اچہی طرح جانفشانی سے اپنی خدمات منصبی کو انجام دیوینگے۔

(۳) خداوند تعالےٰ کا حکم ناطق ہے کہ مشورہ مین خیر وبرکت ہے بلحاظ اسکے ریاست کی کارروائی کے لیے ایک مجلس شوری یعنی محکمہ کونسل سے مقرر کیا اور اس محکمہ کو جملہ محکمہ جات ریاست پر اعلیٰ قرار دیا اور اوسکے اختیارات کو وسعت کے ساتہ محدود کیا۔ چنانچہ ممبران کونسل معاملات مرجوعہ مین کامل غور وبحث کر کے اپنے حد اختیار مین حکم اخیر جاری کرتے ہین اور جو معاملات اونکے حد اختیار سے زائد میرے حکم اخیر کے قابل ہوتے ہین یا دہ اہم معاملات قابل مشورہ جنکو مین اپنے حکم سے کونسل مین بہیجتا ہون اونکو ممبران کونسل بذریعہ اپنی راے میرے حضور مین پیش کرتے ہین اونکو سنکر مین جو مقتضاے مصلحت سمجہتا ہون حکم اخیر نافذ کرتا ہون۔

(۴) میری مسند نشینی سے پہلے محکمہ جات عدالت کا انتظام قابل اطمینان نہ تہا نہ پابندی کسی قانون کی تہی اور اسوجہ سے

طریقہ انصاف مین بہت پیچیدگیان تہین بدین لحاظ مین نے ہر صیغہ جدا جدا یعنی عدالت فوجداری وعدالت دیوانی و نظامت تحصیل و محکمہ شریعت عزاو محکمہ اپیل مقرر کیا اور قوانین وضوابط برائے جس سے ضابطہ انصاف مین بہ نسبت سابق کامل سہولیت حاصل ہوئی اور آیندہ بہی بخیال آسایش رعایا مین قوانین ملکی کی ترتیب وتکمیل کرنے مین معروف ہون اور ہر وقت انصاف رعایا کا مجکو خیال ہے اور گورنمنٹ عالیہ سے جوڈیشل محکمہ جات کی نگرانی و درستی کے لئے ایک افسر تجربہ کار اور ہوشیار محمد نجف خان کو جو خاندان نواب کرنال سے ہین طلب کیا جس سے کارروائی محکمہ جات مین بہت کچہہ اسلوبی ہوگئی اور محمد نجف خان کی نسبت جیسے کچہہ کہ میرے خیالات اونکی تقرری کے ابتدا مین تہے کہ لایق اور اعلی خاندان سے ہین اور جوڈیشل کارروائی کا اونکو بہت تجربہ ہے بیشک اونہون نے اپنے آپ کو ایسا ہی ثابت کر دیا۔

(۵) علی ہذا القیاس پرگنات مین ہر قسم کا انصاف نہ تہا ناظم کی ذات پر منحصر تہا مین نے اپنی رعایا کی آرام کے لئے علاوہ ناظم پرگنہ کے محکمہ منصفی وفوجداری جدا جدا قائم کئے اور مال کے واسطے ایک ایک پیشکار واقف کار طریقہ بندوبست ہر ایک پرگنہ مین مقرر کئے اور نیز پرگنات مین گرداور وتحصیلدار جداگانہ مقرر ہوئے یہ سب صرف مین نے اپنی رعیت کے لئے گوارا کیا ہے تاکہ اونکو بہر نوع آسایش وآرام حاصل ہو۔

۶- صفائی شہر کا کچہہ انتظام اور قاعدہ نہ تہا حفظان صحت خطرناک حالت مین تہی مین نے بصرف دس بارہ ہزار روپیہ سالانہ کے بہ پیروی گورنمنٹی منظر رفاہ عام محکمہ صفائی اور میونسپلٹی قائم کیا اور میونسپلٹی کے ممبر بہی رعایا سے شہر مین سے انتخاب کئے گئے اور میونسپلٹی کے تہذیب اور کارروائی کے لئے ایک قانون کی اشد ضرورت تہی جس کو معبر دفیت تمام حسب رواج شہر بمشورہ کونسل مین نے ترتیب دیا اس سے بہت کچہہ سہولیت کارروائی کمیٹی ونیز رعایا کے لئے ہوگی اور اب شہر کی صفائی ترقی پر ہے اور آیندہ کو امید ہے کہ روز بروز صفائی کو زیادہ ترقی ہوتی جاوے گی مرزا احمد علیخان ممبر کونسل نے کہ جنکے تفویض یہ صیغہ ہے قابل اطمینان اس کام کو انجام دیا۔

۷- سابق مین انسداد واردات کے لئے صرف تہانہ دار پرگنات مین مقرر تہے محکمہ پولس قائم نہ تہا مین نے بنظر انتظام وواسطے حفاظت رعایا پرگنات مین محکمہ جات پولس قائم کئے اور بدمعاش ومجرمونکی گرفتاری وانسداد وارادات کے لئے بخوبی بندوبست کیا اور اکثر ڈاکو لوگ علاقہ ریاست سے نکالدیے گئے مجکو رعیت کے جان ومال کی حفاظت

کا ہمیشہ پورا خیال رہتا ہے صاحبزادہ محمد خان سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات نے اپنی خدمات کو اچھی طرح انجام دیا۔

۸۔ سابق اس سے پرگنات مین کوئی شفاخانہ تہا رعایا کو کمال پریشانی رہتی تھی اور بیماری مین کوئی ذریعہ عام لوگون کی صحت دوا کا نہ تہا مین نے محض اپنی رعیت کی رفع پریشانی و حصول صحت کے لیے اس اشد ضروری کام مین سالانہ بصرف کثیر گوارا کر کے باموری ڈاکٹران وغیرہ شفاخانہ جات پرگنات مین مقرر کیے اور او سکے متعلق سامان مع ادویات ضروری کا انتظام کیا گیا۔ جس سے بہت بڑی منفعت و تسلی رعایاے پرگنات کو حاصل ہوئی اور سواے اسکے دارالریاست و بعض پرگنات مین حکیم اور وید لوگ بہی عام علاج کے لئے منجانب ریاست علیحدہ مقرر ہوئے۔

۹۔ رعایا کی ترقی تعلیم کے لئے مین نے دل سے کوشش کی اور پرگنات مین اجراے مدارس کا حتی الامکان انتظام کیا گیا اور خاص صدر مین بصرف زر کثیر اسکول مقرر کیا چونکہ تعلیم بہت بڑا ذریعہ انسانی تہذیب اور شایستگی کے لئے ہے لہذا مین نے اپنی رعایا کو اس فائدہ سے محروم نہ رہنے کے لئے خاص ذاتی توجہ صرف کی اور اب فی الحال باضابطہ مدرسان و اجراے ضوابط و ہدایات جدیدہ و تکمیل نقشہ انضباط اوقات بتقید جماعت و مدرسین و انتظام تعلیم علوم شرقی رعایا کی تعلیم کی جانب زیادہ تر توجہ کی یہ سب امور اسواسطے کئے کہ تم لوگ اور تمہاری اولاد ذریعہ تعلیم سے مہذب و آراستہ ہو۔ مرزا احمد علیخان ممبر کونسل صیغہ مدارس نے اسکول کی کارروائی مین جو محنت اور مصروفیت ظاہر کی اس وجہ سے مین اونکی نسبت خوشنودی ظاہر کرتا ہون۔ اور جیسا کارگذار اپنے زعم مین اونکو مین نے خیال کیا تہا ویسا ہی پایا۔

۱۰۔ مین نے اسکول کے علاوہ مدرسہ اسلامیہ عربی موسومہ بمدرسہ خلیلیہ مقرر کیا طلبا اسلامیہ عربی کی اوس مین تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱۔ رعیت کی خبرگیری کے لئے مین نے پرگنات مین متواتر دورے کیے اور مقامات فرودگاہ پر رعایا کو مین نے طلب کر کے ہر ایک سے بذات خاص دکھہ درد اونکا باطمینان کلی پوچھا۔ اور کل حالات اندرونی رعایا سے واقفیت حاصل کر کے اوسکا تدارک کیا کل ریاست مین قدیم سے بیگار کا طریقہ ناجائز جاری تہا یعنی ادنی درجہ کی قوم رعیت سے ہر ملازم وغیر ملازم صیغہ دار و پٹیل و پٹواری و جاگیردار کو ہر قصبہ و گاؤن مین یہ اختیار تہا کہ بلا اجرت جو کام منظور ہوتا مثلاً آٹا پسوانا جنگل سے گہانس لکڑی منگوانا اور دو دو کوس بار برداری سر پر رکہوا کر ہمراہ خود لیجانا پاؤن دبوانا سائیس بنوانا پہرہ چوکی لینا پانی بہروانا ہر قسم کی خدمت لینا اور وہی۔ دودہ چارہ وغیرہ رسامان رسد کا بلاقیمت منگوانا اور ایک ایک دو دو دن بیل وغیرہ

جانور رعایا کے مفت اپنے کام مین پکڑ لینا وغیرہ وغیرہ مین نے بذات خاص ان ظلمون پر دورہ مین آگہی پائی اس طریقہ ناجائز پر مجکو نہایت افسوس ہوا اور یہ طریقہ ناجائز اپنی ریاست سے یک لخت مسدود کر کے اس جابرانہ طریقہ سے آزادی دلوائی اور اوس کی انسداد کے قواعد بذمہ داری اہلکاران وصیغہ داران دیہہ مقرر کئے گئے۔

۱۲- قدیم سے یہ رواج اس ریاست مین تہا کہ وقت تقریب نکاح کے اقوام ہنود کو ایک رقم نذرانہ بنام نہاذ دہرجنہ داخل کرنا پڑتی تہی اس رقم کی تحصیل بہی مین نے بنظر آسائش عام مسدود کی۔

۱۳- صدر ٹونک مین صیغہ تعمیرات وشہر کی آبادی کو زیادہ ترقی دی گئی اور رفاہ عام کے لئے شہر کے اطراف مین بیسیون میل سڑک تیار ہوئی اور سڑک کی دونون جانب میری توجہ خاص سے درخت پرورش کئے گئے جس سے علاوہ زیب وزینت شہر کے سلسلہ اندرونی وبیرونی تجارت کو بہی فائدہ ہوا اور آسائش عام علیحدہ ہوئی صحیح اندازہ کے ساتھہ مین کہہ سکتا ہون کہ سڑکون کی تیاری مین تخمیناً دو لاکہہ سے زیادہ میرے عہد مین صرف ہو چکے ہین اور تعمیرات سرکاری مزید بران ہے۔

۱۴- پہلے جیل ریاست کا بہت تنگ ومختصر تہا قیدیون کی حالت ابتر تہی اوس حالت کی اصلاح کے واسطے مینے ممالک مغربی وشمالی سے الہ آباد جیل کا نقشہ طلب کیا مطابق اوس نقشہ کے بصرف کثیر تعداد جدید جیل وسیع تیار کیا گیا جس سے قیدیون کو بوجہ وسعت مکان کے تکلیف نہین رہی۔ اور علاوہ اوسکے جیل کی کارروائی کے لئے ایک قانون مرتب کیا گیا جس پر عملدرآمد ہے اور قیدیونکو ہر قسم کے فن اور ہنر سکہلانے کا مینے انتظام کیا جس سے اکثر اشیاء جیل مین تیار ہوکر فروخت ہوتی ہین۔

۱۵- سال گزشتہ مین جو کہ بوجہ قحط سالی عام رعایا پریشانی کی حالت مین تہی اور غربا کو بہت زیادہ تکلیف رونما ہوئی تو مین نے بنظر رعایا پروری ہر ایک موقع مناسب پر صدر و پرگنات مین واسطے امداد قحط زدگان کارخانہ جات مرمت تالاب وچاہات جاری کئے اور خاص بمقام صدر کار تعمیر پرآمدہ کاکین بازار علی گنج باہتمام محمد نجف خان ممبر جوڈیشل بنظر آسائش اہل بازار وامداد رعایا قحط زدگان اجرا کیا گیا چنانچہ انہون نے میری منشا کے موافق اس کام کو بہت کوشش سے انجام دیا۔

۱۶- پرگنات سرونج- دجبیرہ وچہاوہ ونیاہیڑہ وغیرہ مین بوہرون نے سود در سود کے بارے کاشتکارون کو پریشان کر رکہا تہا اور کہاد وبیج اونکو وقت پر نہین دیتے تہے قرضہ کے دباؤ سے زمیندار لوگ ایسی سخت مشکلات اور دائمی افلاس

مین اسقدر گرفتار رہتے تھے کہ جس سے وہ وسیلہ کاشتکاری کو ترقی نہین دے سکتے تھے اور پیداوار اونکا کل قرضہ مین جاتا تھا مینے آمدنی ریاست سے اونکی تقاوی کے لئے انتظام کیا تخمیناً ایک لاکھ روپیہ سالانہ تقاوی و نقدی و غلہ و تخم ریزی و غلہ خورش و زرگاوان وغیرہ سے اونکو مدد کی جاتی ہے اس مدد سے وہ مصیبت اونکی رفع ہو کر ترقی و آسودگی اونکو حاصل ہوئی -

۱۷ - رعایت کاشتکاران پر ہمیشہ سے زیادہ تر مینے اپنے خیال کو رجوع رکھا ہے کیونکہ اونکی آسودگی باعث ترقی ملک ہے مینے اکثر اونکی دستگیری کی چنانچہ سابق اس سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ اپنی رعایا کو معاف کیا اور اب فی الحال ڈیڑہ لاکھ روپیہ مین نے چھوڑ کر بار بقایا سے سبکدوش کر دیا کہ اس سے بہت کچھ صورت ترقی و بہبودی عام رعایا ظاہر ہوئی اور وہ لوگ باطمینان و فارغ البال مشکور و ممنون ہو کر مصروف بکار ہوئی -

۱۸ - بعض مقامات مین بوہرون کی جانب سے ایک ایسا خراب دستور اور موجب کمال زیادتی نسبت کاشتکاران - جاری تھا کہ بوہرہ لوگ بعوض قرضہ خود چاہات و اراضیات تحت کاشت اونکے یہان تک کہ بال بچہ کاشتکارونکے رہن کر لیتے تھے اور پھر کاشتکار کو حق کاشت سے کہ وہی ذریعہ اونکی روزی کا تھا محروم کر دیتے تھے اور بدون رضامندی بوہرہ کے کاشتکار لوگ اولاد مرہونہ کی شادی نہین کر سکتے تھے مینے اپنے دورہ مین بنظر انصاف اس دستور ناجائز کو کہ بالکل نظیر اسکے قریب قریب بردہ فروشی کے تھے اپنی ریاست سے قطعاً مسدود کر دیا اور اونکی انسداد کے لئے احکام سخت جاری کئے اور کاشتکارونکی آزادی دلوائی - اور بوہرون کے قرضہ کی نسبت یہ انتظام کیا کہ دستور مقررہ ہے جتنا سود زائد تہا وہ کم کرا کر واجب قرضہ کی اقساط مقرر کرائین اور اختیارات تحت کاشت آسامیان مقروض آسامیان کو دلوادی جس سے میری رعایا کو بہت کچھ فائدہ حاصل ہوا -

۱۹ - بسالگذشتہ و پیوستہ پرگنہ نیماہیڑہ مین قحط نمودار ہوا مین نے بسال پیوستہ دس ہزار روپیہ رعایائے نیماہیڑہ کو معاف کیا اور بسالگذشتہ بوجہ قحط کے فی روپیہ دو آنہ یعنی ۲۵ ہزار کے قریب تحصیل بدین حکم ملتوی کی کہ سال آئندہ مین یہ دو آنے وصول ہون تاکہ رعایا کو ادائے محاصل مین آسانی رہے -

۲۰ - کوئی کاشتکار زمین پر جسوقت چاہ جدید کندہ کراتا تقریباً ۵ بنام نہاو پٹہ کے اوسکو قدیم سے نظامتون مین داخل کرنا پڑتے تھے اس رقم کی تحصیل بیجا مین نے بنظر آسایش عام مسدود کی -

(۲۱) اراضیات افتادہ مین جو کوئی دیہہ جدید آباد کرتا قدیم سے یہ دستور ریاست مین تہا کہ بنام نہاونا گر ۵ فیصدی ریاست مین اوسکو داخل کرنا ہوتے تھے بنظر آسایش مین نے اپنے عہد مین اس رقم کا داخل کرنا بہی مسدود کیا۔ تاکہ آبادی مین ترقی اور رعایا کو آسایش حاصل ہو۔

(۲۲) ناظمان و پیشکاران پرگنات کو بتاکید حکم دیا گیا کہ دیہات پرگنات مین بنظر حفاظت و نگرانی احوال رعایا سوائے موسم بارش کے پندرہ پندرہ روز تک تین مہینہ دربند پندرہ پندرہ روز دورہ کیا کرین اور جو امر باعث تکلیف و منافی امن و آسایش رعایا ہو اوسکو رفع کرین اور ڈائری یعنی روزنامچہ اپنی اپنی کارروائی کا لکھکر میرے ملاحظہ مین بہیجتے رہین مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سرونج نے اپنی خدمت منصبی کو اچہی طرح ادا کیا۔

(۲۳) دو سال سے بوجہ گرانی غلہ ملازمان ملکی و فوجی کی میرے حکم سے یہ مدد دی گئی کہ ہر ملازم کو بقدر تنخواہ دو دو ماہ بازار کے نرخ سے دو سیر زیادہ غلہ موجودہ ریاست وزن کرکے دیا گیا اور قیمت اوسکی بتدریج بارہ مہینے کے اندر لے گئی۔

(۲۴) فوجی انتظام جو کچھ اس وقت ہے وہ میرے حسب دلخواہ ہے فوجی معاملات کو ادنی سے اعلی تک مینے اپنی ذات خاص سے وابستہ کیا ہے اور ایک قانون کارروائی فوجی مین نے منضبط کرکے سنہ فوج مین دیا چنانچہ موافق قانون کی کارروائی فوج کے جاری ہے۔ صاحبزادہ حامد یار خان ممبر کونسل صیغہ فوج و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان جرنیل فوج کے کارروائی لائق اطمینان ہے۔

۲۵ - محکمہ سایرات مین عرصہ سے تخمیناً سو سوا سو اجناس سے زیادہ تر محصول وصول کیا جاتا تہا مگر مین نے بنظر آسودگی رعایا و ترقی و افزونی بیوپار کل اشیا پر محصول معاف کرکے صرف چالیس اخیار اجناس مندرجہ دستور العمل پر محصول رکہا اور علاوہ معافی محصول مذکور۔ راہداری چہدمی دیہات و رقم کاگلی و خرید و فروخت مویشی و مانپہ چرم پرٹ دور آمد روئی و زیرہ و اون نیز معاف کردیا جسکی تعداد خاص صدر ٹونک مین اٹھائیس ہزار تین سو اور پرگنہ چہبڑہ مین بسبب اجرائے دستور العمل جدید [illegible] اور علیگڈہ مین حسب دستور العمل ٹونک دو ہزار اور نیاہیڑہ مین لار جملہ [illegible] کی معافی عمل مین آئی یہ معافی خاص مین نے بلحاظ ترقی و آسایش و رفاہ عام رعایائے خود کی ہے رعایائے خود کی ہے تاہم آمدنی سایر مین پوری توفیر رہے اور نواب علی خان ناظم سایرات نے اپنی خدمت کو اچہی طرح انجام دیا۔

٢٦- ایسا پُرانا قرضہ متفرقات کہ جسکے ملنے کی کوئی امید قرضخواہان کو نہ تھی اور حساب بھی اوس کا مرتب نہ تھا مینے اشتہار دیکر اون لوگون کا قرضہ ادا کیا مزید برآن پُرانی باقی جو چلی آتی تھی سالوار کسیقدر رقم اوسکے لیے بھی معین کر کے بہت سا حصّہ اوس کا ادا کیا اِس کارروائی مین ونایک راؤ راؤ بہادر ممبر کونسل نے میرے حکم سے پوری مصروفیت ظاہر کی اور حساب وکتاب کو خوب درست کیا جس سے اِس کارروائی مین پوری مدد ملی -

٢٧- ریاست پر قرضہ کا بہت بڑا بار تھا اور خزانہ جمع اور خرچ ریاست کا کوئی انتظام قابل اطمینان نہ تھا نہ بجٹ سالانہ مرتب ہوتا تھا مین نے اپنی توجہ خاص سے ایک تجربہ کار لائق شخص ونایک راؤ کی خدمات گورنمنٹ سے منتقل کرائین اور خزینہ کا انتظام تفویض کیا ونایک راؤ راؤ بہادر نے اپنے کام متعلقہ مین عمدہ لیاقت کا اظہار کیا اور موافق میری منشا کے درستی حساب وکتاب خزینہ مین بابو نے بہت کوشش کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میری مصروفیت سے ایک بڑا حصّہ قرضے ریاست سبکدوش ہوگئی اور امید ہے کہ جو کچہ باقی رہا ہے خدا کے فضل سے وہ بھی جلد ادا ہو جائیگا -

٢٨- مینے اپنے چار برادران حقیقی کو ریاست کے بعض صیغہ جات پر مقرر کیا ہے صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر کو بکار نزول و ذخیرہ و کارخانجات وچندی و افسری سپاہ نظامیہ - و صاحبزادہ عبد الرحیم خان بہادر کو ناظم فوجداری - و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر کو ناظم پرگنہ ٹونک - و صاحبزادہ عبد الوہاب خان بہادر کو ناظم شریعت غرایہ صاحبزادگان بھی اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح انجام دے رہے ہین کوئی شکایت بکارروائی ضابطہ مین نے اونکی نہین سنی اور آیندہ بھی مین اون سے یقین کرتا ہون کہ وہ اپنے خدمات کے ادا کرنے مین اور بھی زیادہ کوشش کرینگے -

٢٩- سابق مین عہدہ داران کی تنخواہین بہت کم تہین مین نے اپنے عہد مین بہ نسبت سابق تنخواہ عہدہ داران ملکی مین دوچند بلکہ سہ چند کا اضافہ کیا کہ وہ اپنی خدمات مفوضہ کو خوش اسلوبی اور دیانت و امانت سے انجام دیوین -

٣٠- ہندوستان مین لیڈی ڈفرن صاحبہ نے بنظر ہمدردی و آسایش مستورات ہند تعلیم فن دایہ گری تجویز جاری کی بخیال رفاہ عام مینے بھی اپنی ریاست مین تعلیم مدرسہ نسوان جاری کیا اور میڈیکل سکول آگرہ مین اِس مدرسہ کی تعلیم یافتہ لڑکیون کو بنا بر تکمیل وتعلیم اِس فن کے روانہ کیا سنہ ١٨٨٥ع سے سنہ ١٨٩٦ع تک یہ صرف کثیر گوارا کیا گیا - سوائے اِس کے بیادگار صاحب والا شان کرنیل والٹر صاحب بہادر سابق اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مستورات کے علاج کے لئے مین نے ایک جدید شفاخانہ موسومہ بوالٹر ہسپتال خاص دار الریاست مین چھبیس ہزار روپیہ کے صرف سے تعمیر

کرایا جسکی بنیاد کا پتھر صاحب بہادر ممدوح نے دورہ کے وقت مین اپنے ہاتھہ سے رکھا تھا۔

۳۱- تصفیہ مقدمات رعایا کے لئے ابتدائی عدالت سے اپیل دکونسل تک کا محکمہ مقرر کیا گیا ہے اور آخر درجہ انصاف کا موافق قانون ملک کے مین نے مرافعہ کے لئے اپنی ذات کے اوپر منحصر کیا ہے اور بنظر رفاہ عام مین نے اپنے مرافعہ خاص کی فیس کو عموماً معاف کیا اور یہ سب مراتب مین نے اپنی رعایا کی رفاہ و آرام و آسایش کے لئے معین کئے ہین۔

۳۲- مزید برآن اپنے ملک کی نگرانی اور معاینہ کارروائی ملازمان ہر صیغہ کے واسطے روزنامچہ ہفتہ وار مہینے طلب کرکے ملاحظہ کرنا شروع کیا ہے انتظام مجوزہ مین اگر کوئی سقم پایا جاتا ہے یا رعایا پر کسی قسم کی خلاف ضابطگی کا اثر معلوم ہوتا ہے تو فوراً اوسکی اصلاح کیجاتی ہے۔

۳۳- اس موقع پر مجکو افسران ذمہ دار ریاست کی نسبت یہ بھی ظاہر کردینا ضرور ہے کہ ماتحتون کے کام پر نگرانی رکھنا اونکا اول فرض منصبی ہے صرف ماتحتون پر ہرگز کارروائی نہ چھوڑین گرداوری کے ذریعہ سے یا دورہ کرکے اونکے کامون کی جانچ پڑتال کرین اگر اونکی خدمت متعلقہ مین سقم یا نقص دیکھین فوراً اوسکا تدارک کرین اگر افسر بالا ایسا نکرین گے تو ناخوشنودی مزاج حضور اون سے ہوگی۔

۳۴- جلسۂ کونسل کی نسبت یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ مین نے اکثر ہدایتین ممبران کو کی ہین کہ کوئی ممبر ایک دوسرے کے صیغہ مین دخیل نہو کیونکہ ہر ممبر کو اوسکے حد اختیار کے اندر کارروائی ضابطہ اور تجویز اخیر کا اختیار دیا گیا ہے جب اوس ممبر کے صیغہ مین دوسرے ممبر کی دخل دہی ہوگی تو آزادرائے بھی ظاہر نہوگی انعقاد کونسل کے وقت یہ طے ہوچکا ہے کہ اس ہدایت کے خلاف کسی ممبر کی جانب سے عمل درآمد نہو۔ پس ممبران کونسل کو ضرور ہے کہ وہ ہرگز اسکو فراموش نکرین البتہ جو ممبر کو اپنے صیغہ کا کوئی مقدمہ کونسل مین پیش کرے اوس صورت مین بعد مباحثہ و غور کے وہ ایس پریزیڈنٹ اور ہر ممبر کو بلحاظ ایک دوسرے کے بیخوف ہوکر آزاد رائے دینا ضرور ہے ہر ممبر کو یہ لحاظ رہے کہ اوسکے اعلیٰ عہدہ کے ساتھ ایک بڑی جوابدہی لگی ہوئی ہے۔

۳۵- مین اپنی جملہ رعایا کو اطمینان دلاتا ہون کہ ریاست وحکمرانی کا کام بفضلہ تعالے بہ رہنمونی عقل مصلحت اندیش مین خود کرتا ہون میرے مزاج مین کسی شخص کو کچھ دخل نہین کہ سفارش کرکے کسی کی کاربرآری کراسکے یا تنگ کرے میرے برادران حقیقی

ودیگر اہل خاندان ومعززین واہلکاران کو ہرگز کسی امر مین سفارش یا ناواجب عرض معروض کرنے کی مجال نہین اور مین کسی سے مشورہ یا اصلاح بامورات ریاست سوائے ممبران کونسل کے جبکو کہ جُداجدا ریاست کے صیغہ جات کا کام مینے تفویض کیا ہے نہین کرتا - کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ اوس کا کام میرے دربار مین کسی کی بیجا سفارش یا ناجائز وسیلہ سے نکل سکتا ہے ہرگز ہرگز یہ بات نہین ہے - اور یہ بھی واضح ہو کہ کسی زبردست کی جانب سے کسی متنفس رعایا کو دکہ ہو تو وہ شخص براہ راست مجسے عرض کرنے کا مجاز ہے تم یقین سمجھو کہ اسقدر معروفیت ہماری محض تمہاری حفاظت اور آسایش وتمہارے انصاف کیلئے ہے -

۴۶ - مین نے اپنی پابندی اوقات کو روزانہ واسطے معروفیت ونگرانی کار ریاست کے منضبط کیا تاکہ جُداجُدا اوقات وایام منضبط مین ہر صیغہ کی نگرانی ومعروفیت ومعاملات وجوہ ریاست باطمینان ہو سکے -

۴۷ - مین اس کہنے سے بھی اپنے کو بازنہ رکہون گا میری ریاست قدیم سے گورنمنٹ حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا کی خیر اندیش اور دولت خواہ ہے میرے بزرگ فرمان روایان سابق نے جو سلطنت عالیہ برطانیہ کے ساتہ رسم عقیدت واتحاد جاری کئے تہے - مین ہمیشہ اوسکے مضبوط اور مستحکم کرنے مین دل سے کوشش کرتا ہون اور مین مع تمامی ریاست وخاندان ومتوسلین کے خدمتگزاری برٹش گورنمنٹ کو اپنا ذریعہ بہبودی جانتا ہون اور آئندہ بھی ہمیشہ خیرخواہی گورنمنٹ پر ثابت قدم رہون گا -

۴۸ - مین اب بیان سے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون کہ جس بنا پر یہ جلسہ دربار منعقد کیا گیا - واضح ہو کہ جب میری معروفیت ذاتی بکار ریاست کی اطلاع صاحب والاشان کرنل جی ایچ ٹریور صاحب بہادر سی - ایس - آئی - ایجنٹ گورنر جنرل راجستہان کو پہونچی تو صاحب بہادر موصوف نے بذریعہ خریطہ اپنی کمال خوشنودی کا اظہار کیا اور دوستانہ طور پر قیمتی الفاظون مین تحریر فرمایا یعنی صاحب بہادر مقدم الوصف اپنے خریطہ مین بدین خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہین کہ آپ نے جو بذات خود انتظام ریاست کیطرف توجہ کی ہے مجھے اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی —
—————— جس سے مجھے یقین ہے کہ ریاست کو اچھا ثمرہ حاصل ہوگا - اور گورنمنٹ عالیہ ہند اون رؤسا کی بڑی قدردانی فرماتی ہے جو واسطے فائدہ پہونچانے اپنی رعایا کے بذات خاص ریاست کے امورات مین کوشش کرتے ہین - پس مجکو دو سے اس خریطہ کے کمال انبساط اور خوشی حاصل ہوئی - صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بہونتا

کے اس مشفقانہ اور دوستانہ کارروائی کا شکرگزار ہوتا ہون کہ اُنھون نے ازراہ دوستی میری توجہ دمعروفیت سے بکار ریاست اپنی دلی خوشنودی کا اظہار کیا جس سے مجکو اور بھی زیادہ تر انتظام معروفیت بکار ہائے ریاست کا شوق پیدا ہو گیا اسکے ساتھ ہی مین دلی دوست میجر ای بی تہارنٹن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کا دل سے شکرگزار ہون کیونکہ یہ سب نتیجہ صاحب بہادر موصوف کے عمدہ مشورون اور نیک صلاحون کا ہے میری دلی دعا اور آرزو ہے کہ خداوند کریم ہمیشہ میری توجہ کو رفاہ عام رعایا کی جانب مستقل رکھے اور میری کوششون مین خیر و عافیت عطا کرے - امین یا رب العالمین-

بعد اختتام اسپیچ سرکاری عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل دربار ٹونک و دیگر ممبران کونسل و برادران حضور فیض گنجور نے روبرو حضور فیض گنجور منفصلہ ذیل تقریرین ادا کین

تقریر نائب صاحب بہادر

اے صاحبانِ حاضرین دربار آج کا دن بہت سعید و ہمایون ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت نے بہ سرپرستی خاص ہم سب کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور یہ اسپیچ جسکو مینے اسوقت بحکم حضور انور دام اقبالہ سنایا جسکا ایک ایک لفظ پر معنی ہے آپ سب صاحبان حاضرین دربار نے کمال غور و توجہ سے سنا ہوگا مین اس خوشی کے موقع کی سب کو مبارکباد دیتا ہون درحقیقت اس اسپیچ مین جو کچھ حضور والا نے ارقام فرمایا وہ قطعی داخل مصلحت و حکمت ہے اور اصلی مقصد اس کا فائدہ پہونچانا رعایا کو اور رفاہ عام و آسایش خلائق متعلق ریاست حالا و مالا ہے اے صاحبان حاضرین دربار اس ریاست خداداد کا سلسلہ حکومت قریبا اسی سالہا سے گزشتہ سے جاری ہے جسکے فرمان روایان کی اسوقت چوتھی پشت ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہین آپ سب صاحب اس بات کو یقین جانین کہ بعہد حضور نواب امیر الدولہ بہادر و حضور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم و مغفور و حضور نواب محمد علیخان صاحب بہادر جو کچھ انتظام علیہ آمد اس ریاست کا تھا وہ بے عنوانی سے ہوا وہ تمام انتظام [illegible] گیا اب بتائید ایزدی حضور عالیجناب مسند نشین حال یعنی حضرت امین الدولہ وزیر الملک

نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای دام اقبالہ و اجلالہ فرمانروائے ریاست ٹونک کا ہے جسکا سلسلہ حسن انتظام بموجب ہدایت گورنمنٹ عالیہ ہند سے صلاح و مشورہ صاحبان عالیشان پولیٹیکل افسران محض بتوجہ و مصروفیت ذاتی اعلی حضرت بندگان عالی ممدوح الیہ کے جاری ہے جسکو ہم سب دیکھ رہے ہین وہ بچشم صورت حال قابل تحسین و آفرین ہے الحمد للہ علی احسانہ کہ خلاق دو عالم نے ہمارے آقائے ولی نعمت کو اون مکروہات سے کہ جو خلاف دین و دنیا اکثر رئیسان و والیان ملک اپنی بڑی خواہشون کے پورا کرنے مین ایسے معروف ہوجاتے ہین جسکا نتیجہ اونکی ذات خاص کے لئے اور اونکی ریاست کیلئے بہت خرابیان پیدا کرتا ہے محفوظ رکھا بعوض اسکے ہمارے حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کے طبیعت کو نہایت سچے خیالات انصاف کے رفاہ عام کی آسائش رعایا کی ترقی و آمدنی ملک کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اب مین آپ سب صاحبان حاضرین دربار کی جانب سے بحضور عالیشان آقائے نامدار دام اقبالہ حضور والا کی پرورشون و عنایتون اور بندہ نوازی کا شکریہ خلوص دل سے ادا کرتا ہون اور اپنے التماس صدق مقال کے ساتھ مختصر کلمات مین دعا پر ختم کرتا ہون کہ قادر ذوالجلال و توانا ایسے حاکم منصف زمان عادل دوران کو تا ابد الاباد ساتھ سچے خیالات انصاف رعایا دریا کے اپنے ظل حمایت و عافیت مین رکھے اور مفسدین بد اندیش و بدخواہ کو ہمیشہ ذلیل و رسوائے دارین کرے آمین یارب العالمین

تقریر جسکو کہ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج نے منجانب افسران فوج ادا کی

بحمدہ سبحان اللہ تعالے و تقدس شکر ہے بارگاہ صمدیت کا کہ اللہ تعالی نے ہم لوگون کو زیر سایہ عالی پایا ایسے رئیس نامدار اور آقائے باوقار کے پرورش کیا کہ بنا بر رفاہ عام اور رعایا پروری کے طرح طرح کے قوانین اور ضوابط ارشاد فرمائے چنانچہ یہ ارشاد عالی کہ اس وقت جمیع پروردگان نعمت حضوری کے نسبت اور جملہ خاندان و منشیان حضوری و ملازمان و رعایا کے حق مین صدور پایا ہے رفاہ عام کی سراسر اصل و بنیاد ہے حقیقت یہ بندوبست ایک نعمت منجانب اللہ تعالی ہے۔ جسکا شکریہ اگر ہر سر موزبان ہو تو ادا ہونا محال ہے اور قلم دیدہ و دہن شکستہ زبان اگر ہزار نوک سے دوڑے

تصویر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ہندوستان آگرہ)

تو اوسکے شکریہ سے قاصر زبان ہو کر اپنی کوتاہی سے سیاہ رہے ہزار ہزار شکر اوس مالک کا کہ جس نے ہم لوگون کو خیرخواہانِ بے ریا ایسے ظل اللہ سے بنایا اور ہواخواہی اور خیراندیشی مین نشو و نما دیا اور یہ نعمت غیر مترقبہ عالی والی رعایا پرور گرم گستر کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر پہیلایا اور جیسے کہ عہد مبارک بندگانِ حضور انور دام اقبالہ مین عموم رعایا اور خصوص اہل فوج نے ترقی و آسایش حاصل کی ہے ایسی بہروزی و ترقی ہم لوگون کو پیشتر اس سے کبھی نصیب نہین ہوئی اللہ تعالے جلشانہٗ جمیع خیرخواہان دربار والا کو اصل مطالب دلی فائز کرے اور جمیع حاسدان ناخیراندیشان کو اونہین کی آتش حسد سے سوختہ رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

تقریر بابو و نایک راؤ۔ راؤ بہادر ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ

چونکہ میرا خاص تعلق حساب سے ہے اس لئے حساب ہی کے طریقہ پر آپ صاحبان کی خدمت مین نہایت مختصر گزارش کرتا ہون مین ریاست کے قرضہ کا حساب بار بار دیکھتا رہتا ہون تاکہ ادائگی و باقی ماندہ قرضہ کا حال روشن ہو کر کل بیباقی کی تدبیر کمین مددگار ہو جاوے یہی طور مجکو بلکہ ہر ایک شخص کو اپنے ذاتی فرایض کی نسبت برتنا لازم ہے کسیقدر ادائگی قرضہ ہائے سابقہ کی کر چکا اور کسیقدر کر رہا ہون اور کسیقدر مطلق باقی ہے یہ بلا معائنہ حساب کامل ادائگی کے راستہ پر سلسلہ وار قدم بڑہنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ اسلئے حساب روزانہ جانچنا ضرور ہے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اسپیچ مبارک مین ہمارے والی جناب نواب صاحب بہادر نے اپنے فرایض متعلقہ رعایا یعنی ہم سب کہ جنکو اللہ تعالی نے اونکی امانت مین سونپا ہے پر غور فرماکر حساب ادائگی کو اپنے رعایا کے روبرو تسلی کے لئے اظہار کیا اسکا شکریہ کل رعایا تہ دل سے ادا کرینگے خلق خدا سے تعالی تعدادی قریب چار لاکہ کے آسایش اور آرام اور بہبودی کی کوشش مین قدم بڑہانے کے لئے اسی طور وقتاً فوقتاً حساب کو جانچنا پر مصلحت ہے۔ بیشک حضور کی توجہ ذاتی و مصروفیت سے اس ریاست کا انتظام بفضل الٰہی ایسا عمدہ ہے کہ دیگر ریاستہائے اطراف مین ہرگز ایسا انتظام نہین ہے اور وہ اہل ریاست اس ریاست کے انتظام کی نظیر حاصل کرتے ہین جو میری خدمت خفیہ کی نسبت خوشنودی مزاج والا کی ظاہر ہوئی۔ اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ نمک خوار کو نمک حلال سے ادا کرنے کی کوشش مین ہمیشہ اپنی ناقص عقل کے موافق مصروف رہتا ہون اور آیندہ رہون گا قرضہ ریاست کی بیباقی اب قریب سب

ارزانی نرخ افیون وقلت بارش کی وجہ سے رعایا کی سقیم الحالی ہوتی تو جو روپیہ بذریعہ تقاوی بغرض امداد و بہبودی ہر ایک قسم رعایا کے قریب ڈہائی لاکہہ کے لگایا گیا وہ قرضہ مین ادا ہو کر کل بیباقی ایک دو سال مین ہو جاتی لیکن قرضہ کی سبکدوشی حاصل کرنے سے رعایا سقیم الحال کو مدد پہونچانے کا ثواب زیادہ خیال کیا گیا اللہ تعالے جناب نواب صاحب بہادر کو ہمیشہ اپنی نعمتون سے سرفراز کرتا رہے -

تقریر مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ

اے حاضرین دربار اس اسپیچ مین حضور پرنور دام اقبالہ نے ارشاد فرمایا ہے امید ہے کہ حاضرین دربار اسکو ہمیشہ یاد رکہین گے اور ٹونک کی تاریخ مین یہ آج کا دربار بطور یادگار زمانہ ہوگا اس اسپیچ مین حضور نے اپنے عہد معدلت مہد کی جن کارروائیون اور انتظامات کو مختصر طور سے بیان فرمایا ہے اس کی تصدیق کرنے مین کوئی سمجھدار انکار نہین کرسکتا یہ جو کچہہ سنا گیا ہے یہ وہی باتین ہین جو ریاست ٹونک کی خوش نصیب رعایا اپنی آنکھون سے دیکہہ رہی ہے آخر یہ کسی غیر ملک کا تذکرہ تو نہین ہے کہ جسمین شبہہ کی گنجائش ہو اس موقع پر حضور کی طبعی اور جبلی خوبیون کو مفصل بیان کیا جائے تو محمول اور خوشامد اور مبالغہ گوئی کے ہوگا حالانکہ میرا یہ عرض کرنا کچہہ شاعرانہ مدح طرازی نہین ہے کہ جسمین مبالغہ کا احتمال ہو اور خدا نکرے کہ ہم لوگ درباریون مین شمار ہو کر جہوٹے خوش آمدی کہلائین اور دربارون مین جہوٹ بولنے کی عادت اختیار کرین یہ حضور محتشم الیہ کی کمال خسروانہ خاوندی ہے کہ اپنے اس تذکرہ تجاویز انتظام ملکی مین اپنے اپنے محل اور موقع پر ہمارے مشورہ انتظام اور انجام دہی خدمات کے متعلق اسقدر خوشنودی مزاج کی اظہار فرمائی ورنہ ہم کیا اور ہماری خدمات کیا اگر فرض کیا جائے کہ ہماری ذاتی لیاقت اور معلومات کو اس ریاست کے انتظام ملکی مین کچہہ دخل ہے تو بہی ہم چندان قابل ستایش نہین ہین مثلاً اگر خانصاحب محمد نجف خانصاحب ممبر صیغہ جوڈیشل مین پسندیدہ انتظامات کی صلاح کار اور مشیر قانونی رہے یا بارنیہ قرضہ کے انتظام اور خزانہ کی حالت کی درستی اور حساب کتاب کے طریقون کے اجرا مین راؤ بہادر بابو زنا یک راؤ صاحب نے قابل تعریف خدمتین کین یا اور کسی نے تو بہی حضور ہی کی جوہر شناسی اور قدردانی کی تعریف ہوگی ان اچہے اہلکارون کو آخر کس نے جمع کیا اور ہر ایک کی لیاقت کے موافق کام کس نے تفویض کیے اور خاص اس امور مین کسکی راے کو دخل ہے آخر یہ کہنا ہی پڑے گا کہ وہ ہمارے حضور دام اقبالہم ہین شہنشاہ اگک

ذاتی اور فطرتی خوبیون کی نسبت جنکی منصفانہ حکومت ہندوستان مین ضرب المثل اور وہ یادگار زمانہ ہے کچھ غلط فہمی واقع ہوئی ہے بعض نادان کوتاہ اندیش جو کہتے ہین کہ اگر ابوالفضل اور فیضی اور بیربل وغیرہ وغیرہ ارکان سلطنت نہوتے تو سلطنت مین یہ خوبیان نہوتین ہم کہتے ہین کہ اگر اکبر کسی طبیعت اور عقل خداداد مین مردم شناسی کا جوہر نہوتا تو فیضی اور ابوالفضل وغیرہ ارکانِ سلطنت کیونکر جمع ہوتے کیا مغلیہ سلطنت کی بربادی کے زمانہ مین سارے ہندوستان مین سے کوئی ابوالفضل وفیضی کی قابلیت کے آدمی موجود نہ تھے ضرور تھے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ اون سے بہتر آدمی موجود تھے مگر اونکے انتخاب کے واسطے اکبر جیسے شہنشاہ دانشمند کے ہونے کی ضرورت تھی اس لئے مین کہتا ہون کہ جو اہلکاران کی خوبیان ہین وہ حضور پُرنور کی وجہ سے ہین حضور مین جہان اور خوبیان ہین سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضور کی طبیعت کمال درجہ انصاف پسند واقع ہوئی ہے اس انصاف پسندی کی وجہ سے کہ ہم ممبر کونسل اور دوسرے مقربان اہلکار بے خوف ہوکر اپنے مطالب اور راے کے بیان کرنے مین آزادانہ عرض معروض کرتے ہین باوجودیکہ ہم کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اس معاملہ مین ہماری راے حضور انور کی راے کے خلاف ہے اس جرأت اور دلیری کا سبب حضور کی انصاف پسندی کا ہے ورنہ ایک بار بھی عرض معروض سے رد کے جاتے تو یہ حوصلہ کا ہے کو باقی رہتا کسی کو یاد ہے کہ کبھی کوئی اظہار مطلب کے وقت روکا گیا ہو اس سے بھی زیادہ حضور کی رحمدلی بڑھی ہوئی ہے انسان تو انسان جانورونکی آسائش اور آرام پر بھی حضور کی نظر رہتی ہے کئی بار ایسا ہوا ہے کہ حضور نے ہمین سواری مین بعض لاغر اور ناتوان یا زخمی جانورونکو ملاحظہ کیا جنکی بے رحم مالکون نے اونپر بوجھہ لادا تھا اونکو محبہ ممبر صیغہ کے تنبیہہ کے واسطے کمیٹی مین بھیجا تاکہ آئندہ اس قسم کی بے زبانیون پر سختی نہونے پائے قانون میونسپلٹی مجوزہ حضور جسکا ذکر حضور نے اسپیچ مین فرمایا ہے عنقریب مشتہر ہونیوالا ہے اوسکے دیکھنے سے سب کو معلوم ہوگا کہ آسائش خلایق عامہ کا کہانتک حضور کو خیال ملحوظ خاطر ہے یہ دونون خوبیان وہ ہین کہ جس کا عام خاص سب کو فایدہ کا اثر پہونچتا ہے اور حکامون کے واسطے یہ بہترین اوصاف سمجھے گئے ہین یہ باتین اگر کسی بازاری آدمی کے خیال مین نہ آئین تو مضائقہ نہین مگر دور بین و دانشمند ان انجام گزین باتون کو بڑی گہری نگاہ اور بڑی وقعت سے دیکھتے ہین اور حق یہ ہے کہ وہ خوبیان ہین جس سے پونے چار لاکھ باشندگان ریاست بذا حلقہ رسدی فائدہ اوٹھار ہے ہین دوسرے ہر ایک شخص کے ذمکو(؟) کوئی فرض ہے اور ہر والئی ملک اور حاکم کے ذمہ بھی فرائض ہین ہمکو اس موقع پر بیان کرنا چاہیئے کہ ہمارے حضور پُرنور دام اقبالہم نے اپنے فرائض

کے ادائی مین کمی تو نہین فرمائی اگر رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرنا والی ملک کا فرض ہے تو حضور نے اسمین بھی کمی نہین فرمائی جو کچھ فوجداری و پولس وغیرہ کا انتظام فرمایا ہے جسکا اسپیچ مین مختصر مذکور ہوا وہ کچھ کم نہین ہے اگر کسی والی ملک کا فرض رعایا کے حقوق واجبی کی حفاظت کرے تو دیکھو حضور نے اسمین بھی کچھ اوٹھا نہین رکھا ابتداے عدالت مین دیوانی فوجداری منصفی قائم فرمائین اور پھر اونکے بھی کئی درجے مقرر فرمائے چنانچہ اپیل کی عدالت سے عدالت مرافعہ کونسل ہے اسلیئے اگر ایک عدالت سے کسی کی حق رسی مین کمی ہو تو دوسری تیسری عدالت اوسکی اصلاح کرے اور پھر عدالتون پر ہی بس نہین فرمایا خود بھی بنفس نفیس ایک بہت بڑی تکلیف انصافی احکام اور فیصل خصومات مین گوارا فرماتے ہین جس سے ماتحت عدالتون کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اسی طرح بنظر آسائش عامہ خلائق حفظان صحت و صفائی شہر کے قواعد مقرر فرمائے ہین کہ اسکا اثر امرا و غریب رعایا کی تندرستی اور صحت جسمی پر موثر ہے معالج حکیم مقرر فرمائے ہین شفاخانجات جاری کیے ہین اور ایک کثیر التعداد رقم اس کام مین صرف فرماتے ہین جس سے ریاست کا فائدہ تھوڑا اور رعایا کا فائدہ زیادہ ہے اسی طرح سررشتہ تعلیم کی کیفیت ہے کہ محض اپنی رعایا کی تہذیب اور درستی اخلاق کے واسطے کیا کچھ انتظام نہین فرمایا ترقی تجارت کے اسباب بہت کچھ مہیا فرمائے ہین جسکی مختصر کیفیت اسپیچ مین سنی ہوگی اور ابھی کیا ہے خدا جانے حضور کی طبیعت نکتہ شناس اور عقل خداداد اس ریاست کے انتظام کو کس اعلی ترقی پر پہونچائی گی - رہا یہ امر کہ مینے اسپیچ کے مضامین متعلق انتظام کو اس وقت اپنے بیان مین کیون دہرایا ہے میری غرض اسکے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگرچہ کل باتین مذکورۂ بالا بحیثیت والی ملک ہونے کے ہمارے حضور پر فرض ہین کہ جسکی ادائی مین حضور سرگرم اور ساعی ہین تو کیا حضور ہی پر سارے فرض ختم ہوئے ہین اور ہمپر بحیثیت ملازم ہونے یا بحیثیت اہل خاندان ہونے یا تجارت پیشہ ہونے یا کاشتکار ہونے کے ہین یعنی بحیثیت رعایا ہونے کے ہمارا کچھ بھی فرض نہین ہے آخر رعایا کا بھی تو کچھ فرض ہوگا پھر اس صورت مین ہمکو بھی اپنے فرض منصبی کی بجاآوری کی فکر چاہیئے اگر حاکم اپنے کام کی فکر کرے تو محکوم کو اپنے کام کی فکر چاہیئے مالک کی شکرگزاری چاہیے منصف سلطنت اور عادل حاکم والی ملک کو انعام الہی اور رحمت الہی اپنے حق مین خیال کرنا چاہیئے اپنے مالک خداوند ولی نعمت کی زیادتی عمر و دولت و اقبال کے خداوند تعالی سے ہر وقت استدعا چاہیئے چونکہ مین وقت گنجائش کم دیکھتا ہون اسواسطے اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ جب تک نیکو نکا نام دنیا مین باقی رہے الہی ہمارے حضور پرنور نواب امین الدولہ

صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ برادر حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک دام اقبالہ

وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولت جنگ جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۔دام اقبالہٗ کو روز افزون خوبیون کے ساتھ زندہ اور سلامت رکھیو اور ہم لوگون کو ارادت اور وفاداری و نمک حلال و خیر خواہی کی توفیق رفیق کیجیو امین

تقریر اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ

حضور انور دام اقبالہٗ نے جو از راہ نوازش و ذرہ پروری ہم چارون بھائیون اور حضرت عمو صاحب کی نسبت خصوصاً اور دیگر اہلکاران ذی فہم کی نسبت عموماً کار ہاے متعلقہ ہر ایک کی انجام دہی کے بارہ مین کلمات تحسین و عزت افزائی فرمائی یہ صرف حضور کی قدردانی کا باعث ہے کیسلیے کہ جو کچھ حسن و خوبی ادائی خدمت مین نسبت ہر ایک خدمت گذار کے ظاہر فرمائی گئی وہ صفت حضور ہی کی ادن ہدایات خاص اور توجہ دائی کا نتیجہ ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سب خدمت گذارون پر مبذول ہوتی رہی ہین اور حضور انور دام اقبالہٗ نے ادن سب خدمات کو ہم لوگون کی لیاقت اور قابلیت کی طرف منسوب فرما کر ہم سب کو خاص او عام کی نظرون مین معزز اور ممتاز فرما دیا ہم جان نثاران بے ریا حضور کی اس اعلیٰ درجہ کی قدردانی کا شکریہ ہزار جان سے ادا کرتے ہین ایزد تعالیٰ و تقدس ذات فیض آیات حضور پُرنور دام اقبالہٗ کو باین قدردانی و قدر افزائے و عزت بخشی دایم سلامت و قایم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم پرگنہ ٹونک

مین دل سے اپنے عملہ اور جملہ رعایاے پرگنہ ٹونک کی جانب سے جو بحکم بندگان عالی میرے زیر حکومت ہین بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ کی کرم گستری اور رعیت پروری کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اپنی خوش قسمتی پر زیر ظل عاطفت ایسے

رئیس والاتبار کے تازہ اظہار پر فخر کرتا ہون اسمین شک نہین کہ فیضان الطاف خسروانہ حضور عالی رعایا پر عام ہے اور یہی باعث رفاہ و رعایا و خوشحالی انام ہے مجھے بندگان عالی نے عرصہ تیرہ سال سے بعہدۂ نظامت ٹونک عز افتخار بخشا ہے اس عرصہ مین مینے ہر ادنی و اعلی دار الریاست و پرگنہ صدر مین سے نوازش شاہانہ حضور کا شاکر پایا اور رعایا مین سے جس کسی کو اپنا عرض حال و اظہار مطالب کرنے کی ضرورت ہوئی تو حضور عالی کی بہ نفس نفیس اونکی دادرسانی مین بدل توجہات فرمانے سے اور ماتحت حکام و عدالت ہاے ریاست کی کارروائی پر اکتفا فرمانے سے ہمیشہ رعایا کو خوش دل و کامیاب دیکھا یہ نتیجہ حضور عالی کے خیالات کے اصلاح پسند و معدلت گستری کا ہے جسکا ذکر مفصلاً اسپیچ عالی مین صادر ہوا ہے۔ حضور عالی نے اس اسپیچ مبارک مین اظہار خوشنودی مزاج و ماج نسبت مجمع جان نثار دولت ابد قرین کے فرمایا زیادہ تر عزت افزائی و قدردانی ہے ہم لوگون کو اپنے آقاے ولی نعمت کی ترقی عمر و اقبال و ازدیاد حشمت و اجلال کے لیے دست بدعا ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی تا بقائے عالم ذات ستودہ صفات بندگانِ عالی کو بھین نوازش و معدلت گستری رعایائے ریاست ہذا کے سر پر سلامت رکھے اور اپنا حفظ و امان محیط مرکز دولت ریاست فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

تقریر مرزا احمد نواب علی خان صاحب ناظم سائر ریاست ٹونک

الحمد للہ و المنۃ کہ آج وہ موقع اور وقت ہم فدویان کو ہاتھ آیا جسکے اظہار اور بجا آوری مین دل کی اُمنگین طبیعت کے ولولے امیدون کے جوش نکالے جائین یعنی اپنے آقاے ولی نعمت کی رحم دل کرمفرمائے عدالت گستری بندہ نوازی و بندہ پروری تجدید قوانین ریاست تائید ارکان ریاست و لیاقت ترویج احکام شریعت توسیع مہام ہدایت ترمیم امور سیاست تکثیر خیر و سخاوت وغیر ذالک نظم و نسق جسکا شمہ و عشر عشیر یا خلاصہ کہنا چاہیے اس وقت بیان منجانب سرکار ابد قرار دام یمنہم اعلان پایا سنتے تھے اور دیکھتے تھے اور اون ہدایات کا عمدہ اثر اور نتیجہ رعایا و برایا خصوص ہم ارادت کیش عقیدت اندیشون پر مرتب اور موثر ہوتا رہا۔ اور ہو رہا ہے نہایت فخر اور افتخار کے ساتھ دل سے شکریہ بندگان حضور دام اقبالہ کا ادا کیا جاوے کیونکہ ہر ایک اہل خاندان و عہدہ دار اہلکار و البستہ ملازمت بجائے خود غور کرسکتا ہے کہ ہر ایک کے متعلقہ کامون مین بامداد انتظام سرکاری کیا کچھ ترقی اور اصلاح نے کل نیک نامی سے دامن مقصود پر کیا پس بلاریب سب

حاضرین دربار میری اس دعا کے شریک اور متفق ہونگے اسواسطے کہ مین اپنے متعلقہ کامون مین حضوری توجہ کا فائدہ بہت کچھ دیکھتا ہون بہرو ہوسے محکمہ جات امورات ملکی ومالی ریاست کی نسبت میرا یہ عقیدہ اور یقین کیونکر صحیح اور درست نہ ہوے گا حالانکہ رشتہ سائر ریاست کے جملہ محکمہ جات اور کارخانہ جات کے مقابلہ مین ایک چیز ہے تاہم احقر کی اس تھوڑے زمانہ کی خدمت گزاری مین جو دستور العمل جدید سنہ ۱۹۰۶ف اجرا پایا اوسمین بہ نسبت سابق صدہا اشیا اور اجناس کی معافی جو پیشگاہ حضور والا سے فرمائی گئی اور پھر سنہ ۱۹۰۹ فصلی مین ترمیم دستور العمل کی ہوئی اوراوسمین جسقدر معافی حضور انور سے بنظر رعایا پروری ورعایت وقوع مین آئی تو اوس رعیت کا نفع رعایا کو ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ کا حاصل ہوا اسیطرح سنہ ۱۹۰۹ف فصلی مین دستور العمل پرگنہ چھبڑہ گوگور تجدید ہوا اور اوسکے اجرا اور رعایت محاصل پانچ ہزار روپیہ کے ہونے سے رعایا نے باظہار شکریہ وممنونی سرکار مین معروضی ابلاغ صدر کی اور نیز پرگنہ نیماہیڑہ وعلی گذہ مین بھی معافی محاصل مین فرمائی گئی جسکی تفصیل خالی از تطویل نہین ان جملہ تعداد معافی ورعایت محاصل سے جسکا محض فائدہ رعایا کو پہونچا ۲۷۰۰۰ ہزار روپیہ کی ہوئی اور اس رعایت کا یہ نتیجہ ہوا کہ پیداوار دیہات اور بیوپار اور تجارت مین ترقی ہوکر بہ نسبت سالہاے ماضیہ ہرسال افزونی وآمدنی محاصل سائر مین ہونے لگی اسی نتائج انتظام وبندوبست حضور انور دام اقبالہ قابل قدر اور توصیف اولوالابصار ہے کہ اوسمین معافی محاصل سے رعایا کو مشکور اور ممنون فرمایا اور ہر رقم محاصل سرکاری مین ترقی اور افزونی پیدا ہوئی - لہذا احقر بالعموم اپنے متعلقہ کامونکے انتظام اور ہدایت پانے سے اور بالخصوص نسبت اون کلمات قدردانی وعزت افزائی کے جو اس ناچیز کی اصدار پائے مع الحیثیت رعایا و اہل تجارت جنکو ہمیشہ تعلق سائر سے رہتا ہے شکریہ انعام و اکرام سرکاری کا بجا لاکے دعاے ازدیاد عمر دولت و اقبال اپنے آقاے نعمت مین مؤلف ہوکر اس گزارش کو ختم کرتا ہے - اسی ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء مین سید محمد یوسف معتمد ریاست حاضر باش اجنٹی گونا معتمد عدالت پرگنہ سرونج علاقہ راج گوالیار مقرر ہوئے اور میانجی عبداللہ معتمد ریاست شہر مرگیان متعلقہ پرگنہ نیماہیڑہ معتمد عدالت پرگنہ نیماہیڑہ وعلاقہ راج اندور مامور فرمائے گئے - بتاریخ دوم ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء میجر ڈی - سی - پرپس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک وریزیڈنٹ ریاست ہذا فائز دار الریاست ہوئے حسب معمول مشایعت وسلامی اتواپ عمل مین آئی - بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر یوم شنبہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر قائم مقام شرقی راجپوتانہ ریاست جے پور سے فائز ریاست ہذا ہوئے - اور اسی روز چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور مستمرہ

مشابہت وسلامی بعرض ظہور آئی - چندے قیام فرما کر بروز شنبہ آٹھ بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح نے شفقت فرما کے
چھاؤنی دیولی ہوئے - اور اسی روز میجر - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر مہتمم محکمۂ بندوبست دربار ٹونک بھی بنا بر دورۂ
دیہات پرگنۂ ریاست ہذا روانہ ہوئے - بتاریخ ششم ماہ نومبر سنہ صدر روز یکشنبہ جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر حضرت
نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اہلیہ حضرت محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر ہزبر جنگ مرحوم و مغفور
والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - اسی ایام میں اعزاز الامرا
معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کا قصور حضور والا سے معاف فرمایا اور حسب الحکم سید احمد خلف الصدق
بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ و مولوی محمد عبد الرحمن خان سکرٹری کونسل دار الخیر اجمیر سے
صاحبزادہ صاحب موصوف کو ریاست ہذا میں لائے - بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء حسب الحکم بندگان حضور پر نور
جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ میرزا نواب علیخان صاحب ناظم سارکات بجائے مولوی سخاوت حسین خان وکالت
ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے - چنانچہ یہ پروانہ منجانب حضور پر نور میرزا صاحب موصوف کو عطا ہوا -
فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا نواب علیخان ناظم سارکات بعافیت باشند بعد سلام مسنون
واضح باد - در ینولا چونکہ تم نے کار متعلقہ خود کو بکمال امانت و ہوشیاری انجام کو پہونچایا اور تمہاری کوشش سے محاصل میں
بھی توفیر ہوئی اور یہ تجویز خاص حضور نے تمکو اس کام پر بلا کسی کی سفارش وسعی کے تجویز فرمایا تھا بنا بر علیہ تم سے طبیعت
حضور خوشنود ہوئی اور ترقی تمہاری بعہدۂ وکالت سرکار حاضر باش محکمہ ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک فرمائی گئی - قلمی ہوتا ہے
کہ کار متعلقہ کو بحسن خیر خواہی وامانت و جانفشانی انجام کو پہونچاتے رہو اور خریطہ ملفوف ہذا پہونچتا ہے بخدمت صاحب
ایجنٹ بہادر پیش کر دو اور جو تنخواہ عہدۂ وکالت مذکورہ کی حسب تجویز کونسل منظور ہو چکی ہے وہی تنخواہ تمہاری مقرر ہوگی
اطمینان رکھو فقط المرقوم چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء عیسوی بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ مشافہۃً - بقلم عبد الصمد محرر منشی خانہ
بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ہجری مطابق یازدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۲ء مشفقی حافظ محمد عزیز الرحمن خان مصطفی آبادی کاپی
نویس مطبع محمدی ٹونک شاگرد حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری نے بامراض چند در چند انتقال کیا -
چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال سید علی رضا خلف اکبر حضرت سید میر نواب صاحب مرحوم سے یادگار ہے مصنف قطعہ تاریخ
ہذا مؤلف کے ہمشیرہ زادہ ہیں نظم و نثر یگانہ ہیں - قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ۵

عزیزیکہ خوشش نبش بُد برجتن — بملک بقا شد ازین دار فانی
زہے خوشنویسیکہ کم دید دوران — چُنو سے بہ کتابت ہندوستانی
بہنگام تحریر کلکش ہمانا — بُدے ابر نیسان بگوہر فشانی
مداد از صفائے حروفش بدیدہ — اثر ریز چون سرمۂ اصفہانی
فصاحت بطرز کلامش مُولہ — بلاغت ازو یافت شیرین زبانی
زرنگین سخن پردہ گوشش عالم — نمودے برنگ گل بوستانی
سن رحلت او رضا خوشش رقم زد — بجنت خرامید ـ ازو دار فانی

١٣١٠ھ

بتاریخ ہفتم ہم ماہ مذکور سنہ صدر بندگان حضور موفور السرور دام اقبالہ بتقریب دورہ پرگنہ نہضت فرمائے نمباہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے عالیجناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب فیروز جنگ سی آئی ای نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ مقتدرہ کونسل ـ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ ـ حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست ـ محمد مصباح الدین پرائیویٹ سکرٹری ـ خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانون جوڈیشل ـ مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات وغیرہ وغیرہ اہلکاران ریاست ہمرکاب حضور والا تھے راستہ مین جاگیرداران دیہات نے حضور والا کی نہایت اہتمام کے ساتھ دعوتین کین ـ اوّل روز موضع بنواڑہ مین ـ دوسرے روز موضع کنٹانہ مین تیسرے روز موضع باوڑی مین بندگان حضور عالی متعالی دام اقبالہ منزل گزین ہوئے ـ دار الخیر اجمیر سے دو تین اسٹیشن ادہر سرکار دولت مدار ریل پر سوار ہوکر بجانب نمباہیڑہ روانہ ہوئے ـ بتاریخ بستم ماہ مذکور روز شنبہ بندگان حضور پُر نور دام اقبالہ سوا سات بجے ہنگام شام رونق افروز نمباہیڑہ ہوئے حسب دستور مستمرہ مشایعت و سلامی اتواب عمل مین آئی ـ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر روز چہارشنبہ شاد و صاحب اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی نے سنٹرل جیل ٹونک کو معائنہ فرمایا اور دو روز قیام فرما کر بتاریخ سی ام ماہ مرقوم الصدر راہی چھاونی دیولی ہوگئے ـ بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ صدر وقت دس بجے دن کے صاحب کلان اندور نے صاحب ایجنٹ بہادر مغرب مالوہ رونق افروز پڑلوہ ہوئے ناظم صاحب پرگنہ نے اپنی سرحد تک پیشوائی کی سوم جنوری سنہ مذکور کو تقریباً صاحب کلان بہادر مع سکرٹران دفتر ونکار کو تشریف لے گئے صرف دو روز یہان قیام فرما کر بتاریخ چہارم ماہ مذکور صاحبان والا شان

جانب سوہت روانہ ہوئے - ناظم صاحب بڈلوہ صاحبان بہادر موصوف کو تا سرحد پہنچانے گئے - صاحبان عالی شان
بعد مصافحہ کے خوشنودی مزاج اظہار فرما کر ناظم صاحب پرگنہ کو رخصت فرمایا بتاریخ بست وہشتم ماہ جنوری سنہ صدر روز شنبہ
آٹھ بجے دن کے بندگان حضور فیض گنجور جو کہ بتقریب دورہ پرگنہ نیمایہیڑہ کو تشریف لے گئے تھے پرگنہ مذکور سے بذریعہ
اسٹیشن ٹرین مراجعت فرمائے قریب ایک گھنٹہ کے دارالخیر اجمیر میں گاڑی ٹھہری گیارہ بجے اسٹیشن نگت پورہ
علاقہ جے پور پر رونق بخش ہوئے تھوڑی دیر قیام فرما کر اسٹیشن سے بسواری کالسکہ مع جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان
صاحب بہادر کہ ٹونک تک ڈاک بیٹھی تھی بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور روز یکشنبہ سات بجے دن کے مع الخیر و عافیت رونق
افروز دارالریاست ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۳ء روز چہار شنبہ چار بجے دن کے کرنیل جی ایچ ٹریور صاحب
بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان مع اسسٹنٹ خود فائز دارالریاست ہوئے - بندگان حضور والا نے تا شاہراہ بندآب
قریب رود بناس صاحب بہادر ممدوح کی پیشوائی کی حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئیں دوسرے روز پنجشنبہ کو صاحب
کلان بہادر واسطے ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کے تشریف لائے یہ ملاقات نظر باغ کی رنگین کوٹھی
میں بعرض ظہور آئی کوٹھی مذکور کے دو طرفہ ایک کمپنی پلٹن کی مع بین باجہ اور بہت سے سوار صف بستہ کھڑے تھے
پونے بارہ بجے صاحب کلان بہادر مع صاحب پولٹیکل بہادر اسسٹنٹ بنا بر ملاقات تشریف لائے سپاہ صف بستہ
اور بین باجہ نے حسب آئین مستمرہ سلامی ادا کی - بندگان حضور فیض گنجور نے تا لب فرش صاحب بہادر ممدوح کی مشایعت
فرمائی اس دربار میں عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی
نائب الریاست - و الیس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - و برادران حضور پُر نور صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ
و ممبران کونسل مع مولوی محمد عبد الرحمن خان سکریٹری کونسل - و حافظ محمد یوسف صاحب منشی خاص و میر منشی دربار ٹونک وغیرہ
وغیرہ اہلکاران ریاست موجود تھے صاحب کلان بہادر راجستان نے تھوڑی دیر قیام فرمایا اس عرصۂ قیام میں حضور نواب
صاحب بہادر سے گفتگوئے شوقیہ ہوتی رہی بعد ادائے رسم عطر و پان و ہار وغیرہ صاحب بہادر ممدوح رخصت ہوئے
دربار برخاست ہوا - حضور پُر نور دام اقبالہ نے تا لب فرش استقبال کیا سلامی اتواپ حسب معمول سر ہوئی - اوسی دن
دو بجے دن کے حضور فیض گنجور بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر کے بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے - جمعہ کو سات
بجے صبح کے صاحب کلان بہادر ہمراہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و ڈاکٹر یونین صاحب بنا بر معائنہ جیل و شفاخانہ

مع وسنٹرل ہائے اسکول ٹونک تشریف فرما ہوئے ہر جگہ تھوڑی دیر قیام فرما کر قیام گاہ خود پر تشریف لے گئے اوسیدن چار بجے شام کے بمقام والٹر ہسپتال جو دربار نے بصرف زر کثیر بنابر آسائش زنان رعایائے خود ترتیب دیا ہے دربار منعقد فرمایا - اس ہسپتال کے مکان کو خوب آراستہ کیا گیا تھا جابجا رنگ برنگ بیرقین خوشنما نصب کی گئی تھیں عمارت ہسپتال کے روبرو ایک شامیانہ بڑے تزک کے ساتھہ نصب تھا اِسکے قریب بین باجہ کا اہتمام کیا گیا تھا اس شامیانے کے تلے جملہ حضار دربار مجتمع تھے ہر ایک اہل دربار علی قدر مراتب اپنی اپنی جگہ پر جاگزین تھا - ٹہیک چار بجے صاحب کلان بہادر و میجر تہارنٹن بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر نیومین صاحب و لیڈی پیرس صاحب بہادر و ہمشیرہ صاحبہ میجر تہارنٹن صاحب بہادر و ہمشیرہ لیڈی پیرس صاحب بہادر فائز والٹر ہسپتال ہوئے صاحبان موصوفین نے عمارت والٹر ہسپتال کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی ظاہر کی اور زیر شامیانہ کرسیون پر نشست فرمائی بعد پندرہ منٹ کے بندگان حضور فیض گنجور بہی رونق افروز دربار ہوئے حاضرین دربار نے تعظیم دی بین باجہ نے سلامی ادا کی بعد ازان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ نے حسب الحکم حضور پرنور السرور ایک اسپیچ بتقریب افتتاح شفاخانۂ زنانہ موسوم بہ والٹر ہسپتال حاضرین دربار کو کھڑے ہو کر سنائی اوس اسپیچ کی بجنسہ نقل ہے -

اسپیچ بتقریب افتتاح شفاخانۂ زنانہ موسوم بہ والٹر ہسپتال منجانب حضور پُر نور دام اقبالہ

ٹونک مین اسوقت تک کوئی زنانہ ہسپتال نہین تھا اکثر نو توع حادثہ مستورات کی جانین تلف ہوتی تھین لیڈی ڈفرن صاحبہ کی ڈالی ہوئی بنیاد جو واسطے رفاہ عام و علاج مستورات ہند کے تھے اوسی قابل رحم سلسلہ کے اثر سے سنہ ۱۸۹۰ء مین وقت تشریف آوری کرنیل والٹر صاحب بہادر بالقابہ کے ٹونک مین زنانہ ہسپتال کا بنیادی سنگ اونکے مبارک ہاتھون سے نصب کیا گیا تھا آج اوس ہسپتال کے افتتاح ہونے کی مجھکو بیحد خوشی ہے کہ میرے شفیق میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ میری ریاست کے و دیگر صاحبان اس مبارک جلسہ مین رونق افروز ہین اور خاص کر مین اپنے دلی دوست کرنیل ٹریور کے اس جلسہ مین موجود ہونے سے نہایت مشکور ہون جنکے ہاتھ سے اس مبارک رسم افتتاح

کو ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہر قسم کی مستورات میری ریاست کی رعایا کو اسکے جاری ہونے سے پورا آرام حاصل ہوگا اس ہسپتال کی تیاری کا تخمینہ [illegible] روپیہ کا کیا گیا اب تک [illegible] روپیہ تعمیر مین صرف ہو چکا ہے اور ہنوز چودہ مکان اس ہسپتال کے احاطہ مین تیار ہوئے ہین جنمین چہ مکان ہنود اور چہ مسلمانون کے لئے اور دو دیگر قوم کے لئے جملہ چودہ مریضون کے رہنے کی گنجایش ہے اور معزز بیمارون کے لئے ایک مکان مین چار کمرے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہین جسمین چار بیمار معزز رہ سکتے ہین اور وقت ضرورت آٹہہ شخص عام سکونت کر سکتے ہین باقی روپیہ اون مکانات مین جو متعلقہ شفاخانہ زیر تجویز ہین یا دیگر ضروری عمارات مین حسب ضرورت صرف ہوگا اس بات کے اظہار سے بہی مین باز نہین رہ سکتا کہ ہندوستان مین جو یہ مفید خیالات کو شایستگی و ترقی ہوتی جاتی ہے یہ سب گورنمنٹ برطانیہ کے مبارک حکومت کا اثر ہے - رئیسون کو اپنی ریاستون مین شایستگی و رفاہ عام جاری کرنے کی موقع بہت آسانی کے ساتہہ حاصل ہین باوصف اِسکے ہم لوگ اپنے فرائض ذاتی کی جانب توجہ نکرین تو کمال افسوس ہے حکام انگلشیہ یعنی صاحبان اجنٹ کے صلاح و مشورہ نکے ہم لوگون کو بہت قدر کرنا چاہیئے مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ بمقابلہ حالت سابقہ کے مینے اور میری ریاست نے اِس بات سے جو فائدہ اوٹہایا ہے یا ہر صیغہ کی درستی انتظام کی جانب میری توجہ کو ترقی ہوئی وہ درحقیقت لا بیان ہے - مین اپنے دلی دوست کرنل ٹریور صاحب بہادر و میجر تہارنٹن صاحب کے عمدہ مشورونکو کبہی فراموش نکرونگا آیندہ بہی صاحبان ممدوحین سے یہ ہی امید رکہتا ہون کہ وہ اپنے مفید مشورون سے ہمیشہ مدد دیکر مجکو ممنون کرینگے کرنل ٹریور اب مین آپ سے یہ امید کرتا ہون کہ آپ اِس ہسپتال کو افتتاح کرین - آخر مین یہ تقریر اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ عالیہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند کی حکومت اور سلطنت کی بنیاد ہمیشہ مضبوط اور ترقی پذیر ہو - بعد سماعت اسپیچ صاحب کلان بہادر نے چند فقرے بجواب اسپیچ کہڑے ہوکر ارشاد فرمائے کہ مجکو اس جلسہ مین شریک ہونے سے نہایت خوشی ہوئی یہ ہسپتال زنانِ باشندگانِ ریاست کے لئے نہایت مفید چیز ہے آخر ختم کلام پر صاحب کلان بہادر ممدوح نے یہ بہی فرمایا کہ مجہے اس وقت اِس امر کا نہایت افسوس ہے کہ کرنل والٹر صاحب جو کہ اِس شفاخانہ کا بانی تہا جسکے نام سے یہ شفاخانہ ہوا ہے اوس کا وجود اِس دنیا مین نہین ہے بعدہٗ صاحب بہادر ممدوح الشان نے ہمراہ نواب صاحب بہادر تشریف لیجا کر اپنے ہاتہہ سے ہسپتال مذکور کو افتتاح فرمایا بعد ادائے رسوم افتتاح پانچ بجے شام کو دربار برخاست ہوا سب صاحبان دربار

رخصت ہوئے اِس دربار مین بروقت موجودگی حضور پُرنور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ وحکام والاشان یعنی
صاحب کلان بہادر راجستان وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک ودیگر حاضرین دربار کی رائے بہادر بابو نایک راؤ
ممبر کونسل صیغۂ خزینہ سے بجماعت بابو دامودر داس سپرنٹنڈنٹ شعبۂ پبلک ورکس کے بہ صاحبزادہ احمد خانصاحب
بہادر شوکت جنگ دربارۂ نشست خلاف تہذیب وخلاف آداب دربار کسی قدر تنازع ہوا چونکہ خلاف آداب دربار تھا
اِسلیئے باعثِ ناخوشنودی مزاج حضور پُرنور وصاحبان والاشان ہوا اِس جرم مین ہردو صاحبان کی نسبت یہ حکم حضوری
نافذ ہوا کہ بابو نایک راؤ ممبر کونسل جب تک صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجستان وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و
ٹونک سے اِس بے ادبی کی معافی نہ چاہین گے اور صاحبانِ ممدوح جب تک اونکا قصور معاف نفرمائینگے آیندہ ہرگز
کسی دربار سرکاری مین باریاب نہوگے اور صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر کو باوجود معافیٔ صاحبان والاشان کے ایک
سال تک دربار مین آنے کی اجازت نہوگی- کیونکہ یہ پہلے بھی اِس قسم کے امور خلاف مرضی حضور کے مرتکب
ہو چکے ہین شنبہ کو صاحب کلان بہادر راجستان بوقت ساڑھے سات بجے صبح کے مع اپنے اسسٹنٹ
صاحب و ڈاکٹر نیومن صاحب بہادر راجستان رخصت فرمائے جانب جے پور ہوئے تیرہ فیر سلامی کے سر
ہوئے صاحب کلان بہادر بندگانِ حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر کے انتظام ومعروفی بکار دربار ریاست سے
غایت درجہ رضامند وخوشنود ہوئے اور حضور کی تعریف اندرین باب بہت فرمائی یکشنبہ کو میجر تھارنٹن صاحب بہادر
پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک بوقت سات بجے دن کے روانہ چھاؤنی دیولی ہوئے حسب معمول توپ سلامی سر ہوئین
شب شنبہ کو متقابلہ بنگلہ دربار کی جانب سے صاحب کلان بہادر وصاحب اجنٹ بہادر وغیرہ کی دعوت ہوئی جسمین
خود حضور والا بھی تشریف لے گئے تھے - بتاریخ بست وہفتم ماہ جنوری سنہ صدر بعد بارہ بجے شب کے اہلیہ صاحبزادہ
عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب
بہادر سطوت جنگ نے انتقال فرمایا - اور بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ھ اہلیہ صاحبزادہ عبدالقدوس خان
خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب نے اِس جہان فانی
سے ملک جاودانی رحلت فرمائی قطعۂ تاریخ ہردو دختران صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر وصاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب
برادران حضور انور دام اقبالہٗ منشی محمد عباد اللہ خان کاتب - مینجر مطبع محمدی ٹونک کے یادگار ہے

حمیرا زاکیہ دو پاک صاحبزادیاں جنکی | نظیر اس وقت مین کم ہو زینت مین شرم و عفت مین
حمیرا بنت صاحبزادہ اسحق خانصاحب | وہ صاحبزادۂ ذیجاہ جو یکتا ہین سطوت مین
شب جمعہ رجب کی آٹھوین تاریخ وہ بیگم | گئین خوش تہا جو مطلب قرب رحمت قصد رحلت مین
وہ صاحبزادہ عبد الحمید خان ذی شان کی | بڑی بیٹی عفیفہ زاکیہ بھی خوش تہین نعمت مین
کہ تہا قرب جوار رحمت حق اونکا بھی مقصد | رجب کی تیرہوین کو بدہ کے دن پہونچین وہ جنت مین
ہوئے دو حادثے یہ ایک ہی ہفتہ مین غم افزا | جگر کی غم نے ہر دل مین الم نے ہر طبیعت مین
نہین جز صبر چارہ اور کیا بھی صبر تا امکان تو | مگر مشکل ہے غم کا بہولنا اس رنج حسرت مین
مجھے تاریخ کی تہی فکر ہاتف نے کہا مجھسے | کہو۔ کاتب حمیرا زاکیہ ہین قصر جنت مین

قطعۂ تاریخ انتقال پُر ملال دختر صاحب زادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ از نتائج افکار خیال آفرین گفتار مولوی حکیم سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب ؎

چو صاحب زادۂ اسحق خان را | عقیب شادی آمد غم ہویدا
ز فوت دختر فرخندہ کردار | مسرت شد نہان رنج آشکارا
عزیزان را بدر افزود کاہش | برآمد از دہان خلق غوغا
شب آدینہ ہشتم از رجب بود | کہ در خلد برین شد منزل آرا
ز دہر رنج بخش او فرا رفت خوش رفت | بگلزار جنان بہجت افزا
خداوند جہان بخشد بخلدش | کنیز و منزل و گلزار و کالا
چو پرسیدم ز ہاتف سال فوتش | کہ ماند یادگار پیر و برنا
برآمد از لبش تاریخ بے باک | حمیرا گشت ہم بزم حمیرا

قطعہ تاریخ ہائے انتقال دو صبیات صالحات جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر و جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور پُر نور دام اقبالہم من نتائج فکر رسا حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب المتخلص بہ اسعد سلمہ اللہ الصمد ؎

چون دو عفیفات پاک شفیقہ محصنہ | مخدرات الشرف مستفقات العُلا

تصویر صاحبزادہ محمد اکرم خان مرحوم خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ جنت آرامگاہ

هم گهر هم جد و هم سن و هم مهر و هم نسب — اختر برج عفاف گوهر درج حیا

فرع یک اصل اصیل همسر پیوند هم — باور و سایهٔ عفت و احسان را

تازه جوان نوعروس پیر خرد مفخر نوع — گشته زهد دی و زهی عمده برآ

هفتهٔ دوم رجب جانب جنت شدند — یابند از باغ جنان یا خدا و خواه جا

آن یک از اسحق خان سرور عالم هم — بنت کبیره بُد و شقیقه پارسا

دوم ز عبد الحمید خان کریم الشیم — دخت کلان تر بُد و محصنه با حیا

هست عموم عموم کس نتواند شناخت — خویش ز بیگانگان و از ابوین اقربا

داب وقائع نگار ضبط چنین ماجراست — اسعد مغموم بود در سر تاریخها

گفت بیک مصرعه هاتف غیبش دو سال — حادثهٔ کبری صبر ۱۳۱۰ھ - واقعهٔ غم فزا ۱۳۱۰ھ

سال دعائیه جست آه کشید و بخواند — باد بهشت برین موطن یک دعا ۱۳۱۰ھ

بتاریخ دوازدہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز شنبہ وقت صبح صادق جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ نے اس جہان فانی سے بملکِ جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ وفات کے ہے ؎

از سرای دہر اکرم خان برفت — باغ دہر چشم جہان چون داغ شد

از سرِ آه آبرو تاریخ او — ملہم غیبی بگفتا - داغ شد ۱۳۱۰ھ

بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان خلف جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نے اس سرائے فانی سے کوچ کیا - انہی ایام میں دختر صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ نے بعمر یکسالہ اس جہان فانی سے بملکِ جاودانی رحلت کی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال حضرت اسعد سے یادگار ہے ؎

بنت الیاس خان بہادر — یکسالہ گئی جہان سے رنجور

سب کو ہوا اندوہ انہیں تاریخ — پر صبر کیا ہون تا کہ ماجور

حق ہے قضا سے کس کو چارہ — سب ہیں حکم خدا سے مجبور

یارب نعم البدل بہت دے
دشمن غمگین ہون دوست مسرور
تاریخ دعا کی فکر ہے گر
اسعد کہو ۔ ہو رضیہ حور ۱۳۱۰ھ

اِسی ایام مین حسب الحکم سرکار عظمت مدار دام اقبالہٗ مطبع محمدی کے لیے جو ایک نہایت عمدہ مکان تعمیر ہوا ہے اور فی الحال مطبع اوسی مین قائم ہے منشی محمد عباد اللہ خان کاتب مینیجر مطبع مذکور نے مکان مسبوق الذکر کی تاریخ مین یہ قطعہ کہا ہے ؎

جب ایاے بندگانِ حضور
گشتہ تعمیر این بنائے سترگ
کلکِ کاتب نگاشت تاریخش
مطبعِ دلپسند خرد و بزرگ ۱۳۱۰ھ

جو کہ میجر سی ۔ پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمۂ بندوبست دربار ٹونک عہدۂ اجنٹی ریاست الور پر مامور فرمائے گئے بنا بر علیہ حضور انور دام اقبالہ نے براہ بیدار مغزی و مصروفیت بکار دربار ریاست محکمۂ بندوبست کا تعلق خاص اپنے ہی ذمہ فرمایا ۔ اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر عالیجناب وزارت مآب بالقابہ جو ایک لائق اور تجربہ کار اور علم انگریزی سے واقف کار اور زبان فارسی وغیرہ سے بخوبی ماہر ہین اپنے والد بزرگوار کے پرائویٹ سکریٹری اور اسسٹنٹ صیغۂ مال کے عہدہ پر بجائے لالہ کلیان رائے کے مامور فرمائے گئے ۔ بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست و نہم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خرد حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو بجانب حضور پر نور دام اقبالہ پروانہ متضمن عطائے خطاب و خوشنودی مزاج اقدس حضور انور مرحمت ہوا ۔ چنانچہ پروانہ مذکور کی بجنسہ یہ نقل ہے ۔

عمو یصاحب مجمع الطاف فراوان صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان سلامت ۔ بعد سلام مسنون واضح باد در نیوالا براہ عنایت و تفضلات و مزید قدردانی و توجہات پیشگاہ حضور با دولت و اقبال سے تمکو بخطاب (امیر الامرا امین الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ ۔ مخاطب فرمایا گیا بنا بر علیہ قلبی ہوتا ہے کہ قدردانی و عنایات حضور فیض گنجور سے مطمئن ہوکر مدام جویاے رضامندی حضوری ہو اور حضور یقین فرماتے ہین کہ اگر کوئی کام ریاست تم سے لیا جاے گا تو تم اوس کام کو بھی خوب ترین وجہ حسب منشاے حضوری انجام دے سکو گے طبیعت حضوری متوجہ بحال عقیدت اشتمال خود تصور کرو اور پروانہ ہذا کو سند خوشنودی مزاج سرکار فیض مآل تصور کر کے سند اً اپنے پاس رکھو فقط المرقوم بتاریخ ۱۲ شوال سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۹ ۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ نشانہٗ بقلم محمد عبد الصمد محرر منشی خانہ ۔

بتاریخ بست و پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۱ ہجری شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب باد ختر فرخندہ اختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان بصد تزک عمل مین آئی۔ مولف نے حسب فرمائش وہ سہرا ایک مبارکباد اس تقریب فرحت قریب مین کہے

سہرا

اہل محفل ہوئے بیہوش جو دیکھا سہرا
مطلع نور کہ ہے نور کا تڑکا سہرا

واہ رے طرز ادا واہ رے آویزش ناز
برہی مالا ہے عجب طرفہ ہے کنگنا سہرا

تھا عجب کیسے خریدے گا دل عالم کو
روح بنکر مرے قالب مین سمایا سہرا

خضر کی عمر سے الیاس کی ہو عمر سوا
بے سبب جھککے نہین پاؤن تک آیا سہرا

سر سے سر سبز رہے کیوں نہ ہری سہرے کی
غیرت سلک گہر ہے ترے سر کا سرپیچ
ہو مزا دار و مبارک یہ گھڑی سہرے کی

شعلۂ طور کہ ہے برق تجلا سہرا
خیرگی دیدۂ بینا کو ہے اللہ رے فروغ
کیا دکھاتا ہے لٹک کر یہ مجھے لٹکا سہرا

پھول سکتے مین ہین آئینۂ رخ سے تیرے
کھل گیا عقدہ کہ ہے گانٹھ کا پورا سہرا

تار ہین تار شعاعی تو گل مہر ہین پھول
یونہین سر سبز رہے باری تعالیٰ سہرا

سہرا و گل بنا بر تحفۂ ارباب نشاط
سرفرازی ہوئی کلغی کو سر نوشہ سے
رشک سیارہ ہے ہر ایک لڑی سہرے کی
آبرو آگے سر بزم جو گایا اسکو

حسن ترکیب عجب تاب و تجلی یہ کچھ
برق چمکی کہ ترے چہرہ سے سر کا سہرا

ہین رباعی عناصر کے یہ چارون مصرعے
لب شیرین سے ہے طوطی شکر خا سہرا

شکل مردم مری آنکھونمین کبھی وہ صورت
کنگنا مہتاب تو ہے عقد ثریا سہرا

آبرو میرے بنے کی ہے بلائین لیتا
عقد پروین بنی ہر ایک لڑی سہرے کی

منہ سے دولہا کے ہے یہ بات بڑی سہرے کی
تجھ پہ افضال الٰہی رہے دائم الیاس
سب محل مین کچھ عجب دھوم پڑی سہرے کی

مبارکباد

شادی الیاس کی مبارک ہو
دھوم ہے اک طرف سلامت کی
کہہ رہے ہین دل و جگر باہم
فضل خالق سے تمکو ای صابر
آبرو تم بھی شوق سے کہدو

عیش تا زندگی مبارک ہو
کہہ رہا ہے کوئی مبارک ہو
سبکو یہ دل لگی مبارک ہو
عمر بھر یہ خوشی مبارک ہو
یہ ہنسی یہ خوشی مبارک ہو

لطف ٹوٹون کا بزم کا وہ سمان
یہ دکھایا اثر دعاؤن نے
ایک اک محل مین کہتی ہے
خوش رہین مست ہون علے پامال

مصحف اور آرسی مبارک ہو
بزم شادی رچی مبارک ہو
جشن شادی اری مبارک ہو
شبھ گھڑی یہ اچی مبارک ہو

بتاریخ بست و ششم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ع صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ تقریب تعزیت جناب صاحبزادہ احمد علی خانصاحب مرحوم

خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ مغفور کے کاپنہ تشریف لے گئے ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر موصوف نہضت فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے ۔

اسی ماہ سال مین مرزا محمد مظہر علیخان خلف مرزا محمد اکبر علیخان صاحب ناظم پرگنہ سرونج براہ و فور قدردانی و مزید مہربانی عہدۂ نظامت سائرات صدر ٹونک پر مامور فرمائے گئے ۔ بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ع جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بنا بر قدمبوسی والد ماجد خود راہی بلدۂ بنارس ہوئے بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر پونے دس بجے دن کے بندگان حضور والا نے بنظر اصلاح و انتظام ریاست پرگنہ سرونج علاقۂ ریاست ٹونک مع چند اہلکاران و مختصر سامان قصد دورہ فرمایا ہنگام روانگی اتواپ سلامی سر ہوئین حضرت وزیر اعظم باقتضاے سبب ناسازی مزاج کے ہمراہی حضور پر نور السرور سے متعذر رہے حضور والا نے جیپور سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر اسٹیشن باسودہ پر نزول اجلال و حلول اقبال فرمایا ۔ ناظم صاحب سرونج و دیگر اہلکاران و معززان و جاگیرداران پرگنہ مذکور نے تا اسٹیشن مرکور استقبال کیا بعدازان حضور والا نے فائز سرونج ہو کر دیہات پرگنہ کا دورہ فرمایا اور مقدمہ غبن رقوم سائر و غلہ بعد تحقیقات انفصال کو پہونچایا ۔ بعد ختم دورہ پرگنہ سرونج حضور معدلت نشور پرگنہ چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہانکا بھی انتظام قرار واقعی فرمایا ۔ زان بعد حضور والا پھر پرگنہ چھبڑہ سے پرگنہ سرونج مین تشریف فرما ہوئے ۔ اور چونکہ انتظام پرگنہ مین خرابی معائنہ کی اوسکی اصلاح فرمائی ۔ بتاریخ بستم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ع سلسلۂ تار برقی از چھاونی دیولی تا ریاست ٹونک قائم ہوا اور پیغامات تار کی آمد و رفت نے آغاز پایا اور تار کا تعلق خاص ڈاکخانہ سے رکھا گیا ۔

بتاریخ بست و ششم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ع حسب الحکم حضور پر نور دام اقبالہ محمد حسن مرزا خانصاحب پرنسپل سررشتۂ تعلیم راہی نیماہیڑہ ہو کر بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور بہنگام شام فائز پرگنہ مذکور ہوئے اور باصلاح و مشورہ ناظم صاحب پرگنہ مسطور مدرس انگریزی و عربی و ہندی وغیرہ تجویز کئے ۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ بوقت سات بجے دن کے سیٹھ چتربھوج ساڑہ کے مکان پر جلسہ افتتاح مدرسہ منعقد ہوا جس مین ناظم صاحب پرگنہ و جملہ اہلکاران و ملازمان سرکاری و روسا نیماہیڑہ و ساہوان وغیرہ حسب درخواست پرنسپل صاحب شامل تھے ۔ پرنسپل صاحب نے ایک مختصر اسپیچ متضمن بر فوائد توم حاضرین جلسہ کے روبرو پڑہی ۔ چنانچہ اوس اسپیچ کو درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

آج بڑی خوشی کی بات ہے اے حاضرین جلسہ کہ مین حسب الحکم جناب آقائی نامدار سرکار ابد قرار حضور فیض گنجور جناب مستطاب

خدیو زمین و زمان قبلۂ عالم و عالمیان جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولتجنگ - جی - سی آئی - ای دام اقبالہٗ و اجلالہٗ مدرسے کے افتتاح کیواسطے اس پرگنہ مین آیا ہون اس پرگنہ مین کوئی مدرسہ نہین ہے کہ جس مین فارسی یا اردو یا ہندی وغیرہ کی تعلیم دیجاوے اسی سبب سے اکثر بچے جنکی عمر علم حاصل کرنے کی ہے آوارہ پہرتے ہین یہان تک کہ قرآن شریف بھی بہت کم بچونکو پڑہایا جاتا ہے چونکہ ہماری سرکار دولتمدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی توجہ کامل انتظام مالی و ملکی کیطرف علی العموم اور جانب تعلیم و شائستگی رعایا علی الخصوص مبذول و مصروف ہے - باین دلیل کہ صیغہ تعلیم ریاست ٹونک مین بعہد ہمایون مہد حضور فیض گنجور جاری ہوکر ترقی پذیر ہوا ہے اور برابر ترقی پر ہوتا جاتا ہے اور بہت کچہ اشاعت علم و ہنر عہد حضور پرنور مین ہوچکی ہے اور روز بروز ہوتی جاتی ہے پس بندگان عالی متعالی حضور انور دام اقبالہ نے بہنگام دورہ اس پرگنہ کی رعایا کو جاہل و محروم از علم پاکر براہ دریا دلی و علم گستری و ہنر پروری بنظر بہبودی و شائستگی رعایا اس پرگنہ کیطرف خاص توجہ و عنایت کو مبذول فرماکر حکم محکم بابت اجرائے مدرسہ نافذ فرمایا ہے چنانچہ آج اوسی مدرسہ کے افتتاح کا یہ جلسہ ہے جسمین آپ سب صاحب براہ عنایت تشریف لائے ہین اس مدرسہ مین بالفعل حسب تجویز ناظم صاحب آپ صاحبونکی خواہش کے موافق ایک مدرس انگریزی بنابر تعلیم انگریزی و فارسی و یک حافظ قرآن شریف برای تعلیم قرآن مجید و اردو و یک مدرس ہندی تعلیم ہندی و حساب دوکانداری مقرر کئے گئے ہین اور جسقدر کہ آپ صاحبونکا شوق تعلیم بڑہتا جائیگا اوسی قدر اس مدرسہ کے عملہ مین سرکار سے ترقی ہوتی رہیگی اب اس مدرسہ کی ترقی آپ سب صاحبون کی دلی کوشش و شوق پر منحصر ہے یعنی آپ سب صاحب اپنے اپنے فرزندون اور اپنے عزیز و اقارب کی اولاد کو اس مدرسہ مین پڑہنے کیواسطے بہیجنے کی پوری کوشش کرین گر آپ سب صاحب ساعی ہوئین گے تو امید واثق ہے کہ یہ مدرسہ بہت جلد ترقی پکڑ جائیگا اور جسطرح کہ پڑہے لکہے اس شہر مین معدوم ہین اوسی طرح ان پڑہ اور جاہل نہایت کم بلکہ بالکل ناپید ہوجائین گے اب آپ سب صاحب و تمام رعایائے پرگنہ ٹیمابیرو پر فرض اور واجب ہے کہ حضور فیض گنجور خلد اللہ ملکہٗ کے اس مرحمت خسروانہ و رعایا پروری کا دل سے شکریہ ادا کرکے علم و ہنر سے مستفیض ہون اور دعای دولت حضور مین رات دن مصروف رہین الٰہی ہمارے آقائے نامدار سرکار دولتمدار کو باین رعایا پروری و علم گستری ابد الآباد سلامت با کرامت رکھ اور تمام قلمرو سرکار مین اسقدر اشاعت علم فرما کہ رعایائے حضوری مین کوئی متنفس جاہل و بے علم نرہے اور دامن ریاست کو خیر و برکت سے بہر دے آمین ثم آمین - آخر مین جناب ناظم صاحب کے اس امداد فرمائی کا جو کہ تجویز مکان مدرسہ و دیگر تمامی امور رفاہی مدرسہ مین مجکو دی ہے تہ دل سے

شکریہ ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جناب ناظم صاحب کی توجہ سے یہ مدرسہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا = حضور انور پرگنہ سرونج
بتاریخ سوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست وہم ماہ جون سنہ ۱۸۹۳ء یوم یکشنبہ سوا دس بجے دن کے نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے
اس دورۂ انتظامی پرگنات مین حضور والا نے ناظمون کی جو جو بدنظمیان ملاحظہ فرمائین اونکا انتظام و انصرام پورا پورا فرمایا۔ مرزا محمد اکبر علی
خانصاحب ناظم پرگنہ سرونج بوجوہات چند در چند جسکی تفصیل سرسری بھی لکھنا دردسری سے خالی نہین صرف یہی فقرۂ قلیل
اپنی پوری دلیل کا پتہ دے رہا ہے مرزا صاحب کا دربار نے استعفا منظور فرمایا مرزا صاحب ٹھنڈے ٹھنڈے دہلی تشریف
لے گئے اور حضور والا نے پیشکاران و تحصیلداران پرگنہ سرونج کو موقوف فرمایا یہ کارروائی پولیٹکل بحق ریاست و رعایائے پرگنہ
سرونج باحسنِ وجوہ عمل مین آئی اور منجانب حضور والا افضل الامرا انتظم الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ
برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ پرگنہ سرونج کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے ۔

برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و افر تمیز افضل الامرا انتظم الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ طال عمرہٗ
بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ دریں ولا جو انتظام پرگنہ سرونج روبانحطاط لایا تمکو ناظم سرونج مقرر فرمایا گیا تمکو چاہئے کہ
سرونج پہونچکر کام نظامت کا اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ سے سنبھال لو اور کار نظامت
اس طرح انجام کو پہونچاؤ کہ جو امور مراتب انتظامی مین خدشے رونما ہوئے ہین اون سبکی درستی بوجہ احسن عمل مین آئے اور کاروبار
متعلقۂ نظامت کو روز بروز شایستگی حاصل ہو اور اہلکارون مین حسب گزارش تمہارے حسام الدین پیشکار فوجداری مقرر کیا گیا اور
محمد فاروق کو کہ تین برس سے کار سرکاری انجام دیتے ہین پیشکار مال مقرر کیا گیا ان دونون سے اس خدمت کو لیتے رہو اور
دو سو روپیہ ماہانہ تمہارا عہدۂ نظامت فوجداری مقرر رہے یہ عہدہ تمہارے نام بدستور مع تنخواہ مستقل ہے اور اب جو تم سرونج
بھیجے جاتے ہو بابت انجام رسانی خدمتِ نظامت تین سو روپیہ تمہارے نام مقرر کیے گئے تاریخ پہونچنے سرونج یہ ماہانہ تمکو بلا
وضعات و کسرات تا انجام رسانی خدمتِ نظامت ملتا رہیگا پیشکاران و تحصیلداران و گرداوران و عملۂ ماتحت سے جس کسیکی کارروائی
تمکو ناپسند معلوم ہو نسبت اوسکی گزارش کرو حسب گزارش تمہارے لحاظ مناسب صادر ہوگا اور جو تم بمقام سرونج پہونچکر درخواست
مزید ضابطکی ارسال کروگے اوسپر بھی توجہ فرمائی جائیگی اور جو چوری و ڈکیتی و سرقہ مویشی و رہزنی اور دیگر امور ناجایز کا پرگنہ
مین ایسا ہی انتظام کیا جائے اور دارو گیر مجرمان و بدمعاشان مین کامل سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزائے
قانونی سے وہ شخص ہرگز محفوظ نرہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھ درد ہر ایک کا عذر سنوگے

تم سب کام ایسے کروگے کہ قصبہ و دیہات مین آبادی کو ترقی ہو۔ اور دست برد رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے جو کوئی اپنے دکھہ درد کی عرضی پیش کرے اوسکا تصفیہ نظر بر احقاق حق عمل مین آئے اور جو حکمنامہ ملفوف پروانہ ہذا ہے اوسکو علی الاعلان گوش گذار رعایا و برایا کیا جائے بلکہ ایک مجمع معززان اہل شہر و عہدہ داران منعقد ہو سبکے روبرو مضمون اوسکا آواز بلند پڑھوا دیا جائے اور تمکو اس بات کی اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے ماتحتان سے جس کسیکو معطل کرنا ہو یا تبدیل کرنا چاہو اوسکی تمکو اجازت ہے حسب ضرورت اوسکی اطلاع کرتے رہو فقط المرقوم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ ہجری زبانی نائب صاحب بہادر بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر شیخ محمد انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چوہیرہ نے بعارضہ درد گردہ انتقال کیا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنین صدر جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ نہایت دہوم دہام سے بمعرض ظہور آیا چنانچہ مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ہے

نہ بے بامر دوام تو عالی مامور
بہ بستہ تیغ ظفر تو قیصر و فغفور

امین دولہ کہ چرخ از نہاد فطرت
ندید چو تو امیر مظفر و منصور

ز تاک رشتۂ جاہ تو از نسیم صبا
فتد بطارم افلاک خوشۂ انگور

حساب عمر تو از سال و مہ نتوان کردن
اگر شود بحر دیدہ در آسمان محصور

ہمین بمدح تو جائیکہ آشکار شود
مآثر برکات از تو اصبح جمہور

ہمی رود بحسود تو حالتے ز ملال
کہ روز حشر نباد فراق حق مجبور

نہیب نام تو در رزمگہ در اندازد
ز زلزلہ کہ گیتی در آید از دم صور

اگر ز بزم تو زاہد برد خبر داند
کہ میکند بہشت آرزوی حور قصور

خیال مہر رائے تو در دل خورشید
چنانچہ نقشۂ بر تن شرشب دیجور

حساب بذل و عطائے تو ہیچ نتوان کرد
مگر کسیکہ کند حصر موج ہای بحور

ز عکس شمسۂ سیمای تو بجسم عقل
کند بطالعہ عفو سنین مشہور

اگر حجاب ضمیر تو مرتفع گردد
محال عقل شود احتمال سایہ و نور

چنان حسود تو در رنج و غم گرفتار است
کہ طبع عافیت از پستش شود رنجور

ز بسکہ رائے تو در حسن و قبح تجربہ کرد
کند فلک بصلاح تو انتظام امور

بفکر وصف ضمیرت شود بعقل سلیم
تحیرے کہ بموسی شد از تجلی طور

قضا اطاعت کند بر آثر افلاک
اگر شود بضمیر تو خواہشی مخطور

باحتمال حمایت برون کند دل غ
صبا بعطسۂ عنبر فشان بخار بخور

شود ز ہیبت قہر تو بر دل اعدا
ہمان اثر کہ بکون و مکان ز نفخۂ صور

خیال تخم سعایت گر آورد بہ ضمیر
ز پشت آئنہ سر کشد تجلی طور

اگر نہیب تو در رود ہر رشتہ عالم گسند
بنو ز نار شود در وصل ہمہ گر مخطور

ز بسکہ عدل تو در دہر صلح افگند
بوز چنگل عقاب آشیانۂ عصفور

ورائی راحلہ تشنہ ہزار بدید
اگر قیصر و خاقان ز خشم این منشور

توئیم بنظر من کہ از خزینۂ طبع
نثار مدح تو کردم لآلی منثور

سواد لفظ چنان از لوامع معنی
کہ از مداد شب افتد ز شفق کافور

نمود حسن نظم من سحر آشنا گردد
چکندہ از گوش ترانۂ منصور

چو طبع من بطرق تو طلب سخن زد
شود ز چشم جہان مہر عقل کل مستور

زبسکہ معنی روشن تراود از قلمم
ہزار غوطہ بدریای فکر تا زنم
ازان خوش ست کہ بخشی ہزار بدرہ زر
ولے ز طعنۂ ارباب ذوق میترسم
بجرم آنکہ چہ سر زد ز ما گناہ عظیم
ازان سبب کہ نگردد بخاطر تو گران
ریاض عمر تو باد از نسیم عیش و نشاط

دمد تجلی طور از بیاض این سطور
بیاورم بکف این گونہ لولوی مبرور
کہ نیست در خور اشرف عطیہ مشہور
کہ در قفای تعشق زنند لاف شعور
گر شدہ صورت حجاب خاطر تو نفور
کنم سخن بدعای تو ختم بر دستور
چنانکہ خاطر ارباب معرفت از نور

ز حسن شاہد معنی بپرس زیور را
اگر بجایزۂ این جواہر شہوار
ہمین سزد کہ درآرم بعرض تقریر
ولے عجب کہ چو خصم تو مستحق قدیم
اگر تو فرق کنی در میان دشمن و دوست
ہمیشہ تا کہ وزد از ہبوب باد امید
بہ نیش تیر خدنگ حوادث افلاک

ز رشک آنکہ نظر کن تراوش کافور
کنی بہ بندگی خویشتن مرا منظور
بآن قدر کہ مرا ہست شوق بزم حضور
بود بحسرت شدہ جاودان مامور
شود ثبات تو مصئون ز انقلاب دہور
ہموم غم بریاض دل از نسیم سرور
دل حسود تو باد آشیانۂ زنبور

بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک رونق افروز ٹونک ہوئے حسب معمول مشایعت و سلامی اتواپ عمل مین آئی ۔ اسی سال ہجری مین بشکوی جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب مرحوم فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حیات خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت جناب نواب محمد سلیمان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

چو حامد خان بہادر یافت فرزند * بافضال خدای پاک و یکتا * اسد از بہر تاریخ ولادت * دلم گفتا ۔ مکرم بخت بادا

اسی ایام مین محمد خان داروغۂ سائر امیر گنج نیٹو ڈاکٹر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ وفات ہے ؎

محمد خان چو رفت از دار دنیا
چو فکر سال تاریخ آبرو کرد

خوش آمد آن جہان زین جہان فانی
خرد گفتا بلطف از نوحہ خوانی

بسا رفتند و خواہد رفت عالم
سر بزم جہان بگرفت و بنوشت

کہ دنیا نیست ملک جاودانی
محمد خان کتاب زندگانی

اسی ایام مین مولوی حکیم سید سعید احمد صاحب اسعد خلف جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب مغفور سیماب نے مصرعہای تضمین غزل حافظ شیرازی پر متضمن حالات نادر شاہ بادشاہ ایران و محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کیا خوب فرمائے ہین شعر فارسی سے مصرعہائے اردو کیا دست و گریبان ہین ۔ یہان یہ حال حسب حال زمانۂ حال بطور عبرت لکھا جاتا ہے ۔

محمد شاہ نے بازیچۂ عشرت مین جی ہارا
بنایا رہنمائی نے تمیز و عقل کا یارا

زوال آنے لگا دولت پہ بگڑا کھیل جب سارا
ہوا پامال پستی جب عروج تخت کا تارا

ہوئے رہزن جو ادہر کے ساقیان مست چارا
تماشا ایک کی گونا محو بنے لاکھہ سر مارا

تصویر صاحبزادہ حامد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم

(دھرم سنگھ ستارہ ہند آرٹ)

نہ پایا جب کوئی اقبال و بخت جاہ نے چارا
طلب میں شاہ ایران کی ہوئی یوں جلسہ آرا
اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

ہوا آگاہ جب احوال سے سلطان نصرتمند
تاسف سے رہا یہ سنکے نادر شہ غمین یکچند
کئی بھیجے سفیران سخن پرداز دانشمند
شہ نادر لقب گردن برانداز و دشمن بند
لکھا آخر کو اک مکتوب بالفاظ بہر معنی قند
زبانی بھی کہا اونسے سنا دینا اوسے یہ پند
زبس تھا ہند و ایران میں ہمیشہ سے دلی پیوند
بنام بادشاہ ہند عشرت کیش جم مانند
نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستتر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

سفیروں نے نہ پایا جب حضوری کا کوئی اسلوب
کیا آگاہ حال ہند سے آقا کو اپنے خوب
نصیحت کرنیوالا جب ہوا کرتا کوئی معتوب
مہینوں تک نہ آیا ہاتھ اون کے دامن مطلوب
یہاں تھا بادشاہ ایسا ہوائے نفس کا مغلوب
امیروں کی زبان پر تب یہ آتا نغمۂ مرغوب
گئے دہلی سے واپس دیکے مفسد جنگ کو مکتوب
کہ غیر ذکر مے و ساغر نہ تھا کچھ بھی اوسے محبوب
فغان کین لولیان شوخ شیرین کار شہر آشوب
برند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را

سفیروں کی زبانی جب ہوئی احوال کی تجدید
ہوئے حاضر جلو میں بخت و فتح و نصرت و تائید
اودہر یلغار پر تھی افسران فوج کی تہدید
قوی کی فرماندہ ایران نے عزم جنگ کی تشئید
وہان لشکر تا لکار سے کچھ یاس کچھ امید
ادہر خلوت سرا میں ساقی مہوش کو تاکید
لئے ہمراہ سوار اک لاکھ اوسکی کوچ کی تمہید
یہاں ہر شب شب قدر طرب ہر روز روز عید
بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت
کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلا را

فرو پر آگیا جب طوس سے شاہ تہور خو
لیا کابل کو اور فرمایا اب لاہور کو بھی لو
سنایا حال اسنے عین روز جشن میں شہ کو
وہاں اک اور خط لکھا کہ اب ہشیار ہو جاؤ
امیروں کو لکھا جب اہل سرحد نے کہ اب سنبھلو
کہا یوں بیخودی میں شاہ نے سن او نصیحت گو
نہ پایا جب جواب اونکا بھی تب تو سخت برہم ہو
کہا سنئے سعادت خان سے تم عرض خبر کردو
حدیث از مطرب و مے گوی و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

عوض اونکے وزیر و لشکر غدر مو شہ ہو گئے بے غم
ہوئے آراستہ ہو ہو کے لشکر بیش و کم
نکلکر دو پہر دن شہر سے با حسرت و ماتم
کہا کل دیکھیو لشکر کو دینگے حکم نہضت ہم
سحر قلعے سے آیا کوچہ پر شاہ رشک جم
عزیزہ مصر عشرت سے کہا آنکھوں میں لا کر نم
لئے فیلان جنگی دو ہزار اور توپیں اژدر دم
چنے سب تیر جنگ کے اتنی سواران قضا توام
من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم

که عشق از پردهٔ عصمت برون آرد زلیخا را

ادہر غفلت سے ادراک اسکے کو خواب مین گذری
محمد شاہ نے بھی پھر تو بڑہنے کی اجازت دی
امیر خان دوران خان کی ہمت و شجاعت کی

ادہر لاہور سے بھی خسروِ ایران نے سبقت کی
مقابل جب ہوے لشکر تو باہم جنگ کی ٹھہری
زبان خامہ سے تعریف ہرگز ہو نہین سکتی

سنا جب فوج نادر شاہ پانی پت پر آپہونچی
زمین پر تین دن تک برق تیغ و تیر کی چمکی
ز عشق ناتمام ماست حسن یار مستغنی

بآب و رنگ و خال و خط چه حاجت روی زیبا را

ہوئی جب گرمیِ بازارِ عرضِ جوہر ذاتی
عوض مین مایۂ جان کے متاعِ نیکنامی کی
جو کی نادر نے ان گستاخون سے معذرت خواہی

جو تھے ہمدل انہون نے بھی چہوڑا آبرو بیچی
گریز قبلِ لشکر سے شکستِ فاش جب پائی
محمد شاہ نے ہنسکر کہا اے مایۂ خوبی

خریداران ننگ و نام نے بیع و شرا یون کی
ملا تنہا شہِ ایران سے جا کر خسرو ہندی
بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

ہوا سعدین برج جاہ و حشمت کا قران حافظ
عیان ہے پہر جہان مین صورت امن و امان حافظ
سنا ہے بیٹے اسعد کی زبانی یہ بیان حافظ

ہوا اہل یقین پہ پہر موافق آسمان حافظ
ہوئی جب صلح کر کے دونو باہم شادمان حافظ
کہ بہر سید احمد سعید نکتہ دان حافظ
که بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

ہوئی مشکل جدائی و قتل عالم سے نہان حافظ
ہلو ہر ایک دار الملک کو اپنے روان حافظ
غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ

واضح رائی ناظرین باتمکین ہو کہ محمد شاہ بادشاہ کا نام ایام شاہزادگی مین روشن اختر تہا اونکا مختصر حال بدین منوال ہے کہ بہادر شاہ عالمگیر اورنگ زیب کے بیٹے نے باپ کے بعد سوا پانچ برس بادشاہت کی لیکن اسکے بعد امیرون مین باہم اختلاف واقع ہوا اور تخت کے وارثون مین ایسی جنگ و جدال ہوئی کہ ایک سال مین کئی شاہزادے مارے گئے آخر فرخ سیر تخت نشین ہوا مگر وہ عیش و عشرت کا ماتی تاج شاہی کو سر پر سنبہال نہ سکا بلکہ وزیر اور سپہ سالار جو اسکے معاون تہے اونکے مارنے کے درپے ہوا۔ جب وزیر اور سپہ سالار نے بادشاہ کا یہ رنگ ڈہنگ دیکہا تو چہ مہینے مین پے در پے دو اور شاہزادے بہولے بہالے ڈہونڈ کر تخت پر بٹہائے۔ یون تو شاہزادے بہت سے نظر بند پڑے تہے مگر انہین ایسا عقل کا پورا مد نظر تہا جو کٹ پتلی کی طرح انکے اشارے پر چلے۔ آخر روشن اختر شاہزادہ بہادر شاہ کا پوتا سلیم گڑہ مین قید تہا چند امرای دولت نے اوسکو لا کر تخت پر بٹہایا اور تاج سر پر رکہکر محمد شاہ بادشاہ خطاب دیا پہر باہم امیرون مین اختلاف واقع ہوا وزیر اور سپہ سالار مارے گئے

اور انکی قوم کا نام و نشان دربار سے بالکل مٹ گیا تو بادشاہ کی رنگین طبیعت نے اپنا اصلی رنگ دکہانا شروع کیا چنانچہ انتظام ملکی و مالی کو امرا و وزرا کی رای پر چہوڑا اور خود ناچ رنگ کے دریا مین غوطے لگانے لگا اور جب کبہی موج مین آتا اور طبیعت لہراتی تو شراب و کباب کی نہر مین گر کے بیخود ہوکر ہاتہہ پاؤن مارتا اور مستانہ کلام زبان پر لاتا ہے

مارا بجہان خوشتر ازین یک دم نیست — کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

اسکے عہد مین گھر گھر عیش و عشرت سے دن عید اور رات شب برات ہوگئی اہل دربار بادشاہ کی طبیعت کو رنگینی پر مائل دیکہکر سب رنگین طبع ہوگئے جو امرا اعلا قوم پر متعین تھے دربار کی بہار دیکہنے کو اپنی اپنی جگہہ اپنے اپنے نائب مقرر کرکے حاضر دربار ہوئے۔ ظاہر ہے کہ جہان اہل دربار ایسے ایسے خیالات مین مبتلا ہون وہان انتظام ملکی کا کیا ٹھکانا اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ وزیر اور سپہ سالار کے توڑنے کے لیے نظام الملک آصف جاہ کو دکن سے بلوایا اور کل کاروبار سلطنت اوسکے تفویض کیا مگر یہ دیرینہ سال گرگ باران دیدہ عالمگیر اور نگ زیب کے عالم دیکھے ہوئے تہا اوس نے دربار کے رنگ کو دیکہکر بہت کچہہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلا اور بادشاہ کو صلاحیت پر لانا چاہا اہل دربار آصف جاہ کا یہ پیچ دیکہکر توڑ جوڑ چلنے لگے مگر اسکے مقابلہ کے قابل نہ تھے آخر ایک دن بادشاہ نے خوش ہوکر نظام الملک آصف جاہ کو ملبوس خاص کا خلعت اور وزارت کا عہدہ عطا فرمایا اہل دربار کو اور بہی ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اہل دربار نے اسکا یہ توڑ کیا کہ اسی رات کو جلسہ خاص مین ملبوس خاص کا خلعت بادشاہ سے ایک بہانڈ کو دلوا دیا۔ آخر الامر آصف جاہ تنگ ہوکر کسی بہانے سے دکن کو چلا گیا کہ ایسی وزارت سے حیدرآباد کی صوبہ داری بہتر ہے اتفاقاً اسی ایام مین نادر شاہ بادشاہ افغانونکو ایران سے نکالتا ہوا قندہار تک آیا اور ادہر سے افغان نکلکر تمام کوہستان کابل مین منتشر ہوگئے چونکہ خاص کابل مین دہلی کے دربار کیطرف سے صوبہ رہتا تہا اسلئے نادر شاہ بادشاہ ایران نے محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے پاس اپنا ایلچی بہیجا کہ تم بہی اپنے صوبے کے نام حکم بہیجدو تاکہ دونون طرف سے افغانونکو دباکر قرار واقعی گوشمالی ہوجائے یہان ان دنون مین عیش و عشرت کے یہ رنگ ڈہنگ تھے کہ کوئی کسیکی نہین سنتا تہا چنانچہ کئی ایلچی راہ مین گتی کی موت مارے گئے کہتے ہین کہ آصف جاہ بوقت روانگی دکن نادر شاہ کو خفیہ ایلچی بہیجکر سنکار گیا تہا کہ آپ ہندوستان مین بے تکلف چلے آئین یہان دلی تک میدان صاف ہے چنانچہ بعد چند روز کے نادر شاہ نے اپنے ایلچیون کی تباہی کا حال سنکر خط لکہا اور آخر مین خطون کی بیجوابی نے کمند بنکر اسے خود ہندوستان کی طرف کہینچا حالانکہ حاکم کابل نے یادداشت اندیشہ ناک دربار مین بہیجی مگر جواب ندارد۔ بلکہ جو لوگ نادر شاہ کے آنے کی خبر سناتے تو امرائی دربار اونپر خفا ہوکر یہ کہتے کہ ہنوز دلی دور ہے۔ علاوہ اسکے دلی کے مکانات بہت اونچے اونچے ہین

نادر شاہ کا لشکر آتا ہوا نظر آجائیگا۔ الغرض نادر شاہ نے مجبور ہوکر اول کابل کو فتح کیا پہر لاہور کو لینا چاہا حاکم کابل نے عرضی دربار مین بہیجی اوسوقت بادشاہ مہتاب باغ مین عالم آب کا تماشہ دیکہہ رہے تھے اور سامنے ناچ ہو رہا تہا گویا عین سرور کا عالم تہا حاکم کابل کی عرضی کو لیکر اوسکا گوشہ شراب مین ڈبویا اور یہ مصرع پڑہا۔ این دفتر بے معنی غرق می ناب اولٰے ؎ چونکہ امرائی دربار نے آصف جاہ کی دانائی اور تجربہ کاری کو مانے ہوئے تھے نادر شاہ کی آمد آمد کی خبر سنکر اسے بہی دکن سے بلوایا اودہر نادر شاہ نے کابل کو فتح کرکے پہر ایک نامہ منظوم بصحابت مرزا حمزہ بیگ معتمد خود محمد شاہ بادشاہ کو بہیجا چنانچہ اوس نامہ منظوم کی نقل باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد بنا بر توضیح حال بجنسہ درج ذیل ہے۔

نامہ پادشاہ نادر شاہ بنام محمد شاہ پادشاہ دہلی بصحابت حمزہ بیگ

پادشاہی آنکہ بر سر سایہ ام
گردد الا تر ز شاہان پایہ ام

از مہابت تیر در دستم چو موم
ہر نفس از من ملوک شام و روم

از نہیب تیغ من خاقان چین
بلبل اجل گردد نہان زیر زمین

از نہیب خنجر گردان من
وز تزلزل شاہ چین ہم ختن

شاہ زنگ و ہم فرنگ و ہم حبش
از خدنگم میگریزد زاغ وش

گر شود آہنگ من سوی عراق
شہ عراق از کف بیندازد یراق

جوہر تیغم چو سر گردد فروز
تیرہ گردد چشم شاہ نیمروز

گر بلند آوازہ گردد کوس من
شاہ روس آید پی پابوس من

ملک ترکستان و ایران عجم
زیر حکم من در آمد یک قلم

موکب کشورستان کردم روان
از خراسان جانب ہندوستان

خار قندہاری کہ در راہ داشتم
خار را کندیدم و گل کاشتم

قوم افغان را سپردم زیر خاک
کردم آن گلشن ازین خاشاک پاک

فتح کابل کردم اندر یک زمان
قید کردم ناظمش سردار خان

تیغ چون بر خیبری ہا آختم
کوہ خیبر غرق در خون ساختم

بلدۂ لاہور و ملتان بیدرنگ
از بہادر خان ستانم غیر جنگ

گر بہادر خان شود جویای کین
نقش او بر دارم از روی زمین

گر مطیعم گردد از بخت بلند
نقش آن بندم چو موم نقشبند

فتحیاب از التفات قادرم
از ہمہ شاہان عالم نادرم

خود پرستان را کنم در خاک پست
ذوالفقار حیدری دارم بدست

تیغ تیزم بر عدوان ذوالفقار
سرخرو باشد بروز کارزار

چون کشم شمشیر از روی عتاب
کوہ آہن را کنم دریای آب

عکس تیغم گر فتد بر روی یم
از خطر در یم نماند ہیچ نم

گر بعزم جنگ بردارم عنان
لرزد از ہیبت زمین و آسمان

دارم از جنگی ہزاران صد ہزار
ہر یکی رستم دل اندر کارزار

ہر یکی چون بہمن و اسفندیار
شیر شیرزن پیش شان روباہ وار

باسنان پہلوی شیران میدرند
با تبرزین فرق پیلان بشکنند

دارم امید آنکہ با نیروی بخت
گیرم از شاہان عالم تاج و تخت

ہر کہ از شاہان شود فرمان پذیر
تاج در سازم ورا صاحب سریر

هر که آید سوی من با عزم جنگ
هر که با فولاد بازو پنجه کرد
خر نیستاند چو خسته از شر کین
شه چو باشد غافل و بیدادگر
چون نشان معدلت کردم عیان
نادرم و تاج بخشی چون شما
آنچه جادم با همایون بادشاه
برامیرانیکه داری اعتبار
لشکر بی ریش تو امثال زن
با سنی نامان هر مرد که سیاه
ریش بر رخ زینت مردان بود
هست قمر الدین ز ریت خبر
از خدا خواهم که بر بالای دار
خان دوران را ... سیر کار
چیست کافر کهنی زنار دار
تیرها بارم بر کهن چون تگرگ
گر بدریا هم زاید و پاک ذات
در همه بتخانه ها آتش زنم
نا ... ساتی ... بی هنجی بر ... هست
ور نیاید ... در آیم سوی تر
با اولوالعزم آنکه گشته کینه خواه

خر غش سوزانم از دود تفنگ
ساعد سیمین خود را انجبر کرد
باشد آن از خیل کفار لعین
بهر کینش فرض شد بستن کمر
از نهایت شد نهان نوشیروان
کیست از شاهان چو من صاحب عطا
کرد انعامات با گنج و سپاه
فی الحقیقت جمله را دشمن شمار
زن نما شد رو عاشق شمشیر زن
در جنابت عمر خود کرد تباه
ریش رو گون کس تن نامردان بود
در خشوش آورم همچون قمر
آورم منصور را منصور وار
با تبر زین از سرش ریزم دمار
سوی من آید بقصد کارزار
ملک دکهن را کنم بیبار و برگ
معبد اسلام سازم سومنات
چون خلیل الله تبار شکنم
پاسخ آن آتش و تیر ناوک است
ملک هندوستان کنم زیر و زبر
روز او چون تیره و شب گردد سیاه

قول سعدی را بگوش دل شنو
آنچه نادان راه حق را گم کنند
بهر تنبیهش کمر بستن رواست
روز و شب از مرتضی خواهم مدد
چون تمامم از سخاخوان کرم
در همایون نامه از احوال جد
باز شه تسخیر هندوستان نکرد
این امیران سپاهت دشمن اند
چون نهان بازیب و زینت کار شان
گر بصورت لاف مردی میزنند
بر چنین لشکر تو میداری امید
گر نظام الملک آید در دکهن رسید
هم ظفر خان را کنم از خوب باز
خون بخواهم ریخت از ضرب سنان
بر گمارم لشکر خونخوار را
گر کشم شمشیر با آهنگ جنگ
در یم گنگا بر انگیزم غبار
می پرستان را کنم یکسر هلاک
حمزه بیگ این بار دیگر مهر و
گوش کن این نکته عطار را
پادشاه خسرو هندوستان

همچنین گفت ست مرد راه رو
کفره را بر مسلمین رتبه دهد
زانکه آن گمره بر راه خطاست
تا به مظلومان بیدادی رسد
حاکم از حسرت شد رو در عدم
خوانده باشی ای شه والاخرد
ای شه والاخرد سنجیده مرد
رایگان سیم و زرت ضایع کنند
همچو فطرت جانب دستار شان
لیک در معنی ز زنها کمتر اند
جان شان از باد سیلی زر چو بید
پیر و سالوس او خواهم درید
طره بر تابم ز فرق طره باز
از سعادتخان هم از شمشیر خان
بگسلم زنار آن مردار را
بحر خون سازم ز دکهن تا فرنگ
معبد کفار را سوزم بنار
هند سازم زان همه ناپاک پاک
پاسخ آن تا برودی آورد
اهل ایمان مع اتقا اسرار را
گر برائی خدمتم شادی میان

تا کہ صاحب نصرتِ سازم ترود
فرض حق سنت نبی آری بجا

ورکنی تاخیر نارد ہیچ سود
تا شوی مقبول درگاہِ خدا

از رسوم کفر باشی برکران
با نصائح ای شہ ذوالاحترام

تا ز قہر ایزدی یابی امان
ختم کردم این سخن را والسّلام

الحاصل نادرشاہ نے دریای اٹک اوتر کر دہلی پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا یہان بقول آصف جاہ کے میدان صاف تہا کرنال پر ہنگامہ آرائی ہوئی ہنگام صف آرائی برہان الملک نے تنگ آکر جب آئین ملک ایران کمان اپنے ہاتھ سے رکہدی گویا خواہان امن ہوا پہر نادرشاہ کا دہلی پر قبضہ ہوا اس کرنال کی لڑائی مین سپاہ نادری سے کل تین ولائتی اور بیس آدمی زخمی ہوئے البتہ جب نادرشاہ داخل شہر ہوا تو اہل شہر کے ہاتھ سے صدہا سپاہی نادرشاہ کے مارے گئے پہر نادرشاہ روشن الدولہ کی مسجد مین جسکو سُنہری مسجد کہتے ہین تلوار کہینچکر آبیٹہا اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا جب قتل عام انتہا کو پہونچا تو محمد شاہ نے حسرت سے یہ شعر پڑہا ؎ دیدۂ عبرت کشا قدرتِ حق را ببین ؎ شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت ۔ پہر آصف جاہ گلے مین تلوار ڈال کر سر برہنہ خاموش نادرشاہ کے سامنے آکہڑا ہوا اور زار قطار رونے لگا نادرشاہ کے دل مین ہی خدا نے رحم ڈالا پوچہا ۔ چہ میخواہی ۔ اوسنے یہ شعر پڑہا ؎ کسی نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی ؎ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی ؎ نادرشاہ نے شرما کر سر جُہکالیا اور تلوار کو میان مین کیا اور کہا ۔ بہ ریشِ سفیدت بخشیدم ۔ اوسیوقت شہر مین امن ہوگئی ۔ پہر نادرشاہ نے اپنے شاہزادہ میرزا نصر اللہ کی شادی ایک شاہزادی سے کی اور دو مہینے دہلی مین رہا اور خاطر خواہ نقد و جنس جواہر بیش بہا و تخت طاؤسی وغیرہ کل تیس کرور روپیہ کا اثاثہ لیکر جانب ملک ایران روانہ ہوا نہ خان دوران خان کے دور دورے نے کام دیا نہ برہان الملک کی برہان نے کام کیا امیر الامرا کی رائے خلاف پڑی سعادتخان حاکم کابل نے بحضور نادرشاہ سعادتمندی ظاہر کی ۔ سردار خانکی سرداری مغرور دار سرِ دار کہینچی ۔ منصور خان نے اس دار الحکومت فتوت سے دار جانب افضل جانی ۔ بہادر خانکی بہادری ہیر میدان گئی ۔ ظفر خان خجل ہوکر ظفر اپنے ناخن دیکہنے لگے ۔ شمشیر خان تیغ رانی سے دم چورا کر میانِ راجہ وپرجا رسوا ہوئے ۔ گو طرہ باز خان نے کسیکی زلف پیچان کی طرح پیچ و تاب بہت کہائے ۔ مگر شانۂ جرأتِ نادری نے اوسکے سب بل نکالدئے

نوٹ

دربار رؤسا رعالیشان مین رزیلون کا جمع ہونا باعث پریشانی شرفا و موجب تخریب رعایا و برایا ہے ۔ بلکہ اس کے صدمے سے انہدام سلطنت متصور اور سوائے حیرانی مملکت مضمر ہے ۔ اس سے جوہر عرض نامرادی عیان اور جوہر آئینہ

نیکنامی پنہان ہے۔ دربار رؤسا مین عقلا کا جمع ہونا سبب ترقی ثروت و دولت۔ اور باعث ارتقائی مدارج حشمت و سلطنت ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔ بتوفیق رب بتاریخ دوم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۳ع روز شنبہ سوا گیارہ بجے دن کے کرنیل۔ آئی۔ پی تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بطور دورہ فائز دار الریاست ہوئے۔ بسبب بارش علی الاتصال استقبال نہوا البتہ توپ سلامی حسب معمول سر ہوئین حضور والا سے ملاقات بدستور قدیم عمل مین آئی۔

بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق بست و دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ع روز جمعہ حضور پر نور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ٹونک سے بجانب موضع چوگائین تشریف لے گئے اول نظر باغ سے سوار ہو کر رود بناس تک بسواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے پہر رود بناس سے تانگہ پر سوار ہو کر موضع ڈہونڈہیہ مین آ کر نماز مغرب و عشا ادا فرمائی زمینداران موضع مذکور نے ماحضر پیش کیا اس سفر وسیلۃ الظفر مین محلات عالیات سے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تہین انکی اردلی مین چالیس سوار تہے دوسرے روز حضور انور بعد صدور احکام ضروریہ صبح کو بنا بر شکار سوار ہوئے ایک مرغابی اور ایک کبود موضع چوگائین کے تالاب سے شکار کیا وہان سے آگے چلکر دو نقل پا شکار کے موضع چوگائین سے حضور والا جنگل کو معائنہ کرتے ہوئے ہری پورہ کے تالاب پر رونق افروز ہوئے اس تالاب پر برگد کے درخت کے نیچے تہوڑی دیر قیام فرما کے خاصہ تناول فرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ ٹونک سے روانہ ہو کر موضع ہری پورہ مین ہمراہی رکاب نصرت انتساب باشرف ہوئے بعد ازان حضور انور مع مخصوصان ہمراہی بنا بر صید افگنی آہوان وحشت توامان موضع سندیڑہ کی بیڑ مین کہ خاص رکمت ہی تشریف لے گئے صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ نے حسب الحکم حضوری ایک بہت بڑا ہرن کالا شکار کیا پہر وہان سے حضور انور موضع حاجی پورہ مین تشریف فرما ہوئے پہر وہان سے آ کر خرمن گاہ ہری پورہ مین استراحت فرمائی اور بعد نماز ظہر کے سوار ہو کر قبل از نماز عشا خیام دولت انضمام پر تشریف لائے اسی تاریخ صاحبزادہ اسفندیار خان صاحب جرنیل فوج ظفر موج و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جرنیل صاحب موصوف و کپتان سید محمد و سید زین العابدین میر منشی حضور مین حاضر ہوئے بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر سنہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور چار گہڑی دن چڑہے حضور انور دام اقبالہ بعد ادائے نماز نوافل و فرائض و وظائف معمولی چہل قدمی فرماتے ہوئے باہزاران ہزار شان و شوکت بہمراہی عمائدین ریاست فیض بشارت موضع چوگائین کے تالاب پر تشریف لائے وہان زمینداران موضع کہمانہ و بیگم پورہ و رانولی چوگائین نے نذرین مرۃ بعد اخری پیش کین بعد ازان حضور والا مع مخصوصان بارگاہ رفعت پناہ بنا بر شکار تشریف فرما ہوئے صاحبزادہ

صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب ہمراہی حضور والا تانگہ کی سواری پر شرفیاب تھے اور دوسرے تانگہ
پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وصاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب تھے اور تیسرے تانگہ پر سید افضل علی خبر رسان
و شیخ محمد نذیر اتالیق تھے موضع ہری پورہ اور چوگائین اور سوندہی پھل کے میدان مین حضور والا نے ہرن کا شکار کیا اور سوندہی
کے تالاب پر مرغابی وغیرہ کا شکار ہوا۔ بارہ بجے حضور والا نے اسی تالاب پر خاصہ نوش جان فرمایا اور خیام دولت انضمام
مین داخل ہوئے سہ پہر کو بعد نماز عصر کے حضور انور تانگہ پر سوار ہوئے ہمراہ رکاب حضور والا صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ
وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وکپتان سید محمد تھے اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب وصاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب
ٹونک سے آکر فیضیاب ملازمت ہوئے حضور انور جنگل کی سیر فرماتے ہوئے قریب مغرب کے خیام دولت انضمام مین تشریف لائے
اسی مقام پر حضور والا نے کپتان سید محمد کو ایک منزل ہیچ عطا فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم حضور انور نے موضع چوگائین سے نواٹیلہ کوچ
فرمایا۔ وہان سے صحرای موضع سندیڑہ کا قصد فرمایا ہنگام روانگی زمینداران موضع پیپلو نے نذرین پیش کین سرکار دولتمدار نے
قبول فرمائین۔ چونکہ موضع نواٹیلہ جاگیر مین صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے ہے اور یہ موضع ٹونک سے جانب غرب
سولہ میل اور مقام چوگائین سے بگوشہ جنوب و غرب آٹھ میل ہے وقت روانگی بندگان حضور والا سیر کنان و شکار افگنان
منزل کے بعد داخل نواٹیلہ ہوئے زمینداران پیپلو نے ہنگام پیشی نذر رجہ رعایتی کے بارہ مین عرض کیا اونکی نسبت
یہ حکم ہوا کہ نواٹیلہ مین حاضر ہو وہان حکم مناسب دیا جائے گا سندیڑہ کی بیڑ مین بارہ بجے تک جانورونکا تماشا دیکھا گیا کچھ
ہرن زخمی ہوئے تھے اونکا پتہ نہ ملا اسی سبب سے بیڑ مین ہرن کا شکار نہ کیا باہر بیڑ کے دو ہرن شکار کئے مگر وہ بھی زخمی ہوکر
بیڑ مین چلے گئے پتہ نہ لگا یہین حضور والا نے کچھ ناشتہ تناول فرمایا پھر ایک بجے موضع سندیڑہ مین فائز ہوکر خاصہ تناول فرمایا
اور مابقی ہمراہیان کو تقسیم فرمایا اور دو ہین نوہرہ مین استراحت کو کام فرمایا حضور انور تین بجے خواب سے بیدار ہوکر ظہر و عصر کی نماز
سے فارغ ہوکر بجانب نواٹیلہ روانہ ہوئے اور سواران اردلی کی نسبت یہ حکم ہوا کہ براہ راست فرودگاہ پر جائین ہنگام روانگی
جو مواضع بور کھنڈی اور احمد نگر وغیرہ دیہات جاگیر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب درمیان مین واقع ہوئے زمینداران مواضع
مذکور نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین حضور نے اسی جگہہ بندوق خاص سے تین فاختہ اور دو تیتر شکار کئے صاحبزادہ صاحب
بہادر سطوت جنگ موضع بور کھنڈی سے بموضع مذکور بالا بیڑ کے راستہ سے بغرض شکار ہرنون کے تشریف لائے صاحبزادہ
حمید اللہ خان وصاحبزادہ محمد ایوب خان نے حسب الحکم ایک ہرن شکار کر کے پیش کیا صاحبزادہ محمد حنیف خان وصاحبزادہ

محمد عبد المجید خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر تہور جنگ و زمینداران موضع نواٹیلہ قریب بیڑ کے شرفیاب ہوئے پٹیلون اور ہوبیون
نے نذرین دین قبول ہوئین - بعد عشا تہور جنگ بہادر کو شرف حاصل ہوا اور اونکی نذر بحیثیت جاگیرداری قبول
ہوئی بعد ازان زمینداران دیہات جاگیر موصوف نے نذرین پیش کین وہ بھی قبول فرمائی گئین تہور جنگ بہادر نے
دعوت کا سامان مہیا کر رکھا تھا وہ قبول ہو کر جملہ لشکر کی دعوت ہوئی عمائدین ہمراہی کو طعام دعوت اون کے
خیام گاہ پر پہونچا اور اہل لشکر کو اجناس خوردنی تقسیم کئے گئے سید زین العابدین صاحب میر منشی بیمار ہو گئے تھے حسب الحکم
حضوری کپتان سید محمد نے اس کام کو انجام دیا تھا تاریخ بست و ششم دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء چار بجے حضور خوابگاہ سے برآمد ہو کر
بعد نماز و وظائف معمولی ہنگام طلوع آفتاب بسواری خاص تانگہ پر مع صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ الیاس خان
و کپتان سید محمد سوار ہوئے اور دوسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب و ہدایت اللہ خان و حمید اسد خان سوار
ہوئے اور تیسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد امان خان برادر خرد فتح جنگ بہادر کہ ٹونک سے آکر شرف یاب ملازمت ہوئے تھے
مع صاحبزادہ ایوب خان سوار ہوئے چوتھے تانگہ پر سید افضل علی و شیخ نذیر اور پانچوین تانگہ پر صاحبزادہ شمس الامرا بہادر
چھٹے تانگہ پر پسران صاحبزادہ شمس الامرا بہادر سوار ہو کر نواٹیلہ کی بیڑ کیطرف شکار کو گئے نواب عالیہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ نے
بسواری بگھی روانہ ہو کر نانیر مین قدرے توقف فرمایا - بعد ازان اپنی جاگیر خاص موضع ہنوتیا مین خاصہ نوش جان
فرما کر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائین حضور مع ہمراہیان بیڑ مین سیر فرماتے رہے حسب الحکم سطوت جنگ بہادر نے
ایک ہرنی شکار فرمائی اوسوقت جو شکم چاک کیا گیا اوسکے پیٹ مین بچہ نکلا اوسکو بھی ذبح کیا پھر حضور انور بیڑ سے
موضع سواسی پورہ مین تشریف لائے وہان سے بجوار ہوتے ہوئے موضع نانیر کے باغ مین کہ وہ جاگیر متعلقان
سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے استراحت فرمائی اور وہین خاصہ پہونچ گیا تھا اور بخشی الملک بہادر نے بھی کہ جلول
سے موضع مذکور مین آگئے تھے کچھ کھانا حضور انور کیواسطے پکوایا تھا حاضر کیا حضور والا نے کھانا نوش فرما کر عزت افزائی فرمائی
اوس باغ کی تیاری کی نسبت کہ اب ویران ہو گیا ہے سید محمد کو حکم دیا اور اوسی باغ مین متصل تالاب جدید حضور والا
نے آرام فرمایا بعد نماز عصر حضور وہان سے روانہ ہوئے لانک کی بیڑ مین محمد نذیر نے ایک بڑا ہرن سیاہ شکار کیا لیکن
گولی سخت لگی تھی ہرن مردہ ہو گیا - اور قبل غروب آفتاب جناب نائب الریاست بہادر قیامگاہ پر آکر شرف یاب ملازمت ہوئے
اور تا دیر حضور مین رہے آسامیان دیہات مفصلہ ذیل نے نذرین پیش کین پٹیل پٹواری حمزہ پور عا پٹیل محمد پور عصہ

پٹیل رحیم نگر۔ پٹیل احمد پورہ پٹیل ہولاسی پورہ پٹیل موضع نانیر پٹیل و پٹواری رحیم پورہ پٹیل و پٹواری ہنوتیا پٹیل خلیل نگر۔ اور ہنگام روانگی نوائیلہ موضع ڈہونڈیا کے پٹواری نے بوقت تشریف آوری از مقام ٹونک ڈہونڈیا کی ندی پر طعام ارادتا پیش کیا تہا حضور والا سے بخلعت دو شالہ سبز و دستار سرخ سرفراز فرمایا گیا۔ بتاریخ بست و ہفتم لانک مین مقام ہوا حضور بعد ادائے نماز فرائض و وظائف معمولی لباس شکاری زیب بدن فرما کر قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ کو ایک تلوار نہایت عمدہ قبضہ طلائی و نقرہ عطا فرمائی اور بعد ازان حضور پر نور تانگہ پر مع ہمراہیان لانک کی ہیڑ مین بغرض شکار تشریف لے گئے بضرب بندوق خاص ایک ہرن زخمی ہوا مگر باوجود تلاش نہ ملا اور ایک ہرن صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان نے شکار کیا قریب دوپہر حضور والا نے واپس تشریف لا کر بعد تناول طعام آرام فرمایا اور محمد فضل یار خان ناظم نیماہیڑہ لشکر مین حاضر ہوئے اور بعد دوپہر کے حضور نے خواب سے بیدار ہو کر دربار فرمایا۔ اور نائب الریاست بہادر نے کمیٹی افیون کے کاغذات سنائے اور جو کاغذ پیش ہوئے اون پر حکم مناسب دیکر حضور نے دستخط ثبت فرمائے اوسیوقت ناظم نیماہیڑہ نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور حسب سررشتہ نذر پیش کی اور شب کو حضور والا قدر بجا صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے اور تہوڑی دیر قیام فرما کر واپس تشریف لائے اور ایک چوب دستی کہ جسکے اندر ایک ہتہیار تہا دست خاص سے عنایت فرمائی اور بخشی الملک بہادر و صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر کی قیام گاہ پر شیرینی خدمتگاران خاص کے ہاتہ بہیجی اور اسی تاریخ ہرن زخمی مردہ سندیڑہ کی ہیڑ مین سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے زمینداران دیہات حضور مین لائے بتاریخ بست و ہشتم لشکر بوقت معمول موضع لانک سے روانہ ہو کر بمقام کہیڑہ دیہہ جاگیر صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ مین پہونچا اور حضور والا لانک کی ہیڑ مین بغرض شکار تشریف لے گئے اور دوپہر کو حضور والا نے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کے ڈیرہ مین کہ اپنے ہمراہ لے گئے تہے آرام فرما کے ایک گہنٹہ دن رہے جانب لشکر ارادہ فرمایا اور درمیان مین جسقدر کہ مواضع آئے اونکے پٹیل اور بہومیون نے نذرین دین نماز مغرب و عشا موضع اریناہ مین ادا فرما کے قریب آٹہہ بجے شب کے مقام پر رونق افروز ہوئے نائب الریاست بہادر نے تمام لشکر کی دعوت کی ناظم نیماہیڑہ بعد سلام ٹونک کی جانب روانہ ہوئے بتاریخ بست و نہم ماہ دسمبر اعلیحضرت نواب صاحب بہادر خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد فراغت نماز و وظائف بسواری تانگہ خاصہ مع صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ صفدر جنگ بہادر و ناظم فوجداری جو ٹونک سے آکر بمقام کہیڑہ شرف یاب سلام ہوئے تہے اور کپتان سید محمد و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و صاحبزادہ محمد امان خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان

وشیخ محمد نذر و سید افضل علی عرف میان جان و سید احمد کہ ٹونک سے ہمراہ صفدر جنگ بہادر آئے تھے کیڑہ سے روانہ ہوئے اور بوقت طلوع آفتاب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ مع لشکر جانب دیوان کہ ٹونک سے جانب جنوب ۱۸ میل ہے اور کیڑہ سے پانچ میل واقع ہے روانہ ہوئین حضور انور تھوڑی دیر کیواسطے رود بناس پر کہ جو قیام گاہ کیڑے سے بہت ہی قریب ہے بغرض شکار تشریف لے گئے لیکن تھوڑی دیر ٹھہر کر جانب دیوان روانہ ہوئے موضع علی پورہ - دیہہ استمرار نائب الریاست بہادر کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا اور کہارون کی نسبت حکم ہوا کہ تالاب مین جال ڈالین چنانچہ حسب الحکم حضوری کہارون نے پانچ بار جال ڈالکر مچھلیان شکار کین اور نائب الریاست بہادر کیڑہ سے آکر تسلیمات بجالائے حضور مین نذر پیش کی وہ نذر قبول ہوئی اوسی تالاب کی پال پر حضور نے کاغذات مال وغیرہ کی سماعت فرمائی اور حکم مناسب و دیگر دستخط کئے اور باوجود سیر و شکار کے کاروبار ریاست کا ہاتھ سے نہ دیا اوس کے بعد حضور نے خاصہ تناول فرماکر مع دیگر صاحبان نشانے پر گولیان لگائین بعد نماز ظہر و عصر روانہ خیام دولت القیام ہوگئے اور نائب صاحب بہادر اور صاحبزادہ بہادر صفدر جنگ و سید احمد ٹونک کی جانب روانہ ہوئے اور حضور راہ طرق کے تالاب پر تشریف لائے وہان سے شکار کنان جانب دیوان قصد فرمایا بعد مغرب نزول اقبال و حلول اجلال سراپردہ عالی مین ہوا اس تاریخ مین جو شکار کیا وہ یہ ہے

تفصیل

نام جہان شکار ہوا	نام شخص کا	نام جانور کا	تعداد
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ حمید اللہ خان	بھٹ تیتر	یک
کیڑہ و درمیان	صاحبزادہ صفدر جنگ	کبوتر	یک
چمان علی پورہ	سید محمد	کبوتر	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	کبوتر	یک
ایضاً	سید افضل علی	ایضاً	ایضاً
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ اسفندیار خان	مرغابی کلان	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	ایضاً	یک
موضع علی پورہ	بضرب خاص	کبوتر	دو

موضع علی پورہ	بضرب خاص	فاختہ	یک
تالاب اندودہ	صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر	مرغابی	یک

اور بمفصلہ ذیل نذرین پیش ہوئین۔ پٹیل چہان پٹیل علی پورہ نائب صاحب بہادر پٹیل پرگنہ ہاڑوتی اقبال گنج ٹہاکران اندودہ۔ بعد ازان لالہ سیوکرام سررشتہ دار کونسل ورلاج نراین سررشتہ دار رسال وقایم حسین منصرم بندوبست وٹہاکران سیروٗاس نے جو چہرا صاحبزادہ سطوت جنگ کا کہ گر گیا تہا لائے تہے نذرین دین تین یوم سے طبیعت بندگان عالی متعالی بدمزا تہی مگر سیر وشکار فرماتے رہے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بوجہ درد پا اسی مقام سے ٹونک کو روانہ ہوے۔ بتاریخ سی ام دسمبر اگرچہ مقام دموان مین قرار پا چکا تہا مگر حضور والا نے یہ فرمایا کہ سب لشکر والے کہانا کہا کر بہوڑکو روانہ ہو جائین اور حضور کوہ اندودہ کا شکار فرما کر شام کو خیام گاہ پر پہونچ جائین گے بندگان عالی نے چار بجے خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد ادائے نماز واوراد ووظائف شکاری لباس زیب بدن فرمایا اور قریب آٹہہ بجے کے حضور والا مع جملہ اراکین ومعززین وملازمین ہمراہی جنکے نام پہلے آچکے ہین روانہ ہوئے اور جناب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ بہی خیمۂ عصمت ضمیمہ سے روانہ ہو کر باغ دموان مین تشریف لائین یہ باغ نہایت عمدہ تفرج گاہ ہے محمد امین جمعدار پہلے سے باغ مذکور مین حاضر تہے حضور نے براہ تفضلات جملہ کمیران باغ کو انعام دیا اور چودہری اور داروغہ کو علاوہ انعام کے ایک ایک دستار بہی عنایت فرمائی۔ پہر صبح کو ڈالی باغ کی پیش ہوئی حضور نے اس ڈالی مین سے چند نارنگیان کپتان سید محمد کو دین حضور انور باغ کی سیر فرما رہے تہے کہ نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمشیرہ صاحبہ حضور یعنی مجہلی بیگم صاحبہ وچہوٹی بیگم صاحبہ کہ ٹونک سے شبکو تشریف لائی تہین باغ مین آئین تہوڑی دیر قیام فرما کر بسواری بگہی ونڈ تشریف فرما ہوئین اور اسیوقت حضور کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ٹونک کو تشریف لے گئین بعد روانگی بیگم صاحبہ موصوفین حضور والا بجانب اندودہ تشریف فرما ہوے حضور والا نے متصل موضع دموان باغ سے برآمد ہوتے ہی اڑتے ہوئے کبوترون کا شکار فرمایا کہ تفصیل شکار ذیل مین ظاہر ہو گی چونکہ موضع اندودہ دیہہ جاگیر سطوت جنگ بہادر ہے وہان ایک تالاب جدید کندہ ہوا ہے وہین حضور والا نے قیام فرما کر خاصہ تناول فرمایا اور بعد تناول طعام حضور والا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے صاحبزادہ محمد الیاس خان نے ہانکہ کا سامان کر رکہا تہا پاپیادہ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اول ہی ہانکہ والے اپنی اپنی جگہ بٹہا دیے گئے تہے خاص حضور کے پاس صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وکپتان سید محمد

دو فان خان و سید سعید الدین احمد تھے اور ایک خدمت گار بنا بر خدمت حاضر رہتا افسوس بر وقت ہانکہ ہونے کے اوس گنجان جہاڑ کی پہاڑی مین کوئی شکار نمودار نہین ہوا۔ البتہ چند نیل گائی دوسرے راستہ سے کٹ کر نکل گیئن قریب دو بجے کے حضور والا نے اس پہاڑ سے اوتر کے ایک الیلیون کے باغچہ مین قیام فرمایا اور اسی جگہہ نماز ظہر و عصر کی ادا فرمائی اس باغچہ کے قریب ایک کنڈ ہے اوسکا پانی بہت عمدہ ہے اوسجگہہ سرکار والا نے چاء ہمراہیان خود کو پلائی سند چاہ و باغچہ ایک گوشائین جو اندودہ مین رہتا ہے ابو ظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے عہد سے اوسکے نام وہ آراضی معاف ہے اوسجگہ ایک فقیر ہندو ٹھہرا ہوا تھا اوس نے کچھ بھجن گائے سرکار نے دو روپیہ انعام دئے اوس نے دعائین دین اب پہر اوسی پہاڑی پر کچھ فاصلہ سے ہانکہ ہوا ایک گھنٹہ دن باقی تھا کچھ شکار نہوا بعد ہو جانے رات کے حضور والا مع ہمراہیان خود موضع اندودہ مین تشریف لائے اوس مکان مین جو صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے جدید بنوایا ہے حضور والا نے نماز مغرب و عشا ادا فرمائی صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے بحیثیت جاگیرداری نذر پیش کی اور بہر وہین فرزندار جمند اور معتمدان خود سے کہ جنکی تفصیل ذیل مین ہے نذرین دلوائین۔ بعد عشا حضور بسواری تانگہ مع ہمراہیان تشریف فرمائے موضع بہنو کھو ہے بعد ازان حضور انور وہان سے بہی روانہ ہوئے اثنار راہ مین موضع کنور پورہ کے پٹیل نے نذر پیش کی اور عورات نے جمع ہو کر کلس پیش کیا اوس کلس مین روپیہ ڈالا گیا۔ تفصیل آسامیان وہ جنہون نے نذرین پیش کین

محفوظ علی گرداور عا — مبارک علی خان تعلقدار عہ — پٹیل اندودہ عہ — قلندر پورہ عہ — صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بحیثیت جاگیرداری ؁ — صاحبزادہ الیاس خان عہ — سید افضل علی عرف میان جان عا — مولوی محمد یحییٰ عا — محمد یار خان عہ — پٹیل پٹواری کنور پورہ عا — پٹیل کنور پورہ عہ

تفصیل شکار

بضرب بندوق خاص کبوتر	بضرب بندوق خاص فاختہ	بضرب بندوق سید محمد کپتان کبوتر	بضرب بندوق سطوت جنگ بہادر کبوتر
۷ عدد	یک	یک	یک
بضرب بندوق سعد اللہ خان کبوتر	بضرب بندوق صاحبزادہ محمد ایوب خان کبوتر	بضرب بندوق صاحبزادہ حمید اللہ خان کبوتر	
یک	یک	یک	

بضرب بندوق سید افضل علی عرف میان جان کبوتر - جملہ جانوران صید شدہ وحش عدد یک

بتاریخ سی ام دسمبر حضور والا نے بعد ادائے نماز و وظائف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان سے سات ضرب بندوق اور تین تمنچے بقیمت یکہزار روپیہ خرید فرمائے از انجملہ ایک صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کو اور ایک بندوق اور ایک تمنچہ سطوت جنگ بہادر کو اور ایک تمنچہ شیخ محمد نذیر کو تقسیم فرما کے باقی سلحہ خانہ مین داخل کیے پھر بسواری تانگہ بہمراہی صاحبزادہ اعظم الامراء و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و کپتان سید محمد بغرض شکار کوہ بہنور کھو پر کہ رکھت سرکاری ہے تشریف لے گئے ہانکہ کا انتظام پہلے سے ہو چکا تھا چنانچہ حسب الحکم حضوری ہانکہ ہوا ایک سور نکلا صاحبزادہ الیاس خان نے اوسکو مارا اوس عرصہ مین بجلی نے اپنی تلوار چمکائی بادل نے کالی وردی دکھائی حضور والا خیمۂ آسمان آسا مین تشریف لائے تمام شب بانی کا چھڑا برسا اولون کی گولیان پڑین صبح کو میدان خیمہ کے ہاتھ رہا حضور انور نے یکم جنوری ۱۹۰۴ع کو یہین قیام فرمایا بعد فراغت نماز و وظائف حضور پر نور خیمہ بخشی الملک بہادر مین تشریف لائے اور چاے نوش فرمائی اور شکار کا قصد کیا تھا کہ یکایک بادلون کے دل کے دل نمودار ہوئے اور بسان سقہائے آب پاش زمین پر چھڑکاؤ کرنے لگے حضور اندرون خیمہ تشریف لے گئے بعد چار بجے مطلع صاف ہو گیا پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہین نکلا حضور قریب مغرب واپس تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا اور اسی مقام سے سید زین العابدین صاحب میر منشی بوجہ ناسازی مزاج ٹونک چلے آئے - بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۹۰۴ع حضور والا نے بہنور کھو سے بسواری بگھی بسمت موضع اودم کوچ فرمایا ہمراہی مین صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ و کپتان سید محمد تھے حضور سیر فرماتے ہوئے خیام گاہ پر دوپہر مین پہونچے موضع ناکوبی علاقہ بوندی کہ جو درمیان مین ہے وہان کے دفعدار اور پٹیل نے نذر پیش کی قبول ہوئی بمقام اودم صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ صاحب بہادر اشرف الامرا کہ ایک روز پہلے حاضر ہوئے تھے شرفیاب ملازمت ہوئے حضور نے بذریہ نائب صاحب بہادر پر خاصہ تناول فرمایا پھر شکار کے لئے بسواری تانگہ تشریف لے گئے ہمراہی مین سطوت جنگ بہادر و نائب الریاست بہادر تھے اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادہ اشرف الامرا بہادر و صاحبزادہ اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ حمید اللہ خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان و کپتان سید محمد و شیخ محمد نذیر و میان جان تھے ایک نیل بضرب بندوق خاص زخمی ہوا باوجود تلاش نہ ملا حضور شام کو خیام گاہ پر تشریف

لائے اور بعد تناول خاصہ استراحت کو کام فرمایا بتاریخ سوم جنوری بندگان حضور بعد فراغت نماز و ظائف
لباس شکاری زیب تن فرماکر خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بسواری تانگہ شکارگاہ کو تشریف لے گئے ہمراہی
مین نائب الریاست بہادر و سطوت جنگ بہادر اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادگان و معززین دیگر تھے خاص ادم کے
جنگل مین ایک ہرن ضرب بندوق خاص سے شکار ہوا بعد ازان ایک ہرن اور ایک نیل ضرب بندوق سطوت جنگ بہادر سے
شکار ہوا اسی تاریخ حکیم عبد الصمد خان ناظم بڈا دہ حضور مین حاضر ہوئے اور دس عہ روپیہ نذر کی اور اسی تاریخ حضور والا نے
ایک بندوق صاحبزادہ عبد الرحمان خان خلف اشرف الامرا بہادر کو عنایت فرمائی - اور اسی تاریخ ادم و کابرہ و لوادہ
کے زمینداروں نے نذرین پیش کین و قبول ہوئین بتاریخ چہارم ماہ جنوری حضور نے کاغذات کونسل
و نیابت و منشی خانہ سماعت فرمائے اور حسکم مناسب و دیگر دستخط ثبت فرمائے گیارہ بجے دربار برخاست ہوا حضور
انور خاصہ تناول فرماکر بسواری تانگہ ہمراہی سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد ادم کے جنگل کیطرف بغرض شکار
تشریف لے گئے اور صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و اشرف الامرا بہادر و صاحبزادہ حمید اللہ خان
و صاحبزادہ ایوب خان و شیخ محمد نذیر وغیرہ دوسرے تانگون پر تھے اثنای راہ مین ایک سور مارا ازان بعد حضور
شکار کھیلتے ہوئے قریب آٹھ بجے کے محمد گڑہ مین تشریف لائے جملہ خدم و حشم محمد گڈہ مین اول سے آگیا تھا
سترہ ضرب اتواپ سلامی قلعہ محمد گڈہ سے سر ہوئین - اسی تاریخ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و بابو نایک راؤ
ٹونک سے آکر شرفیاب ملازمت ہوئے - اسی تاریخ بابو نایک راؤ نائب صاحب بہادر حسب الحکم حضوری بجانب
ٹونک روانہ ہوئے اور صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ہمراہ لشکر رہے اور اسی مقام پر ایک سوار نے رئیس
اونیارہ کی جانب سے آکر یہ عرض کیا کہ رئیس اونیارہ سلام کے لئے حاضر ہونا چاہتے ہین حضور والا نے جواب دیا
کہ ہم ٹھہر نہین سکتے بتاریخ پنجم جنوری پٹیلان محمد نگر و محمد گنج و زمینداران بھیسم گنج و پٹیلان رگھنا نند پورہ
کلان و خرد و یعقوب پورہ نے محمد گڈہ کے تالاب پر نذرین پیش کین بعد ازان حضور انور خیمہ سطوت جنگ بہادر
پر تشریف لائے اور خاصہ تناول فرماکے بسواری کالسکہ ہمراہی سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ دلیر جنگ بہادر
جانب علیگڈہ تشریف لے گئے - اور خاص تانگہ پر شیخ محمد نذیر و سید محمد کپتان ہمرکاب تھے درمیان میں علاقہ
اونیارہ کے دو گاؤن والون نے نذرین پیش کین و قبول ہوئین اور راہ مین گاؤن مین عورتون نے

کلس پیش کیا اوس مین روپیہ ڈالا گیا قریب دس بجے کے حضور علیگڈھ مین پہونچے اور نواب خلیل الزمانی بیگم
صاحبہ پیشتر سے داخل علیگڈھ ہو چکین تھین ناظم و پیشکار و جملہ اہل کار ضلع علیگڈھ پر بنا بر استقبال حاضر ہوئے
سب کا سلام ہوا اور سترہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین حضور نے کچہری مین آرام فرمایا اور بعد استراحت نماز جمعہ
جامع مسجد مین ادا فرمائی بعد نماز ہمراہی دلیر جنگ بہادر و کپتان سید محمد خیام گاہ پر تشریف لائے بعد ازان حضور
تانگہ پر مع سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد او کھلانہ چورو و علی پورہ کے جنگل مین بغرض شکار تشریف لے گئے
چونکہ وقت تنگ ہو گیا تھا اس لیے واپس تشریف لائے - اور بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو
کام فرمایا بتاریخ ششم جنوری حضور والا نے بعد ادائے نماز صبح و وظائف معمولی خیمہ سے بر آمد ہو کر ناظم و پیشکار
و دیگر اہل کاران نظامت علی گڈھ کی نذرین قبول فرمائین سات بجے لشکر کا کوچ بجانب دیولی ہوا اور نواب خلیل الزمانی
بیگم صاحبہ بسواری کالسکہ تشریف فرمائے دیولی ہوئین اور حضور والا نے مع ہمراہیان بجانب موضع دیولی روانہ
ہو کر موضع پاٹوئی وہیہ جاگیر صاحبزادہ عبد الوہاب خان بہادر مین کہ باثنائے راہ واقع ہے قدرے قیام فرمایا تعلقدار
و پٹیل نے نذرین پیش کین قبول ہوئین تالاب پر حسب تفصیل ذیل شکار ہوا - مرغابی بضرب بندوق خاص

مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ الیاس خان — مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ ایوب خان — مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ حمید اللہ خان

بعد ازان حضور وہان سے روانہ ہو کر ایک بجے کے قریب خیام دولت انضمام مین تشریف لائے موضع دیولی
کے پٹیل وغیرہ نے نذرین پیش کین قبول ہوئین بعد مغرب خیمہ عشرت ضمیمہ خود مین تشریف لائے اور تناول خاصہ
کے بعد استراحت کو کام فرمایا - بتاریخ ہفتم ماہ جنوری کوچ لشکر کا چھان کی جانب ہوا - اور بیگم صاحبہ
چھان کی طرف روانہ ہوئین - اور حضور والا بعد فراغت نماز باہر تشریف لائے حکیم عبد المجید ناظم جھجرہ گوگور نے
حضور مین حاضر ہو کر پانچ روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے - بعدہ دہمو خان و دیگر افغانان موضع کھاتولی نے
نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین پھر موضع کھجے زمینداران نے نذرین دیکر عرض کی کہ جس دن حضور تشریف لائین اوس
روز تمام لشکر کی دعوت ذمہ بندگان اطاعت توامان ہے - چنانچہ یہ اونکی درخواست قبول ہوئی پھر حضور والا
مع ہمراہیان خود موضع مہوہ کے باغ مین تشریف لائے یہ موضع بخشی الملک بہادر کی جاگیر مین ہے - حضور انور نے
نارنگیان و امرود باغ مذکور کے ہمراہیان خود کو تقسیم کر کے خاصہ تناول فرمایا بعدہ بخشی الملک بہادر پٹیل و پٹواری

صوہ نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اوسی جگہہ منشی عبداللہ تعلقدار موضع شوب ملازم نائب صاحب بہادر
نے مع صیغہ داران کے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین وہان سے حضور انور تانگہ پر جانب چہان تشریف لائے
اور اوسی وقت ہانکہ ہوا مگر چند نیل گائے نکلکر بہاگ گئین کوئی بندوق سر نہوئی پہر زمینداروں نے نذرین پیش کین
وہ قبول ہوئین - بعد مغرب حضور انور نے خیام گاہ پر تشریف لاکر بعد نماز عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا - اسی
تاریخ بروز چارشنبہ سات بجے شب کے افضل الامرا انتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر ظفر جنگ
ناظم پرگنہ رونج بحصول رخصت پندرہ روزہ خارج ریاست ہوئے اسی روز کپتان - ڈی - سی - پیرس صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست بجائے کپتان - آئی - ایچ - پرچارڈ صاحب بہادر مہتمم محکمہ بندوبست مامور ہو کر تشریف لائے
اور بنگلہ واقع کوچہ پر فروکش ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ جنوری بعد نماز صبح حضور انور نے پوشاک شکاری کو زیب بدن فرمایا پانچ
بجے شکار بجانب کرواڑیہ مع بیگم صاحبہ کے روانہ ہوا اسی تاریخ گوردہن پٹیل سابق چہان کہ جو موقوف ہوچکا تھا بحال فرمایا گیا
اور دستار سرخ پٹیلائی کی اوسکو بندہوائی گئی - قریب آٹھ بجے کے حضور پر نور جانب خیام دولت انضمام
تشریف فرما ہوئے - خاص تانگہ پر صاحبزادہ دلیر جنگ وکپتان سید محمد تھے اور صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بغرض انصرام
بمقام کرواڑیہ پہلے سے چلے گئے تھے دوسرے تانگون پر ہمراہیان حضور تھے بعد فائر ہی موضع کرواڑیہ ہانکہ کا انتظام
ہوا مگر چونکہ وقت غروب آفتاب تھا اس لئے شکار ملتوی رہا صرف ضرب خاص سے ایک تیتر شکار ہوا بعد ازان حضور بسواری
فیل مادہ مع ہمراہیان خیام عشرت انضمام مین تشریف لائے اور دیہات حسب تفصیل ذیل کے صیغہ دارون نے نذرین
پیش کین وہ قبول ہوئین - پٹیل لطیف پورہ دیہہ جاگیر نائب صاحب بہادر - پٹیل پاپگا پٹیل سیدری مالیان
شیخ امیر تہانہ دار پٹیل مجہاپورہ پٹیل تہاریان تعلقدار کرواڑیہ - اسی تاریخ ایک سپاہی علم اندرگڈہ کی رانی
کی طرف سے آیا کہ حضور بنابر شکار تشریف لائین - مگر حضور نے فرمایا کہ ہم جلد جانے والے ہین اس سبب سے
آگے نہین جاسکتے صرف سلام کہلا بہیجا - بتاریخ نہم ماہ جنوری حضور انور تانگہ پر بنابر شکار بجانب دیہوان تشریف لیگئے
تہوڑی دیر مین ایک نیر مین دلیر جنگ نے دو تین شکار کئے بندوق خاص سے ایک تیتر شکار ہو کر گم ہوا
پہر حضور والا بعد تناول خاصہ بسواری فیل مادہ مع ہمراہیان خود اوسی مقام پر جہان سطوت جنگ بہادر نے
شکار کے لئے نالی کہدوائی تہی پہونچے شکاریان ہمراہی موقع بموقع بٹہائے گئے اور حضور انور ایک چہوٹی سی

پہاڑی پر رونق افروز ہوئے اوسی جگہہ آواز توپ کی آئی گھڑی ملائی گئی تو سات منٹ زیادہ تھی معلوم ہوا کہ سات منٹ
مین آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور یہ آواز ٹونک کی توپ کی تھی۔ اوسوقت حضور کے پاس صاحبزادہ محمد اسفندیار خان
صاحب و کپتان سید محمد و محمد عمران و سید سعیدالدین احمد و شیر علیخان افغان و عبدالحی تھے عین ہانکہ
مین یہ خبر معلوم ہوئی کہ چورکھو مین شیر نے گارا کیا ہے اور وہین موجود ہے حضور والا اوسی مقام پر نماز ظہر و عصر ادا فرمائی اور
بسواری فیل جانب چورکھو تشریف لے گئے شام ہوگئی تھی شکار نہوا حضور والا نے عزم واپسی کا فرمایا جب ندی پر تشریف
لائے مہاراجہ آملی نے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی تاریخ دہم ماہ جنوری لشکر کا کوچ موضع کرواڑیہ سے آملی کو ہوا بعد
طلوع آفتاب حضور خیمہ سے برآمد ہوکر ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ کے خیمہ مین تشریف
فرما ہوئے وہان سے تانگہ پر سوار ہوکر دلیر جنگ و سید محمد کپتان آملی کو تشریف لے گئے دوسرے تانگو پر اشرف
الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد
ایوب خانصاحب و صاحبزادہ حمید اللہ خان صاحب و صاحبزادہ الیاس خانصاحب و شیخ محمد نذیر و سید افضل علی
وغیرہ سوار تھے اور نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ پہلے سے موضع آملی فائز ہو چکی تہین۔ واضح ہو کہ کوہ آملی خاص شکارگاہ
دربار عالی اقتدار ہے اور یہان سے وہ پہاڑ اڑا بلا جسکا سلسلہ گیسوی مار زلف کی طرح پشت زمین پر بل کہاتا ہوا اور شہرو
قصبات کو اپنے حصار مین آباد کرتا ہوا اکناف عالم تک چلا گیا ہے اس پہاڑ پر بہت بڑی جہاڑی اور ہر قسم کا شکار ہے
الغرض حضور والا نے آملی مین تشریف فرما ہوکر خاصہ تناول فرمایا بعد انفراغ خاصہ مع ہمراہیان مخصوص دامن کوہ مین
تالاب پر زیر درخت برگد تہوڑی دیر قیام فرمایا ٹھاکر لکہی سنگہ جاگیردار موضع کریلیا پرگنہ ٹونک کو ایک تلوار اور دونالی
بندوق عنایت فرمائی اوسنے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی ایک بجے حضور انور جانب کوہ آملی مع ہمراہیان تشریف
لیگئے شکاریون کو جابجا بٹھا دیا پہر حضور والا نے نماز عصر کی یہین ادا کی اور ایک ضرب رفل کنور مہاراجہ آملی کو دیا اوس نے
آداب بجالا کے شکریہ ادا کیا بعد ازان تین بجے ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور برآمد نہوا بعد غروب آفتاب سرکار خیمہ پر تشریف
لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کر استراحت کو کام فرمایا تاریخ یازدہم ماہ جنوری سرکار والا نے
بستر استراحت سے اوٹھکر بعد ادائے نماز و وظائف شکار کا قصد کیا خیمہ حشمت ضمیمہ سے پاپیادہ تالاب پر تشریف لائے وہین
خاصہ کہایا اور صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ

احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ وصاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وصاحبزادہ محمد امانخان
صاحب وکپتان سید محمد کو بھی ساتھ ہی کھانا کھلایا بعد تناول خاصہ بسواری پالکی تشریف لے گئے اسی اثنا میں ٹھاکر بھوپال سنگھ
استمراردار جی پور نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور چار روپیہ نذر کرکے عرض کیا کہ ٹھکانہ میں بہت شکار ہے وہان تشریف لے چلئے
جواباً کہا گیا کہ اسقدر فرصت نہیں ہے پھر چندی کا حکم نسبت ٹھاکر فرمایا گیا بارہ بجے تک سب شکاریوں کو اپنی اپنی جگہہ بٹھا دیا گیا
پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا۔ دوبارہ ہانکہ ہوا تین سانبھر نکلے وہ بھی کٹکر نکل گئے قریب مغرب حضور خیام گاہ پر واپس
تشریف لائے۔ اور بعد ادائے نماز مغرب وعشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جنوری
روز جمعہ لشکر کا کوچ بجانب چوررکھو ہوا جناب بیگم صاحبہ اول سے چلی گئیں سرکار پاپیادہ قریب ڈیڑھ میل کے موضع آملی
سے بجانب کرواڑیہ تشریف لے گئے مہاراجہ آملی ہمرکاب تھے ایک کوچہ صیدگاہ کہ جو درمیان آملی وچوررکھو کے واقع ہے
ہانکہ شروع ہوا ایک جرخ اوسمین سے نکلا سرکار نے اوسپر گولی نہ لگائی وہان سے آگے چلکر حضور والا نے نالہ کے متصل زیر
درخت پیپل خاصہ تناول فرمایا اتنے میں خبردار نے خبر دی کہ چوررکھو میں شیر آگیا ہے چونکہ اول ارادہ حضور والا کا ملاپورہ کے ہانکہ
کا تھا اوسکو ملتوی فرماکر چوررکھو پر حضور والا تشریف لائے اور ردوجاکن پر نماز ظہر ادا کی پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا
خدام والا نے عرض کیا کہ وقت تنگ ہے سرکار خیام گاہ پر تشریف لے چلیں حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہانکہ اور ہونا چاہیے
چنانچہ ہانکہ شروع ہوا ایک تیندوا سید افضل علی عرف میانجان کے مول پر نکلا اونھون نے اوسپر گولی لگائی زخمی ہوگیا اور
ایک مالی اور ایک چمار کو زخمی کرکے ایک نالہ مین گھسا سرکار نے محمد عرفان خان کو بھیجا کہ وہان سے تیندوے کو باہر نکالو
حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ جہان وہ جانور
چھپا تھا آئے سہرانجان ملازم اردلی خاص نے تبر مارکر اوٹھایا سید ممتاز علی ملازم سہ بندی قلعہ علیگڈہ کے جو شریک ہانکہ تھا
جست کرکے لپٹ گیا ممتاز علی کے سر مین زخم آیا اوس نے تلوار لگائی مگر تلوار اچھی نہ تھی خفیف زخمی ہوا پھر مہاراجہ آملی کے
بھائی نے تلوار کا ہاتھہ مارا مگر کاری نہ لگا۔ پھر حضور والا نے چند گولیان مارین اور بحکم سرکار شیر علیخان ودموخان نے چند
گولیان لگائین گولیون سے بالکل مردار ہوگیا الحمد للہ حسب خاطر بندگان عالی خوب شکار ہوا حضور نے براہ قدردانی ممتاز علی
کو ایک قبضہ شمشیر اور پانچ روپیہ اور مالی مجروح کو دس روپیہ اور چمار کو ایک روپیہ عطا فرمایا اور اسی جگہہ نماز مغرب وعشا ادا فرماکے
براہ کرواڑیہ وشوب وشتاور خیمہ عالی پر بمقام چوررکھو بسواری فیل گیارہ بجے شب کے مع صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر

دلیرجنگ وصاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ تشریف لائے اثناء راہ مین شوپ اور ہنڈاور وفیروزپور ۔ و ہ
وشاہ پورہ کلان کے زمینداروں نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اس جگہہ زمینداران چوروکی جانب سے سب
لشکر کی دعوت ہوئی بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری حضور انور نے بعد ادائے نماز ووظائف معمولی دربار فرمایا اور عرائض
مستغیثان سنکر حکم مناسب لکھواکر دستخط فرمائے ازان بعد ٹھاکر بھوپال سنگہ استمراردار ریاست جی پور کہ بمقام آملی
شرفیاب ملازمت ہوچکا تھا اور حضور نے فرمایا تھا کہ بمقام چورو حاضر ہونا چنانچہ اوسکو حضور نے خلعت شش پارچہ قیمتی [illegible]
عطا فرمایا صبح کے سات بجے لشکر کا کوچ بجانب علیگڈہ ہوا اور بیگم صاحبہ بھی تشریف لے گئین ۔ اور حضور قریب دس بجے کے
خیمہ عشرت ضمیمہ سے برآمد ہوکر تانگہ پر بجانب علی گڈہ روانہ ہوئے قریب بارہ بجے کے داخل علیگڈہ ہوئے اور بستر استراحت
پر آرام فرمایا بعد ادائے نماز عصر حضور انور نے ارادہ ٹونک کا کیا اور بمقام بنیٹہ نماز مغرب ادا فرما کے خاصہ تناول فرمایا اور وہان سے
روانہ ہوکر دس بجے فائز ٹونک ہوئے اور لشکر شبا شب داخل ٹونک ہوا بتاریخ بستم جنوری ۱۹۰۹ء بخشی الملک سید محمد
عثمان خان بہادر شہامت جنگ حسب درخواست سیٹھہ چاندمل مع خلعت تعدادی ایک ہزار روپیہ بہمراہی الٰہی بخش
جمعدار اور ایک چپراسی اور ایک ہرکارہ مع پروانۂ حضوری موسومہ سیٹھہ مذکور بتقریب ادائے مراسم تعزیت بجانب
رتلام گئے اور بتاریخ بست وپنجم ماہ مذکور داخل رتلام ہوئے اور بتاریخ بست ونہم رتلام سے روانہ ہوکر حاضر دولت
ہوئے اور کبھی کھانا سیٹھہ جی کے یہان سے آتا تھا اور کبھی چندی اور وقت روانگی خلعت رخصتانہ حسب تفصیل ذیل پایا

بخشی الملک بہادر شہامت جنگ — الٰہی بخش جمعدار چوبداران

کمخواب یک تھان — دوشالہ یک — سیلا یک — جامدانی دو تھان — سیلا یک — مندیل یک — تھان جامدانی یک

[illegible] [illegible] ے ر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چپراسی — ہرکارہ

دوپٹہ زرین یک — دستار یک — دوپٹہ زرین یک — دستار یک

ھہ ر — ے ر — ھہ ر — ے ر

بتاریخ بست وہشتم جنوری عباس علیخان معتمد رامپور مع حافظ عبدالقادر خان وفیدار ر علی بہادر خان چوبدار وغلام غوث خان
واحمد خان چپراسی بتقریب شادی نواب حامد علیخان بہادر رئیس رامپور خریطہ جانبی کرنیل ایچ ای نسٹ صاحب بہادر

پریزیڈنٹ رام پور آئے اور مکان نائب صاحب بہادر واقع علی گنج پر ٹھہرائے گئے۔ فرش اور پلنگ اور دیگر سامان کا بندوبست ریاست سے کیا گیا اور عبدالرحمن جمعدار و دو فراش و دو ہرکارہ اور ایک باورچی اور ایک پہرا پولیس کا اور ایک بگھی اور ایک تانگہ بغرض ہوا خوری مقرر کئے گئے۔ بتاریخ سی ویکم جنوری معتمد مذکور مع حافظ عبدالقادر خان بنابر سلام حضور میں تشریف لائے اور ایک اشرفی کلدار معتمد نے نذر کی وہ قبول ہوئی۔ پھر معتمد مذکور نے خریطہ پیش کیا پھر سرکار کیطرف سے چندی معتمد مذکور کی مع ہمراہیان سولہ روز تک ملتی رہی۔ بتاریخ چہارم فروری کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست مقرر کرکے اختیارات مندرجہ روبکار دئے اور چوبدار اور سوار ہمراہ صاحب بہادر بندوبست مقرر تھے مامور کئے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری ١٨٩٤ء حضرت وزیر اعظم امیر افخم بالقابہ جو بادائے شہادت افیون مقام دارالخیر اجمیر میں تشریف فرما ہوئے تھے نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نو بجے دن کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ و راؤ بہادر بابو ونایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ بنابر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بجانب جیپور تشریف لے گئے اور اسی تاریخ عباس علیخان معتمد ریاست رامپور کو مع حافظ عبدالقادر خان دفعدار وغیرہ حضور والا سے حسب تفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔

تفصیل خلعت معتمد ماعـه			تفصیل خلعت دفعدار ماعـه		
پارچہ	نقد		پارچہ	نقد	
ماعـه	اعـه		عـه	صـه	
دوشالہ ستارہ زرین یک	سیلہ یک	مندیل یک	دوشالہ یک	سیلہ یک	دستار
کمخواب یک تھان	جامہ دانی یک تھان		عـه	عـه	صـه
چوبدار للعـه			ہرکارہ دو اسم للعـه		
پارچہ	نقد		پارچہ	نقد	
عـه	عـه		عـه	عـه	
سیلہ	دستار		سیلہ دو	دستار دو	

اور ہنگام خلعت معتمد نے ایک اشرفی اور دفعدار نے پانچ روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اور وقت روانگی عـــہ روپیہ معتمد نے کسان مفصلہ ذیل کو تقسیم کئے۔

ملازمان توپخانہ	چوبداران	سپاہیان پہرہ نظر باغ	پہرہ پولیس	چپراسی	سقہ وخاکروب	فراش دوام
عیہ	لـہ	للعہ/	سے/	سے/	عہ/	عا

عملہ نائب صاحب بہادر	کوچبان	کہار	باورچی
سے/	للعہ	عہ/	عہ/

بتاریخ بست و سوم ماہ فروری سنہ صدر جنابہ فردوس اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور پرنور دام اقبالہ وجنابہ افتخار زمانی بیگم صاحبہ محل دوم حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع شش صاحبزادگان سعادت توامان مفصلہ ذیل بنا برحج بیت اللہ شریف تشریف فرما ہوئیں۔ تفصیل اسمای ہر شش صاحبزادگان سعادت توامان ـ صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب وصاحبزادہ محمد عبدالصمد خانصاحب وصاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب فرزندان حضور انور دام اقبالہم وصاحبزادہ محمد احسان احمد خانصاحب ہمشیرہ زادہ و داماد حضور انور وصاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف حضرت وزیر اعظم بالقابہ وجناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل فوج ظفر موج حضوری اس سے پیشتر حسب الحکم حضوری بنا بر انتظام جہاز ومکان وغیرہ شیخ محمد قلندر بخش جمعدار چوبداران وچند سپاہیان پلٹن روانہ ہو چکے تھے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل ومحمد عبدالرزاق خان کرنیل وحافظ محمد نائب بخشی الملک وشیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگانِ حضوری ومنشی عباد اللہ خان منیجر مطبع محمدی ٹونک واحمد یار خان میجر توپخانہ نمبر اول اور ہفت پہرہ سپاہیان پٹالن جہت انصرام اہل قافلہ مامور تھے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری قافلہ حجاج ٹونک جنکی مجموعی تعداد یکصد وشصت ویک اسم تھی ازانجملہ (۹۶ مرد) (۶۵ زن) مع الخیر والعافیت داخل حرم محترم ہوا مشتاقان زیارت کی آنکھیں اپنے پیارے خدا کے گھر کے دیکھنے سے نور ہوئیں جنابہ بیگم صاحبہ ازراہ دریا دلی وبنظر حصول ثواب بہت سے زوار مشتاق دیدار خانۂ ایزد غفار کو اپنے ذاتی صرفہ سے ہمراہ لے گئیں ہنگام فائزی مقام جدہ برٹش کانسل نے اعزاز واکرام کے ساتھ استقبال کیا۔ مراتب مدارات وتواضع رئیسانہ شان کے لائق عمل میں لائی گئی صاحبزادگان والاشان ومعتمدان ومعززان ہمراہی جنابہ بیگم صاحبہ نے سفیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا

اور ہنگام قائری کہ معظمہ شریف صاحب مکہ نے مراسم استقبال خاص طور پر ادا کئے اور ہر گونہ اہتمام و سر انجام مین کافی مدد دی اور خوانہای شیرینی و فواکہہ و انواع اطعمہ و اغذیۂ عرب پیش کئے جو اکرام اور وقعت کی نگاہ سے دیکھے گئے بقیہ ایام صیام اور پورا مہینہ ذیقعدہ کا حصول انوار و تجلیات بیت اللہ و عبادت معبود یکتا مین صرف ہوا۔ بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم سنہ صدر قافلہ حجاج بر رہنموئی طالع میمون و بخت ہمایون روضۂ پاک صاحب لولاک کی زیارتِ فیض اشاعت کا فیضان حاصل کرنے کو بجانب مدینۂ طیبہ روانہ ہوا۔ اسی ایام مین حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ کی طبیعت حق طویت جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی ابتدا مین شکایتِ دردِ شکم تھی بعد ازان تہیگاہ راست سے نصف حصۂ شکم جانب راست مین درد کا دورہ دو تین گھنٹہ کے فاصلہ سے ہونا شروع ہوا اولاً علاج ڈاکٹری ہوا پھر حسب رائے بندگان حضور پر نور دام اقبالہ علاج ڈاکٹری موقوف ہو کر یونانی علاج شروع ہوا پھر مقام دہلی سے حکیم محمد عبد المجید خان صاحب خلف اکبر حکیم محمود خان صاحب مرحوم کو بنا بر معالجہ ٹونک مین طلب کیا گیا۔ بارے بفضل مفضل حقیقی سے مرض مذکور رفع ہوا بتاریخ پنجم ماہ مارچ ۱۹۲۲ء صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ وارد ٹونک قریب آٹھ بجے دن کے داخل ٹونک ہو گئے پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف کے نہ ہوئی۔ صدف گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ قریب پانچ بجے دن کے حضور انور مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و بابو نایک راؤ ممبر خزینہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل بغرض ملاقات بنگلہ پر گئے صاحب اجنٹ بہادر نے حد فرش تک بسواری ہوا دار پیشوائی کی اور بعد عطر و پان بنگلہ سے واپس تشریف لائے۔

کیفیت آمد سیٹھہ چاندمل از رتلام و سمیرمل از کوٹہ بتقریب شادی کیسری سنگھ پسر سمیرمل و راجمل

حسب درخواست نتھمل منیب چاندمل پانچ پہرہ بنا بر حفاظت سامان سیٹھہ چاندمل بوندی بھیجے گئے اور بعد ازان سیٹھان مذکور کے استقبال کو بخشی الملک بہادر و کرنیل غوث محمد خان نبیرہ کرنیل مہتاب خان مع دو چوبدار چھوا سنگی کے کنوین تک گئے وہان سے انکو لاکر فرودگاہ پہونچایا بتاریخ دوم ماہ مئی ۱۹۲۲ء شام کو پانچ بجے چاندمل و سمیرمل و راجمل مع نتھمل و ہزاری مل گماشتگان سیٹھان مذکور حضور کے سلام کو آئے سرکار والا نے سمیرمل و چاندمل کو صرف تعظیم دی پھر سیٹھان مذکور و گماشتگان مسطور نے نذرین پیش کین جسکے کل دو اشرفی

ومنسہ ہوئے تفصیل نذر کنندگان یہ ہے ۔

چاندمل سیٹھ رتلام و ہمیرمل سیٹھ کوٹہ دو اشرفی منسہ

چاندمل یک اشرفی	گماشتگان چاندمل	ہمیرمل یک اشرفی	راج مل پسر ہمیرمل	نذر ایک اشرفی	پنچاور	
سہ	لعہ	عسہ	لعہ	صہ	صہ	
تیمل غیب	ہزاری مل غیب	نذر ایک اشرفی	پنچاور	نذر	پنچاور	
صہ	للعہ	صہ	صہ	عہ	عا	

آسامی نذر کنندگان سیٹھان اجمیر

ایک اشرفی منعسہ

سیٹھ راجمل ایک اشرفی	سیٹھ کلیان مل داماد اسید مل	کیسری مل پسر ہمیرمل	گمان مل پسر راج مل
صہ	عہ	سے	للعہ

بھاگمل خزانچی ۔ جب یہ اشخاص نذر کو آئے تعظیم نہین دی گی اور ان سب صاحبون کو سامان چندی یک روزہ سرکار سے دیا گیا اور تاقیام سیٹھان مذکور ایک چوبدار بنا بر مزاج پرسی سیٹھان رتلام و کوٹہ و اجمیر مامور فرمایا گیا ۔ اور حسب الحکم حضوری ایک ہاتھی مع ہودج نقرہ اور ایک چوبدار چاندمل جی کے ساتھ جیپور تک بھیجا گیا ۔ سیٹھان مذکور نے ملازمان سرکاری کو انعام بدین تفصیل دیا ۔ تفصیل انعام

سواران رسالہ	کوچبان	چوبدار	سائیس
سے	عا	للعہ	عہ

بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۴ء یوم پنجشنبہ نو بجے رات کے راؤ بہادر بابو نایک ممبر کونسل کے بنگلہ مین جو آبادی شہر کے شرقی جانب بیہر کے راستہ پر لب شاہراہ واقع ہے یکایک واقعہ سخت آتش زدگی کا وقوع پذیر ہوا بنگلہ کے متصل ہی زنانہ مکان تھا وہ بھی آتش زدہ ہو گیا اشتعال آتش کی یہ کیفیت تھی کہ دو دو بانس اونچے شعلے اوٹھتے تھے ۔ کپتان پری چارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست موقع آتش زدگی پر پہونچکر ضروری انتظام مین مصروف ہوئے کمیٹی اور پولیس کے لوگ اور بہت سے سقے فوراً موقع پر پہونچکر اپنے کام مین مشغول ہوئے

مگر حدت اشتعال آتش کے سبب سے قریب موقع کے کسیکا گذر نہین ہوتا تہا تمام بنگلہ اور زنانہ مکان جلکر خاکستر ہوگیا۔ عمدہ عمدہ سامان وملبوسات فاخرہ وزیورہاے نفیس بیش قیمت کتب آتش بردہ ہوگئین جسوقت آگ لگی بابو نایک راؤ اندرون بنگلہ کار سرکار مین مصروف تھے آگ کے شعلون کو دیکھتے ہی ہکا بکا ہوکر سراسیمہ بنگلہ سے باہر نکل آئے مگر جب ضروری کاغذات سرکاری کا خیال آیا آتش زدہ بنگلہ مین اوس دروازہ سے کہ ہنوز آگ کی آنچ سے محفوظ تہا نہایت تیزی کے ساتھہ جیسے شمع پر پروانہ گرتا ہے اپنی جان کو پروانہ کرکے پروانجات سرکار کے لانے کو چلے گئے بابو صاحب کا اندر جانا تہا کہ وہ محفوظ دروازہ بہی آتش زدہ ہوگیا۔ بابو صاحب نہایت مضطربانہ حالت سے باہر نکلے جو کپڑے پہنے ہوئے تہے اونمین آگ لگ گئی ملازمان وغیرہ نے کپڑونکو پہاڑ کر دور کیا دونون پاؤن اور دو اپنے ہاتہہ اور سینہ پر آگ کا سخت صدمہ پہنچا۔ جابجا آبلے پڑ گئے جناب حضرت وزیر اعظم بالقابہ بفور اطلاع واقعہ موقع پر پہونچے بابو صاحب اور اونکے متعلقین کے ساتھہ بہت ہمدردی کے الفاظ ظاہر فرمائے ضروری موقع پر پولیس کے پہرے مامور کئے اور مستورات کو بابو امودرداس صاحب کے بنگلہ پر پہونچایا ڈاکٹر پربہولال صاحب ولیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا علاج ہوا چونکہ بابو صاحب کو صدمہ زیادہ پہونچا تہا ہرچند علاج ہوا مگر کچہہ فائدہ بمعرض وقوع نہ آیا۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور بخشی الملک بہادر وصاحبزادہ ہدایت اللہ خان بمقام جیپور بتقریب ادای مراسم نیوتہ شادی کیسری مل پسر ہیرا مل سیٹھہ مع پانصد روپیہ بہیجے گئے تہے مل ہیرا مل کے باغمین ٹہرائے گئے تین روز چار رات وہان قیام رہا سیٹھان مذکور کی طرف سے چندی کی جنس آتی تہی۔ بتاریخ ہشتم ماہ مئی سنہ صدر یوم پنجشنبہ بارہ بجے رات کے بابو صاحب کے طائر روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر پانچ بجے دن کے کپتان ج پچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست وصاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب ریونیو اسسٹنٹ بحکم دربار عالی اقتدار بنابر انتظام تخم تقاوی زمینداران پرگنہ سرونج سنٹرل انڈیا کے روانہ ہوئے۔

بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر یوم یکشنبہ بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبد القیوم خانصاحب سنبہل کی صاحب النساء بیگم دختر حضور والا سے بمعرض ظہور آئی۔ بارہ بجے رات کے برات نہایت شوکت وجلوس کے ساتھہ مکان نوشہ سے قلعہ معلی کو روانہ ہوئی۔ اہل برات فیلان قوی توانان واسپان خوش عنان وکالسکہ وتانگہ وغیرہ پر سوار تہے۔ روشنی کا انتظام جداگمپنی جوانان پلٹن جا بجا

انصرام الگ - بین باجہ کے ترانون کا آواز سب سے علیحدہ - آتشبازی کا رنگ ڈہنگ سب سے اعلیٰ تھا غرض بہزار تجمل برات قلعہ معلی مین پہونچی ایوان خاص مین برات کا قیام ہوا دو بجے نکاح خوانی حسب دستور شاہی عمل مین آئی - صبح کو دعوت ولیمہ مین انواع انواع و اقسام اقسام کے اطعمۂ لذیذہ تیار ہوکر اہل برات کو کہلائے گئے - ایک بجے سے سامان جہیز عروس باہر نکالا گیا - اور ترتیب وار موقع بموقع جمایا گیا - رسم رخصت عروس میمنت مانوس عمل مین آکر برات واپس روانہ ہوئی سامان جہیز کی تفصیل باعث طوالت ہے ناظرین با تمکین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایک رئیس اعظم صاحب علم و دیہیم کی صاحبزادی محترمہ کے سامان جہیز مین جسقدر تجمل ہو سکتا ہے وہ سب کچھ تھا ادنیٰ یہ ہے کہ علاوہ زیورات وغیرہ وغیرہ کے پندرہ ہزار روپیہ کے توڑے سے نقد ہنگام وداع خزینۂ عامرہ سے منگوا کر ہمراہ کئے گئے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ والا جاہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب کی شادی کتخدائی کے متعلق رسم مانیان عروس بکمال احتشام و جلوس شاہی کچھ بیشتر شادی سابقہ سے عمل مین آئی - بتاریخ سی ام ماہ مذکور نہایت شان و شوکت کے ساتھ تقریب شادی بمعرض ظہور آئی اسکی تفصیل لکھنے کو ایک دفتر چاہئے حرف فقرہ پر اس جلسہ کی کیفیت اختتام کیجاتی ہے (کہ بڑے صاحبزادے کی شادی سے بڑھکر زرق برق سے رونق پذیر ہوئی) بتاریخ سی و یکم عروس وداع ہوئی یکم ماہ جون کو طعام ولیمہ دیا گیا سوم ماہ جون ۱۹۰۶ء رسم چوتھی بمعرض وقوع آئی - اللہ تعالیٰ یہ شادی خانہ آبادی مبارک کرے - چنانچہ یہ قطعہ تاریخ شادی کتخدائی جناب نوشۂ ذیجاہ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے ؎

دلِ نواب دائم شادمان باد * نشاطِ عیش حاصل جاودان باد * مبارک اے اسد شادی فرزند

شگفتہ روئے زیبا در جہان باد

۱۳۲۴ھ

مؤلف نے بھی یہ دو سہرے کہے

جو سر سے باندھے ہین عبد الحفیظ خان سہرا
دیا ہے باد بہاری نے ارمغان سہرا
ہزار جان سے صدقے ہوئی عروس چمن

جو ماغ رکھتا ہے بالائی آسمان سہرا
ستارے پھول بنے عکس روئے تابان سے
جو لایا گوندھکے نوشہ کا باغبان سہرا

ز نور شوق سے نوشہ کی رونمائی مین
چمک کہاتا ہے ہمشکل کہکشان سہرا
ہر اک لڑی مین گندھے ہین ہزار ہا موتی

تصویر صاحبزادہ محمد حفیظ خان صاحب بہادر خلف اکبر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہا

نہ کیون ہو پہر مرسل گہر فشان سہرا
ہے ارسکے پہولونکو خوشبو مین اس سے کیا نسبت
پڑہے حضور مین ہر ایک مدح خوان سہرا

خدا کے فضل سے گہتے ہین کیا ہی نوشہ پر
کہان مہک گل عارض کی اور کہان سہرا
بہر ینگے منہ کو ترے آبرو و جواہر سے

یہ تحمامہ طرہ یہ پہولون کی بدہیان سہرا
یہو مین یہی رہین قلعہ مین شاد یا رب
سگین گے آج جو نواب قدردان سہرا

سہرا دیگر بنا بر تخطر ارباب نشاط

ہو نہ کسطرح چمک اور دمک کا سہرا
ساعتِ نیک مین نوشہ نے ہی باندہا سہرا
گل عارض کی جہلک دیکہ لپیٹ پہولونکی
بنگلیا دستہ نرگس گلِ تر کا سہرا
شادیان روز رہین جلد ہیلین اور پہولین
سنکے خوش کیون نہو پہر اپنا پرایا سہرا
کورا پنڈا ہے بنے کا تو بنا ئی مالن
ہو ہزار بار مبارک ترے سر کا سہرا
بہینی بہینی نہو کیون بیو لانین اخلاص کی بو
دیکہا سرکار نے آنکہون سے پسر کا سہرا

رنگ دولہا کا سنہری ہے سنہرا سہرا
گوری رنگت ہے تری اور ہے پیاری صورت
روپ نوشاہ کا رکہتا ہے دو بالا سہرا
رخ پہ دولہا کے یہ بیوجہ نہین ہلتا ہے
دہنِ غنچۂ گل سے ہے یہ گویا سہرا
خاندان والے ہین سب جمع براتی ہین گہر کے
نئے پہولونکا طرحدار اچہوتا سہرا
تان سے ڈومنیونکی وہ سہانے ٹونے
ل کے بہنو نے محبت سے ہے باندہا سہرا
دیکہکر آبرو کہتی ہے یہ ساری خلقت

سبہہ گہڑی دیکہ کے کیا خوب یہی ہے شادی
کیون نہ سر صدقے ہو قربان ترے سر کا سہرا
رخ پہ سہرا ہے تو سہرے پہ نگاہونکا ہجوم
کرتا جہمک جہمک کے سر بزم ہے مجرا سہرا
تا نہ لے لیکے غضب گاتی ہین کیا ڈومنیان
تک ہے ہین سر نوشہ کا انوکہا سہرا
ایک مدت مین خدا نے ہے دکہایا یہ دن
چمپئی پہولونکا وہ رخ پہ سہانا سہرا
شادی نسبت ہو مبارک رہے جم جم یہ خوشی
دیکہنا دیکہنا وہ دہوم سے آیا سہرا

قطعہ تاریخ شادی از محمد ابراہیم علیخان ہمز

مبارک ہو سرکار والا کو شادی

خوشی جسکی ہے اک جہان نے منائی
ہمایون ولیعہد کی کتخدائی

زروئی طرب رمز تاریخ کہدو

۱۳۱۱ھ

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صدر تقریب شادی کتخدائی سر آمد مخدرات سرادق عفت و عظمت یعنی صاحبزادی صاحبہ دوم دختر فرخندہ اثر حضور پرنور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف جناب اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل سے بصد زیب و زینت بمن مالا کلام عمل مین آئی صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ نے اپنے اکلوتے فرزند جگر پیوند کی شادی مین نہایت کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی کو

کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر دعوت ولیمہ مین جملہ افواج ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ بتاریخ سیزدہم جملہ اہل قلم محکمہ جات واہالی عدالتہائی ریاست کو کھانا دیا گیا۔ اور اسی تاریخ اہل خاندان وممبران کونسل ودیگر معززان ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ محفلِ دعوت امیرانہ۔ ورسوم مائیان مہندی وغیرہ قبل از شادی جانبین سے رئیسانہ تکلفات کے ساتھہ عمل مین لائی گئی۔ اور نوبت خانہ کی محراب پر منجانب والدِ ماجد نوشہ ذیجاہ یہ اشعار ثبت کیے گئے تے

یارب این محفلِ شادی طرب افزا بادا * بر ہمہ خرم وفرخندہ و زیبا بادا * برکتِ مقدمِ نواب معلیٰ القاب عزت افزا و فرح بخشِ دلِ ما بادا * ہر کہ آید ز رہِ لطف درین عشرت گاہ * عشرتش ہمدم وشادی ہمہ جا بادا

مخلصِ حضرتِ نواب جہان احمد یار * خدمتش در نظرِ خاص پذیرا بادا

بتاریخ بست ویکم ماہ جون [illegible] یوم پنجشنبہ دس بجے شب کے برات نہایت شان وشوکت سے قلعہ معلیٰ مین فائز ہوئی۔ برات کی کیفیت قابل دید تہی جسکے اجمال مین تفصیل لکھنے کیواسطے ایک دفتر طویل درکار ہے ہان البتہ یہ قابل اظہار ہے کہ علاوہ سامان جہیز کے سترہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد سرکار والا سے ہنگام وداع برات مرحمت ہوے اس تقریب میمنت قریب مین اکثر شعرای شہر نے قطعات تاریخ شادی وسہرے کہے ہین اس موقع پر مولف بنا بر معائنہ ناظرین بانکین چند اوستادونکا کلام فصاحت التضام درج کرتا ہے۔

قطعۂ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

بنا عبدرحمن خان ہی جو دولہا * دلِ فتح جنگ آج خوش کس قدر ہے * ہے سالِ فرخندہ فالِ ہمایون * اسد یہ کہو مشتری و قمر ہے

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح ومعنوی

شادی فرزندِ فتح جنگ سے مخلوق کو * آجکل سچ پوچہئے تو ہے مسرت بیحساب * غور سے اے رمز کہدو منوی توشیح سال

یہ ملے کیا خوب آکر آفتاب وماہتاب

سہرہای شعرای بلاغت انتما بطرز جدا جدا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج

سہرا من نتائج افکار گہربار شاعر مستند حضرت نواب سلیمان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

بنا رشکِ گلِ خورشید سہرا ہو تو ایسا ہو
اگر ہو چاند تو ایسا جو ہالا ہو تو ایسا ہو
رہ سروِ قامتِ نوشہ وہ بدہی کی پھبن اوس مین
جو بدہی ہو تو ایسی ہو جو بہٹا ہو تو ایسا ہو
نہ ہے قسمت کہ سہرے نے سرِ نوشہ پہ جا پائی
کہا بیساختہ سب نے کہ دولہا ہو تو ایسا ہو

ثریا منفعل جس سے ہے طرا ہو تو ایسا ہو
ادہر سرپیچ کی زینت ادہر طرہ کی یہ بالش
سری ہی ہو تو ایسی ہو جو بالا ہو تو ایسا ہو
پدر ذی شوکت و ہمت پسر خوش خصلت و سیرت
بلندی پر نصیبون کا ستارا ہو تو ایسا ہو
اسد ہون شاد جسکو سنکے احمد یار خان صاحب

سرِ نوشہ پہ شملہ دیکھکر یہ لوگ کہتے ہین
یہ نو ہو تو ایسا ہو ستارا ہو تو ایسا ہو
وہان ہی نغمۂ عصمت یہان ہی خلعتِ عزت
اگر ہو باپ تو ایسا جو بیٹا ہو تو ایسا ہو
بنا نوشاہ جسدم عبدالرحمن خان بعد شادی
نیا ہو رنگ سب سہرون سے سہرا ہو تو ایسا ہو

سہرا من نتائج افکار گہربار جناب حافظ سید محمد حسین صاحب بسمل خیرآبادی وکیل ریاست ٹونک معینۂ چھاونی دیولی-

فلک سے عقدِ ثریا کا مشتری سہرا
جو رخ ہی مصحفِ ناطق تو جنتری سہرا
ہوا خلوص کا رشتہ زیادہ تر مضبوط
کرے ہدایت دین پیمبری سہرا
یہ ترکِ چشم سے نوشاہ کے مقابل ہے

بنا کے لائی ہی کیا حسن مین پری سہرا
ڈہلا ہی نور کے سانچے مین تار تار اسکا
جو آگے باندہنے اہلِ برادری سہرا
لڑی ہوئی ہین نگاہین ہزار رخ پر
بڑا دلیر ہے بسمل بڑا جری سہرا

بندہا ہی آجکی تاریخ فرقِ نوشہ پر
شعاعِ مہر سے کرتا ہے ہمسری سہرا
پڑہے درود برہمن جو سونگہ لے خوشبو
سکہار ہا ہے بہم جنگ زرگری سہرا

سہرا از نتیجۂ طبع سخن گستر جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی وکیل سرکار حاضر باش محکمۂ رزیڈنسی کوہ آبو

نمودِ سبزۂ خط پر ہے کیا پری سہرا
بنا کے لائے اسے چرخِ اخضری سہرا
سمجھ گئے سرِ نوشہ پہ مانگ دیکھ کے ہم
بنے کے سر پہ ہے ہر عیب سے بری سہرا
یقین ہوگا کہ بدلی سے چاند نکلا ہے
بنا ہے اس لئے سدِ سکندری سہرا

لگا کے لایا ہے ڈالی ہری بہری سہرا
اڑھا کے دیدۂ حاسد مین خاک جھونکے گا
بنا کے قاف سے لائی ہے اک پری سہرا
جمیگا پانون نہ حاسد کا وقتِ نظارہ
کھلے گا جب سرِ نوشاہ سے زری سہرا
گلون کا رنگ ہوا ہو کے اڑ گیا مضطر

یہ کہکشان تری کس روز کام آئیگی
جھکا زمین پہ چھپنے کو کنکری سہرا
ترے گلو کہے تو پہلو مین خار ہین بلبل
عدو کی چشم مین ڈالے گا تھرتھری سہرا
نگہ کسی کی نہ پڑ جائے روی نوشہ پر
نہ کر سکا رخِ گلگون کی ہمسری سہرا

سہرا از نتیجۂ طبع خداداد جناب مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات وغیرہ تخلص علی

عبدالرحمن ہو مبارک تجھے پرزر سہرا
کیا ہی زیبا ہے ترے روے نکو پر سہرا
کیا ضیائے رخِ پر نور ہے ماشاء اللہ

کہ ترے روی سے ہے منور سہرا
آج جامہ سے ہو باہر چمنستان میں بہار
ہو گیا ہے قدِ موزون کے برابر سہرا
جلوۂ روی سے تیرے ای مایۂ حسن
کہ ترے حسنِ دل آرا کا ہے زیور سہرا
ایک کو ایک پہ زینت ہے دمِ آرائش
بنگیا ہے ہمہ تن نور کی چادر سہرا
کیا ہی بالیدگی ناز ہے اللہ اللہ
خوشنما طرا ہے اور طرہ سے خوشتر سہرا

آج کیون غنچۂ خاطر نہ شگفتہ ہو علی | کہ گوندھا ہے گلِ عشرت سے سراسر سہرا

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب تخلص آرزو خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنیل فوج ظفر موج شاگرد مولف

کیا ترے رخ پر دکھاتے ہیں بہار سہرے کے پھول
واہ کیا دکھلا رہے ہیں بانکپن سہرے کے پھول
رشتۂ الفت رہے دولہا دلہن میں تا بحشر
بن گئے شادی سے ہیں گویا چمن سہرے کے پھول
گندھ کے سہرے میں ترے او عبدالرحمن خان بنے
یہ دعائیں دے رہے ہیں جان و تن سہرے کے پھول
پنکھڑی ایک ایک کہتی ہے جدا گانہ کبھی
فرطِ شادی سے ہوئے ہیں خندہ زن سہرے کے پھول
آرزو یہ وجہ سہرے کی نہیں لڑیاں جھکیں

بنگئے ہیں سرنگون ہو کر دلہن سہرے کے پھول

سہرا من نتائج طبع مضامین منظاہر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر سلمہ اللہ القادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ
محمد امان خان صاحب برادر خرد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مولف

جگہ دے سر پہ تو اللہ رے توقیر سہرے کی
ادھر تاب رخِ روشن ادھر تنویر سہرے کی
ہوائیں باندھ رکھی ہیں خوشی کی غنچۂ گل نے
جسے سننا ہو وہ آکر سُنے تقریر سہرے کی
مجال اسکی نہیں نکلے جو تیری بزم عشرت سے
کھنچی اور کھنچتے ہی گویا ہوئی تصویر سہرے کی
کبھی سہرا نظر پر ہو نظر ہے گاہ سہرے پر
نہوگی پر صفت کچھ شمع سے گلگیر سہرے کی
بہ مالِ ابروئے نوشاہ ہے ناوک فگن کیسا
ترے آگے بنی ہے ہر کلی تصویر سہرے کی
خوشا قسمت خوشا طالع خوشا تقدیر سہرے کی
فزون تر تابشِ رخ آفتابِ عالم آرا سے
چمن میں کر رہی ہیں بلبلیں تقریر سہرے کی
کھنچا ہے یون کہ نقشہ بولتا ہے منہ سے ای مانی
خوشی کا پاؤن ہے تھامے ہوئے زنجیر سہرے کی
تری شادی کا چرچا چار جانب ہے زبانوں پر
برابر آج چومیں چل رہی ہیں تیر سہرے کی
فروغِ حسن خود پردہ ہے تیرے روئے روشن کا
شعاعیں جاری ہیں آج سو تیر سہرے کی
بنا ایوب نوشہ عبدالرحمن شاہ کی صورت
کبھی عارض چمکتے ہیں کبھی موتی دمکتے ہیں
شعاعِ ماہِ انور سے سوا تنویر سہرے کی
صدائیں آ رہی ہیں سبدم کلیان چٹکتی ہیں
بنی ہے عیسیٰ معجز نما تصویر سہرے کی
گندھا اور گندھتے ہی ایک ایک غنچہ خود بخود چٹکا
کہیں ہے ذکر کنگنے کا کہیں تقریر سہرے کی
کتر کر گل ہزاروں کی زبان چمکائے محفل میں
نظر کی ہے خطا اسمیں نہ کچھ تقصیر سہرے کی
رخِ انور کا نقشہ دیکھکر سکتے کا عالم ہے
خوشی کیونکر نہ عالم میں ہو عالمگیر سہرے کی

مبارکباد

یہ شادی یہ جشنِ مسرت مبارک
فلک کہہ رہا ہے کہ رفعت مبارک
تمنا یہ ہے صبحِ روزِ ازل کی
ترے دوستونکو ہو راحت مبارک
زمانے مین چارون طرف ہی یہی غل
مبارک ہون حضرت سلامت مبارک
خزانہ خوشی کا ترے ہاتھ آیا
تجھے دوہری دوہری مسرت مبارک
ترے دل کو آرام و تسکین میسّر
تجھے ہر گھڑی عیش و عشرت مبارک

مبارک ہو اور تا قیامت مبارک
یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
ابد تک رہے شام وصلت مبارک
زبانون پہ یہ ہے وہ سب کے دلون مین
خوشی شادی و عیش و عشرت مبارک
چمک کر یہ ہر خالِ رخ کہہ رہا ہے
ملی تجھکو شادی کی دولت مبارک
خوشی تیری لونڈی رہے زندگی بھر
تری آنکھ کو خوابِ راحت مبارک
تمنا تھی مدت سے ایوب جسکی

دعا گو زمین فرشِ راحت کا تیرے
مبارک سلامت سلامت مبارک
ترے دشمنونکو نصیب آفتین ہون
کہ جلوت مزا اور خلوت مبارک
یہ کنگنا یہ سہرا یہ شادی کے جلسے
ہوا اوج پر نجمِ قسمت مبارک
خوشی خوش ہے اور شادی ہے بین شادی
رہے رات دن عیش و عشرت مبارک
رہے تجھ پہ ظلِ خدا عبد رحمن
خدا نے دکھائی وہ ساعت مبارک

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب تخلص حمید خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب تخلص تمام مرحوم ابن جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

سر پہ نوشاہ نے جسوقت کہ باندھا سہرا
ایسا دیکھا ہی نہین ہم نے کسیکا سہرا
کیون نہ تم سر پہ جگہ دوگے خوشی ہو ہو کر
ایسا دلچسپ دل آرام ہے کسکا سہرا
تیرے دشمن رہین پامال احبا ہون شاد
لائیگا رنگ لبِ اب دیکھئے کیا کیا سہرا
تیرے سہرے کی سی خوبی کہین دیکھی سُنی

ہو گیا حسن مین کچھ اور دوبالا سہرا
بعد مدت کے گلونکا بھی نصیبہ چمکا
قلعہ سے آیا ہے دولہن کے ہے گھر کا سہرا
ہے زبان پر یہ ہر اک شخص کی عبد الرحمن
الغرض ایسا ہمایون ہو یہ تیرا سہرا
ایک مخلوق ہے مشتاق نظر کا ڈر ہے
اک زمانے کا تو بنے ہی ہے دیکھا سہرا

رخ پہ ہلتا ہے کس انداز سے کس ناز سے یہ
کہ بنایا گیا نوشاہ کے سر کا سہرا
پوچھتا ہے یہ تعجب سے ہر اک ماہ جبین
تا قیامت ہو مبارک تجھے تیرا سہرا
ہے رسائی سی رسائی ترے سر تک پہنچا
دیکھنا مر ہے تو ہر گز نہ اوٹھانا سہرا
وا دہی گر نہ ملے وان سے تو بس آفت ہے

ای حمید ہمنے ہے کس شوق سے لکھا سہرا

سہرا طبعزاد جناب مولوی مفتی نور الحق صاحب تخلص خستہ خلف جناب مولوی خیر الدین صاحب مغفور

آج ہے زیب رخ غیرت گلشن سہرا
پرتو روی منور سے ہی روشن سہرا
کم نہیں سیر بدخشان سے تماشا اسکا
آج ہے معتکف وادی ایمن سہرا
لعل و گوہر سے جو مالن نے کیا ہی تیار
بھر لے اپنا گل امید سے دامن سہرا
دیگا عارض پہ جگہہ تجکو بہ غیرت حور
گوہر و لعل و زمرد کا ہے مخزن سہرا
اہل محفل جو سب اوٹھہ اوٹھکے قدم لیتے ہین
عبد رحمن کے لئے ہے یہ مزین سہرا
کیون نہون اوسکی تجلی سے خجل شمس و قمر
روضۂ خلد مین ہو گا ترا مسکن سہرا
کیون مشرف نہون دیدار سے حوری کیطرح
لائی ہے کسکے لئے گوندہکے مالن سہرا
مختصر مدح لکھون طول سے حاصل خستہ
میرے نوشاہ کے عارض کا ہے جوبن سہرا

سہرا از مولف

واہ کیا آج ہے زیب رخ زیبا سہرا
رکھتا ہے مہر جہانتاب کا نقشا سہرا
دمبدم اوٹھتی ہے جو موج لطافت اس سے
دیتا ہے مہر جہانتاب کا دہوکا سہرا
دن پھرے اوج ملامۂ سے ترے بات رہی
گلبن شادی کہ ہے عیش کا گجرا سہرا
شکل پروانہ لگا ہونکا ہے گرد اسکے ہجوم
پاس کیا کچھہ نہین رکھتا ہے خزانا سہرا
دیکھتا غنچہ - دہن کو ہے ترے اے نوشہ
کہ ترے وصل کا پیغام ہے لایا سہرا
اہل محفل کا نہ کیون دیکھہ کے دل ہو بشاش
قدرت حق کا دکھاتا ہے تماشا سہرا
طرۂ مہر فلک ہے کہ جڑاو کلغی
بحر انوار ہے یا حسن کا دریا سہرا
سینکتے لین گرمی رخسار سے جسے آنکھیں
کرتا اسو جہ سے جھک جھک کے ہے مجرا سہرا
قوت جسم کہ ہے قوت دل - نور نظر
شعلۂ نور ہے یا شمع تجلی سہرا
دیدۂ اہل نظر کو نہ تحیر کیون ہو
تکتا ہے مثل صفت نرگس شہلا سہرا
زلف شادی سے نہ ستو نکی طرح کیون ہووے
دلکش ہے ترا دلچسپ دل آرا سہرا
چرخ پر کیون نہ مٹے کاہکشان کا سہرا
جلوۂ نور سحر ہے کہ بنے کا سہرا
صاف مہتاب سمجھتا ہے ہر اک کنگن کو
شعلۂ رخ سے جو نوشاہ کے سر کا سہرا
ہے ستم رنگ غضب روپ ہے آفت ہے مہک
راحت جان ہے کہ ہے آنکھہ کا تارا سہرا
زر گل سے ہمہ تن دیکھلو ہے مالا مال
کہ دکھاتا ہے رخ یار کا جھمکا سہرا
سرفرازی نہو کیون بزم مین اسکو حاصل
چشم بیگونہ تری ہو گیا شیدا سہرا
آبرو نوشۂ ذیجاہ کی خاطر مین نے
رشتۂ ذوق و گل شوق سے گوندہا سہرا

سہرا دیگر از مولف بنابر تحفظ ارباب نشاط حسب فرمائش نوشۂ ذیجاہ لکھا گیا

سُبھہ گھڑی ہے جو نوشاہ نے باندھا سہرا
ہار گل دن میں ہی سج پر گل تر کا سہرا
اپنا چہرہ ہی پہر اور سپر ہی چڑا اور طرہ
ایسے اچھو نکے لئے چاہئے اچھا سہرا
موتیون کی ہی لڑی یا در انجم کی لڑی
سر کا سرپیچ ہزاری ہی ہزارا سہرا
دہوم نت ہو مبارک رہے بم جم شادی
دیکھنا کھلتا ہی کیا رخ پہ چھبیلا سہرا
ہو تا مان باپ کا اس سے ہی کلیجہ ٹھنڈا

اوج قسمت سے بنا صبح کا تارا سہرا
ایسا ویسا ہو بھلا کب بنڑے کے لئے
بانکپن کیون نہ دکھائے ہمین بانکا سہرا
مکھڑا مہتاب ہی سرپیچ ہی رشک انجم
سر سے ہی تا بقدم ایک کنہیا سہرا
جگ مین جگ جگ جیو بنڑا امرا عبدالرحمن
وقت کیا خوب سہانا ہی سہانا سہرا
میوہ و نقل و حنا عطر سہاگ اور پھلیل
نور آنکھونکا ہے یا سہ کا اوجالا سہرا

لگنا ہی ہاتھ مین نوشاہ کے سرپر سرپیچ
خوب سے خوب ہوا علی سے ہوا علی سہرا
میرا اچھا ہے بنا اون سے بنی اچھی ہی
ہی ڈہنگ بدہی رسیلا ہی چھبیلا سہرا
موتیا چمپا چنبیل کے ہین بے گنتی پہول
شوق سے سات سہاگن نے یہ گایا سہرا
سُننا کیا دہوم سے بجتی ہی وہ روشن چوکی
پہول پہلواری کے ساتھ آیا دولہن کا سہرا
عبدرحمن بنا شکر خدا دن دولہا

آبرو رکھتا ہی کیا اوجپہ طرہ سہرا

بتاریخ بستم جون ۱۸۹۳ء حکیم عبدالمجید خان خلف اکبر حکیم محمود خان دہلوی بنابر صالحہ نائب صاحب بہادر رفائز ریاست ہذا ہوئے واسطے سلام کے حضور مین مع صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب برادر خورد نائب صاحب بہادر نظر باغ مین آئے ایک پتھر تراشا ہوا از ہر مہرہ کی قسم سے حضور مین پیش کیا سرکار نے صرف اسقدر تعظیم دی کہ زبان فیض ترجمان سے فرمایا کر آیئے اور اسی تاریخ مولوی عبدالحق صاحب آئے سرکار والا نے انکو بہی اسی قدر تعظیم دی کہ زبان گوہر فشان سے فرمایا کر آیئے پانچ روپیہ مولوی صاحب نے نذر کئے تہوڑی دیر کے بعد رخصت ہوئے - دو سو روپیہ مولوی صاحب کو سرکار سے بطور رخصتانہ مرحمت ہوئے - بتاریخ بست و یکم ماہ جون میجر آئی - پی تہارٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک قبل نو بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ ضرب توپ سلامی کی سر ہوئی پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف نہین ہوئی بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور پانچ بجے دن کے حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب و صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد یار خانصاحب فتح جنگ و صاحبزادہ عبدالعلیم خانصاحب و محمد نجف خانصاحب و مرزا محمد علی خانصاحب بنگلہ پر واسطے ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے صاحب بہادر موصوف نے حد مقررہ تک

پیشوائی کی - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور ۱۸۹۰؁ء صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار دالانظر باغ مین آئے اور صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ صاحب اجنٹ بہادر کے لینے کو گئے بعد ملاقات و رسم عطر و پان دربار برخاست ہوا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور بصد شان و شوکت بعرض ظہور آیا معززین و اہل خاندان دربار مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر تشریف لائے اور کامداران ریاست وہی حاضر دربار ہوا - یہ دربار بوجہ خاطر صاحب اجنٹ بہادر کے کرسیون پر ہوا اسی اثنا مین مثلاور کی بہی گفتگو آئی بعد ازان دربار برخاست ہوا مؤلف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ پیش کیا ؎

ای از رخت شجاعت و ہمت نشان ہمہ
مشغول در دعای تو اہلِ جہان ہمہ
آنانکہ بوسہا بر کاپ تو مے زنند
از طوق بندگی تو گردن کشان ہمہ
کن پرورش رعیتِ خود را کہ خرم اند
جویند در نبرد ز ہیبش امان ہمہ
خوانی ز خطِ ناصیہ احوالِ خلق را
یابند از تو قوت و تاب و توان ہمہ
نظم و نسق جدا نبود گہ ز دستِ تو
در نعمتِ تو خلق بود شادمان ہمہ

آثار فرخی ز جبینت عیان ہمہ
بر آستانِ جاہ و جلال تو حاجب اند
محمود و شیر شاہ و بدیع الزمان ہمہ
نگذاشت بوی خُلق تو محرومِ خلق را
گلہا ز فیضِ تربیتِ باغبان ہمہ
از بال شاہباز در ایامِ عدلِ تو
باشد نہانِ جملہ برایت عیان ہمہ
شعر تو روح پرور و کلک تو جان نواز
داری کلیدِ قفلِ قضا و رہان ہمہ
تا در جہان نشان بود از ماہ و آفتاب

انصاف تست منصف آبادی انام
اسفندیار و رستم و سہراب خان ہمہ
در ہمگنان بدہر مباہات می کنند
چون گل شگفتہ اند درین بوستان ہمہ
گردد چو دست و تیغ تو در معرکہ علم
بستند طائران جہان آشیان ہمہ
از پا فتادہ را بجہانے تو دستگیر
حکم تو باد در تنِ عالم روان ہمہ
از حق تعالیٰ آبرو خواہد دعا مدام
تیر ترا ہدف شود این خاکدان ہمہ

بتاریخ پانزدہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بسواری پالکی جانب دیولی گئے بوجہ شام ہو جانے کے دو سہ روز اتواب سلامی سر ہوئین - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ مذبور بوساطت جناب نائب صاحب بہادر سہ کس سرداران قرولی ایک ٹھاکر و دو کنور مفصلۂ ذیل بنابر پرورش حضور مین حاضر ہوئے چندی سرکار سے مقرر ہو گئی - تفصیل ہر سہ سرداران قرولی یہ ہی - گنپت سنگہ ٹھاکر - لائق سنگہ کنور - موہن سنگہ کنور - بتاریخ سوم اگست ۱۸۹۰؁ء روز جمعہ وقت صبح سات بجے بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بتقریب تعزیت المخانہ صاحبزادہ احمد علیخان بہادر مرحوم رونق افروز

مکان صاحبزادہ علی احمد خان وصاحبزادہ علی محمد خان صاحب ہوئے تخمیناً نصف گھنٹہ قیام فرمایا ہمرکاب حضور انور دام اقبالہ
صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر نائب صاحب بہادر
تھے۔ حضور والانے صاحبزادگان موصوف سے بعد ادای تعزیت کلمات تسلّی وتشفّی آمیز فرمائے اور باہم اتفاق و
مصالحت رکھنے کی بابت ارشاد کیا۔ بعد ادای مراسم تعزیت وہان سے سوار ہوکر حویلی صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب
بغرض ماتم پرسی والدہ صاحبہ صاحبزادہ صاحب موصوف جنکا انتقال کچھ دنون پہلے ہوچکا تھا تشریف فرما ہوئے بعد ادای
مراسم عزا واپس تشریف لے گئے صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خ
صاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور کہ جو حسب الحکم حضوری بنارس تشریف لیگئے تھے
بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور صبحہ دس بجے دن کے کرنیل
آئی۔ پی۔ تھارنٹن صاحب اجنٹ ہاڑوتی وٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر کوٹھی بالائی کوچہ پر قیام پذیر ہوئے بروز دیگر
تین بجے دن کے جناب جلالت مآب حضرت وزیر اعظم بالقابہ واسطے ملاقات صاحب بہادر کے کوٹھی فرودگاہ پر تشریف لے گئے
بروز دوم ملاقات بازدید حضور انور دام اقبالہ عمل مین آئی۔ انتظام ریاست درپیش ہوکر معرض عمل درآمد آیا بتاریخ
سی ویکم ماہ مذکور سیٹھہ امید مل نے حضور مین حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی۔ اور پانچ روپیہ نچھاور کئے اور گماشتہائے
سیٹھہ مذکور نے دو دو روپیہ نذر کئے بتاریخ نہم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء کرنل آئی۔ پی۔ تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹیکل
اجنٹ مع کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست مراجعت فرمائے چھاونی دیولی ہوئے۔ پالکی کی ڈاک
منجانب سرکار دولت مدار بنابر صاحبان موصوف بٹھائی گئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر
ممدوح بحصول رخصت ایک ماہ تشریف فرمای کوہ شملہ ہوئے۔ اونکی جگہہ کپتان پریچارڈ صاحب بہادر انچارج ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ صدر بعد لینے چارج عہدۂ اجنٹی کے شب جمعہ کو چار بجے رات کے صاحب بہادر موصوف
فائز ریاست ہوئے حسب دستور اتواپ سلامی ہنگام صبح سر ہوئین۔ تمام دن قیام فرماکر شب شنبہ کو بارہ بجے بغرض
ملاقات کرنل ٹریور صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ روانہ ہوئے صبح کو فیر اتواپ سلامی کے سر ہوئے۔ جیپور
تک بگھی کا انتظام منجانب ریاست کیا گیا۔ صاحب اجنٹ بہادر موصوف بعد ملاقات کرنیل ٹریور صاحب ممدوح
معاودت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ٹھاکر گنپت سنگہ وموہن سنگہ ولالو سنگہ

بغرض سلام حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا ہوا۔ تفصیل خلعت یہ ہے۔

ٹھاکر گنپت سنگھ	موہن سنگھ	لائق سنگھ
دوشالہ یکسر	دستار یک	سیلہ یک
مندیل یک	سیلہ یک	دستار یک
سیلہ یک	تھان جامدانی یک	تھان جامدانی یک
تھان کمخواب یک		
تھان جامدانی یک		

ہنگام رخصت گنپت سنگھ نے دو روپیہ نذر کئے ایک روپیہ نچھاور کیا لائق سنگھ اور موہن سنگھ نے ایک ایک روپیہ نذر کیا گنپت سنگھ کو دوشالہ اوڑھایا گیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور بندگان اشرف و اعلیٰ حضور جلالت ظہور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ مع مختصر عملہ اردلی و خیمہ وغیرہ سامان ضروری بموضع نواڑہ علاقۂ ریاست ہذا بغرض شکار تشریف فرما ہوئے اور بعد چار روز واپس تشریف لائے۔ اسی تاریخ عالیجناب رفعت مآب نائب الریاست بالقابہ کہ کوہ شملہ تشریف لے لئے تھے فائز دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ اکتوبر سنہ حال کرنل آئی پی تھارٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک اپنی رخصت کا زمانہ کوہ شملہ کے پُرفضا مقام مین گزار کر چھاونی دیولی مین داخل ہوئے اور عہدۂ اجنٹی کا چارج لیا کپتان پریچارڈ صاحب بہادر نے اسی تاریخ عہدۂ اجنٹی کا چارج کرنل صاحب موصوف کو تفویض کیا اسی تاریخ عملہ دفتر اجنٹی دار الریاست سے چھاونی دیولی کو روانہ ہوا۔ اسی ایام مین بموجب حکم حضور پرنور سید حیدر حسین پیشکار مال پرگنہ علی گڈہ کا تبادلہ بعہدۂ پیشکاری مال پرگنہ چھپڑاوہ و سید امجد علی پیشکار مال چھپڑاوہ کا تبادلہ بجای پیشکار مال پرگنۂ علی گڈہ عمل مین آیا بتاریخ سی ام ماہ اکتوبر سنہ صدر کپتان پریچارڈ صاحب اجنٹ دیولی سے فائز ٹونک ہوئے سلامی سر ہوئی پیشوائی نہین ہوئی بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ مذبور سرکار والا بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے ہمراہی مین نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب تہور جنگ و صاحبزادہ اسحاق خانصاحب سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خانصاحب ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل تھے صاحب بہادر نے حد مقررہ تک پیشوائی کی۔ بتاریخ یکم نومبر سنہ ۱۹۰۵ء صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات بازدید حضور معدلت ظہور کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات ہوئے

کرسیوں پر نشست درباری ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور صدر صاحب بہادر موصوف چار بجے دن کے بنا بر ملاقات حضرت وزیر اعظم بالقابہ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور تین گھنٹہ تک قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خزینہ ریاست کو معائنہ فرمایا بتاریخ نہم ماہ مذکور صدر ہنگام شب کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریاست ہذا سے بریاست جیپور تشریف لے گئے جیپور تک ڈاک کا انتظام منجانب ریاست عمل میں آیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذبور صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ تھانہ صدر میں تشریف لے گئے کتب روزنامچہ و دیگر امور انتظامی ملاحظہ فرمائے بعدہ ہدایات مناسب تحریر فرماکر واپس تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور صدر ہنگام شب منشی سیوک رام سررشتہ دار کونسل نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ اور بجائے منشی متوفی شیخ عبدالرحیم خلف حافظ محمد نعیم کی تقرری عمل میں آئی۔ بتاریخ بسجدہم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر موصوف مقام جیپور سے فائز دار الریاست ہوئے بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ ہجری مطابق نوزدہم ماہ نومبر ۱۸۹۳ء سید ناظر حسین شاگرد رشید مولف بعہدہ جیلری جیل ریاست مامور کئے گئے۔ اسی ایام میں حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہ دروازۂ نظر باغ پر بجانب جنوب محاذی قلعہ معلی کوٹھی نہایت دلچسپ و طرحدار تعمیر ہوئی مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

بنا کرد نواب والا تبار ۔ مکانِ طرب خیز و راحت فزا ۔ چو کرد آبرو فکرِ تاریخ او ۔ بگفتا خرد۔ جای خلعت سرا

حسب ارشاد یہ قطعہ کوٹھی نو تعمیر پر بسمت شرق ثبت کیا گیا اور صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خانصاحب شمیم نے بھی یہ قطعہ کہا چنانچہ ثبت ہوا

چو شد از حکم نواب ملک سیر فلک رفعت ＊ اساس منزل عالی بلند از قبۂ اخضر ＊ شمیم از بہر سالِ اختتام قصر عالی شان

بگفتا ہاتف غیبی کہ۔ دولت خانۂ اطہر
۱۳۱۱ھ

اسی سال میں حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کا دیوان طبع ہوا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ طبع دیوان کہا ہے

چہ گشت مطبوع طرفہ دیوان کہ ہست وصفش برون ز امکان ＊ بشوخی حرف و لفظ و مضمون دلِ زمانہ شدہ ست مفتون

چو آبرو فکر سال کردم سروش گفتا ہمین بگوشم ＊ بغور از کلک خود نوشتم۔ کلامِ معجز نظام موزون
۱۳۱۱

اسی سال میں سید یسین احمد لکھنوی شاگرد مولف نے فسانۂ طلسم بے نظیر تالیف کیا خاکسار نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

طلسم بے نظیر از حسن معنی ＊ بہ طول چہ دارد قصہ کوتاہ ＊ رقم کرد آبرو تاریخ طبعش ＊ تماشا رو د عالم ماشاء اللہ
۱۳۱۱ھ

ایضاً

گلِ مضمون نسیمِ طبع گل کرد　　چسان پر گشت دامانِ محبت
نوشتہ آمد واز شاخِ نرگس　　طرب افزا گلستانِ محبت

اسی سال مین مولف نے ایک رسالہ موسوم باسم تاریخی "دعا بجاہِ امام الہام" تالیف کیا۔ بتاریخ دوم ماہ شوال ۱۳۱۱ھ بتقریب عید الفطر مؤلف نے یہ قصیدہ پیش کیا ؎

عید آمد و آرایشِ نو داد جہان را
خورشید بخرہای تر آراستہ خوان را
امروز عجب روز سعید ست کہ ہر سو
انداختہ تفریح بدل تاب و توان را
مطرب بسرائیدنِ قول و غزل آمد
در مدحتِ تو آب کشا دند زبان را
در شکر مہاش کشود ست جہان لب
خورشید تو گوئی بہ کرد قران را
طبعش چو کند جانب انصاف اگر میل
نمرود صفت مغز خورد پیلِ دمان را
تا از شب نوروز نگرود بجہان سال

آئین دگر بست زمین را و زمان را
از بادِ بہاران شدہ ریحان چمنِ دہر
آمادہ طرب گشتہ تماشائی جہان را
کردست ہلالِ مہِ شوال بشارت
بازارِ طرب گرم شدہ غنیہ گران را
خوش گشتہ بدر بانی و دولت جاوید
از شکوۂ افلاک فرو بست دہان را
ہر جا کہ فشاند کفِ ہمت بنماید
یک مو رہم پست درو شیر ژیان را
مدحِ چنین ممدوح نہایت نہ پذیرد
تا عید بود باعثِ تفریح جہان را

با شیرِ سحر شد قدحِ چرخ لبالب
گل گل شگفانید دلِ پیر و جوان را
بنواختہ عشرت دُہلِ شادی جاوید
از ابروی خود سوئی قدح بادہ کشان را
اکنون خوشی و خرمی و دولت و اقبال
اقبال بخدمت گریش بستہ میان را
ہر گاہ کہ بر مسند زرین بنشیند
سرمایۂ محصولِ یم و حاصلِ کان را
از محفلِ عالیش چو پرد پشۂ ناچیز
معطوف کند سوی دعا خامہ عنان را
ہر شب شبِ عیدش بود و روز چو نوروز

تا ہست بہم کار زمین را و زمان را

اسی ایام مین بشگوئی جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی "مستفید اللہ خان" رکھا گیا بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ بتقریب جشن سالگرہ حضور پر نور دام اقبالہ مؤلف نے یہ قصیدہ پیش کیا ؎

چون غنچہ عقدہ ام بدل از خواہش ارست
گوئی کہ نخل خامہ نہالِ صنوبر ست
بے برگم شد ست چو نے باعثِ خروش

رنگ شکستہ بر رخِ من کیمیا گرست
دریا محمد ز پہلوی نرم و زجسمِ گرم
ہر نالہ کہ میکشم از دل موثر ست

آورد در چمن دل صد پارہ برگ و بار
چون شمع قسمتیم جالک آب و آذر ست
نقشم کہ بستہ است مصور بکلکِ صنع

سید محمد صاحب نائب بخشی الملک ریاست ٹونک

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

لب ز رنگِ خون چو صدف دیده تر ست
بودند کامیاب ز دوران گذشتگان
خون جگر همیشه غذای سخنور ست
دریابد آن کسیکه ذهین و فهیم هست
از تار زلف یار مرا خطِ مسطر ست
آورده است سوی تو اکنون کشان امید
مجروح پهلوی من ازین خار بستر ست
آئی کنی بصیقل همت تو غبل
خاتم کجا بپیش سخایت برابر ست
اقبالش از حضیض رساند بسوی اوج
دامان و جیب من چو صدف پر ز گوهر ست
از پست همتی صفت ای آبرو مکن
آن مدح در حقیقتش از هجو بدتر ست

هرگز بسمع کس نرسانیده ناله ام
چون عهدِ من رسید فلک سفله پرور ست
شد قدرِ گوهرِ سخنم در جهان خراب
از آب در جهان سخن من روان تر ست
ستانه هست با همه کس گفتگوی من
بے مایه هر گذشت در آفاق مضطر ست
پوشیده نیست صورتِ حالِ خرابِ من
در سینه ام که آئینهٔ دل مکدر ست
در محفلیکه حفظ تو فانوس شمع شد
وقت بهر که همچو هما سایه گستر ست
گر حاتم روا کنی می سزد ترا
تیغ زبان مرا که کلکِ سخنور ست
آورده ام ز مدح تو سوی دعا رجوع

گوئی که گوشِ فلک از شور من کر ست
منقار کرده طوطی نطقم تمام سرخ
صد حیف آمد روان نه کدامی تونگر ست
چون شانه من بشعر نه پیچیده ام عبث
موجِ شرابِ ناب مرا خطِ ساغر ست
من مثل دو خوابه ندیدم چو گل بباغ
آئینهٔ ضمیر تو رشکِ سکندر ست
نسبت کند کسیکه بحاتم ترا خطا ست
پروانه را بدل چه تفکر ز صرصر ست
گر بر سرم چو ابر بفشانی آستین
خواهد دلِ تو هر چه ز دنیا میسر ست
هر کس شنید مدح و نکو شنید در سخا
سرمایهٔ قبول ز الله اکبر ست

باشی همیشه کام روا بر مرادِ خویش
تا بر فلک نشان ز مه و مهر و اختر ست

بتاریخ سوم ماه جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ هجری مطابق دوم ماه دسمبر ۱۸۹۴ء کپتان سید محمد پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ سید صاحب موصوف یہ ہے —

خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ تمکو براہِ پرورش و پرداخت اوپر عہدۂ نظامت پرگنہ سرونج کے مامور فرمایا گیا۔ بعد پہونچنے سرونج کے کام عہدۂ نظامت کا صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ سے سمجھکر نظامت کے کام کو دیانت و امانت و سرگرمی سے انجام دو اور ایسی کارروائی چاہیے کہ تم سے جملہ رعایا خوش رہے اور معاملات انصافی میں خوب غور سے کارروائی کرنا اور گرانی مال

واجب سرکاری سائر وغیرہ سے عمل مین لاتے رہنا اس مین اور معاملات انصاف مین کسیکی رعایت مت کرنا سال گذشتہ مین حالت رعایا کی اور کاشتکاران کی بسبب نقصان فصل ربیع کے خراب ہوگئی تہی اوسمین رعیت کی اچہی تسلی کرنا اور ترتیب کاغذات خسرہ وغیرہ متعلقہ بندوبست مین حسب منشار ریونیو افیسر صاحب بہادر کوشش کرنا اور پٹواریون سے اونکی خدمت کو پورے طور سے انجام دلاناگرداوران وتحصیلداران کے کام کی کامل نگرانی رکہنا اور جو احکام وقتاً فوقتاً پیشگاہ حضور سے تمہارے نام نافذ ہوں اونکی تعمیل مین توقف نکرنا اور زر مال واجب سرکار اقساط معینہ پر دام و درم سے وصول کیجائے ایسا نہو کہ ذمہ کسی آسامی کے کچھہ باقی رہجائے۔ ہان کسی آسامی مین مقدرت نہو اور وہ بہت نادار ہو تو اوسکی کیفیت حضور مین عرض کرو اور جیسا حکم ہو اوسکے موافق عمل مین لاؤ اور جسقدر کاغذ معمولی جمع وخرچ ماہوار و کاغذات ششماہی رپورٹ وکاغذات متعلقہ بجٹ ہوا کرین سب اپنے اپنے وقت پر پہنچا کرین ان امور کا پورا انتظام عمل مین لاؤ گے تو خاطر حضور انور سے راضی اور خوشنود ہوگی فقط المرقوم سوم ماہ جمادی الثانی مطابق دوم ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء۔

بتاریخ سوم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء یوم پنجشنبہ سرکار دولتمدار بسواری کالسکہ ٹونک سے روانہ ہوکر سات بجے علی گڈہ علاقہ ٹونک مین فائز ہوئے سلامی کی توپین سر ہوئین عامل اور پیشکار نے حد مقررہ تک پیشوائی کی نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمرکاب تہین اور صاحبزادگان مفصلۂ ذیل ہمرکاب تہے۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ صاحبزادہ بلند اقبال محمد عبد الحفیظ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب۔ شید احمد نائب بخشی الملک۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور حضور والا نے بنا بر آرام ہمراہیان خود قیام فرمایا اور نماز جمعہ وہین ادا کی بعد ازان حسب اجازت حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب واسطے شکار کے گئے اور ایک ہرن شکار کرکے لائے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سرکار دولتمدار نے وہان سے کوچ فرماکر بمقام چہان قیام فرمایا حسب الحکم حضوری ہانکہ شروع ہوا دو نیل گائین شکار ہوئین۔ بتاریخ ششم ماہ جنوری حضور انور دام اقبالہ نے وہین بقام کیا بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حسب الحکم حضور لامع النور لشکر ظفر موضع آملی مین داخل ہوا۔ سرکار دولتمدار شام تک موضع کروائیہ مین رونق افروز رہے پہر ہانکہ ہوا اگر کوئی جانور نہ نکلا سرکار آٹھہ بجے آملی مین پہونچے اور بعد تناول خاصہ آرام فرمایا۔ رات کو صاحبزادہ عبد الحفیظ خان وصاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب

بغرض شکار مول بجھے دو سانبھر ہاتھ آئے بتاریخ ہشتم جنوری سنہ ر پھر ہانکہ ہوا ایک نیلگائے ہاتھ آیا کوئی اور جانور نہ نکلا بتاریخ نہم ماہ مذکور پھر ہانکہ ہوا کچھ نہ ملا اسی تاریخ محمد خان جاگیردار و راؤ سیدن معتمدان ٹھکانہ اندرگڈھ ڈالی لیکر آئے کوئی خریطہ نہ تھا مگر کامدار کی تحریر نائب صاحب بہادر کے نام تھی معتمدان مذکور کو مع کسان ہمراہی چندی حسب معمول ملتی رہی بتاریخ دہم ماہ مذکور سنہ ر علی الصباح معتمدان مذکور نے ڈالی پیش کی۔ ڈگو ڈگو روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اس وقت دربار میں صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و بخشی الملک سید محمد عثمان و محمد آصف خان ناظم پرگنہ علیگڈھ تھے معتمدان مذکور کی تعظیم نہین ہوئی۔ اسکے بعد سرکار شکار کو تشریف لے گئے ایک سانبھر شکار ہوئی اور اسی تاریخ نائب صاحب بہادر ٹونک سے اگر لشکر مین داخل ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور لشکر علی گڈھ کو روانہ ہوا نائب صاحب بہادر ٹونک مین واپس تشریف لائے سرکار موضع کروا ڑیہ مین بغرض شکار رونق افروز ہوئے اور معتمدان مذکور کو اسی تاریخ خلعت مفصلہ ذیل دیکر رخصت کیا تفصیل خلعت یہ ہے۔

خلعت محمد خان جاگیردار - خلعت راؤ سیدن جی

دوشالہ ایک جامدانی ایکتھان دوشالہ ایک جامدانی ایکتھان دستار ایک

دستار ایک سیلہ ایک کمخواب نصف تھان سیلہ ایک کمخواب نصف تھان

چوبدار جمعدار ہرکارہ

دستار ایک ململ نصف تھان دستار ایک ململ نصف تھان

اور خریطہ کا جواب نائب صاحب بہادر کی طرف سے راجہ صاحب کو لکھا گیا حسب الحکم بندگان حضور پرنور دام اقبالہٗ کروا ڑیہ مین ہانکہ ہوا ایک تیندوا نکلا بندوقین سر ہوئین زخمی ہوگیا مگر بسبب رات ہوجانے کے تلاش نہین کیا گیا موہو خان و سکندر خان افغان کھاتولی کو تلاشی کیواسطے چھوڑ آئے اور سرکار موضع بخشی الملک مین تشریف لے گئے چونکہ دعوت تھی بعد تناول خاصہ قریب گیارہ بجے کے رونق افروز علی گڈھ ہوئے بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ ر حسب الحکم سرکار کروا ڑیہ مین پھر ہانکہ ہوا وہی تیندوا نکلا سکندر خان نے بندوق ماری وہ آکر لپٹ گیا کسیقدر زخمی ہوا مگر سکندر خان نے ایک ایسی تلوار ماری کہ وہ مردار ہوگیا۔ سرکار نے دس روپیہ انعام سکندر خان کو دئے اور ایک گھوڑی شیخ امیر تھانہ دار کروا ڑیہ کو دی کہ ہانکہ کا انتظام اچھا کیا تھا بتاریخ سیزدہم

ماہ مذکور عید لشکر کا کوچ جانب ٹونک ہوا اور سرکار والا شکار کھیلتے ہوئے بنیڈہ مین تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء حضور پر نور دام اقبالہ آٹھہ بجے رات کے ٹونک مین داخل ہوئے اسی تاریخ روز یکشنبہ نو بجے شب کے سید زین العابدین صاحب تشگری میر منشی ریاست نے بعارضہ تخمہ و ذات الصدر صرف چند گھنٹہ بیمار رہکر انتقال کیا۔ (اللہم اغفر وارحم) میر منشی صاحب مرحوم ریاست کے قدیمی اہل کارون مین یادگار تھے ورع وصاف گوئی انکا خاصہ تھا لیاقت علمی و ملکۂ اہلکاری انکا حصہ تھا گاہے ماہے شعر فارسی فرماتے تھے اکثر شعر و سخن مین خاکسار سے مشورہ لیتے تھے اور جب کبھی سرکار والا مین ایسی طرح ہوتی تھی کہ اوسکا قافیہ اور ردیف فارسی ہوتا تھا تو جناب مغفرت مآب اوس طرح پر غزل فارسی فرماتے تھے چنانچہ یہ مصرع طرح کا شعرای ہم جلسہ حضوری کو دیا گیا (مصرع طرح یہ ہے) کسطرح پہونچیگا قاصد کوی جانا دور ہے) جناب مغفور نے اس مصرع طرح پر یہ غزل فرمائی

غزل

دالہ ذوق تو از خواہش سامانم درست | سر ازین راہ نتابد کہ ز نقصان درست

زہر آغشتہ تلخی عتاب تو مدام | در دو عالم ز مذاق شکرستان درست | ہر کہ او محو جمالت شد و از خود گذشت

از زبان و دل او شکوۂ ہجران درست | جلوۂ حسن تو چون طور مرا سوخت ولے | پاس این سوختہ از خاطر دوران درست

جان من ناز طبیبان بچہ امید کشم | چون بہ پخور غنت در روز رمان درست | دفتر شوق من آنست کہ بینی او را

زان حدیث دل شوریدہ زپایان درست | گر تو از من زرہ مہر بہ پرسی گویم | اجتماع دلم از زلف پریشان درست

عقدہا سخت بکار است تشگری مارا | قاصدم سست پی و منزل جانان درست

قطعۂ تاریخ انتقال و ارتحال میر منشی صاحب موصوف از حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

تاریخ

میر منشی رئیس باوقار | سید ذی رتبہ زین العابدین | شفیق من دوست من یار من | حق نیوش و حق پرست و حق گزین

دار دنیا سے کے عقبیٰ کی سمت | روز یکشنبہ رجب کی سولہوین | ایسی تاریخ ہاتف نے اسد | یون کہا از بسکہ تھے وہ پاک دین

چھوڑ کر اس دہر بے بنیاد کو | ہو گئے رونق دہ خلد برین

قطعۂ تاریخ میر منشی صاحب مغفور از مؤلف

میر منشی بود زین العابدین | کاتب قدرت ورا ز دش بخواند | داخل دفتر بشد عرضی عمر | کلک نقاش ازل چون حکم راند

گشت لبریز آبرو جام حیات | زہر مرگ اورا اجل در دم چشاند | گفت سال از چرخ مینای سروش | آن قدح بشکست آن ساقی نماند

۱۳۱۲ ھ

بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ مذبور تقریب جلسۂ دولہا برات صبیۂ رضیہ صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ بایوسف علیخان صاحب برادر خورد میر احتشام علی خانصاحب سردار پرورده حسن زیبائی کے ساتھ عمل مین آئی۔ بتاریخ بست ودوم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ جنوری نیین صدر مرزا محمد نواب علیخان صاحب بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمۂ حساب وجانچ باتحتی حضرت وزیر اعظم امیر معظم مقرر کیے گئے۔ چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومۂ مرزا صاحب موصوف درج ذیل ہے۔

فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا محمد نواب علیخان بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد اس سے پہلے پیشگاہ حضور انور سے خدمت نظامت سائرات تمہارے نامزد تھی اب بوفور قدردانی و خاوندی بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمہ حساب و جانچ باتحتی نائب الریاست بہادر مقرر کیا گیا۔ چاہیے کہ جملہ امورات متعلقۂ خود کا انصرام و اہتمام بخیر خواہی و مستعدی کرتے رہو اور پہلے تمہاری تنخواہ عہدۂ نظامت سائرات ایک سو بیس روپیہ تھے اب بتفویض خدمت اسسٹنٹ محکمۂ حساب و جانچ اسی روپیہ اضافہ کیا جاکر دو سو روپیہ سکہ چہور شاہی ماہوار تمہاری تنخواہ مقرر کی گئی چاہیے کہ اپنے فرائض کو نہایت سرگرمی اور مستعدی سے انجام دیتے رہو کہ موجب خوشنودی مزاج مابدولت بحق تمہارے متصور ہو فقط ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۱۲ ہجری۔

بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید الصمد خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ اہل مدار الانشار۔

اور اسی تاریخ مولوی عبد الرحمن صاحب عہدۂ نظامت سائرات پر مامور کیے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری درج ذیل ہے۔

سیادت مآب شرافت انتساب سید عبد الرحمن بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ تمنے ابتدای ملازمت سے ابتک جو خدمت کہ تم کو سپرد کی گئی اسکو باحسن الوجوہ انجام دیا خاطر اشرف حضور مابدولت ہمیشہ تم سے نہایت خوشنود اور رضامند رہی۔ لہذا اب اس انتظام مین بنظر پرورش و پرداخت تمکو بعہدۂ نظامت سائرات صدر و پرگنات مامور فرمایا گیا۔ اور چونکہ تنخواہ تمہاری خدمت سپرنٹنڈنٹی جیل صدر کی پچاس روپیہ ماہوار تھی اب پچاس روپیہ کا اور اضافہ کیا جاکر کل تنخواہ تمہاری سو روپیہ سکہ چہور شاہی مقرر کی گئی۔ چاہیے کہ کار متعلقۂ خود کو امانت و دیانت و سرگرمی سے انجام دو کہ جس سے خاطر اشرف حضور مابدولت تمسے خوشنود و رضامند رہی اور آئندہ کو بہبودی اور ترقی کا باعث ہو المرقوم ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۱۲ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید الصمد خانصاحب بہادر

فیروز جنگ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد منیر خان اہلمد دفتر دارالانشاء دربار ٹونک ۔

بتاریخ بست و دوم ماہ جنوری ۱۹۰۵ء خبر تشریف آوری صاحب کلان بہادر گوش زدِ سرکار والا ہوئی حسب الحکم حضوری سید افتخار حسین وکیل نے بہمراہی صاحبزادہ محمد خان صاحب و صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب و بخشی الملک بہادر و کپتان عبد العلی خان اسسٹنٹ بنیابت ضلع غیر حصہ ریاست تک جا کر استقبال کیا۔ اور وہان سے بہمراہی صاحب کلان بہادر راجستان دریای بناس کے اوس کنارہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ ملے اور اس کنارہ تک نائب صاحب بہادر نے استقبال کیا۔ اور سرکار سے اثنای راہ مین ملاقات ہوئی اور اکثر سرداران ریاست دربار سے لیکر بہیر تک ملتے گئے دربار نے صاحب کلان بہادر کو دامن کوہ تک پہونچایا ۔

بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور تین بجے وقت ملاقات مقرر کیا گیا سید محمد افتخار حسین و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب نظر باغ سے کوٹھی صاحب کلان بہادر پر گئے اور صاحب بہادر کے ہمراہ ہو کر واپس نظر باغ آئے توپین سلامی کی سر ہوئین نائب صاحب بہادر نے کوٹھی کے باہر تک صاحب موصوف کا استقبال کیا۔ اور سرکار نے تالب فرش پیشوائی کی دربار مین سرداران و اہلکاران مفصلۂ ذیل موجود تھے سید محمد افتخار حسین وکیل و سید حسن احمد نائب وکیل موجود تھے ہمراہ صاحب کلان بہادر کے کپتان پریچارڈ اجنٹ بہادر و پریچارڈ اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر ایڈیس صاحب بہادر شریک دربار تھے بعدہ عطر و پان ہو کر دربار برخاست ہوا بعدہ سرکار والا بازدید کی ملاقات کے واسطے گئے ہر دو پریچارڈ پیشوائی کو آئے اور صاحب کلان بہادر نے تالب فرش استقبال کیا۔ اسمار حاضرین دربار یہ ہین۔ نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر صاحبزادہ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد خان صاحب صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب مرزا محمد علی خانصاحب محمد نجف خانصاحب مولوی ارشاد حسین خانصاحب مولوی عبد الرحمن سکرٹری سید محمد افتخار حسین سید حسن احمد نائب وکیل۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر نے مع ہمراہیان خود جیل و شفاخانہ معائنہ فرمایا سید محمد افتخار حسین و سید حسن احمد ہمراہ تھے مدرسہ کے طالب علمونکا امتحان لیکر انعام دیا پھر دربار سے کشتیہای میوہ پیش ہوئین اور دعوت طعام دربار سے بسر عن ظہور آئی دعوت مین صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ

وصاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ عبد الحفیظ خان وصاحبزادہ محمد خان شریک تھے بعد تناول طعام منجانب دربار صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب نے اسپیچ پڑھکر سنائی۔

اسی تاریخ جنابہ بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ واسطے زیارت حرمین شریفین تشریف فرما ہوئیں صاحبزادہ عبد الرشید خان صاحب خلف اصدق حضور انور دام اقبالہ و سید احمد نائب بخشی الملک و شیخ کریم بخش میر سامان وحافظ قلندر بخش جمعدار ہمراہ بھیجے گئے اور بموجب مشورہ صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر بمنظوری دربار فیض مدار مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر واسطے نگرانی کاسسٹنٹ افس ریاست کے ایک خاص مدت کے لئے مقرر کئے گئے ڈہائی ہزار روپیہ مشاہرہ صاحب موصوف کا قرار پایا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ فروری سنین صدر قریب دو بجے شب شنبہ کے صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان صاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم صاحب بہادر بالقابہ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از سید محمد حسین صاحب بسمل وکیل دربار ٹونک ؎

غفران مآب حضرت عبد اللطیف خان داغ الم بدل ہمہ اہل زمین شدند	چون زین جہان بسوی جہان آفرین شدند بر سر زدند دست تاسف یگانگان	گردون بچرخ آمد و جامہ بہ نیل زد غمگین شدند والدہ و والد حزین شدند

ہاتف اشارہ از پے سال وفات کرد — بسمل بگو۔ بجانب خلد برین شدند

ایضاً

خلف نائب وزیر جاہ عبید اللہ خان سوی خلد از پی پابوسی پیغمبر رفت	رفت و نور نظر از چشم پدر یکسر رفت گفت بسمل زپی سال وفات مرحوم	بود چون عاشق محبوب خدا وند کریم کہ دل و جان و جگر از بدن مادر رفت

اور ابو سعید خان کفیل کے ان مصرعوں سے بھی تاریخ وفات صاحبزادہ صاحب مرحوم برآمد ہوتی ہے ؎

عبد اللطیف خان ابھی فردوس کو گیا	ابھی جوان مرے عبد اللطیف خان صاحب	داخل ہوئے ارم میں رہ عبد اللطیف خان

قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از نتائج افکار حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی جو مزار مرحوم پر کندہ ہے

رنج عظیم بر دل فیروز جنگ رفت گشت آن چنان علیل کہ آخر ہلاک شد	صد حیف نوجوان پسرش زیر خاک شد جان گشت بیقرار ازین صدمہ و الم	مشہور خلق بود بہ عبد اللطیف خان از مرگ آن دل ہمہ کس دردناک شد

جیب قرار و دامن صبر و شکیب ہم | از پنجۂ ملال و غمش چاک چاک شد | ہاتف بگوش من پئی تاریخ ای اسد

گفتا بگو کہ - داخل فردوس پاک شد

قطعۂ تاریخ از حافظ محمد سلیمان خانصاحب سکین

قلم دل شگاف ای سکین | نہیں قائل عدد و غیرہ کا | ہجر عبد اللطیف خانکا سال | ہندسہ لکھا - بارہ تیرہ کا
۱۳ ۱۲

ایضاً

شب شنبہ تھی اور پچھلا پہر اور نور کا تڑکا | کہ نکلی جان اوس نور نظر اور راحت جانکی | سر پر کلک کے آئی ندا سر کا مگر ہیرا

یہ کہہ تاریخ ای سکین چھٹی تھی ماہ شعبانکی

ایضاً از مولف

تحیر ہو گیوں دیدۂ دیدار طلب | اوجھل آنکھوں سے ہوا ہائے پسر نائب کا | دل پہ کیونکر نہ فلک سیخ الم کا ٹوٹے | چھپ گیا زیر زمین نور بصر نائب کا
ساتہ پردہ نہیں ہی یہ بات نہیں چھپ سکتی | ہفت قلزم ہی گر دیدۂ تر نائب کا | سارے عالم میں ہے غم اوسکی جوان مرگی کا | حال ابتر خلق کا ابتر ہوا دور نائب کا

آبرو کو جو ہوا نظر سال وفات | دل نے حسرت سے کہا داغ جگر نائب کا
۱۳۱۲

بتاریخ ایجدہم ماہ شعبان مطابق چہاردہم ماہ مذکور سنین صدر سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل عہدۂ میر منشی گری ریاست پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ میر منشی صاحب موصوف درج ذیل ہے - سیادت و شرافت انتساب فضائل و شمائل مآب سید محمد حسین بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - جو کہ اس سے پہلے تمہاری ماموری بعہدۂ وکالت ایجنٹی ہاڑوتی حضور سے فرمائی گئی تھی اب بوادید حسن کارگزاری ہائی سابقہ و لیاقت تمہاری کے تمکو اوپر عہدۂ میر منشی ریاست کے مقرر فرمایا گیا چاہیے کہ کار مفوضہ بوجہ احسن بہت مستعدی و سرگرمی سے انجام دیتے رہو کہ جس سے باعث خوشنودی مزاج حضور ہا بدولت ہو فقط ۱۰ شعبان ۱۳۱۲ہجری م ۴ا فروری ۱۸۹۵ء حسب الحکم حضور پر نور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس - آئی - نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ احمد دفتر دار الانشاء دربار ٹونک -

بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ صدر منشی نولکشور - سی - ایس - آئی - مالک اودہ اخبار صفحۂ عالم سے اوٹھ گیا
بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور صدر میر فضیل حق صاحب وکیل دربار متعینۂ ایجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مع خریطۂ حضوری

روانہ وکالت گاہ ہوئے۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب خلف اکبر حضور پرنور دام اقبالہ مع صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب بمقام بنارس بنابر تقدبوسی جدامجد حضور روانہ ہوئے۔ اسی تاریخ نواب شمس الدین خانصاحب جاگیردار دارالخیر اجمیر جو بتقریب تعزیت صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب مرحوم آئے تھے مراجعت فرمائے دارالخیر اجمیر ہوئے۔ اور اسی تاریخ مین چار بجے دن کے کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب تعزیت صاحبزادہ صاحب مرحوم جناب نائب صاحب بہادر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے علاوہ نائب صاحب بہادر کے صاحبزادہ عبدالرحمن خانصاحب بہادر غالب جنگ برادر نائب صاحب وصاحبزادہ احمدیار خانصاحب بہادر فتح جنگ وصاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ عبدالعلیم خانصاحب وبخشی الملک سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ موجود تھے صاحب بہادر نے بعد شرکت جلسہ نہایت ہمدردی الفاظ مین تعزیت فرمائی نائب صاحب بہادر آبدیدہ تھے اور فرط ملال سے بات تک منہ سے نہین نکلتی تھی جناب صاحبزادہ احمدیار خانصاحب بہادر فتح جنگ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کیطرف سے حسرت آمیز الفاظ مین اظہار رنج کرتے جاتے تھے پاؤ گھنٹہ کے بعد صاحب بہادر موصوف واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور رتن لال ضیب سیٹھان متہرا بطریق دورہ ٹونک مین آئے سرکار مین سلام کو حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچروپیہ نذر کئے اور جیون لال نے پانچ روپیہ نذر کئے بتاریخ بست وششم ماہ فروری واسطے رخصت کے حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔

تفصیل خلعت رتن لال سہ پارچہ		خلعت جیون لال چار پارچہ	
دوشالہ ایک	[illegible]	دوشالہ یک	[illegible]
مندیل ایک	[illegible]	دستار ایک	[illegible]
سیلہ ایک	[illegible]	سیلہ یک	[illegible]
تھان کمخواب ایک	[illegible]	تھان چکن یک	[illegible]
چکن یک تھان	[illegible]		

کیفیت تشریفبری حضور پرنور دام اقبالہ بنابر ملاقات صاحبکلان بہادر راجپوتانہ بمقام دارالخیر اجمیر

بتاریخ بست وہشتم ماہ فروری ۱۸۹۹ء جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست وجناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ بحکم سرکار براہ جیپور روانہ ہوکر بتاریخ یکم مارچ سنہ صدر داخل دارالخیر اجمیر ہوئے۔ اور حضور پرنور

دام اقبالہ بتاریخ چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق یکم مارچ سنہ صدر چھہ بجے صبح کے بسواری پالکی روانہ ہوئے گیارہ بجے شب کے سری نگر پہونچے صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ہمرکاب تھے حضور والا نے شب کو آرام فرمایا اوسی شب کو صاحب کلان بہادر رفائزدارالخیر اجمیر ہوئے ۔ نائب صاحب بہادر نے معاملہ پیشوائی سرکار کو طے فرمایا ۔ بتاریخ دوم مارچ سنہ صدر سرکار والا چھہ بجے شام کے داخل دارالخیر اجمیر ہوئے مسٹر مارٹنڈیل صاحب کمشنر اجمیر و مسٹر گلڈ گسٹون صاحب بہادر سپرنڈنٹ پولیس مع دو سوار بنا بر پیشوائی سرکار میور کالج اجمیر تک آئے سرکار والا نے بگھی سے اوتر کر دونون صاحبان موصوف سے مصافحہ کیا صاحبان ممدوح بھی بگھی سے اوتر آئے جسوقت حضور انور سیٹھ سیمرمل کے باغ پر پہونچے سپاہیان انگریزی نے سلامی ادا کی اور توپخانہ اجمیر مین نہ تھا اس لئے سلامی سر نہوئی ۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ صدر ساڑے آٹھہ بجے دن کے حضور انور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو گئے پلٹن نے سلامی ادا کی اور صاحب کلان بہادر نے تالب فرش سرکار والا کی شایعت کی اسمای سرداران ہمراہی حضور انور دام اقبالہ ۔ اشرالامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب ۔ سرکار والا بعد ملاقات واپس تشریف لائے عطر و پان معمولی ہوا قریب ۹ بجے کے صاحب کلان بہادر بطور ملاقات بازدید حضور انور تشریف لائے صاحب کمشنر بہادر و صاحب سپرنڈنٹ پولیس نے برآمدہ تک سرکار والا کا استقبال کیا چند منٹ کے بعد عطر و پان ہوا پھر رخصت ہوئے ۔ سرکار چار بجے شام کے مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ علی احمد خانصاحب و سیٹھ ہیمرمل بسواری کالکہ پوکھر کو تشریف لے گئے اول گہاٹ کا ملاحظہ فرمایا اور سو روپیہ برہمنون کو انعام دئے اور مسجد پوکھر مین عصر کی نماز پڑہی اور پچیس روپیہ غربا و مساکین کو عطا فرمائے اور قریب مغرب واپس تشریف لائے ۔ بعد تناول خاصہ جانب اجمیر درگاہ پر گئے اور حسب گزارش متولی مکان متولی پر تشریف لے گئے چند منٹ قیام فرماکر واپس تشریف لائے اسمای ہمراہیان حضور انور یہ ہے جناب نائب الریاست بہادر ۔ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ۔ بخشی الملک بہادر ۔ سید محمد حسین میر منشی سیٹھ ہیمرمل ۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور سرکار والا مع صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے تالاب ساگر پر تشریف لے گئے ساڑہے دس بجے واپس آئے میجر لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج سرکار والا کی ملاقات کو آئے چند منٹ ٹھہر کر واپس گئے پونے بارہ بجے دن کے اسٹیشن کی کوٹھی پر تشریف لے گئے خاص گاڑی مین بتفصیل ذیل

آدمی تھے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ محمود جمعدار۔ عبدالحی خدمتگار۔ بتاریخ پنجم ماہ مارچ سرکار والا ٹونک مین داخل ہوئے سلامی سر ہوئی۔ اسی تاریخ احتشام الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر شوکت جنگ والی ریاست جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق ششم ماہ مارچ سنین صدر یوم چہارشنبہ نواب والی جاورہ کے خلف الصدق نواب محمد افتخار علی خان بہادر حسب قاعدۂ ریاست مسند نشین ہوئے سلامی کی توپین سر ہوئین اراکین دولت نے نذرین پیش کین۔ اسی تاریخ حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر دارالخیر اجمیر سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق دہم مارچ سنین صدر کپتان سی۔ ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ دورۂ دیہات سے فائز ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر نگران کار محکمہ بندوبست پرگنہ چھبڑہ ریاست ٹونک سے واپس تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب دورۂ دیہات علاقۂ صدر سے انفراغ حاصل کرکے داخل ریاست ہوئے۔ اسی ایام مین صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم عہدۂ نظامت پرگنہ چھبڑہ وعلاقۂ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ انہین دنون مین صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب عہدۂ سپرنٹنڈنٹی صدر جیل پر سرفراز فرمائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق شانزدہم ماہ مارچ سنین صدر روز شنبہ صاحبزادہ محمد خانصاحب ناظم پرگنہ چھبڑہ وبنابر انتظام راہی پرگنہ موصوفہ ہوئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ رمضان المبارک مطابق بست ودوم ماہ مارچ سنین صدر سیٹھ امید مل لودہا مقام دارالخیر اجمیر سے فائز دارالریاست ہوئے حسب قاعدہ قدیم مراسم پیشوائی ریاست سے عمل مین آئے۔ بتاریخ سی اَم ماہ رمضان المبارک مطابق بست وہفتم ماہ مارچ سنین صدر مسٹر جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک شمالی ومغربی نگران کار محکمۂ بندوبست ریاست چار بجے دن کے بنابر ملاقات حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے کوٹھی پر تشریف لائے قریب نصف گھنٹہ کے قیام رہا بعد عطر وپان کے رخصت ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ شوال المکرم مطابق بست ونہم ماہ مارچ سنین صدر آٹھ بجے صبح کے حضور پر نور جناب نواب صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ ودولتہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے برسم ملاقات قیام گاہ مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ دورۂ دیہات ریاست سے مراجعت فرمائی دارالریاست ہوئے بتاریخ پنجم ماہ

شوال المکرم مطابق یکم ماہ اپریل سنین صدر مسٹر جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک مغربی و شمالی بعد ختم
کارروائی نگرانی محکمۂ بندوبست ریاست رخصت ہو کر الہ آباد کو تشریف لے گئے ٹونک سے جیپور تک منجانب
ریاست بگھی کی ڈاک بٹھائی گئی تھی بتاریخ ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق سوم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ
محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور جو بمقام بنارس بنا بر قدمبوسی جد امجد خود تشریف لے گئے تھے نہضت فرمائے
دار الریاست ہوئے - اسی تاریخ ٹھاکر رگھناتھ سنگھ ٹھکانہ دار جیپور نے حضور مین حاضر ہو کر ایک اشرفی نذر کی اور
پانچ روپیہ نچھاور کئے تعظیم نہین دی گئی - اسی تاریخ امید مل و سری مل بغرض سلام سرکار مین حاضر ہوئے
بھاگ مل خزانچی صدر بھی ساتھ تھا - ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کئے اور سری مل اور بھاگ مل خزانچی
نے پانچ پانچ روپیہ نذر کئے - بتاریخ دوازدہم ماہ اپریل ۱۸۹۵ء ٹھاکر رگھناتھ سنگھ واسطے رخصت کے حضور
مین حاضر ہوئے دربار نے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا فرمایا - دوشالہ یک مندیل یک سپر یک
کمخواب چکن بوقت رخصت ٹھاکر نے چار روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے علاوہ خلعت کے سرکار والا نے
ایک تمانگہ اور ایک تلوار مع پیٹی کے عطا فرمائی - اسی ایام مین کپتان سی - ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
فائز ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور چھاؤنی دیولی کو واپس تشریف لے گئے اسی ایام مین نور چشم
و فرزند دلبند دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر والی ریاست رامپور کو منجانب گورنمنٹ آنریری کپتانی
کا درجہ عطا ہوا - بتاریخ ہژدہم ماہ شوال المکرم مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب
بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاؤنی دیولی سے فائز ریاست ہوئے مشایعت و اتواپ سلامی بدستور
عمل مین آئی - بتاریخ بست و یکم ماہ شوال مطابق ہیجدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب بہادر موصوف تشریف
فرمائے کوہ آبو ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و دوم ماہ اپریل سنین صدر یوم
دوشنبہ پانچ بجے دن کے حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع بابو داسودر داس اسسٹنٹ خزینہ و منشی چنی لال اسسٹنٹ
نیابت صیغۂ مال براہ سوائی جیپور کوہ آبو کو تشریف لے گئے - بتاریخ سوم ماہ ذیقعدہ مطابق بست و نہم ماہ اپریل
سنین صدر منشی محمد فصیح اللہ صاحب عہدۂ نائب میر منشی گری ریاست پر مامور ہوئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری
موسومہ منشی صاحب درج ذیل ہے - شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی محمد فصیح اللہ بعافیت باشند - بعد

سلام مسنون واضح باد ۔ چونکہ بوجہ لیاقت وہوشمندی وحسن کارکردگی تمہاری کے از راہ مراحم تفضلات ونظر پرورش و
پرداخت تنخواہ پر عہدہ نائب میر منشی دفتر دار الانشاء مقرر کیا گیا لازم ہے کہ کار متعلقہ اپنے کو بکمال دیانت وہوشیاری وسرگرمی
انجام دیکر سرمایہ رضامندی وخوشنودی مزاج معلای حضور پر نور بدولت حاصل کرتے رہو ۔ المرقوم ۳۔ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۹۔
اپریل ۱۸۹۵ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ ثبت ناصیہ عرضی حافظ محمد حسین میر منشی دار الانشاء دربار ٹونک ۔ بقلم منیر خان اہلمد

بتاریخ پنجم ماہ مئی سنہ صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوئے ۔ بار دوم نہضت فرمای کوہ آبو ہوئے ۔
بتاریخ نوزدہم ماہ مئی ۱۸۹۵ء صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خان خلف نواب زین العابدین خان حضور کے سلام کو حاضر ہوئے
سرکار والا سے بتفصیل ذیل خلعت عطا ہوا ۔ دوشالہ یک سیلہ سفید یک مندیل یک کمخواب یک تھان دوشالہ سفید یک
تھان چکن دو مالای مروارید شمشیر وسپر ۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مئی سنہ صدر حضرت وزارت مآب برسم مشایعت کپتان
سی آئی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر سابق اجنٹ ریاست ٹونک کوہ آبو سے بمبئی کو تشریف لے گئے ۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی
تقریب سالگرہ ملکہ معظمہ بمعرض وقوع آئی قریب پانچ بجے شام کے دربار میں بتفصیل ذیل سردار واہلکار حاضر تھے
صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر نائب صاحب بہادر ۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب سطوت جنگ صاحبزادہ
محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ ۔ صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خانصاحب
بہادر صفدر جنگ ۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب ۔ صاحبزادہ ہدایت اللہ
خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ عبد الغفار خان ۔ صاحبزادہ
محمد خان ۔ صاحبزادہ عبد الغفور خان ۔ صاحبزادہ حفیظ اللہ خان ۔ صاحبزادہ نور الدین خان ۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحبزادہ
غلام غوث خان ۔ بخشی الملک بہادر ۔ سید محمد حسین میر منشی دربار ۔ مولوی ارشاد حسین خان ۔ شیخ فیض احمد پیشکار نظامت ٹونک
سررشتہ دار نیابت ۔ لالہ ہنومان پرشاد ۔ سید ریاض الحسن ناظم عدالت دیوانی ۔ عبد العلی خان اسسٹنٹ ۔ مہتمم پٹھان
بنام ۔ سید حسن احمد وکیل ۔ زبر چند طبیب ۔ جاگمل خزانچی ۔ منشی سید عبد الرحیم پرایویٹ سکرٹری دربار ۔ کرنیل عبد الرزاق خان
مولوی عبد الرحمن ۔ سید ظہیر الدین ۔ حکیم برکات احمد ۔ حکیم ابرار احمد ۔ رحیم اللہ خان ۔ شیخ محمد نذیر ۔ منشی عبد اللہ خان ۔ بتاریخ
ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان بیل صاحب بہادر انچارج پولیٹکل اجنٹ آٹھ بجے دن کے چھاونی دیولی سے ریاست
ہذا میں تشریف لاکر بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ مذکور واپس تشریف لے گئے وقت فائزی وواپسی معمولی سلامی سر ہوئی

بتاریخ دہم ماہ جون سنہ صدر سات بجے شب کے حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر سے واپس تشریف لائے اس سفر مین جناب موصوف کا بمقامات مختلف - آبو - بمبئی - پونا - وغیرہ جانے کا اتفاق ہوا اسی سلسلہ مین بمقام جاورہ بتقریب ادای رسم تعزیت محتشم الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر مرحوم والی جاورہ تشریف فرما ہوئے ریاست جاورہ مین پہونچتے ہی دوسرے روز کچا یک لقوہ کا اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست عارض ہوا بحالت سفر عین رواروی کے موقع پر جو یہ مرض پیدا ہوا تو فوراً ڈاکٹر صاحب جاورہ معالج مقرر کیا گیا اور اسی حالتِ غیر مین مع ڈاکٹر صاحب روانہ ہوکر دار الخیر اجمیر مین تشریف لائے دار الخیر اجمیر مین سول سرجن ڈاکٹر صاحب سے رجوع بعلاج کیا گیا اور چار روز تک قیام رہا اس علاج سے کچھ کچھ افاقہ معلوم ہوا بعد ازان حضرت وزیر اعظم بالقابہ دار الخیر اجمیر سے مع ڈاکٹر مسلمان شیخ الٰہی بخش صاحب کے فائز ریاست ہوئے اسی ماہ مین حضور پرنور دام اقبالہ نے بنا بر انتظام ملکی ومالی پرگنات کا دورہ فرمایا اولاً پرگنہ چھبڑہ گوگور مین تشریف لے گئے بعد ازان پرگنہ سرونج مین رونق افروز ہوئے - پھر وہان سے ہفتہ عشرہ قیام فرماکر رونق افروز دار الریاست ہوئے اس دورہ مین حضور والا نے وہ کل ابتریان جو کہ پرگنات مذکورہ مین واقع تہین یک قلم دفع کردین اور رعایا وبرایا پرگنات کو حضور والا کے عدل نوشیروانی سے بہت بڑا فائدہ ہوا اور صورت تحقیقات غبن وغیرہ باحسن وجوہ عمل مین آئی اسی ایام مین جشن سالگرہ حضوری بعمدہ توزک واحتشام اور شان وشوکت مالا کلام بعرض ظہور آیا مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ہے

قصیدہ

ای از جمال روشن تو نور آفتاب
صبح از خط شعاع کند سطر آفتاب
در عہد تو بجاست بنازد اگر جہان
ہرگز نیافت رتبۂ یک اختر آفتاب
خندد اگر سحر گل خورشید باغ تو
انجا رسد برتبۂ بخشت زر آفتاب
دارم رونہی تو چو سلیمان بود جہان

پیش رخت زذرہ بود کمتر آفتاب
اقبال تو کشادہ جبین ہمچو صبح عیش
طالع شدست چو تو درین کشور آفتاب
گسترده تو خوان کرم ہین آن چنان
ماند نہ این فروغ تجلی در آفتاب
تا صبح خواند خطبۂ میری بنام تو
باشد ترا نگین سر انگشتر آفتاب

بر صفحۂ کہ وصف جمالت رقم کنند
یک نیزہ دار جاہ تو در لشکر آفتاب
بر آسمان قدر تو در عالم وجود
کز صبح لطف تست نمک پرور آفتاب
شان عمارت تو اگر بنگرد بچشم
بنہاد بر چہار فلک منبر آفتاب
در محفل تو از پے چشم بد حسود

هر ذره چون سپند شود مجمر آفتاب
در گلشن تو صبح بهاری شگوفه ایست
آزا بجای طرّه نهد بر سر آفتاب
گلگون کند بخون جگر چهره چون شفق
تا می دمد بگلشن نیلوفر آفتاب

این چراغ دولت است از هوای دهر
بر شاخ اوست بلبل زرین پر آفتاب
طبع تو گر بباده کند میل وقت صبح
بر دشمنت سحر چو کشد خنجر آفتاب
ماند بر آستان تو شب ماه پاسبان

اندیشه گر کند بدل از صر آفتاب
از نقش پای تو شگفد گر بباغ گل
صبح هوا شراب شود ساغر آفتاب
هر ذره در دعای تو ذاکر بود مدام
باشد مطیع تو فلک و چاکر آفتاب

مهر سپهر برتری و ذره آبرو ست
لازم شدست ذره نوازی بر آفتاب

اسی سال مین جناب صاحبزادہ محمد خلیل خانصاحب حضور انور کے ماموں نے کوٹھی عمدہ روبروے مکان خود تعمیر کرائی چنانچہ اوس کوٹھی کی تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

فرمود بنا خان فلک رتبہ و ذیجاه
از شان تمکین ست بآفاق نشانے
کز نام محمد شده مشهور جهانے
هاتف پی تاریخ اسد از سر افلاک
قصرے چه خوش اسلوب زهی رفعت و شوکت
بر گفت که ۔ خوش قطع و دلچسپ مکانے
۱۳

اسی سال مین بمشکوی صاحبزادہ صاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا اور سامہ میان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین بمشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد اکتفاء اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب بہادر بنا بر دورہ دیہات ریاست ہذا تشریف فرما ہوئے اسی ایام مین لالہ کلیان رائے سابق منصف پڑاوہ پیشکاری مال پرگنہ موصوف پر تبدیل ہوئے اور حافظ عبد القادر سابق نائب ناظم عدالت دیوانی صدر بعہدہ منصفی پڑاوہ مامور ہوئے اور منشی حسام الدین سابق پیشکار فوجداری پرگنہ سرونج پیشکاری فوجداری پرگنہ پڑاوہ پر مقرر ہوئے اور مرزا واجد علی بیگ سابق وکیل آگرہ وکالت رزیڈنسی میواڑ پر متعین فرمائے گئے بتاریخ ششم ماہ جون صاحب کپتان جی۔ ای۔ بیل صاحب قائم مقام اجنٹ دیولی ساڑھے آٹھ بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوئے حسب الحکم حضوری اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب پیشوائی کو موضع بازہ تمک تشریف لے گئے پھر صاحب اجنٹ بہادر ساڑھے پانچ بجے سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ و صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب لینے کو گئے بعدہ صاحب اجنٹ بہادر نے دار الشفا خانہ و اسپتال و جیل کو ملاحظہ کیا حضور والا کی طبیعت فیض طویت ناساز تھی

اس لیے پیشوائی اور بازدید کی ملاقات نہوئی صرف تخلیہ کی ملاقات بعرض ظہور آئی دربار مین کوئی سردار اور اہلکار نہ تھا بتاریخ ہشتم ماہ جون ۹۵ صاحب اجنٹ بہادر ردیولی گئے سلامی سر ہوئی بتاریخ چہاردہم ماہ جون ۹۵ صاحبزادہ غازی الدین حیدر خان خلف نواب زین العابدین خان صاحب حضور مین سلام کو آئے خلعت حسب تفصیل سرکار سے عطا ہوا۔ دوشالہ سرخ یک

دوشالہ سرخ یک	[illegible]
سیاہ سفید یک	[illegible]
مندیل سفید یک	[illegible]
کمخواب یکتھان	[illegible]
دوشالہ سیاہ یک	[illegible]
چکن دوتھان	[illegible]
مالای مروارید یک	[illegible]
سپر و شمشیر	[illegible]

بتاریخ شانزدہم ماہ جون ۱۸۹۵ء بتقریب جشن سالگرہ حضور انور بصد تزک و احتشام باجتماع اہل خاندان و اہل کاران ریاست بعرض ظہور آیا سلامی توپین سر ہوئین کہانا کہلایا گیا۔ اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیش کیا ہے

خرمی امسال می بارد ز بام آسمان
ہمچو گل بسیار خندان و شگفتہ کامران

صد کلاہ قاقم برف از سر کہسار برد
رنگ عشرت می چکد از نغمہ ہائی بلبلان

صفحۂ گلزار را نشو و نمائی تازہ داد
پیرہن بر تن ز استبرق قبای پرنیان

دور دور راحت و بزم بزم خوشدلی
صبحدم شد صندلی رنگے و چارم ناگہان

این خبر تا حال در گوش تو شاید رہ نیافت
زین کمند سعی تو ای گرد قصد آسمان

گر تو میخواہی شوی بر مقصد خود کامیاب
برو روالای او دارا بسان دار بان

پیش جود او بود حاتم یکے دریوزہ گر
شیر میدان شجاعت ہست و منصور زمان

بر چنین آثار ہر یک فرح دارد در جہان
غنچۂ خاطر شگفت و خار غم شد بر طرف

چون بزرگ شد تابش خورشید و یخ دادوان
ابر آسائش ہجوم آورد بر صحن چمن

در خیابانہا کشید جدول آب روان
نرگس مستانہ دارد آن پریوش ساقی

عیش گردید آشکارا درد و محنت شد نہان
از مہر الطاف باس گفت کے شوریدہ حال

یافتہ نظم دگر مستحسن از کان جہان
چونکہ تو معنی آفرین در دہر کے پیدا شود

گوہر نظمے فشان در مدح آقای جہان
ہر غلامش رستم و سہراب و مہراب جری

معدن اخلاق و عالی ہمت گردون مکان
چون شنیدم من از این مژدہ باچندین نشاط

بہمن و دی رفت و آمد شاہد اردی بہشت
لشکر باد بہار آورد نصرت بر خزان

تازہ و تر سبز و ریان گشت باغ روزگار
از ترشح بست ہر سو نقش شکل سایبان

نونہالان چمن از برگ و بر پوشیدہ اند
در قدح از شیشہ می ریزد شراب ارغوان

چون کشودم من خمار آلودہ چشم از دو در
تا کجا غافل توانی خفت در خواب گران

در سخن بسیار فکر تو رسا افتادہ است
بازبان تو نمی ماند زبان شاعران

آنکہ ابراہیم خان اسمش تخلص دان خلیل
ہر یکے پیل دمان و ہر یکے شیر ژیان

منبع احسان و دریای کرم در رحا
مطلع رنگین مرا آمد بوصفش بر زبان

مطلع ثانی

از کفِ گوہرفشانت آبروی بحر و کان
ہمچو سایہ در قفای تو بود دولت دوان
حکمِ تو جاریست ہمچو باد بر ہر بحر و بر
بست در جائیکہ باز ہمتِ تو آشیان
مثلِ تو در پرورد ہرگز نہ کان در ہیچ قرن
ملک از تو در حمایت خلق از تو در امان
دولت از تو مایہ دار و چتر از تو سایہ دار
در عدالت از تو گردد منفعل نوشیروان
تیغ جوہردار تو ز ان چنان افتادہ است
زیبد از قوسِ قزح در قبضۂ دستت کمان
رشحۂ الطافِ تو کم نیست از آبِ حیات
ہر طرف رفتست در پروانگان این داستان
ہر سپاہی تو از بہرِ عدو گردن شکن
چون نزاد گل دہ از نقشِ پالش نگیان
با شکوہِ فیلِ تو کے آسمان گردد عدیل
وقتِ رفتن از نسیمِ صبح چابک تر روان
تقویتِ اسلام را دادی شکستی پشتِ کفر
بشکنم نرخِ طلا زود در میانِ مصریان

از سحابِ فضلِ تو سرسبز شد ہندوستان
نیزہ بردارِ تو کسری با ہزاران کر و فر
مہرِ تو پنہانست ہمچو روح در ہر جسم جان
از تو آید شہسواری و عنان داری بسے
مثلِ تو گردون نہ اختر آورد در صد قران
ملک داری ملک گیری ملک بخشی کار تست
کرسی از تو پایہ دار و مسند از تو زرفشان
خنجرِ تو عقرب است و نیزۂ تو اژدہا
احتیاج او را نیاید گاہ بر سنگِ فسان
کاہ را لطفِ تو میسازد قوی مانندِ کوہ
مردگان را می دہی تو زندگیٔ جاودان
از نہیبِ دست و از بازوی سردارانِ تو
ہر یکے شیرِ ژیان و ہر یکے پیلِ دمان
شیشۂ او آب سازد زہرۂ شیرِ اجم
بر زمین از ہیبتِ او می ہراسد آسمان
چون نگین بنشاند نقشِ نامداری نامِ تو
رایتِ دین ساختی برپا تو چون صاحبقران
کن دعای آبرو حق میکند او را قبول

آفتاب آسا بہر جائیکہ رو می آوری
جام دارِ بزمِ تو جمشید با این عز و شان
طاقتِ پرواز ہرگز نیست در سیمرغِ وہم
توسنِ ایام می باشد ترا در زیرِ ران
عقل از تو با فضیلت فضل از تو با شکوہ
از تو آرائش گرفتہ جملہ سامانِ جہان
در سخاوت از تو ذکرِ حاتمِ طی - طی شود
تیغِ تو جوشن شگافت و توپِ تو کشورستان
تیرِ تو کم نیست در پرواز از تیرِ شہاب
کوہ را قہرِ تو گرداند چو کاہِ ناتوان
دودمانِ سلطنت از شمعِ تو روشن بود
شد بلند از لشکرِ اعدائی این آہ و فغان
غاشیہ بردارِ گلگونِ تو جوشِ نوبہار
نعل در آتش بود از تیزیش برقِ جہان
وقتِ خشتستن چو کوہ و ابر در برخاستن
تا دکن از ٹونک و از ہندوستان تا اصفہان
طوطیِ ہندم کہ از شیرین مقالیہائی خود
بسکہ از نامِ خدا تاثیر داری در زبان

تا زمین و آسمان ماند تو مانی برقرار
تا کہ جان باشد تو باشی کارفرمائی جہان

بتاریخ بست و ہفتم ماہ جون ۱۹۰۹ء روز پنجشنبہ بشکوی صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور پرنور دام اقبالہ فرزند ارجمند

تولد ہوا۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور پانچ بجے صاحبزادی صاحبہ حضور انور نے بعمر دہ سالہ بامراض چندے در چند انتقال کیا۔ بتاریخ ششم ماہ جولائی سنہ صدر سیٹھہ امید مل دار الخیر اجمیر سے فائز ٹونک ہوئے۔ کپتان عبدالعلیخان مع پنج سواران رسالہ ویک چوبدار صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ کے باغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر کپتان بیل صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نہین ہوئی صرف سید احمد وکیل موضع باڑہ تک گئے۔ سلامی کی توپین سر ہوئین۔ پانچ بجے دن کے سرکار دولتمدار الاتبلہ بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے کوئی سرداران و اہلکاران ریاست سے موجود نہ تھا بطور رنج کے ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے کوئی سرداران واہلکاران ریاست سے نہ تھا تخلیہ کی ملاقات ہوئی۔ بتاریخ نہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ٹونک سے دیولی گئے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ اسی تاریخ سیٹھہ امید مل حضور مین سلام کو حاضر ہوئے۔ پانچ روپیہ نذر اور دو روپیہ نچھاور کئے اور دیبی پرشاد ملازم انگریزی علاقہ پولیس ہمراہی سیٹھہ صاحب نے دو روپیہ نذر کئے کچھ تعظیم وغیرہ نہوئی۔ بتاریخ بست ونہم ماہ جولائی سنہ صدر محمد افتخار علیخان ولیعہد رئیس جاورہ بجائے والد مرحوم مسند نشین ریاست جاورہ ہوئے۔

واقعہ عظیم وحادثہ جسیم انتقال پر ملال وارتحال سراپا کمال حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ فرمان روای دار الاسلام محمود آباد عرف ٹونک۔

حضور مغفور کی بیدار مغزی۔ اولوالعزمی۔ دینداری۔ پرہیزگاری۔ سخاوت۔ شجاعت وغیرہم ایسے معروف و مشہور صفات ہین جن سے عموماً اہل ملک اور خصوصاً اہل ٹونک زیادہ تر واقف ہین۔ اور کیون نہو۔ کہ حضور جنت آرامگاہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ کے پوتے جنکی تہور وشجاعت کے واقعات اور حضور فردوس منزلت حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کے برگزیدہ صفات زبان زد کائنات ہین اگر حضرات مرحومین کے ذات ستودہ صفات کو جامع حسنات دارین کہا جائے تو کوئی بیجا مبالغہ یا ناجائز تملق پر محمول نہین ہوسکتا۔ حضور مغفور حضرت نواب یمین الدولہ بہادر کی تاریخ ولادت پانزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۶۳ ہجری ہے چنانچہ اس سجع تاریخی سے سال ولادت ظاہر ہوتا ہے۔ خبردار رحال محمد علی
حضور مغفور بتاریخ چہاردہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین جبکہ سن مبارک ۲۰ سال کا تھا مسند نشین ریاست ہوئے

اور تین سال آٹھ ماہ تک مسند ریاست پر متمکن رہے بعد ازان حسب تجویز گورنمنٹ آف انڈیا مسکن پذیر شہر بنارس ہوئے اسکے جملہ اجمال کی کیفیت بدین منوال ہے کہ بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بستم ماہ اگست ۱۸۶۷ء خریطۂ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک حسب تجویز صاحب کلان بہادر دربارۂ معزولی حضرت نواب غفران مآب بجرم کشش ٹھاکران لاوہ و اجازت مسند نشینی خلف اکبر یعنی حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ صادر ہوا۔ حضرت نواب یمین الدولہ بہادر نے بمجرد اطلاع حکم گورنمنٹ عالیہ قیصرۂ ہند حسب تجویز صاحبان انگریز اپنے خلف اکبر اقبال مظہر کو مسند نشین فرمایا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بست وششم ماہ اگست ۱۸۶۷ء حضرت یمین الدولہ بہادر بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدۂ بنارس ہوئے چنانچہ مؤلف نے قطعۂ تاریخ معزولی نواب غفران مآب یون موزون کیا ہے ؎ یمین الدولہ۔ اہل لاوہ۔ راکشت ٭ سزاین بود بہر شان سزاوار ٭ بآخر اہل لاوہ صورت گوی فگندہ فرق خود بر پائی نہار ٭ مگر حسب رضای قیصر ہند ٭ رئیس ٹونک شد از کار بیکار ٭ بنارس را گزیدہ بہر مسکن بجای خود پسر را کرد مختار ٭ اگر پرسد کسے تاریخ شجون ٭ بگوای آبرو۔ خون تبہ کار۔ ۱۲۸۴ھ حضور مغفور کا تیس سال تک بنارس مین قیام رہا اس قیام کی مدت مین بڑے بڑے کام رفاہ عام و انتفاع عوام جاری فرمائے۔ ایک عالیشان مسجد پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی لاگت سے بنوائی مدرسۂ علوم اسلامیہ کی بنا ڈالی مدرسین لائق وفائق معقول تنخواہ کے ملازم رکھے طلبا کے وظیفے مقرر فرمائے شبانہ روز علما کی صحبت اہل علم سے رغبت کتب دینیہ کا شوق قال اللہ قال الرسول کا ذوق پیرامون خاطر عاطر تھا اکثر عمدہ عمدہ کتب دینیہ مفید عام تصنیف فرمائین اور ہزارہا روپیہ کے صرفہ سے چھپوائین اور بغرض حصول ثواب عقبیٰ غربا و طلبا اور ہر ایک اہل طلب کو مفت جلدین تقسیم کین۔ ترجمہ صحیح بخاری شریف۔ قرۃ العیون۔ حلیہ شریف وغیرہ مشہور تالیفات حضور مغفور کی دریا دلی و کریم النفسی سے شہر بنارس کے تجار۔ ساہوکار۔ دوکاندار ہر قسم کے اہل حرفہ بہرہ کافی پاتے تھے اور آپکے وجود باجود کو اپنے کارخانونکی رونق کا ذریعہ سمجھتے تھے آپ ہی کی ذات فیض آیات کی برکات کا وسیلہ تھا کہ شہر سے فاصلۂ بعیدہ پر کوٹھی اقامت گاہ کے گرد وپیش ایک وسیع آبادی ڈہائی سو تین سو آدمی کی جہان پہلے سوا چٹیل میدان کے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا ہوگئی تھی اور یہ جگہ حضور مغفور کے قدوم میمنت لزوم کی برکات سے ایک اسلامی شوکت کا دلفریب منظر بنی ہوئی تھی۔ اللہ اللہ حضور مغفور کو ایک عرصہ سے ہچکی کا دورہ ہوا کرتا تھا کہ دم رک جاتا تھا بیہوشی طاری ہوجاتی تھی غذا مطلقاً چھوٹ جاتی تھی مرض الموت مین ایک ہفتہ پہلے سے ہچکی کا دورہ شروع ہوا اس دورہ سے ہنوز فرصت نہوئی تھی کہ تخمہ کا عارضہ عارض

ہوا اس مرض محنت کی اطلاع پر صاحب کمشنر بہادر بنارس برسم عیادت کوٹھی پر تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۵ء کو بنارس سے تار اطلاعی بنام حضور پر نور دام اقبالہ دارالریاست مین آیا۔ اوسی روز حسب الحکم حضوری صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب برادران حضور پر نور بجانب بنارس روانہ ہوئے صاحبزادگان موصوف کے پہونچنے کے بعد بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر مطابق نہم ماہ اگست سنہ مذکور شب جمعہ کو تین بجے حضرت یمین الدولہ بہادر نے بعارضۂ مذکور داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس تاریخ تک بموجب صحیح حساب کے عمر شریف شصت و چہار سال و ہفت ماہ و دو روز کی ہوئی۔ یوم جمعہ کو مراسم تجہیز و تکفین عمل مین آئے صاحب کمشنر بہادر اور شہر کے امرا و رؤسا و ساہوکاران و تجار وغیرہ شریک تعزیت ہوگئے جب میت مزار مبارک مسجد حضوری مین تیار ہوا۔ اور میت کو دفن کیا گیا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ صفر المظفر مطابق دہم ماہ اگست سنین صدر تار اطلاعی دارالریاست مین آیا ماتم عظیم محلات مین برپا ہوا۔ تین روز تک بازار مین ہڑتال رہی دفاتر سرکاری مین تعطیل و نوبت نوازی و قواعد فوجی موقوف ہوئی عمال پرگنات کے نام بھی یہی حکم بذریعہ تار نافذ ہوئے محکمۂ اجنٹی و رزیڈنٹی مین تار اطلاعی بھیجے گئے خیرات و صدقات وغیرہ حسب آئین اہل اسلام عمل مین آئے۔ اور ختم قرآن شریف کا پورا اہتمام کیا گیا۔ محکمۂ اجنٹی و رزیڈنٹی و حکام یورپین و رؤسا و والیان ملک کی طرف سے تار و چٹھیات و خراائط تعزیت آئے حضور والا کو اپنے قبلہ گاہ غفران پناہ کے انتقال کا ایسا صدمۂ عظیم ہوا کہ اوسکی تفصیل احاطۂ تحریر و تقریر سے منزہ و مبرا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور مغفور کو اپنے جوار رحمت مین جگہہ دے اور بندگان حضور لامع النور کو صبر و شکیبائی عطا فرمائے۔

تاریخ وفات حضور مغفور من نتائج افکار جناب مولوی مفتی محمد نور الحق صاحب خستہ یہ ہے ؎

سکہ ریزم اشک خونین مسدم	سینۂ افگارم غمے دارم بچشم	رحلتِ نواب زین محنت سرا	آن یمین ٹونک شان افزای جم
از امیر الدولہ در گیتی سمر	از وزیر الدولہ در عالم علم	صورتش آئینۂ حسنِ ازل	سیرتش گنجینۂ لطفِ قدم
مخزنِ اسرارِ دانش مسکرِ او	نطقِ او مفتاحِ ابوابِ حکم	عالمِ عامل امیرِ دادگر	اہلِ ایمان را امامِ محترم
سرفرازِ دین و ہم دیندار نیز	قدردانِ علم و اہلِ علم ہم	سائلان را فتحِ بابِ مشکلات	طالبان را گنجِ دینار و درم
آن یمین الدولہ کش دولت کنیز	آن وزیر الملک ملکش از خدم	برترین نوابِ فرخندہ خطاب	یادگارِ سرفرازانِ عجم
آن محمد نام و ہمنام علی	خانِ والاشان باقبال و حشم	آن بہادر مردِ میدانِ وغا	زہرہ شیرش بود از روباہ کم

صولت جنگش بماند ار که بود ۔ دشمنش از زخم ناخوردہ ورم
مسجد و مہمانسرای و مدرسہ ۔ نامہ ہای دین و دانش بیش و کم
وانکہ رفت از خیر جاری ماند ازو ۔ نیست ہرگز ہستی او را عدم
اہل ٹونک از ماتم او دلفگار ۔ سینہ ریش اہل بنارس زین الم
رفت و ماند از دست خیرش یادگار ۔ در جہان صدگونہ احسان و کرم
چاہ و مسجد نیز چاہ و الدین ۔ کریم جودش بود یکقطرۂ یم
کرسی او تا بگردد آسمان ۔ نام نیکش زندہ سازد دمبدم
خستہ فکر سال نقش مینمود ۔ گفت ہاتف۔ حاکم باغ ارم ۱۳۱۴

قطعۂ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار نواب محمد سلیمانخانصاحب بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

یمین الدولہ نواب فلک جاہ ۔ ہوئے رونق دہ ملک عدم جب
اسد ہاتف یہ بولا از پی سال ۔ ملی خلد برین جاگیر مین اب ۱۳۱۴

قطعۂ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار حافظ محمد سلیمان خانصاحب تسکین خلف محمد امان خان رسالہ دار مرحوم ساکن عسکر فیروزی

گشت این حادثہ در ٹونک چنان ۔ کس ندیدہ نہ شنیدہ در خواب
مرد و زن نالہ و فریاد کنند ۔ چہ ملازم چہ اقارب احباب
یعنی نواب یمین الدولہ ۔ عازم ملک بقا گشت شتاب
فکر کردم چو بسال رحلت ۔ ملہم غیب بمن کرد خطاب
از سر آہ بگو ای تسکین ۔ داخل خلد برین شد نواب ۱۹۰۵ء

بتاریخ بست و پنجم ماہ اگست ۱۹۰۵ء کپتان آر۔ سی۔ برکلی صاحب اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک نو بجے دن کے فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نہوئی صرف سید حسن احمد وکیل لینے کو گئے۔ ہنگام فائزی صاحب موصوف سلامی کی توپین سر ہوئین۔ بتاریخ بست و ششم ماہ اگست سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین آئے۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ و صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ موجود تھے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاحظہ جیل خانہ و سلح خانہ تشریف لے گئے نائب صاحب بہادر ہمراہ تھے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا۔ مرزا محمد علیخانصاحب ممبر کونسل و حسن مرزا خانصاحب پرنسپل موجود تھے بعد ازان عدالت دیوانی و فوجداری کا معائنہ کیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف حضور والا کی ملاقات کو آئے یہ ملاقات تخلیہ کی تھی کوئی سرداران و اہلکاران ریاست سے موجود نہ تھا بعد عطر و پان کے صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے۔ بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و خانصاحب

محمد نجیب خان ممبر کونسل مینہ جوڈیشل حسب الطلب صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے جو قریب سہ ماہ سے مرض لقوہ مین مبتلا تہے جسکا ناموزون اثر چہرہ مبارک پر بجانب راست نمایان تہا بتاریخ بست وسوم ماہ اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت عصر غسل صحت فرمایا۔ اول سے آخر تک علاج خان بہادر ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش امیری کا رہا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بصلہ حسن معالجہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو خلعت فاخرہ سات پارچہ کا مع زر نقد کثیر التعداد کے عطا فرمایا۔ اوسی روز مساکین کو کہانا کہلایا گیا۔ اور زر نقد فقرا کو تقسیم کیا گیا۔ حضر اسد لکھنوی نے کیا خوب قطعہ تاریخ غسل صحت فرمایا ہے ٥ غسل صحت نمود فخر الملک ؛؛ گشت ازین مژدہ عالمی لشاد ؛؛ این اسد گفت از پئی تاریخ ؛؛ حق تعالیٰ نگاہ دار تو باد۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ اگست سنہ صدر آٹھ بجے دن کے کپتان آر۔ سی۔ برکلی صاحب بہادر رانچارج پولٹیکل اجنٹ فائز دار الریاست ہوئے توپین سلامی کی سر ہوئین۔ بتاریخ بست وششم ماہ مرقوم الصدر صاحب بہادر بتقریب تعزیت حضور مغفور نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ نظر باغ کی کوٹھی مین تشریف لائے بتاریخ بست ودوم ماہ ربیع الاول ١٣١٣ ہجری روز شنبہ محفل میلاد شریف کا آغاز ہوا تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ میدان قلعہ معلی مین پیش دروازہ کوٹھی نظر باغ قریباً دو سو فٹ مربع زمین مین ایک احاطہ قائم کیا گیا۔ اول مین چار سمت آہنی ستونون کی بڑی بڑی لال ٹینین قطار در قطار نصب کی گئین۔ لال ٹینون کے ستون مین تین قطار روشنی کی باندہی گئین جسپر کنول روشنی کے بیچ رنگے برابر جمائے گئے چارون سمت چار بلند دروازے آمد ورفت کیواسطے ترتیب کیے گئے جنپر قند سنہرا ہوا تہا۔ اور رنگا رنگ کپڑے کی چہوٹی بڑی بیرقین قائم کی گئی تہین اسکے بعد تخمیناً چہ سات گز کے فاصلہ سے دوسرا احاطہ اسقدر فاصلہ چہوڑ کر تیسرا احاطہ قائم کیا گیا تہا۔ ان دونون محیطون مین علاوہ لال ٹینون کی قطار کے روشنی کے گلاس اور ہانڈیان سفید اور رنگین شیشہ کی سلسلہ وار قطار در قطار قائم کی گئین تہین۔ ان دونون احاطون مین چاندنی کا فرش کیا ہوا تہا کہ سامعین وتماشائی جوق جوق آئین اور صف بصف بیٹہین وسط مین ایک وسیع اور بلند چبوترہ بنایا گیا تہا جسکو صدر مقام کہنا چاہیے اسپر شامیانہ تانا گیا تہا۔ نیچے بکلف فرش بچہا ہوا تہا۔ اس خاص حصہ مین گذشتہ موقعون سے بہت زائد فرشی جہار سبز وسرخ رنگ برنگ شمع ہای مومی اور بیشمار شیشہ آلات کی نہایت دلفریب سجاوٹ تہی۔ اس موقع پر حضور انور دام اقبالہ بنفس نفیس اور سرداران خاندان ومعززان واہلکاران وجاگیرداران کی نشست تہی اس چبوترہ کے وسط مین بلند جگہہ پر قاریان

میلاد شریف کی نشست تھی۔ ایسے برگزیدہ میلاد شریف کے پڑہنے کو دو شخص منتخب تعلیم یافتہ حضوری مامور فرمائے گئے یعنی سید حمید الدین احمد خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد منتر خوان اور محمد شیر علیخان ملازم اردلی خاص حضوری نظم پڑہتے تھے۔ ان دونون صاحبون نے اپنے فرائض منصبی کو بآئین بہین وطرز خوشترین انجام دیا انکے سامنے جہاڑ فانوس شمع ہائے کافوری روشن تہین لوبان کا بخور رہتا جاتا تھا۔ اگر کی بتیان روشن تہین اور دوسرے عطریات کا اعلیٰ اہتمام تہا۔ بالای سر خوشبودار پہولونکی چادر عمدہ صنعت کے ساتھ آویزان کیجاتی تھی۔ گرد وپیش ہار پہول اور انواع اقسام روح پرور خوشبوئین کام مین لائی جاتی تہین اور روشنی کی قطار کے متصل جابجا پہولون کے ہار آویزان کئے گئے تھے جسکی خوشبو سے دماغ تمام اہل محفل کے معطر ہوتے تھے۔ اہل محفل کے واسطے عطر اور ہار کا خاص جدا اہتمام تہا صدر مقام پر چوبداران ہوشیار اور نیچے کی صفوں مین جابجا پولیس کے آدمی مستعد کار انتظام کیواسطے مامور تھے۔ غرض ایک عجیب بابرکت وپر رونق محفل منعقد ہوتی تھی جسکی خوبی وزیبائی کا اندازہ کچھہ دیکھنے ہی سے تعلق رکہتا ہے وہ کیفیت وہ لطف خاص وہ دلچسپی وہ محویت عام کا عالم بجز چشم دید طریقہ کے کسیطرح سے لکھنے مین نہین آسکتا۔ شب تار مین اوس مجموعی روشنی چراغان کا عالم۔ لال ٹینون گلاسون جہاڑ فانوسونکی پاکیزہ اور رنگ برنگ کی روشنی وہ دلفریب شان دکہا رہی تھی کہ سبحان اللہ۔ یہ محفل مبارک رات کے آٹھہ بجے سے دو بجے تک ہوتی تھی۔ بعد ختم جملہ حاضرین جلسہ کو شیرینی تقسیم کی جاتی تھی۔ گو اس تقسیم کیواسطے ذی عزت اور باسلیقہ مہتمم مقرر کئے گئے تھے لیکن بغرض مسرت وارادت بعض موقع پر حضور انور بنفس نفیس ہی اس برکت خاص سے حصہ لیتے تھے۔ شیرینی کے اہتمام اور کیفیت تقسیم کے لئے ایک بیان طویل درکار ہے ادنیٰ یہ ہے کہ ایک ایک روز مین سو سو من شیرینی پر نوبت پہونچتی تھی شہر کا ے محفل کے واسطے صلای عام تہا بلاقید روک ٹوک جسکا جی چاہے آئے اور سبکو نام بنام پوری کوشش اور تلاش سے شیرینی دیجاتی تھی ہجوم خلائق شائقین وسامعین وتماشائی مرد عورت طفل وپیر دمسلمان وہندو کی یہ کثرت ہوتی تھی کہ بازار کا تو ذکر ہی کیا ہے سڑکون اور گذرگاہون پر تل رکہنے کو جگہہ نہین ملتی تھی کاندہے سے کاندہا چہلتا تہا۔ غرض اسی شان وشوکت وحسن زینت سے بارہ روز متواتر مردانہ محافل منعقد رہین۔ بعد اختتام میلاد شریف ہشت کسان عشرہ صلہ ذیل کو سات سات پارچہ کا خلعت مع زرنقد علی قدر مراتب سرکار دولت سے عطا ہوا اور چہٹے روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی جس مین کل شہر کی مسلمان عورات ادنیٰ و اعلیٰ کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ کوئی مرد اندر نہین جانے پاتا تہا۔ عورتین ہی منتظمہ تہین۔ تفصیل اسما جنکو پیشگاہ حضور والا سے خلعت وزر نقد عطا ہوا۔ مولانا امام الدین صاحب۔ مولوی عبداللہ خانصاحب خلف خانصاحب سکندر خان افغان

ایک

مولوی فضل حق صاحب۔ فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب۔ سید جلال الدین احمد صاحب۔ محمد شیر علی خان ناظم اردلی خاص مولوی عبد الغفار خانصاحب سلیم۔ سید محمد صغیر علی آبرو مولف تاریخ ہذا۔ بتاریخ یکم تا دو ستمبر سنہ حال صاحب ایجنٹ بہادر رچاوارنی دیولی کو تشریف لے گئے سلامی کی توپین حسب معمول سر ہوئین۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ حال صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب حضور پر نور دام اقبالہٗ و صاحبزادہ محمد رضا رالدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ جو ایک مدت سے بخدمت حضرت جد امجد مرحوم و مغفور قیام گزین بنارس تھے مع مولانا محمد عبد اللہ صاحب پنجابی ساکن ٹونک جو صاحبزادگان موصوف کے استاد ہین فائز دار الریاست ہوئے۔ اسی ایام مین حسب الحکم حضور معدلت نشور دام اقبالہٗ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ رضا خانصاحب محمد رحیم اللہ خان افسر کارخانجات بغرض تصفیہ جملہ امور مثل قرض تنخواہ ملازمین حضرت نواب مغفرت مآب بمقام بنارس روانہ ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ اکتوبر سنہ حال مہاراجہ جسونت سنگ بہادر والی جودہپور بیکنٹھ باشی ہوئے چونکہ فیمابین ہر دو ریاست قدیم سے اتحاد چلا آتا ہے بنا برعلیہ حسب دستور مستمرہ جملہ دفاتر و محکمہ جات مین تعطیل یک روزہ و تختہ بندی دکاکین و موقوفی نوبت نوازی و قواعد فوجی عمل مین لائی گئی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ دس بجے دن کے جناب صاحبزادہ حاجی محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل فوج نے جو ایک عرصہ سے بعارضہ جگری مبتلا تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ قطعہ تاریخ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکہنوی سے یادگار ہے

دریغا شد از گردش روزگار
تواضع شعار و زکی و ذہین
دلیر و جری رستمِ شیر دل
ہوا جسقدر ہو وہ کیونکر رقم
بھروسا نہین زندگی کا ذرا
کسی کو نہین جز خدا الکلام
بایثار و عالی ہمم فتح جنگ

بزیرِ زمین خان اسفندیار
جوانمردِ جرار و جرنیل فوج
صد افسوس یون خاک مین جا ملے
روان چشمۂ چشم سے ہوئی خون
رہے گا نہ کوئی نہ کوئی رہا
مرا دل ہی تاریخ سے نوحہ گر
ہوئی فکر تاریخ کی بیدرنگ
یہ بولا۔ ہوئے داخلِ خلد پاک

شجاع و غیور و نسیم و خلیق
روان دل مین دریائے جرات کی موج
عزیزون کو اور دوستون کو الم
ہر اک شخص کے تھی کہانتک لکھون
بقا دارِ فانی مین ہرگز مدام
دیکھیے یہان اس بات کا تھا مگر
پئے سال اسد ہاتفِ دردناک

بتاریخ بست و دوم ماہ اکتوبر سنہ حال دس بجے دن کے محمد سعید اللہ خانصاحب جنکو پیشگاہ گورنمنٹ آف انڈیا سے خطاب رسالدار بہادر کا

تصویر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج ریاست ٹونک برادر صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

حاصل ہو۔ سیاحتا وارد دار الریاست ہوئے۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کی کوٹھی مین قیام پذیر ہوئے۔ ریاست کی طرف سے مہمانداریکا بہ اہتمام عمل مین آیا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور پانچ بجے دنکے رسالدار مذکور بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ بجابر سلام پیشکشی نذر حضور مین حاضر ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۳ہجری مطابق بست و چہارم ماہ مذکور بجناب دربار خلعت مدار خلعت رخصتانہ۔ دو تھان میں سیلہ مندیل تھان جامدانی یکن یک تھان کمخواب یک تھان شمشیر قبضہ طلا نقد چونرشاہی۔ رسالدار سطور کو عطا ہوا۔ اسی تاریخ بوقت شب صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ کے دولت خانہ پر رسالدار مذکور کی دعوت ہوئی بعد الفراغ دعوت رسالدار مرقوم الصدر براہ جیپور راہی قیامگاہ خود ہوئے۔ اسی تاریخ بوقت عشا قصر نو تعمیر حضرت وزیر اعظم بالقابہ مین میلاد شریف کی محفل کا بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ ایوان عالی شان مین شیشہ آلات جھاڑ فانوس لیمپ ہانڈی بلوری دیوار گیری انواع و اقسام اقسام کے تکلفات سے آراستگی عمل مین آئی۔ اور روشنی بخوش اسلوبی کیگئی بعد تشریف آوری حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ میلاد شریف کا آغاز نو بجے سے ہو کر گیارہ بجے اختتام ہوا۔ بعد اختتام میلاد شریف غزلہای نعتیہ پڑہی گئین بعد ازان قاریان میلاد شریف و نعت شریف کو خلعت پارچہ و زر نقد بجناب حضرت وزیر اعظم بالقابہ عطا فرمایا گیا۔ اور شیرینی تقسیم ہوئی دوسرے روز اسی تکلف سے زنانہ محفل منعقد ہوئی جسمین بیگمات عالیات وغیرہ مستورات شریک تھین۔ بتاریخ ششم جمادی الاول مطابق بست و ششم ماہ اکتوبر سنین صدر محل نو تعمیر مین حسب الحکم حضرت وزارت مآب بالقابہ شہر کے جملہ فقرا و مساکین و مسافرین کو کھانا پر تکلف کھلایا گیا۔ مولف نے قطعہ تاریخ قصر نو تعمیر حضرت وزارت مآب یون موزون کیا۔ ؎

فیروز جنگ ظفر مکانے بنا نمود
دیوار و در برنگ گلستان و بوستان
گلدستہاش برنگ چمن رشک صد بہار
بام رفیع او ہمہ خسرو فزائے جان
از آستان او شود آفت کامیاب
گشتہ بکسب خاطر خود زود کامران

معمار صنع کرد ترد د بکار آن
زین گونہ لاجورد و طلائے بسقف او ست
ہر طاق او و ہمہ ز بلند ابروان نشان
ہر گل نمودہ تازہ دماغش برنگ و بو
آغوش وا کشودہ و درش بر جانیان
از روی انشراح۔ مکان بے نظیر پاک

سقفش منقش ست و ستونش بس استوار
گویا ستارہ دوختہ در سقف آسمان
صحن وسیع او ہمہ مطبوع و دلکشا
ہر نخل او ست رشک فزای سہی قدان
کرد آبرو چو فکر پے سال آن مقام
کرد و رقم کہ دیر بماند درین جہان

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح صوری و معنوی

نائب نواب ٹونک ساخت چہ خوش منزلے
فرحت دل و جان بشد پر ز بہشت خوشی
خوش نما بحسنین رمز نمودہ نوشت

پنج نود یک ہزار ہشت صد عیسوی

بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور پرنور روام اقبالہ کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات تھے کرسیون پر نشست ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف برسم ملاقات کوٹھی حضرت وزارت مآب پر چار بجے دن کے رونق افروز ہوئے تین گھنٹہ قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خزینۂ ریاست کو ملاحظہ فرمایا۔ اور اسی تاریخ بموضع سوڑہ بازی دیہہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ہنگام شب یکایک ایک مہیب آواز نہایت زور شور سے پیدا ہوئی بعد تھوڑی دیر کے زلزلہ آیا تین منٹ تک یہ آواز اسی طرح رہی پھر بند ہوگئی یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ آواز کہان سے آئی اور کس طرح پیدا ہوئی فاعتبروا یا اولی الابصار جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ بتاریخ چہارم ماہ نومبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ بتاریخ ششم ماہ مذکور جو بنابر انتظام و انصرام مہام معاملات بنارس متعلقہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب بہادر جنت آرامگاہ بمقام مرقوم الصدر تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لائے۔ اسی ماہ و سال مین مولوی محمد خانصاحب برادر کلان مولوی عبد الکریم خانصاحب خوشنویس نے کہ ایک مدت سے پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک مین مفتی تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بجائے مفتی مرحوم مولوی عبد اللہ خان پسر مفتی مغفور عہدہ مفتی گری پر سرفراز فرمائے گئے بتاریخ بستم ماہ جمادی الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ بکار سرکار چھاونی دیولی کو بخدمت پولیٹکل اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ دسمبر سنین صدر دیولی سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر پانچ بجے دن کے مسٹر مکر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاونی دیولی سے خائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی اتواپ وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی مطابق ہفتدہم ماہ دسمبر سنین صدر چار بجے دن کے دربار کی ملاقات بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ دسمبر سنین صدر سرداران خاندان و ممبران کونسل و اہل کاران و معززان ریاست بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر موصوف کوٹھی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ دسمبر سنہ صدر یوم شنبہ ایک بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر ممدوح نے اسکول دار الریاست کا معائنہ فرمایا مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ تعلیم وغیرہ و دیگر افسران مدرسہ و مدرسین موجود تھے صاحب بہادر نے جماعتہای مڈل وغیرہ کا امتحان لیا اور مختلف سوالات متعلقہ تعلیم طلبا مدرسہ سے فرمائے۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور

روز دوشنبہ دن کے تین بجے سے پانچ بجے تک صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ محکمہ جات وصیغہ جات بیرونی و شفاخانہ مردانہ زنانہ کا ملاحظہ فرمایا بعد ازان بنابر معائنہ محکمجات اندرونی قلعہ معلی و دفاتر کے تشریف لے گئے محکمہ عالیہ کونسل محکمہ محتشمہ نیابت اضلاع غیر محکمہ نیابت صیغہ مال - دفتر بخشیگیری محکمہ حساب وجانچ - دفتر خزینہ کو کچھ کچھ وقفہ کے ساتھ دیکھا - ہر صیغہ کے اہلکار بجای خود موجود تھے حضرت وزیر اعظم بالقابہ ہر ایک کو روشناس فرماتے جاتے تھے -

بعد ازان جیل صدر معائنہ فرما کر کارخانہ پارچہ باقی وغیرہ دیکھا - وہان سے سوار ہو کر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی ملاقات بازدید کیواسطے نظر باغ مین تشریف لائے - بتاریخ سی آ و یکم ماہ دسمبر ۱۸۹۵ء روز آدینہ پانچ بجے دن کے حضور والا بنابر ملاقات بازدید صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف تشریف فرمائی چھاونی دیولی ہوئے حسب معمول سلامی اتواپ عمل مین آئی - اسی ایام مین پیشگاہ حضور پر نور دام اقبالہ سے حسب درخواست حضرت وزیر اعظم بالقابہ محمد سید حسین پیشکار پچلاوہ بجای منشی لالہ راج نراین سررشتہ دار محکمہ مال صدر مقرر ہوئے - اور لالہ مذکور عہدہ تحصیلداری قصبہ ڈونگلہ علاقہ نیمباہیڑہ پر مامور ہوئے - اور منشی خادم حسین خان رامپوری گرداور نظامت صدر عہدہ پیشکاری پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک پر سرفراز فرمائے گئے - اسی ایام مین حافظ سید محمد حسین صاحب تحمل میر منشی دربار نے کہ جن خدمات نائب وکالت وخاص وکالت محکمہ اجنٹی راجپوتانہ واقع آبو ۱۸۹۵ء مین عہدہ میر منشی گری پر ترقی حاصل کی تھی اپنی ذاتی خواہش اور اصرار سے ملازمت ریاست سے سبکدوش ہوئے انکے سرکار والا سے بنظر قدامت و خیر خواہی پچاس روپیہ ماہانہ بلا قید خدمت بطور دوام مقرر ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء میر یوسف علیخان برادر خرد میر احتشام علیخان سردار بڑودہ گجرات جو صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے خویش ہین بوقت واپسی بڑودہ حسب استصواب حضرت وزیر اعظم بالقابہ پیشگاہ حضور والا مین بنابر ادای سلام رخصت تشریف لائے دربار سے خلعت ہفت پارچہ میر صاحب موصوف کو عطا ہوا - بتاریخ ایجدہم ماہ رجب المرجب مطابق چہارم ماہ جنوری سنین صدر روز پنجشنبہ میر صاحب موصوف بڑودہ کو روانہ ہوئے - اسی تاریخ پانچ بجے دن کے تقریب مانجھا ن صبیہ رضیہ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ با نوشہ ذیجاہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ بعد تزئین عمل مین آئی - بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء بندگان حضور پر نور دام اقبالہ بنا بر سیر و شکار بجانب پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے - اسی تاریخ سید فضل حق صاحب وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک عہدہ میر منشی گری ریاست پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ سید صاحب

موصوف یہ ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید فضیل حق وکیل سرکار بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ در صورت نظر پرورش و پرداخت و دادو بپاس حسن خدمات تمہارے کے تمکو عہدہ وکالت اجنسی ہاڑوتی و ٹونک سے تبدیل کیا جاکر عہدہ میر منشی ریاست پر مامور کیا جاتا ہے۔ چاہئے کہ سررشتہ وکالت کا چارج مولوی سخاوت حسین وکیل کو دیکر حاضر آستانہ دولت ہوا دربابت تقرری تعداد تنخواہ متعاقب حکم صادر ہوگا فقط المرقوم بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی دربار ٹونک۔ بتاریخ سی آم ماہ رجب المرجب مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر روز چہارشنبہ نو بجے دن کے برات راجہ ارجن سنگھ جی برادر مہاراجہ رئیس بوندی کے پسر کی کہ دختر مہاراجہ رئیس جیپور سے قرار یاب ہوئی تھی عمدہ کروفر کے ساتھ وارد ریاست ہذا ہوئی اولاً قیام اس برات کا بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری موضع علاقہ دار الریاست میں ہوا۔ چونکہ فیمابین ریاست بوندی و ریاست ٹونک قدیم سے رسم اتحاد چلی آتی ہے بنا علیہ فرودگاہ برات پر سامان مہمانی کا و دیگر لوازمات خیمہ و فرش و ظروف و گلی وغیرہ بجانب ریاست دیا گیا۔ اور شیخ فیض احمد پیشکار صدر نظامت و عبد السبحان جماعدار عملہ حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ مع چار سواران رسالہ۔ سربراہی کیواسطے موقع پر بھیجے گئے اور بوچہ ہای شیرینی اہل برات کیواسطے پہونچائے گئے۔ اور بجانب حضرت وزیر اعظم بالقابہ بسبب ازدیاد اتحاد و وداد و غایت خصوصیت و محبت کہ فیمابین مہاراجہ ارجن سنگھ جی قبلہ گاہ نوشہ کے قدیما ہے رنج کے طور پر برسم مہمانداری خوانہای شیرینی و سبدہای نگترہ بھیجے گئے۔ بعد ازان یہ برات جس طرح منزل بمنزل ریاست بوندی سے آرہی تھی اوسی طرح ریاست ٹونک سے بجانب ریاست جیپور روانہ ہوئی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جنوری سنہ صدر حسب الحکم گورنمنٹ عالیہ ہند اجنسی ریاست ٹونک۔ اجنسی ہاڑوتی کے شامل ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ شعبان المعظم مطابق بیستم ماہ جنوری سنین صدر بندگان عالی متعالی بعد انفراغ سیر و شکار علیگڈہ سے نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم بست و دوم و بست و سوم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء رسم مایان عروس و نوشہ ہر سہ سرداران مفصلۂ ذیل کے دو تخانونپر باشکوہ رئیسانہ و احتشام سردارانہ بعرض ظہور آئی جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ کے دو فرزندان کامگار یعنی صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان صاحب و صاحبزادہ محمد رضا الدین خان صاحب ہر دو میان نوشہ بنے۔ جناب صاحبزادہ امیر الدین خانصاحب کے فرزند ارجمند یعنی صاحبزادہ نصیر الدین خان نوشہ بنے۔ الغرض بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء ہر سہ نوشہای موصوفین کی شادی کتخدائی بڑے کروفر کے ساتھ عمل میں آئی۔ اس تقریب میں جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق نے ہر سہ نوشہ ہای موصوفین کے یہ سہرے کہے ؎

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبد السمیع خانصاحب

کیوں نہ ہو نکہت گل مائل ترے سہرے کے لئے
پھول خود لائی ہے بلبل ترے سہرے کے لئے
تجھ سے و دولہن ملی نوشہ تری سہرے کے لئے
پہ تو لازم تھا تغافل ترے سہرے کے لئے

چاہئے اور زر و گل ترے سہرے کے لئے
دیکھتے ہی ترے سہرے کے یہ دنیا پہ کھلا
اور دولہن کو تجاہل ترے سہرے کے لئے
ہیں تماشائی جو سہرے کے انہیں لازم ہے

تو جو نوشاہ بنا دہر میں اے عبد السمیع
زینتیں خلق ہوئیں گل ترے سہرے کے لئے
تاکنے جھانکنے کا جب تجھے لپکا ہی نہیں
ہوں لیں صبر و تحمل ترے سہرے کے لئے

ہیں مبارک یہ جہاں ہوں وہ کہاں فرخ ہے — عاشق زار نے یوں گل ترے سہرے کے لئے

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ رضاء الدین خان صاحب عرف مجو میاں

مشک و عنبر سے بھی افزوں ہے یہ خوشبو سہرا
گایا جاتا ہے یوں ہی شہر میں ہر سو سہرا
ہو مبارک تری شادی تو پھلے اور پھولے
کس تمنا سے ہے تجھ پر رخ نیکو سہرا
ہے بیاہی جو دلہن کا تو چڑھا یا سر پر
بن گیا آج نقاب رخ نیکو سہرا
تو حسین خود ہی ہے سہرا ہے کوئی شرط نکاح

بن گیا آج مہک میں ترا گیسو سہرا
یوں ہی اولاد کا سہرا ترے دیکھیں ماں باپ
اور کر جائے جہاں میں تجھے خوشبو سہرا
سہرا تو باندھ لیا گانے سے پرہیز ہے خوش
اسقدر ہو گیا پیارا انہیں مجو سہرا
دولہا بدشکل کوئی ہوگا کہ سہرا نکلا
رسم تھی ہو گئی اب کھول دے خوشخو سہرا

آج نوشاہ بنا شکر رضاء الدین خان
آج جس طور سے باندھے ہوئے ہے تو سہرا
جس تکلف سے ہے نوشہ ترے سہرے میں جھلک
فرق اوس سے نہیں کچھ کہتا ہے سہرے کو سہرا
پہلے تو رعب نہیں دیکھنے دیتا تھا جمال
آج چھپائے رہے لوگوں سے روبرو سہرا
یار و اغیار ہر اک کو یہ پسند آتا ہے

تو نے لکھا ہے یہ عاشق کوئی جادو سہرا

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد نصیر الدین خانصاحب

بندھا ہے اور بندھا تیرے نصیر الدین خان سہرا
اوٹھا گر بزم شادی میں کسی کا ناگہاں سہرا
فقط اک رسم تھی ہے اسکے ناداں طعنہ زن ہوتے
جواں قسمت جواں دولت جواں نوشہ جواں سہرا
الٰہی شاد ہوں پامال ہوں دشمن جلیں حاسد

نہ ہو کیونکر زمانے کا بھلا پھر جان جان سہرا
لگے ہیں تیرے سہرے میں جواہر اور گل اتنے
وگرنہ تھا حسین دولہا کہاں دولہا کہاں سہرا
رہیں یارب ہمیشہ یہ دولہن دولہا خوش و خرم
پھر ایسا ہو بیاں سہرا کہ ایسا ہو بیاں سہرا

زمانہ کو نظر آجائیگا ایمان طور کا جلوہ
کہ یہ کھلتا نہیں سدا بہار ہے گلستاں سہرا
نہ کیوں ہو بزم رنگیں غیرت ارمان بہار ایں
دعا کرتا ہے دولہن کی کہ ہو گو بے زباں سہرا
نہیں سہرے کی بو ایسی ہے جا پر یہ دعوی تھا

یہ تمنے کیا لکھا ہے عاشق جادو بیان سہرا

چنانچہ قطعہ تاریخ شادی کتخدائی فرزندان جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے

ہوئی شادی جو اخلافِ رئیس فیض گستر کی — کہا یہ دوستوں نے شادیاں ہوئیں مبارک ہو — پئے تاریخِ سال کتخدائی ای اسد تم بھی

قِران آفتاب و ماہتاب اچھا ہوا کہدو

بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور مولوی سخاوت حسین خان سابق اہلکار فوجداری سرونج عہدۂ وکالت اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے اسی تاریخ مہاراجہ ارجن سنگھ جی برادر رئیس بوندی کے پسر کی برات جو ریاست جیپور گئی تھی بدستور سابق واپس آتی ہوئی صدر ریاست میں ہو کر گذری اور موضع سونوا میں مقام کیا تین بجے دن کے مہاراجہ ارجن سنگھ جی مع دو معزز جاگیرداران راج بوندی کے حضرت وزیر اعظم بہادر بالقابہ کے دولتخانہ پر بنا بر ملاقات تشریف لائے حضرت وزارت پناہ نے تا سواری گاڑی استقبال کیا۔ بعد انفراغ کلمات شوقیہ و رسم عطر و الائچی وغیرہ بعد دو گھنٹہ کے مہاراجہ صاحب موصوف رخصت ہوگئے حضرت وزارت مآب کی جانب سے تا سواری گاڑی مشایعت فرمائی اور سبوچہ ہای شیرینی و میدہ ہائے فواکہ و سامان رسد حسب دستور سابق قیامگاہ پر پہونچائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ فروری ۱۸۹۶ء روز شنبہ جملہ دفاتر و محکمہ جات سرکاری میں بحکم دربار دولتمدار بتقریب ماتم شاہزادہ ہنری مارس آف بیٹن برگ داماد اصغر حضرت ملکہ معظمہ تعطیل ہو گئی اور خرائط تعزیت بجناب دربار محکمہ جات عالیہ گورنری و ریزیڈنسی راجستان و محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک میں بھیجے گئے اسی تاریخ سید محمد سعید الدین احمد صاحب خلف اکبر جناب فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب پیشگاہ سرکار والا سے عہدہ تحصیلداری لیٹری پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان مطابق ششم ماہ فروری سنین صدر یوم پنجشنبہ ساڑھے آٹھ بجے دن کے ای آگر اسویٹ صاحب بہادر ریزیڈنٹ راجستان اور مسٹر نگر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ وارد دار الریاست ہوئے۔ وکلای ریاستہای راجستان انگریزی فوج پلٹن و سواران رسالہ ہمرکاب تھے بنگلہ واقع کوچہ پر قیام فرمایا لشکر کا میدان پائین کوچہ میں قیام ہوا وقت تشریف آوری حضور والا نے مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان نے استقبال کیا اور اسی روز کوٹھی نظر باغ میں دربار منعقد ہوا جس میں سرداران خاندان و معززان و اہلکاران ریاست جمع تھے دو بجے دن کے صاحب کلان بہادر مع فرسٹ اسسٹنٹ صاحب بہادر و پولیٹکل اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف فرما ہوئے ہنگام ملاقات توپخانہ سٹی سے سلامی اتواپ عمل میں آئی بعد انفراغ کلمات شوقیہ و عطر و پان صاحبان بہادر رخصت فرمائے قیامگاہ ہوئے اور سلامی حسب دستور سر ہوئی۔ بعد آدھ گھنٹہ کے حضور پرنور مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران اہل خاندان بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر کے قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور [illegible] شوقیہ

گفتگو کے بعد واپس تشریف لائے ۔ شکوہ ۸ بجے سجانب دربار دولت مدار جلسہ دعوت صاحبان والاشان عمل مین آئی - اس جلسۂ خاص مین حضور
والا نے ایک مختصر اسپیچ زبان فیض ترجمان سے دربارہ انشراح شرکت جلسۂ دعوت بمضمون شکریہ ادا فرمائی چنانچہ نقل اوسکی بجنسہ درج ذیل ہے
آج میرے واسطے نہایت مسرت افزا موقع ہے کہ مین اپنے معزز مہمانونکو اس جلسہ مین شریک دیکھتا ہون اور مسٹر مار ٹنڈیل صاحب بہادر
اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بسلسلہ اپنے دورہ کے میری ریاست مین اول مرتبہ تشریف لائے ہین - مسٹر مار ٹنڈیل صاحب و لیڈی
مار ٹنڈیل صاحبہ نے آجکی رات جلسۂ دعوت مین شریک ہوکر مجھے مسرت بخشی ہے - اونکا مین تہ دل سے مشکور ہون - میرے واسطے
یہ تازہ خوشی کی بات ہے کہ کپتان بروس صاحب بہادر جو پہلے میرے زمانۂ نابالغی مین میری ریاست کے پولٹیکل اجنٹ تھے اونکو پھر بھی آج
میرے معزز مہمان کی جماعت مین شامل ہین - مین نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہون کہ آپکے اسلاف نے میری ریاست کی سرسبزی
و خوشحالی کی غرض سے اپنے مشورونکا مجھکو مرہون منت بنایا ہے - تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ خاص آپکی جانب سے بھی ایسی ہی مفید
صلاحین اور لطف آمیز مشورے معرفت کپتان ہنک سنیڈ صاحب بہادر سی ای اے پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کے بھیجے
ہوئے گئے ہین جنکی مین نہایت قدر کرتا ہون اور مین اونکی تکمیل کرونگا جہانتک کہ وہ آسانی کے ساتھ عمل مین آسکین - میری آرزو
ہے کہ وقتاً فوقتاً اسی قسم کی امداد مین آپ سے حاصل کرتا رہون - میرے معزز دوست مسٹر رابرٹ کراسٹویٹ صاحب بہادر سابق اجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ نے میری ریاست کی منفعت کی غرض سے پرگنہ چھبڑہ مین ریلوے جاری کرنے اور اس ضرورت سے فیصدی چار روپیہ
سود پر دربار گوالیار سے قرض لینے کی بابت جو مفید تجاویز گورنمنٹ انڈیا کی خدمت مین بھیجی تھین اور گورنمنٹ نے اونکی منظوری فرمائی
اس احسان کو مین کبھی فراموش نہین کرونگا میری ریاست کے صدر مقام کو ریلوے کے سلسلہ سے ملائے جانے کی بابت جو تجویز ہے اوسکی
نسبت مین امید کرتا ہون کہ برٹش گورنمنٹ کی بابرکت حکومت مین جسطرح اکثر دیسی ریاستین ریلوے کے پرفوائد نتائج سے حظ اوٹھا
رہی ہین اب میری ریاست بھی اوس سے محروم نہ رہیگی - مین اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہون کہ اس ریاست
کے بانی بند وبست کا اجرا میری حکومت کی تواریخ مین کچھ کم وقعت معاملہ نہین ہے - میرے بزرگون کے عہد حکومت مین آراضی
و رقبہ ریاست کے متعلق کوئی امر واضح طور پر معلوم نہ تھا - اس بندوبست نے ہر بات کو اوس تاریکی سے نکالکر صاف و روشن کردیا
مین اپنے تمام یورپین احباب کا مشکور ہون جنہون نے اس انتظام کی تکمیل مین مجھے پوری مدد دی ہے - گو بندوبست حال کی جمع
سابق کی کسیقدر کمی کے درجہ پر ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اس بندوبست کی موجودہ تجویزین آخر کار ریاست کے حق مین نہایت
مفید ثابت ہونگی - مین اپنی مختصر تقریر کو اب اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالی ہمیشہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی شفیق حکومت کا

سایہ عرصہ دراز تک ہمپر قائم رکھے اور اونکی عمر مین برکت دے اور ہمکو اونکی اطاعت اور فرمانبرداری اور رضامندی کے وسائل حاصل کرنے مین ہمیشہ سرگرم و مستعد رکھے۔ آخر مین میری آرزو ہے کہ سب معزز مہمانان مسٹر ارتھڈیل صاحب بہادر ریذیڈنٹ صاحبہ کا جام صحت نوش کرکے اس جلسہ کی مسرت کو دوبالا کیا جائے۔ بعد انفراغ طعام آتش بازی چھوڑی گئی اور مین باجے نے سلامی ادا کی دس بجے پر جلسہ برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفتم ماہ فروری سنین صدر اسکول صدر و شفاخانہ و دوا خانہ شفاخانہ و جیل خانہ سلح خانہ و کتب خانہ بمعیت حضرت وزارت مآب بالقابہ ملاحظہ فرمایا ایک بجے جناب نائب صاحب بہادر سے اور دو بجے حضور انور دام اقبالہ سے تخلیہ کی ملاقات ہوئی چار بجے ممبران کونسل و بعض سرداران ریاست ملاقی ہوئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ فروری سنین صدر یوم شنبہ سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے رسم مشایعت ادا فرمائی۔ اور شلک اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی۔ منجانب دربار دو سردار تا سرحد سرکار برسم مشایعت بھیجے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری سنہ صدر مسٹر نکر صاحب بہادر رجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ موضع سونواعلاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے۔ اسی تاریخ ستمد راجہ ارجن سنگھ رئیس بونڈی کو خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔ تفصیل خلعت یہ ہے۔

معتمد   عہ   چوبدار   عہ

دوشالہ یک عہ   سیلہ یک عہ   دستار یک عا   سیلہ بنارسی یک عہ   دستار یک عا

بتاریخ دوازدہم ماہ فروری سنہ صدر نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ حج بیت اللہ شریف سے فائز دار الریاست ہوئین۔ اسی تاریخ بروز چارشنبہ عقد نکاح محمد گوہر علیخان خلف محمد حسن علیخان مرحوم جاگیردار پہت گڈہ پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب بعرض وقوع آیا۔ اسی تاریخ اعز الامرا اعز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کی والدہ صاحبہ نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق ہیجدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء روز شنبہ آٹھ بجے دن کے مسٹر نکر صاحب بہادر راجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دورہ دیہات تحصیل علاقہ سونواعلاقہ ٹونک سے فراغت حاصل کرکے فائز دار الریاست ہوئے۔ بسبب امتناع صاحب بہادر موصوف توپونکی سلامی سر نہوئی۔ اسی ایام مین شادی کتخدائی جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خان عرف آغا میر خلف صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ دختر فرخندہ اختر صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ سے بعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ حضرت احمد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے

این شادی کتخدائی یارب	فرزند رسد فیض بنیاد	بر نوشہ و والدش مبارک	باشد بطفیل نون والضاد

گفتم استاد ازبرای تاریخ | فرخندہ و شاد وائیاباد ۱۳ ۱۳

چونکہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب آئین اہل ہند سہرا نہین باندھا تھا چنانچہ صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق نے یہ سہرا بھی بطرز نو کہا ہے

رسم کفار تھی آغا نے نہ باندھا سہرا
ورنہ بیکار تھا بے لطف تھا بیجا سہرا
یا یہ ہوگا کہ نظر دولہہ کی ہوگی ہر بانک
ہین دو دیدہ ہین دونونکو ہی زیبا سہرا
یہی باعث ہون تو دولہہ جہان عیبون سے پاک
نوشہ کو تاکتی ہین انکا ہی پردا سہرا
نام کہتی ہین کہ پنہان ہے تری ناموری
ہے مبارک تری شادی کہ نہ آیا سہرا

جبکہ ہو عقد ہی فاسد تو کہانکا سہرا
یا یہ ہوگا کوئی بدشکل سا دولہہ ہوگا
منہ کو دیکھہ نہ لے اس لئے نکلا سہرا
یا تو دیکھا ہے جسے اوسکو نہو رنج کہین
پھر برا کیا ہے جو اوس نے نہین باندھا سہرا
وہ تجھے نام دہرین گر تو قباحت کیا ہے
یا گلو زہ رہین جسے کہتے ہین سہرا سہرا
حق نہ رہ جائے دولہن کا کوئی کہ لے نظر

ہو نہو چند سبب سہرے کی ایجاد کے ہون
اوسکی بدروئی چھپانے کو ہو باندھا سہرا
منہ جو دیکھنے سے اور کے آئے موجد
یا دولہن سے کوئی اچھا ہو تو کیسکا سہرا
عورتین اس لئے سہرے کی ہین کرتی تاکید
ہم مین تو تو بہلا ہے جس نے نہین باندھا سہرا
غیر حق جو ہو کبھی اوس سے سمر کا رکھہ
تا وہ تابع رہے عاشق نے یہ لکھا سہرا

بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری سنہ صاحب اجنٹ بہادر نے سلح خانہ وکا ری کو معائنہ کیا و نظر باغ مین آکر حضور انور سے ملاقات کی نائب صاحب ہمراہ تھے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر علیگڈہ عازم ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے اون سے بنابر شکار پھر صبح کر واڑیہ گئے مگر کچھہ شکار نہوا اسی تاریخ سرکار والا علیگڈہ تشریف لے گئے سلامی اتواپ سر ہوئی پھر حضور والا وہان سے رونق افروز کرواڑیہ ہوئے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تہین اور صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب ہمرکاب تھے بعد فراغت نماز ظہر سرکار شکار کو تشریف لے گئے کچھہ شکار نہوا پھر صاحب اجنٹ بہادر کو لیکر حضور والا کرواڑیہ کے پہاڑ پر گئے ہانکہ شروع ہوا ایک نیل نکلا وہ شکار ہوا اور کچھہ نہ ملا قریب مغرب دربار مع صاحب اجنٹ بہادر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری سنہ حضور انور مع صاحب اجنٹ بہادر شکار کو گئے اور چوہ کہال کا ہانکہ ہوا ایک شیر قی نکلی ماری گئی شام کو صاحب اجنٹ بہادر و حضور انور خیام گاہ پر تشریف لائے اور اسی تاریخ بخشی الملک بہادر ٹونک سے آکر شریک لشکر ہوئے بتاریخ بست و نہم ماہ فروری سنہ صدر صاحب بہادر مع صاحب دیگر نامعلوم الاسم دربار کی ملاقات کو آئے عطر پان ہوا پھر مردہ صاحبان

موصوف بجانب اندرگڈھ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ دربار دولتھار گروایہ سے علیگڈھ واپس تشریف لائے شام کو آرام فرمایا
علی الصباح روانہ ہو کر مع الخیر ٹونک میں داخل ہوئے۔ اسی تاریخ معتمد پٹیالہ مع چارکس مفصلہ ذیل بنابر تعزیت نواب محمد علیخان
صاحب بہادر آئے بجانب حضور ایک چوبدار مع کالسکہ بناس پر لینے کو گیا وہاں سے آکر ڈاک بنگلہ پر ٹھہرائے گئے حسب تفصیل
ذیل آدمی ہمراہ معتمد تھے۔ محمد حنیف خان عزیز معتمد۔ طالب حسین عزیز۔ ہدایت حسین عزیز۔ چتر بھوج چوبدار۔ پیر بخش ملازم معتمد۔
معتمد کے واسطے سب سامان ضروری کا انتظام ہوا کھانا باورچی خانہ سے بھیجا گیا چندی حسب شائستہ جاری ہوئی اور چونکہ چوبدار ہندو تھا
ایک سیر شیرینی مقرر کی گئی بعد ازاں ہمراہیان معتمد سے دو عزیز واپس گئے معتمد نے سرکار والا میں حاضر ہو کر خریطہ پیش کیا معتمد مذکور کو
خلعت رخصتانہ نہیں دیا گیا صرف کرایہ از ٹونک تا جیپور دیا گیا۔ بتاریخ یکم مارچ سنہ ١٨٩٦ع حافظ حسین صاحب عرب بغدادی کہ
خاندان حضرت غوث صمدانی قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں اور حضرت سجادہ نشین صاحب مزار
رحمت بار حضرت غوث ابرار کے حقیقی ماموں ہیں فائز دارالریاست ہوئے۔ بجانب ریاست انکی فرودگاہ اور طعام اور دیگر تواضع
کا اہتمام پورا پورا کیا گیا اور بتاریخ ہفتم مارچ تاجدار بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ محل دوم سرکار والاریاست رامپور سے
داخل ٹونک ہوئیں اور اپنی بہن کے پاس ٹھہریں اور چندی سرکار سے حسب معمول مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور سنہ
صدر کپتان حافظ سید محمد صاحب ناظم پرگنہ سرونج بجانب ملازمت گاہ روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور حافظ
سید حسین بغدادی سرکار سے رخصت ہوئے جائداد اہل عرب سے چار سو روپیہ رخصتانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور بوقت
بجے دن کے بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنابر سیر و شکار موضع سندیڑہ کی بیہڑ میں مع حضرت وزیراعظم امیر مکرم بالقابہ و جناب صاحبزادہ
احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ مع جوانان اردلی خاص تشریف فرما ہوئے یہ موضع ریاست سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔
بتاریخ سی ام ماہ مذکور سنہ مذکور حضور پرنور السرور نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ سوم ماہ اپریل سنہ ١٨٩٦ع
تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ کی۔ دختر نیک
اختر صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خانصاحب و آپ ماموں نوشہ سے بصد حسن احتشام بمعرض ظہور آئی اس جلسہ میں حضور انور رونق
افروز تھے۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور مسٹر نگر صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دارالریاست ہوئے حسب دستور
سلامی سر ہوئی پیشوائی نہیں ہوئی۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بالقابہ و صاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ صاحب اجنٹ بہادر کی ملاقات کو بنگلہ پر تشریف لے گئے

بتاریخ ششم ماہ مذکور سیٹھہ ہمیرمل ساہوا جمیر وارد ٹونک ہوئے سید احمد نائب بخشی الملک مع دس سوار صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر کے بلغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد یوسف علیخان خلف صاحبزادہ محمد یعقوب علی خان ابن قلعدار مرحوم کی دختر فرخندہ اختر صاحبزادہ عبدالعلیخان عم نوشہ سے بصد زیب و زینت بعرض ظہور آئی بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ بہزار تزک و احتشام منعقد ہوئی اس تقریب فرحت قریب مین حضور معدلت دستور رونق افروز ہوئے۔ اسی تاریخ سیٹھہ ہمیرمل سرکار مین سلام کو آئے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر کئے اور بھاگ مل نے بکمہ نذر نہین کیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور رنگین کوٹھی مین حسب دستور ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور تاجدار بیگم صاحبہ رخصت ہوئین سرکار سے بتفصیل ذیل خلعت دیا گیا۔ پارچہ تقدیہ۔ اسی ایام مین پیشگاہ دربار ولتمدار سے جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم ناظم پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک۔ خطاب معز الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ) سے معزز و مفتخر فرمائے گئے بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور سنہ صدر سیٹھہ ہمیرمل روانہ جیپور ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے جیل و شفاخانہ کو معائنہ فرمایا اور حضور والا سے صاحب اجنٹ بہادر نے پانچ بجے دن کے عیدگاہ باغ مین ملاقات کی۔ اور بتاریخ بست و نہم صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک دار الریاست سے بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوئے۔ انواب سلامی سر ہوئین۔ اسی تاریخ مولوی سخاوت حسین خان وکیل حاضرباش اجنسی ہاڑوتی و ٹونک بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۹۰۹ء مسٹر کر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاونی دیولی سے بحصول رخصت ۳ ماہ بجانب ولایت خود تشریف فرما ہوئے صاحب بہادر موصوف کی انچارجی میجر جیل صاحب بہادر کمانڈنگ اررگیولر فورس کرینگے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق دہم ماہ مئی ۱۹۰۹ء سید محمد حسین صاحب بسمل کو سرکار والا سے خطاب بتفصیلہ ذیل عطا ہوا اور شعر و سخن مین حضور انور نے سید صاحب موصوف سے مشورہ لیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔

سیادت و شرافت انتساب فضائل و شرائف مآب سید محمد حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ بجلا دید حسن لیاقت و سخن گوئی تمہاری کے حضور با بدولت شعر و سخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہذا از راہ مزید اہتمام تفضلات و بنظر قدر افزائی و توجہات بخطاب (ملک الشعرا لسان الملک) تمکو معزز و ممتاز فرمایا جاتا ہے۔ چاہیئے کہ پروانہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکھو فقط

مرقوم ۱۰ مئی سنہ ۱۸۹۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خاں صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ووائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک۔ بقلم کرپا زاین روزنامچہ نویس نمبر دار الانشاء۔ بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ صدر صاحبزادہ محمد ادریس خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کی شادی کتخدائی بادختر صاحبزادہ یعقوب علیخان صاحب قلعدار عمدہ اہتمام اور امیرانہ شکوہ سے عمل میں آئی جانبین سے تمام مراسم متعلق تقریبات پوری کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی سے عمل میں آئی۔ بندگان حضور انور دام اقبالہ بھی رونق افروز تھے تقریب مذکور وعمدہ دلچسپی اور حسن خوبی کے ساتھ اختتام کو پہونچی اس تقریب فرحت ترحیب میں مولف نے حسب فرمائش بنابر تحفظ ارباب نشاط یہ سہرا لکھا ؎

ایسا دیکھا ہے کسی نے کہیں اچھا سہرا
میری نظروں میں بنے کا یہ سمایا سہرا
دیکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ ماشاءاللہ
بانکی مالن نے عجب گوندھا ہے بانکا سہرا
کیوں کھلے غنچۂ خاطر نہ ہوا خواہونکا
اہل محفل کی نظر میں یہ سمایا سہرا
ہیرے مونگے ہیں جڑے لعل زمرد ہیں بہت
کیسا پیارا مرا بنڑا ہے پیارا سہرا

رشک خورشید ہے بنڑے کا مرا یا سہرا
رنگ محفل کو دکھا کر نہ لبھائے کیونکر
دولہا ایسا نہیں دیکھا ہے نہ ایسا سہرا
دل ہے فرہاد مرا حسن اگر ہے شیریں
خندہ پیشانی ہے نوشہ تو شگفتہ سہرا
دیکھکر اسپہ درودیں نہ پڑہیں کیوں بنڑے
زر و یاقوت و گہر سے ہے بنایا سہرا
دیکھکر اوسکو نہ حیران ہوں کیونکر آنکھیں

جس طرف آنکھ اوٹھائی نظر آیا سہرا
ہے رنگیلا مرا بنڑا تو رنگیلا سہرا
بانکپن کیوں نہ دکھائے یہ جہاں کو اپنا
قیس مجنوں ہے اگر دل تو ہے لیلی سہرا
اپنے جامے میں نہیں پھولا سماتا ہے آج
جلوہ حسن خداداد ہے تیرا سہرا
دیکھنا دولہا ہے کس شان سے ادریس بنا
صورت آئنہ ہے صاف سراپا سہرا

آبرو خوش رہیں دنیا میں دولہن اور دولہا
تاریخ ماہ منور پہ ہے بالا سہرا

ظرافت بہ سمدہن

جب سادگی پہ بھول مری آتی ہے سمدہن
لو اوسکو غیروں سے لگواتی ہے سمدہن
لتے ترے لے ڈالیگا سمدہی ابھی دم میں
یہ جذبۂ دل ہے کہ چلی آتی ہے سمدہن

اوس بات میں سمدہی سے بھی شرماتی ہے سمدہن
ٹہری کوئی آواز رسیلی سے سنا دے
کیوں کپڑے یہ غیروں سے تو پہڑواتی ہے سمدہن
سمدہی کو نہیں دیکھتی ہے آنکھ اوٹھا کر

ہم پان لگائیں تو کرے غصہ سے منہ لال
سمدہی سے بھلا لاگ جتلاتی ہے سمدہن
منت سے نہیں آئی منانے سے نہیں آئی
چہیڑ اور روپیے بیواسطہ کرواتی ہے سمدہن

رکھدیگا کوئی ہم بھی کہ ہیں نام کے استاد
کیوں نام ہمیں اور روپیے رکھواتی ہے سمدہن

ایضاً

تم تو ساتون ہی سنگار آج کراؤ سمدہن
شرم کی بات ہے کیا آنکھہ ملاؤ سمدہن
تمکا تم سنے نہ لگایا ہے تو اب لگوا لو

اپنے سمدہی کو ذرا روپ دکھاؤ سمدہن
چوٹی کرواکے ذرا مانگ مین صندل ہی بہرو
ناچ اور گاکے ذرا بہاؤ بتاؤ سمدہن

دیکھو پاس آکے مرے ہار گلے ڈلواؤ
تم نہ بہرجانو تو سمدہی سے بہراؤ سمدہن
جو بڑا کار ہو دشوار بقول اوستاد

آج وہ باپ کے دولہے کے کراؤ سمدہن

اور انہین دنون مین صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کی بہو صاحبہ جنکے شوہر نے پہلے ہی دار فانی سے رحلت فرمائی تہی انتقال کیا مراسم تعزیت خاص طور پر عمل مین لائے گئے۔ بتاریخ بستم ماہی مذکور سنہ صدر چار بجے دن کے بتقریب جشن جوبلی ایک عالی شان دربار حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا ترتیب دیا گیا۔ اس دربار مین سرداران خاندان اور معزز اہلکاران ریاست شریک تہے بندگان حضور انور دام اقبالہ کے رونق افروز ہونے پر صاحبان دربار تعظیم کو کہڑے ہوگئے۔ منشی فضیل حق صاحب میر منشی ریاست نے ایک طویل اسپیچ پڑہا حضور انور دام اقبالہ باآواز بلند پڑہی جسمین مراتب سپاس وشکر گزاری وانعقاد دربار برٹش گورنمنٹ واظہار خوشنودی بانعقاد دربار جشن معروضہ بیان کئے گئے ختم اسپیچ پر توپ جشن سر کیگئین نوبت باجہ بجا عطر وپان اہل دربار کو ہوا دفاتر ریاست مین تعطیل دی گئی چند قیدی رہا کئے گئے مساکین اور محتاجونکو کہانا کہلایا گیا۔ پہر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مذکور سنہ صدر جناب نائب الریاست صاحب بہادر بموقع تعطیل عید الضحیٰ برای شکار بموضع آملی علاقہ علیگڈہ وپرگنہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور سنہ صدر بابو داسو درداس مہتمم خزینہ وسپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات بحصول رخصت اپنے وطن مالوہ کو گئے۔ بتاریخ یکم ماہ جون ۱۸۹۶ء کو جناب نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر والی رامپور کو ریاست کے اختیارات پورے پورے بجانب گورنمنٹ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دئے گئے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک عام دربار باجتماع جمیع ارکین ریاست منعقد ہوا ہنگام دربار قبل ازین کہ حاضرین دربار نذرین پیش کرین نواب صاحب بہادر موصوف نے اسپیچ کہڑے ہوکر ارشاد فرمائی۔ ای حاضرین دربار مجہے سات برس سے جسوقت کا انتظار تہا الحمد للہ کہ وہ وقت آپہونچا گورنمنٹ نے مجہے کامل اختیارات عطا فرمائے کونسل ٹوٹ گئی مین جانتا ہون کہ شکست کونسل سے میری رعایا مجہہ سے بہی زیادہ خوش ہے مین ہمیشہ رعایا کی ترقی اور بہبودی مدنظر رکہونگا۔ نواب اسحاق خانصاحب بہادر کو جو ایک خاندانی معزز برٹش گورنمنٹ کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار ہین اور میرے بزرگون کے دوستانہ تعلقات انکے بزرگون سے پچاس برس کے ہین اس عہدہ مین اپنا مدار المہام مقرر کرتا ہون اسوقت جتنے برسے عہدے ہین وہ بیشتر اہل شہر کو دئے اور آئندہ بہی مجہے ہر طرح سے

انکا خیال رہیگا۔ اسکے بعد جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ رئیس موصوف مین نذرین پیش کین۔ اتواپ سلامی سر ہوئین۔ غرض جو سامان جس کا چاہیے وہ سب مہیا اور موجود تھا یہ جلسہ ساڑہے سات بجے سے ساڑہے آٹھ بجے تک رہا بعد ازان دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر حضرت نائب الریاست صاحب بہادر بالقابہ موضع آملی سے داخل ریاست ہوئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور دام اقبالہ و مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل بہی اس موقع پر شریک شکار تہے ایک تیندوا اور سانبھر اور ہرن جناب نائب الریاست صاحب بہادر نے خاص اپنی بندوق سے شکار کئے اور دوسرے صاحبون نے بہی جانور شکار کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر یوم جمعہ پانچ بجے دن کے جشن سالگرہ بندگان رفیع منزلت حضور لامع النور دام اقبالہ غایت تکلف اور زیبائی سے ترتیب دیا گیا اس جشن عالی مین سرداران خاندان و معززان و اہل کاران و جاگیرداران مدعو تہے لباس زعفرانی و گلابی وغیرہ حضار سرکاری جلسہ کے زیب تن تہا دیوانخانۂ خاص مین یہ دربار ترتیب دیا گیا۔ رقص و سرود مین باجہ مع کمپنی پلٹن کے آراستگی موقع بموقع تہی نذرین حضوری اہل دربار کی جانب سے پیش ہوئین توپین خوشی کی بیرون دروازہ قلعہ معلی سر ہوئین طعام پر تکلف کھلایا گیا آتش بازی چہوڑی گئی شب کے ایک بجے تک یہ جلسہ نہایت فرحت و انبساط کے ساتھہ رہا ایک روز کی تعطیل اہل دفتر کو دی گئی ہجوم تماشائیان بکثرت تہا مولف نے اس تقریب مین تہنیت پیش کیا۔

در بہاران بچمن خندۂ گل شور فزاست
گر از سرو و قمری موزون چپ و راست
آب بر کاغذ ابری خط گلزار نوشت
سرخ و زرد آنکہ بہ پیمانہ نماید غناست
خواستم نقش امیدی بچمن بنشانم
گویم از نکہت پیراہن یوسف برخاست
نام او نقش نگین مہ و خورشید بود
سایۂ مرحمت او بجہان ظل ہماست
ہست در شعر تخلص چو خلیلش آرے
خضر دریوزہ کند از رشحۂ کلک بجاست

بلبلان را بچمن غنچہ نمکدان نواست
اہل باغ و بہارست کہ ای ساقی
شفق سوسنی و یاسمنی ارض و سماست
خواب راحت بشب زلف نگلے کرد نسیم
ناگہ از راہ ہوس بوی بہاران برخاست
والی ٹونک کہ بود دست رعیت پرور
گر شود حلقۂ انگشترش افلاک سزاست
دل صافش کند از آئنہ زائل حیرت
فیضش از دیدۂ صاحب نظران پردہ کشاست
نیست در فن سخن ہیچکس استاد چو او

کاغذ فاختہ یافت بہاران بچمن
نرگس از دوختن چشم بجاش شہلاست
فرق در عاشق و معشوق بود دیگر نگی
کہ سحرگاہ بآہنگ چمن نخلہ سراست
مژدۂ بندگی کرد سخن را سرسبز
زان سزاوار بار افسر و اورنگ ولواست
بحر و کان چشم بدریوزۂ او دوختہ اند
ہمچو من طوطی تصویر ز عکسش گویاست
زندگی بخش سخن آب حیات معنی
گر کند جز و کشی ناطقہ پیشش بر جاست

زیر یک پیرہن اعجاز لب او چو مسیح
بیت ابروش بفرمان الٰہی طغراست
بسکہ پیچیدگی زلف سخن مے داند
زین سبب نوقلمش صورت اندیشہ نماست
اگر ببازان او گر باد سحر بوئے برد
آبرو و بلبل گلکم ترنم بدعاست

میتواند کہ زند نقش نشست و برخاست
سخنی نیست کہ پابوسی شعرش بکند
ناخن سایۂ فکرش بیقین عقدہ کشاست
چہ عجب مطلع خورشید فتد از نظرش
دامن یاسمن دل شدہ از غنچہ رہاست
موجب روشنی مردم احباب بود

مو بمو معنی باریک بود پیوستہ
میتوان گفت کہ سرکوب خیال شعراست
فکر بر رشتۂ نازک سخنی داد بدست
طبع او بسکہ در اندیشہ طرازی بالاست
سایہ اش بر سر اقبال سلامت باشد
آنچہ در مد نظر کوری چشم اعداست

بتاریخ دوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء صاحبزادہ محمد رضاء الدین خان خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ نے کہ ایک عرصہ سے بعارضۂ ضعف معدہ وغیرہ علیل تھے اب تھوڑی مدت سے بنابر تبدیل آب و ہوا و علاج بمقام کانپور گئے تھے ہیں انتقال کیا۔ بتاریخ بست و یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۴ہجری مطابق سوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء فرمان عالیشان حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہندوستان بسلطنت خریطۂ محکمۂ ایجنٹی بابت وتی و مونک باظہار خوشنودی و شکرگزاری وصول دربار والا ہوا اوسکی نقل بجنسہ بنابر معائنۂ ناظرین بکمین درج کیجاتی ہے۔

افسوس ہزار افسوس کہ ایک ایسی نوبت بار دیگر پیش آئی کہ جسکے باعث ہم اپنے خیرخواہ و صداقت شعار رعایا کے حق میں بھی ہمدردی اور غمخواری خواہوں نے ایسی دلگداز مصیبت کی تقریب پر جو ہم اور ہماری دختر عزیزہ حضرت شاہزادی معظمہ شاہزادی پرنس ایڈی آف مارگ پلاری ہوئی ہے ظاہر کی اوسکی شکرگزاری کرتے ہیں فی الحقیقت ہم اس نئے بحر مصیبت میں گویا غرق ہو گئے ہیں اسلیئے کہ ہمارے لئے یہ بلا دوگنا ہو اولاً یہ کہ داماد عزیز و محبوب قرۃ الاعین و راحت القلوب فوت ہو گیا ہے جسکے پرتو رخ سعید کی تجلی ہمارے گھر کے لئے آفتاب کی کرنوں کا کام دیتی تھی دوم یہ کہ ہماری لخت لخت شاہزادی موصی الیہا اپنے شریف و معزز جان نثار و محبت و ثار شوہر سے مفارقت نصیب ہوئی کہ اون دونوں میں اتفاق یگانگی و رابطہ محبت و یکجہتی اسقدر مضبوط و مستحکم تھا کہ ایک جان دو قالب کہا جائے جب ہم اس قصۂ پر درد کو دیکھتے ہیں اور اوس دختر عزیزہ کے غنچۂ مراد کو باد خزان تفرقہ سے سوختہ و پژمردہ پاتے ہیں حالانکہ وہ دختر عزیزہ ہماری نظروں سے کبھی جدا نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے کہ یہ بلای بیدرمان بلکہ حادثۂ مالا یطاق نظر آتا ہے لیکن وہ ہمدردی عام و غمخواری خواص و عوام جو کافہ رعایا و طائفہ برایا چہ وضیع چہ شریف ایسی رقت قلبی خلوص دلی کے ساتھہ ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے اور ہماری دختر عزیزہ کے دل میں اسقدر موثر ہوئی ہے کہ ہم دونوں کے لئے تائید و تقویت بلکہ تسلی و تشفی کا باعث کلی ہوتی ہے ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اون ساری خوش خدمتوں کے عوض میں اپنی پوری رضامندی و خوشنودی کا اظہار کریں جسکے علاوہ

یہ بھی خواہش ہی کہ اوس عزیز و شجاع شاہزادہ کے حق مین جو ہماری رعایا نے تعریف و تحسین کی ہی ازین رو کہ اولین مردانہ وار اپنے وطن کو طنین پر جان نثار کی اوسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرین۔ الحق کہ ہماری دختر عزیزہ از روی رضا و تحمل و تسلیم و توکل ایسی نظیر ہے کہ جسکی تقلید کرنی سب پر فرض ہے فقط وکٹوریا۔ بفضل خدا ملکہ معظمہ قیصر ہند۔

بتاریخ پنجم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء جناب افضل الامرا اعظم الملک صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ ناظم محکمۂ فوجداری کانپور سے بعد تجہیز و تکفین اپنے لخت جگر صاحبزادہ رضا الدین خان کے فائز دارالریاست ہوئے جملہ اعزہ و اقربا سرداران اہل خاندان و معززان ریاست برسم تعزیت صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی پر جمع ہوئے اور بعد سرگرمی و ہمدردی مراسم عزاداری عمل مین آئی۔ اسی تاریخ غلام علی پہلوان عرف غلام مع شاگردان خود داخل دارالریاست ہوا۔ پندرہ روز قیام پذیر رہکر واپس گیا۔ دربار سے خلعت پارچہ و زر نقد عطا ہوا۔

بزم خلیل

بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء روز دوشنبہ حسب الحکم حضور پرنور معدلت نشور رونق بخش نزدیک و دور بندگان عالی متعالی سیحادم خضر شیم انجم حشم قمر خدم اریکہ آرائے دولت و اقبال مہر سپہر جاہ و اجلال کاؤس کوس فریدون فر سکندر در منوچہر چہر سیاوش وش مویدید تہمتن تن سردار زمن آفتاب آسمان امارت و سروری اختر برج جلالت و برتری ابوالنصر المؤید من عند اللہ نواب فلک بارگاہ سمی خلیل اللہ حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ و نوالہ۔ یہ مصرع طرح دیا گیا۔ (نہین منظور لب یار کو صحت میری) بزم مشاعرہ بمکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر رشیر بوقت نو بجے شب کے منعقد ہوئی فی الحقیقت اس ریاست مین محفل مشاعرہ اسقدر دھوم دھام سے آجتک نہین ہوئی۔ جملہ شعرائے نامی گرامی شریک جلسہ صحبت مین اپنا اپنا رنگ سخن دکھا رہے ہین

شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای والی ٹونک دام اقبالہ

شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای والی ٹونک دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع شاہجہانی آگرہ

اول ہر ایک شاعر کے حال کی کیفیت ازان بعد صورت کی وجاہت من بعد نتیجہ طبع کی حالت درج ہی۔ ابتدا مین کلام طرح و غیر طرح اہل خاندان و غزلہای غیر طرح شعرای سحر بیان علی قدر مراتب اس غرض سے درج تذکرہ ہین کہ غزلہای مطردہ کا سلسلہ علاوہ اہل خاندان کے جو آخر مین بقید حروف تہجی قرار دیا گیا ہی منقطع نہو مصداق ہو الاول ہو الآخر کوئی صاحب تقدیم و تاخیر کا خیال نہ فرمائین اور جس شاعر نامور کی تصویر دستیاب نہوئی اوسکے حال اور کلام پر اکتفا کی گئی۔

خلیل۔ ناثر و ناظم بعدیل حضور لامع النور رونق بخش نزدیک و دور قدر قدرت فلک رفعت فریدون فر سکندر دریکادرس کوس خلیل کعبۂ دل برجیس منزل جناب مستطاب معلی القاب اعلیٰحضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمانروائے دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک خلد اللہ ملکہ و دولتہٗ حضور پرنور کا سال میلاد ۱۲۶۴ ہجری ماہ ذی الحجہ ۲۲ تاریخ روز پنجشنبہ وقت عصر ہے چنانچہ تاریخ ولادت۔ خیداتریں۔ سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۸۴ ہجری مین جبکہ سن شریف اٹھارہ سال کا تھا بحین حیات والد خود مسند نشین ریاست ہوے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

شد امین الدولہ پیش والدین مسند نشین	تا ابد قائم بدارش مسندش رب العباد
آبرو تاریخ سالش این دعائیہ بگفت	صاحب ارشاد ابراہیم عادل شاہ باد

اور (صدر نشین دولت و اقبال) سے بھی تاریخ مسند نشینی برآمد ہوتی ہے۔ حضور والا نے روز مسند نشینی سے آجتک وہ وہ کار نمایان بنا بر رفاہ عام و انخلاع عوام جاری فرمائے کہ زبان زد ہر دیار و امصار ہین آپ کے اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ مین بہت سے تحریر زبان تقریر پکار ہین حضور ممدوح الصدر کی طبیعت حق طلب مضامین اعلیٰ کے لئے حاضر اور اصناف سخن پر قادر ہے ہر زبان مین کلام فرماتے ہین حضور والا کے تین دیوان ہین ایک مین غزلہای حمد باری تعالیٰ عز اسمہ درج ہین دوسرے مین غزلہای نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہین۔ تیسرے مین غزلہای عاشقانہ تسطیر ہین مؤلف نے حسب الحکم حضور پرنور ہر ایک دیوان کو ردیف وار جدا جدا لکھکر مرتب کیا ہی انشاء اللہ تعالیٰ کلام حضوری عنقریب خاص مطبع انطباع سے مزین ہو کر شائع عام ہوگا یہان ہر دیوان کا کچھ کلام مختصر نمونہ از خروارے درج تذکرہ ہے علاوہ کلام الملوک ملوک الکلام کے کلام بلیغ و فصیح فرمانا حضور والا ہی کا حصہ ہے حضور انور کا کلام نزد اہل بصیرت ہے اور حسن خداداد کی یہ صورت ہے۔ غزل حمد باری۔

یا من بعینک لا تخفے ۔ تو کریم و منت مسنون کرم	سنتا ہے تو ہی بندوں کی دعا۔ رکھتا ہے تو ہی ہم سب کا بھرم
یارب بنا الذینا شافت ۔ ہائیم را امید اشفاقت	جز تیرے کسی مین نہین طاقت۔ جو گھٹائے من ہو شائے الم

یا من بہ ابرنا اذری ۔ رحمے بنما رحمے بنما

ھل من احد رحمٰی غیرک ۔ کہ کند از بار گناہ سبک

کون کرے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا

یا غوث عبیدک یا مولیٰ ۔ ہست از ہمہ مرضی تو اولیٰ

ہے تیری مرضی سب سے بہتر

اصرف عنا کل الضیق ۔ اے خالق جان واسع لقبی

انت المحیی انت المغنی ۔ تو ئی مالک وقادر لم یزلی

تو ہی مالک وقادر ولم یزلی

الطف بعبادک یا ربی ۔ رحمے برامی ابی

کہیں کس سے غم دل تیرے سوا کہ خدا ہے تو ہی ترے بندے ہیں ہم

تری جانب جاتے ہیں سر جھکا جھکا تو اوتار دے بار غموم والم

دریاے نجات میں وہ رولا جو بہا دے دفتر جرم اکدم

دینے کو نہیں ترے گھر میں کمی تو ہے صاحب جود و فیوض و نعم

تو جلائے جسے وہ مرے نہ کبھی نہ جلائے تو جی نہ سکے اکدم

محتاج کرم دنیا ہے تری دنیا ہے تری محتاج کرم

مثنی یا رب وکہ تحرم ۔ از فضل بحق ابو القاسم

بندہ میں خلیل ہوں تو حاکم مجھے کردے ساف را جرم

جلوہ اوسی کا جلوہ نمائی اوسی کی ہی
سب کچھ رہی ہے سب مین سمائی اوسی کی ہی
مالک وہی ہے سب کا اوسے اختیار ہے
رنگت ہر ایک پھول مین پائی اوسی کی ہی
شکل مین نام یاد جو آیا اوسی کا ہے
شاہی سے بڑھ کے شان گدائی اوسی کی ہی

سب کا وہی خدا ہے خدائی اوسی کی ہی
جو کام بنگیا ہے بنایا اوسی کا ہے
اپنی ہے کوئی شے نہ پرائی اوسی کی ہے
غافل جو اوس سے ہے وہ برا اور بہت برا
مشکل مین یا دل مین جو آئی اوسی کی ہی
بندہ کو کیون پکارتے ہین لوگ ای خلیل

ہر چیز مین ہے پرتو انوار کبریا
جو بات بنگئی ہے بنائی اوسی کی ہے
جلوہ ہر ایک رنگ مین دیکھا اوسی کا ہے
جو اوسکی یاد مین ہے بھلائی اوسی کی ہے
اوسکی رہ طلب کا جو ادنیٰ فقیر ہے
سچا اوسی کا نام دوہائی اوسی کی ہے

کبت حمدیہ

جاڑن کی دہوپ نیکو ۔ سندر سروپ نیکو
رُکے سو ڈیس نیکو ۔ نیکو گیان سیام کو

کہن سون چوپ نیکو ۔ دہیر نیکو کام کو
رہے تو بہرم نیکو ۔ بچے تو دہرم نیکو

اوتم اسیس نیکو ۔ جھکے سو سیس نیکو
خلیل کرم نیکو ۔ نیکو ریت اسلام کو

چلن کو پاڑن نیکو ۔ رہن کو ٹہاؤن نیکو
جپن کو ناؤن نیکو ۔ ناؤن نیکو رام کو

مناجات

ہے اک تو ہی تو خالق ذوالجلال
نہ ثانی ہے کوئی نہ کوئی مثال

سوا تیرے باقی ہے سبکو زوال
خدائی کرے کیا خدا کی صفت

تری ذات ہے وحدہ لاشریک
نہ طاقت ہے اتنی نہ اتنی مجال

بڑی ہے گناہوں کی منجدھار مین
سوا تیرے کس سے کرون مین سوال
کمی کچھ نہین تیری سرکار مین
شرف تو نے بخشا علی الاتصال
بنائے ہین مٹی سے کیا کیا بشر
نہین کام دیتی یہان دیکھ بھال
تو چاہے تو سب رنج و حسرت ہون دور
اوسی کا ہے دنیا مین ہو جو بحال
بہت ناتوان ہین خدا ای کریم
تو ہی سب کے سب بلاؤن کو ٹال

الٰہی تو ہی نا ومیدی نکال
بڑا دینے والا ہے تو اے کریم
تری دین مشہور ہے ذوالجلال
بڑھاتا ہی تو ہے گھٹاتا بھی تو
اوگائے ہین مٹی سے کیا کیا نہال
سہارا ہے سب ڈوبتون کو ترا
تو چاہے تو مٹائین رنج و ملال
اوسی کے لئے عیش و راحت ہین سب
تو بندو نپر اپنے مصیبت نہ ڈال
تو ہی سب کی سنتا ہی یارب پکار

مصیبت مین ہی اک تو ہی دستگیر
دیا تو نے سب کچھ مجھے بے سوال
دیا چاند کو ہر مہینے عروج
ہے قبضہ مین تیرے کمال و زوال
سمجھتا نہین کوئی قدرت کے بھید
بچاتا ہے سب کو تو ہی بال بال
تری یاد ہے جسکے دل مین نہان
ہے تیری محبت جسے ذوالجلال
ترے ظل رحمت کے محتاج ہین
تو ہی سب کے کرتا ہی پورے سوال

گنہگار بندہ ہی تیرا خلیل
کرم کر کرم خالق ذوالجلال

نعت شریف

یاد خالق مین غم احمد مختار بھی ہی
حامی دین بھی ہی دنیا کا مددگار بھی ہی
قافلہ امت عاصی کا پریشان نہو
کہ رضامند کئے جانے کا اقرار بھی ہی
سچ ہے خاک قدم حضرت والای عرب
کہ خدائی متحمل ہی نہین زار بھی ہے
فرد ای امت عاصی کہ رسول اکرم
ری رسوا بھی ہی بدنام بھی ہی خوار بھی ہی
آپکے پای مبارک پہ فدا ہونے کو

دل مین اللہ بھی اللہ کا دلدار بھی ہی
جلوۂ نور مبارک تو عیان ہے ہر سو
یاد رکھئے کہ کوئی قافلہ سالار بھی ہی
دل وہی دل ہی جسے شوق لقا آپکا ہو
سرمۂ چشم و دوائی دل بیمار بھی ہی
ذات پاک نبوی کو یہ شرف جسنے دیا
شافع حشر بھی ہی اور طرفدار بھی ہے
عرصۂ حشر مین کیونکر نہو رحمت کا ورود
سر شوریدہ بھی ہی اور دل زار بھی ہی

دونون عالم مین محمد کا سہارا ہی مجھے
چشم باطن سے کوئی طالب دیدار بھی ہی
آپکی مرضی سے ہوگی دم محشر بخشش
آنکھ وہ آنکھ جسے حسرت دیدار بھی ہی
نار دوزخ سے بچانا اے محبوب خدا
واقف حال بھی ہی محرم اسرار بھی ہی
آپ پر جو کوئی ایمان نہ لایا ای دل
کہ وہان آپ بھی مین داور داد دار بھی ہی
روز و شب یاد محمد مین بسر کرتا ہون

عشق گیسو بھی ہے اور الفت رخسار بھی ہے

غم عصیان مجھے کیون ہو کہ نہایت پہ خلیل

رحمت حق بھی ہے الطاف خدا بھی ہے

غزلہای عاشقانہ

صاحب حسن بھی ہے دل کا خریدار بھی ہے
مست کے قبضہ مین چلتی ہوئی تلوار بھی ہے
اوسکی عادت سے دل زار خبردار بھی ہے
کہ تملق بھی نہین اور سروکار بھی ہے
اوسکے عارض سے ہوئی نیرنگی گلشن پیدا
کیون یہ پیشانی پہ قشقہ بھی ہے زنار بھی ہے
جسطرح جاتی ہے دل لیکے چلی آتی ہے
اپنے گھر مین بھی ہے اور جانب کہسار بھی ہے
دل کو گیسو سے عجب واسطۂ الفت ہے
ویدہ تر بھی ہے اور ابر گہربار بھی ہے

یار مطلوب بھی ہے اور طلبگار بھی ہے
بیخبر بھی ہے مرے دل سے خبردار بھی ہے
جسکو تو یار سمجھتا ہے وہ عیار بھی ہے
خوشنما گل ہے تو ہوا کرے بھلا کیا نسبت
شیفتہ گل ہی نہین بلبل گلزار بھی ہے
منہ سے کہتے تو وہ سب کچھ مین فدا ہو کرین
نگہ ناز مین کیا شوخی رفتار بھی ہے
نہین ممکن کہ جہان مین دل بے رنج نہو
کہ یہ آزاد بھی ہے اور گرفتار بھی ہے
سنکے وہ حال دل زار یہ کہتے ہین خلیل

چشم میگون کے قریب ابروئی خمدار بھی ہے
چشم مخمور تری مست بھی ہشیار بھی ہے
اسمین کچھ بھید ہے ورنہ یہ تغافل کیسا
گل کے پہلو مین چبھتا ہوا اک خار بھی ہے
طرز کیا ای بت کافر یہ نکالی تو نے
یونہی تو یہان بھی ہے بھلا وہ بھی ہے اقرار بھی ہے
پوچھتے کیا ہو کسی دل وحشی کا پتا
چمن دہر مین کوئی گل بے خار بھی ہے
ہجر مین کون برستا ہے مقابل میرے
کچھ بناوٹ بھی ہے کچھ شوق کا اظہار بھی ہے

دیگر

اے شوق جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر گل نہین تو بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
راحت ملی نہ عشق مین اونکے تو غم نہین
ملنے کی آرزو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گل تک جو عندلیب تجھے دسترس نہین
دیدار اوسکی جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

اوسکا طواف کو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
بیداد گر ہو تم تو سہینگے جفائین ہم
ای یاس پاس تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر ہم کلام مجھ سے وہ غنچہ دہن نہین
گلشن مین اوسکی بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
لطف و کرم کی اونکو جو عادت نہین خلیل

کانٹا اونہا کے کہتی ہے گلشن مین عندلیب
صبر و رضا کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
ناکام اپنے پاس وہ دلبر نہین نہو
قاصد سے گفتگو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
ملنا کٹھن ہے اوسکا یہ مین جانتا ہون خوب
جور و ستم کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

دیگر

الفت نہین جفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہی

اچھا وہ بے وفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہی

آپس مین میل جول کی باتین نہین نہون

شکوہ سہی گلا ہی سہی کچھ کچھ تو ہے
ارمان ہزار ہا مرے دلمیں نہیں نہوں
ظالم کو حوصلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

الفت کے واسطے فقط اک لاگ چاہیے
اک آدھ مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
حاضر ہمارا دل ہے تو حجت سے فائدہ

وہ خوش نہیں خفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
کرتا نہیں وفا نہ کرے اس کا رنج کیا
اچھا نہیں برا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

اچھے ہیں وہ خلیل برے دل میں کیوں نہیں
غیر اونکا مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

یا ذئبی فؤادی فی اللہف — بکن از سر لطف تو رنجہ قدم
انجاز الضب کما لک — انصاف بکن اے عربدہ جو
سکران لحاظ القلم یصحو — نہ بجام نظر نہ نظر بسبو
حظی بجفونک فی النوم — نہ سزد کہ بخواب من نہ رسی
خابت آمالی والظن — از جور و جفائے تو اے بدخو
ما اطول لیل الہجرانی — ہمہ حیرتم ای غم بے وطنی
حتی م ابیت علی السہر — وقت ست بیا بت رشک پری
نبہ العشاق من ناسک — تا جذبہ عشق شود سالک
یا من خیال یکفی بی — کہ بقلب توئی بنگاہ توئی
کما الی عوادہ من حسب — ہمہ حال خراب و زبون قدری
من ذا الوصال لک نیزہنی — مگر این دل من بہ ہزار خوشی
لقی نیر الہجر کما بعد لہ — چہ زبار فراق شوم سبک
ما فتیء آزمان الوصل — اے ہجر کو وجہ اصل
الوصل وبعاث الہجر — اینک چہ تمنا وچہ خوشی
یا عذرۃ علی والسہجی — نظر از سر لطف چرا نکنی
ادری باللہ لمحبات — بکن از ستم و بیداد زار مرا
لمحقات الوصل آتی — گذر از جرم و قصور و خطا

کہ قرار ہو دل کو ذرا تو کبھی نہ رہے یہ قلق نہ رہے یہ الم
یہ تو سچ کہ جفا کا مجاز ہے تو مگر ایسا ہی کیا کہ ستم پہ ستم
نظر آتا ہے چاروں طرف تو ہی تو نہ خوشی کی خوشی نہ الم کا الم
ترا وصل جو ہو تو یہ جاگے ابھی جو یہ جاگے تو دور ہوں حسرت و غم
مری حسرت دل کو نکالے گا تو تجھے دیکھ لیا مجھے دے نہ یہ دم
یہ بڑھی تو گھٹی یہ گھٹی تو بڑھی یہ گھٹے تو بڑھے یہ بڑھے تو ہو کم
مرے حال سے کیوں ہے یہ بے خبری اسے چھوڑ کہ چین ملے کوئی دم
ترے ہاتھ گیا تو نہیں ہوں میں بکہ میں جاگوں تو چین سے سوئے صنم
یہی حال رہا تو گھٹے گا کبھی نہ یہ ذوق وفا نہ یہ لطف ستم
یہ نکالی ہے تو نے کہاں کی بدی کہ ہے چاہ پہ جور وفا پہ ستم
اسے لذت ہجر سے جب ہے ملی یہ وصال کی کھائے ہوئے ہے قسم
جو خیال میں باندھ رہے وصال کی ٹک وہی چلیں یکہ وہی کھائیں قسم
کیوں جانے پہ اس نے کمر کسلی ہوئی کونسی مجھ سے خطا ہے صنم
دستور زمانے کا جب ہے یہی تو پھر اسکے گذرنے کا رنج نہ غم
ترے دل میں یہ کیا ہے بتا تو سہی تو بتا تو سہی کہ یہ کیا ہے ستم
کہ بڑھا ہے ستم ترا شوق لقا ترے شوق لقا کا ستم ہے ستم
بت عربدہ جو مجھے اب نہ ستا تجھے میری قسم

یعبُونَكَ قلبِی مُرتَبِطٌ نظرے – چہ کنم سوی این سوی او | کہ جو تو ہے رہ مین ہون جو مین ہون رہ تو کبھی ہوش جدا ہوا ایسے ہم

بندھا ہوا ہے میرا دل تیری آنکھوں سے – نظر کیا کرون میں ادھر ہے اسکی طرف اور ادھر اسکی طرف

اِرحَم بِخَلِیلِكَ مَا یَرجو – تو بیا بر او تو بیا بر او

رحم کر خلیل پر جو تیرے عاشق سے امید رکھتا ہے – تو آ نزدیک اوسکے تو آ نزدیک اوسکے

جو جفا ہے تو وادِ وفا ہی دے تو لگی سے پھر رسم وفا کا ہم

ٹھمری بہار

رسین رسیا مگن بھئے رے	ت بسنت مہا رنگ بارے	پرتریا نے بس کر راکھے	سنین سوچ کرت سکھیا رے
	ابراہیم کہا کہو کیجے	جون ہو دسپل بسنت کیرے	

ٹھمری بہار سوا

رنگ بیتے آج بسنت جھلے رے	پھلتون مین کسم کھلی رے	کویل گونج بھنور گنجت مین	یون مدر مکرند چلی رے
	ابراہیم سجن سبھنے دُ دُ د	ہل مل پہول بہار لہی رے	

ترانہ

توم تنوم توم تادر دانی تادر دانی اودا تانا تنا توم اودا دانی درور در دیم تادیم اودا تانا تنا توم

اودا تانا توم تنا تاریدانی تلی لانا تنا درنا توم تنا نا توم تادردانی اودا تانا اودا تانا دیم تادردانی در توم

مستزاد

دل خود رفتہ کو الفت مین سنبھالا تو بہت – پر یہ سنبھلا ہی نہین | اسکو انجام محبت کا بتایا تو بہت – کچھ یہ سمجھا ہی نہین

دل کی تقدیر مین کاکل ہی کا رہنا تھا بدا – نہوا اس سے رہا | دام گیسو سے اسے ہمنے چھڑایا تو بہت – پر یہ چھوٹا ہی نہین

مائل اس شوخ کو اقرار پہ ہر چند کیا – نہوا پر نہوا | راہ پر اپنی اوسے ہمنے لگایا تو بہت – پر وہ آیا ہی نہین

اللہ اللہ یہ نخوت یہ تکبر یہ غرور – نہ خطا کچھ نہ قصور | چھیڑنے کو بت مغرور کو چھیڑا تو بہت – منہ سے بولا ہی نہین

اوس نے جھنجھلا کے خلیل اپنا جو منہ پھیر لیا – یہ ہی قسمت کا لکھا

میرے قاصد نے خط شوق دکھایا تو بہت – اوس نے دیکھا ہی نہین

فیروز – کلاش مہر عالم افروز – جناب وزارت مآب امیر مکرم رئیس معظم افتخار الامرا فخر الملک – صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ – سی ایس آئی – نائب ریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل دربار ٹونک ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ

تصویر حضرت وزیر اعظم امیر مکرم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خاں صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ٹونک و پریزیڈنٹ محکمہ کونسل

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

خلف حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس مورث اعلیٰ ریاست ٹونک شاگرد سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ آپکا سال میلاد ۱۲۶۳ھ ہجری ماہ شوال ۲۳ تاریخ ہی چنانچہ۔ زیب افزای انجمن فخر الملک۔ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے آپکی علو ہمتی و بیدار مغزی و نیک نیتی و رو ئداد عدل و داد و کوائف انقطاع بدعت و فساد تاریخ ہذا سے ظاہر ہے۔ جو کچھ ملک خداداد مین براہ داد انتظام ملکی و مالی فرمایا ہی اس سے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ ماہر ہے بقول شخصی عیان راچہ بیان۔ آپ حسب الحکم حضوری یا بتفریح خاطر قدسی بشرط انفراغ امور مرجوعہ سرکاری گاہے ماہے غزل فرما لیتے ہین۔ یہ آپکا کلام پرتنویر ہے۔ ماشاء اللہ یہ تصویر ہے۔

غزل غیر طرح

ہوئی جب سے نصیب جدائی تری مرا چین گیا مری نیند گئی
نہ جگر کو قرار نہ بس مین ہی جی مرا چین گیا مری نیند گئی

مین ہون طالب دید ترا بخدا یون اگر نہین آتا تو خواب مین آ
مرا مان کہا مری جان کبھی مرا چین گیا مری نیند گئی

یہ انوکھے غمزے نرالے ستم کبھی دیکھو نہ بھالے خدا کی قسم
تمہین چاہ کے ناک مین دم ہی ابی مرا چین گیا مری نیند گئی

رخ یار پہ جب سے نظر ہے پڑی وہی شکل ہے پیش نگاہ گھڑی
کبھی آنکھ لگی نہین ایک گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی

کبھی وصل سے دل مرا شاد کرو کبھی آکے یہ پوری مراد کرو
کبھی غم کے عوض مین تو پاؤن خوشی مرا چین گیا مری نیند گئی

کسی دم مرے دل کو قرار تو ہو کبھی بند یہ دیدۂ زار تو ہو
کبھی آنکھ دوچار ہو یون ہی سہی مرا چین گیا مری نیند گئی

تمہین یاد وہ دن تو نہ ہونگے صنم کہ جو رات کو سوتے تھے ملکے بہم
نہین اب وہ نگاہ کرم کی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی

بت پردہ نشین سے جو آنکھ لڑی دل و دین کی خبر ہے کچھ نہ رہی
رہی رنج و تعب مین یہ جان پھنسی مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوا سنتے ہی آگ وہ رشک پری یہ تو غصہ کی بات ہی کوئی نہ تھی
ابھی فیروز اتنی زبان تھی ہلی مرا چین گیا مرا نیند گئی

رسا۔ کلامش چون در بے بہا۔ امیر الامرا امین الملک جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمٰن خانصاحب بہادر غالب جنگ ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ برادر حقیقی جناب وزارت مآب اقاب۔ شاگرد سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۴۴ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کبھی کبھی بامر اتمام راستند او بالا کلام شعر فرما لیتے ہین واقعی آپکی طبیعت رسا ہے نتیجہ طبع کا یہ نمونہ ہے۔ غزل طرح

ہے ترے فضل سے یہ صورت حیرت میری
وے نہ دشمن کو بھی اللہ مصیبت میری
بے مروت ہیں یہ سب جان حسینوں پہ نہ دے
ہوگی اللہ سحر کب شب فرقت میری
ہجر میں ہو گئے اپنے بھی پرائے دیکھو
میں ادھر ہیں دیکھتا ہوں وہ نہ صورت میری

ورنہ جز خاک نہیں کچھ بھی حقیقت میری
ہار جاتی ہے جو الفت سے طبیعت میری
مان لے اے دل ناکام نصیحت میری
شکل وصل اُن سے کبھی خواب میں ہو جاتی ہے
ہے کہیں جان کہیں دل کہیں حسرت میری
آرزو وصل کی رکھتا ہوں وہ نہیں ہیں ایسا

صبح ہوتی نہیں شام شب فرقت میری
شوق دل اور بڑھا دیتا ہے ہمت میری
روز محشر سے بھی افزوں ہے درازی اسکی
میری ہشیاری سے بہتر ہے یہ غفلت میری
فرط شادی سے شب وصل میں دونوں حیران
روز دشمن سے جو کرتے ہیں شکایت میری

فدا۔ ناظم بے ہمتا۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر ماموں حضور پرنور دام اقبالہ خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب بہادر رشرق ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۵ سالہ شاگرد سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے ماہے شعر فرماتے ہیں فن سپاہ گری میں یکتائے روزگار ہیں آپکے طبعزاد یہ اشعار ہیں اور حسن سیرت مزید بران خوبی صورت۔ غزل طرحی

فضل تیرا ہے ہر اک حال میں شامل میرا
کسی دشمن کو بھی اللہ نہ دے دل میرا
نہ کسی دوست کا شکوہ نہ گلا دشمن سے
سر جھکائے ہوئے روتا رہا قاتل میرا
تم شب عیش دعائیں نہ سحر کی مانگو
قافلہ لٹ گیا آ کر سر منزل میرا
اپنی شکل آئنہ میں دیکھ کے وہ کہتے ہیں
سینۂ یار سے سینہ ہی گیا مل میرا

کام آسان ہے مشکل سے بھی مشکل میرا
کس طرح مہر جمال رخ جانان دیکھوں
جان آفت میں پھنساتا ہے مرا دل میرا
اپنی آنکھوں سے دم گریہ یہ کہتا ہوں میں
وصل فرقت میں ہوا جاتا ہے شامل میرا
قتل کے بعد بھی ہے شوق شہادت باقی
ڈھونڈھ لاتا ہے کہاں سے یہ مقابل میرا
اوروں سے ہے شب وعدہ زیادہ بیتاب

ہو کے یہ مونس جان بن گیا قاتل میرا
شوق نظارہ ہوا جاتا ہے حائل میرا
جرم میرا جو پس قتل کسی نے پوچھا
تم سلامت ہو تو ڈوبے گا کبھی دل میرا
کھو گئے وصل کی شب صبر و خرد ہوش و حواس
آب شمشیر میں اب خون ہے شامل میرا
وا نہ آغوش تصور میں یہاں تک کھینچا
آ گئے جلد کہ پہلو سے چلا دل میرا

بحر غم جوش میں آ کے یہ کہتا ہے فدا — تھاہ ملتی ہے شناور کو نہ ساحل میرا

وافی۔ بکلام معطر و نافی جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان صاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر آفی مرحوم ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر خلد مکان مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۴ سالہ۔ صاحب دیوان شاگرد

تصویر صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور نواب صاحب بہادر ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

سر آمد شعرا استند حضرت اسیر لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ یہ طرز سخن ہے شعر مین بانکپن ہے۔ غزل طرح

اوس مین یہ مہر و مروت نہ حمیت میری
باعث نفرت و اغماز ہے چاہت میری

چھائی دل پہ تمھارے یہ کدورت میری
دیکے دل گیسوی شبرنگ کو شامت میری

دیکھنا ہر کہ قیامت مین گناہون کے سبب
کر رشتۂ ازلی ہو گئی الفت میری

آج مقتل مین وہ شمشیر لیے آتے ہین
دیدہ ہے کیا مرے اللہ مصیبت میری

غیریت رکھتی ہے اغیار سے غیرت میری
مر مٹے پر بھی ہے یہ شان یہ شوکت میری

کہ ملی جاتی ہے سب خاک مین حسرت میری
کمون کس طرح کہ ہے داب شریعت مانع

لب اعجاز پہ کس کے ہے شفاعت میری
زندہ در گور رقیب رشک سے ہو جاتے ہین

المدد المدد ای جرأت و ہمت میری
وہ بھی مجبور ہین دشمن بھی ہے شاکی مین بھی

پھیر لیتے ہین وہ منہ دیکھ کے صورت میری
کہ زیارت گہ عشاق ہے تربت میری

دیکھتا آنکھ سے ہون روز سیہ کیا کیا کچھ
ورنہ مین جانتا ہون جو ہے حقیقت میری

جائے فہمائش ناصح سے یہ ممکن ہی نہین
روندتے ہین جو کبھی آکے وہ تربت میری

ایک جا بیٹھنے دیتی نہین دم بھر مجھکو
اب کرین اوسکی مروت کہ مروت میری

دیکھنا تفرقہ پردازی گردون واقف — مین تڑپتا ہون کہین پر کہین حسرت میری

تضمین بر غزل والد خود حضرت آفی مرحوم

اینک شدہ بر فلک ای سرو قد غوغائی تو — جلوہ ای گلزار جنان پست ستا ز بالائی تو — دل ردہ بسر آہوی چین سر رشتۂ سودائی تو
ای عیسی معجز نفس شرمندہ لبہائی تو — بنگر کہ چون جان بیدہم دور از رخ زیبای تو

ایجان بصد دو دلان پر شادی رنج و الم — ای منکر عہد وفا اے بانی بیداد و ستم — ای موجد جور و جفا وی بانی ظلم و ستم
کیرم ندارے ایصنم با من سر مہر و کرم — شبہای من در کنج غم یاد مہ سیمای تو

ایجان ز عجز بیر پا سیکو بیت در دنہان — کا ہے نگاہ مہر کن بر حال زار بیکسان — از تفتۂ ہجر تاپی پرسی وصال از بیدلان
از حسرت دردنہان یارب چہ آرد بر زبان — چون می نگنجد در بیان حال غم شیدای تو

خوئی تو از لطف و غضب ہم گلشن و ہم خار من — ہر دم نگاہ مہر کین ہم عیش و ہم آزار من — ایجان من ایثار تو ای یار من دلدار من
ای دلربا عیار من وی سرو خوش رفتار من — کردآفتے در کار من قد قیامت زای تو

در دل لب جان پرورت فخر دو عالم افسرت — از بندگان من کمترت پندار کمتر چاکرت — گوئی کہ ریزم پیکرت گفتم کہ من قربان برت
گفتی کہ آیم در برت از تن چو بر دارم سرت — ایجان فدائی غیرت اینک سرم در پای تو

گر بیوفا گوید مرا آن فتنۂ آشوب جان | اندر رشہ والہ شود و آفی نماید غم عیان | در دل چہ فکر این و آن ہر شش ہمین مقطع خوان

آفی کہ در بزم جہان گردند روا ز ہمگنان | تا جان بود ای جان جان از دلبر ہر جائی تو

سعید - کلاش قابل دید - جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر شرق مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۴۵ سالہ - جناب صاحبزادہ صاحب شاگرد کسی کے نہیں ہیں - علم موسیقی میں مہارت کافی و مداخلت وافی ہے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہے - غزل طرح

شرکت عیش نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو شب فرقت شب وصلت میری
بھیس میں غیر کے ملتے ہیں وہ مجھسے یارب
شب فرقت سے ہو بدتر شب وصلت میری
رشک آتا ہے بہت اپنی محبت سے ہی تو
منہ نہ کعبے کو کرونگا یہ ہے نیت میری
کیا کہوں حال میں اپنا کہ عیاں راچہ بیان
نہ تو غیرت مری ایسی نہ طبیعت میری

یا تو اغیار کی ہو یا شب وصلت میری
نہیں معلوم اسے کتنی ہے الفت میری
میری ہو غیر کی اور غیر کی صورت میری
مانع وصل خیالی تو نہیں ہے کوئی
دل میں اپنے جو وہ رکھتے ہیں محبت میری
شب فرقت ہی بہت کہتی ہے مجھسے الفت
بے کہے خود ہی کہے دیتی ہے صورت میری
تم سے الفت ہی نہیں جب تو بھلا تم سے بھر

غیر کی ہے شب وصلت شب فرقت میری
اپنے دل میں جو وہ رکھتا ہے کدورت میری
جب ہی نکلے نہ کچھ ارمان مرے دل کا اگر
دشمن جان ہوئی پر انکی نزاکت میری
اب خدا چاہے تو بت کو نہیں چاہونگا کبھی
شب فرقت کا میں عاشق شب فرقت میری
غیر کو منہ تو لگائے میں لگاؤں تجھے منہ
غیر کیوں کرتے ہیں بیوجہ شکایت میری

میں سعید اور وہ کافر ہے بہم دونوں میں ضد | کونسی شکل سے ہو وصل کی صورت میری

شمشیر جنگ - تیغ نیام کلام رنگارنگ - خاص الامراء اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس عمر ۵۴ سالہ شاگرد جناب مولوی محمد عبدالغنی صاحب علیہ الرحمۃ مرحوم - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف غزل کبھی کبھی فرماتے ہیں - مرثیہ نگاری کا شوق بڑا ہے طبیعت کی یہ جودت ہے زبان کی یہ قوت ہے

غزل غیر طرح

ترے عشاق ہیں صورت میں سیرت دیکھنے والے
بہت کم ہیں مگر عاشق کی محنت دیکھنے والے
نہیں اے بخت برگشتہ رسائی اندنوں لیکن

وہی ہیں کچھ حقیقت میں حقیقت دیکھنے والے
نگاہ ناز سے ایما ہو صلت ہو کہ جان و دل
کبھی ہم ہی تھے انکی بزم خلوت دیکھنے والے

زمانہ میں بہت ہیں اپنی حالت دیکھنے والے
سراپا منتظر ہیں تیری جرأت دیکھنے والے
الٰہی کیا غضب ہے خنجر مژگان ابرو کو

تصویر صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ

تصویر صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب تخلص صفی برادر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

کبھی پر آزماتے ہین یہ طاقت دیکھنے والے
چھپاؤ لاکھ دردِ دل نہین چھپتا نہین چھپتا
تعجب مین کھڑے ہین میری صورت دیکھنے والے

مرا دل ہی کبھی آئینۂ رخسار جانان تھا
مریجان تار مجاتے ہین یہ حالت دیکھنے والے
بھلا موقع ہوا ای شمشیر جنگ اوس نگہ بخشش کا

بہت سے ہین ابھی اہل بصیرت دیکھنے والے
الٰہی اجنبی کیسا بنا ہون بزم جانان مین
کہ سارے مست بیٹھے ہین نخاوت دیکھنے والے

محمود - مائی کلام ظروف - شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادۂ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ خلف اکبر جناب صاحبزادۂ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر ۲۵ سالہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نہایت پابند شرع ہین جب کبھی غزل کہنے کا اتفاق ہوتا ہے حمد و نعت مین فرماتے ہین - یہ کلام تحریر ہے - یہ تصویر ہے - غزل غیر طرح -

کہاں محمود حمد حق ادا ہو
وہی ہو بیش عاقل مرد کامل
بجا باللہ کہتے ہین اوسی کو
نہو تیرے کرم کا گر اشارہ
پرستش کے وہی لائق ہی محمود

نبی نے جبکہ لا احصی کہا ہو
جو ہر دم شاغل ذکر خدا ہو
تری جو ذات مطلق مین فنا ہو
کسی کا بھی نہ حاصل مدعا ہو
ہو جبتک زندگی یاد خدا ہو

وہان کیا دخل شرک و مثل و تشبیہ
کرے ذکر الٰہی کا جو شیوہ
نہو گر جلوہ افگن نور تیرا
نظر تیری عنایت کی ہو جس پر

جو ذات پاک بے چون و چرا ہو
تو اوسکا طائر قسمت ہما ہو
تجلی مہ و خورشید کیا ہو
اگر ذرہ ہو خورشید سما ہو

صفی - واقف نکات جلی و خفی - جناب صاحبزادۂ محمد صفی اللہ خان صاحب بہادر الملقب بہ سید القیوم ابن حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر صبور عمر ۲۸ سالہ صاحب دیوان شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکہنوی سلمہ اللہ القوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مرادآبادی کے مرید ہین شعر خوب فرماتے ہین انکی شاعری کا رنگ ڈھنگ سب سے جدا ہے مصرع مصرع دم تیغ ادا ہے - حسن سیرت کا کیا کہنا صورت شباب خود گواہ ہی - غزل غیر طرح

شرم عصیان سے یہی چاہتا ہو دل میرا
کام آسان تمہارا ہے تو مشکل میرا
ٹھوکرونمین ہی یہ پامال رہا کرتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے تجھے دیکھتے ہی دل میرا
رنگ اوڑاتی ہی دگردش گل تر مین کسکی

عکس ہی آئنہ مین ہو نہ مقابل میرا
تیرگی بخت کی رونے سے کہین جاتی ہی
ہاتہہ مین آپنے رکہنا نہ کبھی دل میرا
کہو گیا ہاتھ سے مٹ مٹ کے جو دیکھی شوخی
حال ہانگ پر پرواز عنا دل میرا

اک نہین رہ ہی کئی عرض تمنا کا جواب
یہ پلید آنکھہ مین تل بہی ہوا تل میرا
پہوٹ بہتا ہے وہین آبلہ آسا اے یاس
بنگیا اوس کا ہر اک نقش قدم دل میرا
ہے زمین کوچۂ جانان کی تہ سرا فت خیز

اوڑھ کے جو دانہ پڑا اوسمیں بنا دل میرا
دلبری کا اوسے دعویٰ ہے جاناں زیکا

دیکھا وبت نہ گرانا کہیں نظروں سے اسے
دلربا دلپہ فدا اوسپہ فدا دل میرا

حاملِ ہوش اوٹھالے نہ کوئی دل میرا
تہ و بالا ہی رہا گردِ کدورت کے سبب

صورتِ شیشۂ ساعت ہی صفیٔ دل میرا

رفیق - کشافِ مضامینِ دقیق جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر خلف اصغر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۱ھ ہجری میں تولد ہوئے ہیں کتب تواریخ وغیرہ سے نہایت شوق ہی اور علم سیر کا شوق اس سے ہی مافوق ہے کبھی کبھی غزل فرماتے ہیں اس پر ستم ڈہاتے ہیں کیا کہنا کیا طبیعت ہے ترہ براں یہ صورت ہے - غزل غیر طرح

ذرا بُرقع اوٹھادیں اپنی صورت دیکھنے والے
ہمیشہ سے ہیں ہم ہی اچھی صورت دیکھنے والے
سنائینگے وہ اپنا قصۂ غم وصل کی شب میں
ذرا میں تامرِ جاتے ہیں بحث دیکھنے والے

کرینگے حسن کی سب اوسکی شہرت دیکھنے والے
برہمن دیکھ لیں تصویر تیری گرتِ کافر
ملینگے آپ سے جسوقت فرقت دیکھنے والے
رہیں قائم رفیق اپنے رئیس ٹونک تا محشر

حسین دیکھے بہت ہمنے نہ دیکھا آپسا کوئی
تو صورت تو ڈرکر ہوں تیری صورت دیکھنے والے
چھپائے لاکہ دل میں پر چھپائے نہیں چھپتی
یہی ہیں صورتِ انساں میں سیرت دیکھنے والے

شرر - شاعر نامور جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر شرف مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۶ھ ہجری میں تولد ہوئے ہیں چنانچہ مولف نے حسب ایمائے پدر بزرگوار مولود مسعود اسم تاریخی - عبدالشکور خان تجویز کیا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ہے

یافت عبدالرحیم خانِ شرف
پور خوش رو بسان بدرِ دوجا
فکرِ تاریخ آبرو جو نمود
گفت ہاتف کہ - اعظم الامرا

پھر جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق بہم پہنچائی خط خوبانِ شہر انکے خط کے روبرو گرد ہے - خطاطانِ مشاق کا دم انکے سامنے سرد ہے فی الواقع اہل خاندان میں ایسا خوشنویس خوش قلم کوئی نہیں ہوا نہ ہے علی ہذا القیاس رنگ سخن کا بھی یہی ڈہنگ ہے جسکے طرز کلام سے فکر شعرا دنگ ہے سبحان اللہ کیا طبیعت ہے ماشاء اللہ کیا صورت ہے - مصرع - خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے - غزل طرح

تصویر صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب نشتر خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب ثاقب ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب ابن جناب الہ دیہ صاحب جنت آرامگاہ

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

اب حجاب نگہ شوق ہے غفلت میری
آس ٹوٹی ہے بندہا جائے ہمت میری
عشق نے تفرقہ ڈالا ہے بہم فرقت مین
ابھی چھپ جائین جو آجائے طبیعت میری
ان وفاؤن پہ بھے وہم و گمان ہوتے ہین
یہی ارمان یہی چاہت یہی حسرت میری
ہر جگہ ایک ہی صورت کے ہین سو سو پردے
تم ہو بے پردہ تو پردہ مین ہے وحشت میری
کہین بڑھ کر ہے نزاکت سے نقاہت میری
کہین مین ہون کہین دل ہے کہین حسرت میری
میری بگڑی ہوئی صورت ہے خرابی کا بناؤ
انکو ویسا نہ بنا دے کہین الفت میری
دل مین آکر بھی نہ آیا تمھین انداز وفا
سو طرح ایک ہی پردے مین ہے خلوت میری
دل ہی لیجے کچھ تو دم رخصت میری
نیچی نظرین بھی چرانی نہین مروت میری
گو تصور مین وہ بے پردہ ہین میرے آگے
غم کی تصویر ہے اتری ہوئی صورت میری
تم اگر چاہو تو سب کچھ ہے نہین کچھ بھی نہین
رہ گئے آنکھون ہی سیکھی نہ مروت میری
وہی چالین ہین کسی فتنہ دوران کی شتر ر
اہل محشر پہ بھی بھاری ہے قیامت میری

غزل غیر طرح

ہے برق طور یا دلِ شوریدہ سر مین ہے
آنسو و اشک حلقہ چشم ان تر مین ہے
پہیا ہے حسرتون نے دلِ پایمال کو
ثابت ہوا کہ ریگ رواں تک سفر مین ہے
مین جانتا ہون لاکھ چھپائین دل و جگر
کیا برق کی چمک سے زخم جگر مین ہے
کشتی ہے چشمِ یار کہ جلاد ہون مگر
لغزش چھپی ہوئی ہے قدم راہبر مین ہے
پہنچے گا خط شوق سے پہلے پیام وصل
شوخی تری نگاہ کی میری نظر مین ہے
شامل یہ جب سے فیض دعائے سحر مین ہے
مستی غراب اسکی تری رہگذر مین ہے
دھرے ارتہا رہا ہے جو اسکے دل سے
ناوک نگاہ ناز کا میری نظر مین ہے
لا انتہا ہے نشۂ جام مے شباب
تم کا بھی چھلکا سے پائی نظر مین ہے
دیتا ہے کچھ شتاب روی کا مری پتہ
چلتی ہوئی زبان مین نامہ بر مین ہے
فرقت مین جوش مجلس ماتم نظر مین ہے
حاصل فغان کو بھی یہ عنقا اثر مین ہے
قابل نہین قیام کے یہ دل سرائے دہر
ناسور سم بھی پہلوئی زخم جگر مین ہے
حد سے گذر گئی ہین جو یان بیقراریان
بیدرد سب سرور چشم تغافل اثر مین ہے
یہ رعب و داب کوچۂ قاتل کا دیکھنا
پس ماندہ جو نشان قدم رہگذر مین ہے
ہوتے ہین آب آب بتان جہان کے دل
وہ دردِ جانگداز کلام شتر مین ہے

چھپانا خار رہتا راز نہان کا
دل الجھا ہے کسی سے راز دان کا
جگر تک چین گیا ہے لذہ دان کا
خدا حافظ مرے راز نہان کا
شب فرقت خیال اہل جان جان کا
بہت اور دل بہت ناتوان کا
بنا چلہ مرے وہم و گمان کا
اوٹھا نا اور اس بار گران کا

سلام اہل ورکو بنا دور کے ہے / جہان ہو بار خاطر پاسبان کا
اونہین آمادہ کرتا ہون پے قتل / کہ جنکو شوق ہے خود امتحان کا
دکھتے ہین کہ دل پر کیجے جبر / نیا سوجھا ہے پہلو امتحان کا
ستم در پردہ ڈھائے خوش قدرون نے / عبث جھنڈا گڑا ہے نام آسمان کا
وہ اپنی چشم گویا پر ہین نازان / نگاہین کام دیتی ہین زبان کا
بیستر ہوا اگر انکار سے وصل / تو ہم منہ چوم لین جھوٹی زبان کا

اوسے کیون نوق ہے اہل وفا پر / کہ دشمن دوست ہو ایسا گمان کا
برا تھم ستم کے اور رہ گئے اوٹھا / جنازہ درد تھا مجھ ناتوان کا
مین دل کو روکتا ہون پر نظر کو / ہے ارمان روز جانے امتحان کا
عیان ہے گفتگو سے بدگمانی / کہ دل لیتے ہو میرے رازدان کا
ستم ایجاد یان ترک ستم ہین / گمان بد ہے حصہ بدگمان کا
مقرر کا نہین اونکے پڑا ہے / شتر زنقرہ قینچی زبان کا

عاشق - لائق و فائق جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر رامپور حضور پرنور دام اقبالہ ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر شرق مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور صاحب دیوان شاگرد حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ١٢٩٤؁ہجری مین تولد ہوئے مین بہت فرخ مادہ تاریخ ولادت ہے یہ سجع ہے - احمد سعید ابن محمد سعید خان - صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا کتب درسیہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو منشی نیاز علیخانصاحب سے حاصل کیا بعد ازان حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی سے وقتاً فوقتاً غزلیات پر اصلاح لیکر فن شاعری مین استعداد بہم پہنچائی - ماشاءاللہ غزل مین چوچلا لکھنا انکا حصہ ہے بنابر ناظرین انکی غزل مع شبیہ درج تذکرہ ہے - شبیہ کشی مین اوستادین تصویر کی رنگ آمیزین رشک بہزاد ہین - غزل طرح

اوسے کس طور سے ہوجائے محبت میری
یون ہو دشمن سے گریزان شب فرقت میری
نہ تو قسمت ہی مین ملنا تو ہے کوشش بیکار
آپکے اغیار ہی کرتے ہین زیارت میری
ہے مرے دعوئ الفت پہ یہ سوائی دلیل
رنج فرقت نے بدلدی ہے یہ صورت میری
تو نے پیمان رفا غیر سے جو باندھا ہے
آج وہ پوچھتے پھرتے ہین جو تربت میری

یہ تمنا ہی جو سمجھو تو ہے وحشت میری
دیکھ اسبات مین اک عشق کا پہلو ہے نہان
نہ تمہاری کوئی غفلت ہے نہ غفلت میری
غیر پامال کرین اس لئے الطاف ہین یہ
کچھ نہین ہون تو یہ ہین ہو گئی شہرت میری
سخت جان وہ ہون کہ کسی شکل نہین آتی ہے موت
ورنہ اوس سے کمزور نہین عشق مین ہمت میری
یہ بُری شکل ہی کام آئی کہ آج آئینہ مین

آئی صحبت کے مری آئین ہی غیرت میری
تو نکرنا کہین اعدا سے شکایت میری
اللہ اللہ مرے عشق و وفا کا شہرہ
اپنے کوچہ مین بناتے ہین جو تربت میری
میری تصویر کا دعویٰ ہے جا انکو مجھ پر
ہے تری تیغ کے قبضہ مین شہادت میری
کیا کوئی تازہ ستم بعد فنا یاد آیا
ہنس پڑے دیکھ کے بیساختہ صورت میری

تصویر صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب تخلص عاشق خلف اکبر صاحبزادہ محمد سعید خان بہادر

تصویر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب مرحوم و ہمشیرزادہ و داماد حضور پرنور والی ٹونک

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

لیکے دشمن کو وہ آجائیں دہن تو کیا ہو
پیٹ بھر جائیگا بھرتی نہیں نیت میری
وصل کیا خاک ہو تدبیر جب الٹی پڑ جائے
بات رکھ لے وہ اگر روز قیامت میری
اب نہ چھیڑو کہ مجھے رنج میں کچھ ہوش نہیں
خاک مقبول ہو پھر سچ تو ہے طاعت میری
غیر او حسرت خونناب فشانی تو یہ
اس بھری بزم میں دیکھے کوئی خلوت میری
تم مجھے پیار کرو اور محبت سے ہٹو

نہ بتانا نہ بتانا کہیں تربت میری
دل لو لے دم میں یہاں شوق تو ہاں دامنگیر
لو پسند آئی تو کیا چیز کہ منت میری
لیکے دشمن سے اوسے جلد کہیں چاک کرو
بس کہ مرے دل ہی میں ہنسے وہ شکایت میری
نہیں ملتا ہی مری عرض تمنا کا جواب
کیا ہوں میں بھی یہ تاثیر محبت میری
نہ پڑھو فاتحہ یہ سب ہیں شہیدان وفا
ابھی آجائیگی مجھپہ ہی طبیعت میری

یہ بھی کچھ ساغر و مینا و سبو ہے ساقی
پھر نہو وصل یہ تقدیر یہ قسمت میری
میں نہ چاہوں کبھی بیداد کا بدلا ہرگز
آگئی آپکی تصویر میں حیرت میری
نہ لگے دل تو ہر اک کام بگڑ جاتا ہے
چپ شب وصل میں تکتے ہیں مع صورت میری
جس سے کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہے یہاں
آپ ہر قبر ہی کو جانئے تربت میری
ہو کے عاشق نہ کہیں صدمۂ جانکاہ سہوں
ایخدا مجھپہ ہی آجائے طبیعت میری

احسان۔ تخلص جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر ہمشیرزادہ و خویش حضور انور دام اقبالہ خلف الرشید فخر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر صفدر جنگ مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مورث اعلی ریاست ٹونک۔ شاگرد رشید جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق۔ مولف نے تاریخ ولادت صاحبزادہ صاحب موصوف یہ کہی ہے

بشکوی سردار والا نژاد — شہ احسان اللہ کہ پور نژاد
چو کردم بر و فکر تاریخ سال — کہ ماند بعالم بطور مثال
بیکصبح دو گفت تاریخ آن — بلند اختر و اشرف خاندان

انکے کلام کا یہ رنگ ہے۔ تصویر کا یہ ڈھنگ ہے۔ غزل طرح

تو زمانے کو خدا بانٹ دے قسمت میری
بس یہی مجھکو کہ تم پر ہے طبیعت میری
دل مضطر کو ہو تسکین یہ ممکن ہی نہیں
ہنسنے سے چونک گئے وہ تو گئی ہمت میری

دیکھتا ہوں کہ جتانکو ہے شکایت میری
کچھ تو ہے ملنے نہ ملنے کی نہیں تہ پیدا
تم سے بے چین جو آئے نہ طبیعت میری
رنج سے میرے بہت رنج اوٹھانے ہونگے

غیر میں کیا کہوں تم جو ہے حالت میری
لطف دیتی ہے مجھے غم محبت میری
خواب میں ہائے بتانا وہ محبت تیری
نہ مکدر کرے اور نہ کو کدورت میری

ہی رسائی بھی جہاں شکل حصولِ مطلب
یون نہیں کہتے ہیں کہ ملین وہ محبت میری
یونتو ہر حال مین ہے خاطر دشمن پہ نظر

آئی اور آئی کہاں ہائی طبیعت میری
اب سنبھالے سے تمہارے ہی سنبھلیں گے کبھی
امتحان کے لئے ہوتی ہے مروت میری
کام آجائیگی اک روز یہ شہرت میری

بیوفائی کہین بنجائے نہ ہمین ہے یہ ڈر
اپنے وعدہ پہ وہ لیتے ہیں ضمانت میری
مفت بدنام نہین ہوتی ہین جتائین احسان

حنیف ۔ مخزن مضامین لطیف جناب صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر خلف شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ابن جناب صاحبزادہ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر میرو عمر ۲۴ سالہ شاگرد حضرت تسبمل مضطر خیرآبادی ۔ اچھی طبیعت ہے اسپر یہ صورت ہے   غزل غیر طرح

ہمین ہین ناتوان عشق صورت دیکھنے والے
قیامت مین تو لاکھون ہونگے صورت دیکھنے والے
ہمارا دل نہ دیکھین اسکا ایسا مول ہی کیا ہی
ذرا شکل اپنی دیکھین میری صورت دیکھنے والے
ذرا ہشیار اے دل آج تیرا امتحان لین گے
کئے ہین بند آنکھین تیری صورت دیکھنے والے
مری رسم وفا کا نام کیا دہرنے کو آئے ہین

ادہر تو دیکھ لو اپنی نزاکت دیکھنے والے
یہ شغل خود نمائی پھر سہی پہلے یہان آکر
اگر دیکھین تو دیکھین اپنی ہمت دیکھنے والے
یہ دونون کان کہتے ہیں تیری باتین سننے والے ہین
محبت مین تماشائی محبت دیکھنے والے
تماشا میری حیرت نے دکھایا آئنہ بنکر
ذرا عادت تو دیکھین اپنی عادت دیکھنے والے
حنیف ایسے کہاں نکلے آپ صورت دیکھنے والے

رقیب وعدہ دیدار کا وہ کون موقع ہو
ہمارا حال دیکھین اپنی صورت دیکھنے والے
وہ بولے نامہ بر سے آئنہ دیکر کہ یہ لیجا
یہ دونون دیدہ تر تیری صورت دیکھنے والے
تجھے دیکھا تو اب کچھ دیکھنے کو جی نہین ہوتا
مرا منہ تک رہے ہین اپنی صورت دیکھنے والے
وہ کہتے ہین تقاضہ حیرت دیدار کا سنکر

وفا ۔ فصاحت انتما جناب صاحبزادہ محمد حسن خانصاحب بہادر خلف صغر خاص الامرا اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ ابن جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان ۔ شاگرد جناب سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی جلیل صدر ریاست ٹونک تلمیذ مولف ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۳۰۸ ہجری مین تولد ہوئے ہین انکی تصنیف سے دو دیوان ہین ایک بزبان فارسی دوم بزبان اُردو شعر گوئی مین پختکار ہین یہ انکے اشعار مین تصویر سے ظاہر فراست ہے دیکھئے یہ صورت ہے ۔   غزل غیر طرح

یہ کیا کہا کہ جا ئیے ایسا نہین ہون مین

انداز کہہ رہا ہے اچھوتا نہین ہون مین

ہان ہان فرو تو پاک ہی الفت مین ہے مگر

صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان تخلص شمیم نبیرہ حضرت نواب زیرالدولہ بہادر ریاست ٹونک

انسان ہون حضور فرشتا نہین ہون مین
پیدا ہوا ہون خاک اڑانے کے واسطے
بھی ہی کیا یہ ناز کسیکا نہین ہون مین
ملتا ہون تم سے خاک مین ملنے کے واسطے
ور پر پڑا ہی رہنے دو پروا نہین ہو نہین
میرا عدم وجود سراپا خیال ہے
اوس چلبل نظر کا اشارا نہین ہو نہین
یہ سب سہی کہ مجھپہ بھی اوٹھتی ہین انگلیان
آ جاؤن جُل مین آپکی ایسا نہین ہون مین
کیون دل کے ساتھ مجھکو ملاتے ہو خاک مین

مین تو وہی ہون پر مری حالت نہین ہی وہ
جھونکا اگرچہ بادِ صبا کا نہین ہون مین
تم ایک بوسہ دیکے ادگتے ہو لاکہ بار
گرنے کی جستجو ہے سنبھلتا نہین ہون مین
بالکل غلط گمان ہی بیجا خیال ہے
ہون اسطرح جہان مین کہ گویا نہین ہون مین
وہ عہد توڑتے ہین تو کہتا ہی اون سے عہد
لیکن تمہاری طرح تو رسوا نہین ہون مین
مین دیکھتا ہون دیکھنے دیتا نہین تمہین
ملنے کی آس آس کا نقشا نہین ہون مین
کیا کہہ رہا ہی کچھ بھی سمجھتا نہین ہون مین

کس سے چھین پڑے ہوا جذبا نہین ہو نہین
بزم جہان سے وحشت اوٹھاتی ہے کیون مجھے
دل دیکے ایکبار ادگھتا نہین ہون مین
کیا فائدہ ہے مجھکو اوٹھاتے ہو کس لئے
دم ہو کا کرون حضور سے ایسا نہین ہون مین
دل کہہ رہا ہے غم سے نہ رکھہ مجھکو بیقرار
کیون توڑتے ہو مجھکو کھلونا نہین ہون مین
الفت کبھی جتاؤن تو ملتا ہے یہ جواب
پھر کیا ہون گر حضور کا پروا نہین ہون مین
کرتا ہون عرض حال تو کہتے ہین وہ وفا

شمیم ۔ ہمزبان نسیم جناب صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب مرحوم نواسہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر تخمیناً ۲۵ سالہ - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف شعر بہت کم فرماتے ہین بخاطر احباب گاہ گاہ کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ رنگ طبیعت ہے یہ تصویر کی صورت ہے - غزل غیر طرح

چمن بگل ہو قمری نغمہ زن بلبل غزلخوان ہو
تر اسکو بیکلی کو ماہ گل گل شمع سوزان ہو
سنوار و زلف کو اپنی دکھاؤ حسن جوبن کا

گلستان مین تیرے سر ہون ہم بغل وہ جان جانان ہو
ہمین بھی وصل جانانکی ہوائین اب تو آتی ہین
کبھی تو وطن اپنی بھی بخاطر پریشان ہو
شمیم اذ پیر مین محتسب نادم پشیمان ہو

ہوئے وہ پھول کہ ساقی پیالے پھولے تر گلشن
نہ میخانہ وا ہو جشن جمشیدی کا سامان ہو
اتنی ساعد جانان گلے کا ہار ہو جائے

صابر ۔ بانواع سخن قادر جناب صاحبزادہ محمد ابو بخان صاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد ایمان خانصاحب و داماد و برادر زادہ اشرف الامرا ابو القاسم الملک جناب صاحبزادہ محمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ عمر تخمیناً ۲۳ سالہ شاگرد ولف - صاحبزادہ صاحب موصوف گاہ گاہ شعر فرماتے ہین یہ انکا کلام نتائج افکار ہے

کم نگاہی سے تری ہو گئی شہرت میری
منہ چھپانے سے ترے کھل گئی الفت میری
روز وصلت سے جو بدلی شب فرقت میری

آئین وہ خیر سے جائے یہ مصیبت میری
آپ ہی حضرت دل ہین کوئی طرفہ معجون
پاس عصمت سے رہے دہر مین عزت میری
خاکہ دشمن کا اوڑا تا نہین اسوجہ سے مین
تیغ قاتل کی زبان پر ہی شہادت میری

راتدن یار کا رہتا ہی تصور ان مین
آپکی مہر سے اچھی ہی طبیعت میری
چال کیون بھولے نہ کوا جو چلے ہنس کی چال
قد آدم ہی مجسم یہ کدورت میری
وصف جس منہ سے کیے رہ کرتے تھے مرا اصحاب

کیون کرین لوگ نہ آنکھونکی یارت میری
پاس آنے سے مرے آپکو آتی ہی جو عار
غیر اوڑا سکتا ہی کب طرز محبت میری
کیون لگا کر مین لہو جا کے شہیدونمین ملون
اب وہی منہ سے وہ کرتے ہین شکایت میری

آفسر۔ سرتاج فرق اقبال برتر جناب صاحبزادہ **محمد عبدالرحمٰن خانصاحب** کرنیل خلف اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ابن اما حضرت امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ۔ عمر تخمیناً ۱۴ سالہ شاگرد مولف۔ کبھی کبھی حسب استدعای بعض بعض احباب شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہی ورنہ مدتون شعر و سخن کی طرف ملتفت ہی نہین ہوتے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ کلام پر تنویر ہے یہ شباب کی تصویر ہے۔ غزل طرح

تم جو بدلے تو بدل جائیگی حالت میری
شرم تیری تجھے اور مجھکو مروت میری
کیون شب وصل پریشان ہو ذرا دیکھو تو
ای بتو جائیگی تم سے نہ مصیبت میری
دیکھہ کر دیگی یہ بدنام جہان دونون کو
آپکو پھر اسی منہ پر ہے محبت میری

غم سے کچھ اور ہی ہو جائیگی صورت میری
زلف کی یاد کسی کی نہین آتی ہی اگر
مین وہی ہون ہی صورت وہی سیرت میری
نامہ بر تجھ سے جو خط لیکے گیا چاک ادس نے
دشمنی تیری تجھے مجھکو مروت میری
دیکھکر مجھکو وہ حیران ہوا ای افسر

مانع وصل ہی دو دونکو شب خلوت مین
کیون پریشان ہوئی جاتی ہی طبیعت میری
جز خدا کوئی نہ ٹالیگا بلا یہ سر سے
میری تقدیر یہ لکھا مرا قسمت میری
شکوہ جور پہ ہر بار یہ کہنا ادن کا
آئنہ ہوگئی ادس شوخ پہ حیرت میری

رنگین۔ مضامین آفرین جناب صاحبزادہ **محمد عبداللطیف خانصاحب** خلف جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان بہادر مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۹۰ہجری ہی اولاً صاحبزادہ صاحب نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر اکتساب فن شاعری کا شوق کیا چند روز کی مشق مین اس فن کو بھی حضرت استد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کر لیا یہ نتیجہ طبع ہی صورت کی یہ وضع ہی۔

قائم اک شکل پہ کیونکر ہو طبیعت میری
موت نے کی شب غم آکے عیادت میری

شان ہی قتل و ذلت ہی محبت میری
ذلتین دیجیے محفل مین نہ دیکر دشنام

اوس سے دیکھی نہ گئی جبکہ اذیت میری
پاس الفت ہی تو کچھہ کیجیے عزت میری

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق شرف الامرا عمدة الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ

مطبع مفید عام آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شہید خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر

عشق کیا شے ہے سمجھ مین نہین آتا کچھ بھی
ورنہ جو شکل ہو تو نکل وہی صورت میری

حسن کیا چیز ہے جسپہ ہو طبیعت میری
عہد طفلی مین یہ کہتی ہے کسیکی شوخی

دلکشی ان مین خدا جانے یہ ایسی کیون ہے
شعلہ بن جائیگی اک روز شرارت میری

دم عیسی کا اثر رکھتے ہین نالے رنگین
عشق سے دہر مین قائم ہے کرامت میری

شیدا۔ مذاق انتما جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جنرل اشاذ ظفر پیکر حضور پر نور دام اقبالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۷۶ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑھکر خط نستعلیق کی مشق کی اور خط عربی کی اصلاح جناب مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس خط عربی شاگرد رشید حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری سے لی۔ حسب فرمائش بعض احبای صادق الوداد کبھی شعر بھی فرما لیتے ہین اچھی طبیعت ہے یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے۔ یہ صورت تصویر تنویر ہے۔

نقش تسخیر حسینان ہوئی تربت میری
کی خبر کس نے بتادی شب فرقت میری

ایسے ویسون کی سنون کس لیے ایسی ویسی
پونہچی کس شان پہ ہے شان محبت میری

بعد مرنے کے کھلی سب پہ محبت میری
ماہ کاغذ کی ہے آہیشہ سبے ممکن ہی نہین

ایسی کیا اوڑ گئی دنیا سے ہے غیرت میری
پونہچا اون تک ہے مرا تذکرہ دہن رسا

رنج و غم مین ہوئی ساتھی مری غیرت میری
اشک خطا ونکا مٹائے یہ ہے غفلت میری

چمکا کس اوج پہ ہے اختر حسن دلدار
چل گئی چال رسائی کی بلاغت میری

اونکی زلفون کی طرح دل ہے پریشان شیدا
ایک آفت ہے بلائے شب ہجران میری

سحر۔ سحر اثر جناب صاحبزادہ محمد شفیع خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۳۰۰ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑھکر دیگر فنون مثل شناخت و ساخت کبوتران پری پرواز و مرغان جنگ باز وغیرہ وغیرہ کما حقہ حاصل کیے۔ شعر اردو کم کہتے ہین بھاکا زبان مین اچھی مداخلت رکھتے ہین چنانچہ یہ رنگ طبیعت سے

ٹھمری راگنی تلک کامود

آستائی شروع تال تیسری سے

پیا بن تڑپت ہون دن رتیان

انترہ خالی تال سے

اون بن جیا گھبراوے چین نہین آوے - کاسے کہون مین سکھی ری اپنے من کی بتیان

انترہ خالی تال سے

نس اندھیاری کاری جیارا دراوے - سحر پیا پردیس سدھارے - جا ی کھو کوئی اتنی ع جوا -
دھرکت ہین موری چھتیان

ٹھمری

آستائی شروع خالی تال سے

جاؤ جی ستیان تم نپٹ اناری رے | باتین نہ بناؤ بھولی بھولی پیاری پیاری رے

انترہ خالی تال سے

پیت کی ریت تم سمجھت نا ہین | سگرو جتن کر مین ہاری ہاری رے

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم کاہو کی نہ مانو | سب سکھیان سمجھائین نیاری نیاری رے

ہوری

آستائی شروع خالی تال سے

موری رنگ سے بھجوے ڈاری سگری چندر

شروع تال سم سے

لیسو چل تمے کیوا ایسو ناتھی جانت - تمکو شیام سندر

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم سے موری نہ کھیلون - جات رہے اجی دیکھو مورے مندر

ملار

آستائی شروع خالی تال سے

آئی گھٹا جھوم ات پیاری پیاری | کاری کاری بادل چھائے چمکے رات نیاری نیاری

تصویر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو خلف اصغر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فو

انترہ خالی تال سے

ہا ہا کہات وا کے پَینان پرت ہون - بار بار وا کی منتی کرت ہون

انترہ خالی تال سے

سحر پیا موری مانت ناہین - تو ہی سکہی سمجھاری جاری -

آرزو - خوش گفتگو جناب صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب عرف چُھٹن صاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر مرحوم جنرل فوج ظفر موج حضور پُرنور دام اقبالہ - صاحبزادہ صاحب ممدوح ۱۲۸۰ ہجری مین تولد ہوئے ہین - صاحبزادہ صاحب موصوف نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر شعر و سخن کیطرف توجہ کی چند روز مین کیا سے کیا ہو گئے انکا ایک دیوان مکمل موجود ہے مگر ابتک انطباع مفقود ہی کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈہنگ ہی

غزل طرح

روز افزون ہے ستم پر بھی محبت میری
چل گئی چال کسی ان جو نقاہت میری
تا قیامت جو نہ بر آئے وہ ہی میری مراد
خود ٹوٹی ہی عزیزو مجھے چاہت میری
درد اوٹھتا ہی تو پہلو مین یہ دل بیٹھتا ہے
قابل داد ہے مانی یہ نقاہت میری

بردباری نے بگاڑی ہی یہ عادت میری
گوشۂ دل مین جو بیٹھا تو نہ نکلا باہر
حشر تک جو کہ نہ نکلے وہ ہی حسرت میری
ہون وہ غم دوست رہا وصل کے دن بہی خیال
اور گہٹتا ہے تو بڑہتی ہی نقاہت میری
روز سنتے ہین مکرر مری تقریر کو وہ

تیرے قدمون سے کبہی سر نہ اوٹہانے دیگی
او کماندار بنا تیر بہی حسرت میری
دل سے اوس یوسفِ ثانی کا نہین جاتا عشق
آج کس جا پہ رہیگی شبِ فرقت میری
ساتہہ تصویر کے مین خود بہی کہنچا جاتا ہون
نقش تسخیر ہے ای آرزو لکنت میری

اشرف برادرزادہ حضرت شرف جناب صاحبزادہ اشرف احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان صاحبزادہ صاحب موصوف آخر ۱۲۸۵ ہجری مین تولد ہوئے ہین چنانچہ مولف نے حسب ایما سے پدر بزرگوار مولود مسعود - اشرف احمد خان ۱۲۸۵ اسم تاریخی تجویز کیا انہون نے درسی کتابین مولف سے پڑہکر چند روز مشق سخن کی یہ نتیجہ طبع کی صورت ہی - غزل طرح

ایکدم وہ جو خبر لین شبِ فرقت میری
اتنو رحمت سے بدل جائیگی زحمت میری

آہنہ آہنہ آنسوؤن کیون رہ گئے یہ حسرت میری
دل سے ہی دل کو جو اک اوس سے محبت اب

منفعل ہی جو گنہ ہو نہ پہ ندامت میری
بڑہ گیا رنج تر اگہٹ گئی الفت میری

ہاتھ وہ رکھکے کمر پر نہیں کرتے ہیں خرام
صبح عشرت سے ہے بڑھکر شب وصلت میری

روپ بدلے ہوئے پھرتی ہے نقاہت میری
ایک مدت سے میں زندان الم میں ہوں اسیر

اختر بخت چمک پر ہے برنگ خورشید
خیر سے آکے بڑھائے کوئی منت میری

آئی اشرف رخ گلرنگ کی جو دل میں یاد
کھل گئی صورت گل ار طبیعت میری

ظہور - کلامش نور علیٰ نور جناب صاحبزادہ ظہور احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۹۳ ہجری میں تولد ہوئے ہیں انہوں نے ابتدائی کتابیں مولف سے پڑھکر شعر گوئی کیطرف توجہ کی مگر گاہے ماہے شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ انکا کلام فصاحت انضمام ہے - غزل طرح

کہتے ہیں ضعف میں وہ دیکھکے حالت میری
خیرخواہوں پہ مصیبت ہے مصیبت میری
توبہ توبہ یہ کوئی قبلۂ حاجات ہیں بت
کس قیامت کی بلاخیز ہے شامت میری

آپنے خوب اوڑائی ہے نزاکت میری
جیسے کو تیسا زمانے میں ہے مشہور مثل
بندہ رکھیگا وہ اللہ نہ حاجت میری
بولے شوخی سے یہ ریش جو کھائے انہیں

جگر و دل پہ مرے آگئی آفت میری
جھوٹ وعدہ ہے ترا جھوٹی ہے منت میری
یان ہے دم عشق قد و گیسوی جانان سے طرف
تو کہنے پری کیا ہے کہاں اوس میں شرارت میری

لوگ کرتا ہے سفارش دل برگشتہ ظہور
مدعی دیتا ہے خود آکے ضمانت میری

عیش - کلامش چون عیش جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۹۶ ہجری میں تولد ہوئے ہیں شاعری میں حافظ عالمگیر خان کیفؔ کے شاگرد ہیں - یہ طرز کلام ہے - غزل طرح

روز کمبخت بدلدیتی ہے حالت میری
اوسنکے جاتے ہی نزع جاتی ہے طاقت میری
اک تری زلف کے اندہیر نے دور اتنی کیں
میں اثر وہ کہ نکلتی ہے محبت میری
بنکے آنسو شب غم دل سے لہو ہی نکلا
کہنے کی کون ہے وہ کیا ہے شکایت میری

یہ فلک ہے کہ زمانہ ہے کہ قسمت میری
میری الفت سے ترے ظلم کا جی بڑھتا ہے
ہے شب وصل عدو کی شب فرقت میری
سو بلاؤں کا نزول ایک دل زار یہ ہے
کس برے وقت میں تنہا رہی حسرت میری
سو نہ لے تو سحر ہوتے ہی اوٹھتے ہیں عیشؔ

وہ مجھے رنج کی تصویر بنا جاتے ہیں
اور ترے ظلم سے گھٹتی نہیں الفت میری
تو بشر وہ کہ ترا ظلم ہی کار آمد ہے
رشک اغیار ترے جور مصیبت میری
تم نے کیون ہاں لیا کیون تمہیں باور آیا
حشر کی نیند مگر سوئی ہے قسمت میری

تصویر صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ ایوب خانصاحب ابن صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد امان خانصاحب

منطبعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ عبدالحمید خان خلف صاحبزادہ عبدالجبار خان مرحوم بن صاحبزادہ محمد بخت بلند خان مغفور

یاس۔ براعت اساس جناب صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب خلفِ اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب صابر ابن جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب ابن خانصاحب بخشی محمد زمان خان شاگرد مولف عمر تخمینا ہفتدہ سالہ۔ کتب درسیہ مولف سے پڑھکر آجکل محکمۂ فوجداری کی کارروائی سیکھتے ہیں۔ شعر گاہے ماہے کہتے ہیں یہ طرز تقریر اور یہ تصویر ہے۔ غزل طرح

عشق میں ناصح ناداں یہ شکایت میری
وہ بھی دیکھے کبھی یارب یہیں صورت میری
میں ہی تو جاتا ہوں اغیار سے ملنے ہر شب
اپنے مطلب کی ہی ہشیار یہ وحشت میری
آپ روپوش ہوگیا کہ جہاں ہی پنہاں
بہر خاک ہو گیا خاک یہ تربت میری

تری عادت ہی تری میری طبیعت میری
دیں وہ کاندہا مری میت کو یہ امید نہیں
تم ہی تو کرتے ہو ہر روز شکایت میری
بعد مردن بھی رہا ساتھ مرے تربت میں
میری آنکھوں سے بہی صدمہ ہی صورت میری
فرط شادی سے کہیں جان نہ نکلے شبِ وصل

آج جسطرح میں تکتا ہوں کسی کی صورت
جیتے جی جب نہ نکالی کوئی حسرت میری
دل ٹھہرتا نہیں اس در کے سوا او کہیں
کی غمِ یار نے اس درجہ رفاقت میری
ہستیِ تارِ نظر سے بھی ہوں پنہاں میں زار
کہ ترقی پہ ہوا ہی یاس یہ حسرت میری

حمید۔ بکلامش قابل دید جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب مرحوم تخلص رضا ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خانصاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس۔ عمر ۲۳ سالہ افسوس صاحبزادہ صاحب موصوف کے والد ماجد نے عین شباب میں سفر آخرت اختیار کیا۔ بنابر ناظرین قیافہ شناس اونکی تصویر ذیل میں درج ہے اور اونکا کلام بسبب نایابی کے نایاب ہوگیا ہے۔ غزل نعتیہ غیر طرح

مومنو ذکر فنا کر لو بقا سے پہلے
عشق احمد میں عجب کیا جو ہو تا شیر
مہر احمد جو نہیں کچھ نہیں ایمان کامل

وہی زندہ ہیں کریں ان جو خطا سے پہلے
کہ پہونچ جاؤں شہ دیں تک میں قضا سے پہلے
چاہیے حب نبی عشقِ خدا سے پہلے

عاشق شیفتہ ہوں اوس شہ والا کا میں
اب یہ حالت ہے کہ بیتاب سوا ہوتا ہی
کب سپاہ تھے کیا ٹھکر ہی یہ تو خونیں

نور جسکا کہ بنا نورِ خدا سے پہلے
دیکھو تنہا چمن مدینے کی ہوا سے پہلے
کوئی آیا بھی تھا مجد آبا سے پہلے

نعت احمد جو بکلی میں جا بیگا حمید
قصد بادشہ ہر دوسرا سے پہلے

زار۔ فصاحت شعار صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل افواج ریاست ٹونک شاگرد مولف۔ عمر ۱۷ سالہ۔ زبان انگریزی میں ابھی مداخلت ہے انکے کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈھنگ ہے۔ غزل نعتیہ غیر طرح

رسول پاک کی جو یاد میں آنسو بہاتا ہے
سوید ان کے صورت مہر کی جلوہ دکھاتا ہے

وہی تو شعلۂ نار جہنم کو بجھاتا ہے
بلا شک وہی مقرون اجابت ہو دعا اپنی

خیال روی پاک مصطفےٰ جس دل میں ہو ہر دم
درود پاک کے جو ساتھ ہاتھ اپنے اوٹھاتا ہے

نکیوں عشق رسول اللہ سے ہوں مشکلیں آساں — یہ وہ شعلہ ہے جو خرمن گناہونکا جلاتا ہے — اوسے شمع تجلی کا نظارہ برملا ہوگا
جو پروانہ کی صورت آپ پر دلکو جلاتا ہے — رواں ہے آپکا دریای فیض و کرم ایسا — کہ ہر نزہت نزا ہر رسول غنچہ مسکراتا ہے

اوسے ای زائر حاصل لیت ہو دیدار ہوتی ہے — رسول پاک کے جو آستان تک بار پاتا ہے

انور ـ ستانت نظہر صاحبزادہ محمد انور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب اسسٹنٹ جنرل فوج حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ شاگرد مولف عمر ۱۴ سالہ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے۔ غزل نعتیہ غیر طرح

دل کو خیال روی شہ دوسرا ہوا — محسود مہر و غیرت بدر الدجے ہوا — روز ازل سے آپ ہیں مختار دو جہان
محبوب ذوالجلال لقب آپ کا ہوا — عشق جناب سید عالم ہوا جسے — خاطر سے اوسکی دور غم ماسوا ہوا
احکام دین پاک سے تہی کچھ نہ آگہی — دین کیطرف وہ قبلۂ دین رہ نما ہوا — انور جو روی پاک نبی پر ہوا فدا

زنگ ہوس سے آئنہ دل صفا ہوا

حافظ ـ بکلام ربانی محافظ۔ صاحبزادہ حافظ محمد واحد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا شاگرد مولف۔ عمر ۱۴ سالہ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے۔ غزل غیر طرح

تر اگیسو جو خم در خم نہوتا — ہمارا حال یوں برہم نہوتا — قیامت تہی اگر صبح شب ہجر — طلوع نیر اعظم نہوتا
گذرتی زندگی عیش و طرب میں — جو پہلو میں دل پر غم نہوتا — نہ دیتے تم سے گر نا قدر کو دل — تو یوں رتبہ ہمارا کم نہوتا
جو ملجاتی دوائی وصل جانان — تو دل اپنا مریض غم نہوتا — نہ بہتا زخم تیغ فرقت یار — جو حاصل وصل کا مرہم نہوتا

اگر خواہاں نہوتا اونکا حافظ — تو شیدا ونپہ یوں عالم نہوتا

نور ـ سراپا شعور صاحبزادہ محمد حبیب نور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا شاگرد مولف عمر ۱۲ سالہ یہ انکا کلام ہے یہ تصویر ہے۔ غزل غیر طرح

تمہارا دہیان جو ہر دم نہوتا — تو کیوں لیتے ہمارا دم نہوتا — نہوتی آدمی کو عیش کی قدر — اگر پیدا جہاں میں غم نہوتا
نہوتا ایک پر گر ایک کو فضل — مقدر کوئی بیش و کم نہوتا — جو دیتا یار جام مے شب وصل — تو بڑہکر اوس سے جام جم نہوتا
مزا کچھ وصل کا ہوتا نہ حاصل — اگر فرقت کا درد و غم نہوتا — نہ رہتی جان تنمیں یاں شب ہجر — اگر مونس تمہارا غم نہوتا

نہوتا راز دل ای نور افشا — ربلی گر اشک چشم نم نہوتا

صابر ۔ کلام نادر جناب صاحبزادہ محمد صابر علی خانصاحب وکیل ریاست ہذا متعینہ رزیڈنسی جیپور خلف جناب صاحبزادہ محمد مختار علیخان صاحب مرحوم رامپوری خسر جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ عمر ۴۲ سالہ شاگرد برادر زادہ سرآمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۔ صاحب دیوان ۔ ماشاء اللہ عجب رنگ ہے سخن کا طرز و ڈہنگ ہے غزل طرح

اوج پر ہے یہ رہ عشق میں نخوت میری
ہو بہو صورت دلدار ہے صورت میری
صورت عکس جو بنکر مرے دل میں بیٹھے
ملتی جلتی ہے مرے یار سے عادت میری
بیقرار آپ کی صورت نے کیا ہے مجھکو
ورنہ کب تھی یہ مجال اور یہ قدرت میری

کہ عیاں رنگ شفق سے ہے شہادت میری
بحر ذخار بنایا کرم ساقی نے
رو برو اونکے بنی آئنہ حیرت میری
بے رخی اونکی ہے جب رہبر نقص الفت
آپکو رکھتی ہے بے چین محبت میری
علینیت غیر میں پیدا ہوئی آخر صابر

پونہچی ہے فیض تصور سے یہ حالت میری
ورنہ ہے قطرۂ ناچیز حقیقت میری
بے خبر مجھسے ہے وہ اپنے سے میں بیگانہ
شکوۂ یار ہے پہر عین شکایت میری
اضطراب دل مضطر نے بنایا گستاخ
دشمن غیر ہوا تنگ ہوئی غیرت میری

خاور ۔ سخن پرور جناب صاحبزادہ محمد مجید اللہ خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ بخشی صالح محمد خانصاحب مرحوم عمر ۵۰ سالہ ۔ صاحب دیوان ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا میں حضرت تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی شاگردی اختیار کی بعد انتقال اون کے سرآمد شعرا استاذ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کے شاگرد ہوئے ۔ ماشاء اللہ طبیعت کیا مضمون خیز ہے دیکھئے یہ کلام کیا فصاحت انگیز ہے ۔ غیر طرح

دیر تک میرے سرہانے رہا قاتل میرا
کہ ہے افسانۂ غم سننے کے قابل میرا
ایک کو دو بہت اور دو کے لئے چار بہت
تم سمجھتے ہو نہیں کوئی مقابل میرا

کہ کرے کوئی وصیت مجھے بسمل میرا
نشتر غم تجھے کیوں اسے خلش ہے ہر دم
سوا دائیں میں اودہر اس طرف کدل میرا
صید خائف ہوں گند رہا ہے گمان صیاد

ایک شب پاس بلا کر مجھے تم بہی تو سنو
نہ تو پہوڑا نہ کوئی آبلہ ہے دل میرا
آئنہ تمکو دکھا کر میں کرونگا نادم
دل اوڑا دیتی ہے پرواز عنادل میرا

حضرت خضر کا لون کس لئے احسان خاک
جبکہ ہو غوث جہان رہبر کامل میرا

ضبط ۔ معدن کلام پاربط جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خانصاحب مصنف دیوان خونابۂ خیال خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عظیم اللہ خان صاحب عرف بلی میان ۔ عمر ۴۱ سال ۔ انہون نے ابتدائے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری میں خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب سیف کی شاگردی اختیار کی اور اپنا تخلص حیف بروزن سیف رکہکر غزلیات پر

اصلاح لی - بعد ازان حضرتِ سیف نے اپنے اوستاد سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی خدمت مین انکو تفویض کردیا پھر انھون نے اپنا تخلص تبدیل کرکے ضبط تخلص رکھا کیا کہنا اچھی طبیعت ہے - یہ رنگ سخن کی صورت ہے۔

دور ہو شیشۂ دل سے جو کدورت میری
مین وہ مجنون ہون کہ لیلی کو ہو چاہت میری
بزم دشمن مین بلایا پے تعزیر وفا
ابھی بن جائیگی بگڑی ہوئی قسمت میری
دم تو آنکھون سے نکل دیدِ رخِ قاتل مین
کھب گئی ہے تری آنکھو مین مروت میری
آکے دو پھول چڑھا جاؤ کسی دن تم بھی
بیکسی ڈھونڈتی پھرتی رہی تربت میری
ناتوانی سے مین ہون عاشقِ معشوق مزاج
جھوٹی قسمونکی ہمیشہ سے ہے عادت میری
غیر پھر غیر ہے مین بدنام کرینگے تم کو
دیکھ لین حضرتِ واعظ جو کرامت میری
واہ رے واہ یہ جہانِ گذران مین آنکھین
داورِ حشر کے آگے ہے شکایت میری

جلوہ گستر ہو پری بن کے طبیعت میری
میری دہلیز پہ بجھائے قناعت میری
آخر کار پڑی اونکو ضرورت میری
تنگ اتنا نکرا اے کشمکشِ غم مجھکو
بیکسی دیکھ نکلتی ہے وہ حسرت میری
دل مرا چشمِ فسون ساز سے کہتا ہے ربط
کہ مرادونکا محل آج ہے تربت میری
دردِ الفت سے ہوا ہے یہ مری ضعفِ فرق
غش نہ آجائے تمہین دیکھکے صورت میری
عاشقون سے کمرِ یار کا ایما ہے یہی
یاد آئیگی پسِ مرگ محبت میری
آتے ہی فصلِ بہاری گُلِ تازہ یہ کھلا
کیون تماشاگہِ عالم نہ ہو حیرت میری
باغِ عالم مین اوڑائی ہے دمِ نالہ کشی

چشمِ جانان ہے ہوا خواہ محبت میری
پاؤن اس حرص کے توڑین جو بدولت میری
ہاتھ رکھنے دو اونہین سر پہ پرائی سوگند
دل سے گھبرا کے نکلجائے نہ حسرت میری
نازنے سرمہ کو در پردہ کیا ہے بدنام
نگہِ شوخ سے ملتی ہے طبیعت میری
کی مو گئے پر بھی مری خاک صبا نے برباد
رنگ کے ساتھ بدلجاتی ہے صورت میری
خوگرِ وعدہ خلافی تو نہین آپ کی خو
ملتی جلتی ہے رگِ جان سے نزاکت میری
بزمِ رندان مین کرین دستِ سبو پر بیعت
لے اوڑی مجھکو پری بنکے طبیعت میری
دیکھنا اوس بتِ کافر کے جگر کو واللہ
بلبلِ زمزمہ پیرا نے فصاحت میری

ہوسِ ضبط وہ کہنے لگے رسوا مجھکو
رفتہ رفتہ یہ ہوئی عشق مین شہرت میری

شائق - مطبوع خلائق جناب صاحبزادہ محمد یوسف علیخان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان صاحب قلعہ دار قلعۂ امیرگڈھ ریاست ٹونک عمر ۲۵ سالہ - صاحب دیوان - شاگرد حضرت عاشق - بشکل نام خود طبیعت بھی حسین ہے دیکھئے کلام کیا متین ہے - غزل طرح

غیر کو ہنس کے جتاتے ہین محبت میری
کسقدر پیار سے کرتے ہین شکایت میری
مجھسے کہتے ہین کوئی شعر سناؤ اپنا

دیکھتے ہیں اسی پہلو سے طبیعت میری
نہ گیا دل سے نہ یہ جائیگا ارمان تیرا
انجمن ہی کے برابر ہے یہ خلوت میری
نہ گھٹائے سے گھٹے گا کوئی ارمان میرا
بات بگڑے کہ بنے روز قیامت میری

ناامیدی نہ سہی رشک و عداوت نہ سہی
کبھی نکلی ہے نہ نکلے گی یہ حسرت میری
دل گیا جان گئی شوق گیا رنج گیا
نہ مٹائے سے مٹے گی کوئی حسرت میری
میں تو شائق ہوں فقط آپ یہ کہنے کہا

سو بلاؤں سے سوا ہے شب فرقت میری
آپ میں شوق ہے ارمان ہے تنہائی ہے
دیکھیے جائے کہ رہ جائے محبت میری
کچھ ہو کہنا ہی پڑیگا مجھے نکلی ہی رہان
توبہ توبہ جو ذرا بھی ہو طبیعت میری

واقف - رموز سخن دا کاشف صاحبزادہ **عبدالغفار خانصاحب** خلف صاحبزادہ عبدالعزیز خانصاحب مرحوم خلف صاحبزادہ بخت بلند خانصاحب مغفور خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۲ سال شاگرد حضرت ظہیر دہلوی - یہ طرز سخن ہے۔ تصویر کا یہ رنگ و روغن ہے - غزل طرح

کیا برے طور سے آئی ہے طبیعت میری
کہ ٹپکتی ہے نگاہوں سے محبت میری
یہ قیامت کی ادا ہے یہ غضب کی شوخی
آئے سے آئیگی کبھی تیرے محبت میری
ایسی کمبخت ملی ہے مرے گھر سے کہ کبھی
رازداں کرنے لگے آپ سے شکایت اگر
تم ہو برہم گلہ ظلم پہ میں رشک سے چپ

دن پہ دن ہائے بدلنے لگی حالت میری
بیوفا کون ہے رشک عدو سے مرکر
چلتے پھرتے وہ ہلا دیتے ہیں تربت میری
غیر کے ایک ہی فقرہ میں مجھے کھو بیٹھے
غیر کے پاس نہ پہنچی شب فرقت میری
دیکھنا رحم بھی آیا ہے تو کب آیا ہے
یہ مروت ہے تمہاری کہ مروت میری
بڑھ گئی اور مٹانے سے کدورت میری

تم سے ہرگز نہ چھپے گی کبھی الفت میری
کاش ہو آپکے ہاتھوں سے شہادت میری
گھر میں دشمن کے ذرا سوچ سمجھ کے جانا
مہرباں اتنی ہی تھی اس میں محبت میری
ہائے اظہار محبت کا برا ہو یارب
نزع میں کرنے کو آئے ہیں عیادت میری
خود پریشان ہیں وہ **واقف** مجھکو کیسا ملال

مخزون - بلاغت مشحون جناب صاحبزادہ **محمد حسن رضا خانصاحب** عرف نواب دولہا صاحب - عمر تخمیناً ۱۵ سال جنرل افواج ریاست رامپور خلف جناب صاحبزادہ احمد رضا خانصاحب عرف پیارے صاحب بہادر خویش حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف پہلے ایک عرصہ تک مقیم ریاست ہذا رہے اور برفاقت جناب منشی محمد ابراہیم خانصاحب رمز مذاق شعر و سخن اختیار کر کے سلامذہ شعرا مستند حضرت اسیر لکھنوی کے شاگرد ہو گئے حسن اتفاق سے مشاعرہ ہذا میں بھی شریک جلسہ ہوئے۔ اگرچہ

مگرایسی سے یہ رنگ سخن ہے کہ ہر شعر مین قیامت اور غضب کا بانکپن ہے - غزل طرح

کشش دل سے اوسے کھینچ لے جاہت میری
آئینہ بن گئی اوس شوخ کا حیرت میری
آئنہ دیکھ کے کہتا ہے وہ کم سن مجھ سے
اب وہ اگلی سی یہ صورت ہے نہ سیرت میری
کھیل لڑکون کا نہین ہے اسے آسان نہ سمجھ
کیا ہی ہین وہ انہین کو ہے محبت میری

ہو شب وصل اتنی شب فرقت میری
تو بھی ظالم کسی بیدرد کا شیدائی ہے
کون ہے یہ جو تکا کرتا ہے صورت میری
دیکھتا حشر کے دن حشر بپا کر دون گا
بت نادان یہ طبیعت ہے طبیعت میری
رمز کی بات ہم کہتے ہین وہ یہ مخزون سے

ہر گھڑی دیکھتا رہتا ہے وہ صورت میری
کہ نزاکت نے تری لی ہے نقاہت میری
حال میرا بھی دگرگون ہے گلون سے ترے
ہوگی فریاد قیامت مین قیامت میری
دیکھکر مجھکو سر بزم عدو کہتے ہین
کہ تمہین یاد بھی ہوگی نہ رفاقت میری

استاد - شیر بیشۂ سخنوری سرآمد شعرا استند استاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۸۰ سالہ
جناب موصوف کا حال غزل طرح کے ہمراہ مفصل لکھا جائیگا۔

اوڑی یہ گلشن عالم مین گفتگو میری
کہ روح تن سے کھنچ آئی سوئی گلو میری
وہ عندلیب خوش الحان ہون باغ ہستی مین
اوسے بھی ہو تم عیسیٰ ہے گفتگو میری
کہا یہ قالب خاکی نے روح سے دم نزع
جہان بھر کے دلون مین ہے آرزو میری
زمین سے تا افلاک ایک ہو کا عالم ہو
تری زبان پہ قاصد ہے گفتگو میری
بتو نہ جان خدا کی لحاظ ایمان سے
برآئے آج اتنی یہ آرزو میری
بتون کے سامنے کچھ بات بن نہین پڑتی
عبث ہے تمکو نکیرین جستجو میری

کسی مین رنگ ہے میرا کسی مین بو میری
دکھا دے سیف زبانی کا لطف حسن بیان
کہ بلبلون نے اوڑائی ہے گفتگو میری
دکھا دے فصل خزان مین بھی جوش رنگ بہار
نہ مین ہون آج نہ تیرا اب سے تو میری
مٹے پہ خاک بھی میری ہو تو وہ اکسیر
نہو بلند جو ستانہ ہاؤ ہو میری
کسی کی تیغ نے دم بند کر دیا ایسا
پڑی ہے دیر مین بھی لاش قبلہ رو میری
نئی طرح سے ہے درد دل و جگر کا بیان
مجھی کو کرتی ہے قائل یہ گفتگو میری
کسی کے وصل کی جتنی مجھے تمنا ہے

ہوئی ہے تیغ جفا کار کیا عدو میری
سخن کے معرکے مین کہہ لے آبرو میری
سنے تو چونک پڑے خواب مرگ سے سحبان
[illegible] زدیدۂ خونبار آبرو میری
ہے جدائے وصل کی حسرت ہے اک زمانے کو
در خوش آب ہو ڈوبے جو آبرو میری
پھر اس طرح سے بیان ہو کہ رحم اوسے آجائے
کہ سانس رہ گئی آ آ کے تا گلو میری
سمائی شیشۂ دل مین وہ بت پری بنکر
نوائی نے ہے صدائے رگ گلو میری
ملیگا قبر مین مجھ ناتوان کا خاک نشان
اتنی اوسکو بھی اوتنی ہو آرزو میری

رُکے نہ دستِ کرم دور ہوے پیرِ مغان
جو وقتِ نزع ہو نیت پئے وضو میری
کسی کے قامتِ موزون پہ جان دیتا ہون
یہ چشم بن گئی گویا حباب جو میری

شکست پائے نہ یہ بیعتِ سبو میری
نہ فلک پہ غلغلہ کیون خوشی سے پھول آج
بپا کرے گی قیامت یہ آرزو میری
کہان سے لائیگا وہ یہ زبان و کام و دہن

ڈھلے ہین اشکِ ندامت ہی بلکہ آنکھ سے نیل
کہین شہید ہوئی ہو نہ آرزو میری
سرشک ایسے جو تل ہوتے ہی بنتے ہین
اڑائیگا ہی اگر کوئی گفتگو میری

مٹائے سے وہ کسی کے بھی مٹ نہین سکتی
اسد ہے جو کہ خداداد آبرو میری

زاہدِ سالوس را در کوی عرفان راہ نیست
درد و قصد گو نہ درد و بر زبانم آہ نیست
پاسِ ایمان نیز خوش است در دیارِ بتان
خضر راہ و غولِ صحرائی کسے گمراہ نیست

خود نمائی میکند او از خدا آگاہ نیست
نورِ وحدت ساطع از سینۂ زاہد نتافت
وردِ لبہا ہم گدای وقت الا اللہ نیست
بندہ محتاجِ تو ہستند درویش و غنی

جان بلب آمد ولے باکس نگویم رازِ عشق
سالہا بگذشتہ و بر آسمانش ماہ نیست
ہادی و مضل بکارِ خویش از حکمِ قضا
جملہ ہستند از گدایانت گدای شاہ نیست

از کہ خواہم دادِ بیدادِ بتانِ سنگدل
ای اسد فریاد رس ما را بجز اللہ نیست

بسمل ۔ ہم خیال بیدل ۔ ملک الشعرا لسان الملک جناب حافظ سید محمد حسین صاحب خیرآبادی سابق میر منشی ریاست [illegible] عمر ۴۴ سالہ شاگرد حضرت مولوی منشی مفتی سید امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۔ ماشاء اللہ سخن کا عجب رنگ ہے سبحان اللہ کلام کا طرفہ ڈھنگ ہے ۔ انکے دو دیوان یکے بزبان فارسی دوم بزبان اردو یادگار ہین ۔ انکے یہ اشعار ہین ۔ غزل غیر طرح

دل اٹھ سے جائیگا ہی با عز و شان ہو کر
اثر ظاہر ہوا ہے میرا محشر مین نہان ہو کر
نہ وقتِ نزع بھی کوئی وصیت کر سکے او دن
نکل جائے تڑپ دیوانہ او ظالم جہان ہو کر
بنایا ہے بہ جی کا میری باد و تو سون نے
گمست تیری آئی ہو سے قالب مین زبان ہو کر

کرے نام و نشان حاصل جو بنے نام و نشان ہو کر
نہ تیر اسا تند بعد از مرگ بھی چھوڑینگا وقاتل
رنگین ہاتھین جو کہنی تیغ تیری ہی ہتھیلیان ہو کر
نہین گر سائبان تربت پہ بیکس کی کریا غم
خدایا مرتبہ خاکِ رہِ پیرِ مغان ہو کر
نہین کر و ستمگر بھی تجھے لیجاتی ہوائے بسمل

دکھایا جلوۂ وحدت کو کثرت مین عیان ہو کر
ترے دامن سے لپٹونگا غبارِ ناتوان ہو کر
تماشاگاہ طفلان ہو رہین کیونکر نہ بن جائے
مرا دودِ جگر سایہ کئے ہے آسمان ہو کر
جفا و جور کرنے سے کبھی الفت نہ جائے گی
ضعیف اور ناطاقتی ایسے جوان ہو کر

مضطر ۔ سرآمد شعراء ہند ۔ افتخار الشعرا اعتبار الملک مولوی سید محمد افتخار حسین خان بہادر افتدار جنگ ۔ استاد حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ ۔ کلکٹر و مجسٹریٹ نمابیڑہ علاقہ ٹونک ۔ برادر خورد حضرت بسمل خیرآبادی عمر ۳۲ سالہ صاحب دیوان

شاگرد حضرت امیر مینائی لکھنوی سلمہ اللہ القوی - انکے کلام مین عجب روزمرہ وطرفہ چوچلا ہے طبیعت اصناف سخن پر حاضر - تناسب الفاظ خوبی مضامین پر فاخرہ درستی ترکیب شستگی الفاظ پر قادر - بندش و ترکیب بلسان لازم و ملزوم دست و گریبان - درستی و چستی اشعار برنگ عاشق و معشوق باہم آویزان - انکے کلام کا یہ رنگ ہے - تصویر کا یہ ڈھنگ ہے - غزل غیر طرح

بیوفا چھین کے دل جان بھی وہ ہر کردے
غم کی تعداد بھی لے دیکھے برابر کردی
ہائی بچپن کہ شب وصل کا خود حال کہا
موت نے اوسکی بھی میعاد مقرر کردی
کشتۂ ناز کا کچھ ڈھیر سا آتا تھا نظر
جب سے سب تکنے لگے جاکے اندر کردی
وہ جفا غیر پہ کیون کی کہو وہ کون جفا
زندگی تونے مری موت سے بدتر کردی
جیتے جی جان اونھین ون کیا نام تو ہو
صبح ہوتے ہی شکایت مری گھر گھر کردی
پھر تو شرما کے مکرنے پہ دمِ خواہشِ وصل
آئے اور رونے کے مٹی بھی برابر کردی
تو ہی دنیا مین تو سنا کہ خدا نے اکدن
وہ جفا ورہ - جو جفا آپنے مجھپر کردی
کر لیا مجھکو نہین رنج محبت مین شریک
ورنہ یہ ہوگا کہ یون وہ نہ سکے مر کر دی
زندگی مانگ کے لائے تھے خدا کے گھر سے
اوسکا یہ پھل ہے کہ جو بات کہی کر کر دی
پہلے آنکھون مین تھی اب دل مین ہے تصویر تری
سب خدائی ترے اوپر سے نچھاور کر دی
صدقے اوس آنسون والے کے کہ جس نے مضطر
روتے روتے مری تربت کی زمین تر کردی

فصیح - مخزنِ کلامِ بلیغ و فصیح - فصیح الملک جناب کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب خلف اصغر سید محمد مسعود الدین احمد صاحب مرحوم اہل کار اعلیٰ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ - عمر ۴۹ سالہ - جناب موصوف اکثر غزل کم فرماتے مین حسب الحکم حضوری گاہے ماہے غزل کہنے کا اتفاق ہو جاتا ہے چنانچہ یہ غزل حمدیہ انکی طبعزاد ہے یادگار صفحۂ ایجاد ہے - غزل غیر طرح

یاد کرنے کے لئے کافی ہے نام اللہ کا
پڑھتی ہے ساری وظیفہ صبح و شام اللہ کا
کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا جو کچھ کرتا ہے وہ
رات دن جاری ہے کیا انعامِ عام اللہ کا
ہے وہی مشکل کشا سب کا وہی حاجت روا
اور پہ ہو رحمت مدام اور ہو سلام اللہ کا
اور پڑھنے کے لئے بہتر کلام اللہ کا
ٹوٹ جاتا ہے جہان میں اونکا سب نظم و نسق
سبکے فہم و وہم سے باہر ہے کام اللہ کا
عرش سے تا فرش سب کچھ ہے اوسکے زیر نگین
ذکر یون کرتے ہین ہر دم خاص و عام اللہ کا
یاد اوسکی ساری یادون سے ہے بہتر اے فصیح
جسقدر مخلوق ہے اوسکو ہی سب کرتی ہے یاد
ہان وہی رہتا ہے جو ہے انتظام اللہ کا
ہے در نعمت کشادہ کافر و دیندار پر
شرق سے تا غرب قبضہ ہے تمام اللہ کا
احمد مرسل کو بھیجا رہنمائی کے لئے
کیون نہ لین ہم نام ہر پل ہے مدام اللہ کا

گرامی - ہمزبان نظامی - مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ - جناب موصوف

نظم و نثر فارسی مین دستگاہ کافی اور علم طبابت وغیرہ مین بہرہ وافی ہے۔ ترجمہ نظم صولت فاروقی اور ایک کتاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت مین لکھی ہے۔ آپکا مطب مشہور عام ہے یہ طرز کلام ہے۔

دوزخ شرارہ ایست ز دودِ چراغِ ما
تا گم نشد ز وادیِ صورت سراغِ ما
فرّا بہ فلک نشود چون تہی ز مے
آتش کم افروزد ز مہر چوبِ تاغِ ما
گر جنبشِ ازل نہ رفیقِ سفر بود
صورت نہ بندد از غمِ دنیا فراغِ ما

جنت نظارہ ایست ز گلگشتِ باغِ ما
نازِ تقریر چو برق درخشیدہ بر فرد
اہلِ من مزید جوشش زند از ایاغِ ما
در کامِ اژدریم و ہم از خویش فارغیم
کے میتوان رسید بمنزل الاغِ ما
بادِ لبش گرامی اگر بے اثر بود

کس پے بمعنی از رہِ مقصد زمانبرد
از زہرِ خندہ دودِ مہرِ شمع داغِ ما
کے سکہ بستہ ز سرِ نقرہ و زرم
در کوچۂ کمانچہ بود جائے زاغِ ما
ہر چند روز و شب ہمی سعی و کوششیم
چون لالہ شگفتہ ز رودِ دشت و راغِ ما

رشکی۔ جوہر عرض نازک خیال۔ مولوی محمد عبد الصمد خانصاحب خلفِ اکبر مولوی فقیر اللہ خانصاحب قوم ازبک۔ ہمشیرزادہ حقیقی مولوی عبد الملک خانصاحب ملک مرحوم و مغفور اہلکار اعلیٰ حضرت یمین الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس آپ حضرت غوث علی شاہ صاحب کے مریدانِ خاص ارادت اختصاص سے ہین پابندی امور دنیوی سے آزاد اہل اللہ سے کمال اتحاد تصوف کا شوق ملفوظات کا ذوق۔ گاہے ماہے حسب استدعائے احباب شعر بھی فرماتے ہین مگر فارسی مین اکثر۔ اُردو مین کمتر۔ آپکا یہ کلام تصوف انضمام ہے۔

عاشقان را شغلِ خود دیدن بود
در رہِ توحید لغزیدن بود
اندران دیدن فرو بستم زدن
خود حجابِ خویش گردیدن بود

بر خودش از خویش بالیدن بود
دیدہ ہا چون آئنہ وا داشتن
کیف و وجد و رقص غلطیدن بود
رشکیا این تیرگی در تیرگی

سنگہای تفرقہ چیدن ز راہ
دیدہ در را حیرت دیدن بود
آرزوے جلوہ ہاے بیحجاب
آفتاب فقر رخشیدن بود

آپ کے یہ اشعار متفرقات ہین

در عالمِ تنہائی صد انجمن آرائی
یکتائی و ہر جائی ہر جائی و یکتائی
پیدائی و پنہانی پنہانی و پیدائی
از فرطِ خود آرائی در شوخیِ زیبائی

ایضاً

عقاب ہمتم چون برزند بال | بردعنقائے وحدت را بچنگال

ایضاً

درطریق عشق رسم کافری درکار نیست | جوش ہر شم کفر و دوشم خستهٔ زنار نیست

ایضاً

عشق را بیرم که با این بیکسی فرہاد را | بہر شیرین جوئی شیر از تیغ کہسار آورد

ایضاً

از لبان و زلف میریزد و مادم باربار | قند و شکر تنگ تنگ و مشک و عنبر باربار

اشعار اُردو

وہ رشکِ حور لیتین آج اک ہنگامہ تاری ہی | اِدہر دیکھو تو کچھ ملتی ہوئی صورت تمہاری ہی

ولہ

آپکے انداز سر تا سر مرے دیکھے ہوئے | آپکی عادت مری دیکھی مری جانی ہوئی
باوجودِ شوق اپنی آپ اتنی احتیاط | یہ تو خودداری نہ ٹھہری اک نگہبانی ہوئی

سیماب۔ موجد کلام نایاب جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب مولف گلدستۂ خُرد و مترجم توزک جہانگیری و فتوح الشام حضرت امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم عمر ۵۹ سالہ۔ جناب مولوی صاحب موصوف قصائد و غزل وغیرہ زبانِ فارسی مین فرماتے ہین۔ بنابریادگار یہ غزل درج تذکرہ ہے گویا طبع صافی کا نتیجہ ہے۔ غزل غیر طرح

نظر و زدیدہ از شوق تو ایجانانہ میرقصد
برقص از گردشِ چشمت ہمہ کاشانہ میرقصد
بہر جا شمع رخسار تو بزم افروز میگردد
نگہ زلفت بدین شادی چنین بر شانہ میرقصد

بسودای سر زلفِ دل دیوانہ میرقصد
بہنگام نشیدِ نغمہ خاک کشتۂ یارش
گداز و شمع بر گردِ سرت پروانہ میرقصد
تو پاکوبان و دست افشان خرامی گر بہ تیغ

ز شوخی مردم چشم تو اندر خانہ میرقصد
بسانِ گردبادِ دشت بیتابانہ میرقصد
کشیدی چون بدام خود سر عشرت پرستان را
ز شور انگیزیٔ نازت بت و بتخانہ میرقصد

کدامی شعلہ رو سیماب کرد آہنگ رقصیدن | کہ برق از طرز شوخیہاش بیتابانہ میرقصد

اسعد۔ ناظم و ناثر جید و عمدہ۔ جناب سید سعید احمد صاحب مترجم امیر نامۂ فارسی خلف اکبر جناب حکیم مولوی سید احمد علی صاحب سیماب

عمر ۴۰ سالہ۔ زبان فارسی و اُردو مین شعر خوب فرماتے ہین انکا کلام سنکر اچھے اچھے شعرا داد دیتے ہین۔ قدرے کلام فارسی و اردو درج تذکرہ ہے بلاغت و فصاحت انکا حصہ ہے۔

مینے زور و زر و زاری کچھ اوٹھا رکہا ہے
اب ترے واسطے کیا دستِ دعا رکہا ہے
غیر کے ہاتھ نہ لگجائے یہ اندیشہ ہے
تمنے کس چیز کو برقع مین چھپا رکہا ہے

یہ تو فرمائیے اغیار مین کیا رکہا ہے
حق نے اون ہونٹون مین کیا آبِ بقا رکہا ہے
وہ بھی دیدہ ہے مجھے جو ظلم اوٹھا رکہا ہے
نامہ بر تجھپہ اور امید پہ رحم آتا ہے

غیر کے ہاتھ کو وان ہار بنا رکہا ہے
ایک مدت سے مجھے کب سے جلا رکہا ہے
حسن انداز ادا چال سے سبکچھ ہی عیان
نامۂ شوق کئی دن سے لکھا رکہا ہے

شعر گوئی کے وہ سامان کہان اب اسعدؔ
وقت بیوقت کو کچھ درد لگا رکہا ہے

ببین شیخ شہر تماشائی اگر این روے زیبا را
بلب بخشی حیات تازہ و اعجازِ مسیحا را
بامید تجلی محشرے برپاست در کویت
ببے یوسف چو داند لذتِ خوابِ زلیخا را

بصد حجت کند ثابت بہشت این در دنیا را
جہان پرحسن بے عشق ست یک بلبل چو مجنون نیست
سرت گردم قیامت کردہ قصدِ تماشا را
چو از حسن کلام دوست نبود بہرہ عاشق را

تو ئی گر رُخ بیاری حجتے معراج موسیٰ را
چو لیلی صد ہزاران گل بدامان ہست صحرا را
حسین ست از شیوۂ حسن باصد آگہی غافل
نخواہد چشم بینا را نخواہد گوش شنوا را

پیمبر زادہ را در غور نباشد تحفۂ دونان
بہر خار و خس نیندیرم اسعد زلال دنیا را

معجزؔ ۔ اعجاز نما بکلام موجز جناب حافظ قاضی مولوی حکیم عبد الحلیم خانصاحب خلف جناب حافظ قاضی مولوی عبد الکریم خانصاحب مرحوم عمر ۵۰ سالہ۔ قاضی صاحب موصوف ابتدا مین شعر بزبان اُردو کہتے تھے پھر اشعار اُردو یکلخت ترک کر کے ایک عرصہ تک اشعار بزبان فارسی کہتے رہے پھر چند روز سے شعر گوئی بالکل ترک کر کے علم حکمت و ترکیب مطلب جناب حکیم سید علی حسن صاحب خلف صغیر جناب حکیم سید نثار علی صاحب مرحوم ساکن امروہہ سے حاصل کیا۔ اب بلا تکلف مریضان شہر کا علاج کرتے ہین ان کا یہ کلام بطور یادگار درج تذکرہ ہذا ہے۔

شب بزم میکدہ در آن با تو جز اغیار نبود
کہ کسے را فلک اندر پے آزار نبود
عشق در جرم پرستاری بت آوردش
ورنہ مردان بنم عشقِ تو دشوار نبود

گر کنم نالہ مضر ما کہ سزاوار نبود
طاقتِ ما نبود کز ستمش منع کنیم
برہمن در کمر آویختہ زنار نبود
ذکر من آمد و تنہا برقیبت نگذاشت

من ازان روز بموئی ستمت خورسندم
این قدر ہست کہ گوئیم سزاوار نبود
کے پسندم کہ کنی جور بمن بر رقیب
گرچہ شب بر سر بزم تو مرا بار نبود

بجواب غزل خواجہ نظیری معجز | صد سخن گفت کہ شائستۂ اظہار نبود

جری۔ کلامش از سقم بری۔ نواب سلطان احمد خان عرف نواب بہادر خلف اکبر سرآمد شعرا استند حضرت استاد لکہنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۲۸ سالہ۔ غزل غیر طرح۔

ہماری فکر سے مضمون یون ڈہلکر نکلتے ہین
کہ پرزے جیب و دامن کے مرے گہر گہر نکلتے ہین
بہلائی اور برائی کام سے معلوم ہوتی ہے
کہ اشک آنکہون سے آخر اب لہو بنکر نکلتے ہین
بپا عالم مین تہی ہلچل خرام ناز سے جنکے
کہ نالے بہی گلے سے اب تو گہنگہر نکلتے ہین
غضب کے تیر ہین ناوک لگے موئے مژگان مین
شجر ایسے بہی ہین اکثر کہ جو جلکر نکلتے ہین
جیالو مے‌کشان عشق وقت ناؤنوش آیا
قضا آتی ہے چینٹی کی تو اوسکے پر نکلتے ہین

کہ جیسے بعد صیقل تیغ کے جوہر نکلتے ہین
نکیونکر جہلملائین آسمان پر رشک سے تارے
پڑے جب کہیت تو شمشیر کے جوہر نکلتے ہین
رہا ہونے نہین پاتے جو وحشی موسم گل مین
قیامت اور دیکہو وہ سر محشر نکلتے ہین
نکیونکر خانۂ دل مین ہمارے ہو قیام اون کا
کہ سینے کو جگر کو دل کو برباکر نکلتے ہین
نظر آتا نہین جب شب شبہت مین ایک ہی تہیسا
کہ میدان جزا مین ساقی کوثر نکلتے ہین
جری پوچہے تو کوئی حال انکی بیقراری کا

بہار آتے ہی ویرانے جنون کا کسقدر پہیلا
کہ وہ ہاتہ ہے پرافشان انکو نچکر نکلتے ہین
رولایا مدتون ایسا مجہے قاتل کی فرقت نے
تو مانند صدا زنجیر سے باہر نکلتے ہین
گلوگیر اسقدر میری کمند زلف جانان ہے
کہین اہل حیا کے بہی قدم باہر نکلتے ہین
عجب کیا ہے دل سوزان سے نخل آہ کا ہونا
تو قید چار عنصر سے بہی ہم باہر نکلتے ہین
ہوا مین کیسے استادون سے کم ظرف اوڑتے ہین اکثر
اسیران قفس کے جب قفس مین پر نکلتے ہین

ممتاز۔ کلامش اعجاز۔ منشی محمد ممتاز الدین خلف پیرجی محمد امین الدین صاحب میر منشی ریاست۔ عمر ۲۹ سالہ صاحب دیوان شاگرد مولف۔ انکو سرکار والا سے چند عہدے مرۃً بعد اخریٰ بتفصیل ذیل عطا ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۸۸ء نائب منشی خاص کے عہدے پر مامور ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری اہلکاری مرافعہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق چہاردہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۵ عیسوی مطبع محمدی ٹونک کے اڈیٹر قرار دئے گئے بتاریخ دہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء عہدۂ نائب ناظمی عدالت دیوانی صدر پر مامور ہوئے۔ انکا جیسا نام ہے ویسا ہی کلام ہے۔ غزل غیر طرح

انداز تجہ مین کونسا اے دلربا نہین
کیا نہ تیرے ہجر مین ہمنے سہا نہین
اک بوسہ پر تم آگ بگولہ ہوئے عبث

شوخی نہین۔ کہ ناز نہین یا ادا نہین
اللہ رے تجاہل شوخ جفا شعار
اے جان یہ مدام رہیگی ہوا نہین

گردون کے ظلم جیسے اوٹہائے عدو کے جور
قصہ کو میرے سنکے کہا کچہ سنا نہین
بیجا گلے ہین آپ کے بیجا شکایتین

تصویر نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیب جنگ والی ملک روہیلکھنڈ ؛

وہ کونسا ستم ہے کہ مجھپر ہوا نہین
جنس وصال کا مین خریدار کب نہین
وہ کونسا ہے دل کہ جو اسمین پھنسا نہین

پژمردہ اپنا غنچۂ خاطر نہ کیون رہے
کسدن خیال تیرا مجھے سوجھتا نہین
اوس شاہِ دوسرا کی ہو ممتاز کیا صفت

خوشبوئی زلفِ یار بھی لائی صبا نہین
زلفِ سیاہِ یار مین الجھا بلا کا ہے
عالم مین جسکا ثانی کوئی دوسرا نہین

اثر۔ فصاحت مظہر۔ فدا احمد خانصاحب خلف الرشید جناب حکیم احمد حسین خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد مظفر حسین خانصاحب منصور دہلوی عمر ۳۲ سالہ۔ انہون نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر فن شاعری کو سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا۔ برسون شعر نہین کہتے گاہے ماہے احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکا یہ کلام فصاحت التمام ہے

غزل غیر طرح

غیرت سے تجھکو ہوا اے مہ تابان کیا ہے
اے غزشار روز ہوا ہے چمنستان کیا ہے
دل اغیار ہے یا ہے دل محزون میرا
جان عیسیٰ بھی تصدق ہے مرجان کیا ہے

تو اور اوس رخ کے مقابل ہو یہ امکان کیا ہے
ہر کبھی بل کی جو لیتی ہے تو کچھ وحشی ہے
سچ بتا دے تری مٹھی مین مرجان کیا ہے
جان کو ہو نکا جگر و قلب بلائے تو نے

باغ سرسبز ہے جو بن پہ ہے پتہ پتہ
کچھہ تو کہہ دل مین ترے زلفِ پریشان کیا ہے
بخدا اوس لب جان بخش پہ ای حضرت دل
اب ارادہ ترا ای سوزشِ پنہان کیا ہے

ای اثر آپ کہین دل کو پھنسا بیٹھے ہین
کچھہ تو کہیے سبب نالہ و افغان کیا ہے

غزلہای طرح بقید حروف تہجی

مصرع طرح

نہین منظور لب یار کو صحبت میری

اسد۔ سرحلقۂ اہل خرد۔ شیر بیشۂ سخنوری سرآمد شعرائے مستند حضرت استاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی جناب مکرم الدولہ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خانصاحب بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ نور اللہ مرقدہ کے پوتے ہین جب نواب حافظ الملک بہادر بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق ۲۸ اپریل ۱۷۷۴ع روز شنبہ بجنگ نواب شجاع الدولہ بہادر بضرب گولۂ فوج سرکار انگریزی مقام فتح گنج مین کہ شہر بریلی سے بجانب شرق پندرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے شہید ہوئے چنانچہ کسی شاعر نے صنعت مین یہ تاریخ کہی ہے۔

شہادت یافت نواب فلک قدر
بضرب گلۂ توپ علی الصدر
ز رس در جنگ آن شیر نرینہ

دلاور بد سپر بنمود سینہ	خطابش حافظ الملک ست مشہور	باکنانہ جہان نزد یکسو ہم دور
قلم سالش بطرز نو رقم کن		دو انگشت از چہار انگشت خم کن

تب نواب محبت خان بہادر کو بسبب ولیعہدی ریاست تا تمون نے گرفتار کر کے بطور حراست لکھنؤ مین رکھا اور اجازت قیام ملک روہیلکھنڈ کی نہ دی بنا بر آن علیہ مسقط الراس و قیام گاہ جناب موصوف زائد عرصہ صد سال سے شہر لکھنؤ ہے ۱۱۸۸ ہجری مین نواب شجاع الدولہ نے بماہ شوال بمقام فیض آباد انتقال کیا اور نواب آصف الدولہ مسند نشین ریاست ہوئے۔ بعد ازان بہ تقاضای سرکار انگریزی بتاریخ ہفتم ماہ شعبان المعظم ۱۱۸۹ ہجری مطابق نہم ماہ اکتوبر ۱۷۷۵ء نواب محبت خان بہادر نے حراست سے رہائی پائی اور سرکار نواب آصف الدولہ سے قریب ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ بضمانت سرکار انگریزی بہ سر قبضی نواب صاحب ممدوح بنا بر حمایہ خاندان حافظ الملک بہادر مقرر کیا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ شعبان ۱۲۱۲ ہجری مطابق بست و یکم ماہ جنوری ۱۷۹۸ عیسوی ہنگام مسند نشینی نواب سعادت علیخان بہادر ملک روہیلکھنڈ وغیرہ سرکار نواب اودھ سے نکل کر سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا جب سے مشاہرہ مذکور تا زمانہ غدر یعنی ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۸۵۷ء نواب صاحب موصوف کو نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطن سرکار انگریزی سے ملتا رہا بعد ایام غدر بوجہ مسند نشینی نواب خان بہادر خان بشہر بریلی سرکار انگریزی نے مشاہرہ مرقوم الصدر باستنباہ بغاوت بلا وجہ ضبط فرمایا بعد ازان ۱۲۸۴ ہجری مین بعہد حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خانصاحب بہادر صولت جنگ جناب موصوف بطور سیر ٹونک مین تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ کے مکان پر قیام فرمایا اور نوابصاحب بہادر والی ٹونک سے ملازمت حاصل کر کے واپس لکھنؤ تشریف لے گئے اسی اثنا مین جناب موصوف حضرت وزیر اعظم امیر معظم بالقابہ و دیگر حضرات اہل خاندان و شرفار ٹونک سے ملاقی ہو چکے تھے۔ حسب الطلب جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بعہد عقد ثانی جناب ممدوح الیہ پھر ٹونک مین تشریف لائے اور ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے اس درمیان مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و بعض حضرات اہل خاندان و شرفای شہر ٹونک فن شاعری مین جناب موصوف کے شاگرد ہو گئے ازان بعد سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین تشریف لائے اور بعنایات حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ملازم ہوئے پھر بعہدہ اجنٹی جناب میور صاحب بہادر آپکا اسم تخفیف مین آگیا ازان بعد بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری ۱۸۹۴ء بنظر عنایت حضوری بعہدہ [illegible] ملازم ہوئے بعدہ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم ماہ اگست ۱۸۹۶ء بعہدہ وکالت اجنٹی بھوپال مامور

تصویر سرآمد شعرائے مستند نواب سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنو

زمائے گئے جناب موصوف نے بعد حصول پروانۂ ماموری خود بمقام سیہور پہونچکر بکمال ہوشیاری وخیرخواہی ودیانت وامانت کار وکالت کو انجام دیا اور نیکنامی کی چٹھیاں وقتاً فوقتاً صاحبان اجنٹ بہادر سے حاصل کین چنانچہ اون چٹھیات کی نقلین جو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور و میجر ایم جی میڈ صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ بہوپال و کپتان سی۔ آئی کیمبال صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ بہوپال وایل ایس کپتان نیومارچ صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ بہوپال کی جانب سے عطا ہوئین مع وجہ برخاستگی عہدۂ وکالت جناب موصوف ۱۳۱۵ھ ہجری مین درج ہونگی طرز کلام بے نظیر ہے طرح مین آپکی یہ غزل اور یہ تصویر ہے۔

بھیس اس شکل سے بدلے کبھی قسمت میری
دل مرا دل ہے محبت ہے محبت میری
کچھ سمجھے نہین یہ بت ہی حقیقت میری
کہ تری شکل کا آئینہ ہے صورت میری
شکر صد شکر کہ پہونچی تو لبون تک تیرے
پوچھنے آئے وہ کسوقت طبیعت میری
دشت مین خاک بسر پہرتے ہین چکرائے ہوئے
ہے فزون اونکی نزاکت سے نقاہت میری
وہ شب وصل ہر اک بات پہ اونکا انکار
نازکی اونکی ہے زور دینہ نقاہت میری

کہ حسینون سے ہو کچھ وصل کی صورت میری
مجھکو رسوائے جہان کرتی ہے شہرت میری
اب یہ صورت ہوئی صد کی قدرت میری
یہ تری طرح سے ہرجائی نہین اے شب وصل
میری تعریف سے بڑھکر ہے شکایت میری
شوخیون نے کہا در پردہ کہ باہر باہر
کچھ بگولون نے اوڑائی ہے جو وحشت میری
آئنہ دیکھ کے حیرت سے یہ کہتے ہین وہ
اور وہ منت وہ لجاجت وہ سماجت میری
ناہجارہ مجھے کہتے ہین جو نالائق ہین

ظلم اوٹھا کر تیرے دونی ہوئی چاہت میری
زلف نہین دیتی ہے کیا کیا مجھے عزت میری
طرفہ نیرنگ دکھاتی ہے یہ حیرت میری
غیر سے ہے تنفر شب فرقت میری
دم لبون پہ ہے زبان بند ہے آنکھین بے نور
کبھی اون آنکھون مین آئی جو مروت میری
بار وان جنبش لب جان بہان ہونٹون پر
اسمین کسطرح اوتر آئی ہے صورت میری
نہین آغوش تصور مین بھی وہ آسکتے
جانتے اہل لیاقت ہین لیاقت میری

دین وایمان کا خدا حافظ و ناصر احسن
آگئی اک بت کافر پہ طبیعت میری

احسن ۔ مخزن رضا مین نوکرن جناب حافظ آغاجان صاحب دہلوی عمر تخمیناً ۵۰ سال خلف میرزا نور اللہ بیگ صاحب مرحوم کابلی عم بزرگوار جناب حسن مرزا آغا صاحب دہلوی پرنسپل اسکول صدر دربار ٹونک ۔ یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے فائز ریاست ہذا ہوکر جلسہ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے اشعار کی اچھی بندش ہے کلام کی یہ روش ہے۔ غزل طرح

رشک سے غیر مرین دیکھ کے تربت میری
زیر پا یار کے آجائے جو تربت میری
اوسکو وہ لوگ سناتے ہین حکایت میری

جنکی اک بات مین سو طرح شکایت میری
سننے آتا ہی نصیحت کے بہانے اکثر
مل چکی وزرِ کفن بیت و تربت میری
بنکے بیمار ابِ وس رشک مسیحا سی ملون
روح نکلے گی مری جان ہم رخصت میری
ایک کیا لاکھہ بہی تجھہ سے ہون جو غلتی برپا

کیا تو ہم نے خدا جانے کہ اوس کافر نے
کچھہ تو مرغوب ہی ناصح کو حکایت میری
خواب مین ہاتھہ مرا پاے صنم تک پونچا
کیا ہی اچھا ہو جو یہ بن پڑے حکمت میری
ضعف سے قالب بیجان ہون اگرچہ لیکن
نیند اوچٹے نہ ذرا شور قیامت میری
چاہتا ہون اوسے للہ رحمت میری

دیکہکر شکل عدو دیکہی ہی صورت میری
بلبستانِ عشق میان وزبن یار مین ہون
بخت یاور ہی مددگار ہی قسمت میری
کیون نہ فریاد کرون کہتے ہو مین جاؤن گا
کوی جاتا انکو لئے جاتی ہی ہمت میری
ہے جو محبوب خداداد ندو عالم احسن

ارمان - خوش بیان جناب سید عبد الرحمٰن صاحب خلف اکبر سید حمید الدین صاحب رعنا ملازم نظامت مال صدر ریاست ٹونک عمر ۱۲ سالہ نوخیز جوان خوش خط شیرین زبان شاعری مین صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق کے شاگرد ہین - ان کے یہ اشعار ہین -

جو کہ قابو مین نہو ہی وہ طبیعت میری
وہ بڑے پیار سے کرتے ہین شکایت میری
ناتوانی کو تو تہی مجھہ سے عداوت لیکن
دیکہنے اونکو نہ دی غور سے حالت میری
مین وفادار نہین غیر مرے وفادار سہی
امتحان لینے مین تکتے ہین مرے صورت میری

جو نہ نکلے مرے دل سے وہ ہی حسرت میری
خم کے خم آج پلادے مجہے ای پیر مغان
سر ہی مستی نہین دیتی مجہے غفلت میری
ترک ہو خاک کہ اسکی ہی عزت ہی مجھے
پھر زمانے سے عبث کیون ہے شکایت میری
آپ سے ایک ہی ارمان نہ نکلا میرا

اونکے شکوہ سے بہی انداز محبت ہی عیان
ایک جلوے سے تو بہرتی نہین نیت میری
ہائی بیتابی دل تیرا برا ہو تو نے
کہ مرے ساتھہ ہی بدنام محبت میری
مدد ای جوش محبت کہ ترا وقت آیا
کام آئیگی یہ کس روز محبت میری

افغان - سخن توامان محمد خان خلف حافظ محمد اکبر خانصاحب خلف اکبر کپتان محمد اختر بلند خانصاحب مرحوم مصطفیٰ آبادی جاگیردار موضع پاڑی عمر ۲۰ سالہ - شاگرد مولف - یہ کتب درسیہ مولف سے پڑہتے ہین اور ابتدائی شوق شعر و سخن ہے یہ طرز کلام ہے غزل طرح یادگار عام ہے -

کہتے ہین ناز سے دیکھو تو مروت میری
آپ آسان سمجھتے تہے محبت میری

خفگی ہی ہی رہی عین عنایت میری
چین پاتا نہین مین ایک جگہہ بہی دم بہر

دیکہکر مجھکو پریشان وہ فرماتے ہین
در بدر مجھکو پہراتی ہی مصیبت میری

داغ فرقت سے ترے رشکِ سپہر ہے سینہ
لاکھ اغیار کریں خلق میں غیبت میری

دیکھ او ترک گل افشانی ہمت میری
زلف کی یاد کسی کی نہیں آتی ہے اگر

وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے
کیوں پریشان ہوئی جاتی ہے طبیعت میری

رات دن خالق اکبر سے دعا ہے افغان
پھیر دے اوس بت کافر سے طبیعت میری

تمکین ۔ فصاحت آگین محمد عبد الرحیم خان خلفِ جناب احمد خانصاحب ابن جناب زردار خانصاحب مرحوم برادر عم زاد وشاگرد منشی محمد ابراہیم خان ۔ رمز ۔ انکا سال پیدائش ۱۲۹۳ ہجری ماہ شوال المکرم چہارم تاریخ روز سہ شنبہ بعد نصف شب ہے ۔ انکا یہ طرز کلام یادگار عام ہے ۔ غزل طرح

تیری الفت میں یہ ابتر ہوئی حالت میری
تیری چاہت میں جوانی ہوئی غارت میری
صحبت غیر سے دم بھر نہیں فرصت انکو

دیکھ سکتا نہیں آئینہ بھی صورت میری
میرے منہ سے تو کوئی بات نکلتی ہی نہیں
پوچھنے آئیں وہ کسوقت طبیعت میری
فیض اُستاد سے تمکین ہے یہ شہرت میری

رحم کر اتو خدا را بت کمسن مجھ پر
مہربان آپکو کیونکر ہو شکایت میری
سچ اگر پوچھو تو میں کیا ہوں کہے شعر میں کیا

ثاقب ۔ شہاب ثاقب آسمان فکر صائب جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب بدایونی ساکن بڑودہ عمر ۳۰ سالہ شاگرد حضرت داغ و ظہیر دہلوی ۔ یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے فائز دار الریاست ہو کر جلسہ بزم مشاعرہ میں شریک ہوئے فکر ہر کہ خیال کا مرقع ہے یہ نتیجہ طبع ہے ۔ غزل طرح

رشک سے موجب غیرت ہے عداوت میری
آئنہ بزم تحیر کا ہے حیرت میری
لن ترانی کے عوض خود مجھے دیتی ہے جواب
عہد بشکستہ ہے پھوٹی ہوئی قسمت میری
جانگزا ہو نہ غم دوری یاران وطن
آئنہ تیرے تغافل کا ہے حیرت میری
پوچھتے میں وہ حساب غم روز فرقت
ہے شب وصل بھی گویا شب فرقت میری

دل نشین ہے ترے سینے میں کدورت میری
کیوں زمانے کی طرح رنگ بدلتی ہی نہیں
حجت وعدۂ دیدار پہ لکنت میری
جھیلتا ہوں ستم بار گران الفت
ہو کہیں خانہ برانداز نہ غربت میری
حسن اور عشق میں الجھاؤ ہوئے ہیں پیدا
ہو شب وصل نہ فردائے قیامت میری
رکھدیا کس نے رقیبو نہ وفا کا الزام

رو کش عالم تصویر ہے صورت میری
ہے تری چشم جفا چشم مروت میری
اوس جفا جو سے ہے امید وفا ہو کیونکر
کہ نزاکت سے نہ اٹھ جائے نقاہت میری
جزبۂ عشق نے کچھ فرق نہ رکھا باہم
زلف برہم ہے پریشانی قسمت میری
صورت دیدۂ بیخواب ہے بخت بیدار
سر اوٹھانے نہیں دیتی مجھے غیرت میری

دامن شام جدائی سے کر دنہیں پیوند
کوئی فتنہ تو نہیں چادر تربت میری

ہاتھ آ جائے جو کوتاہی قسمت میری
صافیٔ جدت مضموں سے عیاں ہو ثابت

کیون اوٹھا دیتی ہے رورہ کے ہوا دم سرد
ہے مگر عالم ایجاد طبیعت میری

جوہر۔ سخن پرور منشی محمد عبد الحکیم خان سیاہہ نگار نظامت سائرات خلف جناب سعادت خانصاحب جماعہ دار ملازم سرکار ٹونک متعینہ اجنسی ہاڑوتی ابن جناب بھیکن خانصاحب میجر مرحوم ۔ عمر ۲۱ سال ۔ آبا و اجداد انکے ملک اودہ کے رہنے والے ہین بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر خلد مکان ہمراہی سید احمد صاحب غازی ٹونک مین آئے انھون نے بعد عبور کتب درسیہ برفاقت منشی محمد ابراہیم خان رمز شعر گوئی اختیار کی اور جناب صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب حنیف کے شاگرد ہوئے انکے کلام کا یہ رنگ ہے غزل طرح کا یہ ڈھنگ ہے ۔

شکل آئینہ بنی عشق مین حیرت میری
آج ہوتی ہے زمانے سے شکایت میری

تم زمانے مین ہو بدنام کہ مین ہون صاحب
بیمروت تجھے کچھ بھی ہے مروت میری

کیون سنا کرتے ہو اغیار کے منہ سے ہر روز
تم تو تم مجھ سے مکدر ہے کدورت میری

کچھ نہ کچھ اب تو نکل آئیگی صورت میری
حسب خواہش کوئی تدبیر نہین بن پڑتی

یہ زمانے مین تمہاری ہے کہ شہرت میری
شکوۂ وعدہ خلافی پہ یہ کہتا ہے وہ شوخ

کیا کھاتی ہے مری جان شکایت میری
رہے جوہر یونہین مجھپر اگر الطاف حنیف

کل کا دن تھا کہ وہ مشکور تھے دنیا بھر سے
مانتا ہون مین تجھے واہ ری قسمت میری

یون سر بزم رقیبون سے اشارے افسوس
مین تو آجاؤن جو آنے دے نزاکت میری

مین تو مین میری تمنا کی بھی مٹی ہے خراب
ایکدن ہند مین ہو جائیگی شہرت میری

حسن ۔ منبع کلام احسن جناب منشی علی حسین خانصاحب خلف الہ یار خانصاحب مرحوم ابن ملا محسن خانصاحب مخاطب بمحسن الدولہ بہادر ساکن مصطفیٰ آباد عرف رامپور ۔ عمر ۵۰ سال ۔ یہ صاحب عرصہ چالیس سال سے بعہدہاے مختلف ملازم سرکار ٹونک ہین ۔ اول چھ سال تک مہتمم ذخیرہ رہے بعدہ نو برس تک عدالت فوجداری مین روبکار نویس رہے ازان بعد پانچ سال تک محکمہ پبلک ورکس مین تحویلدار رہے اب عرصۂ گیارہ سال سے محکمۂ سپرنٹنڈنٹی پولیس پرگنات مین بعہدہ سررشتہ داری مامور ہین ۔ فن شاعری مین سرآمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے تلمذ حاصل ہے اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے ۔ غزل طرح

ایک دونون مین رہی ہے یہی حسرت میری
کچھ نکلتی ہی نہین وصل کی صورت میری

مین رہون دل مین ترے یا رہے الفت میری
راستہ مانگ کا سیدھا نہ نکلتا تا دل

اپنی تصویر بھی وہ اب نہین کھینچنے دیتے
پھنس گیا کوچۂ کاکل مین یہ شامت میری

ملک الموت و مسیحا نہین ہوتے باہم
مین یہ سمجھا کہ ہے پھوٹی ہوئی قسمت میری
دیکھکر آئنہ وہ شوخ حسین کہتا ہے
ہو رگ گل مین تپ غم کی حرارت میری

کیجیے ساتھ عدو کے نہ عیادت میری
فاتحہ کو کبھی دیکھو ہی سے وہ ہاتھ اُٹھائین
ملتی ہے حضرت یوسف مین شباہت میری
دم ولاسے شب فرقت رہے دونون دیتے

میکشی مین جو کبھی گر کے صراحی ٹوٹی
غیر کی قبر کے پہلو مین ہو تربت میری
بے سبب باغ کے غنچون کا چٹکنا یہ نہین
ہین مصیبت کو حسن مجکو مصیبت میری

حسرت۔ مرجع فصاحت جناب مولوی محمد عبد الوحید خانصاحب خلف اصغر جناب مولوی عبد الغنی خانصاحب مرحوم سابق سیٹی مجسٹریٹ فوجداری حیدر آباد ملک دکن و نبیرۂ جناب مولوی حکیم عبد العلی خانصاحب مغفور مصطفی آبادی شاگرد رشید حضرت زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب مولوی حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم والد ماجد مولف تاریخ ہذا عمر ۴۰ سالہ انکو آجکل پسند ملک دکن ہے یہ رنگ سخن ہے۔ غزل طرح

شکر صد شکر ہوئی وصل کی صورت میری
قطع ہونے کی نہین زیست مین حجت میری
خون ناحق تو چھپاتا ہے عبث اے قاتل
مردم دیدۂ عالم مین ہے صورت میری

تکتی ہے غیر کے گھر کو شب فرقت میری
کیا کہون کس سے کہون حالت درد فرقت
خود زبان تیغ کی دیتی ہے شہادت میری
آپ شمشیر سے کرتے ہین عدو کو سیراب

ذبح کر دے مجھے قاتل کہ یہ جھگڑا چک جائے
ہوش بے ہوش بجا ہین نہ طبیعت میری
مین وہ ہون خاک کا پتلا کہ بغور دیکھین
سر مقتل ہی ڈبوتے ہین وہ عزت میری

جان دی مفت غم عشق پری رویان مین — حسرت افسوس نہ نکلی کوئی حسرت میری

خرد۔ ببرکۂ شعرا مہر آمد۔ سید نیاز احمد خلف جناب سید حسین احمد صاحب مرحوم عمر ۲۶ سالہ۔ انہون نے ابتدا مے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو سر آمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا واہ کیا کہنا کیا طبیعت پائی ہے سحر بیانی انکی ادنیٰ طبع آزمائی ہے۔ ایک دیوان ان سے یادگار ہے یہ رنگ اشعار سے ملتی جلتی رنگ طبیعت سے صورت معنی سے طبع روان کی یہ روانی ہے۔

مرض عشق مین اچھی نہین حالت میری
وہ اگر انکی خوشی ہے تو یہ عادت میری
غیر کے پاس ٹھہر نگی کبھی تم نہ ڈرو
ہوی گل جنکا وہی خلق مین شہرت میری

ضعف بڑھتا ہے گھٹی جاتی ہے طاقت میری
جان بھی ساتھ وہ لینگے دم رخصت میری
میرا دل چھوڑ کے جائیگی نہ حسرت میری
داغ رو دل کے دکھاتے مین غضب کرتے ہیں

شکوہ جور پہ کیون ہے یہ شکایت میری
دیکھتے جاتے ہین مر مر کے جو صورت میری
بسکہ عاشق تھا ازل سے ہین گل اندامونکا
انہین پہلوون سے بہلتی تھی طبیعت میری

نقد ایمان و دل و جان ہی سینہ پہ نثار
تمکو رسوا نہ کرے خلق مین وحشت میری

مین بناؤن بہی تو کچھ اور بگڑ جاتی ہی
ہڈیان پہونکے دے سوز تپ فرقت میری

ہان نگاہ ستم آمیز ستم اور سہی
اونکی ضد قہر ہے آفت ہی طبیعت میری

تم نہین ہوش نہین صبر نہین ضبط نہین
لٹ رہی ہی سر بازار یہ دولت میری

جسے چاہا اوسے چاہا جدہر آئی آئی
تم بگاڑو ہی تو بن جاتی ہی قسمت میری

لاکھ دامن کو مرے عقل نے تہاما لیکن
ہان مرے شوق بڑہا اور بہی ہمت میری

نہ خوشامد مری مقبول نہ طاعت منظور
آج کس طرح کٹے گی شب فرقت میری

جوشش عشق یہ ترغیب جنون خوب نہین
ٹہری سوت ہی آفت ہی طبیعت میری

دل جلانے سے تو بالکل نہوا کام تمام
لے اوڑی سوی بیابان مجھے وحشت میری

یہ بٹائے نہ بٹے اور وہ گہٹائے نہ گہٹے
واہ ری قدر تری واہ ری قسمت میری

سیئے ہمسایون کے سُن سُنکے خرد بیٹھے ہین
ناشکیبا نہ صدا ہی شب فرقت میری

راقم - بے بدل ناثر و ناظم جناب خواجہ میرزا قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا خان دہلوی مترجم بوستان خیال تلمیذ حضرت نجم الدولہ مدبر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم صاحب دیوان - عمر ٥٠ سال یہ صاحب بہی حسن اتفاق سے جلسۂ مشاعرہ مین شریک ہوئے - اچہی طبیعت ہی طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

مژدہ ای عشق تمنا ہوئی رخصت میری
غیر نے جا کے سنبہالی نہو قسمت میری

ایکدن رسم و رہ غیر مین جائیگی ضرور
خاک مین پہر نہ ملادے مجھے حسرت میری

ناز اور ناز جفا روز او ٹہانا تیرا
حسرتین دل کی مرے دینگی شہادت میری

اوسکا وعدہ نہین پیمان نہین اقرار نہین
ہان تو بن بن کے بگڑ جاتی ہی صورت میری

اب کوئی دن کی ہی مہمان شب فرقت میری
شادمان غیر نہو کہل گئی قسمت میری

آبروے غیر کی شرم آپکی غیرت میری
سایہ قامت کا سہی ساتھ تمہارے کیون ہو

واہ رے مشق گرانباری ہمت میری
صبر ای نالۂ شبگیر دو ہائی موقوف

منتظر رہنے کی کچھ ہو گئی عادت میری
وصل کی رات عجب حال رہا وقت وداع

اوبہی اوبہی کئی دن سے ہے طبیعت میری
دیکھ رکہے وہ بلائی شب فرقت میری

لیجلی پہر اوسی کوچہ مین یہ امید وصال
شرکت غیر سے آزردہ ہی غیرت میری

آپکی روز جزا غیر گواہی دینگے
وان پشیمانی خاطر نہو شہرت میری

ایسی ہوگی کوئی صورت جو بگڑ کر بن جائے
مین اونہین دیکھتا تہا اور وہ صورت میری

دوست کے پاس لے جاتے ہو مجکو راقم
ساتھ اپنے نہ ڈبونا کہین حرمت میری

رمز - رموز دان غوامض غمز منشی محمد ابراہیم خان خلف منشی ڈاکٹر محمد خان مرحوم سابق داروغہ سائر منشی صاحب مرحوم

بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری مطابق ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۷ء روز شنبہ بتوسل حضرت وزیر اعظم بالقابہ سایر امیر گنج کے داروغہ قرار دئے گئے او تاحیات اوسی عہدہ پر برقرار رہے بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز پنجشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت گزین ہوئے۔ ابراہیم خان رمز کا سال پیدائش سنہ ۱۲۹۱ ہجری بست و دوم ماہ شوال المکرم ہے اور انکا اسم تاریخی اشرف جہانخان ہے انہون نے تاحیات والد خود و بعد انتقال آن ابتدا سے کتب فارسی و طب وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو سید نیاز احمد خرو شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ جب سید موصوف کو بیرونجات مین رہنے کا اتفاق ہوا تو انہون نے اپنے اوستاد حضرت آسید لکھنوی کی خدمت مین تفویض کیا از آن دم تا این دم جناب موصوف کی خدمت مین فیضیاب ہوتے ہین۔ ماشاءاللہ فن تاریخ گوئی مین خوب اسنعداد بہم پہنچائی ہے خوش بیانی انکی طبع آزمائی ہے انکی تصنیفات سے دو دیوان یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اردو مکمل و مرتب مین نشست کرسی الفاظ بے نظیر ہے طرح مین انکی یہ غزل پر تنویر ہے۔

مہر لب بن گئی فرقت مین نقاہت میری
رنگ لائی جو کسی روز طبیعت میری
ہے انداز ترا ناز و ادا مین تیری
غیر کی آگ تری شرم طبیعت میری
آئنہ دیکھکے بولے وہ دم آرایش
تنگ ہی ہے نہین کس پاس سے حسرت میری
قاصد اس طرح سے کہنا کہ وہ پوچھین لیکن
مجھسا چپ ہے بہرکیف کدورت میری
صبر تلخ ست ولیکن بہ شیرین ارد
منہ ترا پاس سے کتنی ہے شہادت میری
گر یہی دل کی صفائی ہے تو انشاءاللہ
میرا ایمان مرےکان طبیعت میری
دل ہی مین رہگئی گھٹ گھٹ کے شکایت میری
صورت تار نظر ضعف نقاہت سے ہون
بیقراری مری حسرت مری وحشت میری
آمد و رفت زمانے کی ہے اوس محفل مین
دل مین بہر کے ہی گھر کر گئی صورت میری
ہون فنا بو کی طرح الفت گل رویان مین
قصہ غیر کے دہوکے مین حکایت میری
اونکے وعدہ تو بہت کچھ ہین پا آگئے اے دل
تجکو دیگی ثمر نیک قناعت میری
دونون اک جان دو قالب ہین شب فرقت مین
شکل آئینہ کوئی دیکھ نہین ہے صورت میری
رہ مین شوق تو مین عاشق معشوق مزاج
گل نئے اور کھلائیگی محبت میری
میری آنکھون سے نہان آپ ہے صورت میری
حق تو یہ ہے کہ محبت مین مزا دیتی ہے
ہان نہین ہے تو فقط ایک اجازت میری
دامن تیغ نظر اور بڑھاؤ یللہ
رگ گل کہتے ہین جسکو وہ ہے تربت میری
ولمین اوس ساقی مہوش کے رہتی ہے مدام
ہے یہ تقدیر یہ مقسوم یہ قسمت میری
وار ادہر ہی کوئی شمشیر نظر کا قاتل
چوٹ تنہا ہے کسطرح مصیبت میری
عشق مین جا کے آئے تجھے کیا ای ناصح
مل گئی انکی نزاکت سے نقاہت میری

جسکو کہتے ہین فلک ہے یہ غبار خاطر
ایکدن کاغذ بھرا اوتر جاتی ہے صورت میری

جسکو سمجھے ہین زمین ہے یہ کدورت میری
روز افزون ہے خیال بت کمسن دلمین

ضعف کی ہے یہ ترقی کہ دم عکس کشی
کیون نہو رمز اوسنگونپہ طبیعت میری

رعنا۔ فی الواقع جوان رعنا اسم بامسمی۔ جناب سید حمید الدین صاحب سررشتہ دار نظامت مال صدر ٹونک خلف جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست۔ عمر ۲۹ سالہ صاحب دیوان برادر خرد و شاگرد حضرت کلامی۔ انکی طبیعت مذاق کا مخزن ہے یہ طرز سخن ہے۔

کام آجائے الٰہی کہین الفت میری
سیر ہوتی ہی نہین اس سے طبیعت میری
خلش خار الم صدمۂ درد پیہم
ضبط یہ ضبط محبت یہ محبت میری
واعظا شورش محشر تو ہے تسلیم مگر
کون کہتا ہے کہ نکلے گی نہ حسرت میری
میرا ہر شعر ہے اک ساغر میخانۂ عشق

کاش بن جائے اوسی کوچے مین تربت میری
حال دل مجھسے نہ پوچھو مری صورت دیکھو
یہ دل زار مرا اور یہ ہمت میری
کسکے جلوہ نے کیا ہے متحیر ایسا
کونسی بات مین کم ہے شب فرقت میری
ضعف سے گھٹ کے بنا صورت تصویر خیال
مست ہے بادۂ الفت سے طبیعت میری
میرے قابو مین نہین ہای طبیعت میری

کیا مزہ ہے غم الفت مین الٰہی توبہ
میری صورت ہی کہے دیتی ہے حالت میری
آہ نکلی نہ لبون سے نہ اوٹھا دل سے دھوان
رشک تصویر بنی جاتی ہے صورت میری
جان کے ساتھ ہے یہ جانکا نکلنا ہے ضرور
تیری فرقت مین ہوئی ابتو یہ حالت میری
الفت یار نے مجبور کیا ہے رعنا

راغب۔ بعلوم سراپا طالب۔ محمد سعید خان خلف جناب محمد شریف خانصاحب رسالہ دار مرحوم انہونے کمسنی مین کچہ کتابین مولف سے پڑہی تہین اب بعدعرصہ دو سال علم کا شوق ہوا عربی کی زبان کی صرف نحو حاصل کرکے علم فلسفہ و منطق و معانی و بیان و فقہ حاصل کر رہے ہین۔ گاہے ماہے شعر کہتے ہین وہ بہی بہت کم۔ شعر و سخن مین کسی کے شاگرد نہین صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق کی رفاقت مین مجبور ہوکر یہ مذاق اختیار کیا۔ عاشق کا بے لطف کرنا گوارا نجانا یہ رنگ طبیعت ہے۔ غزل طرح

دشمنین اپنی ہی نہین خاک ہو غیرت میری
بیشک اتنی تو مجہے بہی ہے شکایت میری
کیا کرون میری تو مٹی مین وفا کا ہے خمیر

کیا گلا غیر سے گر اب ہو شکایت میری
سب ترے حسن کو حیرت سے کہڑے تکتے ہین
تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادت میری

ہای شوخی کہ وہ کہتے ہین مرے شکوہ پر
کون فریاد سنے روز قیامت میری
اوسکی پرسش پہ یہ راغب نے کہا حسرت سے

حال کیا پوچھتے ہو دیکھلو حالت میری

سیف - شاعر ماہر پرکیف - جناب خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب خلف خانصاحب محمد شاہ دین خان صاحب مرحوم خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۵۰ سالہ صاحب دیوان شاگرد سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

پھر ستم پیشہ پہ آئی ہے طبیعت میری
غیر کے منہ سے وہ سنتا ہی حکایت میری
جب سے مخلوق نے جانا ہی تمہارا عاشق
وہ جو خصلت ہی تمہاری تو وہ عادت میری
دست رنگین کی محبت میں اگر دم نکلا
اپنی صورت سے ملاتے ہیں وہ صورت میری
گو لطف ادہر ہو تو میں اچھا ہو جاؤن
او دیہ جس روز سے آئی ہی طبیعت میری
آبلہ پائی نے عالم میں کیا ہے مشہور

پھر مصیبت کی طلبگار ہی راحت میری
او رنگی دشت سے اک دم میں مجھے ہمانند
کونسا دل ہی کہ جسمیں نہیں الفت میری
عمر بھر گیسوے پرپیچ کی بیڑی پہنی
خون رلائیگی ہزاروں کو شہادت میری
وہ نظر باز ہوں دنیا میں کہ بعد مردن
چشم بیمار کے قبضہ میں ہی صحبت میری
لاکھ چھیڑا وہ نہیں پر منہ سے نکلی نہیں بات
میرے قدموں سے لگی رہتی ہی شہرت میری

ابتو کچھ رنگ دکھانے لگی الفت میری
دیکھ پائی جو کبھو بنج کدورت میری
تم غادوست ہو اور میں ہوں وفا پر مائل
مو سے آگے بڑہائی ہی یہ منت میری
مرض عشق یہاں وان غم کو نہیں نہیں
آکے روئیں گے حسین آنکھوں سے تربت میری
دل جگر دشمن جانی عیاذاً باللہ
بے وفائی پہ ہوئی مہر محبت میری
جب سے رکھا ہی قدم کوچۂ جاناں میں سیف
بس اوسی دم سے ہوا خواہ ہی جنت میری

سراغ - خوش دماغ - جناب محمد حضرت نور خانصاحب خلف اصغر حافظ محمد جمال خانصاحب رسالہ دار مرحوم ابن ہمت خانصاحب رسالہ دار مغفور عمر ۳۲ سالہ گاہے ماہے کسی مشاعرہ میں مجبوراً احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہیں انکو پہلے تلمذ صاحبزادہ محمد رفیع الدین خانصاحب دانش سے تہا بعد انتقال اونکے غزل حضرت داغ دہلوی کو دکھاتے ہیں - مولف کے خسرال کے رشتہ سے پہوپی زاد بھائی ہوتے ہیں - ورزش کا شوق بکثرت ہے یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح

کچھ زمانے سے نرالی ہی طبیعت میری
اونکی تقدیر ہی اونکی ہی قسمت میری

نہیں سنتے نہیں سنتے وہ حقیقت میری
روز ہو ہو کے بدلجاتے ہیں عدا اون سے

کیوں کروں غیر کے گھر جانے کا شکوہ اون سے
روز بن بن کے بگڑ جاتی ہی قسمت میری

اوسکی تصویر ہی لادے تو مجھے ای قاصد
اور رو فا غیر سے ہو خوبی قسمت میری

کچھ تو نکلے گی شبِ ہجر مین حسرت میری
چلبلا جب کوئی معشوق نظر آتا ہے

آپ یون وعدہ کرین اور قسم بھی کھائین
گدگداتی ہے مراغ اب بھی طبیعت میری

سُہا۔ اخترِ برجِ سخن بے بہا جناب مولوی امیر حسن خانصاحب مدرس اسکول صدر ٹونک خلفِ جناب مولوی غضنفر علی خانصاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خانصاحب مغفور عمر ۲۶ سالہ فارسی شعر اکثر اردو کمتر کہتے ہین۔ انکے اشعار کی کیا بندش چست ترکیب درست ہے۔

بھکو الفت ہی تری تجھکو محبت میری
آپ کس بات پہ کرتے ہین شکایت میری
مین اور اوس شوخ کا محشر مین ہو شاکی توبہ
نظر آتی نہین مٹھی مین امانت میری
یا الٰہی مین تری شانِ کریمی کے نثار
اسکے بننے سے بگڑتی ہے طبیعت میری
لطف ہے بندۂ بیدام بناتے ہین مجھے

اور اگر اب بھی نہو وصل تو قسمت میری
مین رو ناکام ہون مر جاؤن جو ناکامی مین
کہین وہ ہی نکرے جاکے شکایت میری
بعد مرنے کے وہ میت پہ تو کیا آئے گا
وہ رقیبون سے لڑے اوڑ گئی قسمت میری
دیکھیں شرم و حیا منہ پہ نہ آنچل ڈالو
مول لیکر بھی وہ دیتے نہین قیمت میری
جسجگہ مین ہون سُہا ساتھ ہی قسمت میری

مین تو یون کرتا ہون شکوہ کہ نہ بولے بر ہون
سارے ناکام کرین آکے زیارت میری
طائرِ رنگ حنا اوڑ گیا لیکر دلِ زار
زندگی مین ہی نہ کی جسنے عیادت میری
مین قناعت سے بھی بیٹھون تو وہ فرماتے ہین
صاف کہدو کہ بری لگتی ہے صورت میری
یہین ملجائیگا جو کچھ مجھے ملنا ہوگا

سوز۔ کلاشِ تیرِ جگر دوز۔ منشی لچھمی سہای ولد منشی راج کنوار صاحب نمبردار قصبہ بلکیہ ضلع کول علیگڈھ عمر ۲۱ سال شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

جان لے لیگی کسی دن شبِ فرقت میری
مجکو یہ فخر کہ یکتا ہے طبیعت میری
شکوہ کرتا ہون تو شوخی سے وہ یہ کہتے ہین
اونکی آنکھون مین کرے گھر جو مروت میری
کشش دل مین جو کھاؤن وہ جگر تھام آئین
ہر گھڑی دیکھ کے روتے ہین وہ تربت میری

رائگان جائیگی اگر روز یہ دولت میری
جنکی صورت پہ پھسلتی ہے نہ دیدو نکی طرح
واہ وا واہ جی سے ہے شکایت میری
غیر کے ساتھ ان آنکھون سے مین دیکھون انکو
رائگان جائے الٰہی نہ یہ محنت میری
اہل مجلس کے نہ آجائین کلیجے منہ کو

اونکو یہ ناز کہ بے مثل ہے صورت میری
کہہ انوکھی ہے نرالی ہے طبیعت میری
بھولکر جانب اغیار نہ دیکھین وہ کبھی
واہ رے بخت مرا واہ رے قسمت میری
آبرو بخشتے ہین بعد فنا بھی مجھکو
محفلِ عیش مین پوچھو نہ مصیبت میری

ستوڑ استاد میں ہے اسعدؔ نام آور		کس لئے اہل سخن میں ہو شہرت میری

شاکر۔ ناظم و ناثر۔ احمد علیخان نبیرۂ جناب غلام اکبر خانصاحب مرحوم ساکن قدیم سنبھل ڈپٹی کلکٹر ملازم ریاست جیپور۔ عمر ۴۰ سال۔ شاگرد مولف۔ انہوں نے ابتدا سے کتب درسیہ مولف سے پڑھکر انشا پردازی کے شوق کو بڑھایا پھر تحریرات کارروائی محکمہ جات کا کام سیکھا آخر بدولت استحصال کارروائی ضروری و اکتساب امور لابدی و تحقیقات مقدمات سخت و دشوار و انصرام معاملات ہر کار بتدریج عہدۂ ڈپٹی کلکٹری ریاست جیپور پر فائز ہوئے۔ کبھی کبھی احباب کی خاطر سے شعر بھی کہہ لیتے ہیں یہ اشعار ان کے طبعزاد ہیں۔

آئنہ دیکھیں تو کھل جائے نقاہت میری
وائے کاوش سے ہی صورت راحت میری
ہے وہی دل کہ ہے جس دل میں غم عشق ترا
ایک میں ہوں کہ بھری غم سے ہے نیت میری
ظلم نے جلوہ دکھایا تو مجھے الفت نے
گر نہیں دیکھتے دیکھو تو طبیعت میری

وہ نگاہ تیرا ہوا نقشہ ہے کہ صورت میری
یہ ہوئی طاق تری ہجر میں طاقت میری
ہے وہی آنکھ کہ جسمیں ہے مروت میری
میں ہی تو جور و جفا کرتا ہوں اک عالم پر
رنگ تیرا ہے نہ اب وہ نہ ہے صورت میری
وہ خوشی سے مجھے دیتے ہیں الٰہی شاکر

ہائی رنجش سے گھٹی لذت وصلت میری
ضعف سے نقش بدیوار ہے صورت میری
ایک وہ ہیں کہ چکھا تے نہیں الفت کا مزہ
اک زمانے کی زبان پر ہے شکایت میری
گر نہیں سنتے مری شعر ہی وہ چار سنو
مایۂ راحت صد جان ہے مصیبت میری

شاد۔ فصاحت بنیاد منشی جگن ناتھ پرشاد اہلمد نظامت مال صدر ٹونک خلف منشی لالہ رشک بہاری لعل صاحب عمر ۲۰ سال۔ آبا و اجداد انکے قصبۂ سورون ضلع ایٹہ میں منجانب سرکار گورنمنٹ سات گاؤں مثل شام سرونگری ہیٹرو و رام پور وغیرہ کے نمبردار تھے انکے والد بتاریخ ہیژدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۶ ہجری مطابق نوزدہم ماہ مئی ۱۸۸۹ء داخل الریاست ٹونک ہوئے اور بتوسل جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بتاریخ بستم رجب المرجب ۱۳۰۷ ہجری مطابق ۱۲ مارچ ۱۸۹۰ عیسوی بعہدۂ سیاہہ نویسی نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک پر مقرر ہوکر بعد چندے جسن کارگزاری عہدۂ جمع خرچ نویسی نظامت موصوفہ پر مامور ہوئے اور تا حال کار مفوضہ خود کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ انہوں نے بعد حصول علم فارسی و انگریزی و ناگری فن شاعری میں منشی محمد ابراہیم خان رمزؔ کی شاگردی اختیار کی اور تا حال اصلاح لیتے ہیں

غزل طرح

آپ کرنے لگے غیروں سے شکایت میری	ابھی ایسی تو نہ بھکی تھی طبیعت میری	نہ کھنچی مانی و بہزاد سے صورت میری

کہیں اُڑ کون کا ہی کیا کوئی یہ وحشت میری
واسطہ شیخ سے مجھکو نہ برہمن سے غرض
آنکھیں کھل جائینگی یکھو گے جو صورت میری
آئنہ دیکھکے چپ کیون ہوے شکل تصویر
کیا محبت مین محبت یہ محبت میری
تجھ مین شوخی ہے غضب مجھ مین بلا دلسوزی
تو نہین ہے تو نہو ہے تری الفت میری
اسقدر جبکہ تلون ہو ترقی پہ ترا
بت پرستی بھی ہے واللہ عبادت میری
مر گئے پر بھی نہ اس دل سے ہوا دور غبار

آپ کیون آئے ہین کیا شوق ہے عیادت میری
دیر و کعبہ سے مبرا ہے عبادت میری
مجھنے وکتے ہین ان سب کی حفاظت رکھنا
تم تو کہتے تہے کہ بے مثل ہے صورت میری
اس دشمن کی بھی توڑی نہین جاتی صاحب
فتنہ ہے چال تری آہ قیامت میری
چاک دامن سے بری ہو گئی پہلے ہی قبا
ایک صورت رہے ممکن نہین سیرت میری
دہیان قاتل کا بھی ہے شوق شہادت بھی ہے
ہے عیان شیشۂ ساعت سے کدورت میری
ہند کیا شہرۂ آفاق ہے شہرت میری

جانیے جائیے اب غیر ہے حالت میری
تمنے دیکھا ہے کہان چاہنے والا کوئی
برمن دل مین ہے جان جان مین ہے الفت میری
کیا عداوت مین عداوت ہے عداوت اونکی
یہ نزاکت ہے تمہاری یہ نقاہت میری
دل کو بہلاتا ہون اسسے ہی مین تنہائی مین
بند و بست اپنا عبث کرتی ہے وحشت میری
دیکھکر شکل صنم منہ سے کہا اللہ اللہ
یہ محبت ہے مری اور وہ ہمت میری
صدقۂ حضرت اُستاد سے دیکھو اے شاد

طپش۔ مذاق منش۔ منشی لالہ امراؤ لال جمع خرچ نویس محکمۂ نظامت سائرات دربار ٹونک شاگرد مولف عمر تخمیناً ۴۰ سال
اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے۔

رفتہ رفتہ یہ ہوئی ہجر مین حالت میری
خود بخود اوسکو گوارا ہوئی صحبت میری
تمکو کیا سمع خراشی سے ہے ناصح مطلب
آپ سا دوست کرے جبکہ حمایت میری

کہ نہ پہچانی احبا نے بھی صورت میری
آپ تو جور و ستم کچھ نہین کرتے مجھ پر
کیون اسطرح جلتی ہے طبیعت میری
بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئین گے

یک بیک آگئی زور و نیہ جو قسمت میری
مفت بدنام کیا کرتی ہے وحشت میری
مشکلین سخت پڑین کیون نہ عدو کو پیہم
آگئی جذبہ مین جس روز طبیعت میری

اے طپش سوز محبت کی طپش ہے آفت
طپش ہر سے بھی بڑھ چلی حدت میری

ظہیر۔ فصاحت و بلاغت خمیر۔ جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب مصنف قصۂ ممتاز سابق داروغہ ماہی مراتب شاہ دہلی حال ملازم سرکار ٹونک۔ عمر تخمیناً ۷۰ سال۔ صاحب دو دیوان شاگرد حضرت ابراہیم ذوق دہلوی۔ خلف اکبر صلاح الدولہ مرصع رقم خان سید جلال الدین حیدر خان مرحوم بخطِ نسخ اُستاد بادشاہ دہلی۔ ماشاءاللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحہ تاریخ بہ

بنا بر یادگار یہ صورت ہے۔

دل مین کس پیار سے رکھتے ہو عداوت میری
چمک پڑتی ہے عداوت سے محبت میری
ہون بھی دنیا مین نہین بھی ہون بزنگ عنقا
دل مین تم خوب سمجھتے ہو محبت میری
حشر آیا غضب آیا جدھر آئی ظالم
بندہ پرور ہے مرے ساتھ ہی قسمت میری
ٹوٹنے ہی کے لئے ہے مری توبہ زاہد
گل مین نکہت ہے غنچہ مین نزاکت میری
میگسار و مری توبہ کا بھروسہ کیا ہے
چھین لی روز ازل غیر نے قسمت میری

مجھسے بہتر ہے بہر حال کدورت میری
ناتوانی سے وہ نازک ہے طبیعت میری
لے اوڑی ہے مجھے آفاق مین شہرت میری
خواب مین بھی تو پس مرگ نظر آتا ہون
ملتی جلتی ہے تری ضد سے طبیعت میری
عرض مطلب کبھی منہ سے نکلتی ہی نہین
باندھنے ہی کے لئے روز ہے ہمت میری
داور حشر سے کہنے کی تو گنجائش ہو
دیر لگتی نہین بھرتے ہوئے نیت میری
وہ نہون پاس نہون رشک تو ہے دل مین ظہیر

آپ اور غیر سے کرتے ہین شکایت میری
تم سے پہلے ہی بدلنے لگی حالت میری
یہ تو کہنے ہی کی باتین ہین بہت مین تم سے
روز ہوتی ہے رقیبونکو زیارت میری
آپ دشمن کے طرفدار ہوئی تو ہوجائین
آپ کی ہان ہے یہ کمبخت کہ حسرت میری
آئینہ دیکھکے اک اک دو فرماتے ہین
غیر کے ہاتھ سے ہو کاش شہادت میری
جو کہے سچ ہے وہ جو ناز کرے ہے وہ بجا
دخل اغیار سے خالی نہین خلوت میری

عنایت۔ مرکز دائرہ درایت جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب خلف مولوی سیف اللہ صاحب اخوند باشندۂ رامپور افغانان مقیم حال ٹونک۔ عمر تخمیناً ۲۵ سال۔ آبا و اجداد انکے ہمیشہ سے ملازم سرکار ٹونک رہے اور دیہات پرگنہ ٹونک سے بطور جاگیر پاتے ہین۔ انہون نے بزمانہ سابق فن شاعری کو جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سے رامپور مین حاصل کیا بعد انتقال انکے فائز دار الریاست ہوکر سرآمد شعرا سستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی شاگردی اختیار کی اور کتب متداولہ و متعارفہ درسیہ مولف سے دیکھین۔ بنظر توجہات سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی چند روز مین صاحب دو دیوان ہوگئے دیوان اول بطور سراپا یعنی از فرق تا قدم و دیوان دوم مانند دواوین شعرا مکمل و مرتب ہین انکا یہ کلام یادگار عام ہے۔

بنکے مٹ جاوئے گی بعد فنا برسے گی رقت میری
حال دل صاف کہے دیتی ہے صورت میری
مرکے بھی مرنا ہے دنیا سے نئے جاتا ہون
مجکو مقتل مین لئے جاتی ہے ہمت میری

خاک و آوارگی مری قبر پہ حسرت میری
زاہد خشک کا دل کیون نہو جلکے کباب
دفن ہوتی ہے مری ساتھ ہی حسرت میری
اپنی آنکھونمین انہین رکھتا ہون تپلی کیطرح

نہین سنتا نہ سنے کوئی حقیقت میری
آتش ترسے جو ساقی ہو ضیافت میری
آج مشتاق شہادت کے پھرے ہین صد شکر
کرتے ہین طفل ہے شک اسپہ شکایت میری

جان اسی واسطے اٹکی ہے لبون پر آکر
کہ دم مرگ بھی سن لین وہ وصیت میری
بزم مین دخل ہو یا غیر کو کہنے کیسے
شوخیان آپکی ہین یہ کہ شرارت میری
دھیان اوس زلف مسلسل کا بہت رہتا ہے
کہین پابند جنون ہو نہ طبیعت میری
کیا پڑے فاتحہ وہ فتنۂ محشر آیا
زلزلہ مین ہے پس مرگ جو تربت میری
ہاتھ ایمان سے اوٹھا کر بجذ الفت مین
پاؤن پڑجاتی ہے اوس بت کے طبیعت میری
کیون برا جانتے مجھکو یہ حسینان جہان
اچھی تقدیر اگر ہوتی عنایت میری

عشق - سراسر رفق - منشی سید برکت علی خلف سید علی محمد صاحب ساکن قدیم بھوپال حال خوشباش ریاست ٹونک عمر ۱۲ سالہ ملازم نظامت سائر صدر - انہون نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق اسقدر بہم پہنچائی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی سر مشق سے مشق ملادی مولف کے کہنے سے کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیتے ہین یہ انکے اشعار ہین -

خوب ہوان سے جو بہر جائے طبیعت میری
کہ حسینونکو ذرا بھی نہین الفت میری
مجھسے کیا پوچھتے ہو ہجر مین حالت میری
کیا بتاؤن مین تمہین دیکھ لو صورت میری
تیرا چرچا جو ہوا بھی تو مرے صدقے مین
تیری شہرت جو ہوئی بھی تو بدولت میری
لب پہ آتے ہی دو عالم کو جلا ڈالے گی
قہر ہے آتش آہ شب فرقت میری
یون نکر کبھی بک بک سے مرا سر خالی
مانتے حضرت ناصح جو نصیحت میری
یون نہوتا اگر آتا تو وہ چھپکر آتے
کچھ بھی ہوتی انہین قاصد جو محبت میری
مجھکو تو آپ کی جانب سے نہین کچھ شکوہ
آپ کسو جگے کرتے ہین شکایت میری
کاٹے کٹتی ہے نہ ٹالے سے کبھی ٹلتی ہے
کوئی آفت سی ہی آفت شب فرقت میری
بعد مردن بھی نہ آئے وہ کبھی تربت پہ
رل گئی خاک مین اے عشق محبت میری

غمگین - فصاحت آگین شیخ محمد خلف شیخ نور محمد تاجر - عمر تخمینا ۲۰ سال انہون نے بعد مطالعہ کتب درسیہ وغیرہ شعرگوئی کا شوق کیا اور فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رمز کے شاگرد ہوئے -

عشق گیسو مین پریشان ہے طبیعت میری
کیا دکھائیگی الٰہی مجھے قسمت میری
عوض فاتحہ ٹھکراتے ہین تربت میری
بعد مردن بھی ہے منظور انہین ذلت میری
کہتے ہین دیدۂ آہو مین ہے میری شوخی
اور دل سنگ مین درپردہ شرارت میری
لالہ سان داغ محبت ہے ترا اس دل مین
دیکھلو ترک گل افشانی ہمت میری
ہو نجائے بخدا اب وہ نزاکت اپنی
دیکھ لے آکے کسی دن جو نقاہت میری
اس سے نکلے گی تو یہ کس کے یہان جائیگی
میرے دل ہی مین ہے آرچین سے حسرت میری
میرے دل سے نہین جاتا ہے تصور تیرا
تیرے دل مین نہین آتی ہے محبت میری
کالے کوسون ہے ابھی کوچۂ قاتل صد حیف
مجھکو چلنے نہین دیتی ہے نقاہت میری
اسکے دل مین ہی کدورت ہے اوسی بت کیطرح
کہ مجھے خاک کیے دیتی ہے تربت میری

گوش دل سے کبھی سنتے نہیں اک بات بھی وہ
مجھ سے کتنی ہی محبت میں یہ ہمت میری

اُف رے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
صورت بحر رواں ذہن رسا ہو غمگین

دیکھے دل جانکا کیوں روگ لگا رکھا ہے
کیوں نہو جوش پہ ہر وقت طبیعت میری

فہم - سراپا خیال و وہم - امین الدین خان عرف بنّا خلف محی الدین خان مرحوم ابن سراج الدین خان عمر ۲۵ سالہ انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو سید محمد ناظر حسین - ناظر جید جیل صدر ٹونک شاگرد مولف سے حاصل کیا - بنابر یادگار یہ اشعار درج ہیں -

تم کو غم ہے نہ محبت کو محبت میری
دل سے کمبخت نکلتی نہیں حسرت میری
خود غرض کسکو کہا اہل ریا کسکو کہا
لاکہ ہو آگے طرفدار قیامت میری
میری تصویر دکہاتے ہیں وہ جب دشمن کو
اور اوس سے بھی زیادہ شب فرقت میری

آہ منظور کسیکو نہیں شرکت میری
یار کی چشم عنایت کا جو ایما ہو جائے
یہ گلہ غیر کا ہو پاکہ شکایت میری
اضطرابی وہی تیور میں ہی طرز وہی
فرط غیرت سے بدل جاتی ہے صورت میری
وصل کے باب میں کیا عرض کروں اے فہم

ایکدم کو بھی گوارا نہیں فرقت میری
چٹکیاں لے دل دشمن میں محبت میری
اونکی چالوں کے حضور ایک بھی چلنے کی نہیں
نگہ شوخ نے پائی ہے طبیعت میری
ہیں فزوں طول عمل سے ترے گیسوی دراز
خوف انکار سے پڑتی نہیں ہمت میری

قمر - کلاہش اختر خورشید نظر - حافظ محمد نصرت اللہ خان عرف محمد احمد خان خلف جناب مولانا کرامت اللہ خان صاحب دہلوی انکا سال پیدائش سنہ ۱۳۰۱ ہجری ماہ ذیقعدہ نہم تاریخ روز یکشنبہ وقت صبح ہے انکی والدہ بمحل دوم حضور انور دام اقبالہ والی ٹونک کارپرداز ہیں - بعد حفظ کلام ربانی کتب درسیہ آجکل انکے زیر مطالعہ ہیں فن شاعری میں منشی محمد ابراہیم خان تمرّ کے تلمذ رکہتے ہیں

آزماتے ہیں وہ غفلت میں طبیعت میری
دیکھو دیکھو نہ مچل جائے طبیعت میری
غیر کے آتے ہی جاتی ہے تیری دل سے
منہ چھپا لیتے ہیں وہ دیکھ کے صورت میری
دیکھتا ہوں میں اگر یار کی نظروں سے ادہر نہیں
شکر کرتا ہوں کہ اوبھری نہ طبیعت میری

خواب میں دیکھتے ہیں آکے محبت میری
آگئے چرخ میں افلاک زمیں ہل چل میں
وہ تواضع وہ مدارات وہ عزت میری
خاطریں دشمن بدبخت کی میرے ہوتے
وہ بھی الفت سے تکا کرتے ہیں صورت میری
کہتے ہیں آپ تم جو قمر ہو تو مقابل آئے

اتنے بیباک نہو سینے پہ آنچل ڈالو
کانپ اوٹھا سارا جہاں دیکھکے وحشت میری
دلربا یکا یہ انداز نیا سیکھا ہے
کچھ تو لازم ہے مری جان مروت میری
ہوش اوڑانے کو دکہاتے ہو وہ سینہ کا ابھار
دیکھوں شکل ابھی تمہاری ہے کہ صورت میری

کلامی - ہم پلۂ شعرا نامی - جناب سید محمد عبدالرزاق صاحب حسنی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست طبع اوکی سید حمیدالدین صاحب متخلص حمیدی میرمنشی ریاست صاحب دیوان شاگرد جناب مولوی الٰہی بخش صاحب نازش مرحوم - اختر دین ۱۲۹۶ھ - سے ان کی

تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہی سید صاحب موصوف سادات قطبی سے ہین۔ اور سادات قطبی قطب الاقطاب امیر قطب الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ مولفنے انکے حالات منتخب التواریخ ملازہ خود مین لکھی ہین مثنوی صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام انکی یادگار عام ہی۔ یہ طرز کلام ہے۔

فرقتِ یار مین بگڑی ہی یہ حالت میری
خاک نکلے گی شبِ وصل مین حسرت میری
مین ہون اور کوی بتان حضرتِ واعظ رخصت
یہی آئے ہین مٹاکر ابھی تربت میری
کہتے ہین دیکھ کے للچائی ہوئی آنکھ مری
شکل ہی شکل ہی حسرت ہی یہ حسرت میری
وصل چاہون تو یہ کہتے ہین کہ مرتا ہی نہین
وہ لیاقت ہی تمہاری یہ لیاقت میری
ذکر جانان سے ہی کثرت مین بہی اللہ حاصل
بڑھ کے ہی بخت سکندر سے بہی قسمت میری

آشنا بہی نہین پہچانتے صورت میری
حسرتِ دید نکلنے پہ بڑھی جاتی ہے
آپکا باغِ ارم ہی تو یہ جنت میری
وہ دغاباز ہی کافر ہین مسلمان سید ہا
یہ مٹا جاتا ہی کیون دیکھکے صورت میری
مین نہ کہتا تھا غم ہجر مین مرجاؤن گا
روز کمبخت کیا کرتا ہے منت میری
آئنہ دیکھکے کہتے ہین کہ آفت ہون مین
کیا تصور ہی کہ جلوہ ہی خلوت میری
میکش خمکدہ حضرت نازش ہون مین

کم نہین انکی نزاکت سے نقاہت میری
جان لیکر بہی نہ جائیگی یہ حسرت میری
یار کے پائے نگارین ہین غبار آلودہ
وائے قسمت کہ لڑی کس سے ہے قسمت میری
تسا معشوق جہا نہین ہی نہ عاشق مجھ سا
ای ستمگر تری غفلت ہی کہ غفلت میری
تم مری شکل سے بیزار مین قربان تم پر
کس طرح جیتے ہو تم دیکھ کے صورت میری
وہ سنورتے ہین اور آئینہ دکھاتا ہون مین
کیون کلامی نہو مستانہ طبیعت میری

کیف۔ زبانش جوکن بیت۔ حافظ عالمگیر خان خلف جہانگیر خان عمر تخمیناً ۲۵ سال صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ شاگرد برآمد شعرا استند حضرت اسد لکنہوی سلمہ اللہ القوی۔ انہونے اگرچہ بیلئے کچھ برای نام پڑہا ہو مگر شعر گوئی مین اسقدر ملکہ بڑہا ہوا ہی کہ انکی طبیعت خداداد شعرا کے نزدیک قابل تحسین مادی ہی۔ غزل انکی طبعزاد ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے۔

غیر کی شکل رہے یار ہے صورت میری
تیری خو بن گئی بگڑی ہوئی قسمت میری
منہ چھپاتے ہو عبث دیکھکے صورت میری
ناامیدی کی ہی تصویر کہ صورت میری
دلکو وہ غنچہ نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا
رو رہی ہی مرے لکھے کو یہ قسمت میری

خود مٹے ورنہ مٹا دے مجھے حسرت میری
خاک اڑ جائیگی مرے بعد کدورت میری
غیر مین تو نہین گر غیر ہی حالت میری
کچھ نہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی
واہ رے ضعف مرا واہ رے طاقت میری
سامنے غیر کے کب پردہ نشین آتے ہین

پڑ گئی اور خرابی مین مصیبت میری
پہر کے گہر گہر مجھے ڈہونڈہے گی مصیبت میری
میری ناکامی کا پتلا ہی کہ مین ہون یارب
سب کچھ آیا تجھے آئی نہ محبت میری
عرق آلود جبین پر نہین غصہ کے سبب
دل مین جب جا ہوگئے آتے ہی طبیعت میری

راہ پر وہ بت کمسن جو نہ آئے شب وصل
کوئی حصہ ہو تو بٹ جائے طبیعت میری
تجھ سے جوبن ہے ترا تنگ قبا جوبن سے
ٹھوکریں کھائیگی آ آ کے قیامت میری
یاس وارمان کا میلا سا ہے میلا دل میں
کل کے دن کی وہ نکالی ہوئی حسرت میری
گور سے حشر کے دن خاک اڑیگا یا رب
پاؤں تک مجھکو نہ چھونے دوے یہ قسمت میری
صبح کو ہوکے جدا ساتھ لگی رہتی ہے
میں کہیں ہوں پس مردن کہیں تربت میری
اسکے آئینہ میں بال آ کے ہیں تم خط شکست
ناز کرتی ہے نکالی ہوئی حسرت میری
یا تصور تیرے تصویر ہے تصویر تصویر

پاؤں پھیلا کے مچل جائے طبیعت میری
منہ بنائے ہوئے روٹھا ہوا بیٹھا ہے کوئی
دل سے میں تنگ ہوں از بسکہ طبیعت میری
دل سے نکلے گی یہ پیر تو کہاں جائیگی
کیونکر اس بیچ میں نکلے کوئی حسرت میری
بات اتنی ہے کہ موت آج نہیں کل آئے
دابکر بیٹھ گئی ہے مجھے تربت میری
کم ہونگے وہ اگر تو نہ گھٹے گی یہ بھی
بنگلے پر چھائیں شب فرقت میری
چوس لیتا ہے زبان یار کی شکوہ میرا
دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت میری
دل دیا میں نے تمہیں تم نے زبانک بھی دی
سکتہ حیرت میں ہے سکتے میں ہے حیرت میری
رنگ انکو کہا ہے نرالی ہے طبیعت میری

ہو کوئی طفل تو بہلاؤں دل ناداں کو
سامنے بیٹھی ہے بگڑی ہوئی قسمت میری
تھی نہ آسا قدم اٹھا کے یہ کہتا ہے ترا
میں بھی خوش ہوں نکالے کوئی حسرت میری
آج اغیار کا ارمان بنی بیٹھی ہے
ایک دو دن کی ہے مہمان مصیبت میری
غیر کو سر پہ چڑھایا ہے یہ خدا کی قدرت
ہے جواب انکی جفاؤں کا محبت میری
ہوں وہ مضطر کہ مری خاک بنی ریگ رواں
منہ بلا دیتی ہے ہونٹوں سے شکایت میری
فخر ہے خواہش دشمن کو تری ملنت پر
ہوشیاری وہ تمہاری ہے یہ غفلت میری
بات میں بات ہی کیوں ہو پیدا ای بت

گوہر۔ سخن گستر منشی شیخ احمد محافظ دفتر محکمہ نظامت سائرات خلف اکبر جناب منشی شیخ محمد یوسف صاحب ابن شیخ کلو صاحب مرحوم کلام پرداز جناب مہاراجہ راجہ محمد علی خان صاحب بہادر تخلص بہ رونق مغفور عمر تخمیناً ۴۸ سال۔ بزرگ انکے دہلی کے رہنے والے ہیں بعہد حضرت نواب [illegible] بہادر جنت آرامگاہ وورث اعلیٰ ریاست ہذا دہلی سے یہاں آکر قیام پذیر ہوئے۔ انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ علی رضا ہمشیرزادہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو مولف سے حاصل کیا نعتیہ غزل اکثر عاشقانہ کمتر کہتے ہیں مجبور ہوکر بباعث رفاقت منشی محمد ابراہیم خان رقم یہ مذاق اختیار کیا ہے انکے مزاج میں دور اندیشی وسہولیت بدرجہ انتہا ہے انکی یہ غزل طرح ہے

تیرے افضال سے ہے اوج پہ قسمت میری
شافع حشر کریں جبکہ شفاعت میری
تیرے اکرام سے جاگیر ہے جنت میری
جنگی میدان قیامت میں روائی ہوگی
کیوں مرا منہ نہ تکے خلق خدا محشر میں
میرے آقا ہیں و اقدر قسمت میری

تیز ہوتا ہے اگر خنجر عصیان مجھ پر
کرید دبہر خدا شافع امت میری

ڈہال بنجاتی ہی اگر تری رحمت میری
کچھ نہ ہستی تہی مری ہان مگر اب کچھ ہی ہون

حشر کا دن ہی یا ور عاجز و بیکس ہون مین
ہی ازل ہی سے مدد پر تری رحمت میری

ہی جو مطلوب خداوند جہان ای گوہر
اوسکا طالب ہو نہین اسلیے رحمت میری

مائل - جودت مشاکل حافظ حمید اللہ خانصاحب صوبہ دار پلٹن خاص حضوری عمر تخمیناً ۴۰ سال - انہونے ابتدا مین جناب منشی نیاز علی خانصاحب سے غزل پر اصلاح لی بعدازان حضرت عاشق کو غزل دکہائی انکا یہ کلام ہے -

غیر سے اونکو سوا ہے مگر الفت میری
کیجے کیجے اللہ سے شکایت میری
ہون وہ مظلوم گواہونکی ضرورت ہی نہین
رنگ پر رنگ بدلنے لگی صورت میری
اچہی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا
کہ خدا اب نہ دکہائے تمہین صورت میری
آپکو غیر او سے آپ مبارک ہین کون

دمبدم رہتی ہی لب پر جو شکایت میری
تو وفادار سہی مین ہون وفا سے عاری
بیگناہی مری وان دیگی شہادت میری
غیر سے ملکے ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ
گدگداتی ہی مرے لکو طبیعت میری
جان لے تجھکو ہی رکہے گی صد احکر مین
مہربان آپکو کیون ہوگی محبت میری
آئنہ سے بھی ہکدر ہی کدورت میری

سر بسجدہ وہ مجھے دیکھہ کے فرماتے ہین
رحم کی خو ہی تری ظلم کی عادت میری
ہائی جب وصل کی شب ہونے لگی آخر ہاے
مین ہی چاہون تو نہ چاہی کبھی غیرت میری
بے تکلف جو ہوا مین تو وہ جہلکر بولے
ایسی ویسی نہین ای چرخ مصیبت میری
مائل آئینہ رخسار ہوا ہون جب سے

مشتاق - بکلام اردو مشاق - مشتاق احمد عطار خدمتگزار حضوری خلف محمد عبدالقادر چوبدار سرکاری شاگرد حافظ عالمگیرخان کیف تلمیذ سرآمد شعرا استاذ حضرت اسد لکہنوی سلمہ اللہ القوی - عمر تخمیناً ۲۵ سال انکا یہ کلام ہے -

غیر اس رنج سے کیونکر نہو حالت میری
سب پہ کہل جائیگی اک روز حقیقت میری
نام لیلی نہ رہا ہے ترا چرچا گہر گہر
آئی اور آئی بہی کیسے پہ طبیعت میری
تارے گنتا ہون سحر تک ترے گیسونکی قسم
جان نکلتی ہی کسی طرح نہ حسرت میری

کہ وہ اغیار سے کرتے ہین شکایت میری
مجکو کمبخت کہین غیر کو اچہا سمجہین
دہوم مجنونکی مٹی ہوگئی شہرت میری
جیتے جی دل سے یہ نکلے مجھے امید نہین
آنکہہ دم بہر نہین لگتی شب فرقت میری
یون نہ دیکہا تو اونہین خواب مین دیکہا جاکر

شکل آئینہ بنے گی ہی صورت میری
بوالہوس کا وہ مقدر ہی یہ قسمت میری
بدچلن ہائے ہبیداد جفا جو بدکیش
جان کے ساتہہ نکلجائیگی حسرت میری
یاس امید نے آفت مین پہنسا رکہا ہے
ہوشیاری ہے تو اچہی ہی غفلت میری

دل ہی ناداں وہی نامِ خدا کم سن ہے
اب سنے بھی تو سنے کون نصیحت میری

نامہ بر سے مرے وہ شوخ یہ ہنس کر بولا
کیا بہت شاق ہے مشتاق کو فرقت میری

ماہر۔ خوش فکر شاعر۔ غلام قادر خان خلف اصغر حافظ احمد خان ملازم سرکار ٹونک عمر تخمیناً ۲۴ سال شاگرد منشی محمد ابراہیم خان رقم

یکہ نرالی ہی یہ تاثیرِ محبت میری
وہ جو ہے آپکی عادت تو یہ عادت میری
دیکھکر اونکو جو ہو جاتا ہوں نہیں سکتے ہیں

ورنہ وہ کرتے رقیبوں سے شکایت میری
دل کو تھامے ہوئے تم آپ چلے آوگے
وہ ہی بنجاتے ہیں بت دیکھکے صورت میری
رخ پھرا جاتے ہیں وہ دیکھکے صورت میری

ظلم ہے آپکی خو صبر ہے خصلت میری
راستی پر جو کبھی آئیگی قسمت میری
ہو نہ ہو کچھ تو ہے ماہر کہ جہان ملتے ہیں

ناظر۔ وحید کلام نادر۔ سید محمد ناظر حسین خلف جناب سید برکت علی صاحب مرحوم سکندر آبادی جیلر جیل صدر دربار ٹونک۔ صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ۔ عمر تخمیناً ۲۴ سال۔ انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کے اکتساب کا شوق کیا چنانچہ بعد اکتساب نکات شاعری و استحصال علم عروض و قوافی و تحفظ نوزدہ بحور مستعارفہ و ارکان و اوزان و اوتاد و اسباب وغیرہ سے بخوبی واقف ہوکر ایک طرز و رنگ میں قصائد و غزل و قطعات و رباعیات وغیرہ کہے۔ ماشاءاللہ اچھی طبیعت ہے نتیجہ طبع کی یہ جودت ہے

رسۂ الفت میں پکس طرح محبت میری
تم ستم پر جو تلے بڑھ گئی ہمت میری
کیسی افتادہ ہوئی زور نقاہت میری
بیکلی ہو گئی دو بدو طبیعت میری
وصل کی رات تو کٹجاتی ہے ہم شام و سحر
تو وہ نازک کہ نکلتی نہیں حسرت میری
اب بھی ہو جائے صفائی تو بہت بہتر ہے
شوکرین کھانے کو خود آئیگی تربت میری
ہے کوئی دشمن میں رہزنِ جان و ایمان
اس سے مجبور ہوں ٹلتی نہیں قسمت میری

و نہیں سو رنگ بدلتی ہے طبیعت میری
بیٹھنے دیں بڑھ ہوئے کسکا ہے نقاہت میری
کہ نظر میں ہی تو پھرتی نہیں صورت میری
غیر سے کرتے ہو کس منہ سے شکایت میری
آج ہی چھین حائل شب فرقت میری
نامرادی کے گلے پر ہو عبث چین بجبین
دلکو دہتا نہ لگا دیں کہیں کلفت میری
منزلِ عشق کٹھن راہ کڑی کالے کوس
میرے اللہ ترے ہاتھ ہے عزت میری
اسکے پہلو کو بچائے ہوئے اے نازک یاس

ظلم سہ سہکے جفا جو ہوئی خصلت میری
اجنبی مجھکو نظر آتی ہے صورت میری
شوخ چشموں سے رہی گرم جو صحبت میری
آج اثبات دہن میں ہے یہ حجت میری
ہیں وہ لاغر کہ بر آتے نہیں دل کے ارمان
تم سے نکلے تو نکالو کوئی حسرت میری
دو قدم آپ سوئے گورِ غریبان تو چلیں
ناتوانی کا یہ زور او پہ یہ غربت میری
جنگجو ہیں وہ مگر صلح کے خواہاں ہوتے
دل میں کچھ تجھسے کھٹک جائے حسرت میری

کثرت یاس سے مطلق نہیں جو یائے وصال
لا کہہ کی ایک گواہی ہے شہادت میری
رمز کی بات اشارو نمین وہ کہہ دیتے ہین
دل جو دیدون تمہین کیا آئی ہے شامت میری
دونون جانب سے جو ہو لطف ہے دو الفت کا
لڑ گئی سنگ در یار سے قسمت میری
کعبۂ دل کو او جاڑا تو صنم کچہہ نہ کیا
مین ہوا دفن تو شق ہو گئی تربت میری

کسکی ٹوٹی ہوئی امید ہے ہمت میری
آپکے عشق مین وہ رنگ وہ رونق ہی نہین
عین جلوت ہی مین ہو جاتی ہے خلوت میری
جو نہ نکلا تری منہ سے وہ ہے اقرار وصال
چاہئے آپ تو پہر دیکھئے چاہت میری
وائی قسمت کہ مسیحا ہے مرا دشمن جان
یہ نہ سمجھے کہ کہان جائیگی الفت میری
ارنکے پیکا نکو نہ سینے سے نکالے جراح

خون ناحق مرا ثابت ہو مرے قاتل پر
میری آنکھوں سے ذرا دیکھیے صورت میری
قہر ہے فتنہ ہو آفت ہو غضب ہو صاحب
جو نہ نکلی مرے دل سے وہ ہے حسرت میری
سجدۂ شکرانہ کے کعبہ مین ہوئے مجہپر فرض
نہین منظور لب یار کو صحت میری
جا کے دل کی نہ گئی بعد فنا بھی تاثیر
وہ کبھی یہ نہ کہین لاؤ امانت میری

تو مرنا دم کا دم مرگ ہے مشکل **ناظر**
کثرت ضعف سے نازک ہے یہ حالت میری

یاس ۔ بلاغت اساس ۔ سید شرف الدین احمد خلف سید نظام الدین ابن سید محمد اسحٰق صاحب ساکن قدیم مصطفیٰ آباد عرف رامپور حال خوشباش ریاست محمد آباد عرف ٹونک شاگرد رشید مولوی حکیم سید سید احمد صاحب اسعد ۔ عمر ۲۵ سالہ پیش ازین علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس ہے اب چند روز سے مدرسۂ ناصریہ اسلامیہ کے مدرس ہین طبیعت کا عجب رنگ ہے کلام کا طرفہ ڈھنگ ہے ۔

چارہ گر غیر کی نفرت سے ہے غیرت میری
اور بھی حد سے سوا بڑھ گئی ہمت میری
درد درمان ہے مرا رنج ہے راحت میری
ورنہ سو بار نکل آئی ہے صورت میری
اب نہ کچہہ وصل کی لذت ہے نہ آزار فراق
ہمنشینون سے ہی ہر وقت شکایت میری
خود ہون گم گشتہ مگر ڈہونڈ رہا ہون تجکو
ہے تری بزم سے بہتر کہین خلوت میری
ہم سمجھتے ہین نہ آئینگے دم آخر وہ

غیر ہوتی نہین حالت شب فرقت میری
سخت حیرت ہے اونہین دیکھکے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہے ہر وقت طبیعت میری
جان نہین خون نہین اشک نہین آہ نہین
دل ہے وہ داغ طبیعت وہ طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا ملکر ہاتہہ
ہین وہ کچہہ ہوش کہ حیرت مین ہے غیرت میری
مین تو اے بیکسی عشق تجھے مان گیا
اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے یہ حالت میری

کی کسی نے جو نہ الفت مین رفاقت میری
آئنہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہائی غیرت نے مجھے حال بدلنے نہ دیا
دل سے کسطرح نکل سکتی ہے حسرت میری
مین خفا تجھ سے مگر صبر نہین ہو سکتا
تر چلی اور رہی جاتی ہے حسرت میری
تو ہی تو یان ہے فقط غیر کیا مین بھی نہین
کیا کہون تو نے بڑہائی ہے جو ہمت میری
یاس سو رنگ زمانے کو بدلتے دیکھا

تصویر جناب سید اصغر علی صاحب متخلص بہ آبرو مصنف تاریخ ہذا

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

اگر بدلی تو یہ کمبخت طبیعت میری

آبرو۔ خاکسار ازلی بے گفتگو۔ سید محمد اصغر علی۔ بعد حمد پروردگار عالم و نعت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنا کچھ حال بطور اجمال نوک ریز قلم ضراعت رقم کرتا ہے کہ والد ماجد خاکسار عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حضرت مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم و مغفور مصطفےٰ آبادی نے ۱۲۱۴ھ ہجری مین رامپور سے آکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ آسودۂ جنت الفردوس سے ملازمت حاصل کی۔ اور اسی سال مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر اور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات معرض وقوع آئی۔ چنانچہ تاریخ ملاقات اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چو برخورد امیر و راؤ ہولکر + معاہدہ سروری را بہر حال + ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت + قران ہر دو کرد سعد اقبال

بعد ازان والد ماجد مؤلف ہمرکابی حضور نواب امیر الدولہ بہادر اکثر جدال و قتال مین شریک حال رہے۔ ۱۲۱۷ھ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر برفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر پرگنہ ٹونک وغیرہ پر قابض ہوئے۔ چونکہ اوسوقت تعداد فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا نمبر ۲۵۰۰۰ ہزار پر پہونچ چکا تھا یہ جاید اد بمقابلہ اس فوج کثیر التعداد کے لئے کافی و وافی نہوسکی آخر کار نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہو کر راجپوتانہ و مالوہ و بندیلکھنڈ کے راج کو تاراج کیا۔ ۱۲۲۳ھ ہجری مین نواب وزیر الدولہ بہادر عالم ارواح سے عالم اجسام مین ظہور پذیر ہوئے بعد مرور مدت چار سال و چہار ماہ حسب آئین اہل اسلام بموجب حکم قضا شیم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے نواب وزیر الدولہ بہادر کو بسم اللہ پڑہائی ازان بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے والد ماجد خاکسار سے جمیع علوم دینی و دنیوی وقتاً فوقتاً حاصل کئے ۱۲۲۶ھ مین مہاراجہ جگت سنگہ والی جیپور۔ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے دربارہ تنبیہ رئیس جودہپور کہ بسبب نسبت دختر مہاراجہ جگت سنگہ منسوبہ مہاراجہ بہیم سنگہ متوفی والی جودہپور باہم ناچاقی سخت و تنازعہ شدید ہو گیا تھا مستدعی استمداد ہوا چونکہ پیش ازین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ مانسنگہ رئیس جودہپور مین بذریعہ رسل و رسائل اندرین باب عہد و پیمان ہو چکے تھے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے عہد شکنی کو کہ عین دل شکنی تھی ناجائز تصور کر کے والی جیپور کی فوج کا سخت قافیہ تنگ کیا۔ چنانچہ ان واقعات سے ایک جہان واقف کار رہے۔ مؤلف کو اس قدر پر خامہ سے سروکار ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک راجپوتانہ و مالوہ وغیرہ کو سخت عاجز کر کے راجستان پر قابض ہونا چاہا تو جانب برٹش گورنمنٹ ۱۸۱۷ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بذریعہ صلح نامہ ہر شش پرگنات مقبوضہ سابقہ یعنی ٹونک علیگنڈہ۔ سرونج۔ چھاؤنی۔ چہبڑہ گوگور۔ نمباہیڑہ۔ سند و ہ بارہ عطا ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے وہ ملک گیری کے خیالات کو

جیش ازین سرِ اقدس مین سودا بنگر سمائے ہوئے تھے سراسر کالا ڈالے اور اپنے اسی ملک خداداد پر قانع رہے سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین جب
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند اس دار ناپایدار سے رحلت فرمائی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے مسند ریاست کو
اپنے قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور نہایت بیدار مغزی سے امور ریاست کا انتظام شروع کیا اور والد ماجد مؤلف کو بخطاب
عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا معزز و مفتخر فرمایا اور اپنا معالج خاص مقرر کر کے بہت کچھ اعزاز بخشا حتی کہ بجز والد ماجد کے محلات زنانۂ حضور مین
بنا بر علاج اندر جانے کا کسی حکیم کو حکم نہ تھا۔ بعد وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے تیئیس ۲۳ سال تک اپنی کار منصبی کو
بآئین بہین و طرز خوشترین انجام دیا اور بجلدوی حسن خدمات شائستہ و بایستہ خلعتہای گران بہا و انعامات متکاثرہ تا حین حیات خود
سرکار والا تبار سے پاتے رہے اور بڑے بڑے سخت موقعون پر ایسے ایسے علاج کئے کہ مورد تحسین و آفرین ہوئے سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین خاکسار
عالم غیب سے عالم شہود مین آیا۔ چنانچہ قطعہ تاریخ ولادت مؤلف یہ ہے ؎ مشفق من حکیم دہم سعید ٭ یافت فرزند نخل دُرِّ نجف
ہاتفے گفت از پئے تاریخ ٭ کہ بگو۔ آفتاب برج شرف ؎ ابتدائی سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین کہ یہی سال غدر ہندی ہے خاکسار کو
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور کی والدہ صاحبہ نے کہ والد ماجد مؤلف کو برادر
خواندگی سے معزز فرمایا تھا باجازت والد ماجد متبنّی کر لیا۔ اسی سال کے آخر مین حضرت والد ماجد مؤلف نے بعارضۂ ذات الصدر
و ذات الجنب اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اوسوقت مؤلف کم سن تھا۔ سن بلوغ کو نہین پہنچا تھا جسقدر
زر نقد والد خاکسار نے بنظر مآل اندیشی مردانے مکان مین مدفون کیا تھا کامداران ناعاقبت اندیش حق فراموش نے براہ نمک حرامی
کھود کر نکال لیا۔ زان بعد جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب کی والدۂ ماجدہ نے اس سرای فانی سے کوچ کیا
جناب مبارک بیگم صاحبہ اہلیۂ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب وصیت خوشدامن صاحبہ مرحومہ خود خاکسار کی تعلیم
کیواسطے ایک معلم اور ایک اتالیق مقرر کیا۔ خاکسار نے تھوڑی مدت مین درس قرآن شریف و کتب ابتدائیہ سے انفراغ حاصل
کیا سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین مؤلف نے بریاست رامپور کہ وطن مالوفۂ خاکسار ہے فائز ہو کر اکتساب علوم و استحصال فنون مین سعی کی اور
حضرت سید نادر علی قندہاری المخاطب بہ نادر رقم خان شاگرد رشید معجز رقم خان قندہاری سے خط تعلیق و نستعلیق
کی مشق بہم پونہچائی آخر حضرت استاد مرحوم نے باجتماع جمیع شاگردان عقیدت منش و خطاطان خوش روش خاکسار بیمقدار
کو خطاب جواہر رقم خان عنایت فرمایا۔ زان بعد پنجہ کشی کے پیچون کی مہارت حسب ترتیب و ترکیب حضرت میر امام علی صاحب
بریلوی پیدا کی جب خاکسار نے بعد مہارت کلی چند اشخاص تنومند نامی گرامی کے پنجے پھیرے اور ایک آدہ کی اونگلی کا بل

ضرب پونچائی تو جناب استاد مسلم الثبوت غفران مآب نے خاکسار ہیچمقدار کو میر پنجہ شکن کے خطاب سے معزز فرمایا۔ بعد ازان خاکسار نے ترکیب ورزش کشتی و بندہای عجیب و غریب مین مشق ہم پونچائی چنانچہ فی زمانا فنون متذکرہ بالا مین اکثر شاگردان خاکسار کامیاب ہوئے بتاریخ ہشتم ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۰ھ ہجری خاکسار نے رامپور سے فائز دار الریاست ہو کر حضرت میر نواب صاحب مرحوم سے کہ مولف کے منسوب ہوتے تھے علوم باقی ماندہ کی تکمیل اور ترکیبات تعویذات و عملیات کی تحصیل کی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۱ھ ہجری روز یکشنبہ دو بجے دن کے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رہگرای منزل ناگزیر ہوئے اور بجائے حضرت نواب غفران مآب کے حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ مسند آرای ریاست خداداد ہوئے۔ اسی ایام مین خاکسار نے فن حکمت جناب مولانا حکیم عبد الحئی صاحب سے کہ والد ماجد کے شاگرد رشید تھے سیکھنا شروع کیا۔ اولاً مطب کا ڈھنگ جناب حکیم سید نثار علی صاحب مغفور امروہوی سے سیکھا بعد ازان حکیم احمد جان خانصاحب خلف حکیم مرزا جان خانصاحب مرحوم دہلوی سے طب کیا بعد ازان خاکسار ذرہ بیمقدار نے رسالہ انشاء صغیر تصنیف کیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان ۱۲۹۲ھ ہجری مطابق بست و ششم ماہ اگست سنین صدر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدۂ بنارس ہوئے۔ اسی ایام مین والدہ خاکسار نے انتقال فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۹۵ھ ہجری مطابق بست و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۷۸ء حضور بندگان عالیمتعال حضرت نواب امین الدولہ بہادر بالقابہ نے نواب لارڈ آف لٹن صاحب گورنر جنرل بہادر وائسرای کشور ہند سے اول ملاقات بمقام دار الخیر اجمیر فرمائی۔ اسی سال مین خاکسار کے اول شادی معرض ظہور آئی۔ ۱۲۹۸ھ ہجری مین مولف وطن مالوفہ کو گیا اثنای راہ مین چند افغانان نکبت توامان نے رفیق طریق بنکر جو روپیہ کہ نقد خاکسار کی کمر مین تھا اور وہ سامان جو سفر کی حالتین موجود تھا اوسپر دانت لگایا اور یکبارگی ٹوٹ کر خاکسار پر آگرے اس واقعہ ناگاہ اور حادثہ جانکاہ مین دست بخیر خاکسار کے ہاتھ مین کئی جگہہ ضرب آئی اور سر مین ایسی چوٹ لگی کہ بیہوشی طاری ہوگئی ایسی غیر حالت مین اون عمامہ نیم غنیمت کو غنیمت سمجھا پھر خاکسار بصد دقت وطن مالوفہ مین پہنچا اور وہان سے ایک نامہ بنام ایسے سردار صاحب مروت صاحب فہم و ذکا کے لکھا کہ خاکسار سے ایک گونہ خصوصیت تھی چنانچہ اوس نامہ کی یہ نقل ہے۔

صبا گو از من آن ماہ جانی	کہ با بستان این چنین سرگرانی	بجا است آن ارتباط و محبت	چہ شد التفات و چہ شد مہربانی
ز نعم و سلوک و ز لطف و مروت	ز اخلاص ما مدد آن فدائی	و گر با کدامی ز ناب مستی	کہ بر طاق غم شیشہ را می نشانی
ز ما بی غمی از من چنین نیست لازم	تو آنی کہ در کار کس مہربانی	اگر دست مشق سخن چون تو دیگر	بردی تو بازست اسپ معانی

حلاوت ز نظم تو خوش می تراود
شود مرده در طرفة العین زنده
ز بس داشتم طبع موزون ازان من
هر آنکس که بر جائے خود کرده باشد
نخواهم ازین سفلگان خوان نعمت
نمی داشتم با کسے جز تو ربطے
ز بیداد افغانیان ستمگر

بکلکِ تو ختم ست شیرین زبانی
بکامش ازان قطره گر چکانی
چو نیسان شدم مائل و رفتانی
بآئین خوش مدتے زندگانی
همائیم و قانع بیک استخوانی
ازان آمدم بر سرِ نکته رانی
سزد گر تخلص نمایم فغانی
مرا هست در دل کنم ترکِ دنیا

بنثر تو معنی چنانست پنہان
مرا نیست از شاعری هیچ فخرے
من و این نوائے سرودن چه امکان
کجا سر فرو آورد پیش دونان
ولیکن غرور و وفا و آزمائش
چه گویم که آمد چها بر سرِ من
بطول کلام آبرو نیست حاجت
که باقی همان و همه هست فانی

که در تیرگی مایهٔ زندگانی
کز ننگ نیست اینچنین نکته رانی
سزد کار من نیست با هیچ خوانی
نریزد بخاک آبرو یک زمانی
که تا گیرم از دوستان امتحانی
درین دور از گردش آسمانی
بیک نکته کوتاه کن داستانی

سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین خاکسار کو خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی اظفر علی ۱۲۹۱ عرفاً اشرف علی نام رکھا مگر گھر والون نے سید جان کے نام سے مشہور کیا۔ اوس فرزند کے اسم تاریخی کا قطعۂ تاریخ ہے ؎

چون تولد گشت پور نیک فال — رو نمود راحت و سور دل
در خیال اسم او بودم که طبع — بے تامل گفت گو۔ اظفر علی ۱۲۹۱

اسی ایام مین فخر الامرا امتیاز الملک صاحبزاده محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ نے بذریعہ جناب صاحبزاده محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف فرمائش دو تا قطعات تاریخ ہر دو فرزندان خود خاکسار سے کی مولف نے بدیہہ اوسی وقت یہ ہر دو قطعات تاریخ کہکر صاحبزادہ صاحب موصوف کے حوالے کئے وہ ہر دو قطعہ یہ ہین۔ قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزاده محمد انعام اللہ خان ؎

یافت از انعام اللہ پور نیک — سرو بر و الا گہر عالی مکان
آبرو چون کرد فکر سال او — تا بماند یادگار اندر جہان
ملہم غیبی براہ فخر گفت — افتخار جد۔ بگو تاریخ آن ۱۲۹۱

قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزاده محمد اکرام اللہ خان ؎

بفضل خالق بیچون عنایت اللہ خان — چو پورے یافته شد جان او ز دل شاد
نمود آبرو چون فکر سال تاریخش — سروش غیب بگفتا۔ بلند اختر باد ۱۲۹۴

بتاریخ بست و ہفتم ماه ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری مطابق بست و پنجم ماه جنوری سنہ ۱۸۷۶ء حضور بندگان عالی متعالی نے شہزادۂ پرنس آف ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ سے بمقام اکبرآباد ملاقات فرمائی۔ اسی تاریخ اللہ تعالی نے مولف کو فرزند عنایت فرمایا مگر اوسکا کم سنی مین انتقال ہوگیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماه دسمبر سنہ ۱۸۷۶ء حضور والا نے جناب ویسراے بہادر کشور ہند سے بمقام دہلی ملاقات فرمائی۔ اسی ایام مین خالق لایزال نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی مظاہر الدین احمد ۱۲۹۴ عرفاً غضنفر علی نام رکھا مگر گھر والون نے

میان جان کے نام سے مشہور کیا بتاریخ بست و یکم ماہ نومبر ۱۸۷۳ء حضور والا نے بمقام دار الخیر اجمیر نواب لارڈ ہپن صاحب بہادر نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے ملاقات فرمائی۔ اسی سال مین مولف نے کتاب قرابادین آبرو تالیف کی سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین میرے اُستاد مکرم و معظم حضرت میر نواب صاحب نے بامراض چند در چند انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے یہ قطعۂ تاریخ کہا سے حامی شرع و ہادیٔ ملت ؛ قبلۂ دین و کعبۂ اعظم ؛ عالم عصر و ماحیٔ بدعت فاضل دہر و اکمل و اکرم ؛ بود از بود او وجود کمال ؛ رفت از رفت او کمال بدم ؛ زرد رخ آفتاب از حسرت بار غم کرد پشت چرخ بخم ؛ ماہ را گشت از وفور غمش ؛ حلقۂ ہالہ حلقۂ ماتم ؛ چون زنم ہمزہ از سپہر قمرش میر نواب رفت زین عالم۔ چونکہ عالم اسباب مین والدین و استاد سے کوئی شفیق زائد نہین ہوتا ہے خاکسار اکثر محزون و مسلم رہتا تھا اور بسا اوقات سب سے تنہا ہو کر شعر و سخن کی طرف راغب ہوتا تھا آخر دل مین یہ خیال آیا کہ کوئی ایسی تاریخ لکھنا چاہئے کہ یادگار رہے مگر اس خیال کے آتے ہی یہ خیال بھی آیا کہ سہ حریفان بادہا خوردند و رفتند ؛ تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ اسی کشمکش تردد و کشاکش تفکر مین تھا کہ عقل دل سے یون گویا ہوئی کہ خیال کا یہ محض خیال خام ہے تصنیف و تالیف سے تو مصنف و مولف کا جہان مین نام ہے خاکسار نے بتائید قول دانش اوسی روز سے تاریخ ٹونک کو بزبان فارسی لکھنا شروع کیا چنانچہ ایک ہفتہ مین چار جزو مرتب کر کے بطور نمونہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے ملاحظہ مین پیش کئے حضرت ممدوح المدح نے ملاحظہ فرما کر یہ ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ کو نہایت عرق ریزی و سرگرمی کے ساتھ مرتب کرو انشاءاللہ تعالیٰ اسکے صلہ مین ریاست سے تمہاری پرورش کافی عمل مین آئیگی پھر یہی چار جزو مرتب شدہ پیشگاہ حضور والا مین پیش ہوئے حضور انور نے خوشنودی مزاج کا اظہار فرما کر مزید قدردانی و قدر افزائی یہ پروانہ جسکی نقل درج ذیل ہے خاکسار کو عطا فرمایا۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد آغاز کتاب یعنی تاریخ اہل خاندان ریاست ملاحظہ حضور انور مین گذرا استعداد و لیاقت علمی تمہاری بطور ترتیب کتاب سطورہ نسبت تمہاری متصور ہوئی چاہئے کہ باتمام تاریخ مذکور مستحق پرورش و عنایات حضوری رہو انشاءاللہ تعالیٰ پیشگاہ ما بدولت و اقبال سے پرورش کافی تمہاری عمل مین آویگی۔ چونکہ والد تمہارے عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی مرحوم عہد نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم و مغفور سے ممتازین ریاست مین شمار کئے جاتے تھے بخیال پاس و لحاظ والد مرحوم تمہارے کے حضور کو پورا پورا خیال نسبت تمہارے ہے مطلع و مطمئن رہو اور پروانہ ہذا کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھو فقط مرقوم ۲ شعبان ۱۲۹۷ھ

بموجب حکم حضور انور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ - بقلم حافظ محمد ممتاز الدین - ۱۲۹۹ ہجری مین مولف سخت بیمار ہوا کہ جینا دشوار ہوا جب حاضری حضور سے مقصر رہا تب یہ قصیدہ بحالت بیماری لکھکر حضور مین بھجوایا ۵

دلستان وقت دیدہ سوئی من نظر می افگند
شمع گردش سے شود پروانہ پر می افگند

گر کنم با یار شرحِ سوزناکِ دل تیسم
پارہ اش چسان زدہ در رہ گذر می افگند

تا لباس تازہ دیوانہ را بخشد بہار
کز طپیدن در بیابان شور و شر می افگند

من کجا و سیر جوش گل کجا ای عندلیب
ہر زمان در رو رطۂ خونِ جگر می افگند

تہمتِ سودا طبیب بیمروت بستہ است
زور قم در رو رطۂ چندین خطر می افگند

این قدر غافل ز فریادِ دل سوزان مباش
سنگ بر مینائی اربابِ ہنر می افگند

کاشکے بر آستانِ او رہ جاییم مدام
آنکہ بر ذرات از ہمت نظر می افگند

روی دل افروزِ تو چشمے کہ بیند صبح و شام
آبروی خویش با صد کر و فر می افگند

ہمت تو در جہان ہمچون نگین بنشاند نقش
بیخ و بنیاد ستمگر زود تر می افگند

گر مقابل با سگ کوئی تو گردد رستمے

قروہ باد ایدل کہ نو شطرح دگر می افگند
عشوہ پیچین وضعِ قربان بہر یک تحفہ داد

نامۂ من آتش بجانِ نامہ بر می افگند
گر ز زور قبضۂ آن کمان ابرو بجاست

گنبہ پیراہن بہر قارے زبر می افگند
گرد کام کوہکن گر تلخ شیرین کردہ است

نخل من پیش از بہاران برگ و بر می افگند
بینمایہ طرۂ آشفتۂ لیلی خیال

کار زنبش جانِ من بر نیشتر می افگند
باخبر ای نوح از خود باش و از کشتی خویش

آتشے در ہر دو عالم یک شرر می افگند
بر سلوک او مباش ایمن کہ چرخ سفلہ خو

آسمان گر این چنینم در بدر می افگند
ای مہ گردونِ رفعت تیرِ چرخ کرم

کے نظر بر جانب شمس و قمر می افگند
در جہان گردید تا دستِ نوالت سر بلند

سر بپائی جود تو ہر نامور می افگند
گر بر آید خشمگین روباہ تو از بیشہ

از نہیب او ز کف تیغ و سپر می افگند

حسنِ گرم او برافروزد اگر محفل شبے
جعد مشکین را چو آن مہ بر کمر می افگند

می دہد جانان جواب نامۂ من این چنین
بر نشان تیرے باندازہ دگر می افگند

یارب این نخچیر پیکان خوردہ از تیر کیست
زہر در پیمانہ اش جای شکر می افگند

آرزوی بوسہ لبہای رنگینش مرا
قیس کے بر چہرہ سنبل نظر می افگند

دوستان گویید بسم اللہ مجرہا کہ عشق
طرح طوفان در جہانم چشم تر می افگند

ناتوان چون آسمان عیب جو افتادہ است
ہر کرا برپا کند زود بستر می افگند

والی ٹونک آفتابِ آسمانِ برتری
بر ورت خورشید خود را ہر سحر می افگند

ہر رئیسے حسب صنعتِ تو قیر بر خاک درت
کیمیاگر نسخہ ہائے سیم و زر می افگند

آورد طبع تو ہر گہ جانب انصاف میل
بر زمین خونِ دلِ ہر شیر نر می افگند

گر شود سنجیدہ علم تو بمیزانِ دو کون

کوہ گر پاسنگ گردد از کرمی افگند
نیست از بیماریم طاقت کہ برخیزم زجا
طائرِ دل از طپیدن بال و پری افگند
و ور رو بستان را بخشش یاد کردن ہمت است

آبرو امکان توصیفش ندارد اندکے
آرے بر بستر مرا این دردِ سری افگند
یاد بیتِ میرزا صائب مرا آمد کہ او
ورنہ ہر نخلے بپائی خود ثمری افگند
در دعای من خدا رنگ اثری افگند

زین سبب طرحِ کلامم مختصری افگند
زان سبب ماندم مقصر ز آستان بوسی تو
از سحابِ کلکِ گوہر زا گہری افگند
پایہ کرسی تو با دا برفعت آسمان

۱۸۹۶ء مین حسبِ تجویز صاحبان انگریز کونسل کا محکمہ دار الریاست مین قائم ہوا اسی سال کے آخر مین خاکسار کو سرکار والاسی خرائطہ نگاری و وقائع نگاری کے عہدے مرحمت ہوئے۔ ۱۸۹۹ء کے شروع مین ہر دو فرزندانِ خاکسار نے جنکو۔ سید جان۔ میان جان کہتے تھے اس جہان فانی سے بلک جاودانی انتقال کیا مولف کو ہجوم رنج والم نے پائمال کیا۔ ایک مدت خاکسار قید علائق سے آزاد رہا۔ ایک زمانہ شعر و سخن سے نا آشنا رہا۔ اسی اثنا مین خبر وحشت اثر انتقال وارتحال تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر لکھنوی گوش زد ہوئی مولف نے یہ ترکیب بند تعزیت مین لکھکر لکھنو روانہ کیا۔ ترکیب بند

دلم از فکرِ شعر محزون شد
بر زمین آسمان نظم افتاد
گشت مسدود راہی امروز
رانہ بر جنازہ لیلیٰ معنی
چشم از گریہ کرد طوفانے
سنگ بر شیشۂ سخن افتاد
مرد در لکھنو مد بر ملک

سہو چندین ہزار مضمون شد
مرگش اندوہ طبع موزون شد
مصطفائی سخن بگردون شد
گلبن خامہ بید مجنون شد
کاسمانش حبابِ جیحون شد
بادہ کم شد خمار افزون شد
ثونک در نہ ماتم گردون شد

مہر گشاد بر دہانِ دوات
نقش شیرین دگر کہ بنشاند
دود دل خامہ بر زبان دارد
گریہ کن کہ چشم غمناکان
نظم من خونچکان ز مردنِ اوست

خامہ در ماتم سخن گرید
تیشہ در مرگِ کوہکن گرید
شمع سان تا در انجمن گرید
پیشتر بر گریستن گرید
بشنود ہر کہ شعر من گرید

خاک از ماتمش بسر دارم
پای در گل ز چشم تر دارم

گل بدامن ز چشم تر گیرید
از دل خونفشان خبر گیرید

بلبل امروز در چمن گرید
خاک بر سر نسیم افشاند

گل کند چاک پیرہن گرید
سنبل و سوسن و سمن گرید

غم گلشن چو بار بکشاید
خار شیون زدیدہ بلبل
چشم تر بر رخ غم ز گریہ رسی
بہ تنہائی کس مہال بود

غنچہ از کف نگار بکشاید
رگِ ابرِ بہار بکشاید
از جدائی یار بکشاید
سر خم روزگار بکشاید

دہن خندہ را فرو بندد — لب ہر سو گوار بگشاید
عقدہ از طرۂ عروسِ سخن — کیست تا شانہ وار بگشاید
گو بہ سنبل کہ تا بہ ماتمِ گل — طرّہ تا بدار بگشاید

چون شگفتم بہار آخر شد
عمر در انتظار آخر شد

کارم آخر بگریہ یار گذاشت — گوہرِ اشک در کنار گذاشت
روح چو طوطی بآئنہ چہ کنم — او مکدّر بروزگار گذاشت
مرغ روحش سبک پرید از تن — داشت برخود بجسم بار گذاشت
روزِ حشرست وعدۂ دیدار — دوستان را در انتظار گذاشت
از پےِ امتحانِ نکتہ وران — نظمِ ترشعر آبدار گذاشت
سخن خوب و معنیِ روشن — در ہمہ خلق یادگار گذاشت
بیخزان گلشنِ دوائن او — داغ خجلت بنوبہار گذاشت

بلبلِ باغ نغمہ زائی مُرد
مرد چون او سخن سرای مُرد

خسرو نظم مُرد و افریاد — تاج معنی ز فرق شعر افتاد
گشت بے او خراب ملکِ سخن — این قلمرو کہ میکند آباد
ماند بیوہ عروس اندیشہ — ہیچ او کے بہم رسد داماد
مرغ معنی کرا بدست آید — رفت بگسستہ دامِ اصیاد
بر نفس اعتبار نتوان کرد — کہ بنایش نہادہ اند بباد
گر بماند ہزار سال آخر — خانۂ زندگیست بے بنیاد
طائر روح چون طپید شکند — قفسش گرچہ باشد از فولاد

چرس کاروانِ یارانم
نالہ پردازِ دستدارانم

ماتمش باعثِ خروش شدہ — آفتِ عقل بلائی ہوش شدہ
آفتابِ سخن غروب نمود — صبح معنی سیاہ پوش شدہ
نوحہ پروانہ گان بلند کشید — شمعِ بزمِ بیان خموش شدہ
سبک از بستر آنکہ برمی خاست — خوابش امروز بار دوش شدہ
چون گہر داد آبرو بجہان — ہر کہ از وی سخن نیوش شدہ
ساغرِ مغفرت باو دادند — رفت در خلد و بادہ نوش شدہ
زہرِ قاتل اجل بکامش ریخت — غافل از کارِ نا و نوش شدہ

از خمارم خبر نمیدارد
صندل درد سر نمیدارد

امشب آشفتگیِ دل دگرست — تیرہ از طرۂ الم سحرست
در جگر ریزہ ریزہ الماس ست — ہر قُرہ پارہ پارۂ جگرست
شعلہ در کاغذ افگند ز صریر — خامہ در ماتمش کہ نوحہ گرست
سوی معنی نمی کشاید بال — عندلیبِ سخن شکستہ پرست
می کند خامہ ہمچو نے فریاد — خالی این انجمن ز نکتہ ورست
نالۂ خستگان نمی شنود — گوشِ چرخ ستیزہ کار کرست
آسمان از ہمیشہ دارد رشک — در پےِ دفعِ صاحبِ ہنرست

خامشی ومن و دل تنگے
نیست بر لب ز گفتگو رنگے

بے پری سوی بادہ رو چہ کنم — شیشۂ و ساغر و سبو چہ کنم

چاک دامن اگر بدوزم — دل صد چاک را رفو چہ کنم
طوطی از آئینہ شود گویا — بے خرش میل گفتگو چہ کنم
گریہ سر شود مرا وصلش — در جہان دیگر آرزو چہ کنم
دشمن ست آسمان با اہل یقین — شکوہ از چرخ جنگجو چہ کنم
قصۂ غم چو زلف بس طول ست — شرح تسطیر مو بمو چہ کنم
خامہ در سینہ ام شکست سنان — لب نہ بندم من آبرو چہ کنم

غنچہ سان لب ز گفتگو بستم
دہن غنچگان فرو بستم

گفتگو من بمدعا کردم — حق استادیش ادا کردم
برمزارش بہ لکھنؤ شدم — بسکہ در لکھنؤ گریہ ہا کردم
صرف در خدمتش نشد عمرم — در جہان من ہمین خطا کردم
ہر نیامد ز دست من کارے — من چنین زندگی چرا کردم
کار زخمم مرا مرہم نیست — نمکستان کہ اکتفا کردم
غم او بحر بے کنارے بود — من درو مدتے شنا کردم

ہر چہ آموختم سخن از وے — ہمچو آئینہ رونما کردم
ابرو مختصر سخن بہتر — روی دل جانب دعا کردم

نالہ خون طپیدہ می آید
بر اجابت دویدہ می آید

تا سخن ہست خاک پاش باد — بر زبان قلم ثنایش باد
ملک سخن ہست تا کہ آبادان — تاج اشعار شعرہایش باد
تا ابد در حریم خامۂ من — فیض از کلک نغمہ زائیش باد
بود او بادشاہ ملک سخن — علم خامہ پیشوائیش باد
رشحۂ کلک اوست آب حیات — باعث شہرت بقائیش باد
روشنائی شمع خانۂ او — محفل افروز مدعائیش باد
از خدا مغفرت طلب دارم — گلزمین بہشت جائیش باد

مرکب از سطر سخن راندم
آستین بر دو عالم افشاندم

سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں خاکسار نے یہ قصیدہ مدح حضور انور دام اقبالہ حضرت ابراہیم ذوق کے قصیدہ پر لکھکر پیشگاہ حضور لامع النور میں پیش کیا۔

فروغ صبح جبتک طلعت خورشید خاور ہو — سواد شام جبتک صورت زلف معنبر ہو
قران مشتری و ماہ جبتک سعد اکبر ہو — درخشاں نجم دولت تا بہ رنگ مہر انور ہو
کف نواب ابراہیم خان گنجینۂ زر ہو — ضیا ہالۂ حشمت آفتاب ترہ پرور ہو
ریاض دہر تا جلوہ گہ صناع اکبر ہو — دماغ اہل عالم بوئے گل سے تا معطر ہو
نہال آرزو جبتک جہاں میں بارآور ہو — قد خوبان دلجو تا کہ مسعود صنوبر ہو
تر از باغ جوانی بر جوش عیش تر ہو — شگوفہ بہار سبزۂ رخسار انور ہو
دمِ عیسیٰ زبان ہو اور نہ تا تصنیف داستانی — کرے مخلوق تا جبتک خالق کی ثنا خوانی
فلک تا ہو میں اختر اور اختر میں لمعانی — رہے گو میں جیتک باقی نشان ملک دوانی
ترے جلوہ کی مہر عطا عالم منور ہو — حشم کا اوج ہو طالع پہ طالع کا اختر ہو

چمن میں تا کہ گل ہو اور گل میں رنگ ہو ظاہر
اور اوسپر جبتک ہے شبنم نچھاور رنگا رنگ گوہر
گلوں پر نالہ و فریاد ہے جبتک بلبل مضطر
جہاں میں حسن اور الفت کا چرچا ہے گھر گھر
ہو خواہان تری دولت کا تر دل تازہ و تر ہو
غبار غم ترے حاسد کو فرش مشجر ہو

رہے جبتک جبین آسمان تاروں سے پر افشان
رہے طالب ضیائی مہر کا تا ذرہ بے جان
رہیں افلاک کے تا ہفت اختر تابع فرمان
عروس گل کو تا باد بہاری کرے قربان
تری بزم غنا شمع طرب سے نور گستر ہو
ترنم قلقل شیشہ ہو اور پروانہ ساغر ہو

رہے گیسوئے سنبل گلستان میں تا کہ جوبن پر
پڑے جبتک کہ چشم نرگس بیمار گلشن پر
لگائے تازیانہ برق تا بادل کے توسن پر
کمان کہکشان پر ہو توس قزح تا کہ دشمن پر
ترقی خواہ دولت ہو فوج عشرت پر ظفر ہو
ترا بدخواہ ابتر ہو ترا ہمسر نگون سر ہو

رہے آمیزش ابر کا جبتک موج زن دریا
رہے مخلوق پر تا رحمت خالق کا ہو سایا
رہے تا لحن داؤدی کا شہرہ سامعہ پیرا
خلیل اللہ کی مہمانوازی کا ہے تا چرچا
ترا خوان ضیافت خوان گردون سے بھی برتر ہو
ترا جشن مبارک جشن جمشیدی سے بہتر ہو

رخ خوبان پہ تل جبتک ہے تمغ سنگ اسود ہے
دل عشاق تا پابند گیسوئے مجعد ہے
بپا تا عالم ہستی میں فن القرن کی سند ہے
عرب میں تا مشتہر تابش تیغ مہند ہے
تری تیغ دو دم شمر کے حق میں قہر داور ہو
جو ہو سینہ سپر اوسکا تو عدو برابر ہو

رہے دستی مہر کی تا فلک مشغول گردش
دکھائے او دھکے ستارہ گشتار مندی کا جوبن
رہین منت باد بہاری تا رہے گلشن
گہر ریزی ابر برسے تا ہون سیاہ بجا خرمن
تری تیغ نظر میں آبروئے کشتی کا جوہر ہو
تری شمشیر ہیبت سے عدوئے ملک خاسر ہو

سرکار والا نے یہ قصیدہ سماعت فرما کر بوفور قدر دانی و قدر افزائی خوشنودی مزاج کا اظہار نسبت خاکسار فرمایا خاکسار نے جو عنایت حضوری بہ بدل بحال خود تصور کی تو ایک عرضداشت باستدعای عطای خطاب و اظہار استحقاق و کارگزاری خود حضور والا مین پیش کی پیشگاہ حضور انور سے جو مثبتہ ناصیہ عرضداشت مرقوم الصدر حکم نافذ ہوا اوسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے -

نقل حکم حضور انور دام اقبالہ مثبتہ ناصیہ عرضداشت سید محمد اصغر علی آبرو مرقومہ ۳ر رجب ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۱۷ر مارچ ۱۸۸۸ع باستدعای عطای خطاب بصلہ مدح سرکاری کہ میرے والد کو بھی حضور کے جد امجد حضور نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بخطاب عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی اوستاد و معالج خاص معزز فرمایا تھا چونکہ فدوی بھی ہمیشہ سے حضور کا نمک خوار رہا ہے اور اپنی نیک چلنی کو انتہا پر پہونچا دیا ہے اور میری کارگزاری سے حضور خوش بھی ہیں امید وار ہون کہ بنظر عزت افزائی پیشگاہ حضور سے مناسب الفاظ مین خطاب سے اعزاز بخشا جاوے باد دیگر مراتب۔

حکم ہوا کہ

چونکہ تمہارے والد عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی بعہد حضور جنت آرامگاہ ملازمین میں سے تھے اور تم بھی ایک عرصہ سے وابستگان و نمک خواران ریاست سے ہو حضور تمہاری کارگزاری سے خوش ہیں قصیدہ پیش کردہ تمہارا حضور نے سماعت فرمایا طبیعت مابدولت واقبال خوشنود ہوئی لہذا بصلۂ مدح سرائی پیشگاہ حضور سے بجلدوئے قدردانی خطاب (فخر الشعرا اسعد الملک) سے تمکو معزز فرمایا گیا لازم ہے کہ خیر سگالی وخیر خواہی یہ ہو کہ عزت افزائی وقدردانی مابدولت سے ہر آئینہ مطمئن ہوکر مدام مشغول بدعاگوئی ازدیاد دولت و اقبال رہو فقط اصل بوضع دفتر میں رہے اور نقل حکم عارض کو دیجاوے فقط مدر رجب ۱۳۰۶ہجری مطابق ۱۲ مارچ ۱۸۸۹ عیسوی۔

۱۳۰۶ہجری میں حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے خاکسار کو دفتر دار الانشار سے محکمہ عالیہ کونسل میں متعین فرمایا دو روز تک خاکسار نے کار مفوضہ خود کو محکمہ موصوفہ میں انجام دیا تیسرے روز حضور والا نے خاکسار کو طلب فرماکر مشافہۃً فرمایا کہ تمکو مابدولت واقبال نے دفتر خاص دار الانشار میں بپاداش حسن کارگزاری و امانت داری مامور فرمایا ہے بدستور اپنے کار مفوضہ کو انجام دیتے رہو۔ حسب الحکم حضور پر نور دام اقبالہ خاکسار ذرہ بمقدار خدمت سرکاری کو بدستور سابق انجام دیتا رہا بعد چندے حسب الارشاد قیض بنیاد تین جلدیں قانون کی بصیغہ ہائے مختلف مرتب فرمائیں۔ بعد ازان ترجمۂ تزک بابری و امین اللغات مصنفہ حضوری کو لکھا آخر سنہ مذکور الصدر میں حسب الحکم حضوری خاکسار نے یک جلد میلاد شریف کہ بقدر دس جزکے ہے اور ہرماہ میں اسکی مجلس ہوتی ہے لکھی۔ ابتدای ۱۳۰۸ہجری میں بامرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد و دوستان واثق الاتحاد خصوصاً جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست دوسری شادی خاکسار کی خانصاحب نیاز محمد خان نبیرہ خانصاحب عبداللہ خان قدیمی کی دختر سے کہ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمر کے حقیقی نانا ہوتے میں بمرض ظہور آئی چنانچہ اس تقریب میں جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر عاشق نے یہ سہرا اور مبارکباد اور رنگ اور تاریخ شادی لکھکر لائے اور شریک جلسۂ شادی ہوئے۔ سہرا۔

ہو مبارک تجھے تیرا سہرا
رخ نوشہ سے اب اوٹھا سہرا
تیرا سہرا ہے باوفا سہرا

سر نوشاہ پر بندھا سہرا
پہلا سہرا بندھا تھا اچھی گھڑی
رہے آپس میں الفت و اخلاص
یہ خدا سے دعا ہے عاشق کی

جا بجا زیبی سے کیا کھلا سہرا
کہ بندھا آج دوسرا سہرا
کرتا جھک جھک کے ہے دعا سہرا
کہ ہمکنار ہے سدا سہرا

سب یہ کہتے ہیں سید اصغر علی
کہہ رہے ہیں یہ سب تماشائی
آملا تجھ سے ایک مدت میں
مبارکباد

بیاہ یہ دوسرا مبارک ہو
تم ہو استاد سید اصغر علی

اک نیا دلربا مبارک ہو
سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک ہو

ہم نشین کہہ رہی ہیں دلہن سے
تونے دولہن کی کھولدی قسمت

تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو
جب یہ سب نے کہا مبارک ہو

یارو دلشاد ہون عدو پامال — تیری عاشق دعا مبارک ہو

دیکھئے رنگ کا کچھہ عجب رنگ ہے

الٰہی آج کیا یہ چھا گیا رنگ — ہے شاید شادی استاد کا رنگ

ادب شوق مین بہی بانہین ہے — تری شادی مین کچھہ اتنا اور چڑہا رنگ

کوئی افشان گلابی ہے کوئی پیان — جسے دیکھو تو دیکھو گے نیا رنگ

مذاقاً کہتے ہین نوشہ سے ہمدم — کرو خوشیان کہ یہ ہے دوسرا رنگ

کرو تسلیم عاشق تم سے استاد — یہ کہتے ہین کہ اچھا تو کہا رنگ

قطعہ تاریخ

بنے دولہا جو سید اصغر علی — دہوم شادی کی ہوگئی گہر گہر

مین کہا کہ خوشچین اردو تہا — مجھہ مین کچھہ بہی نہ تہا کوئی جوہر

جیسی کچھہ ہو سکے ابہی کہدے — یہ بُری ہو اگر تو مین ہون بشر

کوئی سہرا کوئی مبارکباد — لکھہ کے لایا کہ خوش ہون پڑہکر

آخرالامر فکر سال ہوئی — اسمین بہی ناتمام تہا احقر

شعر آخر کا مصرع ثانی — سال شادی بتاتا ہے یکسر

سن کوئی پوچہے تو ابہی کہدو — اہل اخلاص شادی دیگر

اسی سال مین حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ سے بمقام بنارس ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر مین خانصاحب نیاز محمد خان کی دختر سے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ ۱۳۰۲ھ ہجری کے آغاز مین حسب الحکم حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ خاکسار نے علاوہ اپنے فرض منصبی کے ہر ایک کار رجوعہ سرکاری کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ خاکسار بر وفق پروانۂ فیض کاشانۂ حضور پرنور مورخہ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم ۱۳۰۲ھ ہجری مطابق یکم ماہ جون ۱۸۸۵ء جو پیشگاہ بندگان عالی متعالی سے خاکسار کو عطا ہوا تہا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ دیباچہ تاریخ ہذا مین درج ہے کاربند ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوا یعنی حضور پرنور دام اقبالہ نے کارروائی احقر العباد و اصغر الافراد سے خوش ہوکر خاص اپنے گنج کے کام سے اعزاز بخشا۔ بماہ اکتوبر ۱۸۹۰ء حضور والا نے نواب ویسرائے کشور ہند سے بدار الخیر اجمیر ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر مین مولف تاریخ نے حسب الحکم حضور فیضگنجور دام دولتہٗ کتاب میلاد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسے حضور والا نے بنفس نفیس بہت کچھہ شرح و بسط کے ساتھہ تصنیف فرمایا ہے از ابتدا تا انتہا لکھی۔ کتاب کا حجم ساٹھہ جز سے کچھہ زائد تر ہے اور اسکی سات جلدین ہین ہر روز متواتر بوقت شب ایک جلد پڑہی جاتی ہے اس کتاب میلاد شریف کی کیا تعریف کیجائے کہ قلم اسکے اوصاف سے عاجز اور زبان اسکے بیان سے قاصر ہے

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھئے ؛ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہئے ؛ واضح ہو کہ حضور پرنور دام اقبالہ نے چند سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں اس محفل عظیم و مجلس تعظیم میلاد شریف کا التزام لازمی طور سے مقرر فرمایا ہے۔ ناظرین کو ضرور یہ خیال ہوگا کہ ہر جگہ عموماً اس محفل کی میعاد ایک ہی وقت اور ایک ہی جلسہ پر محدود ہوا کرتی ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ یہ محفل پاک متواتر سات روز تک بوقتِ شب حسنِ انعقاد پاتی ہے اس میں روایاتِ عجیب و حکایاتِ غریب معتبر و مستند طور پر علمائے کرام کے مشورے سے جمع کی گئی ہیں اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثبوت ہر ایک روایت کا دیا گیا ہے حق تو یہ ہے کہ علم سیر میں یہ کتاب لاجواب ہے اور غزلیاتِ حمد و نعت موقع بموقع حضور والا ہی کی تصنیف سے چسپاں کی گئی ہیں جب مولف تاریخ نے بروئے حکم حضوری کتاب میلاد شریف کو تمام و کمال لکھکر حضور میں پیش کی پیشگاہ حضور والا سے بنظر عنایت و مزید قدردانی خلعت ہفت پارچہ و سہ صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ ابراہیم خان رمزؔ خلف منشی محمد خان ہیڈ ڈاکٹر وارد وغیرہ ساکن امیر گنج نے عطائی خلعتِ خاکسار کی یہ تاریخ کہی ہے ؎ جو خلعت دیا اپنے نواب نے ؛ فزوں کرنے کو عزتِ آبرو ؛ کہا ہاتفِ غیب نے رمزؔ سے یہ سال کہہ۔ خلعتِ آبرو۔ آجتک مولف خاص حضور پرنور دام اقبالہ کے گنج کے کام پر مامور ہے۔ سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں خاکسار نے چند رسالے جدا جدا علوم و فنون میں تالیف و تصنیف کئے اور انکے نام علاوہ مثلث شاداک۔ و بلاغ افکار کے یہ ہیں۔ بحر الفیوض۔ تشریح المصادر۔ تفریح القواعد۔ واحد نامہ۔ گنجینۂ نصیحت۔ کار آمد طلبا۔ منتخب التواریخ (۱۲۹۲ھ)۔ گلزار آبرو (۱۳۰۵ھ)۔ جوہر آبرو۔ گوہر آبرو۔ قرابادین آبرو۔ دستور المطب۔ خلاصۃ الاخبار فی ذکر الاخیار۔ علاج ہندی۔ انکے سوا اور چھوٹے چھوٹے چند رسالے ہیں۔ اسی سال میں بتاریخ ہجدہم ماہ ذی الحجہ افسوس صد افسوس میرا وہ فرزند دلبند کہ خانصاحب موصوف کی دختر کے شکم سے تولد ہوا تھا اور جسے میرے دل کو سرور میری آنکھوں کو نور میرے جسم کو طاقت میری جان کو قوت حاصل تھی رہگرائے منزلِ ناگزیر ہوا۔ روشن عشرت نوحۂ حسرت سے بدل گیا ؎ دریں حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است ؛ زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش است زاں پس بعد اخراج حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست حسب الحکم بندگان عالی متعالی چند سے مولف نے کار میر منشی گری کو بانجام پونہچایا۔ بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری بخانۂ کمترین فراغت گزین دختر فرخندہ اختر تولد ہوئی اوسکا نام سعیدہ خاتون رکھا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق نہم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۵ء حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ نے بمقام بنارس انتقال فرمایا۔ اسی ماہ و سال میں خاکسار نے تاریخ ٹونک کو کہ پہلے زبان فارسی میں لکھی تھی حسب استدعا بعض احباب صادق الوداد بزبان اردو کہ فی زماننا رائج ہے اور زبان فارسی نامفہوم کے

دائرہ درایت سے خارج ہے عبارت سلیس عام فہم مین لکھا۔ اسی سال مین بتاریخ نہم ماہ ربیع الاول بخانۂ خاکسار سراپا انکسار دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا نام زبیدہ خاتون رکھا۔ اسی ایام مین بتقریب محفل میلاد شریف حضور سرورِ کائنات علیہ افضل التحیات خاکسار کو خلعتِ فاخرہ و زر نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اور یہ عطای خلعت کا شیوہ بطور علی الدوام مقرر کیا گیا اللہ تعالیٰ اس رئیس دریادل کیوان منزل آبروبخش فلک رخش کو تا صد و سی سال سلامت باکرامت رکھے۔ مصرع۔ این دعا از من واز ہر دو جہان آمین باد۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء حسب ارشادِ فیض بنیاد بندگان والاشان بزم مشاعرہ جو بمکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شہر منعقد ہوئی تھی اون شعرای نامی گرامی کا کلام مطروحہ پیش ازین خاکسار ترتیب وار درج تذکرہ کر کے اندراج کلام خود مین بمصداق شعر ہذا ؎ حریفان بادہا خوردند و رفتند ؛ تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ مقصر تھا مگر حسب ارشاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف بانیٔ مشاعرہ اپنا کلام خرافات انضمام سب کے آخر مین درج تذکرہ کرتا ہے۔

نوٹ

یون تو سوانح عمری کے لئے ایک عمر نوح درکار ہے علاوہ ازین طوالت کلام باعث سمع خراشی صغار و کبار ہے بناءً علیہ غزل مطروحہ درج ذیل ہے۔ طفیلِ طبعِ روان کشت زارِ مضامین مین آبیاری ترکیبات کی ریل پیل ہے۔ تصویر کی یہ صورت ہے۔ یہ صورت طبیعت ہے۔

رایگان جائے یہ ممکن نہین محنت میری
بلبے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
صورت آئینہ تکتے ہین وہ صورت میری
قصہ دلچسپ ہی پھر اوسپہ فصاحت میری
دل مین اون کے جو ابھی گھر کر گئی الفت میری
غیر حالت ہو جو دیکھے کوئی حالت میری
کیا کہون کیا ہی ترے ہجر مین حالت میری
رنگ لائی ہی یہ شوخیٔ طبیعت میری

ای جفا دوست محبت ہی محبت میری
کر گئی دل مین جگہ ہو نہو الفت میری
اپنے مطلب کی ہی ہشیار یہ حیرت میری
آپ آئینہ مین دیکھین جو وہ صورت میری
نقش پتھر کا ہی صاف محبت میری
صاف کلفت کا نمونہ ہوئی الفت میری
نالہ آفت ہے تو فریاد قیامت میری
شاق ہی خاطر دشمن پہ رفاقت میری

پوچھتے اپنی زبان سے ہین وہ حالت میری
رُک گئے غیر سے سنکر وہ شکایت میری
گوش دل سے نہ سنین کیون وہ حکایت میری
کھولدے حسن کی قلعی ابھی حیرت میری
یہ بھیانک ہی ترے ہجر مین صورت میری
صاف محنت کی ہی شکل محبت میری
شکل گل ہنستے ہین وہ دیکھ کے صورت میری
کچھ نہین یون تو بقول اونکے حقیقت میری

تو وہ رنج والم ہے کہ ہی تربت میری
گردِ دامانِ مصیبت ہی کدورت میری

جو ترے دل مین رہے وہ ہی کدورت میری
آئے آندہی کی طرح وہ ہی طبیعت میری

جو زمانے مین ہی افواہ وہ ہی حسن ترا
جس سے نیند آئے اونہین وہ ہی حکایت میری

جو نہ آئے تری خاطر مین وہ ہی میرا خیال
کان تک تیرے نہ پونچے وہ ہی حالت میری

جو نہ نکلے مرے منہ سے وہ ہی حرفِ مطلب
دل جو الفت مین بڑہائے وہ ہی جرأت میری

اوج پر جو رہے ہر دم وہ ہی تیری تقدیر
جسپہ پژمردگی چھائے وہ ہی صورت میری

میری عادت کو پسند آگئی اونکی عادت
ایک وہ تم ہو کہ کرتے ہو شکایت میری

پانی بن بنکے برس جاتی ہی حسرت میری
آگئی اوس بت کمسن پہ طبیعت میری

جو مرے دل سے نہ نکلے وہ ہی حسرت میری
جس سے خفت ہو مجھے وہ ہی تری شرم و حیا

جو ہی افسانۂ الفت وہ ہی شہرت میری
جو مٹائے نہ مٹے وہ ہی مرا حرف وفا

جو نہ جائے مرے دل سے وہ ہی کلفت میری
جو بڑہائے نہ بڑہے وہ ہی ترا وصفِ دہن

لب تک آئے نہ ترے وہ ہی حکایت میری
ٹھنڈا دل غیر کا ہو وہ ہی شرارت تیری

جسکو پستی ہو نصیب وہ ہی قسمت میری
صاد آنکھوں سے کرے تو وہ مین میر فقرے

آگئی حسن طبیعت پہ طبیعت میری
کردیا عشق نے دونوں کو جہانمین رسوا

حسرت و یاس کا خاکہ ہی مصیبت میری
آبرو ہاتھ ہی اللہ کے عزت میری

جو زمانے کی طرح بدلے وہ ہی تیرا مزاج
غیر کو جس سے ہو خفت وہ ہی غیرت میری

جو مجھے راتون جگائے وہ ہی فرقت اونکی
جو ہٹائے نہ ہٹے وہ ہی طبیعت میری

جو نہ آئے مرے لب تک وہ ہی تیرا شکوہ
جو گھٹائے نہ گھٹے وہ ہی طبیعت میری

گذرے جو وقت کے مانند وہ ہی تیرا شباب
جو ٹرے بہا مین وہ ہی تپ فرقت میری

ہی اونکو نہیں وہ جوبن جو پہا پڑتا ہے
نقش ہو دلپہ ترے وہ ہی عبارت میری

ایک وہ مین ہون کہ لاتا نہین لب تک فریاد
آپکی اب وہ حیا ہے نہ وہ غیرت میری

آبرو آپ کہر رو برو میرے دہو بی | عشق دندان نے بڑہائی ہی پہ حسرت میری

غیرت غیر سے کچھ غیر ہی غیرت میری
سو زلیتی ہی بلائین شبِ فرقت میری

داورِ بخت رسا اور ہی قسمت میری
ایک تصویر خیالی ہوئی صورت میری

مجھپہ مشتوق بہی عاشق ہی ہوا عاشق زار
مجھسے خود آنکھ چراتی ہی مروت میری

غیر حالت ہو عبث کیون شبِ فرقت میری
پاس ٹکرائیگی سر ہو نڑگی حسرت میری

غیر کو خود وہ جتاتے ہین محبت میری
لب پہ رہتی ہی صدا نکلے مسی کی صورت

اپنی تاثیر مین کامل ہی محبت میری
آگئے وہم گمان لیمن تری یاد کے ساتھ

غیر سے بڑہ کے جو پاتی ہی یہ غیرت میری
شکل دیوار بنی دل مین کدورت میری

جسم گھٹ گھٹ کے بڑہا زور نقاہت میرا
رنگ لائی ہی انکو کھا یہ شکایت میری

بیوفائی کو تری دیکھکے اے بانئ جور
بڑہکے جلوت سے بہی اب ہو گئی خلوت میری

خامی طبع عدو کا رہی گو اون پہ اثر
صورت حرف غلط مٹ گئی کلفت میری
بھول جائے ابھی سب آنکھ اڑانا وہ شوخ
نکلی کچھ خواب مین ہی وصل کی صورت میری
کشتۂ ناوک مژگان ستمگار ہون مین
کام آئی یہی پھوٹی ہوئی قسمت میری
ای دل زار بنے کام تو کس طرح بنے
گلشن حسن ترا بوے محبت میری
وہ نہین آتے تو آجائے تصور اونکا
یاس سے مٹ گئی پس پس گئی حسرت میری
جوہر تیغ ستم ہی کہ تغافل اونکا
گولیان کچی نہ کھیلے گی مروت میری
ہو گیا مقدم دلدار سے مین شادی مرگ
اوسکی آنکھون مین جو آجائے مروت میری
میری الفت سے ہوا حسن کسی کا دو چند
تو وہ مشق ستم کیون نہو تربت میری
ماہ کامل کی طرح بڑھکے گھٹے مین دونون
ٹوٹی ہمت ہی تری پھوٹی ہی قسمت میری
کھینچ لائی بت عیار کو بے منت غیر
دل بہل جائیگا ٹھہریگی طبیعت میری
ہان مین ہان غیر ملائیگا تو لطف آئے گا
غرض جوہر کلفت ہے کہ الفت میری
خط کے آنے سے ترے آگئی راحت ولیکن
خاک مین مل گئی حیف مسرت میری
ای خوشا طالع بیدار زہے بخت رسا
غازۂ روئے مصفا ہوئی حیرت میری
اوس نے تقدیر سے لکھا ہی مجھے خط شکست
نہ وہ صورت ہی تمہاری نہ وہ الفت میری
وہ بہار و نہ ہی یہ روش صبا پر ہے سوار
کشش دل کا مزہ دیگی الفت میری
آیا جب دل مین ترے پائی خدائی کا خیال
اور بھی تمکو مزہ دیگی شکایت میری
دیتے ہین بت بھی مجھے داد سخن خوش ہو کر
آبرو ہی یہ خداداد طبیعت میری

ڈھونڈتی جسکو نظر ہی وہ ہی صورت تیری
لب تک آتی ہی نہین وہ ہی شکایت تیری
جس سے آزردہ ہون مین وہ ہی ترا لطف و کرم
جسکا سر پر نہین وہ ہی شکایت تیری
کرتی ہی حشر بپا وہ ہی مری آہ رسا
جس سے زندہ ہی مرا دل وہ ہی الفت تیری
ایکدم ایک جگہہ کب ہے ٹھہرنے دیتی
اوسپہ آئی دل ناداں ہی طبیعت تیری
نیچا ہو جسنے دکھایا ہی جو وہ کہتے ہین
جسکی جویا ہی طبیعت وہ ہی سیرت تیری
پیٹتی ہی جسے حسرت وہ ہی میری قسمت
جس سے اغیار ہین خوش وہ ہی عنایت تیری
بیکسی جسپہ برستی ہی وہ ہی یاس مری
ڈھاتی ہی دم مین قیامت وہ ہی قامت تیری
ہو گیا مین ترا مہمان تو اب مان نہ مان
مجھکو بیتابی دل تجھکو شرارت تیری
لب پہ لاتا نہین ای درد تجھے شکل گلہ
اور پری دل سے مین کرتا ہون شکایت تیری
دل سے جاتی ہی نہین وہ ہی محبت تیری
جس سے بیخود ہی زمانہ وہ ہی غفلت تیری
جو سراپا ہی مدلل وہ ہی میرا شکوہ
شوخیان جس سے عیان ہین وہ ہی صورت تیری
مردنی چھائی ہی جسپہ وہ ہی میری صورت
ای غم عشق صنم وہ ہی حقیقت تیری
وہ جو عالم مین ہی مشہور ستمگر عیار
ولیکن کہتا ہون نہان یہ ہی خطا تیری
داغ دل سے مہ خورشید فلک مٹ جائے

چاند تارا ہوا ہی دیکھ کے صورت تیری
تو بنا آئنہ اے دل تو مرا کام بنا
لائی کیا کیا ہی حرارے تپ فرقت تیری
آئنہ دیکھ لیا سونگھ لیا پھولون کو
ای کبوتر گئی بیکار سفارت تیری
لینگے دم کوچۂ دلدار مین ہم بعد فنا
دیکھی جاتی نہین کمبخت مصیبت تیری

اپنی تقدیر کے لکھے کے سوا کیا سمجھون
چھا گئی اوس بت خود کام پہ ہیبت تیری
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین
اوس مین صورت ہے تری انمین ہے سیرت تیری
مین نہین قفل دہن کو ترے جھوٹا کہتا
تجھکو رضوان یہ مبارک رہے جنت تیری
تیری توبہ دل میخوار ہی کیا عہد اونکا

شکوۂ خط پہ وہ کہتے ہین کہ قسمت تیری
دل الگ جلتا ہی بھنتا ہی کلیجہ یہ جدا
نہین جاتی ارے کمبخت شکایت تیری
اڑتی چڑیا کا بھی وان تک ہی گذر ناممکن
کھل گئی آپ ترے سر سے حقیقت تیری
باز آ ای دل غم دوست وفا سے باز آ
بدلی آتے ہی بدل جاتی ہی نیت تیری

آبرو کہتے ہین وہ ڈوب نہ جائے لیکن
مجکو غیرت ہے مری تجکو ہے عزت تیری

جس رات کو یہ مشاعرہ ہوا اس شب کی صبح کو یعنی بتاریخ سیزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر نے بعد از کار تذکرہ شعرا ملاحظہ سے یہ ارشاد فرمایا کہ پیش ازین تم نے شغل شعر و سخن یک لخت ترک کر دیا تھا اب جو حسب الحکم بندگان عالی متعالی حضور پر نور دام اقبالہ چند مشاعرون مین تمہارا غزلین کہنے کا اتفاق ہوا ہی انہین مشاعرون کے پتہ سے اس تذکرۂ شعرا کے آخر مین لگا دینا مناسب ہے۔ خاکسار حسب ایماء جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف انہین مشاعرون کے پتے سے غزلہای مشاعرہ درج تذکرۂ شعرا کرتا ہے۔ غزلہای بزم مشاعرۂ حضرت وزیر اعظم امیر معظم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب کہ عین ساون بہادون مین منعقد ہوئی تھی یہ ہین۔

تن نو آمد دلدار مین ساون بہادون
سبب درو دل زار مین ساون بہادون
صورت دیدۂ عشاق جو ہین یہ گریان
نہین آنکھون سے گرا بار مین ساون بہادون
ساتھ روتے ہین ترے روہی تو صبح شب وصل
آجکل اونکے طرفدار ہین ساون بہادون
میری آنکھون ہی حسن نمکین کا ٹپکا

باعث فرحت اغیار ہین ساون بہادون
فرقت یار مین بیکار ہین ساون بہادون
کس ستمکش کے عزادار ہین ساون بہادون
آ رہی ابر بہاری کا تماشا کیسا
دیکھئے روز کہے چار مین ساون بہادون
ابر باران کہین دیدۂ گریان ہین سوا
تو گرِ لذت دیدار ہین ساون بہادون

حجت عذر ستمگار ہین ساون بہادون
خون مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون
بچتے بچتے نظر آتے ہین یہ اک تمثیل کے
دیکھو یہ دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون
عذر بارش ہو وہ آتے نہین رونا ہے یہی
آنسو نکی مری بوچھار ہین ساون بہادون
ہجر مین دل کی لگی اب بھڑک جاتی ہے

بدلے بوندون کے شرربار ہین ساون بہادون
آنکھین روتی ہین خیالِ رخِ گلگون کرکے
بستۂ رشتۂ زنار ہین ساون بہادون
زلفِ شبگون تری اے یار ہے بادل کا جواب
میری آنکھون سے نگونسار ہین ساون بہادون
برق تلوار ہے ہر بوند ہے بوندی کی کٹار

برق کچھ مال نہین نالۂ سوزان کے حضور
جوش زن کیا سرِ گلزار ہین ساون بہادون
کشتیٔ ابر مین کس بحر کے موتی لائے
اور مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون
چشمِ گریان کا اثر اوس بتِ کافر پہ ہوا
مجھ پہ باندھے ہوئے ہتھیار ہین ساون بہادون

چشم کے سامنے نادار ہین ساون بہادون
الفت ہوی کہ مین ہین گرفتار آنکھین
کہ لگاتار گہربار ہین ساون بہادون
ساونی پر ہے پڑی اوس دوپٹے سے ترے
کیا ہی برسے سرِ کہسار ہین ساون بہادون
آبرو رہتے ہین یہ ایک برس تک بچھڑے

روتے مل مل کے جو ہر بار ہین ساون بہادون

خطِ شبگون سے ہمسر مشکِ اذفر ہو تو بیجا ہے
قیامت تیرے قامت کی برابر ہو تو بیجا ہے
محبت دل مین رکھیہ شکلِ سویدا بوالہوس پنہان
تمہاری گر شکایت میرے لب پر ہو تو بیجا ہے
زمین و آسمان کا ذرہ و خورشید مین بل ہے
تمہارے دل مین اب بھی غیر کا گھر ہو تو بیجا ہے
لبِ رنگین جانان سے کہان ہے لعل کو نسبت
جو آئینہ بشکلِ دیدۂ تر ہو تو بیجا ہے
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

مقابل گیسوئے پیچان کے عنبر ہو تو بیجا ہے
دمِ قتلِ عدو یا رب چھپکے آنکھ قاتل کی
جو چرچا یار کی الفت کا گھر گھر ہو تو بیجا ہے
یہ پھیر نامہ بر آنکھین الٹی دیکھکر اوسکو
تمہارے خال سے ہمسر جو اختر ہو تو بیجا ہے
تصور چشمِ میگون کا رہے دل مین مرے ہر دم
جو ہمسنگِ جواہر کوئی پتھر ہو تو بیجا ہے
لگا رکھا ہے جسنے اوسکی خاطر آئنہ دل کا
الم مین کشتیٔ مے کا جو لنگر ہو تو بیجا ہے

لبِ شیرین سے تیرے بڑھ کے شکر ہو تو بیجا ہے
شکستہ فوجِ مژگان کا جو سنگر ہو تو بیجا ہے
گلہ شکوہ تمہارا سب بجا ہے جو کہو ایجان
جو طوطا وان ہو نخچیر کبوتر ہو تو بیجا ہے
تمہارے عشق مین ہم خانہ ویران ہو گئے ایجان
مے الفت سے گر خالی یہ ساغر ہو تو بیجا ہے
وہ آبِ منجمد ہے اور یہ بحرِ روان اے دل
خیالِ یار اسپر بھی مکدر ہو تو بیجا ہے
بجا ہے آبرو خاموش جو ہشیار رہتے ہین

کہ اس عہدِ خموشی مین عرضِ جوہر ہو تو بیجا ہے

اس غزل کی طرح نہین دی گئی تھی صرف فرمائش پر لکھی گئی ہے لہٰذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔

غیر بھی تیری طرح اے دلِ ناشاد رہے
زخم ہنستے رہین روتا ہوا جلاد رہے
یہی لطفِ محبت ستمِ طنز سہی

آہ بڑھتی ہوئی چڑھتی ہوئی فریاد رہے
دلِ غمکش کی رعایت ستم ایجاد رہے
یہی دادِ وفا کاوشِ بیداد رہے

مجھ ستمکش پہ ستم و ستم ایجاد رہے
لطف گھٹتا ہوا بڑھتی ہوئی بیداد رہے
حسرتین دل کی شہید آپ سے ہو جائین گی

بازو پر کھچے تو ترا خنجر بیداد رہے
دم فنا ہوتے رہین حسرت و ارمان ہون شہید
یاد کے بدلے جو دل مین تری بیداد رہے
دل دکھاتے تو ہو عشاق کے ای بندہ نواز
یہی صورت سے وہ کمبخت بہی ناشاد رہے

دل سے جائے نہ کبھی کاوش مژگان صنم
دم سلامت ترا ای خنجر جلاد رہے
مانی نقشہ کو ترے دیکھ کے حیران ہو جائے
سنگہہ نہ پاؤ گے کبھی یہ بہی ذرا یاد رہے
امتحان دینے مین رو رہ گئے ایسے ویسے

رگ مین ہر دم خلش نشتر فصاد رہے
او ستمگر تجھے وین داد وفا کس منہ سے
شکل تصویر ترے سامنے بہزاد رہے
شاد ہو غیر بہی اوس بت سے نہ لیکن یارب
کچھ پڑے ہے اسمین ہی ہم او ستم ایجاد رہے

آبرو آپکا عزت مین کسی دن ہے بتہ — عشق بازی نہین اچہی ہے ذرا یاد رہے

تا کجا ضبط محبت دل ناشاد رہے
صورت نکہت گل عشق مین برباد رہے
نام کو کچھ بہی نہ بیداد کی بنیاد رہے
دیکھو آنکھون پہ وہ لکھے ہوئے دو صاد رہے
تا کجا خندہ زنی تیری رہیگی ای شوخ
ہتو پابند بلا ہو کے بہی آزاد رہے
تیرے الطاف سے محروم ہین عاشق تیرے
جا گزین اس مین مگر یاد پریزاد رہے

شور محشر سے نکلتی ہوئی فریاد رہے
تیری ہر دم جو نہ بیداد پہ بیداد رہے
وقت بیداد اگر یاد تمہین داد رہے
خاطر تنگ مین ہر وقت رہے یاد بتان
تا بکے لب پہ مرے نالہ و فریاد رہے
میری دیوانگی گر دشت و جبل مین دیکھین
نامرادی ستم ایجاد یہ ناشاد رہے
ہوا منگو نہ جوانی رہے جوبن پہ شباب

ہم گلستان جہان مین نہ کبھی شاد رہے
کیون نکلتی لب فریاد سے فریاد رہے
بیت ابرو ہی کسی کی نہ رہی اب نظری
چھوٹی بستی یہ الٰہی یونہین آباد رہے
یاد گیسو مین رہا سرو قد یار کا دہیان
قیس مجنون ہے سر ہو تا فرہاد رہے
جان پر دل دیوانہ بلا سے کھیلے
اوج پر نام خدا حسن خداداد رہے

آبرو کہتے ہین وہ سب یہ ہی غزل کو سنکر — کیا کہون آپ تو ہر رنگ مین استاد رہے

غزلہائے بزم مشاعرہ جو شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ کے مکان پر منعقد ہوئی تہی۔ یہ ہین۔

دل ہے خال رخ دلدار پہ آنے والا
شکل دل کسکا تصور ہے یہ آنے والا
کیون غم یار کو ہر وقت نہ دل مین کہون
وہ دو سبے پاؤن چلا آنکھ بتانے والا
آج ہی کل مین وہ اوٹھتا ہوا جوبن اونکا

گولی سینہ سپر آپ ہے کھانے والا
المدد طالع بیدار سے تنگ آیا ہون
یہی مونس ہے مرا گلنہ مانے والا
دل وہ چنچل ہے مسل کر یاد اسے بولے
کشور حسن پہ سکہ ہے بٹھانے والا

صورت ہوش مری جان ہے جانے والا
بخت خفتہ ہے مری نیند اڑانے والا
دل مین قائل ہوا خود حال ہے میرے ناصح
ہے یہی رمز سر دست کا پانے والا
میرے آنے کی خبر سنکے کہا دربان سے

اونہہ مری جانے بلا کون ہو آنے والا
چل گئی آج زبان اپنی ہی خنجر کیطرح
شعلۂ حسن یہ جھونکا ہی بجھانے والا
ای نسیم سحری ہجر مین جھونکا تیرا
سکھہ اوٹھاتا ہی نہین دل کا دکھانیوالا

طشت ازبام ہوئی بات وہ ہونیوالی
کٹ گیا دل ہی مین خود میرا ستانے والا
دلِ وارفتۂ رخسار کا حال ابتر ہے
موت کی نیند ہو عاشق کو سلانیوالا
آبرو کی تمہین عزت کا ذرا دہیان رہے

دل یہ جاکر ہی رہا گو کہ تھا آنے والا
سرد مہری سے تری بند ہوگئی نالے کی ہوا
ہائی آتے ہی یہ ہاتہون سے ہو جانے والا
کبھی ہوتی کسی ظالم کی نہین عمر دراز
ایسا رہا نہین سید ہو گھرانے والا

دیکھتا ہجر بھی ہو وصل کا پانے والا
ہائی یہ دل ہو کسی شوخ پہ آنے والا
نشۂ بادۂ الفت نہو کیونکر دونا
پر وہ جوبن ہی نہین اگلے زمانے والا
نہ رہی ہائی مجھے آنکھہ اوٹھانے کی جگہہ
آئیوالا ہو کوئی کوئی ہو جانے والا
شکوۂ جور پہ مجھسے وہ یہ فرماتے ہین
سرنگون آپ ہوا سر کا اوٹھانے والا
وہ سکت اگلی سی لمین ہو نہ وہ تاب توان
پٹیان یہ ہی سید وہی ٹرہانے والا

جھیلتا رنج بھی ہو عیش اوٹھانیوالا
تیرا کوئی نہ بنا یار دلِ مہر طلب
پینے والا ہے کوئی کوئی پلانیوالا
مین سنون اونکی شکایت ابھی توبہ توبہ
ملگیا غیر سے وہ آنکھہ ملانے والا
ایک آفت ہو بلا ہے وہ نگہہ متوالی
پھر گیا تمنے لگا اگلے زمانے والا
شکوۂ جور پہ یہ اوس بت کافر نے کہا
کیا کہون بیٹھہ گیا بوجہ اوٹھانے والا
آبرو چاہے عزت تو نہ اوچھون سے ملو

اُف طبیعت مری قابو سے ہو جانیوالی
تیرا کوئی نہ ہوا درد بٹانے والا
چشم بد دور ہزارون مین ہو آج ہی ایک
منہ کی خود کھایگا یہ جھوٹ بنانے والا
اوسکے مقدم سے نہو کیون غم دل شادی مرگ
اک قیامت ہو وہ قد فتنے اوٹھانے والا
گر پڑا چاہِ زنخدان مین دلِ وارفتہ
لوگ ناحق مجھے کہتے ہین ستانے والا
کان سے اونکے لگا رہتا ہے گیسو شب و روز
ڈہونڈو معشوق کوئی اچھے گھرانے والا

روٹھے جاتے ہین بلا وجہ وہ آنا کیسا
وہ بدل جاتے ہین نیرنگِ زمانا کیسا
وصل مین رنج یہ ہین یہ وہ مری نقابین کیسی
اونکی زلفون مین ہو اوبھا ہوا شانا کیسا
جب وہ ملتی ہی نہین پھر یہ حیا ہے کیسی
پھونکتی جان ہو لگی لگی بجھانا کیسا

ہمکو دشوار ہوا دل کا لگانا کیسا
سنکے اوس بت نے غصے سے فسانۂ الفت کو کہا
آج کھل کھیلے منہ کا یہ چھپانا کیسا
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین
جب ملاتے نہین دل آنکھہ ملانا کیسا
حالِ زارِ دلِ بیمار کو سنکر یہ کہا

وہ پلٹ جاتے ہین تقدیر کی گردش کیسی
یہ تو اک رام کہانی ہے فسانا کیسا
نہین جاتا نہین جاتا مری تقدیر کا پیچ
پیشتر جسنے کہا آپ کا مانا کیسا
گرمجوشی حسینان جہان کیا کہئے
ایسی حالت مین محبت کا جتانا کیسا

نام لکہ لکہکے مرا آپ مٹاتے ہین عبث
ورنہ اوس شوخ کا گھر پر مرے آنا کیسا
میرے گہر آئین نہ وہ خاطر دل مین آئین
پر سمجہ لیجئے ہے دل کا ستانا کیسا
قول تو دیجئے ہان آج سے کل ہی نزدیک
جان کا جانا ہے کیا دل کا ہی آنا کیسا
ڈال ڈالی ہین اگر وہ تو ہمین پتے پتے
کیا غرض اس سے کہ ہو رنگ زمانا کیسا

خود مٹا ہو جو کوئی اوسکا مٹانا کیسا
رہ گہکر وہ جو چلے مین ہوا اوسکا طالب
دیکہہ تو لین کہ ہے رہنے کا ٹھکانا کیسا
ہم بہلے اپنا بہلا گہر یہ کہا قاصد سے
یہ تو ہم جانتے ہین آپ کا آنا کیسا
یاد جانا کو کہین رہنے کی تکلیف نہو
مجہہ تو ہی اون کا لگاتار یہ آنا کیسا
آپ بیتی ہی کہانی یہ نہین جگ بیتی

ہتکنڈا ہے اثر جذب محبت کا ضرور
بولے وہ نا کے کہتے ہین دلانا کیسا
آ بنی جان پہ مری آپکی ہو جانے سے دور
جانا کیا تو نے ہمین یان ترا آنا کیسا
رہ کہین آئے کو نہ جاتے کو کبھی ہم ٹوکین
حسرتون نے یہ کیا دل مین ٹہکانا کیسا
ہی غرض یار کی یاری سے نہین فعل سے کام
آبرو کو وہ ڈبوتے ہین رولانا کیسا

آ کے ہمت وہ گہٹاتے ہین بڑہانا کیسا
ورنہ مرقد پہ مرے پہول چڑہانا کیسا
ناز اوٹھاتے ہین ہمین کہتے ہین مدت سے نیاز
خلل سر پہ گیا اے وائے زمانا کیسا
اک نظر دیکہلو کٹ جائینگے لاکھون عاشق
سو سنا جاتے ہین وہ حال سنانا کیسا
آ گئی نیند اونہین وصل کی شب وائے نصیب
دل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہانا کیسا
آپ تو ڈوبے تھے ساتھ اپنے مجھے لے ڈوبے

مجھکو در پردہ رولاتے ہین ہنسانا کیسا
جان جائیگی کسی روز ہماری اسمین
بزم خلوت سے ابھی ہمکو اوٹھانا کیسا
میری قسمت کی طرح بدلی ہوئی ہین انکی نظر
دل لڑا او دیکھے ابھی آنکھ لڑانا کیسا
وعدہ بہولا تو کیا عذر رہنا بندی کا
بخت بیدار کو آتا ہے سلانا کیسا
قصۂ غم کو مرے سنکے اوڑی انکی نیند
جانا ہے حضرت دل آپ کا آنا کیسا

بعد مردن وہ چڑہاتے ہین مہیسر سہرا
بزم اغیار مین دلدار کا جانا کیسا
لگ دل آ گئی جان پر مصیبت کیسی
بدلے لیتا ہے یہ ہر پہر کے زمانا کیسا
کیا کہون کیا نہ کہون ہین تری نخشش پیچ مین ہون
یا اوس شوخ کو ہے دل کا جلانا کیسا
بینا آنسو جو بہائے تو اوٹھے پاس سے وہ
بخت خفتہ کو بہی آتا ہی جگانا کیسا
تیری ہٹ دہرمی سے اسے بجانے اوبت
آبرو لیتا ہی عزت کا بڑہانا کیسا

بہ صورت شناس شکل صورت دیکھنے والے
سنبہل جا اے دل غمگین مصیبت دیکھنے والے
یہ کیا کہتے ہو ہم آزاد سے کب ہی پہراتے ہین

بظاہر ہے حقیقت بین حقیقت دیکھنے والے
نگاہ شوق اپنو شوق سے نظارہ بازی کر
مصیبت چاہتے ہین خود مصیبت دیکھنے والے

عیادت کو تری آئے وہ راحت دیکھنے والے
ہوئے خوش ہم تیری بدولت دیکھنے والے
ہٹ جانا تو ایدل غمزۂ انداز جانان پر

نہ بن جانا تو نازک ادا و نزاکت دیکھنے والے
رخ گلرنگ پر تل ہو کہ ہو باروت کا دانہ
قیامت ڈھائیگا اک عالم پہ قامت دیکھنے والے
خط شبگون کے مائل ہر روئے گندمگون دین ہانین
تمھین اچھا ہی کہتے ہین قباحت دیکھنے والے
تمھاری دوستی مین ہوگئے ہین دوست دشمن
شرافت سے گئے ہو یہ ہین شر آفت دیکھنے والے

ترے قامت کے شیدائی تری آنکھون کے متوالے
کہین اسکو نہ پہر کہیو کرامت دیکھنے والے
چڑھا ہو تم نہ ابرو میری جانب بزم دشمن مین
لکھین بیتین ہی خط کی عبارت دیکھنے والے
ہوئے زحمت کی لائق کسلیئے ہم قابل رحمت
رقابت دیکھتے ہین اب رفاقت دیکھنے والے
نہواے آبرو یارون زکی کم نگاہی سے

ہین آفت دیکھنے والے شرارت دیکھنے والے
زمین پر آرہیگا آسمان او دل نہ کر نالے
اشارہ اسکو سمجھین گے اشارت دیکھنے والے
برائی ہی تمہاری ہے بہلائی انکی نظرون مین
سزاوار عنا ہین کیون عنایت دیکھنے والے
شریفونکا نہ پوچھو حال کچھ اشراف گردی ہے
کہ گر گر پڑتے ہین نظرون سے عزت دیکھنے والے

سبزہ تمھین عارض کا دکھانا ہی تو آئے
پیچون مین کبھی زلف کے شانا ہی تو آئے
آجائین بصد شوق وہ پہلو مین ہمارے
مقتل مین تمہین رنگ جمانا ہی تو آئے
مانا تری خلخال مین ہے شور قیامت
ان ٹھنڈی ہواؤنکو سلانا ہی تو آئے
آتا ہے تمہین آنکھ ملانا ہی ادا سے
اس بادۂ الفت سے چھکانا ہی تو آئے
دزدیدہ نگاہون سے یکیون وہ مجھے دیکھین
زلفونکو تری دام بچھانا ہی تو آئے

طوطے مرے ہاتھون کے اڑانا بھی تو آئے
یہ رنج ہی راحت ہو تو کوئی شکایت
لیکن صفت دل اونہین آنا ہی تو آئے
رونے پہ مرے کیون نہون افروختہ خاطر
خوابیدہ نصیبونکا جگانا ہی تو آئے
گو قتل مین مشتاق تری تیغ ہے قاتل
ایجان جہان دل کا ملانا ہی تو آئے
کیا حاجت شمشیر ہو جب تیغ ادا سے
عاشق سے ذرا آنکھ چرانا ہی تو آئے
چلکے سر دشمن پہ نہ شمشیر دو دستی

یہ کیا کہ دل اپنا ہی گرفتار بلا ہو
دل اونکو سلیقے سے دکھانا ہی تو آئے
سر تن سے اوڑا جاوے مرا رنگ کی صورت
پانی مین اونہین آگ لگانا ہی تو آئے
سرد آہین اوڑا دیتی ہین کیون نیند ہماری
پر آب مرے منہ مین چوانا ہی تو آئے
متوالی نگاہون سے مجھے دیکھتے جاؤ
بے لاگ تمہین سر کا اوڑانا ہی تو آئے
پھنسنے کے لئے طائر دل اپنا ہے موجود
ہاتھ اپنے کبھی ایسا زمانا ہی تو آئے

ہے رحمت حق آبرو جویائے بہانہ
بندے کو مگر اشک بہانا ہی تو آئے

مرا جو دم ہی لینا ہے تو آجائے گا دابنکر
اوڑا یا اونکی خاطر کی کدورت نے ہوا بنکر
نہو ہم سے بتو نا آشنا تم آشنا بنکر

خیال یار آتا ہے عبث تیغ قضا بنکر
رہی بعد فنا یہ صلح کل نقش وفا بنکر
لگاوہ گھات پہ پیر اشکدار ہا تا فدا بنکر

ملا کیا خاک دلکو شکل خاک نقش پا بنکر
شریک رنج مین اغیار بہی اہل عزا بنکر
وہ آئی بات میری اونکے منہ پر گلا بنکر

وہ حیا کی نگہ مین آ گئی ظالم حیا بنکر
ہدای عزت و غیرت ہدای عصمت و عفت
خیال یار آیا چاہتا ہے مدعا بنکر
نہ ٹوٹے اونکی آنکھوں کی طرح یہ درد دل اصلا
لیا کیا آپنے کیسے تو مجھ سے بیوفا بنکر
سنبھالیتا ہی ہاتھوں ہاتھ ہر ایکو جذبۂ الفت
بگڑ جائے کہین یارب نہ یہ اپنی ہوا بنکر
یہ کس نے ظلم ڈھایا کسکو آرائش کا دہیان آیا
وہ آئے جان کی صورت گئے شکل قضا بنکر
ہوئے جاتے ہین پھر وہ عہد کر کے مجھ سے آزردہ
بسان تیغ تحمل مین کھنچے جب وہ ذرا بنکر
مثل مشہور ہی جیسے کو تیسا کان دہر کے سن

پھرا جاتا ہی وعدہ سے زمانے کیطرح کوئی
سماتے ہین نگاہ غیر مین اب وہ حیا بنکر
تم اپنے اور وہ اپنے جنہین جہوٹی محبت ہی
مرے پہلو مین آبیٹھین جو وہ درد آشنا بنکر
مرا چلجائے فقرہ آج وہ میرے ہی گہر آئے
وہ جب پہلو سے اوٹھتے ہین مرے دست دعا بنکر
نہ آنے دونگا دلمین مین کوئی دن وہ غم و حسرت
یہ کس نے غم دیا مجھکو یہ کس نے دل لیا بنکر
وفادارونکو کیا مطلب غرض ہی بیوفاؤن سے
ہوئے جاتے ہین پھر وہ بیوفا لو باوفا بنکر
سناتے ہین جواب تلخ وہ شیرین بیانی پر
لسی تجلی کیطرح تو بہی تو اے گوش وفا بن کر

برنگ بو اوڑے رنگ چمن دم مین ہوا بنکر

برنگ زلف بگڑی ہائے مشکل مدعا بنکر
مرادین سب تری بر آئینگی اے دل نہ ہو مضطر
چلو چھینے دو میری جان چہوٹی تو ہرا بنکر
یہ دل تو مال ہی کیا ہے مین نقد جان بھی دیتا
بگڑ جائے اگر مدعی کا مدعا بنکر
صبا کی قاصدی پر وہ بت بدخو ہوا راضی
اگر آتے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر
وہ آئے بہی تو کیا آئے گئے بہی تو گئے وہ کیا
جو آتے ہین تو وہ آئین مرے دلمین وفا بنکر
حسینان جہان کٹ کٹ گئے مٹ مٹ گئے دلمین
بگڑ جاتا ہی میری بات کا کیسا مزا بنکر
جو بنکر باغ مین اے آبرو وہ رشک گل آئے

غزل جو بزم مشاعرہ جو صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر ریاض حضور پرنور دام اقبالہ کے مکان پر منعقد ہوئی تھی۔

در پردہ خود نمائی کا اونکا حجاب ہے
کیون میری سیہ ہی پہ انکا ارشاد جواب ہے
ساقی کا جبر باعث ترک شراب ہے
میرے غبار کی بہی تو مٹی خراب ہے
تیرا خیال دلمین ہی کالنقش فی الحجر
قلب و جگر مین پہلے ہی یان التہاب ہی
اکس مین کہ سایہ وار ترے ساتھ ساتھ ہون

ناز نگاہ شوخ کہ تار نقاب ہے
کیونکر کسی پہ رحم نہ کھانا ثواب ہے
مدت سے جام عشق کی مٹی خراب ہے
ہان ہان عدو سے ربط نہوگا یقین ہوا
میرا خیال دلمین تری خط بر آب ہے
قد سرو کا ہو جو تو گل کا جواب رخ
اک تو کہ میری شکل سے بہی اجتناب ہی

کیون بے سبب یہ مجھ پہ کسی کا عتاب ہے
کیونکہ کسی غریب سے ملنا عذاب ہے
دامن بہی ہر کسی کا بچائے ہوئے ہوا
ہین ہین قسم نہ کھاؤ یہ فعل خراب ہے
اے چشم یار دیکھنے ترچھی نگاہ سے
ہر خال انتخاب تو خط لاجواب ہے
میرا ہی سر جھکا ہی ندامت سے سر بسر

میری ہی آنکھ غیر سے ہاں بحجاب ہے
بیشک غلط دروغ ہمارا سوال ہے
بیوجہ رخ پہ رشکِ قمر کیوں نقاب ہے
شیرین کلامی ہوتی ہے دشمن کی بھی عزیز

اک ایک ظلم اسپہ لکھا ہے جدا جدا
بیشک بجا درست تمہارا جواب ہے
وہ اور مرا خیال سراسر خیالِ خام
یہ شان ہی سے اوج پہ شانِ نواب ہے

دل کا ورق نہیں ہے یہ فردِ حساب ہے
سورج کو کیوں بناتے ہو تم چاند عید کا
وہ اور میرا ذکر ابھی ذکر خواب ہے
ہے آبرو کہ جوہر اعراض عزوشان

آب گہر کہ گوہر کم دستیاب ہے

آئے تیر مژۂ یار جو ناوک ہو کر
روشنی جو گئی ہو جائیگی چونک ہو کر
درد کی ہو کے چمک دل سے جو نکلا یہ غبار
آئے ہیں دل میں مرے خنجر و ناوک ہو کر
کی تپ ہجر نے تبدیل یہ صورت میری
یہ اضافت رہے اس بیت سے منفک ہو کر
بن گئے نقش قدم رشکِ گل تر فوراً
نامبارک رہا طالع یہ مبارک ہو کر

رہ گیا دل مرے سینے میں مشبک ہو کر
منہ چھپانے لگے وہ کیوں مجھے دیکر صدمے
زینتِ دامنِ دلدار ہے پیمک ہو کر
قیمتِ بوسۂ رخ دل کے سوا اور نہیں
کیوں نہ دیکھیں وہ مری شکل بہ یک ہو کر
جا گزیں اسمیں ہوئی آکے یہ صورت تیری
میرے کوچے سے جو نکلے وہ کا یک ہو کر
رنگ لایا یہ غمِ ہجر بقول سرکار

سوزِ دل سے اگر آجائیں گے اشک آنکھوں میں
در دل پر مرے کیوں رہ گئی دستک ہو کر
تیرے ابرو کے تصور سے مژگاں کے خیال
کر دیا طے خطِ رخسار نے بیجک ہو کر
ابروؤں سے نہ اشارے ہوں مری جان ہر دم
پردے آنکھوں کے مرے رہ گئے تو تنک ہو کر
مجھ سے وہ روٹھ گئے وصل کی شب ہائے نصیب
رہ گئے شک سے مرا حال وہ بھو چک ہو کر

آبرو ہوش سنبھالو ہوا تنے بیتاب
تو نادان بنے جاتے ہو زیرک ہو کر

بحر کامل مثمن سالم - وزن - مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن -

ترے قد سے رکھتا برابری نہیں ہے یہ سروِ چمن ذرا — جو دہن سے کرتا ہے ہمسری تو بتائے غنچہ دہن ذرا
یہ وہ کہتے مجھ سے ہیں برملا نہیں تجھ میں فہم سخن ذرا — کھلا انکے کہنے سے مدعا ملا اس سے رازِ دہن ذرا
ہیں ستم و کبک کے قہقہے ہیں غضب وہ سبزے کے لہلہے — ہیں نہال باغ ہی ڈھڈے ہے انہیں دیکھ رشکِ چمن ذرا
لگے شاخ شاخ ہیں پھول پھل چلے بادلوں کے وہ دلکے دل — وہ چلی نسیم لے تو ہی چل مری جان سوئے چمن ذرا
تری تیغِ ناز اوچٹ گئی مری کاش عمر نہ کٹ گئی — جو بری تھی آس وہ گھٹ گئی تو وہ کھا دے وہی چلن ذرا
جو بگڑ کے بگڑ گیا گیا کرو اپنی خو کو نہ تم برا — مری جان روگ یہ تھا کٹا نہ جبین پہ ڈالو شکن ذرا

مجھے لطف دید کا کیا ملے جو یہ چشم زیر مژہ رہے ۔ نہین لیتا دم ہے چھری تلے کبھی تنک کے بھی یہ ہرن ذرا

کہون کس سے قصۂ جانگزا وہی گھٹنے والا ہے جانتا ۔ مری قدر اوسکو ہو آئے کیا نہین جسکو رنج و محن ذرا

ہے خیال زلف مین یاد خط ہین تسلیان مجھے ہر نمط ۔ جو ہے درمیان ہی تو ہے یہ فقط کہ مقام ہے یہ کٹھن ذرا

پڑھا نامہ اوس نے ہنسی خوشی ہوئی دستگیر یہ خوش خطی ۔ گئی پوچھی بات نہ علم کی کوئی کام آیا نہ فن ذرا

کہین گئے ہم اون سے یہ آبرو کبھی ہونگے آکے جو دوبدو ۔ مرے جان پھرتے ہو کو بکو نہین ٹھیک چال چلن ذرا

غضب است اگر غضبت بود کہ بجور چرخ کہن مدد آ
تو ز قلب عجز زبون برا بروان خستہ بدن درآ
چہ خوش است داغ دل حزین چہ خوش است باغ دل خزین
منگر درا و کہ گم شوی ز خطا گذر بختن درآ

ز رہ جفا گذر و بیا برہ وفا بسخن درآ
بخیال لعل تو عمر بسر ہمہ تن چو موی کمر نگر
چہ خوش است گلشن دلکشا پے سیر رشک چمن درآ
بگل زمرد و لعل ہین شدہ ہر سہ فصل بہ من

شدہ آن بہار و بہار از افضال این خزان و خزان فزا
تو روان من و دلم اگر چو خیال ز دل این درآ
بخط عجیب چو مائلی ز سر گلالہ اور ہی
بہ تو بخواہی تند فزون تن تو بکن سفر ز وطن درآ

بایں کشمکش مشو آبرو گرہی فتادہ چو مو بمو ۔ ز خیال لعل رواں برآ ہمہ تن بعنبر دہن درآ

غزل محفل مشاعرہ جناب اعز الامرا معز الملک جناب صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ۔

وہ تیغ دو دم گردن بسمل کے لئے ہے
یہ ترچھی نگہ دیدۂ بسمل کے لئے ہے
کٹنے کا تو خط گردن مائل کے لئے ہے
بچھن ول اوسکا ہی مرے دل کے لئے ہے
کیا لیسے وہ ہنستے ہین کہ رو دیتے ہین عاشق
لیلی کی حیا پردۂ محمل کے لئے ہے
آہونکی ہوا باندھ نہ ای قیس ادب کر
پابندی ماوقات تو شاغل کے لئے ہے
آگے دل پر داغ مرا دس نم کا تصور

وہ پرتو رخ چاندنی گھائل کے لئے ہے
بیداد ترا اور مرے دل کے لئے ہے
چلنے کا مزہ خنجر قاتل کے لئے ہے
میرے دل پر داغ کا ہو ذکر ہر اک جا
یہ خندۂ گل شور عنادل کے لئے ہے
نیرنگ کا تصور ہے تیرے دل مین مرے جان
یہ رخنہ گری پردۂ محمل کے لئے ہے
رشک الم دریا سے کیا کچھ نہین گھیرا
یہ باغ اوسی حور شمائل کے لئے ہے

تیری نئی تیغ بت قاتل کے لئے ہے
آنکھون مین مری نور ترے تل کے لئے ہے
لاتی یہ حرارا طپش سوز محبت
گلدستہ یہ آرائش محفل کے لئے ہے
مجنون کی صبا ہو جو ہوا دار تو حائل
عالم مین جو حسرت ہو مرے دل لئے ہے
آزاد ہر اک قید تعلق سے ہے آزاد
دنیا مین جو آفت ہے مرے دل کے لئے ہے
مجنونکا بلا وجہ نہین چاک گریبان

یہ پردہ دری صاحب محمل کے لئے ہی
وہ کھینچکے شمشیر دو دم ناز سے بولے
بیچارہ فقط بحث مسائل کے لئے ہے
دیوانہ ترا قید تکلف سے ہے آزاد
ہرکارہ یہ گویا خبر دل کے لئے ہے
اچھی ہے کہین بیخودی ای یار خودی سے
کب عقدہ کش عقدۂ انامل کے لئے ہے

بہتر دم خنجر کا ہر دم کیا دم بسمل
دو چلو تو یہ پانی مرے بسمل کے لئے ہے
بے یاد رخ یار ہوا دل مرا ویران
مخصوص یہ رسم ادب عاقل کے لئے ہے
اوس زلف گرہ گیر مین دل کیون نہو نالان
ہشیاری یہ دیوانگی عاقل کے لئے ہے
ہمراہ نہ غیرون کے یہان لایئے تشریف

مضطر دم خنجر دم بسمل کے لئے ہے
کیا جانے بھلا مسئلہ عشق کو واعظ
اوجڑا یہ علاقہ اسی عامل کے لئے ہے
جی پر جو گذرتی ہے زبان کہتی ہے اوسکو
آسان یہ عمل عقدۂ مشکل کے لئے ہے
ہر چند کہ ہو تیز مگر ناخن تدبیر
کیا حلقۂ ماتم مری محفل کے لئے ہے

ای آبرو انصاف ہے یان باعث رونق
وان عرش کا سایہ شہ عادل کے لئے ہے

غزلہای بزم مشاعرہ جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر

داغ آئے ترے مائل لیکر — اوڑ گئے پھول عنادل لیکر
دان سے تسکین دل عاشق کو — قاصد آیا خط باطل لیکر
ہجر نے تا بعدم پونچایا — مرکب آیا سر منزل لیکر
حال دل سنکے وہ یہ کہتے ہین — آج آپ آئے ہین نا دل لیکر
روبرو عارض روشن کے ترے — رہ گیا منہ مہ کامل لیکر
تیغ ابرو کے مقابل تو ہوا — دم مرا خنجر قاتل لیکر
گئے دنیا سے عدم کیجانب — عشق ابرو ترے گھائل لیکر
پہل لایا شجر الفت کا — داغ دیتے ہین جواب دل لیکر
کہاس رد و بدل سے حاصل — پہیرتے کیون ہو مرا دل لیکر
دوست ہو کر وہ بنے دشمن جان — سیکڑون دیتے ہین دم دل لیکر

نجد سے ناقۂ لیلی ای قیس — کیا ہوا ہو گیا محمل لیکر
خال رخ دل کو مری لیگا ضرور — جان چہوڑیگا یہ حاصل لیکر
بہر آرائش روے رنگین — میری آنکھون کے لگا تل لیکر
کثرت اشک بہی ہو آہ کے ساتہ — رہبر آیا ہے تو افل لیکر
آئنہ مینے دکہایا تو کہا — آئے ہو میرا مقابل لیکر
جان کیون لو اوس بت کافر پہ دین — کیون دین ہم مرغ بسمل لیکر
ناز سے آؤ مرے پہلو مین — شوق سے جاؤ مرا دل لیکر
مرگ ہو ہون یاد تری جانکے ساتہ — تو وہ ہے بھول گیا دل لیکر
گل تازہ یہ محبت سے کہلا — ہنس رہے ہین وہ مرا دل لیکر
مجھکو لوٹا ہے ابھی ہاتھون ہاتھ — کیو مکرتے ہو مرا دل لیکر

آبرو اب وہ لے پہرتے ہین
ہم کہین ڈوب مرین دل لیکر

مربع مشتمل بر چہار زبان

بادۂ گلگون بیار۔ آئی گھٹا ساقیا

زبان فارسی

مہروَرخشان بیا شمع شبستان بیا | زیب گلستان بیا رونق خوبان بیا | شکر ایمان بیا درد را درمان بیا | رونق باغ و بہار آئی گھٹا ساقیا

زبان عربی

من تجلّی شوکت عنده فی فعلک | من انی فی خلقه عینه فی المغلک | من تعرّو جهلک عینه فی ضوءک | انجلی شمس النّهار آئی گھٹا ساقیا

زبان ترکی

گتدی الفت اجلی جوکی شکستہ جنا غ | گرجی اویوبی چوطاغی ای شوکتو فروغ | جان گوکونو چراغ کوزنگ بیدلایش باغ | باش لنگرش نمار آئی گھٹا ساقیا

زبان بھاکا

ابر وی برہ کا توری کر کر بیلو جات | چھب ہیاری نت توری تن کورگ گات | وربے چھی ترا لال وری تیھ نلا پات بات | برہا جواین یو ہمار آئی گھٹا ساقیا

مربع مشتمل بر ہفت زبان

سربکف ہم ہی مین او تیغ ستم کرتہ کمی

فارسی

اے مسیحا دل بیمار مرا کن درمان | شدہ در سینہ نفس ہمچو حریف حرمان
ہمہ تن سوختہ از گرمی سوز ہجران
یافتہ دست درازی ز الم کوتہ دمی

زبان عربی

جمل الجمل من مثلنا ادما من رمان | تم الغم من عینک یا رخی فداک
سقط الزعر من قامتک مال بنانک
تجمل غرضة من وجهک قالت نعم

زبان ترکی

ایچ یولیداش کندی باشنہ ظالم ہشیار | بر تیغ ترنگ بیرو بلک کیک کوزدیل بنجار
کر یکت قاش قلیچ سیکو اچقول بوز طار
اینچکہ وکنہ آقوے اوندیو بک شداوزتاق کمی

زبان بھاکا پشتو و انگریزی

برہ کی آگ نے پھونکا من تن سگرا | ناشہ ناشہ صنما اوڑا گل ول دَر کا | قیس قیس ٹوکنوس فرہاد انکا

صف صفا بتو ہوا اردوی معلّی قلمی

زبان اردو

ہاسے اوس ہجر لطافت مٹے غضب ہوٹرا | ہائے غم سے مرے سینے مین بنا دل پھوڑا | توڑ گیا کہ ہوا پانی کا بالکل توڑا

نہ ہی نام کوای آبرو انکھو نہین نمی

رخ پہ ترے زلفِ سیہ فام ہے
طائرِ دل اپنا تہِ دام ہے

پر زرے جو کرتے ہو مرا خط شوق
غیر سے کیا نامہ و پیغام ہے

تیرے سوا اور پہ مرتا ہو کون
مفت کا ای یار یہ الزام ہے

پریون کا سایہ ابھی ہو جایگا
بال نہ کھولو کہ سرِ شام ہے

چھائی ہے گھنگور گھٹا چار سو
دور پرو جامِ مئے گلفام ہے

پھیر نالی شوخ تری آنکھ کا
اپنے لئے گردشِ ایام ہے

منہ مین جو آئے وہ کہو ای بتو
منہ مین تمھی دشنام ہے

غیرتِ یوسف ہے تو ای سیم تن
تیرا جہان بندہ بیدام ہے

سیب ذقن ہے تو گلچین حنا انا
پستہ ہے لب آنکھ جو بادام ہے

عام تخلص ہے مرا آبرو
اصغر علی خاص مرا نام ہے

آمدم برسرِ مدعا۔ بفضلِ خدا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء بابو داموورداس مہتمم خزینہ و سپرنڈنٹ محکمۂ تعمیرات جو بحصول رخصت وطن مالوفہ کو گئے تھے واپس آئے۔ اسی ایام مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد رشد اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق یکم اگست ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان خان بہادر راسد لکھنوی سرکار سے بعہدۂ وکالت میسور ممتاز فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ ہجری محفل میلاد شریف کا آغاز بعد احتشام ہوا پہلی محفلون سے کچھ بیشتر انتظام ہوا جو سال گذشتہ مین اس محفل مبارک کی تعریف و توصیف نوک زیرِ خامہ ہوئی ہے بہ نسبت اوس محفل کے اس محفل مین وہ چند سامان تزک و احتشام تصور کرنا چاہیے۔ سات روز متواتر میلاد شریف کی محفلین منعقد رہین اور ہر روز بعد اختتام ہر جلسہ شیرینی وغیرہ بدستور سابق بعد حسن انتظام تقسیم ہوتی رہی بعد اختتام جلسۂ ہشتم میلاد شریف پیشگاہ حضور پرنور والا سے اشخاص مفصلۂ ذیل کو خلعت و زر نقد مرحمت ہوا آٹھوین روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اس محفل کا بندوبست سرکار والا سے عورات مخلصہ کے تفویض فرمایا گیا۔ اکثر شہر کی مسلمان عورات شریک جلسۂ محفل میلاد شریف ہوئین۔ بعد اختتام میلاد شریف شیرینی بڑے انتظام کے ساتھ بعوض تقسیم آئی۔ تفصیل اسماء جنکو پیشگاہ حضور پرنور والا سے خلعت و زر نقد عطا ہوا۔ شید سعید الدین احمد صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب قاری میلاد شریف

محمد شبیر علیخان افغان ملازم اردلی خاص حضور۔ قاری ناظم میلاد شریف۔ مولوی محمد عبدالغفار خان صاحب کاتب میلاد شریف۔ سید اصغر علی مولف تاریخ ہذا۔ بتاریخ ششم ماہ اگست ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان بہادر راشد لکھنوی پیشکار حضور پر نور سے برکات ایجنسی بھوپال مامور ہو کر روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ ہذا صاحبزادہ احمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب مقام رامپور سے فائز ریاست ہذا ہوئے چونکہ صاحبزادہ صاحب سلسلۂ دامادی ریاست میں داخل ہیں بنا بر علیہ منجانب ریاست رسم استقبال عمل میں آئی۔ سید ظہیر الدین نائب ناظم عدالت دیوانی شاگرد مولف خلف اصغر جناب سید زین العابدین صاحب مرحوم میر منشی ریاست مع سواران اردلی و چوبدار و ہرکارہ بنا بر استقبال حد مقررہ تک گئے اور صاحبزادہ صاحب ممدوح کو شہر میں لائے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بجے دن کے مسٹر ٹگر صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے بروز فائزی بوجہ یکشنبہ سلامی اتواپ سرنہوئی دوشنبہ کے روز علی الصباح سلامی اتواپ عمل میں آئی۔ پانچ بجے دن کے حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ بنا بر ملاقات صاحب بہادر ممدوح بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و ششم حضور پر نور دام اقبالہ بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے سرداران ریاست سے کوئی ہمرکاب نہ تھا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ ہذا کنور بجے سنگھ پسر راو کیسری سنگھ استمرار دار منوتہ مع برادر خورد کیسری سنگھ سرکار میں بغرض سلام حاضر ہوئے۔ بجے سنگھ نے پانچ روپیہ اور اودے سنگھ نے دو روپیہ ایک شیشہ نذر کی۔ اسی تاریخ سری مل نیب ساہوان اجمیر واقع دوکان نیا بیڑہ حضور میں حاضر ہوئے دو روپیہ نذر کیے۔ بتاریخ ہشتم ماہ ستمبر سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار ہمراہ نہ تھا۔ اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب کو چار روپیہ بطور رخصتانہ سرکار سے عطا ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب رامپور کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ مذبور کامدار ریاست بوندی بغرض ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ریاست ہذا میں آئے نائب صاحب کے باغ کی کوٹھی میں ٹھہرائے گئے دربار سے جنسی مع ہمراہیان وکیل بوندی مقرر کی گئی اور ایک چوبدار سرکاری متعین کیا گیا سرکار سے ملاقات نہیں ہوئی نائب صاحب سے ملاقات ہوئی بوقت رخصت ایک پگڑی اور ایک تھان ڈوریا اور سات روپیہ نقد چوبدار کو کامدار بوندی نے دئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر نے جیل و شفاخانہ کو معائنہ کیا۔ بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق سی ام ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء ڈاکٹر الٰہی بخش خان بہادر اجمیری کو بعہدہ نگرداوری شفاخانہ جات پرگنات چھبڑہ و پڑاوہ و نیماہیڑہ و بمشاہرہ مبلغ پانصد روپیہ سالانہ مامور فرمایا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ اکتوبر صاحب ایجنٹ بہادر روانہ دیولی ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ مذکور

سنہ صدر حسب درخواست راؤ کیسری سنگھ استمرار دار بہوتہ دربار تے تہنیت ہجے سنگھ منظور فرمائی گئی سرکار والا سے خلعت دیا گیا۔
دستار یک سیلہ یک دوشالہ۔ ہجے سنگھ نے پانچ روپیہ نذر کئے پیشگاہ سرکار سے پروانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ اکتوبر سنہ صدر سرکار والا نے
دیوانخانۂ خاص مین دربار عام بغرض انتظام مردمان قحط زدہ فرمایا حاضرین دربار نے شریک ہوکر چندہ دیا بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب اجنٹ
بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ صدر روانہ دیولی ہوئے بتاریخ ہفتم ماہ نومبر حضور انور بغرض ملاقات
ویسرائے کشور ہند اجمیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سری نگر علاقہ اجمیر مین ٹھہرے۔ بتاریخ نہم ماہ مذبور فائز دار الخیر اجمیر ہوئے
پیشوائی معمولی اور سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء مع سرداران ہمراہی مفصلۂ ذیل بغرض استقبال ویسرائے کشور ہند
اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب
سطوت جنگ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب
ولیعہد۔ صاحبزادہ سعادت علی خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد الرشید خانصاحب۔ صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب
دس بجے حضور ویسرائے کشور ہند آئے اور سب رئیسون سے ملاقات کی پہر سب اپنے اپنے خیمون پر گئے ساڑھے دس بجے دربار ویسرائے کشور ہند
کی ملاقات کو تشریف لے گئے چند منٹ ٹھہر کر ایک سو ایک اشرفی حضور والا نے ویسرائے کشور ہند کو کھڑے ہوکر نذر کی ویسرائے کشور ہند نے
نذر پر ہاتھ رکھدیا صاحب اجنٹ بہادر کے ایما سے ہر ایک سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی نذر کی ویسرائے کشور ہند نے اوسپر بھی
ہاتھ رکھکر معاف فرمائی اوسی دن شام کو پانچ بجے ملاقات بازدید ویسرائے کشور ہند قرار پائی چنانچہ قریب لب شاہراہ چار سرداران مفصلۂ ذیل
بنابر استقبال ویسرائے کشور ہند گئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر
مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب ولیعہد۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ پہر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی
نذر کی وہ نذرین ہاتھ رکھکر معاف ہوئین پہر ویسرائے کشور ہند نے میو کالج اجمیر دیکھا انعام دیا سرکار والا بارہ بجے دن کے ملاقات
کرکے درگاہ مین گئے خدام وغیرہ کو مبلغ سہ صد و ہشتاد و پنج روپیہ انعام دیا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار دار الخیر اجمیر سے
روانہ ہوکر فائز ٹونک ہوئے سلامی اتواپ عمل مین آئی۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور سنہ مذبور صاحب اجنٹ بہادر وارد ٹونک
ہوئے۔ پیشوائی نہین ہوئی گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار والا بنابر ملاقات صاحب اجنٹ
بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ نومبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر جانب موضع برونی گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ دسمبر
سنہ مذبور واپس ٹونک آئے۔ بتاریخ دہم ماہ دسمبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار والا نظر باغ مین تشریف لائے

تصویر صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

تصویر صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب بہادر خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ

تصویر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب خلف حضور نواب صاحب والی ٹونک

اسی روز براہ جیپور بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ دسمبر سرکار والا بتقریب شکار موضع دیوان کو تشریف لے گئے
اور دیوان سے بہور کمور محمد گڈہ ہوتے ہوئے علیگڈہ کو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ جنوری ۱۸۹۷ء واپس ٹونک
تشریف لائے۔ بتاریخ سوم ماہ جنوری صاحب اجنٹ بہادر مع یک یورپین کے دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ
چہارم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر مع یورپین سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ ہفتم ماہ جنوری
سنہ صدر آٹھ بجے صبح کے بتقریب دورہ صاحب اجنٹ بہادر پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہارم ماہ مئی
۱۸۹۷ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر سرکار والا مع نائب صاحب بہادر
بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات
دربار کے نظر باغ مین تشریف لائے سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار نہ تھا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور سنہ صدر
صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو تشریف لے گئے تاریخ بست وچہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ بعرض وقوع آیا دربار معمولی
ہوکر برخاست ہوا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزک واحتشام بعرض ظہور آیا دربار
ہوکر برخاست ہوا رسوم معمولی ادا ہوئین۔ بتاریخ سی ام ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے
آخر ۱۳۱۴ ہجری مین مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ نے انتقال کیا۔
اسی سال مین ملک الشعرا لسان الملک سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل نے اس جہان فانی سے ملک جاودانی انتقال کیا۔
بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بتاریخ
پانزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور سنہ صدر راؤ نار سنگہ جاگیردار دنگاری
جو بغرض تیرتھ گئے تھے وارد ٹونک ہوئے باغ رام انند لال جی مین ٹھہرے حضور مین اطلاع ہونے پر ایک بگھی سیر کے واسطے
تعین کی گئی اور چندی دی گئی۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور سنہ صدر سید سعید الدین احمد صاحب تحصیلداری قصبہ ڈونگلہ پرگنہ
نیمانیڑہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست ودوم ماہ مرقوم الصدر سنہ صدر احمد اللہ خان خلف فیض اللہ خان ابن عبد اللہ خان
ملازم جودہپور دیولی سے فائز ٹونک ہوئے فیروز باغ کی کوٹھی مین ٹھہرائے گئے چونکہ عبد اللہ خان مرحوم جد احمد اللہ خان کا
مکان جو کہ فیروزی مین ہے خان مذکور فیروز باغ سے اپنے مکان پر جاکر فروکش ہوئے ریاست سے ایک بگھی اور دو فراش
مقرر ہو گئے اور دو وقتہ کھانا باورچیخانہ سے مقرر ہو گیا اور سامان پلنگ وغیرہ توشک خانہ سرکاری سے بہیجا گیا۔ اسی تاریخ

جشن جوبلی ملکہ معظمہ ہوا حسب معمول دربار وغیرہ ہو کر برخاست ہوا بتاریخ بست سوم ماہ مسطور احمد اللہ خان سلام کو پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے سات روپیہ نذر کئے اور دو روپیہ اونکے بھائی محمد سعید خان نے نذر کئے جو قبول ہوئے سرکار نے تعظیم دی اور اسی تاریخ مہاراجہ اونکار سنگہ جاگیردار دونگاری سرکار مین بغرض سلام آئے سرکار نے سروقد تعظیم دی مہاراجہ نے ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کئے سرکار والا نے وقت رخصت سروقد تعظیم دی - بتاریخ بست و چہارم ماہ جون سنہ صدر احمد اللہ خان بغرض رخصت حاضر دربار ہوئے سرکار سے ایک تانگہ عنایت فرمایا گیا اور بروقت روانگی خان مذکور نے ملازمان سرکاری کو حسب تفصیل ذیل انعام دیا فراش چوبدار بہو پولیس چپراسی کہار کوچبان فیلبان - بتاریخ چہارم ماہ جولائی سنہ صدر مہاراجہ اونکار سنگہ کو سرکار والا سے خلعت بدست حافظ محمد یوسف جمعدار بھیجا گیا - مہاراجہ ہمراہیان چہار اسم اسپ یک گردنی اسپ مہاراجہ دونگاری نے وقت رخصت ہرکاران و کہاران وغیرہ کو عہ چہور شاہی انعام دیئے - بتاریخ چہارم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۷ع صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے - بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بغرض ملاقات صاحب بہادر تشریف لے گئے بعد ملاقات وہان سے بغرض تقسیم پارچہ محتاجان ساہوان متہرا کی کوٹھی پر مع صاحب اجنٹ بہادر تشریف لائے بعد تقسیم پارچہ حضور انور واپس نظر باغ آئے اور صاحب بہادر بنگلہ پر گئے - بتاریخ چہاردہم ماہ ستمبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے - بتاریخ نوزدہم ستمبر صاحب اجنٹ بہادر جیپور گئے جیپور مین دو روز قیام کر کے پھر واپس آئے حضور نواب صاحب بہادر مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے - بتاریخ بست و چہارم ماہ ستمبر صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے - بتاریخ دوم ماہ اکتوبر سنہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے واپس آئے - بتاریخ سوم اکتوبر صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے تخلیہ رہا - بتاریخ دہم اکتوبر سنہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو روانہ ہوئے - بتاریخ شانزدہم ماہ نومبر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور حضور انور بنگلہ پر صاحب اجنٹ بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے - بتاریخ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۵ ہجری روز پنجشنبہ مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس عربی ساکن رامپور نے اس جہان بے بنیاد سے کوچ کیا غفر لہ مادہ تاریخ وفات ہے بتاریخ ہفتم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۵ ہجری صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر نے اس جہان فانی سے رحلت کی - بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ ہجری صاحبزادہ امیر اللہ خان خلف صاحبزادہ بخشی صالح محمد خان نے انتقال کیا - اسی ماہ و سال مین صاحبزادہ امداد اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد غلام قادر خان مرحوم رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے اسی سال مین

صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ عبداللہ خان صاحب سنبھلی نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور مولوی محمد حسن خانصاحب خلف الصدق بیان خان رسالہ دار مرحوم نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ اسی سال مین منشکوی صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب فرزند تولد ہوا قطعہ تاریخ ولادت باسعادت یہ ہے ؎ گشت مولود چو فرزند ہمایون اقبال ٭ ساعتے بود حمیدہ وخوش ونیک زمان فکر تاریخ چو کردم آمد آواز چرخ برین ٭ ملہم غیب بگفت - اختر امید جہان - اسی سال مین صاحبزادہ محمد خانصاحب حضور کے مامون نے موضع گلگراج مین باغ نو احداث فرمایا چنانچہ محمد ابراہیم خان رقم نے یہ قطعہ تاریخ بصنعت بلیغ جسکے اعداد سے سمت بکرمی ظاہر ہوتے ہین لکھا ؎

چون محمد خان بہادر افسر اعلی بساخت	گلشن نو غیرت باغ ارم رشک بہار	ہاتفے گفتا بمن ای رقم در صنع بلیغ
	از پے تاریخ سالش - باغ گفتم یادگار	

حروف مادہ	ب	ا	غ
اعداد حروف مادہ لفظون مین	دو	یک	ہزار

اعداد بالا کے عدد ہر لفظون مین - چہار - شش - دہ - بست - پنج - ہفت - یک - دو صد

حروف بالا کے عدد ہندسون مین - ۲۰۹ - ۶۰۰ - ۹ - ۴۶۲ - ۵۵ - ۴۸۵ - ۳۰ - ۱۰۴

کل میزان - سمت ۱۹۵۴ بکرمی -

سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین جو بعہد وکالت نواب محمد سلیمان خان راشد لکھنوی واقع چھاونی سیہور خرابی مقدمہ محمود خان تھانہ دار متعلق پھنسا باگری ڈاکو ساکن موضع محمود دا علاقہ کوروائی - نیوما سپج صاحب بہادر اجنٹ ریاست بھوپال کے ذہن مین یہ بات سما گئی کہ محمود خان تھانہ دار ضرور مرتکب خطا ہے بعد ازان تحریرات مرۃ بعد اخریٰ وکیل صاحب موصوف حسب اجازت جناب وزارت مآب بہادر بالقابہ بخیال درستی و تدبیر مقدمہ مذکور بالا صدر عالیقدر مین تشریف لائے - لیکن اتفاقات تقدیر و شدنی امر اسکو کہتے ہین کہ فیما بین رائے حضرت وزیر اعظم بہادر و وکیل صاحب کے اختلاف واقع ہوا اور سر دربار کچھ گفتگو تیز رنجش آمیز آگئی کہ جسکی وجہ سے جناب نائب صاحب بہادر کو بہی ملال گذرا اور وکیل صاحب نے تمام وکالت پر جانے سے انکار کیا - مگر اسکے دوسرے روز حسب ایمای حضور نواب صاحب بہادر وکیل صاحب کو بمصداق الامر فوق الادب

سیہور جانا ہی پڑا بعدازان بحکم سرکار دولا افتخار الشعرا اعتبار الملک وکیل اپیل مقدمہ مذکور مامور فرمائے گئے اور نسبت وکیل صاحب سیہور حکم بندگان عالی یون صادر ہوا کہ بمقدمہ مرقوم الصدر شریک سید افتخار حسین رہین چنانچہ وکیل صاحب بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۸۹۸ء مطابق دہم ذی الحجہ ۱۳۱۵ ہجری بروز عید الاضحی فائز اندور ہوئے اور تا امکان ہر امر مین سید افتخار حسین کو مدد دی اور ہنگام ملاقات کالون صاحب بہادر کہ حسب منظوری نوابصاحب بہادر بابت اپیل مقدمہ مذکور اٹھارہ ہزار روپیہ پر مامور ہو کر اندور آئے تھے خلاصہ کیفیت مقدمہ تھانہ دار مذکور جناب کالون صاحب بہادر کے ذہن نشین کی اللہ تعالی کے فضل سے فتحیابی و سرسبزی اپیل بعرض ظہور آئی بعدازان وکیل صاحب بعد رہائی محمود خان تھانہ دار وغیرہ بخیال وجوہات چند در چند بخدمت حضرت وزیر اعظم اطلاع دیکر سیہور سے ٹونک مین آگئے اور سید حیدر حسین صاحب وکیل سیہور مقرر ہوئے ۔ لیکن حضور انور دام اقبالہ نے از راہ قدر دانی و قدیم نوازی وکیل صاحبکو ٹھہرا لیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ ۱۸۹۸ء مین جو انکے بطور مشاہرہ مبلغ چالیس روپیہ جیب خاص سے مامور ہوئے تھے بدستور سابق مقرر ہو جائین گے ۔ وکیل صاحب خاص ہمدم و متوسل حضور دولا امین ۔ بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء سید افتخار حسین صاحب مضطر کو حضور انور سے خطاب بفصل ذیل عطا ہوا اور حضور دولا نے براہ قدر دانی و قدر افزائی حضرت مضطر کو اپنا مشیر شعر و سخن قرار دیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے ۔ سیادت و شرافت انتساب فضائل و شمائل آب سید افتخار حسین بعافیت باشند ۔ بعد سلام مسنون واضح باد ۔ چونکہ بوجہ حسن لیاقت و سخن گوئی تمہاری کے حضور بدولت شعر و سخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہذا از راہ مزید مراسم تفضلات و نظر قدر افزائی و توجہات بخطاب افتخار الشعرا اعتبار الملک تمکو معزز و ممتاز فرمایا جاتا ہے چاہئے کہ پروانہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکھو فقط بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ بقلم فیض احمد اہلمد دفتر دار الانشاء حضوری دربار ٹونک ۔ بتاریخ بست و دوم دسمبر ۱۸۹۷ء صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ براہ جہپور رسپونج کو صاحب اجنٹ بہادر قریب بارہ بجے کے روانہ ہوئے ۔ اور اسی تاریخ کلو چوبدار و کلیان بخش سپاہی مع خریطہ رئیس الور بطلب حضور انور بتقریب شادی رئیس فائز ٹونک ہوئے چندی یوم ریاست سے مقرر ہوئی پھر خریطہ جوابی دیکر رخصت کیا گیا ۔ ہنگام رخصت سرکار سے یہ خلعت دیا گیا ۔

بنام کلو چوبدار سہ

دستار یک ـــ سیلہ یک عہ ـــ نقد

بنام کلیان بخش سپاہی سعہ

دستار یک ـــ دوپٹہ یک ـــ نقد

بتاریخ پنجم ماہ جنوری ۱۹۰۹ء نواب حاتم قلیخان رئیس محمد گڈہ مع بیگم خود ٹونک مین آئے چندی یومیہ مقرر ہوئی بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر نوابصاحب موصوف بنا بر ملاقات حضور والا نظر باغ مین آئے حضور انور نے تا لب فرش مشایعت کی نوابصاحب نے مع ہمراہیان خود نذر کی نوابصاحب نے ایک دینار دس روپیہ اور ماموں نوابصاحب نے پانچروپیہ کلدار اور قلعدار محمد گڈہ نے دو روپیہ اور میر منشی نے دو روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ مذبور نواب صاحب موصوف بنا بر رخصت سرکار مین آئے بدین تفصیل خلعت دیا گیا

نواب صاحب	اہل خانہ نوابصاحب	ماموں نواب صاحب	میر منشی	قلعدار	مصاحب نواب صاحب۔
للعہ کشتی					
لمالعہ	مالعہ	معہ	معہ	معہ	معہ

اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک مین فائز ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ مذکور سرکار بغرض ملاقات صاحب کلان بہادر کہ جو بمقام چہورہ پرگنہ علیگڈہ قیام پذیر تھے علیگڈہ روانہ ہوئے اور علیگڈہ مین پہونچکر بعد تناول خاصہ چہورہ تشریف لے گئے اور ہمراہی مین نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ تہین اور ہمرکاب یہ سرداران مفصلہ ذیل تھے۔ نائب الریاست صاحب بہادر صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ صاحبزادہ عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب وصاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب وصاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب وصاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب وصاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب وصاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب پسران حضور پرنور۔ بتاریخ پانزدہم ماہ جنوری حضور نے چہورہ مین قیام فرماکر دو ہرن شکار کئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر کا چہورہ مین پیش خیمہ آیا۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب کلان بہادر تشریف لائے پیشوائی معمولی عمل مین آئی اور بعد ملاقات صاحب کلان صاحب بہادر بجانب ادنیارہ تشریف لے گئے بعد ازان حضور انور کوہ آمل پر تشریف فرما ہو چہار روز تک حضور والا مشغول شکار رہے اسی مقام پر حمدان اندر گڈہ آئے سرکار سے چندی اور خلعت دیا گیا۔ حمدان جو بدارو بکارہ۔ بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور حضور والا علیگڈہ مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور حضور انور فائز ٹونک ہوئے۔ بہیم جی پاسبان ریاست جودہپور باطلاع ولادت فرزند رئیس جودہپور ٹونک مین آیا چندی دی گئی صاحب اجنٹ بہادر بتاریخ ششم فروری سنہ صدر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور

سلامی سر ہوئی پیشوائی معمولی عمل مین آئی - بتاریخ نہم فروری سنہ صدر حضور انور بنگلہ پر صاحب بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظرباغ مین آئے - بتاریخ بستم ماہ فروری واپس دیولی گئے - بتاریخ ہشتم ماہ مارچ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک مین آئے سلامی ہوئی پیشوائی نہین ہوئی - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ جیل کو دیکھا - بتاریخ چہاردہم ماہ مارچ سنہ مذکور حضور بنابر ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے بتاریخ بست ونہم ماہ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق بست وسوم مارچ ۱۸۹۸ء صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر تمر پیشگاہ حضور انور دام اقبالہ سے بعہدہ نظامت علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - عزیز القدر سعادت نشان صاحبزادہ محمد شیر علیخان طال عمرہ - بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - بوادید ہوشیاری ولیاقت ذاتی واطاعت وفرمانبرداری پیشگاہ حضور بادولت سے تمکو بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار بعہدہ نظامت پرگنہ علیگڈہ سرفراز ومامور فرمایا گیا ہے کہ جلد علیگڈہ مین پہونچکر محمد آصف خان ناظم سے حسب شقہ چارج نظامت پرگنہ مذکورہ لیکر کام نظامت کا بمستعدی وہوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی کارروائی سے ہمیشہ حضور بادولت کو رضامند وخوش رکھو - اور آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان پرگنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پرگنہ آباد ہوکر لگان مین روز بروز افزونی ہوتی رہے اور چوری وڈکیتی وسرقت مویشی ورہزنی اور دیگر امور ناجائز کا پرگنہ مین ایسا انتظام کیا جائے کہ جس سے رعایا سرکار کو امنیت حاصل ہو اور دار وگیر مجرمان وبدمعاشان مین کامل سرگرمی رہے کہ جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزاے قانونی سے وہ شخص محفوظ نہ رہے اور جو کوئی اپنا دکہہ درد عرض کرے اوسکا تصفیہ بنظر احقاق حق عمل مین آئے اور تاریخ لینے چارج سے تمکو تنخواہ مقررہ ملیگی فقط ۲۹ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ شقہ بقلم فیض احمد اہلمد دفتر دار الانشاء سرکار ٹونک - اور اسی تاریخ اعظم الامرا وقار الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ عہدہ نظامت مال پرگنہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے - چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف بجنسہ درج ذیل ہے - برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - تمنے روز ماموری سے تا ایندم باطاعت وفرمانبرداری حضور بادولت خدمات ریاست مفوضہ اپنے کو بمستعدی ولیاقت ذاتی بعمدگی تمام انجام دیکر طبیعت فیض طویت بادولت واقبال کو کارکردگی مستعدانہ سے خوش رکھا لہذا بوادید ہوشیاری ومستعدی وکارکردگی

پیشگاہ حضور رہا بدولت سے تنکواہ مشاہرہ دو سو روپیہ ماہوار کہ جو پہلے سے ملتے تھے بعہدہ نظامت مال پرگنہ ٹونک مامور فرمایا گیا
اور محکمہ نزول بھی بدستور رہا۔ ہی سپردگی رہا تحتی مین رہا۔ چاہیے کہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ سے چارج نظامت
کا حسب قاعدہ لیکر کام نظامت کا بستعدی و ہوشیاری آبادی کاشتکاران وافزونی آمدنی پرگنہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر
باحسن وجوہ انجام دیتے رہو اور خوشنودی مزاج فیض امتزاج ما بدولت واقبال کو سرمایہ بہبودی اپنی کا تصور کرتے رہو
اور ایسا بندوبست کرو کہ رعایا پرگنہ کی تم سے خوش وخورم رہے اور مقدمات مرجوعہ نظامت کا بنظر احقاق حق فیصلہ واجبی کرتے
رہو کہ حضور رہا بدولت کو دادرسی خلق اللہ ہر وقت ملحوظ خاطر رہے اور زر مال واجب سرکاری وقت مقررہ پر وصول ہوتا رہے
اور تحصیلداران اور گرداوران وپٹواریان کے کامون کی پوری نگرانی وسنبھال کیجاوے فقط ۲۹ شوال ۱۳۱۵ سنہ ہجری
مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۹۸ سنہ ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شانہٗ۔ اور اسی تاریخ ممتاز الامرا اعظم الملک جناب صاحبزادہ
محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ پیشگاہ حضور انور سے عہدہ نظامت پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے
چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ صاحبزادہ صاحب موصوف بجنسہ درج ذیل ہے۔

برادر ریحان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ
طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ چونکہ تمنے از ابتدا این شعور تا اینندم باطاعت وفرمانبرداری حضور رہا بدولت کار خدمات
مفوضہ ریاست متعلقہ نظامت ٹونک کو باحسن وجوہ بعدیت تمام انجام دیکر مایہ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور رہا بدولت و
اقبال حاصل کیا لہذا ابراو بدلیاقت وہوشیاری وکارکردگی تمہاری کے پیشگاہ ما بدولت واقبال سے تنکواہ مشاہرہ پانسو روپیہ ماہوار
بعہدہ نظامت پرگنہ سرونج مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ جلد پرگنہ سرونج مین پہنچکر کار نظامت پرگنہ مذکور کو بستعدی وہوشیاری انجام
دیتے رہو اور اپنی کارروائی پسندیدانہ سے ہمیشہ حضور رہا بدولت کو رضامند وخوش رکھو اور آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے
افزونی پیداوار پرگنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پرگنہ آباد ہوکر لگان مین روز بروز افزونی ہوتی رہے اور
چوری وڈکیتی وسرقت مویشی ورہزنی ودیگر امور ناجائز کا پرگنہ مین ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس سے رعایای سرکار کو
اذیت حاصل ہو اور روارو گیر مجرمان وبدمعاشان مین سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزای قانونی سے وہ شخص
ہرگز محفوظ نہ رہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھہ درد وفریاد ہر ایک کا غور سے سنوگے اور سب
کام ایسے کروگے کہ پرگنہ مین آبادی کی ترقی ہو اور دست برد رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے اور جو

اپنا دکھہ در وعوض کرے اوسکا تصفیہ نظر بر احقاق حق عمل مین آئے اور واضح رہے کہ سرونج کے پرگنہ مین صدہا کھاتہ چھٹ
ہوگئے اور کاشتکار فرار ہو گئے ہین کاشتکاران قدیم وجدید کو علاقہ غیر سے بلاکر آباد کیا جائیگا اور چھٹ کھاتے آباد کیے جائین
اس کام کو بہت سرگرمی اور اہتمام سے کیا جائے اور تین سو روپیہ جو اضافہ ہوئے ہین وہ اوسوقت سے ملینگے کہ جب تم
سرونج پہونچکر کام نظامت کا انجام دو گے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم
حضور انور دام اقبالہ مشافہۃً - اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف اکبر شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان
بہادر تہور جنگ عہدۂ نظامت سائرات پر پیشگاہ حضور والا سے مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے
عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان طال عمرہ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - بوجہ ہوشیاری
ولیاقت ذاتی واطاعت وفرمانبرداری پیشگاہ حضور بادولت سے تمکو بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار بعہدۂ نظامت سائرات مقرر
مامور فرمایا گیا - چاہیے کہ سید عبد الرحمن ناظم سائرات سے حسب ضابطہ چارج نظامت لیکر خدمات مفوضہ اپنی کو مستعدی
وہوشیاری ونگرانی انجام دیتے رہو اور چودہریان وقانون گویان ماتحت نظامت وغیرہ دیگر کارکنان متعلق وگرداور وغیرہ کا
خیال رہے کہ جسکی وجہ سے ان لوگون کو موقع دست اندازی کا نہ ملے اور مفاد سرکاری کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر بانجام ہی
کار مفوضہ بعمدگی تمام کارگزاری اپنی سے خوشنودی مزاج اقدس حضور بادولت حاصل کرتے رہو اور تاریخ لینے چارج
سے تمکو تنخواہ ملیگی اور ہر سال دورۂ پرگنہ صدر ودیگر پرگنات کا کیا جائے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۳
مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور مشافہۃً - بتاریخ بست وچہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا مع نائب صاحب بہادر
وصاحب اجنٹ بہادر مدرسۂ ریاست ہذا مین تشریف لے گئے اور طلبا مدرسہ کو انعام دیا - بتاریخ بست وششم ماہ مارچ
صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو آئے - بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے مع حضور انور
ونائب صاحب بہادر بالقابہ دار الشفاخانہ کو معائنہ فرمایا - بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور وکیل جہالاواڑ پاٹن دربار کے سلام
کو دربار مین حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر رکھے - سرکار والا سے بالعوض خلعت یکصد روپیہ نقد وکیل مسطور کو عطا ہوا -
بتاریخ سی ویکم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر سرکار انور کی ملاقات کو آئے اور بعد ملاقات راہی چھاونی نیولی
ہوئے - بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر وارد ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت ومدارات
وملاقات حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ وجیلخانہ

وغیرہ معائنہ کیا۔ اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو نظر بندیہ تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مئی [illegible] صاحب اجنٹ بہادر چھاؤنی دیولی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ ذی الحجہ سنہ [illegible] ہجری مطابق چہارم ماہ مئی جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہم بصد تزک و احتشام بمعرض ظہور آیا۔ اسی ایام میں مشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب دختر نیک اختر تولد ہوئی افتخار النسا بیگم نام رکھا گیا۔ افسوس اس دختر کا کم سنی میں انتقال ہو گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن سالگرہ ملکہ معظمہ نہایت دھوم دھام سے ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جون سنہ [illegible] حضور دام اقبالہ مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر صولت جنگ بتقریب شکار بمقام آملی تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ ۱۹۰۰ء سید محمد حمید الدین صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب سرکار والا سے عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولس پرگنہ نمباہیڑہ پر متعین ہوئے اور پانزدہم ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء تک اپنی فرض منصبی کو بکمال دیانت و امانت انجام دیتے رہے بوجہ نااتفاقی و نفاق باطنی منشی رامچند ناظم پرگنہ نمباہیڑہ حسب ایمائی حضوری سید صاحب موصوف حاضر دربدولت ہوئے اور اس نااتفاقی اور ناچاقی کی کیفیت آئندہ لکھی جائیگی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جون حافظ محتشم الدین تحصیلدار فیروزہ بغرض سلام دربار میں حاضر ہوئے پانچ روپیہ نذر کئے اور تحفہ پیش کئے سرکار والا سے خلعت دو سو روپیہ کا معزی الیہ کو دیا گیا۔ بتاریخ سوم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق بست و [illegible] ماہ جون سنہ ۱۹۰۰ء کپتان سید محمد پیشگاہ حضور والا سے عہدہ نظامت پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ عنایت خانہ زاد بعطوفتی سلالہ دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلمہ ربہ۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ پیشگاہ حضور با دولت و اقبال سے براہ پرورش و قدردانی تمکو بجای صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ بعہدہ نظامت پرگنہ پڑاوہ مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد پڑاوہ میں پہونچکر اور چارج نظامت کا حسب ضابطہ لیکر کار متعلقہ اپنے کو بکمال مستعدی و عرق ریزی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیتے رہو اور رعایا پرگنہ پڑاوہ کو کارروائی منصفانہ اپنی سے رضامند و خوش رکھو اور جو کوئی بندگان خدا پر ظلم کرے اوسکی دادرسی بعد تحقیقات کامل بلا رعایت احدے عمل میں لاتے رہو اور بخیال آبادی پرگنہ و افزونی لگان سرکاری حسب ضابطہ دیہات متعلقہ نظامت پڑاوہ کا دورہ کرتے رہو جس قدر زمین پڑت ہو اوسکی آبادی میں کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان سرکاری کا ہر وقت خیال رکھو اور دار و گیر سارقان و بدمعاشان میں پوری پوری کوشش کرتے رہو اور زر بالواجب سرکار بلا تامل قسط بقسط [illegible] داخل خزینہ عامرہ ہوتا رہے اور کام مال کا بموجب تجویز بندوبست ہوتا رہے اوسکے خلاف نہو چونکہ پرگنہ پڑاوہ میں پہلے سے انتظام موقع داران تھا اور زمینداران کا دادستد

اون سے ہوتا تھا اب بھی اوسی طور سے ہوتا رہے کہ منوتی دار کسی زمیندار و آسامی پر بے قاعدہ کاروائی نہ کرنے پاوے اور کوئی کام پرگنہ کا کسی ماتحت کی رائے پر چھوڑ کر غافل نہونا چاہیے بلکہ اوسکا سنبھال بذریعہ مستعدی و ہوشیاری کے ساتھ اپنی ذاتِ خاص سے رکھنا چاہیے اور اگر کاشتکاران کیطرف سے ادای زر منوتی مین نادہندی و تمردی ہو اور وہ لوگ نظامت سے امداد چاہین تو اون منوتی دارونکو مناسب مدد دیجاوے اور جو کاشتکار بالکل نادار ہین اور نہ اونکی کوئی منوتی داری کر سکتا ہو ایسے کاشتکار کو کہاد تقاوی کے دینے مین نظامت سے مدد دیجاوے - اور جو کہاتہ پرت ہین اونکی آبادی مین بکوشش بلیغ ایسا انتظام کیا جاے کہ وہ کل کہاتہ آباد ہو جاوین اور واضح رہے کہ پرگنہ پڑاوہ مین بہت بڑا عذر زیادتی لگان کا تھا وہ عذر رفع کر دیا گیا ہے اون لوگون سے روپیہ جواب جمع تجویز ہوئی ہے حسب سرشتہ بلا عذر وصول کرتے رہو فقط مرقوم ۲ صفر ۱۳۱۶ھ ہجری ۲۳ جون ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ - مشافہۃً - بقلم محمد زمان خان محافظ دفتر - بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ اگست ۱۸۹۸ء پیشگاہ حضور پرنور سے صاحبزادہ محمد صابر علیخان صاحب وکیل سرکار بعہدہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - خصوصیت نشان شرافت عنوان صاحبزادہ محمد صابر علیخان وکیل سرکار بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - بلحاظ حسن کارگزاری و امانت داری خدمات ریاست کہ جو آجتک یوم ملازمت سے بعہدہ ہای مختلف تمنے انجام دئے تقرری تمہاری اوپر عہدہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج بجائے صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ناظم پرگنہ سرونج بدرماہا مبلغ ایکسو پانچ روپیہ کی گئی ہے تمکو چاہیے کہ کار متعلقہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج کو بہت ہوشیاری و مستعدی سے بدیانت و امانت انجام دو تاکہ آئندہ باعث بہبودی تمہاری کا متصور ہو اور تاریخ کارکردگی سے تنخواہ تمکو دیجاویگی فقط المرقوم ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری ۱۴ اگست ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل - بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء تقرری منشی رامچندر بعہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک عمل مین آئی چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی رامچندر بعافیت باشند - چونکہ تمنے معتمدی میو کالج کی عرصہ تک مستعدی کے ساتھ انجام دی اور صدر مین بھی خزانہ و مال و جانچ کا کام خوش عنوانی کے ساتھ انجام دیا لہذا تمکو بوجہ ہوشیاری و انجام دہی خدمات سابقہ بجای محمد افضل یار خان ناظم پرگنہ نیماہیڑہ بمشاہرہ [illegible] بعہدہ نظامت مامور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ

بہت جلد بہ نظامت نیماہیڑہ پہونچکر از محمد افضل علی رضا خانسے حسب سررشتہ چارج نظامت لیکر کار متعلقۂ نظامت کو مستعدی و
ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اس عمدگی سے انجام دیتے رہو کہ مزاج فیض امتزاج
حضور ہمیشہ بدولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے اور دیہات متعلقۂ نظامت نیماہیڑہ کا حسب قانون مال و ہدایت مجریہ
سابقہ دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکی آبادی کی باسلوبی اس غور سے کارروائی کیجاوے کہ آراضیات پڑت سرکاری
بہت جلد آباد ہو جائین اور بابت ادای لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان
مقررہ قسطوار وصول ہوتا رہے۔ کسی کاشتکار کے ذمہ زر مالواجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر
آبادی و افزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی جانچ و پڑتال
بوقع مناسب کرتے رہو۔ دارو گیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ
نرہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد
و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو مستغیث کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق فیصلہ واجبی
بلارعایت عمل مین لاتے رہو اور اگر کام نظامت کا خوش اسلوبی و مستعدی کے ساتھ انجام نہ دوگے تو تمہارے واسطے
نتیجہ اچھا نہوگا۔ و بحالت انجام دہی کار متعلقہ خود باسلوبی تمام متوقع بہبودی و ترقی رہو اور نگرانی میوکالج اجمیر کی تمہارے
ذمہ کی گئی اوسکی بھی سنبھال کرتے رہو بقایای سنین ماضیہ مین پوری کوشش کیجاوے اور جو ۱۳۰۶ فصلی مین پڑگئین
رقم باقی رہی ہے وہ بھی وصول کیجاوے جہانتک ممکن ہو پوری کوشش کیجاوے فقط المرقوم ۲۵ ربیع الثانی
۱۳۱۶ ہجری م ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور جناب نوابصاحب بہادر دام اقبالہ و اجلالہٗ مشافہۃً بقلم کرپا نرائن روزنامچہ
نویس دفتر دار الانشاء دربار ٹونک۔ اسی ایام مین اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ
ممبر کونسل و جرنل فوج نے بوجہ پیرانہ سالی و عارض ہونے امراض چند در چند اپنے عہدۂ ممبری و جرنیلی سے دست بردار
ہوکر حضور پرنور مین استعفا پیش کیا پیشگاہ حضور سے اونکی پیرانہ سالی پر خیال ہوکر استعفا منظور فرمایا گیا اور بلحاظ قدامت
صاحبزادہ صاحب بہادر کی یکصد روپیہ ماہوار پنشن مقرر فرمائی گئی۔ اور بتاریخ یکم جمادی الاول ۱۳۱۶ ہجری م ۱۱ ستمبر ۱۸۹۸ء
عہدہ ممبری و جرنیلی صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان صاحب بہادر کو پیشگاہ حضور سے عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ حضور بجنسہ
درج ذیل ہے۔ برادر بجان برابر ارجمند القدر سعادت نشان بدل عزیز و اقرب تمیز نجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان

بہادر صفدر جنگ طال عمرہ - بعد دعوات واخیات مطالعہ نمایند - تمنے روز تقرری سے بعہدۂ نظامت بعدالت شرع شریف
کار متعلقہ اپنے کو نہایت مستعدی و ہوشیاری سے نظر باحقاق حق انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و انصافانہ سے ہمیشہ طبیعت
فیض طویت حضور رابدولت کو خوش و رضامند رکہا لہذا بپاداش کارکردگی و ہوشیاری بجای اشرف الامرا ائمۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان
صاحب بہادر فتح جنگ ممبر صیغۂ فوج بعہدۂ جرنیلی و ممبری فوج تمکو مامور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب
بہادر فتح جنگ سے چارج ممبری فوج و جرنیلی حسب سررشتہ لیکر کار ہای متعلقہ اپنے کو بمستعدی و ہوشیاری انجام دیتے رہو
اور تعداد مشاہرہ خدمت مفوضہ عقب سے اطلاع دیجاویگی فقط - یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری م ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور شاہزادہ
والدۂ جناب نواب اسمعیل خان بہادر مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر صاحبزادہ عبد الغفور خان
خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء انگلش آباد عرف جاورہ سے
مع برات داخل ٹونک ہوئین اور وہ برات صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کے مکان مین ٹھہرائی گئی ریاست سے
مدارات بعرض طور آئی پیشگاہ حضور لامع النور سے مولوی سید عبد الرحمن صاحب مہتمم جندیخانہ بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی
سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست و نہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء عہدۂ نظامت پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل
پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب سید عبد الرحمن مہتمم جندیخانہ بعافیت باشند - بعد سلام
مسنون واضح باد - تمنے روز ملازمت سے خدمات مختلف ریاست کو ہوشیاری و مستعدی و دیانتداری کے ساتھ
انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و خیر خواہانہ سے مزاج فیض امتزاج حضور رابدولت کو خوش رکہا اس لئے بپاداش
ہوشیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور سے براہ پرورش و قدردانی تمکو بمشاہرہ نوے روپیہ بجاے صاحبزادہ شیر علیخان
ناظم پرگنہ علیگڈہ بعہدۂ نظامت مامور فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈہ مین پہونچکر اور چارج نظامت حسب
سررشتہ لیکر کار ہای متعلقہ نظامت کو بمستعدی و ہوشیاری و عرق ریزی و دیانتداری و نگرانی اہلکاران نظامت
عمدہ طور سے انجام دیتے رہو اور دیہات متعلقہ نظامت پرگنہ علیگڈہ کا حسب قانون مال و ہدایات مجریۂ سابقہ دورہ کرکے
ہر ایک موضع کے متعلق جسقدر زمین ہے اوسکو دیکھو کہ اوسمین کسقدر مزارعان کاشت کرتے ہین اور کسقدر پڑت ہے
جو زمین پڑت ہو اوسکی آبادی مین بہ تدبیر مناسب اس طور سے کارروائی کیجاوے کہ وہ آراضیات سرکاری جلد آباد
ہو جاوین اور بابت اداے زر لگان سرکاری کہ جسکے ادا کرنے مین قسط پر بعض بعض کاشتکار عذر کرتے ہین ایسا انتظام

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

کر دیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان مقررہ قسطوار وصول ہو جب کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری
باقی نرہے اس کارروائی کو لازم و مقدم سمجھکر آبادی پرگنہ و افزونی مال سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو۔ و دیگر
سارقان و بدمعاشان و رہزنان کا کہ جنکے ظلم و تعدی سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچتا رہتا ہے ایسا انتظام کامل رکھو کہ اس قسم کے
لوگ گرفتار ہو کر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین اور ہر ایک معاملات متعلقہ نظامت مین بلحاظ ضابطہ مقررہ ہوشیاری سے کارروائی
کرتے رہو اور رعایای سرکار پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا ظلم و بیجا زیادتی نہونے پاوے اگر کسی
کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو مستغیث کے استغاثہ پیش کرنے پر تحقیقات کامل تصفیہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو فقط
المرقوم ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ م ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ شگفتہ قلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی۔ بلاحظہ
دستخط نائب صاحب بہادر۔ نواب اسمعیل خانصاحب مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر
صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان کے خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء
گلشن آباد عرف جاورہ سے والدۂ نواب مرحوم مع برات داخل ٹونک ہوئین اور صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب کے مکان مین
ٹھہرائی گئی ریاست سے مدارات بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء والدۂ نوابصاحب مرحوم بعد انفراغ شادی
جاورہ کو روانہ ہوئین۔ بتاریخ بست و سوم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء مطابق ۸ رجب سنہ ۱۳۱۶ھ صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات کو
خطاب عطا ہوا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات
طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند حسب منظوری درخواست تمہاری کے تمکو بغور مراحم خسروانہ بخطاب احسن الامرا
محسن الملک بہادر رفعت جنگ بیشگاہ حضور با دولت سے معزز و ممتاز فرمایا گیا چاہئے کہ اس قدردانی و پرورش حضور انور کو ذریعہ
بہبودی خود سمجھکر پروانۂ ہذا سنداً اپنے پاس رکھو فقط ۸ رجب سنہ ۱۳۱۶ھ م ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء بخطبۂ ناصیہ عرض عارض۔ بتاریخ دوازدہم ماہ
جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست و ششم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء حضور پرنور بجانب پرگنہ نیماہیڑہ روانہ ہوئے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحب
ہمراہ تھین اور صاحبزادگان مفصلہ ذیل ہمرکاب تھے۔ صاحبزادہ عبد الحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ عبد الرشید خان صاحب و صاحبزادہ
عبد الواحد خانصاحب و صاحبزادہ سعادت علیخانصاحب صاحبزادگان حضور پرنور و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ وغیرہ و بتاریخ بست و ہفتم نومبر
سنہ صدر حضور پرنور بسواری ریل پرگنہ نیماہیڑہ مین رونق افروز ہوئے سلامی بدستور سر ہوئی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر سنہ مذکور

جملہ ملازمان و رعایا سرکاری نے نذرین پیش کین حضور انور نے راؤ مہوتہ کو سر و قد تعظیم دی اور دربار مین نایب صاحب بہادر
کے برابر بیٹھے۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ صدر حضور انور نے جیل و شفاخانہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر سات قیدی رہا کیے۔ بتاریخ ششم دسمبر صاحب
اجنٹ بہادر ریاست ٹونک مین داخل ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ مذبور حضور پر نور مع نایب صاحب بہادر بنا بر ملاقات
صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ دسمبر صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ دوازدہم
ماہ دسمبر بسواری ریل صاحب اجنٹ بہادر بیکانیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ دسمبر حضور پر نور بجانب ٹونک روانہ ہوئے
اور قریب مغرب فائز دار الخیر اجمیر ہوئے اور سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر ٹھہرے اور پانچ بجے صبح کے بنا بر زیارت درگاہ تشریف
لے گئے اور خادمان درگاہ کو نعدادی الف روپیہ تقسیم کیا اور بتاریخ بست و ششم حضور انور مع نایب صاحب بہادر بنا بر ملاقات پیچارڈ صاحب
اسسٹنٹ کمشنر اجمیر تشریف لے گئے وہان سے حضور والا بنا بر تعزیت سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر تشریف لائے اور اسی روز اسسٹنٹ
کمشنر اجمیر حضور والا کی ملاقات کو آئے اور کمشنر اجمیر دورہ پر تشریف لے گئے تھے اس لیے ملاقات نہین ہوئی۔ بتاریخ بست و ہفتم
ماہ مذکور حضور پر نور ٹونک مین داخل ہوئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۹۰۰ء صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب بہادر
شمشیر جنگ کو جاگیر حسب تفصیل ذیل سرکار والا سے عطا ہوئی۔

سونوان خاص۔ محمد نگر مزرعہ سونوان۔ گوہر پورہ۔ پیٹدواس۔ احمد نگر عرف جے پورہ۔ عثمان پورہ۔ الیسپورہ
بتاریخ یازدہم ماہ جنوری ۱۹۰۰ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سرکار والا بنگلہ
پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذبور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات حضور انور کے
نظر باغ مین آئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ جنوری ۱۹۰۰ء گورنر جنرل راجپوتانہ مع میم صاحبہ وغیرہ داخل ٹونک ہوئے بتاریخ نوزدہم
ماہ جنوری سنہ صدر صاحب کلان بہادر بنا بر ملاقات حضور پر نور نظر باغ مین تشریف لائے حسب معمولی عطر و پان ہو کر دربار
برخاست ہوا گیارہ بجے سرکار والا بنا بر ملاقات باز دید صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے بعدہ دربار برخاست ہوا چار بجے
صاحب کلان بہادر نے شفاخانہ جیلخانہ و مدرسہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا طلبا مدرسہ کو انعام دیا نایب صاحب بہادر بھی ہمراہ تھے
شب کو منجانب حضور دعوت ہوئی اس دعوت مین حضور والا و نایب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ شریک
تھے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری ۱۹۰۰ء بمقام متعلق علاقہ جیپور تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ فروری ڈپٹی پوسٹماسٹر
ڈاکخانہ جات فائز ٹونک ہوئے اور سرکار سے ملاقات کو آئے حسب معمول عطر و پان ہوا پھر رخصت ہوئے بتاریخ ہشتم فروری

کپتان ہنگ بستنہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک وارد ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ حضور انور سے ملاقات کی حضور والا بنابر ملاقات صاحب موصوف تشریف لے گئے۔ بتاریخ نہم ماہ فروری صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ بست و کیم شوال ۱۳۱۶ھ مطابق چہارم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء سید محمد سعید الدین احمد صاحب کو پیشگاہ حضور انور سے پروانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا ہوا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد سعید الدین سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد اوانکہ حضور با بدولت نے بدین خیال کہ تمہارے آبا و اجداد نے ہمیشہ معزز عہدہ ہائے ریاست پر مامور رہکر نہایت دیانت و امانت سے کارہائے مفوضہ انجام دیئے ابتدا تمکو خاص اپنی خدمت مین مامور کیا گیا چنانچہ تم نے حسب خیال حضوری اپنے زمان ماموری کو اسی دل آویز ثابت قدمی اور خیر آمیز ہوا خواہی کے ساتھ جیسا کہ حضور با بدولت نے خیال فرمایا تھا۔ بسر کیا۔ اور بعد اسکے بلحاظ خوش اعمالی و نیک خصالی تمکو خدمات تحصیلداری و سپرنٹنڈنٹی پولیس ریاست پر یکے بعد دیگرے مامور فرمایا جا کر کار مفوضہ لیا گیا کہ اوسکو بھی تم نے پوری دلجمعی اور کامل اطمینان کے لائق انجام دیا اس آخر دور ماموری عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولیس نظامت نیماہیڑہ مین جو الزام حصول اجر نا جائز مورد دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند بمقدمہ خزانہ موضع آنودہ منجانب رامچند ناظم نیماہیڑہ بمعیۃ رپورٹ تار برقی مرسلہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء عائد کیا گیا تھا اوسکی تحقیقات پیشگاہ حضور با بدولت سے بتقرر کمیشن فرمائی گئی تو ثابت ہوا کہ تم ویسے ہی نیک کردار ہو جیسا کہ حضور با بدولت نے تمکو تصور فرمایا تھا اور تمہارا دامن عزت الزام استحصال بالا لاختطاف کے بدنما داغ سے بالکل کورا اور صاف ہے۔ نظر بران پیشگاہ حضور با بدولت سے یہ پروانہ مظہر خوشنودی مزاج تمکو مرحمت ہوتا ہے کہ بطور سند اسے اپنے پاس رکھو اور ہمیشہ اپنے معزز اکابر کے خوشنما طریقوں اور واجب الاعزاز اصول کی پابندی مد نظر رکھکر اپنی عمر کو نا سزا امور واجب الحقارت سے محفوظ رکھو فقط المرقوم ۲۱ شوال ۱۳۱۶ھ م ۴ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شاہانہ بقلم کرپا نراین روزنامچہ نویس دفتر دار الانشاء = ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء کو منشی رامچند صاحب ناظم نیماہیڑہ نے بذریعہ تار برقی حضور انور دام اقبالہم کو اطلاع دی کہ قصبہ آنودہ مین کسی بھاگیرتھ کے مکان مین ایک خزانہ نکلا مگر سید سعید الدین پولیس سپرنٹنڈنٹ و عبد اللہ خان کوتوال نے تین سو پچاس روپیہ رشوت کے لیکر تمام دولت کو پوشیدہ کر دیا اور بھاگیرتھ ایک حصہ دولت کے نکلنے اور مبلغ ۳۵۰ رشوت کے دینے کا مقر ہوا اس مقدمہ نے نہایت طول پکڑا اور آپس مین نہایت ناچاقی ہوئی بعد تحقیقات جو نتیجہ برآمد ہوا اور جسپر عدالت نے حکم نافذ کیا اوسکی نقل درج ذیل ہے۔ حکم ہوا کہ ملزم نمبر ۱ و ۲ و ۳ دروجہ عدم اثبات وجود خزانہ و حصول اجر نا جائز جرم دفعہ (۱۶۱) مجموعہ تعزیرات ہند سے بغیر طلب برات بلا جواب بری کئے جاوین اور مال محصلہ ناظم نیماہیڑہ حسب اظہار شمولہ مثل فیصلہ شدہ وارثان ذاتی مصدقہ عدالت کو بعد اخذ

رسیدات ضابطہ واپس دیا جاکر جملہ اسامیان موجودہ کو رخصت کیا جائے۔ اور مسمی ننگ جی ساکن بڑولی گھاٹہ کا مکان جسکو ناظم نے بلاوجہ مقفل کر رکہا ہی بعد دے جانے اوسکے ذاتی مال شناختہ کے کہلوا دیا جائے اور بہ ترتیب یادداشت اظہارات گواہان شمولہ مثل عزیز اللہ خان تہانہ دار زیر دفعہ (۱۰۹) مجموعہ تعزیرات ہند بحیثیت مجرمیت طلب کیا جاکر تحقیقات ضابطہ عمل مین آوے اور تجویز نسبت منشی رامچندر ناظم نمباہیرہ زیر دفعہ (۲۲۷) مجموعہ تعزیرات ہند مرضی رضائی اعلیٰ حضرت حضور انور دام اقبالہم پر منحصر رکہی جائے۔ تجویز ہذا مجوزہ عدالت کمیشن مع مثل مقدمہ بنا بر صدور حکم پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم مین پیش ہو۔ از پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم۔

-حکم ہوا کہ-

تجویز کمیشن بابت براءت بہاگیرتہ و سید سعید الدین و عبد اللہ خان در وجہ عدم اثبات جرائم متعلق الذات و واپسی مال متصدیٔ ناظم بہ اشخاص مستحقین منظور ہے۔ نسبت رامچندر ناظم کہ اوس نے اس عہدۂ نظامت کا کام ابتداءً کیا تہا اور اس سے پہلے کوئی ایسی خدمات مالی و فوجداری انجام نہین دی تہی و نیز وہ مسلات قانونی سے محض ناواقف ہے پیشگاہ حضور والا دولت سے اسی قدر کافی سمجہا جاتا ہے کہ وہ اپنی خدمت سے علٰحدہ کیا جاکر عہدۂ سابقہ متعدی میو کالج اجمیر پر بہیجدیا جائے۔ لہذا نقل افراد شمولہ مثل ہذا و نقل حکم و نقل تجویز بنا بر تفویض مستحقین مال بعد اخذ رسیدات ضابطہ پاس افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل مرسل ہو و مثل مقدمہ نمبری (۱۰۲) مرجوعہ ہر اپریل مرتبہ نظامت واپس بہیجا وے اور مثل عدالت کمیشن نمبر باقیات سے خارج ہوکر داخل دفتر ہو۔ فقط المرقوم ۱۶ ارشوال ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۸۹۹ء۔ دستخط نائب صاحب بہادر۔

بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق دوم ماہ مارچ سنین صدر عقد نکاح مسماۃ فخر النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد نور الدین خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور با صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان خلف حضور انور دام اقبالہم بمہر تعدادی یک لاکہ روپیہ مؤجل بعرض ظہور آیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ حضور پر نور بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب ایجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مارچ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ دہم ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست و سوم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور انور سے افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب مضطر عہدۂ نظامت پرگنہ نمباہیرہ و علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب

فضائل وخصائل مآب افتخار الشعرا اعتبار الملک سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ
حضور پُرنور بدولت سے بوجہ ہوشیاری وکارگزاری ولیاقت ذاتی کہ جو تمنے سابق ازین بعہدہ وکالت رزیڈنسی میواڑ و نیز رزیڈنسی
راجستان کار سرکار نہایت ہوشیاری و دیانت داری سے باظہار لیاقت ذاتی و خیرخواہانہ عمدہ طور پر انجام دیکر اپنی
کارگزاری خیرخواہانہ سے ہمیشہ مزاج فیض امتزاج حضور پُرنور بدولت کو خوش و رضامند رکھا تمکو بعہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ بمشاہرہ
ایک سو اسی ماہانہ روپیہ معزز و ممتاز فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد بہ نظامت نیماہیڑہ پہونچکر اور حسب سررشتہ چارج لیکر کار متعلقہ
نظامت کو بمستعدی و ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اسی اسلوبی سے انجام دیتے رہو
کہ مزاج فیض امتزاج حضور پُرنور بدولت تمہاری کارگزاری سے خوش رہے علاوہ ازین دیہات متعلقہ نظامت نیماہیڑہ کے حسب
قانون مال و ہدایات مجوزہ کاربند رہو اور دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکے آباد ہونے کی باسلوبی اس طور سے کارروائی
کیجاوے کہ اراضیات پڑت سرکاری جلد آباد ہوجائے اور بابت ادائی لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ
کاشتکاران سے زر لگان حسب مقررہ قسطوار وصول ہوکر داخل خزانہ ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری
باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر آبادی دیہات و افزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش بلیغ کرتے
رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی کو بہ موقع مناسب جانچ و پڑتال کرتے رہو پولیس کی پوری نگرانی رہے کہ کسی
بندگان خدا پر زیادتی نکیجاوے اور گیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے
محفوظ نرہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایاے سرکاری پر جانب اہلکاران نظامت و دیگر اشخاص کوئی اقسام کا تشدد
و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے بہ تعدی مستغیث کے استغاثہ کرنے بہ نظر احقاق حق فیصلہ واجبی بلا رعایت عمل مین
لاتے رہو اور تنخواہ عہدہ نظامت تاریخ لینے چارج سے تمکو ملیگی فقط المرقوم ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۹۹ع
بموجب حکم حضور پُرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر
فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی۔ بتاریخ ہجدہم
ماہ اپریل ۱۸۹۹ع صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر
بنگلہ پر بنا بر ملاقات تشریف لے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور پُرنور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے
اور اسی تاریخ ٹونک سے دیولی واپس گئے بتاریخ سوم مئی ۱۸۹۹ع جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بعد تزک احتشام

بعرضِ وقوع آیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن سالگرہ ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند بعرضِ ظہور آیا۔ بتاریخ بستم ماہ جون ۱۸۹۹ء عیسوی حضور پر نور مع صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب علیگڈھ علاقہ ریاست تشریف لے گئے قریب گیارہ بجے رات کے فائز علی گڈہ ہوئے بتاریخ بست و یکم ماہ جون بعد تناول خاصہ بموضع دیولی تشریف لے گئے وہان سے نو بجے واپس تشریف لائے اسی تاریخ مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغہ حسابات ٹونک سے آکر شرفیاب ملازمت اقدس ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ جون ۱۸۹۹ء حضور پر نور بسواری فیل بموضع کرواڑیہ تشریف لے گئے اور ہمراہی مین صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب و صاحبزادہ سعادت علیخانصاحب و صاحبزادہ عبد الرشید خانصاحب و صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب فرزند حضور پر نور دام اقبالہ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب و مرزا محمد علیخانصاحب ممبر کونسل بہر نسبت ہمراہیان حضوری یہ حکم ہوا کہ آملی جائین بہر دو سر اسوار آیا کہ علیگڈہ مین اور خود بدولت نے آملی مین قیام فرمایا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جون حضور انور انتظام رکھت شکار وغیرہ کر کے واپس علیگڈہ تشریف لائے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ جون حضور نے دربار فرمایا بعد برخاست دربار و انفراغ نماز وغیرہ آرام فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جون علیگڈہ سے روانہ ہو کر مع الخیر داخل ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ نو غزے گھاٹ دریاے بناس مین کشتی غرق ہوئی سرکار والا یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی فوراً دریای بناس پر تشریف لے گئے مگر مشیت ایزدی سے کیا چارہ عجب کشتی ارٹی کوئی تدبیر نہ بن پڑی کچھ آدمی صحیح سالم نکلے باقی غرق ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی ۱۸۹۹ء منجانب سرکار والا حکیم مولی رضا خلف حکیم علی حسن صاحب امروہوی حسب الطلب مہاراجہ اندر گڈہ مع چوبدار بھیجے گئے دو روپیہ روز چندی اندر گڈہ سے تا واپسی ملتے رہے بعد صحت راجہ موصوف واپس آئے مہاراجہ اندر گڈہ نے خلعت بدین تفصیل دیا۔

خلعت حکیم صاحب	خلعت چوبدار
دوشالہ یک، سیلہ پلودار یک، دستار یک، چکن یکتھان، کمخواب نصف تھان، یک سیلہ، ململ یکتھان، نقد کلدار [illegible]	یک سیلہ، دستار یک، جامدانی یکتھان، نقد کلدار [illegible]، بایو یکراس، ایک دستار چار روپیہ نقد [illegible]

بتاریخ چہاردہم ماہ جولائی صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے سلامی ہوئی پیشوائی نہین ہوئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ جولائی حضور پر نور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف بنا بر ملاقات سرکار والا نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور شفاخانہ کو دیکھا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مزبور مدرسہ کو

معائنہ کیا۔ بتاریخ بستم ماہ مرقوم الصدر سیٹھ امید مل جی ساہوان اجمیر ٹونک آئے سید احمد نائب بخشی الملک مع چوبسوار اور ایک ہرکارہ بسواری بگھی پیشوائی کو گئے اور اونکو لاکر اونکی کوٹھی مین جو ٹونک مین واقع ہے پہنچایا سیٹھ جی کے واسطے ایک بگھی ریاست سے بنابر سواری مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست ویکم ماہ جولائی سیٹھ جی بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور سری مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب داخل ٹونک ہوئے حافظ محمد یوسف میر منشی کے مکان مین ٹھہرائے گئے چندی دربار سے اونکو قت دی گئی۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض سلام سرکار مین آئے دس روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ اگست ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ششم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض رخصت سرکار مین آئے سرکار سے رخصتانہ بعوض خلعت مبلغ پانصد روپیہ نقد اور ایک فیل مادہ عنایت ہوئی بتاریخ دہم ماہ اگست ۱۸۹۹ء سید سعید الدین احمد صاحب بمزید پرورش و قدر دانی افسر کارخانہ جات مثل بگھی خانہ و رتھ خانہ و فیلخانہ و اصطبل خاص وغیرہ مقرر ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات نظر باغ مین آئے سرکار والا نے بوجہ ناسازی مزاج استقبال نہ فرمایا۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف براہ جیپور بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء احمد اسعد خان پسر فیض اسعد خان حاضر دربار ہوئے دربار نے براہ قدر دانی تعظیم دی خان مذکور نے پانچ روپیہ نذر کئے اور دو روپیہ نچھاور کئے بتاریخ بست وہفتم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق چہارم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور سے مولوی سید عبد الرحمن صاحب ناظم پرگنہ علیگڈہ بعہدۂ نظامت سائرات پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد عبد الرحمن ناظم پرگنہ علیگڈہ بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ جو کہ تمنے قبل ازین کار سرکار متعلقہ نظامت سائرات کو نہایت ہوشیاری مستعدی و دیانت داری سے انجام دیکر مزاج فیض امتزاج حضور ما بدولت کو اپنے حسن تدابیر و دیرینہ چاکری خیر خواہانہ سے خوش رکھا لہذا بوجہ ہوشیاری و کار کردگی پیشگاہ حضور ما بدولت سے تمہارا تبادلہ از نظامت علیگڈہ بعہدہ نظامت سائرات فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد حاضر صدر ٹونک ہوکر او رصاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم سائرات سے چارج نظامت حسب ضابطہ لیکر کار متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و دیانت انجام دیتے رہو اور چودہریان نظامت و ناکہ داران وغیرہ کا ایسا انتظام رکھو کہ کسی کارکن کو کوئی موقع تغلب کرنے رقم سرکاری کا نہ ملے اور کارروائی

عہدہ نظامت وزیر منصرم سائر کی وقتاً فوقتاً جانچ و پڑتال کرتے رہو کہ امین بہر نوع اسلوبی کار سرکار متصور ہے فقط المرقوم ۲۸ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ مطابق چہارم اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ شبنہ ناصیہ عرضداشت افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل بقلم فقیر احمد اہلمد دفتر دار الانشا ، دربار ٹونک۔ اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر کو عہدہ نظامت عدالت دیوانی عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ عزیز القدر سعادت و اقبال نشان حسن الامرا محسن الملک صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم سائرات طول عمرہ۔ بعد دعوات و انیات مطالعہ نمایند۔ تمنے مدت ایک سال پانچ ماہ تک خدمات نظامت سائرات ریاست کو پسندیدہ طریق سے انجام دیا ہے لیکن چونکہ مولوی عبد الرحمن ناظم سابق سائرات نے قحط سالی ۱۸۹۶-۹۷ء میں علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے امور انتظامی قحط سالی میں کافی مدد دی تھی اور اب مشیت ایزدی پھر وہی موقع انتظام ضروریات قحط سالی درپیش ہے اس لئے مولوی عبد الرحمن کا تبادلہ نظامت سائرات پر مناسب متصور ہو کر تمہارا تبادلہ ازراہ وفور عنایت و انشراح خاطر بعہدہ نظامت عدالت دیوانی فرمایا گیا چاہیے کہ مولوی عبد الرحمن کو کہ جنکی تقرری بعہدہ نظامت سائرات فرمائی گئی ہے چارج نظامت کا دیکر اور چارج نظامت عدالت دیوانی حسب سررشتہ نائب ناظم عدالت دیوانی سے لیکر کار سرکار متعلقہ نظامت دیوانی کو بہوشیاری و مستعدی بہ پابندی ضوابط مقررہ انجام دیتے رہو اور جو مقدمات کہ پہلے سے زیر تحقیقات ہیں یا آئندہ دائر ہوں انکی تکمیل باضابطہ کیجا کر بعد تحقیقات کامل و سماعت عذرات فریقین مقدمہ بروئداد محققہ نظر بر احقاق حق تصفیہ مقدمات عمل میں لاکر مورد تحسین و آفرین کرتے رہو فقط ۱۴ جمادی الاول ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور شبنہ ناصیہ عرضداشت نائب صاحب بہادر۔ اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی کو عہدہ نظامت پرگنہ علیگڈھ پر مامور فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ شرافت انتساب حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد پیشگاہ حضور بادولت سے بوادید ہوشیاری و کارکردگی و دیرینہ چاکری از نظامت عدالت دیوانی تمہارا تبادلہ بعہدہ نظامت پرگنہ علیگڈھ فرمایا گیا۔ چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈھ میں پہونچکر اور مولوی عبد الرحمن ناظم سے چارج نظامت کا حسب سررشتہ لیکر کار نظامت متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و سرگرمی و دیانتداری انجام دیتے رہو اور بموجب ہدایات مجریہ صیغہ مال پرگنہ علیگڈھ کا دورہ کرکے حالت کاشتکاران و آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ کو دیکھو اور جو آراضی قابل زراعت پڑت ہو اوسکی

آبادی کا بتدبیر مناسب ایسا انتظام کرو کہ جسکی وجہ سے اراضی اُفتادہ آباد ہوجائے پرگنات سرکاری مین افزونی واقع ہو اور معاملات متعلقہ مال مین بموجب دستور العمل مال کارروائی کرتے رہو۔ کارروائی عملہ نظامت کی جانچ و پڑتال وقتاً فوقتاً کرتے رہو اور رعایا پرگنہ علیگڈھ کو اپنی کارروائی انصافانہ سے ہمیشہ رضامند و خوش رکھو۔ کہ مخلوق خدا کا خوش و رضامند رکھنا باعث خوشنودی مزاج شریف امتزاج حضور بابدولت ہے اور اگر کسی اہلکار نظامت وغیرہ کیجانب سے کسی پر بیجا تشدد و زیادتی وقوع مین آوے تو اوس مظلوم کی دادخواہ ہونے پر بعد تحقیقات کامل بلا رعایت فیصلہ واجبی کرتے رہو اور جو لوگ اہزن و بدمعاش پرگنہ مین موجود ہون اونکی گرفتاری کا ایسا انتظام رکھو کہ وہ لوگ گرفتار ہوکر اپنے کردار بد کی سزا پاتے رہین اور چونکہ یہ وقت قحط سالی کا ہے رعایای پرگنہ کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھو کہ وہ لوگ پریشان نہو کر باطمینان اپنی بسر کرین۔ اور چوکیداران دیہات کو بنا برگشت و گرداوری کہ جسکی وجہ سے سارقان باشندگان دیہات کو نقصان پہنچانے سے خائف رہین بتاکید وقتاً فوقتاً ہدایت کرتے رہو فقط، ۲ جمادی الاول ۱۳۱۷ہجری مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء شنبہ ناصیہ محمد شست نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ پنجم اکتوبر ۱۸۹۹ء نراین داس مالک کارخانہ پنج بنبہ واقعہ نیمامہیڑہ کو خلعت سرکار والا سے عطا ہوا دوشالہ یک۔ سپید یک۔ دستار سفید یک۔ تہان چکن۔ نراین داس مذکور نے گیارہ روپیہ نذر کیے جو قبول ہوئے۔ اسی تاریخ محمد سلیمان خان عرف اچھے صاحب بھوپال سے بنا بر شادی خود کہ دختر شیخ محمد نذیر اتالیق سے قرار پائی تھی وارد ٹونک ہوئے اور سرکار مین بغرض سلام مع ہمراہیان خود حاضر ہوئے بعد سلام نذرین پیش کین۔

مولوی ظہور علی احمد	لطیف اللہ خان	مولوی عبدالہادی خان قاری	محمد سلیمان
عہ	عہ	عہ	ایک اشرفی نذر پانچ روپیہ نچھاور

سرکار سے چندی دی گئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ اکتوبر محمد سلیمان خان نے سرکار کی دعوت کی حضور نے دعوت کو کہ طریقہ سنت ہے منظور کیا اور مبلغ چار صد روپیہ نقد بطور رخصتانہ سرکار سے محمد سلیمان خان کو دیا گیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر حضور پر نور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف لائے۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ مذکور صاحب ایجنٹ ولیجرٹن کوپ سنہ صاحب بہادر کمشنر قحط سالی وارد ٹونک ہوئے۔ سرکار والا شام کو بغرض ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر مع صاحب

کمشنر قحط سالی بنابر ملاقات حضور انور نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ کمشنر قحط سالی جے پور کو روانہ ہوئے اور صاحب اجنٹ بہادر جانب دیولی گئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء عبد العزیز خان بارکزئی ساکن کوٹہ بلوچستان بنابر ملاقات سرکار مین آئے نذر نہین پیش کی نشست معمولی ہوئی سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی تین سو روپیہ بطور رخصتانہ سرکار سے دئے گئے مہر خان مرقوم الصدر نے صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے اپنے وطن کی راہ لی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء نصیر محمد چوبدار منجانب رئیس محمد گڈہ مع خریطہ موسومہ حضور انور دام اقبالہم دربارہ شرکت شادی دختر رئیس موصوف دربار مین حاضر ہوا سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی اور ہنگام رخصت تیس روپیہ اور ایک دستار اور ایک دوپٹہ چوبدار مذکور کو دیا گیا اور منجانب ریاست ہذا غلام غوث خان جاگیردار سرونج کو مع چہار صد روپیہ نقد و خریطہ بنام رئیس محمد گڈہ بھیجا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ دسمبر سنہ صدر لفٹنٹ ایل ایچ ہورڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر قحط سالی فائز ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر مسٹر اسٹارڈ انجنیر راج جیپور بغرض ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے نائب صاحب بہادر بالقابہ اسوقت دربار مین حاضر تھے اسی ایام مین عقد نکاح صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان خلف صاحبزادہ محمد نور الدین خان کا مسماۃ وحید الزمانی بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب بمہر تعدادی پنجہزار روپیہ منعقد ہوا انہین دنون مین مشکوی صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول۔ دختر تولد ہوئی۔ اور اختر برج عصمت کا نام رضیۃ النساء بیگم رکھا اسی زمانہ مین بخانۂ خاکسار مولف فرزند تولد ہوا محمد علی نام رکھا۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء صاحب اجنٹ بہادر چھاؤنی دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ مشایعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے سرداران و اہلکاران مفصلۂ ذیل موجود تھے۔ ۱ افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ عالیہ کونسل۔ ۲ امیر الامرا معین الملک۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ۔ ۳ جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ۔ ۴ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔ ۵ جناب صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ۔ ۶ جناب صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ ۷ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ ۸ جناب صاحبزادہ عبد الحمید خان۔ ۹ صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ۔ ۱۰ صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور انور دام اقبالہ۔ ۱۱ صاحبزادہ محمد الیاس خان ۱۲ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان۔ ۱۳ صاحبزادہ عبد الوحید خان۔ ۱۴ صاحبزادہ عبد التواب خان۔ ۱۵ صاحبزادہ عبد المجید خان۔ ۱۶ صاحبزادہ محمد حنیف خان

تصویر صاحبزادہ محمود خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک

بہادر نصرت جنگ۔ صاحبزادہ[۱۸] محمد ہدایت اللہ خان۔ صاحبزادہ[۱۷] محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ[۱۵] حافظ محمد عبدالرؤف خان۔ صاحبزادہ[۲۰] محمد امان خان۔ صاحبزادہ[۲۱] نظام علیخان۔ خانصاحب[۲۲] محمد نجف خان ممبر کونسل۔ بخشی[۲۳] الملک بہادر۔ سید احمد[۲۴] نائب بخشی الملک۔ مولوی[۲۵] عبدالرحمن سکرٹری۔ مرزا[۲۶] محمد نواب علیخانصاحب۔ فخر الزمان[۲۷] خدمتخاص سید ارشاد حسین خلف جناب جعفر حسین بار ریاست ہوا اسی تاریخ بوقت شام حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ وصاحبزادہ محمد یحیٰ خان بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ وصاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ محمد خان ماموں حضور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بعد اختتام کلام اشتیاق رخصت ہو یہاں محل میں آکر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ چہارم جنوری ۱۹۰۰ع دربار کی جانب سے صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت ہوئی حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ شریک دعوت تھے آتشبازی وغیرہ کا تماشا رہا گیارہ بجے رات کے جلسہ موقوف ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع صاحب اجنٹ بہادر براہ موضع لوا در بوندی کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور چھوگالال پسر امرچند کو ریاست سے بتقریب نکاح خلعت ہوا۔ دو شالہ یک۔ سیلہ یک۔ دستار یک۔ تھان جامدانی یک۔ اور نائب صاحب بہادر امرچند کے مکان پر تشریف لے گئے چھوگالال نے گیارہ روپیہ نذر کئے جو نذر پر ہاتھ رکھکر معاف کئے گئے۔ بتاریخ پنجم فروری سنہ صدر ہمای تاجدار بیگم فائز ٹونک ہوئیں چندی وغیرہ نہیں دی گئی اور پیشوائی بھی نہیں ہوئی اپنی بہن نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ کے ہاں مہمان رہیں۔ بتاریخ ششم ماہ فروری سنہ صدر کپتان ایف ای ہنگ اسنڈ صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک میں آئے پیشوائی نہیں ہوئی سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے بتاریخ نہم فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بغرض ملاقات حضور انور نظر باغ میں تشریف لائے و بتاریخ دہم فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ چہاردہم فروری سنہ صدر سردار مہتاب سنگھ عرف شمس الدین خان جاگیردار علاقہ ریاست سندی داخل ٹونک ہو کر نائب صاحب بہادر کے مکان پر ٹھہرے سرکار سے چندی مقرر ہوئی۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ریاست سے جاگیردار مذکور کو سو روپیہ ماہ خرچ ضیافتانہ دئے گئے حضور سے ملاقات نہیں ہوئی اسی تاریخ حضور والا نے بغرض ملاحظہ حال قحط زدگان رعایای نیہامیڑہ

وسررد بیج وچھبڑہ ٹونک سے روانہ ہوکر بمقام کھیڑہ قیام فرمایا۔ بتاریخ شانزدہم ۱۶ ماہ مذکور سنہ مذبور کھیڑہ سے روانہ ہوکر
قریب انبہ علاقہ جیپور پونہچے صاحب اجنٹ بہادر نے مع دیگر صاحبان پیشوائی کی اور بگھی سے اوترکر حضور سے ہاتھ
ملایا پہر بگھی مین سوار ہو گئے پہر قریب ساڑہے دس بجے کے دیولی پونہچے۔ اور بنگلہ ٹونک واقع دیولی مین قیام کیا
نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد الیاس خان ہمرکاب حضور انور تھے دیولی کی فوج نے سلامی دی حضور نے پچاس روپیہ صہ
انعام فوج کو دیا۔ ساڑہے بارہ بجے حضور انور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور بعد رسم
عطر و پان واپس تشریف لائے قریب تین بجے کے کرنیل نیروز صاحب کمان افسر واجنٹ ڈوگری صاحب اجیٹن
فوج دیولی برای ملاقات دربار تشریف لائے بعد رسم عطر وپان رخصت ہوئے قریب ساڑہے چار بجے کے حضور
انور بنابر ملاقات کرنیل موصوف تشریف لے گئے قریب پانچ بجے کے واپس تشریف لائے پہر حضور بعد ادائے نماز
مغرب شب ہفدہم فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو دیولی سے نصیر آباد روانہ ہوئے دو بجے شب کے گویلہ پونہچے ڈاک بنگلہ مین
قیام فرمایا گیا صبح کو ہنگام روانگی دس روپیہ تہانہ دار کو انعام دئے پہر دس بجے دن کے اسٹیشن نصیر آباد پونہچے
اسٹیشن پر سلامی حضور کی ادا ہوئی وہین حضور انور نے خاصہ تناول فرمایا اسی اسٹیشن پر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان
صاحب بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان
توپخانہ نمبر اول وصاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب آکر شرفیاب خدمت ہوئے گیارہ بجے دن کے حضور انور بسواری
ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل اسٹیشن چتور گڈہ پر پونہچی سٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے تا قیام گاڑی ملاقات کی نائب صاحب بہادر بہی شریک ملاقات تھے پہ اسی وقت حضور انور ریل پر سوار ہوکر نیماہیڑہ
روانہ ہوگئے اور بعد مغرب اسٹیشن نیماہیڑہ پر داخل ہوئے پیشوائی حسب معمول عمل مین آئی۔ اور اسی سال ۱۳۱۸ ہجری
مین خانصاحب رحیم اللہ خان جاگیردار نے بمرض ذات الصدر اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ اور
بماہ رجب ۱۳۱۸ھ مین جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور کی والدۂ ماجدہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی
کوچ کیا۔ اسی ایام مین مولوی محمد عبد الصمد خان صاحب رشکی ہمشیرہ زادۂ مولوی محمد عبد الملک خان صاحب
مرحوم نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۹۰۱ء حضور انور نے محتاج خانہ کو ملاحظہ
فرمایا نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ

ناظم سائرات و ناظم نیماہیڑہ ہمرکاب تھے تعطہ دکان مین سے چار آمد نکالکر امدادی کام کے تعلق کئے گئے اور نسبت تالاب نیماہیڑہ
یہ حکم نافذ ہوا کہ کام اختتام کو پہونچا دیا جائے۔ اور قبل غروب حضور انور خیامگاہ پر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بستم فروری
سنہ صدر دربار نے جیل کو ملاحظہ فرمایا اسی وقت کس قیدی رہا کئے اور بعد ملاحظہ جیل اسی تاریخ دربار ہوا جسمین ملازمین و متوسلین و
رعایا و برایا نے جمع ہوکر نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین۔ بتاریخ بست و یکم فروری سنہ حضور انور نے نگروں کا محتاج خانہ
معائنہ فرمایا وہان سے قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے اور اسی تاریخ کپتان ایف ای جنگ ہسنڈ صاحب بہادر اجنٹ
دیولی نیماہیڑہ مین داخل ہوئے نائب الریاست بہادر و ناظم نیماہیڑہ ہسٹ فارم تک استقبالاً گئے سلامی کی توپ ہوئین بتاریخ
بست و دوم ماہ فروری سنہ ۱۹ع صاحب اجنٹ بہادر و جیکب صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ و مکفیلڈ صاحب اسسٹنٹ اجنٹ بہادر مع نائب صاحب بہادر و ناظم
نیماہیڑہ بغرض ملاحظہ محتاجخانہ و کار امدادی نانگروں کو تشریف لے گئے اور بعد گیارہ بجے کے واپس تشریف لائے چار بجے
شام کے حضور پر نور مع نائب صاحب بہادر صاحب اجنٹ بہادر کے فرودگاہ پر بنابر ملاقات تشریف فرما ہوئے اور قریب ساڑھے
سات بجے کے صاحب اجنٹ بہادر مع صاحبان مسبوق الوصف واسطے ملاقات حضور والا کے تشریف لائے صاحب اجنٹ بہادر
ساڑھے گیارہ بجے کی ریل پر سوار ہوکر اودے پور تشریف لے گئے اور وہان سے دیولی گئے توپین سلامی کی معمولی سر ہوئین
بتاریخ بست و سوم ماہ فروری سنہ ۱۹ع دربار نے شفاخانہ کو ملاحظہ فرمایا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری سنہ سرکار والا اقتدار
موضع اونچہ تشریف لے گئے وہانکا کام ملاحظہ فرماکر موضع باڑی بغرض شکار تشریف فرما ہوئے۔ نائب صاحب بہادر و ناظم نیماہیڑہ
موضع اونچہ تک ہمرکاب تھے بعدہ وہان سے دربار کے ہمراہ صاحبان مفصلۂ ذیل ہوئے۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب
مظفر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب
فرزندان حضور قریب شام سرکار والا واپس تشریف لائے کچھ شکار نہوا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری دربار منعقد ہوا کاغذات پیش ہوئے
محمد حسین خان جو مقام جاورہ سے آئے تھے بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے حضور اون سے بغلگیر ہوکر ملے اون کے
بعد سیتارام متہد برام پور ملک اودہ و بہیرون سنگھ و پرتاب سنگھ مع خریطہ راوت ناہر سنگھ ٹھکانہ دار کانوڑ علاقہ میواڑ
حاضر ہوئے نذرین پیش کین جو قبول ہوئین اور اسی تاریخ فیض احمد چوبدار جو جاورہ سے کچھ تحفے لایا تھا حاضر دربار ہوا
سرکار سے چندی مقرر ہوگئی اور اسی تاریخ دربار ریل پر سوار ہوکر بطریق سیر نلام تشریف لے گئے اور سیٹھ ہونگی کوٹھی پر قیام پذیر
ہوئے چونکہ سیٹھ جی ازحد بیمار تھے سلام کو حاضر نہو سکے حضور عیادت کو خود تشریف لے گئے۔ بہ تفصیل نذرین پیش ہوئین

سب جمعدیپ چند یک اشرفی و پنجروپیہ۔ ملازمان سیٹھ یک اشرفی عہ اور علاوہ اسکے پانصدروپیہ سرکار کے پاؤن کے نیچے رکھے گئے جو قبول ہوئے طعام پختہ ساہوان ریلکام کے ہان سے آتا تھا تفصیل اسمای ہمراہیان حضور یہ ہے۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ عبد الحمید خانصاحب کپتان سید محمد ناظم پڈاوہ و سید احمد نائب بخشی الملک و حافظ محمد یعقوب داروغہ توشک خانہ حضوری و حافظ صفی اللہ خدمتگار۔ پھر اسٹیشن سے واپس نیماہیڑہ آئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سیتارام متھ برام پور کو خلعت حسب تفصیل ذیل دیا گیا۔ دوشالہ یک۔ پگڑی یک۔ سیلہ یک۔ نقد

نقد	سیلہ یک	پگڑی یک	دوشالہ یک
ماعہ ۱۲۵	دعہ	صہ	عہ

بعد عطای خلعت معلوم ہوا کہ یہ متھ جعلی ہے چنانچہ اوسی وقت گرفتار کیا گیا۔ اور فیض احمد چوبدار جاورہ کو یہ رخصتانہ دیا گیا۔ چوبدار۔ کہار۔ ہرکارہ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ فروری حضور نے دربار منعقد فرمایا استمرارداران پرگنہ نیماہیڑہ حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین اور اسی تاریخ محمد حسین خان ساکن جاورہ کو سو روپیہ رخصتانہ عنایت کئے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ مارچ سرکار والا موضع اونچہ کے تالاب پر بنا بر ملاحظہ نصب سنگ تشریف لے گئے ہمراہی مین مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر و چیکب صاحب بہادر و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و ناظم نیماہیڑہ و سید وحید الدین پیشکار و مرزا واجد علی بیگ وکیل۔ و نیز دیگر معززین ریاست تھے اور مسٹر ویکفیلڈ نے پتھر بنیادی بموجب حکم نصب کیا اور تالاب کا نام ویکفیلڈ ساگر رکھا اور وقت شام حضور انور نیماہیڑہ مین تشریف لائے اور ناظم نیماہیڑہ کو بدین تفصیل خلعت دیا۔ دوشالہ۔ سیلہ۔ تھان کمخواب۔ دستار۔ تھان جامدانی اسکے بعد حضور انور مع لشکر بسواری ریل چھبڑہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل جاورہ کے اسٹیشن پر پہنچی صاحبزادہ شیر علیخان و صاحبزادہ اصغر علیخان پسران نواب محمد اسمٰعیل خان مرحوم رئیس جاورہ و سلطان محمد خان سلام کیواسطے حاضر ہوئے جبتک ریل ٹھہری رہی وہ موجود رہے۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء جسوقت ریل سیہور کے اسٹیشن پر پہنچی تو میجر جونسل صاحب کمان افسر فوج چھاؤنی سیہور بنا بر ملاقات حضور انور اسٹیشن پر آئے جبتک ریل ٹھہری رہی صاحب موصوف موجود رہے بتاریخ چہارم ماہ مارچ گیارہ بجے دن کے حضور پر نور رونق افزای چھبڑہ ہوئے صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر نصرت جنگ ناظم چھبڑہ و پیشکار وغیرہ نے پیشوائی ادا کی اور سلامی سر ہوئی حضور پر نور قادری باغ مین فروکش ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء

اہلکاران و معززین نے نذرین پیش کین قبول ہوئین - بتاریخ ہشتم و نہم ماہ مارچ حضور انور بنا بر شکار تشریف لے گئے ایک نیل اور تین نیل گای شکار ہوئین - بتاریخ دہم ماہ مارچ سرکار والا بجانب گوگو شکار کیواسطے تشریف لے گئے ایک تیندوا شکار ہوا - اسی تاریخ لیڈی ہستہ کی خیریت کی خبر پہنچی اس خوشی مین دربار منعقد ہوا پانچ پرانی قیدی رہا ہوئے - بخدمت حضور ویسرای کشور ہند تار مبارکباد کا دیا گیا - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مسٹر ویکفیلڈ صاحب افسر قحط سالی نماہیڑہ سے چہبڑہ مین آئے اور بنگلہ مین فروکش ہوے - بتاریخ دوازدہم صاحب موصوف بغرض ملاقات حضور انور قادری باغ مین تشریف لائے - بتاریخ چہاردہم ماہ مارچ دربار منعقد ہوا بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سرکار والا بنا بر ملاقات مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور شام کو واپس آئے - بتاریخ شانزدہم ماہ سطور چند کاغذات ملاحظہ فرمائے اور صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شرر ناظم پرگنہ چہبڑہ کو خلعت بتفصیل ذیل عطا فرمایا - سرپیچ - مالای مروارید - وشالہ - شالی رومال - سیلہ - مندیل - کمخواب - چوغہ - تہان جامدانی

[illegible]

علاوہ اسکے پانصد روپیہ دینے کا آئندہ حکم دیا - مولف نے یہ قطعۂ تاریخ عطاے خلعت کہا ہے

خلعت فاخرہ با شیر علیخان شرر	مرحمت گشت ز سرکار حضور انور	آبرو مادۂ سال چو کردی مفہوم
	لازم این است بگو - خلعت اقبال لزوم	

اور اسی تقریب عطای خلعت مین مولف نے یہ اشعار کہے ہے

بلطف شیر علیخان زمان بیارائی
ہمیشہ قامت والا از ان بیارائی
چو گل ز باد بہاران شگفتہ خاطر باش
کہ عالمی بگل زعفران بیارائی
وگر تو بر صف اعدا خدنگ اندازی
بہر بلطف جہان آنچنان بیارائے
ہزار سال ترا چنین مبارک باد

بجشن بزم ہمایون جہان بیارائی
چو آفتاب بمالی بخلق سایہ فگن
برنگ و بوی خوش بوستان بیارائی
اگر دل تو کند میل بزم افروزی
شکارگاہ بہ تیر و کمان بیارائے
ترا بجود و کرم آفریدہ است عباد
بہ لبس خلعت شاہی چنان بیارائی

بدوش پاک تو زیباست خلعت نواب
بہر بزم گہ آسمان بیارائی
چنان بخندۂ شادی بسر بری اوقات
جہان بجام مے ارغوان بیارائی
ز رنج ہیچ نماند بہ ہر آثارے
بہ بذل ساحت کون و مکان بیارائی
دعای عمر تو پیران دیرسال کنند

تو بزم عیش بہ بخت جوان بیارائی | ہمین دعا شب و روز آبرو سازد | بعیش و عشرت دائم جہان بیارائے
تو در حفاظت حق باش و در حفاظت خود | جمیع خاطر وابستگان بیارائے

اور اسی سال مین صاحبزادہ صاحب موصوف کے اہتمام سے پرگنہ چھبڑہ مین سرائی خوش قطعہ تعمیر ہوئی چنانچہ مولف نے یہ قطعات تاریخ کہے ؎

کردہ بنا سرای عجب حضرت شرر | واجب کند جزای ہمین واجب الوجوب | چون فکر سال آبرو بنمود ہاتفے
برگفت ـ جانفزو سرای عجب خوب

شرر نے بنائی یہ طرفہ سرا | مسافر کو راحت ہوئی الطیب | ایضاً | عبث آبرو فکر تاریخ ہے | یہ کہدو کہ جائی عجیب و غریب

بتاریخ ہفتدہم ماہ مارچ جواہر مل کو بوجہ قائمی دکان قصبہ چھبڑہ خلعت دیا گیا ـ دو شالہ ـ یک سیلہ ـ یک دستار ـ جامدانی دو تھان اسی تاریخ قریب آٹھ بجے دن کے حضور انور ریل پر سوار ہو کر سرونج کو روانہ ہوئے اور تین بجے شب کے اسٹیشن باسودہ پر پونہچے صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب دلیر جنگ ناظم سرونج و اہلکار موجود تھے ـ بتاریخ ہیجدہم نو بجے دن کے سرکار والا داخل سرونج ہوئے ـ بتاریخ بستم ماہ مارچ دربار نے دربار منعقد فرمایا معززین و اہلکاران پرگنہ مذکور نے نذرین پیش کین و مقبول ہوئین ـ بتاریخ بست و ہفتم سرکار والا نے کاغذات سنکر حکم مناسب صادر فرمائے ـ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مارچ پہر دربار منعقد ہوا ـ بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ حضور پرنور بجانب ٹونک روانہ ہوئے ـ بتاریخ سی و یکم مارچ حضور انور داخل ٹونک ہوئے اتواپ سلامی سر ہوئین ـ بتاریخ بست و سوم ماہ اپریل سنہ ۱۹ جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ بصد تزک و احتشام بمعرض ظہور آیا ـ اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹونک آئے پیشوائی نہین ہوئی سلامی ہوئی حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت بجانب دربار عمل مین آئی ـ بتاریخ بست و چہارم اپریل صاحب اجنٹ بہادر دربار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے ـ بتاریخ بست و ششم اپریل صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ کو دیکھا بتاریخ بست و ہشتم ماہ اپریل صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو روانہ ہوئے ـ اور اسی سال مین شیخ کریم بخش میر سامان نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

از دہر برفت میر سامان صد حیف | تاریخ وفات او نوشتم سر دست | شنبہ بود و بست و ششم ز شوال

سامان حیات بیر سامان بربست — از آبرو بے رشک خضرائے فانی — زو بر شد بقصر جنت بنشست

بتاریخ ہفتم ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ء مسٹر وکیفیلڈ صاحب بہادر بغرض ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد منصور علی خان
کہ جو ٹونک میں قیام پذیر تھے بنا بر ملاقات دربار نظر باغ میں آئے اور روپیہ نذر کئے چندی معمولی سرکار سے مقرر ہوئی۔ بتاریخ ہفتدہم
ماہ مئی سنہ محمد مسٹر وکیفیلڈ صاحب بہادر بنا بر ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے اور اسی تاریخ اودے پور کو روانہ ہوگئے اور بجائی صاحب موصوف
مسٹر ایل ایچ لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر تشریف لائے اور بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور کپتان لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر
بغرض ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند منعقد ہوا۔ دربار معمولی ہو کر برخاست ہوا۔ بتاریخ
یازدہم ماہ جون بوجہ اس کے کہ ٹونک برٹش انڈیا پوسٹل یونین میں داخل ہو گئی تعطیل ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ جولائی لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر بغرض
ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ ہشتم ماہ اگست دربار نے عدالت دیوانی میں اجلاس فرمایا۔ بتاریخ دہم ماہ اگست دربار ٹونک سے
روانہ ہو کر قریب چار بجے کے سانگانیر کے اسٹیشن پر پہنچے اور وہیں فروکش ہوئے بعد ادائے نماز عشا بسواری ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے
بتاریخ یازدہم ماہ اگست حضور انور وارد اجمیر ہو کر پہنچے سیٹھ امید مل ممبر کل موجود تھے امید مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ اور مری مل نے پانچ روپیہ
نذر کئے حافظ محمد حسین برادر کلاں منشی عبد الرحیم سکرٹری دربار نے حاضر ہو کر دو اشرفی نذر کئے جو قبول ہوئے پھر حافظ محمد حسین نے مہمان اجمیر کی جانب سے
حضور کی دعوت ہوئی سرکار نے قریب نو بجے کے خاصہ تناول فرمایا بعد دس بجے کے ٹرین پر سوار ہو کر نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے اور چھ بجے
شام کے نیماہیڑہ کے اسٹیشن پر پہنچے پلیٹ فارم پر کپتان ایف اے ہنگ ہسٹ صاحب بہادر اجنٹ دیولی کہ جو ایک روز قبل نیماہیڑہ آگئے تھے
اور افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب ناظم نیماہیڑہ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ناظم سرونج کہ بموجب حکم دربار
نیماہیڑہ آئے تھے نیز دیگر معززین شہر موجود تھے حضور انور صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے بسواری بگھی نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے۔
اول صاحب اجنٹ بہادر کو بنگلہ پر پہنچا کر حضور انور شہر میں تشریف لائے تفصیل ہمراہیان حضور یہ ہے۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب و
صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب و صاحبزادہ عبد الرشید خان صاحب و صاحبزادہ عبد الصمد خان صاحب فرزندان حضور پرنور و صاحبزادہ
محمد حنیف خان صاحب نصرت جنگ و صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ نزول
و منشی عبد الرحیم پرائیوٹ سکرٹری دربار و سید محمد نائب بخشی الممالک و محمد فصیح اللہ نائب میر منشی وغیرہم۔ بتاریخ سیزدہم ماہ اگست سنہ ۱۹۰۱ء
حضور انور بنگلہ پر صاحب اجنٹ کی ملاقات کو تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹرین پر سوار ہو کر روانہ دیولی ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سرکار والا مع میکب صاحب بہادر و ناظم صاحب نیماہیڑہ بنا بر معائنہ تالاب مانگرول تشریف لے گئے

اور قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ اگست حضور پرنور نے دربار منعقد فرما کر احکام نافذ فرمائے اسی تاریخ تار کونسل کا پہونچا (ڈیوک آف سیکسی کوبرگ اینڈ گوتھا پسر ملکہ معظمہ انتقال کر گیا) چنانچہ سرکار سے چار یوم کی تعطیل تمام ریاست مین ہوئی اور ایک روز عمتال رہی اور اکتیس ضرب توپ سر ہوئین اور صاحب اجنٹ بہادر کے نام تار تعزیت کا دیا گیا اسی تاریخ صاحبزادہ محمد بشیر علیخان بہادر رضہر ناظم چہبڑہ مع کاغذات وصول باقی حسب الحکم حضوری حضور مین حاضر آئے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ اگست بعد آٹھ بجے دن کے حضور انور مع اجنٹ جیکب صاحب بہادر و ناظم نیماہیڑہ بغرض ملاحظہ تالاب موضع اونچہ تشریف لے گئے اسی تاریخ دربارۂ انتقال وارتحال نواب منور محل صاحبہ دادی نواب حامد علیخانصاحب رئیس رامپور تار بنابر ادائی رسم تعزیت دیا گیا اسی تاریخ ایک خاص نیماہیڑہ مین پریس کہولا گیا اور حضور انور نے اوسکا نام اقتدار پریس رکھا۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور حضور انور بسواری ریل ٹونک کو روانہ ہوئے تین بجے رات کے داخل دار الخیر اجمیر ہو کر سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر فروکش ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ اگست حضور پرنور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو میو کالج کی کوٹھی پر تشریف لے گئے پہر رات کی ٹرین پر سوار ہو کر ٹونک روانہ ہوئے۔ اور بتاریخ بستم ماہ اگست سنہ ۱۹۰۰ء حضور لامع النور مع الخیر والعافیہ ٹونک مین داخل ہوئے۔ الامان الحفیظ کی جا ہی۔ واضح ہو کہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مین ایک مخلوق قحط سالی سے تباہ و خراب ہو گئی۔ یہ گران سالی راجستان مین ایسی ہوئی ہے کہ شاید کسی اگلے زمانے مین کئی سو برس پہلے بمعرض وقوع آئی ہو اور جو قحط سالی سنہ ۱۹۲۵ بکرمی مین واقع ہوئی تھی اوسکو اس قحط سالی کا ایک ادنیٰ حصہ تصور کرنا چاہیے کہ لاکھون آدمی اور جانور ضائع ہو گئے چنانچہ بروی نقشہٴ نتیجہٴ مردم شماری حال بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱ء آدمیون کی دار الریاست مین مع پرگنات اسقدر کمی واقع ہوئی (۱۰۶۹۰۸) تمام ہندوستان کے آدمیون کی کمی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ریاست ہذا مین منجانب حضور انور دفتر محتاج خانہ جات بنابر انتظام قحط زدگان قائم ہوا اوسکے افسر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کرنیل فوج حضوری مقرر ہوئے اگر اوسکے انتظامی کاغذات کی تشریح و تصریح اس موقع پر کیجائے تو ایک دفتر طول طویل ہو جائے مگر اس دفتر بے پایان کا صرف یہ فقرۂ مختصر خبر دیتا ہے کہ ہمارے حضور انور دام اقبالہ اور مہاراجہ جیپور کل راجستان مین نمبر اول رہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب بعہدۂ اسسٹنٹ حضرت وزیر اعظم بالقابہ و آنریری سکرٹری چیریٹیل ریلیف فنڈ منجانب برٹش گورنمنٹ حسب الحکم حضوری مقرر کئے گئے تھے اور اوسکے صلہ مین حضور سے بخطاب اعتبار الامرا اعتبار الملک افسر جنگ معزز و ممتاز فرمائے گئے انکی پیدائش کی تاریخ پہلے سنہ ۱۲۶۷ ہجری مین آچکی ہے یہ ابتدا سے ذہین و فہیم تھے چنانچہ ۱۶ برس کی عمر مین انہون نے بارگاہ حضوری سے شرف حاصل کر کے ترقی

تصویر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل لشکر دربار ٹونک خلف صاحبزادہ اسفندیار خان بہادر

آداب ریاست مین مہارت پیدا کی اور اٹھارہ برس کی عمر مین علوم فارسی و عربی تحصیل کر چکے لوبلپٹن کے آنریری کپتان مقرر کرے گئے بعد ازان انہون نے تیغ کے طور پر انگریزی بھی سیکھی اور پچیس برس کی عمر مین بایمای صاحب ایجنٹ بہادر چھاونی دیولی جا کر گورنمنٹ کی فوج مین قواعد و قوانین فوجی کا پاس حاصل کیا۔ ایک سال کپتان پلٹن رہکر بعدہٗ رسالہ جات کے کپتان مقرر کئے گئے آٹھ برس رسالہ جات کے کپتان رہے سنہ ۱۳۰۷ ہجری مین اسسٹنٹ جرنیل کل فوج مقرر ہوئے سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین انہون نے بعہدۂ اسسٹنٹی فوج کرنیلی کا کام کرنا شروع کیا سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین مستقل جنریلی کا کام کرنے لگے مگر اصلی عہدہ اسسٹنٹی پر مامور رہے بعد ازان کرنیل فوج مقرر کئے گئے۔ انہون نے اپنی ہر ترقی پر خوشنودی حضوری اور عہدون کی ترقی کے پروانجات ریاست سے حاصل کئے انکو جملہ تعلیم علوم عربی و فارسی و انگریزی و تجربہ کاری حضور کے فیضان حاضری سے حاصل ہوئی ہے اور قواعد و قانون دانی فوج کی بابت حضور سے انپریوری توجہ رہی ہے جسکے باعث سے یہ ایک بڑے تجربہ کار اہلکار شمار کئے جاتے مین حضور عواطف خسروانہ و عنایات خسروانہ مثل انکے بزرگون کے ان پر ابتدائی سن تمیز سے مبذول ہے اور ریوہین حکام نے بھی انکی کارکردگی پر ہمیشہ داد دی ہے۔ ابتدائی سنہ ۱۳۱۸ ہجری مین مرض ہیضہ ریاست ہذا مین شروع ہوا صدہا آدمی ضائع ہو گیا اگر اسکی اجمالی کیفیت بھی کیفیت کے ساتھ درج کیجائے تو خالی طوالت سے نہین علی الخصوص وقائع ناگزیر صاحبزادگان خلد مکان و علی العموم انتقال دار تحال معززین ریاست ہذا وغیرہ شاہد حال و واقعہ پر ملال ہے اسکی تشریح و تصریح جو لکھے قلم کی کیا مجال ہے مزید بران اوس ایک بلا پر غالب ہونیکے سبب و قوع امراض تپ لرزہ وغیرہ جو کچھ کائنات باقی رہی تھی اوسنے بھی رفتگان ملک عدم کی پیروی اختیار کی چنانچہ بتاریخ ششم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۹ ہجری روز یکشنبہ بعد بارہ بجے شب کے خان الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ نے بعارضۂ امتلای ہیضہ انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ہے

رفت زین خاکدان محمد خان	مجرم بسوئی ملک عدم	از سر ہول آبرو برگفت	حیف شمشیر جنگ مُرد بدم

بتاریخ دوازدہم ماہ محرم الحرام سنہ صدر روز شنبہ بارہ بجے شب کے صاحبزادہ محمد لیاقت علیخان نے بعارضۂ ہیضہ انتقال کیا صاحبزادہ مرحوم بالیاقت کا نام لیاقت علیخان تاریخی تھا۔ یا سے لیاقت علیخان۔ ادہ تاریخ وفات ہے بابتدا ماہ ربیع الاول سنہ صدر صاحبزادہ محمد الیاس خان یاس خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب بہادر نے بمرض ہیضہ بعمر بیست سالہ عین آغاز جوانی مین انتقال کیا۔ مولف کے شاگردان اہلِ خاندان مین صاحبزادہ مرحوم فہیم و ذکی شخص تھا غفور الرحیم مغفرت فرمائے مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ہے

ای دریغا لخت جان شیر نوجوان	ابن صاحبزادهٔ ایوب خان	از رہ افسوس دل گفت آہ رو ـ میت صاحبزادهٔ الیاس خان

اسی ایام مین بشگونی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد سماحت اللہ خان ـ رکہا گیا ـ
بتاریخ سی ویکم ماہ اگست ۱۹۰۰ء جشن جوبلی اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بڑی دہوم دہام سے قسطنطنیہ مین بمعرض ظہور آیا ـ مولف نے محض ہمدردیٔ اسلام اشعار بطور تاریخ جشن یون موزون کیے ؎

ای عالمے بسایهٔ فرّ ہمای تو	ورد زبان خلق دعا و ثنای تو	سلطان روم نام تو عبد الحمید بار
در عالم است شہرهٔ خوف و رجای تو	بر آن چہ سرکشی کند و پیر من و چہ روس	اقبال و بخت تابع فرمان رای تو
روشن ز بستان نیز نیستان و سیستان	فرمان پذیر ہمت کشور کشای تو	جشن تو آفتاب صفت ذره پرورست
روشن بود جہان ز فروغ و ضیای تو	باد فرنگ تہر تو چون در فرنگ شد	لندن ز مہر شد بدوای لقای تو
نبود ز شور مدح تو خالی سر سپہر	لبریز شد کاسهٔ این جہان از ہوای تو	چشمک بمہر می زند از راہ افتخار
ہر ذره ہست تیز ز فیض لقای تو	ناکور کی ز حاتم و نوشیروان کنند	آسوده است ہر کہ ز عدل و سخای تو
چون مس نمی برم سوی اکسیر التجا	امیدوارم از نظر کیمیای تو	کارم دعا و شیوهٔ تو دستگیر نیست
این خاص از برای تو آن برای تو	این سال بیست و پنج جلوس مبارکت	جز و سلامت ست بشرط جزای تو

با فر و خرمی ز سر جشن آمده	تاریخ گفت ـ جشن جہیت فزای تو ۱۳۱۹

اسی تقریب مین صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب کرنیل تخلص آفسر خلف اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ داماد حضور نوابصاحب بہادر والی ریاست ٹونک شاگرد مولف نے یہ اشعار بطور مبارکبادی کہے ؎

شاہ را جشن ملوکانہ مبارک باشد	توزک و عشرت شاہانہ مبارک باشد	این چنین جشن بصد سال ہمایون بادا
فرحت و عیش امیرانہ مبارک باشد	شہرهٔ شان تو پیوست بروم و بفرنگ	این ہمہ شوکت مردانہ مبارک باشد
باد در دست تو ہر دم دل اہل عالم	بر کفت این چنین پیمانہ مبارک باشد	خواہی آفسر بسر خود دو آب پای سلطان
	این ارادت چہ مریدانہ مبارک باشد	

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر ۱۹۰۱ء سید اصغر علی خلف مولوی عبد الرحمن صاحب ناظم سائرات شاگرد و ہمنام مولف عہدۂ پیشکاری پرگنہ علیگڈه علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری درج ذیل ہے

سیادت مآب شرافت انتساب سید اصغر حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ در ینولا بیشگاہ حضور رما بدولت سے بالو پرورش و اعزاز افزائی نظر بر تدامت آنکو بعہدہ پیشکاری نظامت پرگنہ علیگڈھ و بشاہرہ للعہ روپیہ ماہوار معزز و مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد بہ نظامت پرگنہ علیگڈھ و یہوبجکر اور کار متعلقہ کا بضابطہ چارج لیکر بماتحتی ناظم پرگنہ کار سرکار متعلقہ اپنے کو بستعدی و ہوشیاری و دیانتداری باظہار لیاقت ذاتی انجام دیتے رہو اور کار روائی پیمائش و سیاق سے جلد بخوبی وقفیت حاصل کرو کیونکہ عرصہ چند ماہ تک اس عہدہ کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار ملیں گے بعد انقضای میعاد ششماہ بحالت وقفیت از کار پیمائش و سیاق چالیس روپیہ ماہوار ملتے رہینگے فقط المرقوم ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر ۱۹۰۱ء مثبتہ نامہ پیوند اشت نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ ہجری مطابق بستم ماہ ستمبر ۱۹۰۱ء روز پنجشنبہ تین بجے دن کے حضرت وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی۔ وائس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل نے بمرض اسہال کبدی اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیٹ نے قطعہ تاریخ وفات کہا ہے ؎ نائب ذیشان عبید اللہ خان ٭ رفت زین غمخانہ بے بود و ماند ٭ گفت سال رحلتش این آبرو آن قدح بشکست و آن ساقی نماند ٭ یہ قطعہ تاریخ وفات نائب الریاست مرحوم حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

آہ فیروز جنگ فخر الملک ٭ چھوڑ کر اس جہان فانی کو
نائب ٹونک صاحب رتبا ٭ ہوئے رونق فزای ملک بقا
بست و پنجم جمادی الاول ٭ اس خلق میں ہوائی اسعد مجلو
پنجشنبہ کا پہر بھر دن تھا ٭ بہر تاریخ کچھ خیال ہوا
بے کم و کاست کلک قدرت نے ٭ داخل خلد ہو گئے لکھا
۱۳

اور عبارت فخر الملک بجز اشد سے بھی تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم غفران پناہ بسبب نا اتفاقی پدر بزرگوار خود چند عرصہ سے بھوپال میں قیام پذیر تھے بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و پنجم ماہ ستمبر سنہ روز چہارشنبہ فائز ریاست ہذا ہو کر شرفیاب ملازمت حضور والا ہوئے حضور انور نے براہ تفضلات و خاوندی پروانہ خوشنودی مزاج بعطائے خطاب معزز و مفتخر فرمایا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ برادر عزیز القدر عزیز از جان سعادت نشان بدل عزیز برادر تمیز صاحبزادہ عبد العلیم خان طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ پیشگاہ حضور رما بدولت سے بالو پرورش خسروانہ و عنایت شاہانہ تمکو بعطائی الفاظ خطابیہ (فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ) معزز و ممتاز فرمایا گیا۔ چاہئے کہ اس عنایت و نوازش حضوری کے بدل شاکر ہو کر ہمیشہ با طاعت فرمانبرداری و رضامندی حضور رما بدولت

مستعدی گریم بکر پروانہ ہذا سند اپنے پاس رکھو فقط بموجب حکم حضور انور شنبہ ناصیہ عرضی عارض - شانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ
مطابق یازدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۷ء - واضح ہو کہ حضرت وزارت مآب غفران پناہ نے نجم الامراء احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ
محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ کو اپنی بیماری کی حالت میں اپنا انچارج کر دیا تھا چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب
ہدایت حضوری اولوالعزمی کے ساتھ کار نیابت کو انجام دیا اور بعد انتقال نائب صاحب بہادر منجانب حضور پرنور دام اقبالہ عہدۂ نیابت
پر مستقل فرمائے گئے - کیوں نہو حضور والا بھی خدا ترس ہیں - حق بحقدار رسید ابراہیم خلیل اللہ - امین الدولہ نائب الریاست رحلت گزید
صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر ہماں چشم دل در پیش دوست این بمصداق شعر ہذا است وزیر چنین شہریار چنان بجہان چون نگین
قرار جہان - پھر نائب الریاست بہادر نے برطبق حکم حضوری عہدۂ جرنیلی اپنے برادر معظم صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان اہل ولاء کو تفویض
فرمایا - بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ہجری مطابق بست و نہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۷ء چار بجے دن کے جناب جہان آرا بیگم صاحبہ والدۂ ماجدہ
جناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان بہادر نے بمرض لقوہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی انتقال کیا بعد چندے اونکی دختر یعنی اہلیہ
جناب محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی رفاقت اختیار کی - اور اسی اثنا میں صاحبزادہ محمد کمال الدین خان
صاحب ابن اخوند محمد ایاز خان بہادر ثابت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ اور اونکے فرزند و دختر یعنی صاحبزادہ محمد عمر خان
و اہلیہ جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ نے انتقال کیا - اسی ایام میں خلف صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ابن اعظم الامرا
وقار الملک جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ و خلف و دختر صاحبزادہ حافظ حامد خان ابن جناب صاحبزادہ احمد خان
بہادر شوکت جنگ و خلف صاحبزادہ امین الدین خاں صاحب ابن جناب صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم و خلف صاحبزادہ
محمد عبد المجید خان ابن جناب صاحبزادہ عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ نے سفر آخرت اختیار کیا - بتاریخ پنجم ماہ رجب ۱۳۱۵ھ
مطابق سی ام ماہ اکتوبر ۱۸۹۷ء سید نصیر الدین احمد مدد مہتمم سائر صدر خلف فصیح الملک کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب منجانب
سرکار دولتمدار ابد مدت نائب ناظم سائرات مقرر فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب
سید نصیر الدین احمد مہتمم سائر صدر بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تم کارہائے متعلقہ صدر منصرمی نظامت سائرات کو
از یوم ماموری عمدہ طور سے انجام دے رہے ہو اس لئے بلحاظ ہوشیاری و کارگزاری پیشگاہ حضور بادولت سے تمکو بعہدۂ نائب
ناظم سائرات معزز و مامور کیا گیا کارہائے متعلقہ صدر منصرمی نظامت سائرات بدستور تم سے لیا جائیگا و سر انجام ہوگا چاہئے کہ کل متعلقہ
اپنے کو بخوبی انجام دینے کہ تم ہر طور ذمہ دار ہو ہمیشہ مستعدی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیکر خوشنودی مزاج فیض امتزاج

تصویر صاحبزادہ حافظ احمد خان خلفِ اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک

صاحبزادہ محمد امان خان صاحب ریاست ٹونک

حضور ہ بہ دولت حاصل کرتے رہو اور بیرپروانہ جو بتلو عطا فرمایا گیا سنداً پیش پاس رکھو فقط المرقوم ۔ ۶ ماہ اکتوبر ۱۸۹۵ء مطابق ۵ رجب ۱۳۱۳ہجری ۔ بموجب حکم حضور پر نور دام اقبالہ شبیہ نامیہ و سنداشت نجم الامرا احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صمصام جنگ ۔ بقلم کرپا رام روزنامچہ نویس دفتر دارالانشاء دربار ٹونک ۔ بتاریخ ہشتم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر محمد علی بیگ ہمیں مولف سے انتقال کیا ۔ فیدائی عنبر مادہ تاریخ وفات ہے ۔ اسی ایام عبرت انضمام میں منجملہ خاص فخر الزمان جناب حاجی مولوی محمد ارشاد حسین خانصاحب و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب سیماب و جناب مولوی سید علی احمد صاحب مرادآبادی و منشی محمد شجاع الدین صاحب وغیرہ وغیرہ مرتہ بعد اخری رگرای منزل ناگزیر ہوئے ۔ علاوہ انکے اور بہت سے اشخاص نوشہ نوجوان پیران دیرین سال بدانش جوان رضیان ملک عدم کے پیچھے ہولئے ۔ الحاصل ایک مدت تک بازار مات گرم رہا اس خانہ بستی کا تانتا بندھا رہا سلسلہ نوحہ ماتم کو ایک دفتر درکار ہے اور بیان نظر باختصار ہے ۔ الحمدللہ دریں ولا بفضل حقیقی تمام سالی ارزانی سے بدل گئی اور خیرب سا بفضل اللہ بدل تصحیح نورانی امت تازہ ہوئی ۔ اب چند قطعہ تاریخ وفات مرحومین نامی و گرامی اس موقع پر مندرج کئے جاتے ہیں ۔

از کسید مولوی و حاجی ۔۔۔ ارشاد حسین خان بکریم
جون پئے کنبودم از پئے سال ۔۔۔ ہاتف گفت ز ۔۔۔ بگو شنم
شادی ارضی ۔۔۔ فانی ۔۔۔ غم داد ۔۔۔ بستان ہمدم
سرف از ۔۔۔ ہفت مصرعہ بگیر ۔۔۔ تاریخ ۔۔۔ ثبات کن فراہم

دیگر

دریغا سے تاریخ ہم بگذشت ۔۔۔ شجاع الدین کہ منشی بود مشہور
بگر سال مستی آبرو گر ۔۔۔ خو چندین شوق شو مجبور
چہ آئین داشت آن پابند ملت ۔۔۔ چہ خلقے بحبیت آن مرحوم مغفور
ہمانا از لب افسوس تاریخ ۔۔۔ بگو ۔ منشی شجاع الدین مبرور

اسی ایام میں جناب صاحبزادہ حافظ محمد امان خان صاحب برادر خورد اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ نے موضع ارنیان میں ایک وہین چاہ کندہ کرایا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

ہر زمان وہ امان میں حق کی رہے ۔۔۔ آبرو جو کنوین کا پانی ہے
دل اخبار سے لکھو تاریخ ۔۔۔ چشمۂ فیض جاودانی ہے

بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز جمعہ تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ڈپارول باد ختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ۔

دلیرجنگ - بمعرض ظہور آئی - بتاریخ بست وہشتم ماہ نومبر ۱۹۰۹ء صاحب کلان بہادر روائل صاحب فائزدارالریاست ہوئے حسب دستور مشایعت و ملاقات و مدارات عمل مین آئی - بعدازان صاحب کلان بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا - صاحبان مفصلۂ ذیل ہمرکاب حضور والاتھے - نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدرجنگ - نائب الریاست اعتبار الامرا مدبرالملک صاحبزادہ محمد ہدایت اسد خان بہادر افسرجنگ - کرنیل فوج - مرزا محمد علیخان صاحب ممبرکونسل صیغہ حسبیات وجنگلات وغیرہم - روبروے صاحبکلان بہادر ممدوح طلبای مدرسے یہ اشعار پڑہے ؎ آج ہون علم و ہنر دو نوفدای مدرسہ ؛ وائل صاحب ہوئے رونق فزای مدرسہ آفتاب شان وشوکت جب ہوا سایہ فگن ؛ بڑہ گئی خورشید تابان سے ضیای مدرسہ ؛ اب ہوا خواہان دولت مین ہوا خواہان علم ؛ بندہ گئی ہے آج عالم مین ہوای مدرسہ خاک پاے حضرت نواب والاجاہ سے ؛ غیرت خورشید ہے نورو بہای مدرسہ ؛ یاالٰہی دولت واقبال روزافزون رہے اپنے آقا کے لئے یہ ہے دعائی مدرسہ ؛ مدرسیا رب یونہین پاتا رہے رونق مدام ؛ اوج عزت پر رہے ہردم لوای مدرسہ حاکمان وقت جب ہون قدردان علم وفن ؛ کیون نہ بڑہجائے بہلا عزوعلای مدرسہ = تباریخ بست ودوم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۷ھ شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالشکور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان باسماۃ الیاس بیگم دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول - حسب آئین اہل خاندان بمعرض ظہور آئی - بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر تقریب شادی صاحبزادہ محمد عبدالصبور خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خانصاحب باسماۃ عصمت النسا بیگم دختر فرخندہ پیکر نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدرجنگ نائب الریاست - حسب آئین اہل خاندان منعقد ہوئی بعدازان نو عقد نکاح حسب استرضای حضور انور دام اقبالہم بتفصیل ذیل بمعرض وقوع آئے - عقد نکاح صاحبزادہ محمد افتخار علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ شمس النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ - تعداد مہر ... ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد تراب علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خانصاحب - تعداد مہر ... ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد زبیر علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ لطیف النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمود خان بہادر تہورجنگ تعداد مہر ... ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسرجنگ - باسماۃ رفیقۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد نور خان خلف اکبر

صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو۔ تعداد مہر پنجہزار روپیہ =
(۳) عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبدالباسط خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان باسماۃ وحید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خان
صاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = (۴) عقد نکاح صاحبزادہ محمد صفدر یار خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو باسماۃ
سعید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب بہادر افسر جنگ تعداد مہر پنجہزار روپیہ = (۵) عقد نکاح صاحبزادہ محمد اکبر یار خان
خلف اصغر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو باسماۃ زکیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب تعداد مہر پنجہزار روپیہ =
(۶) عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد واحد نور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شہید باسماۃ حدیقۃ النسا بیگم
دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو۔ تعداد مہر پنجہزار روپیہ = انہی ایام میں جناب صاحبزادہ حافظ محمد
عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول بعطائے پروانہ خوشنودی مزاج حضور انور و خطاب (زبدۃ الامراء اعتماد الملک صاحبزادہ
حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر ناصر جنگ) معزز و ممتاز فرمائے گئے۔ اور انہیں دنوں میں جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان
بہادر کو بھی حضور والا سے پروانہ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور اقدس و خطاب مستطاب (بدر الامراء اضیار الملک
صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر مبارز جنگ) عطا ہوا۔ بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ ہجری مطابق سی ام ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء
احمد علیخان تخلص شاکر دہلوی ساکن ٹونک ملازم ریاست جیپور شاگرد رشید مؤلف خارج ریاست ہو کر مؤلف سے ملاقی ہوئے
اثنائی گفتگو میں انطباع تاریخ ٹونک کی گفتگو آئی موصی الیہ گویا ہوئے کہ برٹش گورنمنٹ تاریخ کی قدر دان ہے چونکہ آج کے دن
عیسوی صدی تمام ہوئی ہے آج آپ ہی تاریخ ٹونک اختتام کو پہنچائیں۔ اور کل کی تاریخ عیسوی صدی شروع ہوگی
آپ ہی تاریخ وکٹوریہ کی ترتیب شروع فرمائیں۔ خاکسار نے موصی الیہ سے جواباً یہ کہا کہ مؤلف بعد انطباع مؤلفہ خود یہ چاہتا تھا
کہ شغل فن طبابت میں مشغول ہو کر اوقات مستعار بسر کرے کیونکہ پیشہ طبابت میرے خاندان میں قدیم سے چلا آتا ہے اور میرے
والد ماجد کے بڑے بڑے نامی گرامی شاگرد علی الخصوص بریاست رامپور و علی العموم بریاست ہذا گذرے ہیں چنانچہ
پیش ازین ایک نامہ عربی میرے نام حکیم غلام احمد صاحب قادری کا آیا تھا جسکی نقل درج ذیل ہے۔ سید صاحب
والا مناقب عالی مناصب خلاصہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام
سنت الاسلام واضح رائے شریف باد۔ فقیر غلام احمد قادری شاگرد والد ماجد آن برگزیدہ بارگاہ صمدیت نسخہ ہائے مجرب مطب
والد آن مکرم کہ این خادم تجربہ کردہ و ماننا نہ خود دارد و این متعلقہ دیرینہ چراغ سحری ست اندوہ وا زود انتظار ارزانی فرمودہ

ودیعت را بہر ند زیادہ والسّلام مع الاکرام فقط راقم الحروف ۔ فقیر غلام احمد قادری عفی عنہ ۔ معزی علیہ نے اس نامہ کو پڑھکر یہ جوابدیا کہ آپ تاریخ وکٹوریہ کو تو کچھ دنوں مین مرتب کر سکتے ہین بعد اختتام تاریخ ہذا کو ۔ جواہر رقم کو زخاطر عاطر ہے یہین مناسب و مصلحت وقت ہی چنانچہ مولف نے حسب اشارہ مشارالیہ آجکل تاریخ کہ نہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ و یکم ماہ جنوری ۱۹۰۱ء ہے تاریخ وکٹوریہ کو قلم برداشتہ لکھنا شروع کر دیا ہے رب العلمین بطفیل خاتم النبیین یہ تاریخ بھی تاریخ ٹونک کیطرح اختتام کو پونہچائے ۔ آمین ثم آمین ۔

شکر خدای کریم کہ این کتاب (مطلع فیض ابراہیم) درین ایام میمنت التیام کوائف انصرام ماند و بود آغاز رویداد و انجام صورت اختتام پذیرفت ۔ بابتدای طبع اسم تاریخی آن (تواریخ محمد آباد) نہادم و (حدیقۂ راجستان ٹونک) اسم تاریخی اختتام طبعش کردم و این قطعہ تاریخ بر گفتم ؎

خاص در عہد امین الدولہ جی سی آئی ای
آشکارا گشت جملہ صورت حسنِ اَمَل
فخر راجستان و فخر ہند و فخر کل دول
ملہم غیب آبرو گفتا بیک مصرع دو سال
ساختم آئینۂ تاریخ در اردو ۔ کزو
واردات خاندان ۔ و ۔ واقعات شش محل

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار گہربار شاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۔

کتاب بے بدل نمود تصنیف
بلاشک آبروئی صاحب فن
بری سال طبع او دم فکر
اسد گفتم ۔ تاریخ مزین

ایضاً

رقم کئے ہین جو حالات ٹونک ان زبان
تو آبرو نے بڑی محنت و مشقت کی
بسال طبع قلم کرکے گردن خامہ
اسد یہ کہدو کہ ۔ تاریخ لاجواب لکھی

تقریظ تاریخ ٹونک ۔ منجانب منشی محمد سعید خان سعید ولد حافظ عظیم اللہ خان ساکن ٹونک ملازم نظامت سائرات صدر ۔ شاگرد فخر الشعرا عمدۃ الملک میر نجو شکن جواہر رقم خان جناب مولوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو خلف صغر حضرت عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما مولانا حکیم سید محمد انور علیصاحب اُستاد و معالج خاص حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ۔

سبحان اللہ کتاب تاریخ ٹونک کہ جسکا تاریخی نام ۔ حدیقۂ راجستان ٹونک ہے تہذیب نفس و سیاست مدن کے لئے ایک دستور العمل سترگ ہے جسکا ہر ادنیٰ فقرہ ایک تذکرۂ کارآمد بزرگ ہے ۔ عروس استعداد کی آراستگی و پیراستگی کیواسطے زیور گران بہا ہے قابلیت ہے ۔ اور شوکت و عظمت فرمانروایان نامدار کے لئے ایک مقبول صورت ہے ۔ تاریخ دانی و انشاپردازی میرے اُستاد مسلم الثبوت بلیغ و ادیب کا حصہ ہے ۔ اور تعریف بیرون از قیاس لکھنا محض تصنع ہے ۔ تاریخ ہذا مین متانت برملا ہے

بقول شخصے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ قطعۂ تاریخ طبع عرض کرتا ہوں اس مختصر سے طول کا کام لیتا ہوں۔

نوشتہ چو تاریخ استاد من ۔ کہ بر شرح حسرت بمی گرامی
چو شد فکر تاریخ طبعش سعید ۔ بگفتا خرد گو۔ تواریخ نامی

تقریظ تاریخ ٹونک۔ منجانب منشی شیخ احمد صاحب متوطن ادھمپتی محکمہ سیاہ وار ار ریاست ٹونک خلف منشی شیخ محمد عبدالکریم صاحب کارپرداز اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ محمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مصنف تاریخ ٹونک۔

ماشاءاللہ کتاب تاریخ ٹونک جسکا تاریخی نام (مطلع فیض ابراہیم) ہے۔ فی الواقع اسم باسمی لطبع سلیم ہے۔ کیا کہنا چہار رو صاحب ذوالاقتدار کے حالات مختصر طول کی کیفیت دکھا رہے ہیں بلاغت و معانی کی اس دریائے آبرو میں موجیں جوش زن ہیں کیون نہو میرے استاد مسلم الثبوت المخاطب بہ فخر الشعراء معتمد الملک جواہر رقم خان مہر پنجہ شکن۔ میں جسقدر توصیف و تعریف لکھی جائے بجا ہے جسقدر مدح سرائی میں مبالغہ کیا جائے روا ہے بقول شخصے یہی قول صادق آئیگا کہ چھوٹا منہ بڑی بات اسی بات سے تقریظ میں کچھ تقریر نہیں کر سکتا ہوں قطعۂ تاریخ عرض کرتا ہوں ؎

چو تاریخ استاد من رقم کرد ۔ سزد گویم چو مہر عالم افروز
چو کردم فکر سال او ز سوز دل ۔ بگو تاریخ این۔ تاریخ دلسوز

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار گہربار جناب سید محمد عبدالرزاق صاحب کلامی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست ٹونک۔ مصنف صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام۔

میر منشی آپ نے یہ کتاب ۔ خوب اور عمدہ لکھی بے قیل و قال
وہ کیا انشا ہو کیا انشا وہ سب ۔ تم نے یہ دکھلا دیا لکھا جو حال
اس سے جو مرتے تھے وہ زندہ ہوے ۔ آپ یوں اسکے گئے کیا ہر مال
نسر طائر نظم پر یون کی صدا ۔ نظم کے فن میں ہیں یہ اہل کمال
یہ کوئی تاریخ ہے یا جام جم ۔ کیونکہ تھا پیر جان خسرو بہ سزا بال
اے کلامی شاد میں اس سے ہوا ۔ اور یہ چاہا کہ لکھئے اس کا سال
دی ندا ہاتف نے یہ بام فلک ۔ واہ کیا تاریخ ہے بس بے مثال

قطعۂ تاریخ در صنعت نادر و توشیح از نتائج طبع موزون رنگین زبان خواص عزیز منشی محمد ابراہیم خان المتخلص بہ ... خلف ذاکر منشی محمد خان صاحب مرحوم داروغہ ساکن ریاست ٹونک شاگرد جناب سید نیاز احمد صاحب ... شاگرد حضرت آسی لکھنوی

ذرا جلا کیونکہ ہو نکل اب تو تاریخ جہان ۔ قول سر اک اسکا اور انکو باعث تاریخ
غور اسمیں کا بیکی ... سند ۔ حق جو کہنا ہو تو کہدو۔ بے بہا تاریخ ہے

(حروف مادہ) ح ی ب و ا ت ا ر ی خ ہ کا۔

(اعداد بحروف) دو دہ دو پنج یک چہارصد یک دوصد دہ شش صد پنج دہ

(اعداد) ۴-۶-۴-۵-۴-۶-۴-۵۰-۲-۱۰-۲۰۰-۳-۵-۱-۲۰۰-۹۰-۴-۱۰-۱-۲۰-۴-۶-۹۰-

۴-۴-۵-۳۰۰-۳۰۰-۹۰-۴-۲-۵-۳-۴-۵ - میزان کل ۱۳۱۸ ہجری

ایضاً در صنعت توشیح معنوی

تاریخ ٹونک کا جو ہوا اختتام طبع | ثابت ہوا یہ مجھکو کہ تاریخ ہے یہی
ارشاد ہے مصنف نیکو خصال کے | غور او فکر رفرفر کو تاریخ کی ہوئی
ناگاہ آسمان سے مسیحا نے یوں کہا | واصد بے عدیل یہ تاریخ ٹونک کی

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہربار جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب تخلص عنایت شاگرد حضرت تاسد لکھنو سلمہ اللہ القوی۔

مولوی اصغر علی تصنیفات تاریخ کرد | کاندران درج ست حال بزم و بزم والی ٹونک
فکر سالش کرد عنایت از سر ادراک گفت | این بگفتا۔ دریا بجموعہ حالات ٹونک

قطعہ تاریخ موزون کردہ لالہ گوپال نراین تخلص شوق ملازم سرکار ریاست ٹونک شاگرد مصنف تاریخ ہذا۔

اسکا پرتو نہ کیون ہو عالمگیر | یہ تو اک آفتاب ہے تاریخ
شوق نے بھی سرورق پہ لکھی | واہ کیا لاجواب ہے تاریخ

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی جگن ناتھ پرشاد المتخلص بہ شاد خلف جناب منشی لالہ رنگ بہاری لال صاحب محرر خرچ نویس نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک شاگرد منشی ابراہیم خان رمز۔

دیکھا جو مینے اسکو تو یہ | مجھسے انتخاب نایاب
تم شاد یہ اسکا سال کہدو | تاریخ لاجواب نایاب

قطعہ تاریخ طبع از نتائج فکر جناب سید محسن حسین صاحب سخی امروہوی برادر جناب ناطق الملک سید مومن حسین صاحب صفی

ابرو سا ہو لکھنے والا جب | کیون نہو انتخاب یہ تاریخ
اے سخی تم بھی سال طبع لکھو | چھپ گئی لاجواب یہ تاریخ

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب تاریخ ٹونک تالیف فخر الشعرا معتمد الملک جواہر رقم خان میسر پنجہ شکن غفور تا مجو جناب سید محمد اصغر علی صاحب آبرو مطبع ستارہ ہند واقع شہر آگرہ مین باہتمام کارپردازان مطبع ۲۵ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۹ہ ہجری مطابق ۱۳ جون ۱۹۰۱ء کو خیر و برکت کے ساتھ چھپ کر باعث فرحت قلوب ناظرین ہوئی۔

نقشہ اسمائے اہل خاندان امیریہ مع تاریخ حیات و ممات وغیرہم

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد مع تفصیل واناث و ذکور	کیفیت
۱	حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ	سنہ ۱۱۹۲ ہجری	۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری	چہاردہ پسر و ہشت دختر و دختر خواندہ سیزدہ بیست و سہ کس بموجب تفصیل ذیل - از نمبر ۲ تا نمبر ۲۴	
۲	حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ	۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری	۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری	ہفت پسر و ہشت دختر جملہ پانزدہ کس بموجب تفصیل ذیل - از نمبر ۲۵ تا نمبر ۳۹	
۳	صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب	۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۳ ہجری	۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۶ ہجری	سہ پسر و ہفت دختر جملگی دہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۵۵ تا نمبر [illegible]	
۴	صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب	سنہ ۱۲۳۷ ہجری	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری	یک پسر یعنی صاحبزادہ احمد اللہ خان و تفصیل اولاد آن از نمبر [illegible] تا نمبر [illegible] پسر و دو دختر	
۵	صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۹ ہجری	۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری	سہ پسر و سہ دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر [illegible] تا نمبر [illegible]	
۶	صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب	سنہ ۱۲۴۰ ہجری	۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۳ ہجری	دو پسر و سہ دختر جملگی پنج کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۱۵ تا نمبر ۱۱۹	
۷	صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب	سنہ ۱۲۴۱ ہجری	۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۳ ہجری	+	لاولد فوت ہوئے

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸	صاحبزادہ احمدیار خان صاحب تخلص آنی	سنہ ۱۲۳۳ہجری	۲۱۔رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۸ہجری	یکسلپسو ولد دختر جملگی سہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۰ تا نمبر ۱۲۲	
۹	صاحبزادہ احمد علیخان صاحب	۲۸۔رجب سنہ ۱۲۳۴ہجری	سنہ ۱۳۰۰ہجری	سہ پسر وسہ دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۳ تا نمبر ۱۲۸	
۱۰	صاحبزادہ محمد بخت بلندخان صاحب	سنہ ۱۲۳۵ہجری	۹۔ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۳ہجری	پنج پسر وچہار دختر جملگی نہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۹ تا نمبر ۱۳۷	
۱۱	صاحبزادہ محمد منیرخان صاحب	سنہ ۱۲۳۶ہجری	۱۹۔محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ہجری	یک پسر ویک دختر جملہ دو کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۳۸ تا نمبر ۱۳۹	
۱۲	صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب	۱۵۔رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۹ہجری	سنہ ۱۳۱۰ہجری	یک پسر وپنج دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۴۰ تا نمبر ۱۴۵	
۱۳	صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب	+	+	+	انہوں نے صغر سنی مین روبروے والد ماجد خود انتقال کیا۔
۱۴	صاحبزادہ محمد جہانگیر خان	+	+	+	ایضاً
۱۵	صاحبزادہ فتح میر خان	+	+	+	ایضاً
۱۶	حیات بیگم عرف حکم بی بی منکوحہ صاحبزادہ بخشی محمد کریم اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ بخشی صالح محمد خانصاحب مرحوم	+	۲۸۔محرم الحرام سنہ ۱۲۷۲ہجری روز پنجشنبہ	یک پسر ویک دختر یعنی صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان جانی بیگم المخاطب بہ نواب بہو بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب مرحوم	نواب بہو بیگم لاولد فوت ہوئین

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۷	فیض بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمدیار خان بہادر فتح جنگ مرحوم	+	+	اکرام النسا بیگم متبنی منکوحہ صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد امان خانصاحب	ان بیگم کے اولاد نہ تھی انہون نے ایک دختر متبنی کرکے اکرام النسا بیگم نام رکھا اور اوس دختر نیک اختر کی شادی صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب سے کی انکے بطن سے دو پسر یعنی صاحبزادہ محمد ادریس خان و الیاس خان تولد ہوئے افسوس مین شباب مین دونون راہی ملک بقا ہوئے انکی پیدائش کی تاریخ پہلے تاریخ ہذا مین آچکا ہے سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین صاحبزادہ محمد الیاس خان کی شادی صفیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان سے ہوئی انکے بطن سے دو لڑکیان عالم وجود مین آئین صاحبزادہ محمد ادریس خان کی شادی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین سعیدۃ النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قصد سے بعرض ظہور آئی انکے بطن سے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۸	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب مرحوم	+	+	صاحبزادہ محمد امداد اللہ خان صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ محمد لطف اللہ خان صاحب اعتبار الامراء مدبر الملک صاحبزادہ ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آنرہ بلقیس زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبد الغفور خان۔ فیاض زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب۔	
۱۹	گلشن بیگم منکوحہ محمد نادر شاہ خان صاحب مرحوم	+	+	صاحبزادہ شاہ احمد شاہ خان مرحوم	صاحبزادہ احمد شاہ خان کو انکے والد نے بسبب ناز زمانی کے اولاد انکی ایک دختر مسماۃ محمد زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حامد خان صاحب اصغر خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان بہادر یادگار ہے
۲۰	اشرف بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر شاہ خان صاحب مغفور			صاحبزادہ محمد یوسف خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان۔ صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم۔ فردوس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب ادریس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب خلف دومی صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب	
۲۱	رحمت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد قاسم علیخان صاحب قلعدار مرحوم	+	سنہ ۱۳۱۶ ہجری	صاحبزادہ محمد نظام علیخانصاحب صاحبزادہ محمد عبد الغفار خان صاحب	
۲۲	بشارت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخانصاحب قلعدار	+	سنہ ۱۳۱۰ ہجری	دو پسر و سہ دختر یعنی پنج کس برین تفصیل صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قلعدار صاحبزادہ محمد عبد العلیخان ممتاز بیگم منکوحہ صاحبزادہ امداد اللہ خان مرحوم برانی بیگم زوجہ صاحبزادہ محمد نظام علیخان نور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الغفار خان صاحب قلعدار۔	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۲۳	گجبونہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب	+	+	سہ پسر و پنج دختر کل ہشت کس بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحبزادہ محمد سلطان خان مرحوم صاحبزادہ محمد اصغر خان بخشی بیگم امتیاز بیگم نواب بیگم بادشاہ بیگم سکندر بیگم۔	
۲۴	عمدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب	+	سنہ ۱۲۹۴ ہجری	+	یہ بیگم لاولد فوت ہوئیں
	اسمائے فرزندان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر				
۲۵	صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب	۲۳۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری	۲۵۔ رجب سنہ ۱۲۹۶ ہجری	شمس الامراء نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر نصرت جنگ ۔ اعزاز الامراء معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مرحوم ۔	
۲۶	صاحبزادہ محمد نذیر خان صاحب	۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۵ھ	۲۴ جمادی الاخری سنہ [illegible]ھ		لاولد فوت ہوئے ۔
۲۷	صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب	۱۰۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۶ ہجری	یکم صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری	یک پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد خان بہادر شیر جنگ مرحوم صدیقہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مغفور شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ مرحوم	
۲۸	نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ	۵ رجب سنہ ۱۲۴۷ھ	سنہ ۱۳۱۳ ہجری	دوازدہ پسر و پنج دختر کل ہفدہ کس مفصلہ ذیل نقشہ نسب نامہ	
۲۹	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری	۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۳ ہجری	دو پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد نور الدین خان ۱۲۷۲ صاحبزادہ محمد یعقوب خان ۱۲۸۲ مرحوم۔ روشن آرا بیگم زبدۃ النساء بیگم عرف ولایتی بیگم	روشن آرا بیگم صاحبزادہ حبیب اللہ خان کے عقد نکاح میں آئیں۔ زبدۃ النساء بیگم رفعت الامراء اعتماد الملک محمد عبداللطیف خان بہادر دلاور جنگ کے عقد نکاح میں آگئیں
۳۰	صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ	۲۳ شوال سنہ ۱۲۵۳ ہجری	۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ روز پنجشنبہ	سہ پسر و یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان بہادر نیر وزیر جنگ صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم ۔ صاحبزادہ امانت اللہ خان ۔ از بطن دیگر ۔	[illegible] صاحبزادہ [illegible] خان [illegible]
۳۱	صاحبزادہ محمد [illegible] خان [illegible] جنگ	۹ رمضان المبارک سنہ [illegible]	+	یک دختر مسماۃ آفتاب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد نعیم خان صاحب خلف حضور انور	
۳۲	ماہ بیگم الخاطب نواب بیگم منکوحہ نواب شوکت محمد خان بہادر رئیس جاورہ	+	۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ روز چہارشنبہ		لاولد فوت ہوئیں

نمبر شمار	تفصیل اسما	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۳۳	نورجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب	+		دو دختر یعنی معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب مرحوم - دختر دوم کلثوم بیگم مرحومہ لاولد فوت ہوئیں -	
۳۴	آفتاب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب	+	سنہ ۱۳۱۴ ہجری	یک پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ علی محمد خان - کیسر آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ذوالفقار علی خان - کشور آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شیر علی خان بہادر	
۳۵	سکینہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	+	+	دو پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان صاحب - صاحبزادہ محمد عالمگیر خان صاحب - افضل جہان بیگم - جہانگیر بیگم - فاروق زمانی بیگم - اختر جہانی بیگم	
۳۶	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالمجید خان صاحب عرف نوشہ میاں	+		دو دختر بدین تفصیل زبیدہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان صاحب - شمیم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان تعلقہ دار -	
۳۷	ولایتی بیگم منکوحہ صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب	+		یک پسر و یک دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم - جہان بیگم المخاطب بہ ملکہ زمانی بیگم محل اول حضور نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ فرمانروای دار الاسلام ٹونک	
۳۸	زہرہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	+	+	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبدالقیوم صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان مرحوم کے دو پسر ہیں یعنی صاحبزادہ [illegible] خان مرحوم داماد جناب صاحبزادہ محمد حسام الدین خان داماد حضور [illegible] وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان [illegible] حافظ محمد اکرم خان صاحب بہادر صولت جنگ صاحبزادہ احمد الدین خان [illegible] مغفور صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر صولت جنگ -	
۳۹	مریم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امان خان صاحب	+		[illegible]	صاحبزادہ محمد امان خان صاحب کی دوسری شادی افضل جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب مرحوم سے بعرض [illegible] آل ان سے چار فرزند اور دو دختر تولد ہوئیں بدین تفصیل صاحبزادہ محمد ایوب خان - صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان - صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان مغفور - شیر بیگم [illegible] منکوحہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان - شفیع بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسد اللہ خان صاحب مرحوم

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
	فرزندان نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ				
۴۰	امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم خان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای	۲۲ - ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۵ ھ	+	چہاردہ پسر یک دختر و دوازدہ دختر فرخندہ بیگم بہ بست و شش کس بموجب تفصیل از نمبر ۵۷ تا نمبر ۸۲	
۴۱	اعظم الامراء وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ	۲۰ - شوال سنہ ۱۲۶۸ ہجری	+	چہار پسر و پنج دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد الیاس خان داماد حضور انور دام اقبالہ - صاحبزادہ محمد ادریس خان مرحوم - صاحبزادہ محمد لیاقت علیخان مغفور - صاحبزادہ سردار محمد خان تیار بیگم مرحومہ جمیلہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان جمیلہ منکوحہ صاحبزادہ محمد سعادت علیخان جمیلہ منکوحہ صاحبزادہ احمد الدین خان خلف صاحبزادہ عبد القیوم خان مرحوم	
۴۲	افضل الامراء منظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ	۲۱ - رجب سنہ ۱۲۷۱ ہجری	+	چہار پسر و سہ دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان - صاحبزادہ رضا الدین خان مرحوم صاحبزادہ عبد الستار خان مغفور - صاحبزادہ محمد عبد النعیم خان - عالم آرا بیگم سر آرا بیگم - شوکت آرا بیگم -	
۴۳	نجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ	۲۰ - ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری	+	و دیگر چہار دختر بطن قمر الزمانی بیگم مرحومہ کے عالم وجود میں آئے بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان داماد حضور انور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان داماد صاحبزادہ عبد اللطیف خان ثانی - ہر چہار دختر ناکتخدا ہیں -	[illegible]
۴۴	ممتاز الامراء معظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ	۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ ہجری	+	سہ فرزند و سہ دختر بطن [illegible] بیگم کے عالم وجود میں آئے بدین تفصیل صاحبزادہ عبد الشکور خان صاحبزادہ عطاء اللہ خان صاحبزادہ عبد المعز خان کلثوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر نصرت جنگ رضیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان آسیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۴۵	وقار الامراء اعماد الملک صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ	۳۰ - رجب سنہ ۱۲۷۴ ہجری	+		ایک فرزند اور دو دختر بطن زبدۃ النسا بیگم سے تولد ہوئے بدین تفصیل - صاحبزادہ عبد الحمید خان عرف آغا میرزا کیبیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ عبد القدوس خان ملکۂ شمس تاجدار بانو بیگم منکوحہ صاحبزادہ سردار محمد خان ابن صاحبزادہ محمد یحییٰ خان بہادر سطوت جنگ - اور صاحبزادہ صاحب ممدوح کے چند اولادین بطن چند عورات سے عالم وجود مین آئین - بدین تفصیل ذیل - صاحبزادہ محمد عبد السعید خان صاحبزادہ محمد عبد الشید خان - صاحبزادہ محمد حامد سعید خان - احسن النسا بیگم منکوحہ محمد گوہر علیخان جاگیردار پرگنہ پڑاوہ -
۴۶	صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان بہادر غضنفر جنگ	۲۱ - ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۵ ہجری	+		یک فرزند بطن فاروق زمانی بیگم سے پیدا ہوا یعنی صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان اور صاحبزادہ عبد القدوس خان بشکم دیگر عورت سے عالم وجود مین آیا -
۴۷	صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب	۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۶ ہجری	+		دو فرزند بطن میرا بیگم سے تولد ہوئے یعنی صاحبزادہ محمد شفیع احمد خان صاحبزادہ محمد سمیع احمد خان -
۴۸	صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ	سنہ ۱۲ ھ	+		
۴۹	صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب	۵ شوال سنہ ۱۲۹۱ ہجری	+		یک فرزند بطن آئینہ بیگم سے عالم وجود مین آیا یعنی صاحبزادہ محمد عتیق خان دو فرزند اور ایک دختر غوثیہ بیگم مرحومہ سے پیدا ہوئے - ایک دختر بطن ... بیگم سے عالم وجود مین آئی -
۵۰	صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان مرحوم	یکم رجب سنہ ۱۲۷۸ ہجری			ان تینوں صاحبزادوں نے کم سنی مین انتقال کیا -
۵۱	صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب مغفور	+	+		ایضاً
۵۲	صاحبزادہ محمد ... خان صاحب مبرور	+	+	+	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
	بنات نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ				
۵۳	قیصہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	+	+	یک فرزند یعنی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان تخلص احسان عالیجاہ حضور انور دام اقبالہ	صاحبزادہ احسان اللہ خان صاحب کی اولاد کی تشریح کتاب میں موجود ہے۔
۵۴	کافیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر الدین خان صاحب	+	+	دو پسر و چہار دختر	
۵۵	امۃ الصمد بیگم منکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہلوی	+	+	+	یہ بیگم لاولد ہیں انہوں نے اپنے ہمشیرہ کافیہ بیگم کے فرزند کو متبنیٰ کیا تھا افسوس وہ بھی سنہ ۱۳۱۲ھ میں بمرض ہیضہ فوت ہو گیا۔
۵۶	امۃ الرحمن بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر نصیر جنگ	+	سنہ ۱۳۱۹ھ	+	یہ بیگم لاولد فوت ہوئیں
۵۷	بخشی جان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب رامپوری	+	+	یک دختر ناکتخدا المسماۃ بیگم	
	فرزندان حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ				
۵۸	صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب فرزند اکبر ولیعہد	۱۳- محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ ہجری	+		صاحبزادہ صاحب کے دو تین اولاد ہو کر فوت ہوئیں
۵۹	صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب	۲۰- صفر المظفر سنہ ۱۲۹۶ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کے کوئی اولاد نہیں ہے۔
۶۰	صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان صاحب	۵- ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۹ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔
۶۱	صاحبزادہ محمد فاروق علیخان صاحب	۱۴- ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	+	+	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ فوت	تعداد اولاد	کیفیت
۶۲	صاحبزادہ محمد عثمان علیخان صاحب	۱۹۔ رجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے
۶۳	صاحبزادہ محمد عبدالواحد خانصاحب	۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری	+	+	ایضاً
۶۴	صاحبزادہ محمد مسعود علیخانصاحب	۱۳۔ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے۔
۶۵	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۷ ہجری	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی فخر النساء بیگم بنت صاحبزادہ محمد نورالدین خان سے بتاریخ بست و دوم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ بعرض وقوع آئی۔
۶۶	صاحبزادہ محمد افتخار علیخانصاحب	سنہ ۱۳۰۳ھ		+	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ ہجری شمس النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ سے بعرض ظہور آئی
۶۷	صاحبزادہ محمد تراب علیخانصاحب	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰[illegible]ھ روز دوشنبہ	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ حمید النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب سے بعرض وقوع آئی۔
۶۸	صاحبزادہ محمد زبیر علیخانصاحب	۵۔ شوال سنہ ۱۳۰۹ھ	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ لطیف النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمد [illegible] خان بہادر [illegible] جنگ سے ہوئی
۶۹	صاحبزادہ محمد یونس علیخان مرحوم	سنہ ۱۲۰۸ ہجری	سنہ ۱۲۰۸ ہجری	+	یہ صاحبزادے کم سنی میں فوت ہوے۔
۷۰	صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان مغفور	سنہ ۱۲۹۱ھ	سنہ ۱۲۹۰ھ	+	ایضاً
۷۱	صاحبزادہ محمد علاؤالدین خان بہادر	سنہ ۱۲۹۲ھ	۱۵۔ شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ	+	یہ صاحبزادے صغر سنی میں فوت ہوے۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۲	اختر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب	۵ شعبان سنہ ۱۲۹۰ھ	+	+	ان کے ایک فرزند ہوا تھا سنہ ۱۳۱۲ھ میں [illegible] چند در چند راہی ملک بقا ہوا۔
۷۳	ابرار النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب	۷ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری	+	صاحبزادہ الطاف علی خان مرحوم ۱۳۰۸ھ، صاحبزادہ محمد تقی اللہ خان ۱۳۰۹ھ، صاحبزادہ مستفید اللہ خان ۱۳۱۱ھ، صاحبزادہ محمد اکتفا اللہ خان ۱۳۱۲ھ، صاحبزادہ محمد رشید اللہ خان ۱۳۱۴ھ، صاحبزادہ محمد سلطان اللہ خان ۱۳۱۶ھ، افتخار النساء بیگم ۱۳۱۵ھ، بتول ۱۳۱۹ھ	صاحبزادہ الطاف علی خان ۱۳۰۸ [illegible] مہینے کے ہوکر گئے افتخار النساء بیگم سنہ ۱۳۱۶ھ میں بعمر [illegible] سال فوت ہوئیں باقی اولاد بفضل تعالیٰ زندہ ہے
۷۴	احمد النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان صاحب مرحوم	۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ھ	+	صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان روبرو [illegible] والد ماجد لاولد فوت ہوگئے	ان کے کوئی اولاد نہیں ہے
۷۵	حمزہ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان [illegible] خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد [illegible] خان بہادر [illegible] جنگ	۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۵ھ	+	یک پسر	
۷۶	سعادت النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب	۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ ہجری	+	یک دختر مسماۃ رضیۃ النساء بیگم	
۷۷	زکیۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان خلف صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری	+		
۷۸	[illegible] النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد [illegible] خان خلف صاحبزادہ محمود خان بہادر [illegible] جنگ	۲۲ جمادی [illegible] سنہ ۱۳۰۲ھ	+	یک دختر	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۸	صدقۃ النساء بیگم - ناکتخدا	۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۶ھ	+		ان بیگم کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے
۷۹	صبیہ ناکتخدا				
۸۰	صبیہ ناکتخدا				
۸۱	ابصار النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ	۳۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ		دو دختر مثل دو پیکر	
۸۲	رشید النساء بیگم عرف بوجی بیگم	۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ	+		
۸۳	عزیز النساء بیگم مرحومہ	۲ شوال سنہ ۱۲۹۶ھ	یکم شعبان سنہ ۱۳۰۲ھ		کم سنی میں فوت ہوئی
۸۴	افضل النساء بیگم	۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۶ھ	+		
۸۵	صاحب النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان صاحب مرحوم	۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ھ	+		
۸۶	صفیۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد سلیمان خان خلف صاحبزادہ علی احمد خان ابن صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب		+		

فرزندان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع اولاد شان

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸۷	صاحبزادہ محمد اسد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم	سنہ ۱۲۵۵ھ	+	۸ فرزند و ۴ دختر جملگی دوازدہ کس تفصیل مفصل ذیل از نمبر ۸۹ تا نمبر ۱۰۰	
۸۸	صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان خلف صاحبزادہ احمد شفیق خان صاحب ابن امداد بیگم کابلی	۵ رجب سنہ ۱۲..ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ	یک پسر مسمی احمد اللہ خان داماد نواب فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی ... ریاست مرحوم۔	

نمبر شمار	تفصیل اسما	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸۹	صاحبزادہ محمد حسن اللہ خان خلف اصغر صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب (بطناً)	سنہ ۱۲۷۹ھ	+	دو پسر از بطن عورت دیگر	
۹۰	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان مرحوم از بطن دیگر	سنہ ۱۲۸۹ھ	سنہ ۱۳۱۰ھ	ایک پسر یعنی صاحبزادہ محمد وحید اللہ خان	انکی شادی دختر صاحبزادہ فخرالدین خان گوالیاری سے ہوئی تھی چند مہینے بعد مرض دق میں ایام شباب میں انتقال کیا۔
۹۱	صاحبزادہ احمد خان (ایضاً)	سنہ ۱۲۹۳ھ	+	انکی شادی بھی دختر صاحبزادہ فخرالدین خان گوالیاری سے ہوئی	
۹۲	صاحبزادہ احسان اللہ خان ایضاً	ابتدائی سنہ ۱۲۹۵ھ	+	انکا عقد بتاریخ ۲۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ حمیدہ بیگم بنت صاحبزادہ حبیب اللہ خان مغفور سے بعوض دو ہزار روپیہ مہر ظہور آیا۔	
۹۳	صاحبزادہ اسد اللہ خان (ایضاً)	آخر سنہ ۱۲۹۷ھ	+		
۹۴	صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان از بطن ... بیگم دختر حکیم احسن خان ابن حکیم مظفر حسین خان مغفور دہلوی	سنہ ۱۳۰۰ھ	+		
۹۵	صاحبزادہ محمد صدقۃ اللہ خان از بطن خورشید بیگم بنت ... خان ولد غلام دستگیر خان بہالہ مرحوم	سنہ ۱۳۱۳ھ			
	صاحبزادہ عزیز اللہ خان از بطن بیگم	سنہ ۱۳	+		
۹۶	معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ... خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب مرحوم از بطن نوجان بیگم مغفورہ	سنہ ۱۲۸۰ھ	+		
۹۷	کلثوم بیگم مرحومہ (ایضاً)	سنہ ۱۲۷۲ھ	سنہ ۱۲۹۳ھ		

نمبر شمار	تفصیل سمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۹۸	یک دختر از بطن دیگر منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب مرحوم		+	دو پسر ہیں بہ تفصیل۔ صاحبزادہ محمد نعیم خان۔ صاحبزادہ محمد سلیم خان۔	
۹۹	ضیاء السحری بیگم دختر صغری بیگم بنت حکیم احمد حسین خان خلف حکیم محمد مظفر حسین خان صاحب مرحوم	سنہ ۱۳۱۱ھ	+		
فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب مغفور					
۱۰۰	صاحبزادہ محمد خان صاحب تخلص ندا	سنہ ۱۲۰۲ھ	+	چہار فرزند و دو دختر یعنی شش کس صاحبزادہ عباس خان در زرد صاحبزادہ معلوم الاسم فوت ہوئے مگر اسامہ بیان۔ موجود۔ ہیں۔ ہر دو دختر کا انتقال ہو گیا۔	معصوم بیگم سے صرف یک دختر قدسیہ بیگم ہوئی تھی اور دختر نے کمسنی میں انتقال کیا باقی اولاد عورت دیگر کے بطن سے ہوئی تھی منجملہ انکے اسامہ بیان موجود ہے
۱۰۱	صاحبزادہ حامد خان صاحب	سنہ ۱۲۶۶ھ	+	یک پسر و یک دختر یعنی دو کس بہ تفصیل صاحبزادہ محمد حیات خان عمیم بیگم زوجہ منکوحہ صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر نصرت جنگ خلف اکبر شمس الامرا بہادر تہور جنگ۔	
۱۰۲	صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب تخلص سعید	سنہ ۱۲۶۱ھ	+	شش پسر و چہار دختر ہیں بہ تفصیل صاحبزادہ محمد سعید خان تخلص عاشق۔ صاحبزادہ محمد افضل خان۔ صاحبزادہ محمد عبدالقدوس خان۔ صاحبزادہ محمد [illegible] خان صاحبزادہ محمد اشرف خان صاحبزادہ محمد اختر خان مرحوم۔ مظفر الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد یعقوب خان ابن صاحبزادہ محمد امان خان صاحب۔ قمر الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ عزیز الرحمن خان۔ شمس الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ حبیب الرحمن خان۔ سعیدہ الجہان بیگم ناکتخدا	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۳	عشرت بیگم المخاطب بہ نواب خسرو زمانی بیگم منکوحہ اولین صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم		+	چہار دختر۔ دو دختر از صاحبزادہ فیض محمد خان مرحوم۔ یکے صادقہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ دیگر قمرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ۔ دو دختر از نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ یکے امۃ الصمد بیگم منکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہلوی۔ دیگر رخشی جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رضا خان رامپوری۔	
۱۰۴	خورشید بیگم المخاطب بہ ملکہ زمانی بیگم مرحومہ منکوحہ نواب محمد علی خان بہادر [illegible]			شش فرزند ارجمند و دو دختر زندہ از بیگم بخشش [illegible] از سنہ [illegible] تا سنہ [illegible] و از سنہ [illegible] تا سنہ [illegible]۔	
۱۰۵	آبادی بیگم المخاطب بہ فیروز زمانی بیگم مغفورہ منکوحہ اولین شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ			یک دختر مسماۃ خجستہ بیگم مرحومہ	یہ بیگم لا ولد فوت ہوئیں
۱۰۶	زبیدہ بیگم المخاطب بہ دولت زمانی بیگم منکوحہ دوین نظام الملک بہادر منصور جنگ			دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ داماد صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان داماد حضور پرنور دام اقبالہ۔ رشیدہ بیگم منکوحہ دوین جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر صفدر جنگ نائب ریاست۔ صفورہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان سلمہ خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر ظفر جنگ جرنل فوج ظفر موج حضور پرنور دام اقبالہم و اجلالہم۔	
۱۰۷	مہدی بیگم المخاطب بہ نواب زمانی بیگم منکوحہ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان بہادر فیروز جنگ			یک فرزند ارجمند یعنی فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ داماد نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ مرحوم۔	
۱۰۸	[illegible] بیگم المخاطب بہ ظفر زمانی بیگم منکوحہ [illegible]			یک دختر مسماۃ النساء بیگم منکوحہ وقار الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ عبد الکریم خان بہادر دلاور جنگ۔	

نمبر شمار	تفصیل اسما	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۹	امانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حلیم اللہ خان صاحب خلف اکبر نواب محمد عظیم اللہ خان مرحوم از بطن دیگر			یک پسر و یک دختر یعنی محمد حمید اللہ خان عرف ہورا خان - دختر ناکتخدا مرحومہ	یہ دختر عین ایام شباب میں بعارضہ چند در چند راہی ملک بقا ہوئے -
۱۱۰	زمانی بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان ضبط خلف اصغر نواب محمد عظیم اللہ خان مغفور از بطن دیگر			دو پسر محمد حفیظ اللہ خان و محمد رشید اللہ خان	محمد حفیظ اللہ خان نے بمرض تپ دق انتقال کیا
	فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم				
۱۱۱	معتمد الامرا ممتاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	سنہ ۱۲ ھ	سنہ ۱۲۹۹ ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان مخلص احسان و امداد حضور انور دام اقبالہ -	بطن عورت دیگر سے فرزند ہیں بہ تفصیل صاحبزادہ انعام اللہ خان صاحبزادہ اکرام اللہ خان صاحبزادہ اعزاز اللہ خان
۱۱۲	معتمد الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ	سنہ ۱۲ ھ	سنہ ۱۳۱۷ ھ	یک دختر کتخدا -	بطن شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ صاحب موصوف کوئی اولاد نہیں ہے بطن عورت دیگر سے ایک دختر ناکتخدا ہے
۱۱۳	صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب از بطن دیگر	سنہ ۱۲ ھ	+	پنج فرزند و یک دختر بطن خدیجہ بیگم دختر محمد سلیمان خان قلعدار سے تولد ہوئے بدین تفصیل صاحبزادہ عزیز اللہ خان صاحبزادہ ہدایت اللہ خان صاحبزادہ حبیب اللہ خان صاحبزادہ سعید اللہ خان صاحبزادہ کرامت اللہ خان - جیرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبد القیوم خان خلف صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب -	
۱۱۴	منزاجی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم خلف معتمد الامرا معظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر مظفر جنگ			چہار فرزند و سہ دختر تولد ہوئی بدین تفصیل صاحبزادہ امیر الدین خان - صاحبزادہ محمد سعید الدین خان - صاحبزادہ محمد ابو سعید خان - صاحبزادہ محمد اسمعیل خان - گیتی آرا منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ ملکہ آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان بہادر جلادت جنگ حسن آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ بہادر علی خان -	

با حسب اعلام نامداری انفع رایات شهریاری غره ناصیه والا شکوه ... فروغ دیده ... چراغ افروز
دودمان کشورکشائی مصباح محفل اقبال شمس فلک اجلال ... الاقبت ... علو منزلت صاعد صاعد شهامت
و ایالت معارج شجاعت و بسالت موجب امن و امان کافهٔ انام باعث درستی امور خاص و عام فیض خاتم والاجاب
مصحف خلائق پناهی فاتحه کتاب کرم و الطاف قدم قید ... دودمان خانی آصف ثانی عادل باذل و ...
آسان کننده کارهای مشکل تشیید ارکان شرع و اسلام مقنن قوانین سنت رسول علیه الصلوة والسلام جناب مستطاب
معلی القاب حضرت امین الدوله وزیر الملک حافظ قرآن نواب محمد ابراهیم علیخان بهادر صولت جنگ ... ادام الله
اقباله و اجلاله خلف الصدق حضرت یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان بهادر صولت جنگ ابن حضرت وزیر الدوله
امیر الملک نواب محمد وزیرخان بهادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدوله امیر الملک نواب محمد امیرخان بهادر
شمشیر جنگ اسوده جنت الفردوس والی ریاست فیض بشارت دار الاسلام ... ٹونک حرسها الله عن اکدار الدهور
و فساد الازمنة والشرور ۵

داورا سال تو همایون | تو همایون باد
کمترین چاکر تو اسکندر | ... ون باد
پایه قدر تو برتر کیوان | بخت تو از شمار افزون باد
هر لباسیکه در کان عطاست | همه بر قامت تو موزون باد
آستانت شد و سکن جسم | دل اعدا ز رشک پر خون باد
چاکر دولت کی بکرسی | تابع سکه ربع مسکون باد
روی حسن عروس مقصد تو | از وفور نشاط گلگون باد
شاهد عدل بر تو مفتون است | لیلی عقل نیز مجنون باد
سمور خاک نعیم حشمت تو | دشمنه قالب فریدون باد
بسته طبع نفس شوکت تو | درة التاج فرق گردون باد
هر صناعیکه در یار فناست | همه با بخشش تو مقرون باد

مهر اگر سوی تو به سقم حسد — زهر در لمس سوده معجون باد

بهر قوت اگر خورد معجون — در حق دشمن تو افیون باد

در تمنای حسن اقبالت — لیلی انتقاع مجنون باد

هر کمانی که در جهان پیداست — در جگر حق تو صورت خون باد

هر زوالی که هست در طالع — با عدوی تو زود مقرون باد

عید در حق او شود چون شب غم — روز نوروز هم شب خون باد

ای سخاوت ز حد امکان دور — مثل تو هم ز خیال بیرون باد

صید جان حسود بد طینت — طعمه شاهباز طاعون باد

داغ مهر تو هر که بر دارد — سینه آتش ز رشک داغ گردون باد

جان بدگو که هست محرم تو — از دیار حیات بیرون باد

زال دنیا که نیست [illegible] — دولت دین لسان خاتون باد

عیش [illegible] — رنج و اعدا چو شعر مضمون باد

بکلاه [illegible] ی عقل و دوار — نشه دشمن ز نشره پر موزون باد

دست بردار آبرو به نیاز — از دعایت قبول مقرون باد

گوی بر ابراهیم خان والا شان — حافظ تو خدای بیچون باد

بک [illegible] ۱۳۱۷ھ

نسب نامه

امین الدوله وزیر الملک نواب محمد ابراهیم علیخان صاحب بهادر صولت جنگ - جی سی آئی - ای - ابن یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر صولت جنگ - ابن وزیر الدوله امیر الملک نواب محمد وزیر خان بهادر نصرت جنگ - خلف الصدق امیر الدوله امیر الملک نواب محمد امیرخان بهادر شیر جنگ - ابن محمد حیات خان ابن طالع خان ابن کالیخان ابن بابو خان ابن مهرخان ابن شیدعلیخان ابن فتح خان ابن فاتحان ابن الهداد خان ابن یوسف خان ابن کرشی خان ابن قیسی خان ابن شالار زئی گر جه قبیله

سالار زی ست ابن الیاس ابن یوسف زی ست ابن شیخا ابن کند ابن خیر الدین عرف فرشبون ابن ابراہیم
المعروف بہ سربن ابن قیس عبدالرشید الملقب بہ پٹھان ابن عیص ابن شلول ابن عتبہ ابن لعشیم ابن مرہ ابن جندر ابن
سکندر ابن زمان ابن تمین ابن بہلول ابن شلیم ابن صلاح ابن قاروذ ابن اشم ابن بہلول ابن کرم ابن عسال ابن
عدالقصا ابن ہیال ابن قیس ابن علم ابن شمویل ابن ہارون ابن قمرو ابن ابی ابن صعب ابن طلل ابن نوی ابن عالی ابن تارخ
ابن آزرمدہ ابن شندل ابن شلیم ابن فعت ابن ارمیا ابن شاول الملقب بطالوت ابن قیس ابن عسال ابن صوار ابن لحوب
ابن افح ابن اریش ابن منیامین ابن یعقوب علیہ السلام ابن اسحق علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام ابن تارخ المعروف
بہ آزر ابن ناحور ابن سروغ ابن رعوا ابن فالغ ابن ہود علیہ السلام ابن شالح ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام
ابن لمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیہ السلام ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث علیہ السلام ابن حضرت
ابو البشر آدم علیہ السلام۔

اوّل خاکسار نے اس منتخب التواریخ کو زبان فارسی بعبارت سلیس خاطر نشیں لکھا تھا چونکہ فی زمانہ زبان اُردو اکثر رائج ہے اور زبان فارسی کمتر شائع ہے بنابر علیہ حسب الایمائے جناب والا اخطاب غیر باطل نصفت و عدالت سحاب مدار فتوت و مروت عنوان صحیفہ سروری فہرست جریدہ والاگہری منہل مکارم اکرام سرچشمہ مراحم خاص و عام مسند نشین سرفرازی زیب وسادہ ممتازی ہزبر بیشہ دین و دولت محیط بسیط علو مرتبت فرازندہ چتر الاجاہی فروزندہ مصباح فیروز بختی حضرت [illegible] امراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و ایس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل دام دولتہ و حشمتہ۔ خلف الصدق مغفرت و وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم مغفور ہ

تا ہست جہان بقائے تو باد	عالم ہمہ در رضائے تو باد
دایم سر کشان آفاق	افتادہ بزیر پائے تو باد
گیتی و ہر آنچہ در وے	مخصوص ہمہ برائے تو باد
چیزے کہ مراد خاطر تو	ہر لحظہ بدعائے تو باد
تا نغمہ سراست بلبل گنگ	نوشش و تہنیت ثنائے تو باد

بپوستہ بچشم احسن بخش | چون مردم دیدہ جائے تو باد
اے باعث حفظ آبرویم
حافظ ہمہ جا خدائے تو باد

بمصداق الامر فوق الادب - اس تاریخ کو خاص زبان اردو مین بقید تحریر لایا - اور قبل اختتام کتاب ہذا بپیشگاہ حضور والا جناب وزیر اعظم معلے سے خاکسار کو پروانجات خوشنودی مزاج وہاج خود بدولت براہ مزید قدردانی وقدرافزائی عطا ہوئے چنانچہ نقل ہر دو پروانہ نوک ریز خارہ ضراعت خامہ ہے -

نقل پروانہ باجلاس حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای - دام اقبالہ

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - پیشگاہ حضور سے جو طلبی تمہاری ہوکر ماموری بدفتر دار الانشاء عمل مین آئی ہے بنابرین غرض ہے کہ حسب خواہش بابدولت واقبال کارہائے متعلقہ خود کو بحزم وہوشیاری جس طرح کہ خیراندیشان براہ دلسوزی انجام کو پہونچاتے ہین منصہ شہود لاؤ جس خیال سے کہ بابدولت نے تمکو اس دفتر خاص مین مامور کیا ہے براہ عقیدت اندیشی اس طرح سرانجام کو پہونچاؤ کہ مورد تحسین وآفرین ہو دربابِ ترقی تنخواہ تمہاری کے حضور کو کامل خیال ہے الحال جو مشاہرہ تمہارا کہ جائداد پدری سے ہے اوسکو بصیغہ امیدواری تصور کرکے ہر گونہ سرور افزائے خاطر عاطر ہین کہ عنقریب مشاہرہ انسام وہی خدمات مفوضہ تمکو حاصل ہوگا فقط مرقوم کیم ماہ جون ۱۸۹۵ء مطابق ہفتدہم ماہ شعبان ۱۳۱۲ھ ہجری - حسب الحکم حضور انور دام اقبالہ ایشانست بقلم محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -

نقل پروانہ باجلاس حضرت وزیر اعظم نائب الریاست بہادر دام دولتہ از دفتر دار الانشاء خصوصی

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد تمنے روز ماموری خود سے بدفتر دار الانشاء سرکار فیض مدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کارہائے مفوضہ کو باحسن وجوہ انجام دیا ہو اور بہ حسن کارگذاری خوشنودی

اینجانب نسبت تمہارے متصور ہونی چاہیے کہ آیندہ بھی ہمبریں منوال کار متعلقہ خود کو بجمعیت دم و ہوشیاری انجام دیکر مسرت افزاے خاطر اینجانب رہین اور اس پروانہ کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھیں فقط المرقوم بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ ہجری مطابق سوم ماہ فروری ۱۹۰۹ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص۔

امید تحلبندان گلزار معانی او بہار افزایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہیں کتاب ہذا مین سہو و خطا پائین بمقتضاے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان اما… براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائین ۵

چو خوے لپسند آیدت از هزار	بمردی کہ دست طعنت مدار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش	بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بجشتاے کہ نامہ سرو حق اند	خریدار دکان بے رونق اند

وَ اِلَیہِ المَرجِعُ وَ المَاٰب

مقالہ اول۔ بوضیرہ کنونہ ریاست دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائف پرگنات وغیرہم۔

مقالہ دوم مشتمل حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علی قدر مراتب۔

مقالہ اول بوضیرہ کنونہ ریاست فیض بشارت دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبہ ٹونک زیر کوہ پہ ریسالب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڈہ سے بجانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب اکیسو نو کوس اور اراضی اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ سے بجانب شمال اکیس چوبیس کوس ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ۔ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ۔ ملک غربی و شمالی متعلق جے پور کے ہے اور شرقی و جنوبی ناگرچال اور چندگڈہ کی سرحد ملتی ہے اور وہان سے سرحد ملک کھنڈار اور مالوہ کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتداے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی مین بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳ مسمی من پال تونور برادر راجہ دہلی کہ بوجہ کسی سخت رنجش کے اپنے بھائی سے جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز جہان قیام کیا پھر من پال کو راجہ دہلی نے اپنے پاس بلوا لیا۔ بروقت روانگی اپنی طرف سے من پال

نے مسمی رام سنگھ ملازم خود کو بنا بر آبادی قصبہ مامور کیا اوسنے دامن کوہچہ مین کہ فی زمانناً اوسکو سبا کی ٹیکری کہتے ہین حسب الامر آقائے خود ایک قصبہ معمور کر کے ٹونکرا نام رکہا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی مین کوہچہ کو کدار کو ٹونک کہتے ہین اس سبب سے اوسکی آبادی زمین کو ٹونکرے کے نام سے موسوم کیا اولاً ٹونکرا قوم تونور ان کے قبضے مین تہا بعدازان قوم چوہان کے تصرف مین رہا پہر سمت ۱۱۳۵ بکرمی مین سولنکی گجرات سے خراب خستہ ہوکر دارالخیر اجمیر مین آئے اور پرتہی پال سولنکی کی شادی کنور بال دختر راجہ سومیشر والی اجمیر سے ہوئی سولنکی مذکور کو پرگنہ رامسر جاگیر مین ملا اور وہ تا زیست اپنی گذراوقات اوسی جاگیر مین کرتا رہا پہر سمت ۱۱۵۵ بکرمی مین سولنکی مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا بال پساؤ مسند نشین ہوا بعدازان راؤ سالنگا پسر بال پساؤ حکمران ہوا اوسکے بعد گوبند راج پسر راؤ سالنگا مسند پر بیٹہا سمت ۱۲۱۳ بکرمی مین سالو جی راجپوت چوگونے ٹونکرے کو توڑے کے متعلق کر لیا تہا اسی ایام مین گوبند راج پسر راؤ سالنگا کے ساتھ پاتو جی سے سخت لڑائی ہوئی سالو جی پاتو جی قتل ہوگئے ٹوڑہ اور ٹونکرا گوبند راج کے قبضے مین آیا بعد انتقال گوبند راج کے اوسکا بیٹا راؤ گونہا صدر نشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کیلن دیو ہوا بعدازان اوسکا بیٹا پاتا جی مسند نشین ہوا سمت ۱۲۵۶ بکرمی مین مہیس داس آہیر ساکن بڑام پور نے بحکم سلطان علاؤالدین خلجی موضع چہدواس کو آباد کیا اور ٹونکرے کی آبادی کو بہی بڑہایا اسنے اسی حسن خدمت مین حضرت سلطان علاؤالدین سے سند چودہرات حاصل کی چنانچہ آج تک اوسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت ۱۲۹۰ بکرمی مین پاتا جی پسر کیلن دیو کو اوسکے چہوٹے بہائی حقیقی مسمی روپال نے قتل کر ڈالا اور اوسکی جگہ آپ حکمران ہوا بعدازان ساتل دیو پسر روپال صدر آرا ہوا سمت ۱۴۰۳ بکرمی مین ساتل دیو نے ساتو تالاب کہ فی زمانناً اوسکو تالاب چتر بہوج کہتے ہین بنایا - بعد ساتل دیو کے اوسکا بیٹا راؤ سیڈہو مسند نشین ہوا اور اوسکے بیٹے بدین تفصیل پیدا ہوئے - راؤ ڈونگر جی - کہیم راج - بہوجا جی - کمہون جی - دہرراج جی - باگہند جی - برسال جی - بعد انتقال سیڈہو جی کے اوسکا بڑا بیٹا ڈونگر جی صدر نشین ہوا اور ناتہا جی پسر کہیم راج - راج محل اور آنوہ اور کنواڑہ اور دونی پر قابض ہوا - اور راؤ رتن پسر کلان ڈونگر جی ٹوڑہ کا حاکم ہوا اور اوسنے سمت ۱۵۱۵ بکرمی مین کوٹ اور محل بنا لیا - اور جوگا دیت پسر خرد ڈونگر جی ٹونکرے پر قابض ہوا - اور ناتہا جی سے مہیس داس اور مہیس داس سے مانسنگہ اور مانسنگہ سے گنگا جی اور گنگا جی سے سورجن جی مرتوبعد ٹونکرے بیدا ہوئے - سورجن جی نے سورج پورہ کہ جسکو اب سانکہنا کہتے ہین آباد کیا - اور موضع سانکہنا سمت ۱۶۳۰ بکرمی جین مندر سنتنا تہہ جی کا تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اوسکے کتبہ مین کندہ ہے اور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین جوگادیت لاولد فوت ہوا اور اوس کی چار عورتین اوسکے ساتہ ستی ہوگئین - اور راؤ رتن پسر کلان ڈونگر جی حاکم ٹوڑہ ٹونکرے پر قابض ہوگیا اور اپنی جانب سے مانک جی کو عامل ٹونکرے کا کردیا

مانک جی نے مانک چوک اپنے نام سے ٹونگڑے مین جدید تعمیر کیا۔ راو رتن سے سورسین اور سورسین سے پرتھی راج دیو پیدا ہوا
پرتھی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے۔ گمان جی۔ رامچند جی۔ گمان جی یکماہ حکمرانی کر کے دیوانہ ہو گیا اوسکی جگہ رامچند جی قابض ہو گیا
بعد اوسکے کنور کلیان اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا سمت ۱۶۳۵ بکرمی مین بعد اکبر بادشاہ مہاراجہ مانسنگہ رئیس آمیر نے فوج کشی کر کے
ٹوڑہ اور ٹونگڑہ سے پر قبضہ کر لیا۔ سمت ۱۶۷۲ بکرمی مین مہاراجہ مانسنگہ فوت ہو گیا اور اسی سمت مین بادشاہ جہانگیر نے کو دار الخیر
اجمیر سے بجانب قلعہ رنتھمبور تشریف فرما ہوئی تو موضع کابرہ علاقہ ٹونک مین قیام فرمایا تھا بعد انتقال مہاراجہ مانسنگہ کے جگت سنگہ اوسکے بعد راجہ
مہا سنگہ مرو بعد اوسکے آمیر مین حکمران ہوئے ازان بعد راجہ جے سنگہ مسند نشین ہوا۔ اسکو اسکے پسر مسمی کیرت سنگہ نے بایمائے
شاہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ زہر دیکر ہلاک کرڈالا بعد ازان رام سنگہ و کشن سنگہ وقتاً فوقتاً مسند نشین ہوئے ان ہر دو راجہ کے عہد
مین آمیر پر تنزل آیا صرف یہ تین پرگنے رہگئے۔ آمیر۔ دوسہ۔ بسوہ۔ سمت ۱۶۹۹ بکرمی مین بعدہ راے سنگہ سیسودیہ نے ٹوڑہ اور
ٹونگڑے پر قبضہ کیا سمت ۱۷۰۰ بکرمی مین بعدہ بے سنگہ ہولا نامہ برہمن گوت گوڑ نے بارہ گانون ویران کر کے ٹونگڑے کو آباد کیا او
ٹونگڑے سے ٹونک نام رکھا اور یہی نام آج تک مشہور ہے پہر سمت ۱۷۵۳ بکرمی مین مہاراجہ بدہ سنگہ ہاڑا حکمران ہوا سمت ۱۷۶۲ بکرمی مین
راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک پر قبضہ کیا۔ بعد ازان ایسری سنگہ و مادہو سنگہ وقتاً فوقتاً قابض ہوئے سمت ۱۷۸۰ بکرمی مین مہاراجہ
سوائی جے سنگہ بنا بر شادی خود ٹونک مین قابض ہوا بعد انفراغ کار شادی اپنی خسر سے سند بوم دو سو ساٹھ مواضع کی کہ عہد شاہی سے
اوسکے پاس تہی لیکر ٹونک کو اوسکی جاگیر مین دیا اسی اثنا مین گرد قصبہ ٹونک کے شہر پناہ تیار ہوئی پہر سمت ۱۷۸۰ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک
اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ گاؤن کی بوم مقرر کردی آخر سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین بوم بہی ضبط ہوگئی وجہ ضبطی کی یہ ہے کہ سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین
ملہار راو پنڈت بانتظام و اہتمام مسند نشینی مادہو سنگہ ٹونک کے راستے سے جے پور جاتا تہا جسوقت فوج ملہار راو کی متصل
قلعہ بوم گڈہ کہ جسکو فی زماننا قلعہ امیر گڈہ کہتے ہین پہنچی اہل فوج نے نقارہ بجایا کرم چند بوہرہ نے قلعہ بوم گڈہ سے ملہار راو کے
لشکر پر گولی چلائی جس تبل کا نشان فوج کا تہا اوسکو گرادیا ملہار راو نے جے پور سے واپس آکر کرم چند بوہرہ کو قتل کرڈالا اور قلعہ بوم گڈہ
کو خاک برابر کیا سمت ۱۷۹۹ بکرمی مین سوائی جے سنگہ فوت ہوگیا ایسری سنگہ اور مادہو سنگہ کے درمیان بابت مسند نشینی تنازع واقع ہوا
ایسری سنگہ زہر کہا کر مرگیا اور مادہو سنگہ مسند نشین ہوا سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین مادہو سنگہ نے بجلدوے مدد دہی ملک چوالیس لاکہ
روپیہ اور پرگنہ ٹونک و رامپورہ معہ گڈہ ملہار راو ہولکر کو دیا بعد ایکسال کے مادہو سنگہ نے ٹونک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادہو سنگہ
پرتھی سنگہ مسند نشین ہوا سمت ۱۸۲۴ بکرمی مین کموجی ہولکر ٹونک پر قابض ہوا بعدہ کموجی کے کاشی راو ہلکر حاکم ہوا ابتداے سمت ۱۸۵۵

بکرمی مین کاشی راؤ ہولکر نے حکمرانی کی پر آخر سمت مذکور مین عرصہ دو نیم ماہ تک ٹونک پر والی جے پور کا قبضہ رہا پھر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو مقید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی سے سمت ۱۸۵۶ بکرمی تک شیو گوپال۔ گوبند کرپال کرپال سنگھ۔ جیواجی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین پیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے پھر کاشی راؤ ہولکر ٹونک پر قابض ہو گیا پھر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کر کے کنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو صدر نشین کیا اور اوسکے نام سے سکہ جاری کیا اور بنا بر تالیف قلوب رعایا و برایا اپنی مہر مین یہ عبارت کندہ کرائی۔ جسونت راؤ فدوی سوائی کنڈے راؤ سمت ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل پیرو صاحب نے ٹونک اور علیگڈہ کو فتح کر کے سری بالکشن راؤ کے تفویض کر دیا۔ سمت ۱۸۶۰ بکرمی مین شہر ٹونک چندے بتصرف دولت راؤ رہا اور چندے بقبضہ کنڈے راؤ ہولکر جنرل لیک صاحب بہادر رہا سمت ۱۸۶۱ و سمت ۱۸۶۲ بکرمی مین شہر ٹونک پر کئی اشخاص قابض رہے سمت ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور رامپورہ عرف علی گڈہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا اوس وقت مین ہمرکاب نواب ممدوح الدح کی اس قدر آدمی اور توپین تھین (۲۵۰۰۰) مردم (۱۱۵) اتواپ اوس رئیس فرزانگی شعار کی حسن توجہ اور اولوالعزمی سے یہ خارستان گلستان ہو گیا۔

بیان بناہائے قدیمہ و جدیدہ

سمت ۱۴۹۰ بکرمی مین بائی جی دختر سورجن دیو زوجہ رانائی چتوڑ نے ایک تالاب بائی لاؤ اپنے نام سے متصل کوہ پہاڑ کے بنوایا یہ اوس تالاب کو بائیلان کہتے ہین۔ اور اسی سمت مین بعد ساتل دیو سکہ رام سر اوگی اجمیری نے ایک باوڑی اور ایک باغیچہ بجانب شمال تعمیر کیا۔ اور ہنگ جی نے بعدہ اوڑن ایک تالاب بنوایا اور اوس کا نام تالاب ہنگ لاؤ رکھا اب اوسکو تالاب استل کہتے ہین اور ہنگ جی کے ایک مصاحب نے کہ اوسکو راؤ کہتے تھے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اوسکو تالاب عیدگنج کہتے ہین اور راؤ مذکور سمت ۱۵۰۰ بکرمی مین فوت ہوا۔ سمت ۱۵۵۵ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے موہنا منصور عامل ہو کر ٹونک مین آئے اور اونکا یہین انتقال ہوا چنانچہ اونکا مقبرہ زیر دامن کوہ رسیا موجود ہے اور مقبرہ کے کنارے پر میر جمعیت علی ولد میر علی ابن میر احمد ساکن شاہ و تعلقہ دار محمد گڈہ نے بعد نواب امیر الدولہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے

بفضل خداوند ارض و سما	جمعیت علی کرد بنا از خدا
چو تاریخ مسجد بجستم ز دل	بگفتا چہ مسجد خجستہ بنا

سنہ ۱۲۳۶ھ

رسیا کی چھتری اگرچہ پیشتر سے تھی مگر بجلی کے صدمہ سے خاک برابر ہوگئی تھی سمت ١٨٥٥ بکرمی میں پنڈت انبواجی نے ہولکر کی جانب سے چھتری بنوائی اور اب تک موجود ہے اس چھتری میں دیارام کایستہ مشہور بہ رسم رسیا کہ وارفتہ مزاج تھا اکثر رہا کرتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑھتا تھا اسواسطے رسیا کی چھتری مشہور ہوگئی۔ اور مکر کوہچہ مذکورہ پر ایک پرانا مندر ہے کہ اوسکو ہرناجی کہتے ہیں اور حوض اوسکا اوسپر تعمیر ہے کہ ایام بارش میں لبالب و دیدہ عاشق پر آب رہتا ہے سمت ١٨٧١ بکرمی میں اوتم کایستہ نے مکان انپورنا دیوی کی بنا قایم کی لیکن ناتمام رہی بعد ازان سمت ١٨٩٣ بکرمی میں بینی رام و نندلعل وغیرہ قانونگویان ٹونک نے مکان انپورنا دیوی کو تیار کیا اس میں ٦٩٠٩ روپیہ صرف ہوئے اور زرمحاصل اراضی معافی [illegible] کو شائین پوجاری کو معاف کیا مکان انپورنا میں ایک تصویر سنگ سفید سے تراشی ہوئی قدیم سے تھی مگر فی زمانا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ١٣١٠ھ مطابق [illegible] چوروں نے باین خیال کہ شاید جوف میں اس تصویر کے جواہرات ہے پاش پاش کر ڈالا سمت ١٨٨١ بکرمی میں لال سنگھ افسر کمپو نواب امیر الدولہ بہادر کہ ملقب بخطاب راجہ بہادر تھا فوت ہوا اوسکی چھتری لب تالاب جوہر موج موجود ہے۔ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی حویلی کے دروازہ پر یہ تاریخ مرقوم ہے ؎

محمود حوض مسجد و اللہ عجیب سے ہے	تاریخ اوس بنا کی جاے غریب ہے

اب یہ مکان اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ کے قبض و تصرف میں ہے۔ سمت ١٨٨١ بکرمی میں مختار بہادر نے ایک باؤڑی اور ایک مسجد متصل قبرستان گلاب شاہ پیر کے براہ بندہ پختہ تعمیر کی تھی چنانچہ اوسپر یہ کتبہ مرتسم ہے۔ یا اللہ یا محمد ابوبکر عمر عثمان علی۔ امام حسن۔ امام حسین بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎

باوری کردہ بنا محمود خان عالی ہمم	سن ز ہجری یکہزار و دو صد و بست و دوم ١٢٢٢

سنہ ١٢٢٢ ہجری میں مختار الدولہ بہادر حسب الحکم نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ ٹونک ہوئے اور کوہچہ رسیا کے دامن میں چھاونی کی بنا ڈالی نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہد میں اوس چھاونی کا نام [illegible] رکھا اور امین الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے وقت میں اوسکا نام حیدری کچھو رکھا نواب امیر الدولہ نے ١٢٢٤ھ میں دو بناس پار [illegible] کر کے مکان تعمیر کرائے اور اوسکو [illegible] کے نام سے موسوم کیا ١٢٢٥ھ میں جامع مسجد کی تعمیر ہوئی ١٢٣٠ھ میں اوس مسجد کا کنواں بنا ہوا متصل مسجد مولانا حیدر علی صاحب مختار الدولہ بہادر کا ایک باغچہ ہے اوسکے کنوئیں میں سنگ پتھر پر یہ شعر کندہ ہے ؎

جا کو جا کر بنایا ہے	باغ محمود نے لگایا ہے ١٢٣٠ھ

بساون لال میر منشی نواب امیر الدولہ بہادر کی چھتری پر یہ عبارت منقش ہے میر منشی بساون لال ولد تن سکھ راے ابن موہن لال
قوم کایستہ سکسینہ کہ ساکن بدہ بلگرام سمت ۱۸۹۴ بکرمی۔ سنہ ۱۲۴۴ھ میں نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے نام سے امیر گنج معمور فرمایا
چنانچہ سنہ اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے ؎

گنجے بنا نمود چو نواب نامدار — از خرمی پرست بسر اسر تہی ز رنج
تاریخ آن بجست چو شادان ز ہاتفی — گفتا ز دلکشاست ز نام امیر گنج
۱۲۴۴ھ

بعد تیاری امیر گنج نواب امیر الدولہ بہادر نے یہ حکم فرمایا کہ میرے فرزند سعادتمند کے نام سے بھی ایک گنج تیار کیا جائے اور اوسکا نام
وزیر گنج رکھا جائے چنانچہ حسب الحکم والا تھوڑی مدت میں بندگان والا حکم حضور پُر نور بجا لائے سنہ ۱۲۴۶ھ میں جامع مسجد و چاہ کلان وزیر گنج
تیار ہوا چنانچہ سن اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے ؎

امیر الدولہ چون چاہ بنا ساخت — کہ آب وسعت با کوثر برابر
سن تاریخ آن شادان رقم زد — کہ چاہے چشمۂ مانند کوثر
۱۲۴۶ھ

سنہ ۱۲۳۹ھ مطابق سمت ۱۸۷۶ بکرمی میں قلعہ امیر گڈہ کی تعمیر ہوئی سنہ ۱۲۳۶ھ م سمت ۱۸۷۷ بکرمی میں نور محل و شیش محل و رنگ محل وغیرہ
قلعہ امیر گڈہ میں طیار ہوئی اور دروازہ قلعہ اندرونی و بیرونی و حویلی پختہ عقب دیوانخانہ و حویلی دیگر متصل توشہ خانہ نواب وزیر الدولہ بہادر نے
اپنے عہد دولت مسند میں بنوائی قبل اقتباس نواب امیر الدولہ بہادر قلعہ محل میں چند کانین و یک چاہ اندرون بالا قلعہ و یک تہخانہ بعمارت
کہنہ اب تک موجود ہے سنہ [illegible]ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دیوانخانہ بنوایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے ؎

چو نواب امیر الدولہ بجاہ — کہ مثل حاتمش در خلق نام ست
بنا فرمود جائے با عمارے — کہ در خوبی بعالم خوش مقام ست
بہ صحن خانہ اش از وسعت جائے — تو گوئی وسعت عالم تمام ست
کند تا ہر شب ایجاد رش مہتاب — قمر سرگرم این خدمت مدام ست
بشوق خاکبوسے بر در او — ز خیل سروران بس ازدحام ست
چو شادان داری فکر سال تاریخ — بگو این قصر جائے بار عام ست
[illegible]ھ

سنہ [illegible]ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ایک دولتخانہ تعمیر فرمایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے ؎

بنا فرمود چون عالی مکانے | امیر الدوله با طرز دل آرا
سر و سرخیل سرداران عالم | ز صیت فیض او شهرت بهر جا
بپیش جود آن فیاض دوران | نگیرد نام حاتم کس بدنیا
بمیدان چونکه اسپش گرد جولان | بیک دم شد قیامت آشکارا
ز کین بگرفت چون آن تیغ در دست | چو گو برداشت از زین فرق اعدا
بهم گرگ و غنم در دور عدلش | همی نوشند باهم آب یکجا
بعهد او ز بس دینا رواج است | تمامی کفر زائل شد سراپا
بنافرمان گردیده گره بو | بشمیم خُلق چون رفتش بصحرا
پے تفریح خود در قلعهٔ خاص | بنا کرده مقام فرحت افزا
بخوبی در جهان ضرب المثل شد | سر اعدا اندرو بر سنگ خارا
بجاے آب و گل بس صرف کردند | زیاقوت و گهر الماس و مینا
ز الوان زر و الماس و گوهر | تو گوئی جلوهٔ صد مهر پیدا
بتوصیفش سخن دیگر چه رانم | که بیکاریست فکر من درینجا
ز ذات آن مکین این فیض منزل | الٰهی تا ابد آباد بادا
چو شادان محبت تاریخ بنایش | خرد گفتا مقام عشرت افزا

اور اسی سال مین روبروے قلعهٔ معلی ایک باغ لگایا گیا اور اوس کا نام نظر باغ رکھا گیا چنانچه اوسکی تاریخ ہے

چه خوش باغ از قلعه پیش نظر | نظر باغ نامش ازان شد مگر
ز هر نوع اشجار خوش میوه دار | چه انجیر و امرود و نارنج و نار
بسا سیب و لیمون و انبه همی | یکے از دگر برده گوے سهی
بسا نخل خوش رنگ خوش سایه دار | ز بالا فرو تر شده شاخسار
مگر از پئے سیر کین و مکین | بخدمت فرو کرده سر بر زمین

بفصل زمستان درو لاله زار	چو رخسارهٔ خوبان نموده بهار
ز صد برگ و داؤدی رنگ زرد	بهار بسنتی درو جلوه کرد
گل نرگسش خوش بهارے فزود	با اہل نظر شوخ چشمی نمود
بے مقدم آن امیر جہان	بود چشم او منتظر بے گمان
میانش مکانی عجب دلکشا	کہ شد جلوهٔ باغ زو پر ضیا
بجستم چو تاریخ او از سروش	ندا دل ربا باغ آمد بگوش ۱۲۴۰ھ

اور یہ باغ بگوشۂ مغرب و ملصق بکرانۂ شرق متصل محلہ امیر گنج ہے اور اس باغ مین پانچ کوٹھیان عظیم الشان طلاکار اور نہایت دلچسپ طرحدار تعمیر ہین اس باغ مین ایک عمارت نہایت عالیشان ہے جسکو **مچھی بھون** کہتے ہین اور اوس مین ایک نہایت عمدہ حمام بکرانۂ شمال واقع ہے اور اسی باغ کی وسط مین ایک مقام شیش محل نام ہے کہ سراپا مطلا و مذہب قابل دید ہے اس محل کی دید ہے نہ شنید ہے اور اس رگنہ مین تین قلعے ہین اول قلعہ بھوم گڈہ کہ فی زمانا جسکو قلعہ امیر گڈہ و قلعہ معلی کہتے ہین یہ قلعۂ خاص ٹونک مین بجانب جنوب بارہ برج کا بسان بروج فلک واقع ہے اس قلعہ کا دور اور بلندی بحد اوسط ہے اور اندر قلعہ کے ایک چھوٹا قلعہ ہے جسکو **بالا قلعہ** کہتے ہین اور قلعہ مین تین مسجدین اور چار کنوین اور دو بنگلے بالا قلعہ پر ہین اور علاوہ اس کے مکانات عمدہ و دلچسپ مثل توشکخانہ و خزینہ و منشی خانہ و کتب خانہ و دوا خانہ و آبدار خانہ و پالکی خانہ و فراش خانہ و توپ خانہ و محکمۂ عالیہ کونسل و محکمہ نیابت و محکمہ حساب و جانچ و بخشیگری کل موقع بموقع تعمیر ہین برج قلعہ معلی پر (۱۵) توپ تیار موجود ہین باقی مدفون ہین دوسرا قلعہ محمد گڈہ ہے کہ ٹونک سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے تیسرا قلعہ نگری ہے کہ ٹونک سے پانچ کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہے اگرچہ ٹونک مین بہت باغ ہین مگر نو باغ علاوہ نظر باغ کے ستھرا ہین اول **گلزار ابراہیم** کہ فی الواقع اسم بامسمی ہے بجانب گوشۂ جنوب متصل موتی باغ عقب قلعہ معلی واقع ہے اسکے وسط مین ایک بنگلہ مختصر ہے بزمانہ سابق اسی جگہ ایک باغ تھا مگر بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم چند درچند قطع کر دیا گیا تھا بعہد رئیس حال پھر لگایا گیا اور اسکا نام گلزار ابراہیم رکھا گیا **موتی باغ** گوشۂ مشرق واقع ہے اسکو **موتی بیگم** منکوحۂ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم ہمشیرہ منور خان عرف میان ننھے نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا ہے یہ باغ جملہ سادات شہر و اعزۂ خاندان کا دفن گاہ ہے اور اس باغ کی غربی اور جنوبی گوشہ پر ایک چاہ اور مسجد اور نالا سے تالاب مین ہمیشہ پانی نہین رہتا ہے اور اس تالاب کے مشرق و مغرب و شمال رخ پر مکانات پختہ جہت رہائش

مسافرین و متردّدین بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوساطت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہین چنانچہ تاریخ تعمیر تالاب یہ ہے ۵

ز فضل خدا شد محمد امیر	بنا کرد مجیبو باکب غدیر

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال رخ پر ایک مدرسہ تعمیر فرما کر **مدرسہ خلیلیہ** نام رکھا ہے۔ عیدگاہ باغ شہر سے باہر متصل بنارس باغ بفاصلہ ایک میل واقع ہے اور اسکو **نواب پسند** بھی کہتے ہین انی زمانہ حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسمین ایک کوٹھی نہایت خوش قطع و خوشنما وضع بنوائی ہے باغ نام رکھا اکثر حضور اسی باغ مین استراحت فرماتے ہین بنارس باغ شہر سے باہر بفاصلہ ایک میل رود بنارس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے از سر نو عریض و طویل عمارات ترقی دیکر **بیگم باغ** کے نام سے موسوم کیا ہے اور اسکے وسط مین ایک حوض نہایت تکلف کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے ایام برسات مین اعلیٰ درجہ کی تفریح گاہ ہے۔ باغ بند بیرون شہر بجانب شرق بفاصلہ ایک کوس متصل رود بنارس پایئن کوچہ عمق مین واقع ہے اور اسکی کنارہ اعلیٰ پر جانب شرق مکانات پختہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہین اور اس باغ کے گوشہ جنوبی پر بند آب نہایت وسیع و عمیق ہے اور بند آب مین جانوران آبی ہر قسم کے رہتے ہین اکثر حضور نواب صاحب بہادر یہان رونق افزا ہوتے ہین **فیروز باغ** بسمت شمال بیرون شہر لب شاہراہ عیدگاہ و عسکر فیروزی واقع ہے اسکو افتخار الامراء فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نے برعایت فیروز جنگ فیروز باغ نام رکھا ہے حسن و خوبی اور لطافت مین یہ باغ رشک گلزار فرخار ہے چمن چمن فرح بہار ہے اسکے کنارہ شرقی و شمال پر ایک بنگلہ خوش وضع ہے اور اس بنگلہ مین ایک چھوٹا سا حوض فوارہ دار ہے۔ باغ خالہ صاحب لب دریائے بنارس واقع ہے اس باغ کو خالہ صاحبہ نواب وزیر الدولہ بہادر اہلیہ سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال وارثان شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بیگم باغ قدیمی متصل بنارس باغ واقع ہے اس باغ کو والدہ ماجدہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا تھا اسمین قبور جناب اخوند محمد یار خانصاحب والد ماجد بیگم صاحبہ موصوفہ و دیگر قبور مثل سید علی شاہ صاحب و حافظ میر عالم خانصاحب و شاہ عالم خانصاحب موجود ہین اور علاوہ ان باغات کے اطراف شہر مین اکثر باغ سرسبز ہین خاص شہر مین چند مساجد پختہ موجود ہین از انجملہ تین مسجدین کلان خوش قطع ہین ایک جامع مسجد واقع امیر گنج لب شاہراہ عام تعمیر کی ہوئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اسکی تاریخ پہلے لکھی گئی سنہ ۱۲۹۰ھ مین اس مسجد کی رئیس حال نے ترمیم فرمائی ہے۔ اسکی تاریخ ہے ۵

زہے مسجد و حوض سال بنا	کہ دلچسپ آمد چو دار النعیم
ز سرکردہ پا ہمہ کہ آید دران	چو گل شگفتہ از ہبوب نسیم

کند سجده هرکه درو با خدا	رہانے ورا از عذاب الیم
چنان صرف شد زر بتعمیر او	کہ ہمسنگ شد سنگ با زر و سیم
چو نواب ہمنام حضرت **خلیل**	بنا کرد او از بفضلِ حق رحیم
پے سال تاریخ اتمام او	خرد گفت - بیت خدائے کریم ۱۲۹۸ھ

دوم مسجد قافلہ واقع وزیر گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین سادات قافلہ نے بنوائی ہے - سوم مسجد حکیم سرور شاہ واقع علی گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین حکیم صاحب موصوف نے بعہد نواب محمد علیخان صاحب بہادر بنوائی تھی مگر پھر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم فوجداری دیگرائی نے سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین اسکی ترمیم فرمائی چنانچہ یہ تاریخ بصنعت صوری و معنوی قاضی مولوی حافظ محمد عبد الحلیم خان معجز سے یادگار ہے ؏

چون بعہدِ خسروِ عالی تبار	یعنی **ابراہیم خان** باوقار
شد بنا این سجدہ گاہ خاص و عام	نوبت دیگر بفضلِ کردگار
بسکہ عالی ہست و طرزش ہم خوش است	ٹونک را افزود و از وی اعتبار
ہر کسے کو سعی در زیبش نمود	باد از در اضی خدا روزِ شمار
با مظاہر جلوہ حق جمع کرد	تا سن تعمیر او گشت آشکار
ہمچنین در صورت و معنی بخواند	دو صد و ہشت و نود را با ہزار ۱۲۹۰ھ

حویلی افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست واقع وزیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے عجب مقام راحت افزا ہے دیکھنے سے علاقہ ہے احاطہ مین دو کوٹھیان پختہ دلچسپ دلفریب واقع ہین - اس حویلی کی محاذی مین بجانب شرق لب شاہراہ عام صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ صاحب کی حویلی ہے کہ کچہری کے نام سے مشہور ہے - حویلی شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے اسکے روبرو ایک کوٹھی نہایت دلچسپ خوش وضع تعمیر ہے چنانچہ یہ تاریخ اسکی قاضی مولوی حافظ عبد الحلیم خان معجز سے یادگار ہے ؏

چونکہ محمود خان والا جاہ	آنکہ مقبولِ حضرتِ صمد است
ساخت ایوان نو بطرزِ عجیب	پیش او طارم سپہر دست

نیست مثلش بعالم تمثال
غور کردم برائے تاریخش
سر زد و آخر بصنعت توشیح

اشتراک غریب بالمعمار ۱۲۹۶
بر تبسیح پر نسیم معجز

چرخ گر ہست ایک بیہدہ ست
کین طریق تعلق ابد ست
سن تاریخ کان مراد خود ست
گر شود ہم بشکل آن عدد ست
یکہزار و دو صد شش و نود ست ۱۲۹۹ھ

۱۳۱۲ھ ہجری مین اس کوٹھی کی ترمیم ہوئی چنانچہ تاریخ ترمیم یہ ہے ؎

رئیس قدر قدر محمود خان
چو کرد آبرو فکر تاریخ آن
نوشتم کہ ماند بنا یادگار

ایضاً

بنا نمود مکان عجب نظام الملک
چو فکر سال نمود آبرو سر دش خرد

ایضاً

چونکہ صاحبزادہ محمود خان
آبرو تاریخ او کرد و رقم

بنا طرفہ این قصر مسعود کرد
خرد و دمے حل مقصود کرد
بنا منزل خیر محمود کرد ۱۳۱۲ھ
محل راحت ہر دل مقام مسعود ست
بگفت مجلس عشرت مکان محمود ست ۱۳۱۲ھ
ساخت عالی محل عالی مقام
جلوہ صبح نشاط خاص و عام ۱۳۱۲ھ

اور اس کی محاذی مین بسمت شمال صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جرنیل لشکر ظفر پیکر کی حویلی ہے نہایت مرتفع اور خوش وضع ہے مؤلف نے تاریخ تعمیر صنعت براعۃ الاستہلال مین یون لکھی ہے ؎

چونکہ اسفندیار خان زمان
کرم کردگار کرد امداد
ہست این ہم جمیعت اللہ
یونس از آبرو بآواز گفت
فکر کردم چو او پے تاریخ
وہ چہ خوش منزل صفا بنیاد ۱۳۰۰ھ

کرد تعمیر این عمارت را
بکفایت رسیدہ است بنا
کہ تمیدست او بفضل خدا
کہ بکین سال این مکان انشا
گشت از غیب این ندا پیدا
برکت گاہ رشک جنت الماوا ۱۳۰۰ھ

حویلی اشرف الامرا عمدة الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب گوشۂ شرق متصل موتی باغ واقع ہے۔

حویلی خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ واقع امیر گنج متصل نظر باغ ہے میان اعظم شاہ صاحب رامپوری خسر صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خورد نائب الریاست نے بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر تعمیر کی تھی اب صاحبزادہ صاحب موصوف کے قبض و تصرف مین ہے عالیشان رفیع المکان عمارت ہے۔ خاص ٹونک مین دو تکیہ مشہور ہین۔ ایک تکیہ کلان دوم تکیہ خرد۔ یہان پر بزرگان دین کے اکثر مزار ہین مگر ازانجملہ دو مزار مشہور ہین ایک مزار حضرت سید محمود شاہ سید الشہدا کا کہ جسکو نو غزا کہتے ہین واقع کوہ پیہ متصل موضع شوپری کہ ٹونک سے بفاصلہ دو کروہ جانب مشرق بکنارۂ شمال واقع ہے اور اوسکے قریب چند مزار اور بھی ہین مع مکانات پختہ اور ایک مندر کہنہ مہادیو کا اسکی سیدھی طرف ہے پھاگن کے مہینے مین مہادیو کا میلہ ہوتا ہے اور نو غزے صاحب کا میلہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ دوسرا مزار حضرت گلاب شاہ پیر کا ٹونک سے بفاصلہ یک کروہ بشاہراہ بندر پختہ واقع ہے۔ شہر کے اطراف مین ۱۴ تالاب ہین مگر ازانجملہ نو تالاب کلان ہین چار گھاٹدار اور پانچ غیر گھاٹ ہین بدین تفصیل۔

تالاب موتی باغ گھاٹ دار۔ تالاب علی گنج گھاٹ دار۔ تالاب چتر بھوج گھاٹ دار۔ تالاب اسل گھاٹ دار۔ تالاب ٹریوس غیر گھاٹ تالاب کبو دوم غیر گھاٹ۔ تالاب عیدگاہ غیر گھاٹ۔ تالاب تالکٹورہ غیر گھاٹ۔ تالاب گاودلائی غیر گھاٹ۔ اور تین تالاب بڑے بڑے دیہات مین ہین شہر کے اطراف چند چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین مگر ایک پہاڑی دریائے بناس سے بجانب شمال واقع ہے اور دیہات چرنج و تہونہ وہانہ و سیلہ و بروی وغیرہ اوسکے دونون طرف آباد ہین اوس پہاڑی مین جو متصل تہونہ کے ہے بلور کی کان ہے چنانچہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے چند بار اوس پہاڑی سے بلور نکلوایا تھا۔ کہنہ اور جدید باولی شہر مین ۳۶ ہین۔ مشاہیر مہادیو کے [illegible] اور ہنومان کے [illegible] درہ۔ بھیرون اور دیبی کے بیس۔ سیتلا کے پندرہ۔ خاص ٹونک مین سراوگی جین مذہب بست ہین اوہ اوسوال کم اور اگروال خال خال۔

چار مندر شہر مین بڑے ہین دو سراوگیون کے اور دو بیشنون کے۔ چتر بھوج جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے پرانا مندر ہے اور قدیم سے ماہ بیساکھ مین اسکا میلہ ہوتا تھا اور پندرہ روز تک رہتا تھا جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ نے اوس میلہ کو بہ تعصب مذہبی بکلم موقوف فرمایا۔ مگر ہنودون کے بہترین چار میلے اسی ایام مقررہ پر ہوتے ہین میلہ ہنومان میلہ شوراتری میلہ گنگور۔ اور زمینداری تمام قصبہ

ساہیون اور برہمنون کے نام مقرر ہے اور چودہرات سراوگیون کے نام ہے۔ واضح ہو کہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ
شمل رزیڈنسی راجستان ہے اور چھ پرگنات متفرق اضلاع پر منقسم ہین دو پرگنہ داخل ملک راجپوتانہ ہین اور تین پرگنہ داخل مالوہ سنٹرل
انڈیا ہین پرگنہ ٹونک و علیگڈہ کے مقدمات محکمۂ رزیڈنسی شرقی راجپوتانہ واقع جے پور و ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک واقع چھاونی دیولی سے
متعلق ہین اور پرگنہ پڑاوہ کے مقدمات محکمۂ ایجنسی مغرب مالوہ واقع چھاونی آگر سے متعلق ہین اور پرگنہ نباہڑہ کے مقدمات محکمہ رزیڈنسی میواڑ
واقع اودیپور سے متعلق ہین۔ اور پرگنہ سرونج کے مقدمات ایجنسی سیہور علاقہ بھوپال سے متعلق ہین۔
ان پرگنہ مین چاہ پختہ اس قدر ہین ۱۱۱۴۶ چاہ خام ۲۳۰ ہین۔ یہان سیر دو قسم کا مروج ہے ایک ۱۰۸ روپیہ بھر کلدار کا جسکو سیر پختہ کہتے ہین
دوسرا سیر ۴۵ روپیہ کلدار کا جسکو کچا سیر کہتے ہین۔ سنہ ۱۸۶۴ع مین یہان دار الضرب یعنی ٹکسال مقرر ہوئی عبارت سکۂ روپیہ۔ ضرب ٹونک بعہد
ملکہ معظمہ سلطنت انگلستان قیصر ہند ۹

مبارک سکہ زد از فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراهیم علیخان

عبارت سکۂ فلوس ضرب ٹونک عہد ملکہ معظمہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک۔ چونکہ سکہ مین چنور کی علامت ہے
اس سبب سے روپیہ سکہ چنور شاہی کہا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۶۶ع مین بعہد نواب محمد علیخان بہادر ریاست ہذا مین شفاخانہ مقرر ہوا اول اوس شفاخانہ کا
مہتمم جسکو سنگ نیٹو ڈاکٹر بمشاہرہ ۵۰ کلدار ہوتا بعد ازان لالہ پیوالال بمشاہرہ یکصد روپیہ کلدار مامور رہا فی الحال شفاخانہ کا مہتمم
سید اصغر علی ہے۔ ریاست ہذا مین بہت سے طبیب ہین مگر فی الحال سات طبیب مثل سبعہ سیارہ سپہر حکمت پر تابندہ ہین از انجملہ
حکیم یعنی مولوی سید محمد دائم علی خان صاحب طبیب حکیم مولوی سید برکات احمد صاحب معالج خاص حضور اقدس ہین و حکیم سید علی حسن صاحب
خلف اصغر حکیم سید نثار علی صاحب ساکن امروہہ و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب و حکیم احمد علیخان صاحب داماد حکیم
سید سید رضا شاہ صاحب مرحوم و حکیم عابد علی خانصاحب المتخلص بہ کوثر خیرآبادی و حکیم محمد عبد الرحمن معالج اہل خاندان و نیز معالج رعایا سے
ہین اور فی زماننا حکیم محمد یوسف خان خلف جناب حکیم مولوی سلطان محمود خان صاحب بھی اچھے معالج ہین۔ یہان کئی مدرسے منجانب
ریاست مقرر ہین اون سب کے نگران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلوی بمشاہرہ مبلغ ۲۰۰ ماہوار ہین اکثر اطفال پاس یافتہ موجود ہین اس پرگنہ
کی ندیان ہین ایک کا نام بناس ہے اور یہ ندی کوہ آبو سے نکلی ہے علاقہ میواڑ علاقہ جے پور ہوتی ہوئی رود چنبل مین شامل ہوئی
ہے فصل ربیع مین خیارہ و خربزہ و تربوز و آلو و جو و بادنجان وغیرہ اس مین بکثرت پیدا ہوتے ہین اور سرکار مین محصول بشرح فی بیگہ
روپیہ لیا جاتا ہے۔ دوسری ندی ماسی ہے کہ موضع گلود علاقہ ٹونک سے برآمد ہو کر بناس مین شامل ہوگئی ہے۔ اور ایام بارش

مین گگو دگھاٹ و لنو غزے گھاٹ سے ذریعۂ کشتی بباعث طغیانیٔ دریائے بیاس باشندگان آمد و رفت دیہ بانی کو باخذ محصول کشتی عبور کرایا جاتا ہے۔ باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد و مخلصان اخلاص نہاد اس ندی کی صفت مین چند فقرات فارسی کے لکھے جاتے ہین۔ وہ چہ خوش دریا ئیست عجیب و غریب کہ آبش بسانِ چشمۂ بذلِ اصحابِ کرم و اربابِ ہمم جاریست و نہلِ صدا بیاری سبزہ نشان خضر آب حیوان است و غنچہ طبعانِ بہ اصل ما آب پیکان ۔ اطفال نبات را دایہ ۔ و مفلسانِ اشجار را مایہ ۔ زرع سندہ کشت زار سہل صفا شعار صاف و شفاف بے لاف و گزاف جوع را چارہ و لازمۂ اخضرے

بحر بیاس آنکہ بخوبیٔ ذات — نیست کم از نیل درون صفات
از نہر آبش بصفا بیشتر — ہم بحلاوت عرق نیشکر
ہاضم و شیرین و سبک خوش گوار — شربت شیر و شکر ست آشکار

و بموسم برشکال طغیانیٔ آبش بیش از بیش کہ ہفت بحر اخضر بدریا بدریا امواج تسلسل روانی بسان سوزن آب بگرداب انفعال غوطہ زن۔ و شادابی و سیرابیش طراوت بہار و لطافت گلزار را برنگ مہرگان زرد روے رنگ بر و شکن۔ زہے لطافت و صفا کہ اُرونے سلسبیل ارم است و خنکی آب ہوا کہ دافع داغ سودا و رافع خفقان رنج و الم ست

لطیف و دلکشا آب و ہوائے — مبارک منزلے فرخندہ جائے

صفائی آبش آب گوہر آب دادہ و روانیش روان در قالب طبع روان فشردہ

شود تیغ آہن چو زین آب تر — ز خجلت شود آب آب گہر

و پہنش بعض جا یک میل و بعض جا نصف میل طولش لبس طویل و ماہیان و ران نہ چندان کہ بہ بیرون از حد قیاس آید بل بہشت اندیشۂ دور بین سے جہد

روان اندرو ماہیے سیم سیما — برنگ ہلال اندرون چرخ اخضر

و علاوہ این سبزۂ نوخیز برنگ خط غالیہ بیز نوخطان فتنہ انگیز زیادہ از اندازہ کہ اندازہ نتوان ساخت بایں یک بیت پرداخت

اندرو سبزۂ نو خاستہ و آب روان — چشم بد دور تو گوے کہ بہشت دگرست

و بسا جانوران و پرندگان خوش الحان و خوش رنگ و دلان رنگا رنگ و رنگ آہنگ

دران بسیار مرغان خوش آہنگ — بالحان ارغنون سا کردہ بر چنگ

دبایام گرما خربزه وهندوانه دران جنان شیرین ولذیذ می شود که لب بلب می چسپد و تیغ زبان و می از ذکرش باهم نمی پیوندد حلاوتش که خرما خرما شکر در بار اوست و شکر شکر حلوا در کار - نوشین لبان شیرین دهان بصد جان خریدار و بهزار منت خواستگار - مذاقش را که کام جان شکر لبان شیرین می سازد و ذائقه حلاوت سے بخشد فرهاد منشان از کوه بهوایش در خریداری و سبز بختان و فیروز طالعان در جان نثاری و جان سپاری - مگر لبش خاصهٔ آب گوهر و یاقوت و زمرد دارد که بارش سفید و سرخ و برگش مینا رنگ مے بر آید یعنی حلاوت که بتمسیلش لبهای زمرد خطان شیرین بیان و دلکش رنگ ستارهٔ جان لعل رخشان دهن برگ بتمثیلش خط زنخدان سبزه خطان شیرین سخن بشکل غیرت عنبر گیسوان بر که گفت نیکو گفت ه

چو سکر از شیرهٔ او آب حیوان	جز این میوه نباشد میوهٔ جان
ندارد جز شکر گفتار آئین	دل در پوست گوید حرف شیرین
بود شیرین دهن هر دو نماید	کسے را این سخن باور نیاید

آن آب شکر لبان جان پرور برده و این صدرهٔ الماس در جگر زمرد خطان پرچی پیکر نهاده ه

ز سبزی بر زمرد لب گشاده	بهار تازه در سبزی نهاده

اگر طوطی خامه بار صاف نفس سازد برگ خاموشی و زرد بجاست وار فرط انفعال و دو فور خجالت باهجوم کوتاهی برنگ سوسن کبود گردد سزا -

پرگنہ کے دیہات مین اکثر قوم جاٹ اور کمتر قوم مینہ کاشت کار رہین اور قدیم سے یہ پرگنہ دوازدہ پٹہ پر منقسم ہے اس تفصیل سے قصبہ ٹونکہ ١ بگڑی ٢ چیلپو ٣ محمدگدہ ٤ تبہور ٥ سانگنتا ٦ رانولی ٧ بورکنڈی کلان ٨ جہراٹہ ٩ منڈواسس ١٠ پرانہ ١١ نانیر ١٢

حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی عملداری سے پہلے زمانے مین قصبہ کی آبادی اور آمدنی کم تہی چنانچہ سنہ ١٨٣٠ بکرمی مطابق سنہ ١٧٧٣ء مین آمدنی پرگنہ یتہی للعہ ادر سنہ ١٨٦٣ بکرمی مطابق سنہ ١٨٠٦ء مین یہ آمدنی تہی للعہ

اب مع معافی وجاگیر خالصہ آمدنی ہے للعہ

تعداد اسمائے کل مواضع تحصیل بگڑی مع کل رقبہ بدین تفصیل ہے

از روئے پیمائش سمت ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۲۵۸ فصلی

نمبر	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۱	ٹونک	بگڑی	امین پورہ	حاصہ بیگہ ۱۳ بسوہ	ماڑصہ بیگہ ۱۹ بسوہ	لماصہ بیگہ ۱۲ بسوہ	
۲	〃	〃	انور پورہ	الما للعہ بیگہ ۹ بسوہ	الما معہ بیگہ ۵ بسوہ	اعما للعہ بیگہ ۱۱ بسوہ	
۳	〃	〃	ابراہیم آباد	صما لعہ بیگہ	سما معہ بیگہ ۱۶ بسوہ	الما للعہ بیگہ ۱۰ بسوہ	
۴	〃	〃	اکبر نگر	الما للعہ بیگہ ۱۱ بسوہ	الما لہ بیگہ ۱۶ بسوہ	الما سا لعہ بیگہ ۷ بسوہ	
۵	〃	〃	اعظم پورہ	سما للعہ بیگہ ۱۲ بسوہ	ماڑ معہ بیگہ ۷ بسوہ	سا معہ بیگہ ۹ بسوہ	
۶	〃	〃	خلیل آباد عرف اتالیق پورہ	الما معہ بیگہ ۷ بسوہ	الما للعہ بیگہ ۲ بسوہ	الما معہ بیگہ ۹ بسوہ	
۷	〃	〃	اسلام پورہ	الما معہ بیگہ ۲ بسوہ	ماڑ معہ بیگہ ۶ بسوہ	لماصہ بیگہ ۰ بسوہ	
۸	〃	〃	ابراہیم پورہ	الما معہ بیگہ ۱۶ بسوہ	سما للعہ بیگہ ۱۷ بسوہ	اع معہ بیگہ ۱۳ بسوہ	
۹	〃	〃	بَرونی	اع سا لعہ بیگہ ۵ بسوہ	اع معہ بیگہ ۱۰ بسوہ	للعہ کا لعہ بیگہ ۱۵ بسوہ	
۱۰	〃	〃	بگڑی	للعہ صما للعہ بیگہ ۱۱ بسوہ	الما معہ بیگہ ۱۴ بسوہ	سما للعہ بیگہ ۱۰ بسوہ	

کیفیت	کل رقبہ	غیر مزروعہ	مزروعہ	نام موضع	نام پرگنہ	نام ریاست	نمبر شمار
	[illegible] بگہ ۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۲ بسوہ	بگڈوہ	بگڑی	ٹونک	۱۱
	[illegible] بگہ ۱۷ بسوہ	[illegible] بگہ ۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۲ بسوہ	بشیرپورہ	"	"	۱۲
	[illegible] بگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۸ بسوہ	بیجواڑ	"	"	۱۳
	[illegible] بگہ ۰ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگہ ۰ بسوہ	بورکھنڈی خرد	"	"	۱۴
	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۹ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۵ بسوہ	پرانہ	"	"	۱۵
	[illegible] بگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۸ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	پانسروڈیہ	"	"	۱۶
	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	[illegible] بگہ	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	جولا	"	"	۱۷
	[illegible] بگہ ایک بسوہ	[illegible] بگہ ۱۸ بسوہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	جوالی	"	"	۱۸
	[illegible] بگہ ۱۸ بسوہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۵ بسوہ	چوگانین	"	"	۱۹
	[illegible] بگہ	[illegible] بگہ ۱۸ بسوہ	[illegible] بگہ ۲ بسوہ	دوایہ	"	"	۲۰
	[illegible] بگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۸ بسوہ	ڈانڈہ ترکی	"	"	۲۱

نمبر شمار	نام ضلع	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۲۲	ٹونک	بگڑی	دولت پورہ	اماعہ بگہ ایک بسوہ	امالعہ بگہ ۰ بسوہ	لالعہ بگہ ۹ بسوہ	
۲۳	؍	؍	ڈوڈواڑی	اعالعہ بگہ ایک بسوہ	الالعہ بگہ ۵ بسوہ	للعہ سالعہ بگہ ۶ بسوہ	
۲۴	؍	؍	رانولی	اماعہ بگہ	سالعہ بگہ ایک بسوہ	سالعہ بگہ ایک بسوہ	
۲۵	؍	؍	رحیم پورہ عرف دھولا بھاٹہ	سالعہ بگہ ایک بسوہ	اماعہ بگہ ۱۹ بسوہ	الماعہ بگہ	
۲۶	؍	؍	چک حسن پورہ	ماعہ بگہ ۱۹ بسوہ	الماعہ بگہ ۸ بسوہ	اماعہ بگہ ۷ بسوہ	
۲۷	؍	؍	رحیم پورہ عرف نیا گانوان	اعماعہ بگہ ۱۲ بسوہ	اعالعہ بگہ ۲ بسوہ	للعہ سالعہ بگہ	
۲۸	؍	؍	سری نگر	ساعہ بگہ ۱۳ بسوہ	امالعہ بگہ ۱۱ بسوہ	المالعہ بگہ ۳ بسوہ	
۲۹	؍	؍	سینڑہ	السالعہ بگہ ۱۶ بسوہ	للعہ سالعہ بگہ ۲ بسوہ	سالعہ بگہ ۱۰ بسوہ	
۳۰	؍	؍	صدیق پورہ	چار بگہ ۲ بسوہ	امالعہ بگہ ۱۶ بسوہ	ممالعہ بگہ ۱۹ بسوہ	
۳۱	؍	؍	عنایت گنج	ماعہ بگہ ۴ بسوہ	ماعہ بگہ ۱۱ بسوہ	صماعہ بگہ ۱۵ بسوہ	
۳۲	؍	؍	عزیز پورہ	لعہ بگہ ۱۸ بسوہ	سالعہ بگہ ۱۰ بسوہ	لمالعہ بگہ ۸ بسوہ	

نمبر شمار	نام ضلع	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۳۳	ٹونک	بگڑی	علی نگر عرف بانولی	[illegible] بیگہ ۷ بسوہ	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	
۳۴	"	"	فضل پورہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] ۶ بسوہ	
۳۵	"	"	کھنڈولیا	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۴ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	
۳۶	"	"	کاشی پورہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	
۳۷	"	"	کریم پورہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۹ بسوہ	
۳۸	"	"	کوٹڑی	[illegible] بیگہ ۸ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	
۳۹	"	"	کوٹڑہ	[illegible] بیگہ ۸ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بیگہ	
۴۰	"	"	کشن پورہ	[illegible] بیگہ ایک بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بیگہ	
۴۱	"	"	گانگا پورہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۷ بسوہ	
۴۲	"	"	گنگا رام واس	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۳ بسوہ	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ	
۴۳	"	"	گوبردہن پورہ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ	

نمبر شمار	نام ریاست	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۴۴	ٹونک	بگڑی	گلوہ	اسما سگ ۹ بسوہ	اعما للعہ عسگ ۸ بسوہ	لللعہ صما لعسگ ۷ بسوہ	
۴۵	″	″	لانگ	اسما سگ ۱۰ بسوہ	سما لعسگ ۸ بسوہ	سما صما صسگ ۱۱ بسوہ	
۴۶	″	″	محمد نگر عرف ڈانی	مالہ لسگ	السا لعسگ ۱۳ بسوہ	الصما معسگ ۱۲ بسوہ	
۴۷	″	″	مداری پورہ	لما للعسگ ۱۱ بسوہ	ما لعہ معسگ ۹ بسو	الللعہ للعسگ	
۴۸	″	″	حمانہ	السا معسگ	الصما لعسگ ۴ بسوہ	اعما معہ ۴ بسوہ	
۴۹	″	″	مارکھیڑا	لہا سگ ۱۱ بسوہ	صما لعسگ ۱۹ بسوہ	الما لعسگ ۱۰ بسوہ	
۵۰	″	″	نورنگ پورہ	سا عسگ ۱۴ بسوہ	الما للعہ یگ ۹ بسوہ	الصما طسگ	
۵۱	″	″	ناتھڑی	لہا سے یگ ۹ بسوہ	لہا سگ ۱۱ بسوہ	السما للعہ عسگ ایک بسوہ	
۵۲	″	″	نیما ہیڑہ	الما سگ	الصما معسگ ۱۰ بسوہ	سما صما للعسگ ۱۰ بسوہ	
۵۳	″	″	وزیر نگر	ما صہ یگ ۴ بسوہ	لہا للعسگ ۱۷ بسوہ	لما سگ ایک بسوہ	
۵۴	″	″	وزیر آباد	اللما عسگ ۱۰ بسوہ	لہا لعسگ ۲ بسوہ	اصما سے یگ ۱۲ بسوہ	

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۵۵	ٹونک	بگڑی	باڑی خرد	[illegible] بگہ ۲ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۷ بسوہ	
۵۶	"	"	ہری پورہ	[illegible] بگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۵ بسوہ	
۵۷	"	"	حمزہ پورہ	[illegible] بگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۱ بسوہ	

تعداد مواضع تحصیل سونوا مع رقبہ

ازروئے پیمایش سنہ ۱۹۳۰ مطابق سنہ ۱۲۹۸ فصلی

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱	ٹونک	سونوا	احمد نگر عرف حسن پورہ	[illegible] بگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۷ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	۶	ٹونک	سونوا	ارنیان قوادی	[illegible] بگہ ایک بسوہ	[illegible] بگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۹ بسوہ
۲	"	"	الصد پورہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۱ بسوہ	۷	"	"	الہی پورہ	[illegible] بگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگہ ۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۷ بسوہ
۳	"	"	اڑھی بانہ	[illegible] بگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	۸	"	"	اب[illegible]وہ	[illegible] بگہ ۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بگہ
۴	"	"	احمد پورہ جاگیر سنیر خان	[illegible] بگہ ۱۹ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	۹	"	"	اوم	[illegible] بگہ ۵ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۶ بسوہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ
۵	"	"	ارنیان گڑھی	[illegible] بگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بگہ ۴ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۴ بسوہ	۱۰	"	"	باڑہ عبدالصمد پورہ	[illegible] بگہ ۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۳ بسوہ	[illegible] بگہ ۱۶ بسوہ

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تعلقہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تعلقہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱۱	ٹونک	سولوا	باڑہ زیقعہ	[illegible] بگھہ ۱۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۸ بسوہ	[illegible] بگھہ ۵ بسوہ	۲۱	ٹونک	سولوا	پچورسہ	[illegible] بگھہ ۹ بسوہ	[illegible] بگھہ ۳ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۰ بسوہ
۱۲	"	"	بھنورکھو	[illegible] بگھہ ۱۶ بسوہ	[illegible] بگھہ	[illegible] بگھہ ۱۲ بسوہ	۲۲	"	"	واکیا	[illegible] بگھہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بگھہ ۳ بسوہ
۱۳	"	"	بچھارس	[illegible] بگھہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بگھہ ۷ بسوہ	۲۳	"	"	ڈانڑہ بندی	[illegible] بگھہ ۱۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۶ بسوہ	[illegible] بگھہ ۲ بسوہ
۱۴	"	"	لشن پورہ	[illegible] بگھہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۶ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۰ بسوہ	۲۴	"	"	ڈھیوان	[illegible] بگھہ ۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۵ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۲ بسوہ
۱۵	"	"	بوردہ	[illegible] بگھہ ۱۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بگھہ ۸ بسوہ	۲۵	"	"	رگناتھ پورہ [illegible]	[illegible] بگھہ ۶ بسوہ	[illegible] بگھہ ۸ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۳ بسوہ
۱۶	"	"	بوٹڑی	[illegible] بگھہ ۲ بسوہ	[illegible] بگھہ ۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۹ بسوہ	۲۶	"	"	[illegible]	[illegible] بگھہ ۱۹ بسوہ	[illegible] بگھہ ایک بسوہ	[illegible] بگھہ
۱۷	"	"	بالڑی	[illegible] بگھہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بگھہ ۸ بسوہ	[illegible] بگھہ	۲۷	"	"	رؤف پورہ	[illegible] بگھہ ۱۳ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۹ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۰ بسوہ
۱۸	"	"	قصبہ ٹونک	[illegible] بگھہ ۹ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۵ بسوہ	۲۸	"	"	سارنگاؤں	[illegible] بگھہ ۱۹ بسوہ	[illegible] بگھہ ۰ بسوہ	[illegible] بگھہ ۷ بسوہ
۱۹	"	"	جھارہ	[illegible] بگھہ ۹ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بگھہ ۲ بسوہ	۲۹	"	"	قصبہ سولوا	[illegible] بگھہ ایک بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۱ بسوہ
۲۰	"	"	چندلائی	[illegible] بگھہ ۵ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۳ بسوہ	[illegible] بگھہ	۳۰	"	"	سنٹرلہ	[illegible] بگھہ ۷ بسوہ	[illegible] بگھہ ۸ بسوہ	[illegible] بگھہ ۱۵ بسوہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام ضلع	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۳۱	ٹونک	سونوا	شکرپورہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	۴۱	ٹونک	سونوا	محمد گنج عرف توپنی پورہ	[illegible]	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۴ بسوہ
۳۲	"	"	علیم پورہ	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	۴۲	"	"	محمد گڈھ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۸ بسوہ	[illegible] ۲ بسوہ
۳۳	"	"	عثمان پورہ پٹھانان	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	۴۳	"	"	محمد گڑھ عرف گیان پورہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ
۳۴	"	"	عثمان پورہ آباد	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	۴۴	"	"	محمد نگر [illegible] سونوا	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ
۳۵	"	"	غفور پورہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible]	[illegible] ۹ بسوہ	۴۵	"	"	مینہ گاؤن	[illegible] ۳ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۱۸ بسوہ
۳۶	"	"	کابرہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	۴۶	"	"	سندواس	[illegible] ۴ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ
۳۷	"	"	کریم پورہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۲ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	۴۷	"	"	سولائی پورہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ
۳۸	"	"	گوہر پورہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible]	[illegible] ۶ بسوہ	۴۸	"	"	ناصر پورہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۶ بسوہ
۳۹	"	"	کمانڈی	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	۴۹	"	"	وزیر پورہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۱۵	[illegible] ۲ بسوہ
۴۰	"	"	لوادہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ایک بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	۵۰	"	"	ہرچند پڑہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ

دیہات استمراریہ پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	موضع
۱	ارنیا گھاٹہ	۴	پچھان	۷	کریم پورہ عرف	۹	گیبرہ متصل ارنیا				
۲	ٹھولہ	۵	سندیلہ		نصیر پورہ		گھاٹہ				
۳	بسیاوڑی	۶	علی پورہ	۸	کارولہ	۱۰	منڈآور				

نوٹ چوکڑی بیسیتارام پورہ - ٹوگنج پرسے موضع شامل سنداد ہیں۔

دیہات جاگیر پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	احمد گنج	۱۱	احمد گنج ثانی	۲۱	بتچل پورہ	۳۲	جھلانہ	۴۳	دوتانہ	۵۴	رام کشن پورہ
۲	ایندودہ	۱۲	احمد پورہ متصل	۲۲	بیگم پورہ	۳۳	بھیاڑیہ	۴۴	ڈہوسری	۵۵	رگھوناتھ پورہ
۳	اسلام پورہ عرف		لین	۲۳	بنواڑہ	۳۴	جیکشن پورہ	۴۵	دیوپورہ	۵۶	راے رام پورہ
	گگانا	۱۳	اسلام پورہ ثانی	۲۴	بلکنڈیا	۳۵	جانکی بلب پورہ	۴۶	دیوبرنیا	۵۷	رحیم نگر
۴	اسعد پورہ	۱۴	ارنیا کانکرا	۲۵	بچھوڑی	۳۶	حسن پورہ	۴۷	دیوپورہ ثانی	۵۸	رادہا کشن پورہ
۵	امین پورہ	۱۵	اسحاق پورہ	۲۶	باوڑی سوڑا	۳۷	چرونج	۴۸	دیولے	۵۹	زمان پورہ
۶	ارنیا کیدار	۱۶	ارنیاال	۲۷	بورکنڈی	۳۸	خلیل پورہ	۴۹	ڈہوبٹیریا	۶۰	ساکھنا
۷	انور پورہ	۱۷	امام نگر	۲۸	بیتیاداس	۳۹	حکیم پورہ	۵۰	ڈہونڈیا	۶۱	شوکل پورہ
۸	انور نگر	۱۸	بھبور	۲۹	پیلپو	۴۰	حنیف گنج	۵۱	رسول پورہ	۶۲	سیوا رام پورہ
۹	امید پورہ	۱۹	بہاپنی	۳۰	باٹولہ	۴۱	حیات پورہ	۵۲	رحیم پورہ عرف [illegible]	۶۳	سوندی بیل
۱۰	احمد پورہ عرف [illegible]	۲۰	بیگم گنج	۳۱	تنکریہ	۴۲	خان پورہ	۵۳	رسول پورہ [illegible]	۶۴	سیسولہ

۶۵	سورن	۷۵	علیم پورہ	۸۵	کلیان پورہ	۹۵	محمد نگر	۱۰۴	سوہنی	۱۱۴	وزیر پورہ کلان
۶۶	سوائی	۷۶	تعلمند پورہ	۸۶	کٹھانہ	۹۶	سوٹوکہ	۱۰۵	محمد نگر متصل پیپلو	۱۱۵	وزیر پورہ خرد
۶۷	سعید آباد	۷۷	کشن پورہ	۸۷	گمانس	۹۷	محمد پورہ عرف ...	۱۰۶	محمد گنج	۱۱۶	باڑی کلان
۶۸	سوہیلہ	۷۸	کیجوریہ	۸۸	گلاب پورہ		نیاگاؤں	۱۰۷	نواب پورہ	۱۱۷	باڑوتی
۶۹	صفی پورہ	۷۹	کماتولہ	۸۹	لیمن	۹۸	سیارام پورہ	۱۰۸	نانیسر	۱۱۸	ہنوتیا
۷۰	صمد پورہ	۸۰	گگراج کلان	۹۰	لوہر واڑہ	۹۹	مرتضے نگر	۱۰۹	نور پورہ	۱۱۹	ہتونہ
۷۱	صولت پورہ	۸۱	گگراج خرد	۹۱	لطیف گنج	۱۰۰	محمود گنج	۱۱۰	نینولہ	۱۲۰	یمین پورہ عرف
۷۲	صدیق نگر	۸۲	کنور پورہ	۹۲	لچھمن پورہ	۱۰۱	مسعود پورہ	۱۱۱	نرپانہ		دہولہ کیڑہ
۷۳	طالب پورہ	۸۳	گرنڈیریہ	۹۳	میوانی پورہ	۱۰۲	سوشدیہ	۱۱۲	نواٹیلہ	۱۲۱	یعقوب پورہ
۷۴	ظہور پورہ	۸۴	کیڑہ دیو منشد	۹۴	حتوہ	۱۰۳	سواشی پورہ	۱۱۳	ولائتی پورہ	۱۲۲	یوسف پورہ

دیہات معافی پرگنہ ٹونک

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع
۱	احمد صمد پورہ	۳	رحیم پورہ عرف	۴	سیتارام پورہ	۶	نشو پوری	۸	محمد پورہ
۲	دیوری		موتی پورہ	۵	سرور آباد	۷	عباس نگر		عرف اڈکا پورہ

حال آبادی علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک

علی گڈہ ٹونک سے بارہ کوس بجانب شرق ہے اور جے پور سے چھتیس کوس بسمت جنوب و مشرق ہے اور اکبرآباد سے ستتر کوس بجانب مغرب اور مادھو پور سے سات کوس بجانب گوشہ جنوب و مغرب - اور اونیارہ علاقہ جے پور سے دو کوس سمت شمال و مشرق ہے - عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ - دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۶ درجہ - ۴۰ - دقیقہ اس پرگنہ کا طول جنوباً و شمالاً بارہ کوس ہے - اور عرض شرقاً و غرباً ساڑھے دس کوس - سرحد مشرقی نو کوس اور شمالی پانچ کوس اور مغربی ڈھائی کوس اور جنوبی سات کوس ہے علی گڈہ سے بڑواڑہ علاقہ جے پور بجانب شمال تین

کوس سے بادشاہ نور الدین محمد جہانگیر کے عہد دولت میں بڑواڑہ راجہ گھوناتھ سنگھ بیلوچی والے کے تحت تصرف میں تھا سمت ۱۶۷۶ بکرمی سے سمت ۱۶۹۱ بکرمی تک راجہ موصوف کے زیر حکومت رہا
اوسکی معزولی کے بعد سمت ۱۶۹۱ بکرمی میں شاہجہان بادشاہ نے رام سنگھ راٹھور رئیس جودھپور کو یہ پرگنہ جاگیر میں عطا فرمایا اور مواضع ادکملانہ وغیرہ دیہات کلان کہ اب علی گڈھ کے متعلق
میں بڑواڑہ سے تعلق رکھتے تھے سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۵۶ فصلی و ۱۰۵۳ ہجری میں بجناب شاہجہان بادشاہ حکم عالی بنام رام سنگھ راٹھور
والی جودھپور دربارہ عطاے اراضی ۱۱ بیگھ ۱۰ بسوہ پرگنہ بڑواڑہ سے نسبت بسنت راے بوہرہ ساکن ٹوڈہ علاقہ سوائی جے پور کے صادر ہوا
راٹھور مذکور نے اراضی بموجب حکم شاہجہانی موضع ادکملانہ پرگنہ بڑواڑہ سے پیمائش کرکے مع سند معافی بوہرہ مسبوق الذکر کو دیدی اوسی سال میں
بوہرہ مذکور نے اراضی ۲ بیگھ ۱۰ بسوہ میں بنا علی گڈھ کی ڈالکر شہر پناہ اور بالا قلعہ و باغ وغیرہ مرتب کیا اور نام علیگڈھ کا رام پورہ رکھا اور باقی اراضی میں بوہرہ
مسطور نے کنوین بہت سے کھدوا کر قابل زراعت کر لیا ۔ الحاصل سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۵۶ فصلی سے سمت ۱۷۴۳ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۹۵ فصلی
تک پرگنہ علی گڈھ بوہرہ مذکور کے قبض و تصرف میں رہا بعد انتقال بوہرہ مرحوم المصدر کے اوسکا بیٹا مسمی ٹوک راے قابض ہوا کلیان سنگھ وغیرہ
راو راجا اندر سنگھ رئیس بوندی نے بوقت نصف اللیل قلعہ علی گڈھ میں شب خون مارا اور ایک پہر تک طرفین میں خوب تیغ زنی رہی اور دو سو
پچیس آدمی کشتہ و خستہ ہوئے آخر برادران راجہ موصوف نے علی گڈھ پر اپنا قبضہ کرکے چند مواضع پرگنہ بڑواڑہ کے بھی شامل کر لئے ٹوک راے پسر
بسنت راے بوہرہ واسطے دادرسی کے رئیس بوندی کی خدمت میں تین برس تک رہا آخر رئیس بوندی نے اپنے بھائیوں کے نام ایک نامہ
دربارہ معافی اراضی ٹوک راے کے تحریر کیا برادران راجہ موصوف نے ٹوک راے کو اراضی معافی ۲۵ بیگھ پر قابض و دخیل کر دیا ۔ بادشاہ
اورنگ زیب عالمگیر کے عہد دولت مہد میں بوجہ انواع مفسدہ پردازی و منازعت و مخاصمت قوم راٹھور بڑواڑہ کے سمت ۱۷۹۵ بکرمی میں راجہ
سوائی جے سنگھ رئیس سوائی جے پور و صوبہ دار اوس نے بحکم شاہی قلعہ علی گڈھ کو محاصرہ کیا محصوران قلعہ نے بوقت نصف اللیل فرار کو قرار پر ترجیح
دی راجہ سوائی جے سنگھ نے نصف دیہات علاقہ علی گڈھ میں اور نصف علاقہ بڑواڑہ میں شامل کرکے بالاستقلال قبضہ کر لیا بعد پانچ برس
کے سمت ۱۸۰۰ بکرمی میں راجہ سوائی جے سنگھ فوت ہوا اور راجہ ایسری سنگھ اوس کی جگہ مسند نشین ہوا پانچ برس یہ قصبہ اوسکے قبضے میں رہا
سمت ۱۸۰۵ بکرمی م سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں راجہ مادھو سنگھ برادر علاتی راجہ ایسری سنگھ نے بامداد فوج مہارانا والی اودے پور و لشکر ہلکر شہر جے پور
پر یورش کی راجہ ایسری سنگھ نے تنگ آکر زہر کھالیا آخر تھوڑی دیر میں مر گیا جے پور راجہ مادھو سنگھ کے قبض و تصرف میں آیا راجہ موصوف
نے پرگنہ ٹونک و پرگنہ علی گڈھ کو بعیوض امداد و اعانت تفویض کا پروانہ ان ہولکر گیا چنانچہ سمت ۱۸۱۴ بکرمی م سنہ ۱۱۶۳ فصلی تک ہر دو پرگنات ہولکر کے
قبض و تصرف میں رہے پھر بسبب تنازعہ برادران ہولکر کے ہر دو پرگنات پر راجہ جے پور کا قبضہ ہو گیا سمت ۱۸۱۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۱۶۵ فصلی سے
سمت ۱۸۲۲ بکرمی م سنہ ۱۱۷۳ فصلی تک راجہ موصوف کی عملداری رہی پھر فوج ہولکر نے علی گڈھ پر بزور شمشیر قبضہ کیا سمت ۱۸۲۲ بکرمی م سنہ ۱۱۷۴ فصلی سے

سمت ۱۸۳۵ بکرمی م ۱۱۸۵ فصلی تک علیگڈھ ہولکر کے قبضہ میں رہا پھر سمت ۱۸۳۶ بکرمی م ۱۱۸۶ فصلی میں راجہ پرتاب سنگھ خلف راجہ مادھو سنگھ نے علیگڈھ پر بے جنگ و جدل قبضہ
کرکے اپنے گرو جگراج سنتہ کو عطا فرمایا جگراج سنتہ نے بلا قلعہ کو ترمیم کیا سمت ۱۸۴۳ بکرمی م ۱۱۹۰ فصلی تک جگراج سنتہ کی حکمرانی رہی پھر مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر
نے علیگڈھ پر قبضہ کیا سمت ۱۸۴۳ بکرمی م ۱۱۹۹ فصلی میں کرپال سنگھ کو ہولکر نے یہ پرگنہ عطا کیا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م ۱۲۰۹ فصلی تک کرپال سنگھ نے حکمرانی کی بعدہٗ بوجہ
بغاوت و عدم اطاعت ہولکر میر رنگ صاحب بہادر ملازم ہولکر نے قلعہ علیگڈھ کا محاصرہ کیا اور چار مہینے تک یہ محاصرہ رہا آخر حکمت عملی سے کرپال سنگھ کو گرفتار کیا اور دو سال تک
بالاستقلال حکومت کی سمت ۱۸۵۸ بکرمی م ۱۲۱۱ فصلی میں جیرنگ صاحب بہادر بشمولیت ملازمان صاحب ہولکر کے نزاع واقع ہوا جہاں ہولکر نے جیرنگ صاحب کی مدد سے جیرنگ صاحب کو مقید کیا بعد ازاں جیرنگ
صاحب بہادر و پیرو صاحب ملازم سندھیہ نے ٹونک اور علی گڈھ پر قبضہ کیا اور ایک سال تک بالاستقلال حکمرانی کی سمت ۱۸۶۰ بکرمی م ۱۲۱۱ فصلی میں
ہولکر کی طرف سے پنڈت بابوجی والی و حاکم حکمران ہوا بعدہٗ ڈونڈ صاحب بہادر بجانب سرکار کمپنی موضع بامنیان میں کہ علی گڈھ سے ایک کوس
کے فاصلہ پر ہے چار مہینے تک خیمہ کش رہا مگر علی گڈھ پر قابض اور دخیل نہ ہو سکا پھر پنڈت مذکور واسطے شادی اپنے فرزند کے ریاست کوٹہ کو گیا
اور اپنی جگہ پنڈت بباوجی اور ڈھونڈو جی کو مامور کر گیا اس اثنا میں دیارام پٹیل موضع اوکلانہ نے صاحب موصوف سے سازش کرکے قلعہ علی گڈھ
میں آیا اور مردمان قلعہ کی غفلت دریافت کرکے صاحب مسبوق الذکر کو خبردار کیا صاحب مزبور نے موضع بامنیان سے بجانب قلعہ علی گڈھ
یورش کی قلعہ والوں میں سے جس نے مقابلہ کیا قتل ہوا اکثر لوگ چھوٹے دروازہ سے بھاگے چونکہ دروازہ پر فوج مسلح کمین گاہ میں چھپی تھی ذرا دولت
کو ایک کبوتر نہ جانے دیا میں کیست رکھا۔ پھر ڈنڈ صاحب ہکل صاحب کو اپنا قائم مقام کرکے اپنی سکونت گاہ کو چلے گئے ہکل صاحب دو سال
تک بالاستقلال حکمران رہے سمت ۱۸۶۲ بکرمی م ۱۲۱۳ فصلی میں مہاراج جسونت راؤ ہولکر راہ ورہ کندرہ علاقہ کوٹہ سے عازم علیگڈھ ہوئے صاحب
موصوف نے خبر آمد لشکر ہولکر سنکے بے اختیار نشان و خیران بوقت نصف النہار فرار ہو گئے مہاراج ہولکر نے اپنی طرف سے محبوب راؤ
پنڈت کو ناظم کیا اسکی نظامت ڈیڑھ سال تک رہی پھر اکوجی ہولکر عامل ہوا سمت ۱۸۶۵ بکرمی م ۱۲۱۶ فصلی میں راؤن راؤ پنڈت عامل دامیر لال جیت
پنڈت ساکن کوٹہ نے سمت ۱۸۶۹ بکرمی م ۱۲۲۱ فصلی تک بطور مستاجری کار نظامت کو انجام دیا بعد ازاں بالاجے راؤ پنڈت سمت ۱۸۷۳ بکرمی م ۱۲۲۵
فصلی تک قابض و دخیل رہا پھر مانک راؤ پنڈت نے ایک سال تک عاملی کی سمت ۱۸۷۴ بکرمی م ۱۲۲۶ فصلی میں درمیان صاحبان انگریز بہادر اور
مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کے صلح بعوض ... حسب الحکم مہاراجہ موصوف کارن صاحب بجائے مانک راؤ پنڈت قابض ہوا چندے کارن صاحب نے ... کے مہم
... صاحب کے تفویض کیا ... صاحب نے تحصیل فصل ربیع کے اوبہادرون سمت ۱۸۷۵ بکرمی م ۱۲۲۷ فصلی میں ... کمپنی بعد عہد ... پرگنہ حضرت نوا
ب امیر الدولہ بہادر کو تفویض کیا ... الحمد للہ تعالیٰ ... تک سنہ ... ہجری م ... حضرت امین الدولہ ... ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ ... قابض
متصرف ہیں اللہ تعالیٰ اس رئیس دریا دل کو جب تک ابر رحمت زمین پر سایہ فگن رہے سلامت با کرامت رکھے آمین ثم آمین یا رب العالمین

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

کیفیت قلعہ علی گڈہ

یہ قلعہ زمین نشیب مین واقع ہے اور دور قلعہ کا دو ہزار پانچ سو چہتر گز اور بلندی مین اوسکی دیوار چہ گز تین گرہ اور عرض مین ایک گز قلعہ کے برج لعہ مین ۸ بڑے چار چہوٹے معہ ۸ برجون مین معہ ۸ توپین تیار ہین افسران توپخانہ قلعہ دار کپتان - اجیٹن - صوبہ دار - جمعدار - گولانداز ملازمان سربندی ۔ کپتان - اجیٹن - صوبہ دار - جمعدار - سپاہی اور سوار واسطے تحصیل مال واجب کے مقرر ہین اس پرگنہ مین دو تہانہ ساتران و بہو پایان واسطے انتظام واردات وغیرہ کے لئے موضع پاڈلیاد موضع کہواڑیا مین مامور ہین جیل خانہ نہین ہے ایک مکان بالا قلعہ مین بجران سنگین کے لئے تیار کیا گیا ہے اور بعض مکانات بالا قلعہ کے سنہ ۱۹۱۸ بکرمی مین باروت کے صدمہ سے منہدم ہو گئے خاص قصبہ علی گڈہ مین مساجد پختہ چہ ہین از انجملہ ایک مسجد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے تعمیر فرمائی ہے دیہات مین چودہ مسجدین ہین گیارہ مندر خاص قصبہ مین ہین از انجملہ تین مندر بہت پرانے اور ایک مندر جسکو سراوگیون کا مندر کہتے ہین عمارت قدیم سے ہے اور دیہات مین ۹۲ مندر ہین از انجملہ ۱۵ مندر پختہ ۷۷ مندر خام ہین اور اس پرگنہ مین چار قلعہ ہین ایک قلعہ واقع خاص قصبہ جسکا ذکر پہلے ہو چکا - اور تین چہوٹے قلعہ ہین شکستہ ایک موضع کرواڑیا دوسرا موضع کساتولی تیسرا موضع بالسلا اور ایک باوڑی موسومہ پسنگا شاہ موضع خوپ مین قابل دید ہے اس پرگنہ مین سات قصبہ اور تین مواضع بہت بڑے ہین کہ اون مین آبادی ایک ہزار آدمی سے زائد ہے چنانچہ اس نقشہ سے تعداد مردوزن معلوم ہو سکتی ہے -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مرد	تعداد عورت	تعداد کل مردوزن	فاصلہ	سمت	کیفیت
۱	علی گڈہ	۷۲۵	۱۵۵۱	۱۹۳۳	۳۴۳۹			
۲	چورد	۳۲۵	۱۱۸۲	۹۲۵	۲۰۷۴	دو کوس	شرق	
۳	خوب	۳۱۴	۶۰۵	۶۰۹	۱۲۳۰	تین کوس	شرق	

آب و ہوائے قصبہ ایام گرما و سرما مین عمدہ اور ایام بارش مین بسبب عفونت آبہائے غلیظ کہ اکثر نشیب مین ٹہر جاتا ہے موجب مضرت ہے باشندگان قصبہ کا رنگ گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہوتا ہے اس پرگنہ مین دار الضرب نہین ہے روپیہ اور فلوس ضرب ٹونک کا رائج ہے مدرسہ چہ ہین ایک مدرسہ فارسی کا اور پانچ مدرسے ہندی کے ہین بعد سلطنت یہان پانچ مرتبہ قحط سالی ہوئی سب سے اول بارش ۱۸۹۹ اور ۱۸۷۰ بکرمی مین

اِس قحط سالی مین آٹھ سو سات آدمی ضایع ہوئے دوسری بار سمت ۱۸۹۱ بکرمی مین اِس قحط سالی مین تین سو بیالیس آدمی فوت ہوئے تیسری بار سمت ۱۰۹۲ بکرمی مین اِس قحط سالی مین ایکسو چھبیس آدمی ضایع ہوئے چوتھی بار سمت ۱۹۲۵ بکرمی مین اِس قحط سالی مین ساٹھ آدمی فوت ہوئے پانچوین بار سمت ۱۹۳۵ بکرمی مین اِس قحط سالی مین ساٹھ آدمی ضایع ہوئے - اِس پرگنہ مین تین پہاڑیان بسمت مشرق مین ایک بموضع آملی دوم بموضع طاپور سوم بموضع کرودانیا - اور بجانب شرق دو ندی رواں ہین ایک بجانب مشرق کہ سہ جلون اور انہ گنہ کی طرف چلی گئی ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے اور خیار و خربزہ و ہندوانہ وغیرہ خوب پیدا ہوتے ہین دوسری ندی سمت جنوب بشاہراہ ٹونک واقع ہے اسکو گلوا کہتے ہین اسکا پُل سنہ [illegible] بعہد دولت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ تیار ہوا ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری نہین رہتا ہے خربزہ وغیرہ خوب ہوتے ہین - اس پرگنہ مین پچیس تالاب ہین از انجملہ بارہ تالاب بڑے ہین کہ اون سے زراعت کو پانی دیتے ہین اور انکے نیچے اراضی [illegible] بیگہ شامل اراضی چاہی ہے باقی رہے تیرہ تالاب پانچ اونمین خشک ہو جاتے ہین اونمین گندم کی کاشت کاری ہوتی ہے اور آٹھ تالابون سے آٹھ اونکے مویشی پانی پیتے ہین - بمتی بہادون ۱۰ موضع اوکھلانہ مین ایک میلہ ہوتا ہے اوسکو دیوا کا میلہ کہتے ہین اور اس میلہ مین سانپ کی پرستش ہنود کرتے ہین آدمی قریب [illegible] کے جمع ہو جاتے ہین

مزروعہ	افتادہ	کل رقبہ
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

چاہی	بارانی	قابل زراعت	ناقابل زراعت
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

کل اراضی معافی

[illegible] بیگہ

معافی	خیرات	حق الخدمت
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

محاصل پرگنہ

[illegible]

[illegible]

تعداد دیہات پرگنہ علی گڈھ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	دکھلانہ	۱۷	پچھان	۳۳	عمر پورہ	دیہات استمراری		۶۱	جھنڈوا	۷۷	کماریہ
۲	چک اوکھلانہ	۱۸	دولت پورہ	۳۴	کھاتولی	۴۹	آملی	۶۲	چورہ	۷۸	گاڈول
۳	ابراہیم گنج	۱۹	دیولی	۳۵	کنڈرے	۵۰	پاڈلیو	۶۳	حیدری پورہ	۷۹	گانگلی
۴	ابراہیم نگر	۲۰	رحمن پورہ	۳۶	کرد و ادھیہ	دیہات جاگیر		۶۴	رودیت	۸۰	گلوانیان
۵	انور نگر	۲۱	رگھناتھ پورہ	۳۷	کوٹہری			۶۵	رحمن نگر	۸۱	لساریہ
۶	اسلام نگر	۲۲	رسول پورہ	۳۸	گوبند پورہ	۵۱	امیر گنج	۶۶	سنڈیلی	۸۲	مولوی نگر
۷	آلی	۲۳	رحیم نگر	۳۹	گوپالے	۵۲	احمد نگر عرف	۶۷	شوب	۸۳	سنوہر پورہ
۸	امیر پورہ	۲۴	رنیبودہ	۴۰	گوپال پورہ		میان خاکی جہوڑی	۶۸	صدیق پورہ	۸۴	محبوب نگر
۹	اصل گانو	۲۵	روشن پورہ	۴۱	منڈرار	۵۳	اسد پورہ	۶۹	صولت پورہ	۸۵	مہوا
۱۰	امیر گنج	۲۶	سبحان پورہ	۴۲	محمد پور عرف ادم نگر	۵۴	بشن پورہ	۷۰	عثمان پورہ	۸۶	وزیر پورہ
۱۱	بیلوتہ	۲۷	سالم پورہ	۴۳	موتی پورہ	۵۵	باندریہ	۷۱	عتیق پورہ	۸۷	بسنونیا
۱۲	بانسلا	۲۸	سیدری بالیان	۴۴	مبارک نگر	۵۶	بجالہ	۷۲	علی نگر	۸۸	یمین پورہ
۱۳	بشن پورہ	۲۹	سیدری گوجران	۴۵	محمد پورہ عرف باری کی جہوڑی	۵۷	بجالی	۷۳	علی پورہ	دیہات معافی	
۱۴	بامنیان	۳۰	شاہ پور خرد	۴۶	گھلا پورہ	۵۸	پاگاہ کلان	۷۴	عالم پورہ		
۱۵	براتہ	۳۱	شاہ پور کلان	۴۷	نواب گنج	۵۹	پاٹول	۷۵	منظور پورہ	۸۹	مان پورہ
۱۶	شکریہ	۳۲	قصبہ علی گڈہ	۴۸	نواب پورہ	۶۰	پاڈلی	۷۶	فیروز پورہ	۹۰	نظیر پورہ

بیان آبادی پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک

شہر پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک لب شاہراہ اوجین وکوٹہ واقع ہے اوجین سے بجانب شمال اکتیس کوس اور کوٹہ سے چھتیس کوس بجانب جنوب - ٹونک سے ایکسو چالیس (۱۴۰) کوس سمت جنوب عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۰ درجہ چار دقیقہ - اطراف پرگنہ مین بجانب جنوب ومغرب اقوام سوندھیہ اور راجپوت سکونت پذیر ہے اور اسی وجہ سے دیہات جنوبی ومغربی پرگنہ ہذا کو سوندواڑہ اور دیہات شمالی ومشرقی کو رجواڑہ کہتے ہین اور یہ پرگنہ علاقہ اندور وگوالیار وجہالاواڑ سے ملحق ہے حد شرقی سرحد موضع دہرونیان تک کہ قصبہ سے ڈہائی کوس ہے سرحد قصبہ سوہت علاقہ گوالیار سے ملصق ہے اور حد غربی سرحد موضع آنیا کہیڑی تک کہ پچہ کوس ہے موضع سیل گڈہ علاقہ جہالاواڑ اور سورہ دگیلانی علاقہ اندور سے ملزق ہے اور حد شمال سرحد موضع ودلیا تک کہ ساڑھے آٹھ کوس ہے موضع گادیہ علاقہ اندور سے متصل ہے -

کہتے ہین کہ سنہ ۳۹۱ھ ہجری م سنہ ۹۵۵ فصلی مین لشکر بادشاہ ابو الحق سبکتگین غزنوی کا یہان اکر پڑاؤ پڑا تہا اور جہان آب قلعہ پڑاوہ ہے خاص خیمہ شاہی نصب تہا اوس زمانہ مین یہان چند گہر مینون اور بہیلیون کے تہے اوسی عہد مین ہر دو قوم شرف باسلام ہوکر عہدہ پاسبانی ودیہ کیداری پر مامور ہوئین چنانچہ شیخ زید وغیرہ اوسی قوم سے ابتک اپنے عہدہ پر مامور ہین - پہر حکم شاہی نصبت فتح محمد خان صوبہ دار بنا آبادی شہر صادر ہوا صوبہ دار مسبوق الذکر نے چند روز مین مکانات دلچسپ ومحلات دلکش خوشنما قطع بنا کئے اور بائیس پرگنہ متعلق کرکے باعتبار پڑاؤ شاہی کے پڑاوہ کے نام سے موسوم کیا رفتہ رفتہ پڑاوہ مشہور ہوگیا -

اور بعض کا یہ قول ہے کہ سمت ۹۲۵ بکرمی مین بعہد راجہ بہرتری والی چتوڑ پہارتی چند منڈلوی دربہتا پٹیل نے اس شہر کو آباد کرکے پہاڑوہ نام رکہا کثرت استعمال سے پڑاوہ مشہور ہوگیا قول اول سے قول ثانی اصح معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ابو الحق سبکتگین کا یہان آنا کتب تواریخ سے مفہوم نہین ہوتا ہے اور بادشاہ موصوف سنہ ۳۶۶ھ مین سریر آرائے سلطنت ہوا اور سنہ ۳۸۷ھ مین انتقال فرمایا اس بادشاہ نے کل بیس برس حکمرانی کی - عہد بادشاہ بابر سے بادشاہ محمد شاہ تک یہ پرگنہ سلاطین مغلیہ کے تحت تصرف مین رہا سمت ۱۶۹۳ بکرمی مین شاہجہان - بادشاہ نے یہ پرگنہ ترسنگہ رئیس نظام کو عطا فرمایا سمت ۱۸۰۱ بکرمی تک یہ سادہ نظام قابض ودخیل رہے بعدہ سنہ ۱۱۴۳ھ مین صوبہ مالوہ باجی راؤ پیشوا کے نام ہوگیا بعد سمت ۱۸۰۱ اور سمت ۱۸۰۱ مین اندسنگہ رام سنگہ رئیس میواڑ وسوائی جے سنگہ والی جے پور کی حکومت مشترک رہی سمت ۱۷۹۳ بکرمی مین یہ پرگنہ ملہار راؤ ہولکر کے تحت تصرف مین

آیا جب ملہار راؤ ہولکر فوت ہوا اوسکی زوجہ مسماۃ اہلیہ بائی بوجہ لاولدی کے مسند نشین ہوئی - پیشوائی پونا ستارا نے بنام رانی مذکورہ یہ لکھا کہ تین لاکھ روپیہ کی جائداد جہت مصارف ضروری کافی ہے باقی جائداد زائدہ سے رانی دست بردار ہو جائے رانی مذکورہ نے مجرد دریافت تحریر ہذا کے یہ جواب لکھا کہ ہمارے بزرگون نے اس ملک کو بزور شمشیر لیا ہے اگر تم اس ملک کو لینا چاہتے ہو تو ہمین گوئی و ہمین میدان - پیشوا نے رانی مذکورہ کا جواب سنکر بیس ہزار سپاہی ہزار بنا بر مقابلہ و محاصرہ بھیجے اہلیہ بائی کہ ایک عورت مردانہ تھی چالیس ہزار مرد جرار لیکر اوسکے مقابل ہوئی اور یورش کرکے برہان پور تک پہونچی ۵

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد | خدا پنج انگشت یکسان نکرد

افسران لشکر پیشوا نے بوا دید دلیری و مردانگی عورت کے مقابلہ سے اعراض کیا اور پیشوا سے جاکر عرض کی کہ اگر آپ ایک عورت پر فتحیاب ہوگئی تو کچھ بہادری نہوئی اور اگر خدانخواستہ آپ پر عورت کامیاب ہوگئی تو موجب سُبکی اور باعث بدنامی ہے آخرکار پیشوا کے سرداران فوج نے اوس عورت مردانہ سے صلح کی استدعا کی اہلیہ بائی نے اپنے ملک کی طرف مراجعت کی پھر بطور خود پیشوا کی ملاقات کے لیے ملک پونا کو گئی در تہ ۔ گذرانی پیشوا نے خلعت فاخرہ اور دو دو شالے سے مالا مال کیا چند روز اہلیہ بائی ملک پونا مین رہی بعد ازان اپنے ملک کو واپس گئی پھر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی نے انتقال کیا اوسکی جگہ تکوجی ہولکر صدر نشین ہوا اسنے دو برس تک حکومت کی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م ۱۷۹۷ء مین فوت ہو گیا اوس کا بیٹا کاشی راؤ حکمران ہوا اسنے چند ماہ حکومت کی پھر جسونت راؤ ہولکر قابض و دخیل ہو گیا -

الحاصل سمت ۱۸۶۶ بکرمی مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا بعدہ تعالی و تقدس اب تک کہ سنہ ۱۳۱۷ھ ہے حضرت نواب امین الدولہ بہادر کے قبضہ اقتدار مین ہے - سنہ ۱۸۵۷ء مین بایام غدر حاجی محمد عرفان پیشکار پرگنہ ہذا نے باعانت چند او شان نکبت تو امان براہ بغاوت مسمیان شیخ بخش و بلیراج مل ساہوان پرگنہ کو میان ہمت خان مرحوم کی حویلی مین مقید کیا اور اون سے دس ہزار روپیہ طلب کیا ریاست کیطرف سے جہت انتظام ملا الکلام کپتان محمد سعادت علیخان خلعت محمد علیخان ابن مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کو مامور کیا گیا کپتان موصوف نے بحسن انتظام و ضابطہ تمام اوس باغی بدمعاش کو مع رفقائے نابکار مقید کرکے حاضر دولت کیا -

بعد ایام غدر وہ باغی بدکردار ریاست سے اخراج کیا گیا - اسی ایام مین باغیان ہمراہی تانیا ٹوپی نے جھالراپاٹن پر یورش کی مہاراجہ پرتھی سنگھ رئیس جہالاواڑ مع دو چارکس بحالت سراسیمگی قصبہ سوہت علاقہ گوالیار مین آئے چونکہ قصبہ سوہت پرگنہ ہذا سے بہت قریب ہے

عامل پرگنہ پڈاوہ نے بمجرد استدراک حال سراسیمگی مہاراجہ صاحب موصوف یک قبضہ شمشیر ہندی و یک راس اسپ تازی پیشکش کیا اور بنابر حفاظت مہاراجہ صاحب موصوف سوار اور پیادے ہمرکاب کر کے ڈگ علاقہ جھالاواڑ تک پہنچا دیا بعد روانگی مہاراجہ صاحب تانیا ٹوپی کے فوج قصبۂ سوہت مین آئی از انجملہ تھوڑے سوار قصبۂ پڈاوہ مین پہونچے اور مقیدان سلسلۂ زندان کو رہا کر کے بجانب قصبۂ سوہت چلے گئے اس واقعہ کے آئندہ روز بعد کپتان شور صاحب بہادر مع فوج پرگنہ ہذا مین تشریف لائے عامل پرگنہ نے بدستور قدیم استقبال کیا اور حسب معمول کار رسد رسانی کو انجام دیا صاحب بہادر موصوف ایک مقام کر کے باغیان بدمعاش کے تعاقب مین گئے اس پرگنہ کے دو حصے ہین حصۂ اعلی کو سوندھواڑہ کہتے ہین اور حصۂ اسفل جھالاواڑ کے نام سے مشہور ہے سوندھواڑہ کی زمین مین پیداوار اعلی درجہ کی ہوتی ہے اور جھالاواڑ کی زمین ناقص اور کم رتبہ ہے یہان کی آب و ہوا ملک مالوہ کی طرح ثقالت رکھتی ہے اکثر اشخاص کے شکم اور سینہ اور پشت پر داغ لگائی جاتے ہین۔ اس پرگنہ مین اکثر عمارت گلی و خشتی سفالہ پوش ہے قوم سوندھیہ اکثر اور دیگر اقوام کمتر سکونت پذیر ہین یہان ہت خان کہ بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مشرف باسلام ہوے قوم سوندھیان سے تھے حضور اعلی انکو اپنے فرزند کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ انکو جاگیر ہزار کی مرحمت فرمائی تھی اونہون نے قلعہ ہت گڈھا و دیگر مکانات وغیرہ تعمیر کئے ہین۔

اس پرگنہ مین چار تھانہ ہین ایک جانب مشرق موضع دہرونیان مین کہ قصبہ سے دو کوس ہے۔ دوسرا تھانہ سمت مغرب موضع کماریہ کلان مین کہ قصبہ سے تین کوس ہے۔ تیسرا تھانہ بطرف شمال موضع مغیث پور مین کہ قصبہ سے ساڑھے تین کوس ہے چوتھا تھانہ بسوئے جنوب موضع دہرنادہ گنجا مین کہ قصبہ سے چار کوس ہے۔ اس پرگنہ مین تین ندیان ہین۔ ایک کا نام آہو ہے کہ بجانب مغرب ملک مالوہ سے نکلکر رود کالی سندھ مین شامل ہوئی ہے۔ اور اس ندی سے زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے۔ دوسری ندی چونے ہے کہ بجاوہ کی پہاڑی سے نکلکر قصبۂ پڈاوہ مین ہوتی ہوئی رود کالی سندھ مین شامل ہو گئی ہے اس سے بھی زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے تیسری ندی ریجڑ کہ سرحد موضع ہٹ مرو پرگنہ کوٹری علاقہ اندور سے نکلکر رود آہو مین شامل ہوئی ہے۔ یہان پہاڑ سلسلہ دار نہین ہین جدا جدا ستے پہاڑیان ہین اور تین قلعے ایک خاص قصبہ مین کہ بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی سنہ ١٧٧٠ بکرمی مین دیا بہادر صوبہ مالوہ کا بنایا ہوا ہے۔ اسکا دور پانچ بیگہ تین بسوہ مین ہے اسکی دیوار عرض مین بعض جا ایک گز اور بعض جا اس سے کچھ کم ہے اور بلندی مین بجانب جنوب تیرہ گز اور بسمت شمال و مشرق و مغرب آٹھ آٹھ گز ہے اور اس قلعہ کے چار برج ہین اور اندر نو مین قدیم ہین۔ دوسرا قلعہ صاحب گڈھ کہ جسکو ناتا

ہمت گڈہ کہتے ہین میان ہمت خان جاگیردار نے سنہ ۱۸۰۰ بکرمی مین بعہد دولت مہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بہ تعمیر پختہ طیار کیا ہے اِسکے چار برج ہین اور اوسکی دیوارون کی بلندی پندرہ پندرہ گز ہے ایام سابق مین اس قلعہ کو مصاحب خان ٹھاکر نے بہ تعمیر خام تیار کیا تھا چنانچہ اوسکی قبر اوس قلعہ مین اب تک موجود ہے بعد ازان میان ہمت خان نے اِس قلعہ کو پختہ بنوایا ۔ تیسرا قلعہ پختہ بموضع ماتھنیا سمت ۱۷۹۰ بکرمی مین لال سنگہ ٹھاکر نے بنوایا تھا چنانچہ اب تک اوسکے نشانات باقی ہین علاوہ اِن قلعجات کے اور بھی قلعہ ہین مگر سراسر منہدم ہین ازانجملہ ایک گڑہی کہ جسکو کرن گڈہ کہتے ہین موضع فتح پور کی پہاڑی پر واقع ہے اسکو کرن سنگہ ٹھاکر نے بزمانۂ سابق تعمیر کیا تھا ۔ دوسری گڑہی بوچن گڈہ کے نام سے مشہور ہے ۔ اور یہ متصل موضع سیلے جہان ہے اسکو بوچن بیگ نے بنایا ہے ۔ تیسری گڑہی دارا خان روہیلہ نے سمت ۱۷۶۹ بکرمی مین بموضع نولائی تعمیر کی ہے چوتھی گڑہی بعمارت خام جیت مل ٹھاکر نے موضع کوٹڑہ مین بنائی ہے فی الحال یہ چارون گڑہیان ویران ہین ۔

تعمیر جدید مین دو حویلی پختہ یادگار ہین اوّل حویلی گردہاری لعل سیٹہ ۔ دوئم حویلی رام رتن ساہوکار ۔

اور دو باوڑیان قابل یادگار ہین ایک بموضع مغیث پور کہ سمت ۱۸۰۱ بکرمی مین اوسکی بنا ڈالی گئی اور سمت ۱۸۲۰ مین بعہد احمد شاہ بادشاہ تیار ہوئی چنانچہ یہی سمت اوسپر کندہ ہے ۔ دوسری باوڑی موضع کوڈیا مین واقع ہے اوسپر یہ عبارت بخط ہندی کندہ ہے سمت ۱۸۱۷ بکرمی وسا کہہ (۱۶۸۲) ماگہہ ۵ ۔ بروز شنبہ ۔ باوڑی تیار ہوئی ۔ پرگنہ ہذا مین منجانب سرکار کوئی میلہ مقرر نہین ہے اس سے پہلے ایک میلہ زیارت گاہ سالار غازی پر ماہ جیٹھ کے سدہ پونون مین ہوتا تھا اور ایک روز رہتا تھا سمت ۱۹۲۲ بکرمی سے بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مغفور موقوف ہوگیا ۔ البتہ ایک میلہ بیرون قصبہ ماہ جیٹھ مین ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے ۔ اِس شہر مین مارواڑی قوم میسری و اگروال وادسوال سکونت پذیر ہین اور افیون کی خرید فروخت اور لوگت کرتے ہین اور سرکار مین منوتی اور ضمانت دیکر آسامی کی جانب سے زر قسط ادا کرتے ہین اور آسامی سے افیون خریدتے ہین کھگوت اور بٹائی نہین ہے ۔ اِس پرگنہ مین تین دفاتر ہین ایک دفتر قانونگوئی دوسرا دفتر چودہرات تیسرا دفتر پٹوارنویس ۔ قانون گو قوم کایستہ اور چودہری قوم سراوگی اور پٹواری قوم برہمن و کہنی ہین نذرانہ اور بیٹ وغیرہ ہمیشہ پرگنہ سے لیتے ہین اور منجانب سرکار بہ قرار بنام قانونگو و چودہری و پٹوارنویس جاگیر بدین تفصیل مقرر ہے موضع آمدنی سالانہ للعہ بنام چودہری ۔ موضع آمدنی سالانہ للعہ بنام قانونگو ۔ اور موضع آمدنی سالانہ للعہ بنام پٹوارنویس یہان زمین دو قسم کی ہے ایک تری کہ قسم اوسط ہے ۔ دوسری کھابدن یہ قسم اول سے ہے یہان تین اقساط سے زر مال گذاری بسکہ اندور اجین ادا کیا جاتا ہے ۔ رقبہ پرگنہ ہذا

حیات مشکرہ سمت ۱۹۳۹ بکرمی مین پرگنہ ہذا کی آمدنی ہوئی للعہ کل آمدنی پرگنہ مع دیہات جاگیر و خالصہ للعہ سلاطین مغلیہ کا سکہ سمت ۱۷۹۳ تک مروج رہا اور سکہ بوندی سمت ۱۷۹۵ سے سمت ۱۹۱۵ تک جاری رہا اور سکہ اندور اوجین سمت ۱۹۱۶ سے رائج ہوا اور اب تک مروج ہے ایک جانب روپیہ سکہ اوجین پر یہ عبارت کندہ ہے علی جاہی دین محمد شاہ غازی دوسری جانب سن جلوس میمنت مانوس۔ روپیہ سکہ اندور پر ایک طرف صورت خورشید مرتسم ہے اور دوسری جانب لفظ بادشاہ مضروب ہے ان دونون سکون کا وزن گیارہ گیارہ ماشہ ہے پرگنہ مین ٹکسال نہین ہے سمت ۱۹۵۰ بکرمی مین سیر کا وزن ۵۳ کلدار کا تھا سمت ۱۹۴۰ بکرمی سے ۸۰ روپیہ کلدار کا رائج ہوگیا قصبہ و دیہات مین ۱۷ باغ ہین از انجملہ تین باغ بڑے اور ۱۴ چھوٹے ان مین ایک باغ سرکاری ہے اور ۱۶ باغ ملازمین اور رعایا وغیرہ کے ہین یہان کے باشندے اکثر گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہین مگر یہ لوگ جفاکش اور محنت پسند ہین تعداد مرد و زن از روے مردم شماری (۲۹۶۷) کل دیہات (۴۲) از انجملہ دس موضع کلان ہین باقی خُرد۔

تفصیل دیہات پرگنہ پڑاوہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	اڑا کھیڑی	۹	برکھیڑی	۱۷	ٹکٹکیا	۲۵	دلاورا	۳۳	دوبلہ بھوج	۴۲	رطائی ماہو
								۳۴	دوبلہ کھینچی		
۲	الہی پورہ	۱۰	بنجارے	۱۸	جبلیپت	۲۶	دوبلیہ	۳۵	دوبلی	۴۳	رو پا ریل
۳	امیر پورہ	۱۱	بٹ کھیڑہ	۱۹	جھنکری	۲۷	دولت پورہ	۳۶	ڈہنڈیرہ	۴۴	روشن باڑی
۴	آشیان کھیڑی	۱۲	بھورکھیڑی	۲۰	جیتا کھیڑی	۲۸	دہاسوکھیڑی	۳۷	راج پورہ	۴۵	رام پوریا
۵	اودلیاکھیڑی	۱۳	پیرسکھیڑی	۲۱	چوندیا	۲۹	دہتوریہ کلان	۳۸	راجا کھیڑی	۴۶	سانگاکھیڑہ
۶	اسلدیا	۱۴	پیپلیا	۲۲	چنولی	۳۰	دہتوریہ کھیڑی	۳۹	راضی	۴۷	ساونت کھیڑی
۷	اونیل	۱۵	قصبہ پڑاوہ	۲۳	خضر پورہ	۳۱	دہرونیہ	۴۰	رسول پورہ	۴۸	سرکھیڑی
۸	بانس کھیڑی	۱۶	پگاریہ	۲۴	داتنا	۳۲	دیلوچی	۴۱	رمائی ویسٹ	۴۹	سعد پورہ

۵۰	سرپولی خرد	۶۴	فتح گڈھ	۷۹	کھجڑیا	۹۴	محمد پورہ	۱۰۹	ہنوتیا ہندو سنگھ	۱۲۱	داتیا
۵۱	سرونیان	۶۵	فتح پورہ	۸۰	گھبوری	۹۵	مغیث پورہ	۱۱۰	یمین پورہ	۱۲۲	دہتوریہ خرد
۵۲	سلوری	۶۶	فرشش پورہ	۸۱	کونڈلا کھیمرج	۹۶	ملمانا	دیہات جاگیر پرگنہ پڑاوہ		۱۲۳	نادر پورہ
۵۳	سنوریا	۶۷	کالی تلائی	۸۲	کوٹھرا پرتاب	۹۷	نزانیا			۱۲۴	کڑوریا
۵۴	سنوانسڑہ	۶۸	کچرا کھیڑی	۸۳	کمیڑہ بنانیان	۹۸	نگر			۱۲۵	کمہاریہ کلان
۵۵	سیلا	۶۹	کرالیا اوسلو	۸۴	کھیرانہ	۹۹	نور پورہ	۱۱۱	اوریا کھیڑی	۱۲۶	کماتا کھیڑی
۵۶	سیملی چوہان	۷۰	کراریا شیرپور	۸۵	کھیڑی	۱۰۰	نولائی	۱۱۲	اعظم پورہ	۱۲۷	میر پورہ
۵۷	سیملی رتنار	۷۱	کلیان پورہ	۸۶	کیتہ کھیڑی	۱۰۱	نیماہیڑہ	۱۱۳	اوساؤ	۱۲۸	سوڈمی
۵۸	سیملی کمام	۷۲	کونڈلا پرتاب	۸۷	کھرک پورہ	۱۰۲	وزیر پورہ	۱۱۴	بانور	۱۲۹	نیانیان
۵۹	سید کھیڑی	۷۳	تمریا کھیڑی	۸۸	گوبند پورہ	۱۰۳	ہرنودہ تیہا	۱۱۵	بورہ بند	۱۳۰	ہت گڈہ
۶۰	شیام پورہ	۷۴	کولوی	۸۹	گوزاڑیہ	۱۰۴	ہرنودہ گجا	۱۱۶	تیلیا کھیڑی	دیہات معافی پرگنہ پڑاوہ	
۶۱	شیر پورہ	۷۵	کولوکھیڑہ	۹۰	گیلانی	۱۰۵	ہنوتیا دولیا	۱۱۷	جھگریا		
۶۲	عزیز پورہ عرف	۷۶	کوٹھری خرد	۹۱	لوئی	۱۰۶	ہنوتیا دہرونیا	۱۱۸	رام پورہ		
	بور کھیڑی	۷۷	کمہاریہ خرد	۹۲	ماتمیان	۱۰۷	ہنوتیا دہل	۱۱۹	روپا کھیڑی	۱۳۱	کوٹڑہ جمال
۶۳	علی پورہ	۷۸	کھنگر	۹۳	مایہ کھیڑی	۱۰۸	ہنوتیا گوٹھری	۱۲۰	روپ پورہ	۱۳۲	نہکلک

حال آبادی چھپڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ چھپڑہ بجانب جنوب قصبہ گوگور سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے مگر ہر دو قصبہ کی آبادی شامل ہو کر ایک پرگنہ قرار دیا گیا ہے گوگور کی آبادی چھپڑہ کی آبادی سے پہلے ہوئی ہے چنانچہ اسناد شاہی میں قصبہ گوگور چھپڑہ مندرج ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سنہ ۱۳۵۲ بکرمی میں گوگل جی پسر دہارو جی کھینچی اولاد مل راؤ چوہان نے قصبہ گوگل اپنے نام سے آباد کر کے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کیا اور یہیں اپنی بود وباش اختیار کی - کہتے ہیں کہ مانک راؤ کے عہد تک خاندان کھینچی و خاندان راجگان بوندی مسلسل - ؟

جب اجی راؤ پسر مانک راؤ نے کھینچی پور پاٹن کو آباد کیا لقب کھینچی مشہور ہوا - بعد ازان پیتورا ئے والئ دہلی نے راجہ دیونسے
کو کہ مانک کی اولاد سے تہا باون پرگنات عطا کر کے مالوہ کا حاکم کیا راجہ دیونسے کی ہمشیرہ مسماۃ گنگا بائی بیجل دیو رئیس دہوا گدہ
کو منسوب تہی گنگ داس راجۂ بیجل دیو کا مدار راجہ دیونسے سے پنہان عداوت رکہتا تہا آخر باغواے گنگداس درمیان ہر دو راجگان
مذکورۂ بالا کے لڑائی ہوئی راجۂ بیجل دیو مع گنگ داس کا مدار سر میدان قتل ہوا پہر راجۂ دیونسے نے دہوا گدہ پر قبضۂ مالکانہ
کر کے گاگرون نام رکہا اور قلعہ تعمیر کیا بعد ازان اولاد راجۂ دیونسی سے ساتوین پشت مین عادل جی عرف ایدل جی گاگرون کا راجہ
ہوا اور اوسنے املاوہ آباد کیا بعد انتقال عادل جی کے اوسکا پسر دہارو جی صدر نشین ہوا پہر راجۂ دہارو جی اور سارنگ دیو راجہ شیر گدہ
سے باہم لڑائی ہوئی راجہ سارنگ دیو قتل ہوا شیر گدہ پر راجۂ دہارو جی نے قبضہ کیا پہر دہارو جی افواج سلطان علاؤالدین خلجی سے
قلعہ ملاس مین مارا گیا گوگل جی پسر دہارو جی مسند نشین ہوا اور قصبۂ گوگل کو اپنے نام سے آباد کیا مگر کثرت استعمال سے بجاے
گوگل - گوگور مشہور ہو گیا - گوگل جی کے انتقال کے بعد سیڈہو پسر خرد دہارو جی مسند نشین ہوا بعد ازان ساتل جی ازان بعد
ہیمان جی بعدہٗ اسال جی من بعد رتال جی درباس جی دورگا داس جی دہیر سنگہ وزاین داس جی مرۃ بعد اخریٰ مسند نشین ہوئے -
راجہ زاین داس ہمایون بادشاہ کے عہد دولت مہد مین ہوا ہے بعد ازان سالباہن صدر آراے ریاست ہوا یہ راجہ جنگ اسیر
مین ہمرکاب بادشاہ اکبر شاہ کے تہا بعد فتح اسیر اس راجہ کو منجانب بادشاہ اکبر شاہ پرگنہ کوتا و شیو پور عطا ہوا بعد ازان درمیان
راؤ سرجن والئ بوندی او سالباہن کے لڑائی ہوئی سالباہن قتل ہوا - سالباہن کے تین بیٹے تہے - بہوپت ساہ - دیپ ساہ
کلیان ساہ - بعد قتل سالباہن کے بہوپت ساہ پسر کلان سالباہن مسند نشین ہوا - بعد ازان چتر سال حکمران ہوا - اس راجہ نے
سمت ۱۶۹۰ بکرمی مین گوگور سے بجانب گوشۂ مشرق و شمال جزیرۂ رود پاربتی مین ایک محل تعمیر کرا کے چتر گنج نام رکہا سمت ۱۷۱۲ بکرمی مین
راجہ چتر سال فوت ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا مسل ساہ صدر نشین ہوا - یہ راجہ شاہ جہان کے عہد دولت مہد مین تہا اس راجہ کو اسکے چچا
مسمی نزیب داس خان و بیپ داس نے بوجہ غفلت و ذہولت حکومت سے خارج کیا اور بالاستقلال خود حکمران ہوا اور مسل ساہ
کو بطور جاگیر چہپرہ دیا چہپرہ کی آبادی کو ترقی مسل ساہ کے زمانے مین ہوئی اور شہر پناہ اور قلعہ کو پسر رتن سنگہ کھینچی نے سمت ۱۷۱۱ بکرمی
مین بنایا - نزیب داس کے تین بیٹے تہے لال سنگہ - پنچی سنگہ - عجب سنگہ - بعد انتقال نزیب داس کے لال سنگہ اوسکا بڑا بیٹا حکمران ہوا
اس راجہ نے بعہد اورنگ زیب عالمگیر غازی راکہو گدہ کو آباد کر کے قلعہ تیار کیا اور گوگور کے عہد کو موصوف کر کے راکہو گدہ کو صدر قرار دیا
اور پرگنہ گوگور کی تحصیل کو چہپرہ مین قایم کیا - لال سنگہ کے تین بیٹے تہے - دہیرت سنگہ - سوجان سنگہ - کیسری سنگہ - لال سنگہ کے

انتقال کے بعد دہیرت سنگہ پسر کلان لال سنگہ صدر نشین ریاست راگہوگڈہ ہوا - یہ راجہ بادشاہ بہادر شاہ کے عہد دولت مہد مین تہا بادشاہ موصوف نے اسکی فرمان برداری سے خوشنود ہوکر خلعت فاخرہ عطا فرمایا تہا - اور سوجان سنگہ پسر دومی لال سنگہ نے قصبۂ رام نگر کو آباد کیا اسکو منجانب سلطان پرگنہ جہر گون عرف بجرنگ گڈہ جاگیر مین عطا ہوا اور کیسری سنگہ پسر سومی لال سنگہ نے گڈہ بسایا منجانب سلطان جاگیر مین دمدماسہ پایا - پہر راجہ دہیرت سنگہ راجہ راگہوگڈہ قلعہ بجرنگ گڈہ مین امیرون کے ہاتہ سے قتل ہوا - راجہ دہیرت سنگہ کے پانچ بیٹے تہے - گنج سنگہ - بکرماجیت - ارجن سنگہ - ہمیر سنگہ - راٹہے سنگہ - گنج سنگہ پسر کلان دہیرت سنگہ راگہوگڈہ کا راجہ ہوا اور محمد شاہ بادشاہ سے خلعت فاخرہ پایا اور منجانب سلطان بکرماجیت کو پرگنہ مقصودگڈہ عطا ہوا چونکہ بکرماجیت کو مقصودنگڈہ کی حکومت سے مقصد نہ تہا راگہوگڈہ کی ریاست چاہتا تہا اور شب و روز اسی فکر مین رہتا تہا جب سوائے جے سنگہ حاکم مالوہ کا ہوا اسکی اعانت اور امداد سے بکرماجیت کو راگہوگڈہ مل گیا گنج سنگہ نے مہارانا اودے پور اور بہیم سنگہ مہاراؤ کوٹہ سے استغاثہ کیا الحاصل ہر دو رئیس کی امداد سے عوض راگہوگڈہ کے پرگنہ بہار پایا بعد چندے گنج سنگہ وہین فوت ہوا - اندر سنگہ پسر گنج سنگہ نے رئیس اودے پور و رئیس کوٹہ و رئیس بوندی کی کمک سے قلعۂ گوگور کو محاصرہ کیا جب اس قلعہ پر کامیاب ہوا ارادہ راگہوگڈہ کا کیا بلبہدر سنگہ پسر کلان بکرماجیت اور بخشی پرتہی راج کہ دونون لشکر کے سردار تہے اندر سنگہ کے آنے کی خبر سنکر آگے بڑہ کے جنگ جو ہوئے اس لڑائی مین بہت آدمی اندر سنگہ کے قتل ہوئے اور خود بہی مارا گیا چونکہ فوج بے سردار رہگئی تہی متفرق ہوکر واپس چلی گئی بکرماجیت نے قصبۂ چہیپڑہ کو سہل ساہ کی اولاد سے لیکر خالصہ کر لیا بعد چندے دوست محمد خان بانی ریاست بہوپال نے کہیچیواڑہ کو تاراج کیا اس ایام مین بکرماجیت نے پیشوا کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کی - بکرماجیت کے تین بیٹے تہے بلبہدر سنگہ - چندر سنگہ - [illegible] سنگہ - بکرماجیت کے انتقال کے بعد بلبہدر سنگہ راگہوگڈہ کا راجہ ہوا اور مقصودنگڈہ مین قلعہ تعمیر کیا - بلبہدر سنگہ کے بعد بلونت سنگہ مسند نشین ہوا - اس راجہ نے مہاراجہ [illegible] کو خراج دینا قبول کر کے گوگور کو رہن رکہا اوسوقت پرگنہ گوگور کہیچیون کے تصرف سے نکل گیا - وجہ تسمیہ چہیپڑہ - جہان اب چہیپڑہ آباد ہے یہان بزمانہ سابق چہیپے رہتے تہے اور اب تک قصبہ کے اطراف مین چہیپے رہتے ہین بوجہ سکونت چہیپون کے اسکا نام چہیپڑہ رکہا گیا تہا بسبب کثرت استعمال چہپڑہ ہوگیا - اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب راوت بہوج بکراوت نے راجہ درجن سال پر فوج کشی کی اور قوم بکراوت کو قتل کرڈالا تو ایک عورت اوسی قوم کی کہ قتل سے بچ گئی تہی اپنے شیر خوار بچے کو چہبڑے مین رکہکر جہان اب قلعہ چہیپڑہ ہے وارد ہوئی چہبڑہ ہندی زبان مین ٹوکرے کو کہتے ہین بہر حال آبادی کی صورت ہوئی اسواسطے اس کا نام چہیپڑہ رکہا گیا زمانہ سابق مین یہ قاعدہ مستمرہ تہا کہ جو راجہ راگہوگڈہ یا گاگرون یا گوگور کا فوت ہوتا تہا تو اوسکی رانی ساہنی کے بنائے ہوئے مرگھٹ قلعہ گوگور

مین اگر راجہ کے ساتھ ستی ہو جاتی تھی چنانچہ اس نقشہ سے ستی ہونے کا ظاہر ہوتا ہے۔

نقشہ ستی ہاے کہنہ کہ بر سنگ ستی ہا کندہ شدہ است

نمبر	نام راجہ	سمت ہندی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	تعداد زمانہ	تعداد زنان ستی شدہ: رانی	تعداد زنان ستی شدہ: خواص	عہد سلاطین ماضیہ
۱	۰	سمت ۱۵۵۵	سنہ ۹۱۵ھ	سنہ ۱۴۹۰ع	۴۰۹	۰	۰	سکندر شاہ لودی عرف نظام خان
۲	۰	سمت ۱۶۷۵	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۱۰ع	۲۶۹	۲	۵	جہانگیر بادشاہ
۳	راجہ چتر سال	سمت ۱۷۱۲	سنہ ۱۰۶۲ھ	سنہ ۱۶۵۵ع	۲۳۲	۰	۰	اورنگ زیب عالمگیر غازی
۴	سبل ساہ	سمت ۱۷۱۳	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۶۷ع	۲۲۰	یک	۰	ایضاً
۵	غریب داس	سمت ۱۷۵۰	سنہ ۱۱۱۰ھ	سنہ ۱۶۹۳ع	۱۹۴	یک	یک	ایضاً
۶	مہاراجہ لال سنگ	سمت ۱۷۵۹	سنہ ۱۱۵۹ھ	سنہ ۱۷۴۲ع	۱۴۵	یک	۱۰	ایضاً
۷	لک سنگہ ولد بجے سنگہ	سمت ۱۷۷۱	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۴ع	۱۷۴	۳	۲	معین الدین رفیع الدولہ محمد شاہ
۸	بھکلیان سہائے ولد کرن سہائے	سمت ۱۷۹۱	سنہ ۱۱۵۱ھ	سنہ ۱۷۳۴ع	۱۶۳	یک	۰	نصیر الدین بادشاہ

سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین والی مندوسنے بالا راؤ لنگیہ تابعش چھپڑہ سے خراج طلب کیا بالا راؤ اپنا حملہ کار و بار میر بازخان قلعدار کو تفویض کرکے بسیلہ فراہمی سپاہ فرار ہوگیا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے کہ شیرگڈہ مین رونق افروز تھے داؤد خان و محمد منور خان عرف میان منکو بنابر افتتاح قصبہ چھپڑہ روانہ کیا بافضال فتاح حقیقی قلعہ گوگو مفتوح ہوکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا۔ تعداد باشندگان قصبہ مردم شماری بابتہ سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ع انداللہ معہ [illegible] کس اور مساجد پختہ مع جامع مسجد [illegible] - مندر پختہ شمائیش [illegible] خاص قصبہ مین [illegible] و دیہات مین [illegible] - اس قصبہ مین نمبردار چار ہین - پارتھی - انڈیری - تیترزی [illegible] - اس قصبہ مین دو باغ عمدہ ہین - باغ کلان - باغ قادری - باغ کلان مودتیزی پر واقع ہے - چاہ زیان [illegible] ہین تیرہ خاص

54426

قصبہ مین اور تیس ۳۰ دیہات مین - اس پرگنہ مین تین میلے ہوتے ہین - ایک میلہ خاص قصبہ مین جاوپوس ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے اور آدمی قریب چھ ہزار کے جمع ہو جاتے ہین دوسرا میلہ ماہ پھاگن بدی ۱۲ - کو قصبہ گوگور مین ہوتا ہے اور ایکدن رہتا ہے اور اسکو سوتی کا میلہ کہتے ہین تیسرا میلہ ماہ چیت بدی - ۱ - کو ہوتا ہے اسکو پھول ڈول کا میلہ کہتے ہین یہ بھی ایک روز رہتا ہے اس پرگنہ مین دو سکہ کا روپیہ رائج ہے سکہ کلدار - سکہ گمان شاہی - وزن سیر ۹۶ کلدار - تعداد رقبہ مزروعہ [illegible] آمدنی سالانہ [illegible] سکہ کلدار موضع (۱۹۴) بدین تفصیل ہین -

نقشہ تعداد اسمائے دیہات پرگنہ چھپڑہ علاقہ ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	امین پورہ عرف	۱۲	افضل پورہ	۲۴	بدلواس	۳۶	بولین	۴۷	پیپلو	۵۹	حفیظ پورہ
	جاٹ پورہ	۱۳	آنچوسے	۲۵	پربت کیڑی	۳۷	بھنور	۴۸	ترکی پاڑہ	۶۰	خالق پورہ
۲	ابراہیم پور جدید	۱۴	اللہ پورہ	۲۶	برودیا	۳۸	بھیلواڑی	۴۹	تیسلی	۶۱	ڈانگ پورہ
۳	امین پورہ عرف ٹینہ	۱۵	امان پورہ	۲۷	بڑپارہ	۳۹	بیل کیڑہ	۵۰	ٹوری	۶۲	دیلود
۴	اسلام پورہ	۱۶	بھلواڑہ بنیہ	۲۸	بشن کیڑہ پار	۴۰	پاپے	۵۱	جالا	۶۳	دوہنی
۵	آسا پورہ	۱۷	برونی	۲۹	بندارڈا	۴۱	پٹنہ	۵۲	جھر کیڑی	۶۴	دہری
۶	اسلام نگر	۱۸	بیوزرا	۳۰	بندارارڑی	۴۲	پیچپاڑہ	۵۳	چھپلا	۶۵	دہنگارارڑی
۷	احمد پورہ	۱۹	باری	۳۱	بشن کیڑہ بنیہ	۴۳	پرولیا	۵۴	چاند پورہ	۶۶	رام پورہ
۸	اسنیان پار	۲۰	باموڑہ	۳۲	بلاہر پورہ	۴۴	پیلیا	۵۵	چاپچوڑہ	۶۷	راج پورہ
۹	اننند پورہ	۲۱	باوڑی کیڑہ	۳۳	بورکیڑی	۴۵	بیل کیڑی متصل	۵۶	چاپچرونده	۶۸	رسول پورہ
۱۰	اود پورہ	۲۲	بالا پورہ	۳۴	بہواکیڑی		بابچہ	۵۷	قصبہ چھپڑہ	۶۹	روپاریل
۱۱	ابراہیم پور قدیم	۲۳	بنادوہ انچہ	۳۵	بیچ پور	۴۶	بیل کیڑی متصل کنجور	۵۸	جھنڈ پورہ	۷۱	رینجھا

۷۱	رینجھڑی	۹۲	کیتھولے	۱۱۲	کھیر کھیڑہ وینہ	۱۳۳	مکند کھیڑی	۱۵۴	ہلکنا	۱۶۹	بھیلواڑہ وانچہ
۷۲	رینجھڑا	۹۳	کشور پورہ	۱۱۳	کھیر کھیڑہ لکھمن	۱۳۴	مورٹیا	۱۵۵	بسنا کھیڑی	۱۷۰	پیپلیا
۷۳	ساگور	۹۴	کلینجڑا	۱۱۴	کھیر کھیڑہ ناتھورام	۱۳۵	مونڈلا	۱۵۶	ہنونت کھیڑہ بایاں	۱۷۱	تیتر کھیڑی
۷۴	سبحان پور جدید	۹۵	کمال پورہ	۱۱۵	کیل کھیڑی	۱۳۶	مہوا کھیڑہ	۱۵۷	ہنونت کھیڑہ	۱۷۲	چانول کھیڑی
۷۵	سبحان پور قدیم	۹۶	کنداللہ پورہ	۱۱۶	کیمجڑہ	۱۳۷	مونڈیا کھیڑی		متصل چانچوڑہ	۱۷۳	دہولارا
۷۶	سعادت پورہ	۹۷	کوٹھڑا میگناتہ	۱۱۷	گانگا کھیڑی	۱۳۸	مونڈکیا	۱۵۸	یمین پور عرف	۱۷۴	پنجڑی عرف اونڑہ
۷۷	سونے	۹۸	کوٹھڑی	۱۱۸	گوکمپورہ	۱۳۹	مور کھیڑی		نیا گاؤں	۱۷۵	راہرون
۷۸	سیمل کھیڑی	۹۹	کولو کھیڑہ	۱۱۹	قصبہ گوگور	۱۴۰	مہیش پورہ	دیہات استمراری پرگنہ		۱۷۶	سیملہ
۷۹	سیون کھیڑی	۱۰۰	کونڈی	۱۲۰	گوگا ٹوری ویران	۱۴۱	نانو کھیڑی	چھپڑہ		۱۷۷	سیملے
۸۰	شیخا پورہ (علاوہ جاگیر)	۱۰۱	کھولو کھیڑی	۱۲۱	گوپال پاڑہ	۱۴۲	نرسنگپورہ	۱۵۹	چوکی	۱۷۸	صولت پورہ
۸۱	عالم پورہ	۱۰۲	کھوکنی	۱۲۲	گوبند پورہ	۱۴۳	نظام کھیڑی	۱۶۰	ٹھکو پورہ		عرف تاڑہ
۸۲	عمر تہنہ	۱۰۳	کھوجر	۱۲۳	گوریا چارن	۱۴۴	نعمت پورہ	۱۶۱	فرید پورہ	۱۷۹	غفور پورہ
۸۳	فیض پورہ	۱۰۴	کھیڑے	۱۲۴	گہتا	۱۴۵	نگدا	۱۶۲	کھوری	۱۸۰	کابرکوہ
۸۴	قادر پورہ	۱۰۵	کھیڑلے	۱۲۵	گھٹی	۱۴۶	نواب پورہ	۱۶۳	گگروا	۱۸۱	کوٹھڑا پار
۸۵	کالا کھیڑی	۱۰۶	کھیڑلا	۱۲۶	گینو کھیڑے	۱۴۷	نواب گنج	دیہات جاگیر پرگنہ		۱۸۲	کرہیا جور
۸۶	سانسل	۱۰۷	کھاتولی عرف	۱۲۷	لیکنہ	۱۴۸	نور پورہ	چھپڑہ		۱۸۳	کھجادن
۸۷	کرارہ		لچھمن پورہ	۱۲۸	مان پورہ	۱۴۹	نیم تھور	۱۶۴	اوجادو	۱۸۴	کریا ونہر
۸۸	کیتھ پارن	۱۰۸	کماکرہ	۱۲۹	مانک چوک	۱۵۰	نیم کھیڑہ	۱۶۵	اکوریا	۱۸۵	کھانا کھیڑی
۸۹	کیتھ پاچیڑی	۱۰۹	کھبورے	۱۳۰	ماٹرہ کھیڑی	۱۵۱	وزیر پورہ	۱۶۶	بابچہ	۱۸۶	گھانا کھیڑی
۹۰	کیتھ پارادا	۱۱۰	کیتھ کھیڑہ جنوسرا	۱۳۱	محمد پورہ	۱۵۲	ہاتنا کھیڑی	۱۶۷	باطہ	۱۸۷	گوریانہ
۹۱	کوری کھیڑی	۱۱۱	کیتھ کھیڑہ گونساتین	۱۳۲	مدنا کھیڑی	۱۵۳	ہنگلوٹ	۱۶۸	بناوہ و پار	۱۸۸	مہسدرو ولسا

۱۸۹	مواسہ سیاسں	۱۹۱	نیپانی	۱۹۳	یوسف پورہ	۱۹۴	بنجاری	.	.	.	.
۱۹۰	موریلی	۱۹۲	نیپانیان	دیہات معافی پرگنہ نیمبہیڑہ							

بیان آبادی قصبہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ نیماہیڑہ واقع علاقہ میواڑ و مالوہ ہے اور ریاست ٹونک سے اٹھتر کوس کے فاصلہ پر میدان وسیع گوشہ جنوب و مغرب مین آباد ہے اور شہر پناہ پختہ ہے کہ سنہ ۱۸۱۰ء مین بعہد عملداری رئیس اندور اسی ہزار روپیہ کے صرف سے تیار ہوئی ہے اور اس شہر پناہ کے برج ۱۹ ہین اور اسکی خندق عمیق ہے - اس قصبہ سے قلعہ چتوڑگڈہ بجانب شمال نو کوس ہے اور قصبہ نیمچ علاقہ گوالیار گوشہ شرق و جنوب مین آٹھہ کوس - اس پرگنہ کے دیہات شرقی و جنوبی مالوہ مین شمار کیے جاتے ہین اور دیہات غربی و شمالی میواڑ مین گنے جاتے ہین اسکی حد شرقی سرحد موضع کیلی تک ساڑہے تین کوس ہے اور حد جنوبی موضع مرجیواڑی تک پانچ کوس ہے اور حد شمالی سرحد موضع سنکنندہ تک پانچ کوس ہے اور حد غربی سرحد موضع ہرپاکوہڑی تک پندرہ کوس ہے - جانب شرق علاقہ گوالیار سے ملصق ہے اور سمت غرب و جنوب و شمال علاقہ میواڑ سے ملحق ہے - موضع کالو علاقہ اندور اور موضع کیڑہ علاقہ گوالیار جنوب ہی کیطرف اس پرگنہ کے درمیان مین واقع ہین - اس قصبے کو نیمجی راجپوت پنوار نے سمت ۱۱۱۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۵۸ء مین بعہد عملداری سمرسی راول چتوڑ رئیس میواڑ آباد کر کے نیماولی نگری نام رکھا تھا رفتہ رفتہ نیماہیڑہ مشہور ہوگیا - اور پرانی پوتہیون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصبہ کو نیما مینہ نے آباد کر کے برعایت نام خود نیماہیڑہ نام رکھا تھا چنانچہ مینون کی چٹیلائی اس پرگنہ مین ابتک چلی آتی ہے - عہد پیشین کا حال بوجہ قبض مختلف دریافت نہو سکا جس قدر ہنود کی پوتہیون سے معلوم ہوا لکھا جاتا ہے - واضح ہو کہ رانا رئیس میواڑ بجاے راج سنگہ بتاریخ جیٹھ بدی ۱۲ سمت ۱۸۱۰ بکرمی م سنہ ۱۷۵۳ء مسند نشین ہوا مگر بوجہ زور سندھیہ میواڑ مین سکونت پذیر رہا بعد ازان اہلیہ بائی زوجہ ملہار راؤ ہولکر قابض ہندوانی کہ اسکا مفصل حال پہلے بیان ہو چکا ہے سمت ۱۸۲۳ بکرمی م سنہ ۱۷۶۶ء مین نیماہیڑہ پر معہ مواضع تعدادی (۹۶) چہیانوے کے قبضہ کر لیا پہر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م سنہ ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی کا انتقال ہوگیا اسکی جگہ تکوجی ہولکر مسند نشین ہوا اور بھی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م سنہ ۱۷۹۷ء مین فوت ہوا اسکی جگہ اسکا بیٹا کاشی راؤ مسند نشین ہوا بعد چندے کے جسونت راؤ ہولکر پسر تکوجی ہولکر نے کہ بطن حرم سے تھا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م سنہ ۱۷۹۸ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی رفاقت اور امداد سے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کیا پہر جسونت راؤ ہولکر نے بسبب رفاقت و کمک سمت ۱۸۶۶ بکرمی م سنہ ۱۸۰۹ء مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو دیدیا سمت ۱۸۷۵ بکرمی م سنہ ۱۸۱۸ء مین درمیان نواب صاحب و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان ہوگیا یہ پرگنہ

بہی ٹونک کیطرح حضرت نواب صاحب بہادر کے قبض و تصرف مین رہا اور اب بہی بعنایتہ تعالیٰ و تقدس وشامل دار الریاست ٹونک ہے۔ سمت ۱۹۱۴ بکرمی م ۱۸۵۷ء مین بہنگام غدر بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ شورصاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے بامداد افواج سرکار انگریزی پرگنہ ہذا دار الریاست ٹونک سے خارج کرکے رانا سروپ سنگہ رئیس اودے پور کے سپرد کردیا تھا فوج پرگنہ نیماہیڑہ بوجہ عدم استجازت آقائے خود لشکر سرکار انگریزی کے مقابل نہوئے بخشی غلام محی الدین خان خلف بخشی امام الدین خان جاگیردار بلا اجازت ریاست اپنی حفظ جان کے واسطے صبح سے شام تک لڑا آخروقت شب اپنے اہل وعیال کو لیکر موضع بہوتر علاقہ ریاست پرتاب گڈہ مین پناہ پذیر ہوا جب رئیس میواڑ پرگنہ ہذا پر قابض ہوا کل دفتر فارسی کو یکقلم جلادیا اور چہار ضرب توپ اور سامان وغیرہ پر قبضہ کیا اور منجانب رئیس میواڑ میان مہتا شیر سنگہ و کچھ اس بعد مہتا دیپ سنگہ و مہتا بختاور سنگہ مرو بعد اخری حکمران رہے۔ ماہ بیساکھ سمت ۱۹۱۷ بکرمی م ۱۸۶۰ء مین بحکم گورنمنٹ پرگنہ ہذا مع [illegible] شاہ عالم شاہی بابتہ آمدنی سالہائے گزشتہ بعد مجرائے مصارف معمولی نواب صاحب بہادر کو واپس ملا اور عوض چار ضرب توپ کے سرکار انگریزی سے چہار ضرب توپ مرحمت ہوئین

قطعہ تاریخ واپسی نیماہیڑہ

چون بحسن نیت نواب عالی مرتبت
قبض نیماہیڑہ باز آمد بحکم ذوالجلال

در تلاش سال تاریخش تفکر بیدرنگ
رفت تا چیند گل رنگین ز بستان خیال

ناگہان از ہاتف غیب این ندا آمد بگوش
دوستش آباد باد و دشمن او پائمال

۱۲۷۶ھ

اور اس مصرع سے بہی تاریخ برآمد ہوتی ہے (م)

شد روان آب رفتہ باز از جو

۱۲۷۶ھ

نیماہیڑہ اور قصبہ دونگلہ کی آب وہوا بہت اچہی ہے کل چاوات پرگنہ کا پانی شیرین ہے اور گیارہ گز کے عمق پر پانی زمین سے نکل آتا ہے حد غربی اور جنوبی کی زمین بالائی رکہتی ہے اور حد شرقی و شمالی کی زمین نشیب مین واقع ہے اس سبب سے ندیان بجانب شمال روان ہین اس پرگنہ مین آٹھ ندیان اس تفصیل سے ہین گمٹھری۔ ٹہرس۔ ناگن۔ کدمال۔ سوگر۔ شیو ناٹہنی۔ گانگلی۔ ہاٹہلی۔ اس پرگنہ مین پہاڑیان کمین زمین دوز کہین بلند ہوگئی ہین ازانجملہ تین کان گیرو کی قصبہ منوج کی پہاڑیون مین ہین اور ایک کان لوہے کی ڈونگلہ کے پہاڑ مین ہے اور ایک کان گل سفید کی موضع بیتونہ مین ایک کان گل زرد کی موضع مانگڑول مین واقع ہے اس پرگنہ مین دو باوڑی پختہ

بدرجہ اوسط قابل یادگار ہین ایک موضع بیتوتہ کے باہر موؤہ سنگہ راوت بیتوتہ نے سمت ۱۹۱۹ بکرمی م ۱۸۶۲ء مین بنائی ہے دوسری باوڑی کچہری خاص کے متصل جے رام برہمن نے سمت ۱۸۰۲ بکرمی م ۱۷۴۵ء مین بنائی ہے اِس پرگنہ مین تین گڑہیان ہین - ایک قنوج مین واقع ہے اسکو ملہار راؤ ہولکر نے بعہد اہلیہ بائی قابضۂ اندور سمت ۱۸۳۵ بکرمی م ۱۷۷۸ء مین بنائی ہے فی زمانا اسمین تہانہ سرکاری رہتا ہے - دوسری گڑہی قصبہ بڑبڑیا مین بنائی ہوئی لکہاجی مرہٹہ کے ہے کہ بعہد جسونت راؤ ہولکر تیار ہوئی تیسری گڑہی پختہ میواسہ کے پہاڑ پر ہے کہ سمت ۱۸۶۷ بکرمی م ۱۸۱۰ء بعہد عاملی نواب جمشید خان ملازم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر امان سنگہ ٹہاکر میواسہ نے بنائی تہی - قصبہ ہذا مین پانچ کنڈہ ہین ایک سمت ۱۱۱۶ بکرمی م ۱۰۵۹ء مین تیار ہوا دوسرا سمت ۱۱۸۰ بکرمی م ۱۱۲۳ء مین بنا ہے تیسرا سمت ۱۲۴۳ بکرمی م ۱۱۸۶ء مین باہر قصبہ کے تیار ہوا ہے اسکو مہادیوجی کا کنڈہ کہتے ہین اور اسپر عبارت ہندی کندہ ہے - چوتہا واقع موضع منڈلان کہ سمت ۱۲۵۶ بکرمی م ۱۱۹۹ء مین تیار ہوا اسپر بہی عبارت ہندی منقش ہے پانچوان واقع موضع بہگوان پورہ کہ سمت ۱۰۲۵ بکرمی م ۹۶۸ء مین بنا ہے اسپر بہی ہندی عبارت کندہ ہے اِس قصبہ کے دیہات مین بڑے دو تالاب ہین ایک موضع منڈلان چاریان کے قریب ہے دوسرا موضع کیسر پورہ کے متصل اور اسمین بارہ مہینون پانی رہتا ہے - یہان کے باشندون کا رنگ گندمگون اوسط اندام مائل بہ لاغری ہوتا ہے یہ لوگ نہایت محنت کش ہین - اور یہان کے قدیمی باشندے قوم مینہ دیسی ہین بجائے حرف سین مہملہ کے ہائے ہوز بولتے ہین چنانچہ سیتارام کو ہیتارام کہین گے - اِس پرگنہ مین چاہ اسقدر ہین (۴۳۲۲) اور یعنی ڈہیکلے (۲۶۵) منجملہ چاہات (۲۷) جہت آب نوشی باقی بنابر آب پاشی - تفصیل اقسام اراضی کالی پیلی دہامنی بہوری راتڑی کانکری اِس اراضی مین کالی زمین قسم اوّل ہے باقی اوسط - مردم شماری کل مرد و زن (۵۹۰۵۴) مرد (۳۰۸۰۶) عورت (۲۸۲۴۸) اس پرگنہ مین سیلہ نہین ہوتا ہے - خاص قصبہ مین ایک حویلی ست کہنی ساخت سنگ نیلگون تارانا ہر کی ہے مابین کوہ باڑی کے جسکو سانہ وگرہ کہتے ہین ایک محل پختہ تعمیر کہنہ روٹہی رانی کے نام سے مشہور ہے اور اسکی وجہ تسمیہ مین یہ روایت بیان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین کسی راجہ کی رانی روٹہکر یہان چلی آئی تہی اوسنے یہ محل بنوایا تہا اسلیے روٹہی رانی کے نام سے مشہور ہو گیا کل پرگنہ مین دس باغ ہین ایک باغ خاص قصبہ مین اور نو باغ دیہات مین - کل مساجد اٹہارہ ہین گیارہ خاص قصبہ مین اور سات دیہات مین - کل مندر (۳۲۵) ہین - اس پرگنہ مین دو لدل دو طرف ہے ایک برحد موضع بڑبڑیا جانب شرق متصل شاہراہ مہو چہاؤنی واقع ہے دوسری بنیاہیڑہ کے قریب سمت غرب ہے پرگنہ ہذا جب تک رئیس اندور کے قبضہ مین رہا سکہ اودے پوری رائج تہا اور بعہد جسونت راؤ ہولکر سکہ عالم شاہی مروج ہوا سمت ۱۹۲۳ بکرمی م ۱۸۶۶ء مین بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر سکہ کلدار جاری ہوا اور آج تک یہی مروج ہے داد و ستد رعایا علاوہ ملازمین ریاست سکہ عالم شاہی

سے ہوتی ہے۔

نام سکہ	وزن سکہ	آنہ کلدار
اودے پور	۱۱ ماشہ	۱۲/
شاہ عالم شاہی	۱۱ ماشہ	۱۲/
کلدار	۱۱ ماشہ ۳ سرخ	۱۶/

بعہد جسونت راؤ ہولکر سیر پختہ بوزن [illegible] سکہ عالم شاہی۔ اور سیر خام بوزن [illegible] سکہ عالم شاہی مروج تھا۔ ۱۸۹۸ء میں بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم سیر انگریزی رائج ہوا اب تک یہی مروج ہے۔ کل زمین مزروعہ [illegible] آمدنی [illegible] کلدار تعداد موضع [illegible] بدین تفصیل ہے۔

نقشہ دیہات پرگنہ نماہیڑہ

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع
۱	ارنودہ	۱۱	انبروا	۲۳	بیرسکاری	۳۴	نیستی	۴۵	پیرکھیڑہ	۵۶	چاندپورہ
۲	احمدپورہ عرف بوڑول	۱۲	اسد کھیڑی	۲۴	بورکھیڑی	۳۵	بیلطاپورہ	۴۶	پرمیشرپورہ	۵۷	چکارہ
۳	السی پورہ عرف	۱۳	ابراہیم گنج	۲۵	بٹ کوڑی	۳۶	باڑے	۴۷	پاٹیرے	۵۸	چوناکھیڑہ
	افضل گڑھ	۱۴	اونچا	۲۶	جیملی	۳۷	بھڑبڑیا	۴۸	تقیرا	۵۹	چارن کھیڑی
۴	اسحٰق پورہ	۱۵	ارنیہ برہمنان	۲۷	جادپورہ	۳۸	بیلواس	۴۹	ٹامائے	۶۰	چکتیا
۵	ارنیان مالی	۱۶	اعظم پورہ	۲۸	بیرلا کھیڑی	۳۹	پیپلیا کلان	۵۰	جنگ پورہ	۶۱	چاکورہ
۶	السرپورہ عرف تمرپورہ	۱۷	آچاری	۲۹	بھوٹ	۴۰	پیپلیا گادیہ	۵۱	جلیا	۶۲	چاپنا کھیڑی
۷	احمدنگر متعلقہ بنڈ	۱۸	برول گماڑہ	۳۰	برکھیڑہ	۴۱	پنڈ	۵۲	جوگن کھیڑی	۶۳	حسن پورہ
		۱۹	بوجاکھیڑی								
۸	اوکلیا	۲۰	بوراکھیڑی	۳۱	بھورکیا کلان	۴۲	پکاران	۵۳	چانجلواس	۶۴	حضورپورہ
۹	امیرپورہ	۲۱	بانگرویڑہ	۳۲	بھورکیا خرد	۴۳	پنڈری	۵۴	جمال کویڑہ	۶۵	حشمت گنج
۱۰	آرتھلہ	۲۲	باہمنان عرف محمود گنج	۳۳	باگ پورہ	۴۴	بیاکھڑا ہیر	۵۵	جھینگرے	۶۶	خیرآباد

۶۷	خان پورہ	۸۸	سانگریہ	۱۰۹	کھیڑہ ماتھی	۱۳۰	بھوانا کھیڑی (استمرار بھوگیا)	۱۵۰	ہریا کھیڑی	۱۶۸	پھونسریا کھیڑہ
۶۸	دیولی	۸۹	سینگرہ	۱۱۰	کھیڑہ شادی خان	۱۳۱	قصبہ سوروان	۱۵۱	بین پورہ	۱۶۹	پھوٹوال
									دیہات منضبطہ از جاگیر		
۶۹	دیبی پورہ	۹۰	سائتیلیاواس	۱۱۱	کھیڑہ (استمرار پوگیا)	۱۳۲	مان گمان پورہ	۱۵۲	پدم پورہ	۱۷۰	پاڑی
۷۰	دولت پورہ	۹۱	سانپلیا	۱۱۲	کھیڑہ جبا کھلواس	۱۳۳	مکن پورہ عرف	۱۵۳	پالود	۱۷۱	پہاپجر سونگی
۷۱	دیکھیڑہ	۹۲	سیلیا	۱۱۳	کمارونکا کھیڑہ		مکند پورہ	۱۵۴	تیج پورہ	۱۷۲	تونیا
۷۲	ڈونگلہ	۹۳	سگواڑہ	۱۱۴	کیرونکا کھیڑہ (استمرار پوگیا)	۱۳۴	ملوک داس کھیڑی	۱۵۵	شیو پورہ	۱۷۳	جھیلا کھیڑہ
۷۳	رانوٹے	۹۴	سانڈو	۱۱۵	کریم پورہ	۱۳۵	ملک پورہ	۱۵۶	گروانہ	۱۷۴	ٹاٹریالا
۷۴	رام پورہ	۹۵	سوئی	۱۱۶	کھیڑہ بستی	۱۳۶	زسنگ گڈہ		دیہات استمرار رگینہ نیماہڑہ	۱۷۵	جلیا
۷۵	رسولپورہ	۹۶	سیج کھیڑی	۱۱۷	کیسر پورہ	۱۳۷	نورنگ آباد کلاں			۱۷۶	چرلیا
۷۶	رانی کھیڑہ	۹۷	شاہ آباد	۱۱۸	کھیڑہ عرف محمد پورہ	۱۳۸	نورنگ آباد خرد	۱۵۷	اجمل پورہ	۱۷۷	ولال عرف [illegible]
۷۷	روپاکھیڑی	۹۸	صولت پورہ	۱۱۹	گشن پورہ	۱۳۹	نوگاوان	۱۵۸	امیر پورہ		گشن پورہ
۷۸	راماکھیڑہ	۹۹	فتح جیکارہ	۱۲۰	گاڈولہ	۱۴۰	نوودڑہ	۱۵۹	آکیا	۱۷۸	دہرول
۷۹	سانگریہ	۱۰۰	قصبہ قنوج	۱۲۱	گینشن پورہ	۱۴۱	نظیر پورہ	۱۶۰	الوارہ عرف	۱۷۹	دہنوان
۸۰	ست کنڈیہ	۱۰۱	قنوجیا	۱۲۲	گنپت کھیڑہ	۱۴۲	زساکھیڑی		ناہرگڈہ	۱۸۰	دوڑیہ
۸۱	سانکلہ کھیڑہ	۱۰۲	کوٹھری کلاں	۱۲۳	گراؤلیا (استمرار پوگیا)	۱۴۳	قصبہ نیماہڑہ	۱۶۱	برول بادو نشان	۱۸۱	رگھو پورہ
۸۲	سوجاکھیڑہ	۱۰۳	کوٹھری خرد	۱۲۴	لکمی پورہ	۱۴۴	نواب پورہ	۱۶۲	بیسن پورہ	۱۸۲	رجھاجنان
۸۳	ستیل	۱۰۴	کارونڈہ	۱۲۵	لچھمن پورہ	۱۴۵	نارویہ	۱۶۳	باہمنیان	۱۸۳	سبماولی
۸۴	سگری	۱۰۵	قصبہ کیسلی	۱۲۶	مانگرول	۱۴۶	ننگ پورہ	۱۶۴	بینوتہ	۱۸۴	سیلیا
۸۵	سگوا	۱۰۶	کملا بیڑہ	۱۲۷	مرجوالی (جاگیر پوگیا)	۱۴۷	نواکھیڑہ	۱۶۵	بیگوان پورہ	۱۸۵	سیلیا ٹیلا کھیڑہ
۸۶	سانپلیا کھیڑی	۱۰۷	کلیان پورہ	۱۲۸	موڈلہ	۱۴۸	وزیر گنج	۱۶۶	بانسا	۱۸۶	کان پورہ خرد
۸۷	سگواریہ	۱۰۸	گشن کریری	۱۲۹	محمد نگر عرف چناولی	۱۴۹	وزیر پورہ عرف چترو کھیڑہ	۱۶۷	سیولوا	۱۸۷	کشاریہ

188	کریا رام کھیڑی	194	کان پورہ کلان	199	سواسہ	203	اریتان جوشی	209	چاندکھیڑا
189	کوٹھرا	195	کرسانہ	200	منڈانہ	204	اعظم پورہ	210	سیلائی (خالصہ ہوگیا)
190	کمارن	196	گوری کھیڑہ	201	منڈواے	205	انند پورہ	211	سارنگ پورہ
191	کشن کری	197	محمد پورہ عرف	202	سوہنان	206	بیسلودہ	212	قلندر گڈھ عرف
192	کھیجڑاکھیڑی		نیا کھیڑہ		دیہات جاگیر پرگنہ	207	سپلوڑہ		رام گڈھ
193	کمہاے	198	منڈلا چارن		نیماہڑہ	208	بیرانہ	213	قلندر کھیڑہ

214	کرشانہ
215	کھیڑہ اہیران
216	منڈان گل فرشان
217	نادیہ کھیڑی
218	ہٹی پورہ

حال آبادی پرگنہ سرونج

قصبہ سرونج ایک پہاڑی کے دامن مین واقع ہے جسکو مولی علی کے ٹیکری کہتے ہین اس قصبہ سے نصیرآباد گوشہ جنوب مغرب مین ایکسو چھتیس کوس ہے اور ساگر گوشہ مشرق وشمال مین انتالیس کوس ہے اور بھیلسہ علاقہ گوالیار جانب مشرق اٹھارہ کوس بھوپال گوشہ مشرق وشمال مین تیئس کوس ۔ چندیری علاقہ گوالیار بسمت جنوب مین چھبیس کوس ۔ ٹونک بجانب غرب ایکسو کوس علاقہ کوروائی و علاقہ گوالیار بجانب مشرق چند کوس ۔ علاقہ مقصودنگدہ و راگھوگدھ وگدھا بطرف مغرب چودہ کوس ۔ علاقہ گوالیار جانب شمال نو کوس ۔ سمت ۱۱ بکرمی مطابق ۹۰ء مین راجہ سدوراج راجپوت سولنکی والی ریاست انہلواڑہ ملک گجرات نے راجہ بیرچند نیر کو جو جوہ راجپوت والی ریاست اجین کو گرفتار کیا اور آپ قابض و دخیل ہوگیا تنگر سنگ گرھر سنگہ ۔ راناجی راجپوت سیگار قوم سولنکی سے ہے اب سینگار کو سیکار کہتے ہین تو راجہ بیرچند نے سنہ ۱۱۰ بکرمی مطابق ۱۱۰۴ء مین اپنے نام سے مواضع ذیل کو حسب شرح ذیل معمور کئے اور غارتگری کا پیشہ اختیار کیا ۔ تنگر سنگ سرونج ۔ گرھر سنگہ گرھرپورہ ۔ راناجی ۔ راناپورہ ۔ جب انکی غارتگری کا شہرہ زبان زد خاص و عام ہوا مصلحتاً انہون نے یہان رہنا مناسب نہ جانا آخر تینون شخصون نے ایک جا لے محفوظ تلاش کر کے یہ تینون قلعے تعمیر کئے ۔ تنگر سنگ بسیں گدہ ۔ گرھر سنگہ گوگن گدہ ۔ راناجی کالادیو ۔ سمت ۱۲۰ مین جگدیو راجپوت چوہان نے ریاست اوجین کو بزور شمشیر سولنکیون سے لیکر اپنے تحت و تصرف مین لاکے ان دیہات کو صوبہ مالوہ کے شامل کر دیا چنانچہ اکثر اسناد قدیمہ مین پرگنہ سرونج متعلقہ چندیری مضافات صوبہ مالوہ مرقوم ہے اور راجہ چندیری او رساگر کا باغ بھی سرونج مین اب تک موجود ہے ۔ راجہ الدیو گیا رہوین پشت مین اولاد جگدیو سے اوجین کا حکمران ہوا سمت ۱۲۹۰ بکرمی مطابق ۱۲۳۳ء مین شمس الدین بادشاہ دہلی نے

اوجین کو فتح کرکے اپنی جانب سے ایک حاکم مامور کیا - ناصر الدین محمود تغلق کے عہد مین سلطنت دہلی پر زوال آیا سمت ۱۴۵۸ بکرمی م سنہ ۱۴۰۱ء
مین دلاور خان غوری حاکم مالوہ بجائے خود شاہ مالوہ ہو گیا دلاور خان کی ساتوین پشت مین محمود شاہ ثانی ملک مالوہ کا حکمران ہوا سمت ۱۵۶۸
بکرمی م سنہ ۱۵۳۱ء مین بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے اسکو گرفتار کرکے صوبہ مالوہ کو ملک گجرات مین شامل کر لیا سمت ۱۵۹۹ بکرمی م سنہ ۱۵۴۲ء
مین شیر شاہ عرف سور شاہ بادشاہ دہلی نے مالوہ کو فتح کرکے ملّو غلام حاکم مالوہ گرفتار کیا اور پورن مل راجہ چندیری کو قتل کیا اسی بادشاہ
نے شیر گڈھ اور شیر کوٹ اور قلعہ رہتاس کو بنایا ہے اور شاہراہ پر سیل نصب کئے ہین اور مسافرین و مترددین کے واسطے سرائین جا بجا
بنائین ہین اوس زمانہ مین بھی راجپوتان گوت سینگر سکنائی لسیل گڈھ و گوگن گڈھ وغیرہ غارتگری کرتے تھے جب شیر شاہ بادشاہ سرونج مین
آیا راجپوتان مذکورین نے اسد شاہی کو لوٹ لیا بحکم شاہی جملہ راجپوت اپنے کیفر کردار کو پہونچے پھر بادشاہ موصوف نے سرونج کو آباد
کرکے **شیر گنج** کے نام سے موسوم کیا اور تین سو انسٹھ ۳۵۹ گاؤن اس کے متعلق کرکے علاقہ اوجین کو مضافات دہلی قرار دیا - سنہ ۹۵۲ ہجری
مین شیر شاہ بادشاہ نے وفات پائی چنانچہ مادۂ تاریخ وفات یہ ہے (ز آتش مرد ۹۵۲) سمت ۱۶۷۳ بکرمی م سنہ ۱۶۱۶ء مین شاہ جہانگیر مع شاہزادہ
شاہجہان کہ بنا بر تسخیر ملک دکن تشریف فرما ہوئے تھے وارد سرونج ہوئے بموجب حکم شاہی دکاکین بازار سرونج و شہر پناہ و قلعہ و چہار برج
تعمیر ہوئے بلندی دیوار ہائے ۲۰ درعہ - دور قلعہ ۳ بسوہ بیگہ مربع بجریب شاہجہانی - سمت ۱۷۷۶ بکرمی م سنہ ۱۷۱۹ء مین محمد شاہ بادشاہ
تخت نشین دہلی مہاراجہ جے سنگہ رئیس سوائی جے پور کو صوبہ مالوہ عطا کیا سمت ۱۷۹۲ بکرمی م سنہ ۱۷۳۵ء مین بجانب سلطان بادشاہ راجہ موصوف
باجی راؤ پیشوا صوبہ دار مالوہ ہوا اس سال سے صوبہ مالوہ بخلاف سابق سلطنت دہلی سے خارج ہوا پھر سمت ۱۸۱۱ بکرمی م سنہ ۱۷۵۴ء مین ملہار راؤ
نے پرگنہ سرونج پر قبضہ کیا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م سنہ ۱۷۹۸ء مین جسونت راؤ ہولکر نے پرگنہ مذکور بامداد و رفاقت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
کو دیدیا سمت ۱۸۷۴ بکرمی م سنہ ۱۸۱۷ء مین درمیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان عمل مین آیا پرگنہ مسطور
مثل ٹونک کے نواب صاحب بہادر کا قبض و تصرف رہا ماہ بہادون سمت ۱۹۱۴ بکرمی م ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء مین عادل محمد خان جاگیردار موضع
انبا پانی علاقہ بھوپال نے بمعیت نانا راؤ پیشوا و جمعیت چار ہزار سوار و پیادہ کے مقام پاٹن سے سرونج پر یورش کرکے مولوی
نصیر الدین عامل پرگنہ مذکور کو محصور کیا اس دار و گیر مین تیس آدمی ضائع ہوئے تین روز تک یہ حادثہ درپیش رہا چوتھے روز جاگیردار مسطور
پاٹن کو واپس گیا پھر جاگیردار مزبور بمعیت نانا راؤ تانتیا و فوج باغیان کہ جمعیت قریب اسی ہزار ۸۰۰۰۰ آدمی کے تھے سرونج پر حملہ آور ہوا اور عامل
کو گرفتار کرکے ساٹھ ہزار روپیہ کے طلبگار ہوئے عامل نے اپنی گرفتاری کی خبر بطور خفیہ جنتی سیہور کو نامین پہونچائی میجر کاٹ صاحب
بہادر ایجنٹ بھوپال چھاؤنی سیہور سے اور کپتان مین صاحب بہادر چھاؤنی گونہ سے مع فوج و توپخانہ داخل سرونج ہوئے باغیان ہزیمت

تو وہاں خبر آمدِ لشکرِ انگریزی لشکر سرونج سے دو ضرب توپ لیکر بجانب مونگا دلی علاقہ گوالیار فرار ہو گئے اور یہ فتنہ و فساد سرونج میں چندروز تک برابر رہا۔ بیان کتبہ ہائے کہنہ کتبہ مسجد واقع کیڑہ کمنہ بیرون شہر تعمیر در عہد سلطان تیمور گورکان یہ مسجد ایک شخص حمید نے بنائی ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

مسجد خوش بنا نمود حمید ۔ سجدہ شکر کرد ہر کہ بدید
سال تاریخش از خرد جستم ۔ خرد گفتش بیافتم بفضل مجید
۱۰۲۰ھ

کتبہ لوح قبر واقع سرونج کہنہ۔ الله باقی ۱۰۹۵ھ سنہ ۱۰۸۵ھ میں بعہد حضرت اورنگ زیب عالمگیر غازی معرفت خواجہ ادریس حاکم اندرون کوٹ تعمیر ہوا چنانچہ اوسکا کتبہ ہے ؎

شائستہ بنا ئیست کہ خان عادل ۔ بنیاد نہاد اندرین عالم گل
در چشم زمانہ خوشتر از مردم چشم ۔ در جسم جہان گرم تر از خانۂ دل

کتبہ جامع مسجد بیرون کوٹ واقع صدر بازار کہ سنہ ۱۰۷۱ ہجری میں بعہد شاہ اورنگ زیب تیار ہوئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

عہد اورنگ زیب عالمگیر ۔ شد مرتب چو روضۂ رضوان
یافت توفیق خضر از سبحان ۔ عالمی در نظارہ اش گویان
الف ہفتاد و یک ز ہجر رسول ۔ شہر خالی بساد از ایشان
۱۰۷۱

مادہ تاریخ مسجد اندرون کوٹ کہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے عہد میں معرفت شیخ عبدالقادر نور الدین کے تیار ہوئی مصرع

سجدہ گاہ سبدگان خدائے
۱۰۷۳ھ

مادہ تاریخ وفات شیخ محمد صالح کہ اوسکی لوح مزار پر کندہ ہے (منزلش خلد باد) ۱۰۹۶ھ اور اسی مزار کے متصل ایک مسجد ساختہ شیخ مرحوم ہے اوسکا مادہ تاریخ یہ ہے (مسجد مشائخ) ۱۰۹۵ھ مادہ تاریخ وفات مرزا جانی کہ اوسکے سنگ مزار پر یہ مصرع کندہ ہے مصرع

مرزا جانی ز دنیا دولت الله برد
۱۱۰۹ھ

شہر پناہ کے باہر پانچ پورے ہیں اون میں دس آباد ہیں اور دو غیر آباد۔ شہر پناہ کے دروازے بارہ تھے اور دو دروازے بچے کراب سنہ ۱۱۵۳ھ میں بعہد محمد شاہ بادشاہ بالاجی راؤ ناظم صوبہ مالوہ نے سندی دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ پتھر پر سنہ منقش ہے سنہ ۱۲۱۱ فصلی میں عملکو جی ہولکر بالاجی پنڈت نے بسیلہ دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ پتھر پر سنہ مرقوم ہے

بیش ازین اندرون شہر بارہ بازار اور دو محال تہانے کے تھے اب ایک محال متعلق کوتوالی ہے اور دوسری محال مین ڈاکخانہ انگریزی ہے

مکانات قدیمہ

حویلی چودھری بہوج راج معروف راے جی - حویلی قانون گویان - حویلی تعمیر کردہ سکونت نواب محمد سعید خان مرحوم - حویلی میری مقبوضہ صاحبزادہ غلام غوث خان - حویلی بندراے ۔[۱]

مکانات جدید بعہد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر

حویلی ست کہنی - حویلی مرزا داور بیگ - حویلی منشی موہن لعل - حویلی گنیش راے - حویلی کالورام اگروال

اوریہی بارہ حویلیان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے عہد مین تیار ہوئی ہین ازانجملہ عبداللہ خان قدیمی کی حویلی ہے اومین قدرے تعمیر کہنہ ہے اور قدرے جدید ہے - اس پرگنہ مین باغ ۵ طلعے قطعہ ہین ازانجملہ ۳ قدیم للعہ ۲ جدید - کل مساجد اکیس ۲۱ ازانجملہ سایہ دار ۸ بلا سایہ قدیم ۱۳ جدید تکیے ۳ ازانجملہ فریق قادریہ ۱ و فریق مداریہ ۲ زیارتگاہ و بزرگان دین ۲۹ ازانجملہ مزار گنبد دار ۱۸ مزار بلا گنبد ۱۱ شہر کے اطراف مین ایک پہاڑی ہے جسکو اشخاص مولی علی کی ٹیکری کہتے ہین اور اوسپر تعمیر شاہی اب تک موجود ہے ٹیکری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک سنگ سیاہ پر حضرت مولی علی کرم اللہ وجہ کا پنجہ بنا ہوا تھا اور اوسکے متصل ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اوسکو لوگ زیارتگاہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہتے تھے اور یہان سال بہر مین ایک میلہ ہوتا تھا اور تمام اہل اسلام جمع ہوتے تھے حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم نے اوس مکان کو بتعصب مذہبی بالکل منہدم کرا دیا موضع ادکلیان پورہ و کہام کھیڑہ و سورن تال وغیرہ مین اسٹیشن صاحبان کپاس کی تعمیر کردہ اب تک موجود ہین قصبہ ہذا کی زمین غربی کو اوریتی اور زمین شرقی کو ٹلیٹی کہتے ہین کاشتکارون کو تخم بطور تقاوی سرکار سے دیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اصل تخم مع سوائی اون سے لیا جاتا ہے چار من وزن کو مانی اور سو مانی کو منا سہ اور منا سہ کو کناسہ کہتی ہین یہان داد و ستد غلہ کی اسی وزن پر مقرر ہے اس پرگنہ مین فصل ربیع فصل خریف سے بہتر ہوتی ہے کاشتکار قوم راجپوت اکثر ہین اور اہیر و مینہ کم اور پٹواری قوم کایستہ ہین - یہان کے باشندے سر پر بال لمبے لمبے اور عمامے بڑے بڑے رکہتے ہین اور پارچہ نفیس بڑی بڑی آستینون کا پہنتے ہین مسلمان قوم افاغنہ بکثرت ہین

[۱] یہ حویلی تین لاکہ روپیہ مین تیار ہوئی تھی اور اسکے بارہ چوک تھے اب صرف سات چوک باقی ہین اور دو باغ اور سات کنوین ہین ... سال سے ویران پڑا سکے تصرف مین ہے ...

قوم ہنود مین بوہرہ رکیہ واگروال مہاجن بیشو وغیرہ بھی زائد ہین - بزمان شاہان سلف تیموریہ یہان روپیہ کامل العیار رائج تھا پھر رفتہ رفتہ کم عیار ہوگیا تھا
حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کے عہد مین روپیہ کامل العیار بنام محمد خانی معرفت دیوان شمس الدین احمد جاری ہوا چنانچہ اب تک
مروج ہے یہ روپیہ کامل العیار ہے زیور وغیرہ اس روپیہ سے تیار ہوتا ہے وزن سکہ محمد خانی ۱۱ ماشہ سیم خالص ۱۱ ماشہ کساد ۰ ماشہ
اور دار الضرب اس پرگنہ مین عہد شاہی سے ہے چنانچہ دو سکون کے یہ الفاظ ہین - سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل آلہ - حامی دین محمد شاہ عالم
بادشاہ - سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحبقران ثانی - حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد مین جو سکہ جاری ہوا اوسکی یہ عبارت ہے
ایک جانب در عہد سلطنت ملکہ معظمہ رفیعہ الدرجہ وکٹوریہ ضرب سورنج - بجانب دیگر یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ
موضع ادنارسی و کریم آباد مین برگ تنبول بکثرت ہوتے ہین چنانچہ لوگ گوالیار تک لیجاتے ہین - شکارگاہین اس پرگنہ مین بہت ہین اکثر
صاحبان انگریز یہان اکثر شکار کھیلتے ہین - پرگنہ ہذا مین تین میلے ہوتے ہین - ایک مذہبی میلہ ہنود کا کہ ماہ اساڑہ مین بروز سہ شنبہ موضع کریم آباد
مین ہوتا ہے - دوسرا میلہ کشن کنڈ کا بارہ کاتک سے پونون موضع دیوپور مین ہوتا ہے اور تین روز تک رہتا ہے - تیسرا میلہ موضع مدا کن
مین متصل لیڑی کے بارہ کاتک ہوتا ہے اور چار دن تک رہتا ہے - اس پرگنہ مین پانچ بڑی ندیان ہین باقی چھوٹی چھوٹی ہین -
یہان دو سیر رائج ہین ایک بوزن ۸۰ کلدار اسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر بوزن ۹۰ کلدار اسکو سیر خام کہتے ہین غلہ وغیرہ سیر پختہ سے
فروخت ہوتا ہے اور ترکاری و برنجی وغیرہ سیر خام سے فروخت ہوتے ہین پرگنہ ہذا مین چار مواضع کلان ہین کہ ان مین ایک ایک
ہزار آدمی سے زائد سکونت پذیر ہین -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مردم	مرد	عورت	فاصلہ از سورنج	سمت از سورنج	کیفیت
۱	خاص قصبہ سورنج	۲۷۸۰	۱۱۳۵۶	۵۶۲۵	۵۷۳۱	۰	۰	
۲	لیڑی	۴۷۵	۲۱۰۷	۱۰۸۳	۱۰۲۴	دس کوس	گوشہ جنوب و مغرب	
۳	انندپور کلان	۲۹۳	۱۱۹۷	۶۸۲	۵۱۵	نو کوس	مغرب	
۴	ادنارسی کلان	۲۱۸	۱۰۹۶	۵۶۱	۵۳۵	بارہ کوس	گوشہ غرب و شمال	
۵	بسل ساہو	۲۱۳	۱۰۶۸	۵۴۶	۵۲۲	پانچ کوس	غرب	
	میزان	۳۹۷۹	۱۶۸۲۴	۸۴۹۷	۸۳۲۷	۰	۰	

رقبہ کل پرگنہ مزروعہ وغیر مزروعہ پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک ۱۰۵۳۲ ۱۰ بیگہ ۱۷ بسوہ

مزروعہ ۴۵۴۵۹ بیگہ

غیر مزروعہ ۶۰۰۷۳ بیگہ

چاہی ۱۱۲۵۵ بیگہ بارانی ۳۴۲۰۴ بیگہ قابل زراعت ۳۱۲۹۰ بیگہ ناقابل زراعت ۲۸۷۸۳ بیگہ ۱۷ بسوہ

محاصل سالانہ

معہ ۱۲۵۱۹۲ روپیہ سکہ محمد خانی

نقشہ دیہات پرگنہ سرونج ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	اسد کھیڑی	۱۱	احمد نگر عرف ...	۲۲	اکودیا	۳۳	بابل کھیڑی	۴۵	بامن کھیڑی سلی	۵۷	بلرام پورہ
۲	احمد آباد عرف		موتی پورہ	۲۳	امیر کھیڑی	۳۴	برکھیڑہ کیدار	۴۶	بانس کھیڑی اسپال	۵۸	بانسکھیڑی اہیت
	کیلی کھیڑہ	۱۲	اتندپورہ کلاں	۲۴	اعظم نگر عرف	۳۵	بوریا اودا	۴۷	باخبان	۵۹	برکھیڑہ گوسی
۳	ابراہیم پور	۱۳	امیسرداس		شہزاد پور	۳۶	بشن پور کلاں ...	۴۸	باسوری مزرعہ	۶۰	بہادر پور ٹلیچیا
۴	اولاکھیڑی	۱۴	امیر گنج	۲۵	آنوانڈانہ	۳۷	بھورہ	۴۹	بابجہ	۶۱	بھوگائی خرد
۵	ابواڈانہ	۱۵	اسلام نگر	۲۶	املانی	۳۸	برکھیڑہ بھوڑہ	۵۰	بیر پور کلاں	۶۲	بیلاکھیڑی کلاں
۶	اندریرہ	۱۶	آم کھیڑہ یعقوب	۲۷	اوراکھیڑی	۳۹	بلرام پورہ	۵۱	بھورہ کھیڑہ نوآباد	۶۳	باندرسینا
۷	اوکری کھیڑہ کلاں	۱۷	آرہی نوآباد	۲۸	اگرہ	۴۰	بندی پورہ	۵۲	بھوگائی کلاں	۶۴	بسیل گڈھ
۸	اصالی	۱۸	اکبر پور	۲۹	احمد پور کلاں	۴۱	بھگونت پورہ	۵۳	بنارسی	۶۵	ببلاد عرف چمر کندل
۹	امین پورہ عرف	۱۹	اوکھلے کھیڑہ ڈڑہ	۳۰	بھوکرے	۴۲	یکتا	۵۴	برکھیڑہ دیو	۶۶	بشول سدہ پوٹا
	یکتا کھیڑہ	۲۰	انشائین کھیڑہ	۳۱	پورہ کھیڑہ	۴۳	بھوجوکھیڑی	۵۵	بہادر پور سنکھر	۶۷	برکھیڑہ ماگن
۱۰	اوناسی کلاں	۲۱	اودیرام پورہ	۳۲	بھونریا	۴۴	برکھیڑی عرف بکرم ...	۵۶	ببلابڑی	۶۸	برکھیڑہ ہرگن

۶۹	بانس کھیڑی کرنی	۸۹	بیرپور پربت پور	۱۱۰	پامان کھیڑی	۱۲۸	تمبیت پور	۱۴۹	چیان کھوہ	۱۶۸	دوند کھیڑی
۷۰	بانس کھیڑی سانکلا	۹۰	بھلاکھیڑی خرد	۱۱۱	پوریہ	۱۲۹	جھوکر حوض	۱۵۰	چندرہے	۱۶۹	دورلا
۷۱	بوڈہنا	۹۱	بیرارے	۱۱۲	پربت پور ویران	۱۳۰	جاوٗتے	۱۵۱	چنادر	۱۷۰	دوند کھیڑہ
۷۲	بھوریہال	۹۲	بہراگڈہ	۱۱۳	تیندوواڑہ	۱۳۱	جھوجھیلا کھیڑہ	۱۵۲	جھاپو	۱۷۱	ڈوگراولی
۷۳	بشن پور خرد عرف	۹۳	بھلاراری	۱۱۴	تسیا	۱۳۲	جھوکر عمریا	۱۵۳	چین پور	۱۷۲	دہرگا
	تنا کھیڑی	۹۴	باستو ویران	۱۱۵	تاج پورہ	۱۳۳	جھرے	۱۵۴	چونبڑہ	۱۷۳	دینپا کھیڑہ
۷۴	بانسکھیڑی گوگل	۹۵	بیجو کھیڑی	۱۱۶	تربون پور عرف	۱۳۴	جرسینا	۱۵۵	جہاری	۱۷۴	دھینگرا
۷۵	بیرپورہ خرد	۹۶	برکھیڑہ ورنہو		لمیا کھیڑی	۱۳۵	جان پور ویران	۱۵۶	حسن پور فرزعہ	۱۷۵	دہمولی
۷۶	بھول	۹۷	بڑاگاؤں	۱۱۷	تواںگر	۱۳۶	جگتر		بوریہ	۱۷۶	دیگیا کھیڑہ
۷۷	بگرودہ	۹۸	پیلیا	۱۱۸	قصبہ تال	۱۳۷	جلال پورہ	۱۵۷	حیدر پور	۱۷۷	دمودر کھیڑی
۷۸	بھاؤ کھیڑی	۹۹	پیکورے	۱۱۹	ترو ریہ	۱۳۸	چوینان کلاں	۱۵۸	حسین گڈہ	۱۷۸	دام کھیڑہ
۷۹	بانس کھیڑی کلاں	۱۰۰	پڑہ برلن	۱۲۰	تماشہ ویران	۱۳۹	چاندپور	۱۵۹	حفیظ نگر	۱۷۹	دہرم پور
۸۰	برکھیڑہ تال	۱۰۱	پگرانے	۱۲۱	تونکرہ	۱۴۰	چاندیر	۱۶۰	حسین پور	۱۸۰	دام کھیڑہ
۸۱	برودہ تال	۱۰۲	پیدریا	۱۲۲	تونکا	۱۴۱	چک ناہر کھیڑی	۱۶۱	حفیظ پور عرف	۱۸۱	دیری پامان
۸۲	بسی پور	۱۰۳	پڑہ جاندرو	۱۲۳	بھونیان کلاں	۱۴۲	چینا کھیڑی		کھوتیا	۱۸۲	دکبن
۸۳	باجا کھیڑی	۱۰۴	پچھنڈی	۱۲۴	جنسودا	۱۴۳	چونیا نوآباد	۱۶۲	خرم پور نوآباد	۱۸۳	دہیر گڈہ
۸۴	بردہی	۱۰۵	پاروہا	۱۲۵	حسرت کھیڑی	۱۴۴	جمرمریہ	۱۶۳	خانپورہ	۱۸۴	دہی لوری
۸۵	باموری حوض	۱۰۶	پیراکمار		عرف کریا	۱۴۵	جندیری	۱۶۴	خلیل پور نوآباد	۱۸۵	دولت پورہ
۸۶	برکھیڑہ بھجن	۱۰۷	پرسورہ	۱۲۶	بھونیان خرد	۱۴۶	چیت پور	۱۶۵	دیوپور	۱۸۶	دام کھیڑہ
۸۷	برنیندہ	۱۰۸	پیکھیڑہ		بیتی پٹھار	۱۴۷	چنداڈونہ	۶۶	داہمو کھیڑی	۱۸۷	دیوداس
۸۸	برکھیڑہ ملی و راکھیڑی	۱۰۹	پاٹن	۱۲۷	جاجم کھیڑی	۱۴۸	جیسی کھیڑہ	۶۷	دورنگ	۱۸۸	رام پور دولت پور

۱۸۹	رام ٹیک کوڑا	۲۱۰	زور آور کھیڑی	۲۳۱	سمن کھیڑی	۲۵۲	علی نگر	۲۷۱	کریل پور	۲۹۰	کولوا
۱۹۰	رسلا پیراخ	۲۱۱	سنتھوکہ پورہ	۲۳۲	سالپور خرد	۲۵۳	عزیز پورویران	۲۷۲	کنندن کھیڑی	۲۹۱	کریم آباد
۱۹۱	رتن برری	۲۱۲	سرسواس	۲۳۳	قصبہ سرونج	۲۵۴	عمر کھیڑے		عرف کند نالے	۲۹۲	کھتونیا
۱۹۲	رمنا کھیڑی	۲۱۳	سالرے	۲۳۴	ساکھلون	۲۵۵	علیگڈہ عرف کوڑہ	۲۷۳	کھیڑ کھیری کلان	۲۹۳	کانکر کھیڑی خرد
۱۹۳	روبیدا کھیڑی	۲۱۴	سری کھوہ	۲۳۵	سمیر پور پربت پور	۲۵۶	فرید پور	۲۷۴	کولو کھیڑی عرف	۲۹۴	کبترہ
۱۹۴	رسلی ساہو	۲۱۵	سید پورہ	۲۳۶	ساہن کھیڑی	۲۵۷	فیض پور عرف		موتی پورہ	۲۹۵	کانکر کھیڑی کلان
۱۹۵	رگناتھ پورہ	۲۱۶	سیمبر پور نو آباد	۲۳۷	سری امیر		گلاب گنج	۲۷۵	کوکن گڈہ	۲۹۶	کھام کھیڑہ کلان
۱۹۶	رسلی اورن	۲۱۷	ست پاڑہ	۲۳۸	سیر کھیڑہ	۲۵۸	فیروز گنج	۲۷۶	کند کھیڑی جاوتے	۲۹۷	کلیان پورہ
۱۹۷	راگھوگڈہ	۲۱۸	سانکلا حویلی	۲۳۹	سوجنان	۲۵۹	نوج پور	۲۷۷	کیلن کھیڑی	۲۹۸	کمریا
۱۹۸	رحمن پورہ عرف زنجی پور	۲۱۹	سنکھیڑہ	۲۴۰	سملا بوت	۲۶۰	نادر پور عرف	۲۷۸	کھر کھیڑی عرف ذوکران	۲۹۹	ککراج
۱۹۹	رنگنان	۲۲۰	ساونکھیڑی دیو	۲۴۱	سیمرا سگناتھ		کھوکھلا کھیڑہ	۲۷۹	کولا پورہ	۳۰۰	کھیر کھیڑی خرد
۲۰۰	رائے پورویران	۲۲۱	سرواتہ	۲۴۲	شاہ پور مزرعہ نو آباد	۲۶۱	قاضی کھیڑی	۲۸۰	کالا دیو	۳۰۱	گوپال پور
۲۰۱	رینان	۲۲۲	سالرہ	۲۴۳	شاہ پور	۲۶۲	کچناریا	۲۸۱	کھیار کھیڑہ نو آباد	۳۰۲	گوریہ کھیڑی
۲۰۲	رسلی ہاٹ	۲۲۳	سگرہ	۲۴۴	شایستہ آباد	۲۶۳	کونڈی	۲۸۲	کھام کھیڑہ جرسینا	۳۰۳	گیون کھیڑی
۲۰۳	رام نگر ویران	۲۲۴	سگنان کھیڑی	۲۴۵	صفدر پور	۲۶۴	کشن پورہ	۲۸۳	کولوا پٹھار	۳۰۴	گولہ کھیڑہ
۲۰۴	ریسول	۲۲۵	سمری بصیر	۲۴۶	طاہر پورہ	۲۶۵	کھرا کھیڑی	۲۸۴	کھیر بیاہاٹ	۳۰۵	گریٹہ
۲۰۵	رسلی دہان	۲۲۶	سمری سکندر آباد	۲۴۷	طاد کھیڑی	۲۶۶	کری کھیڑی کلان	۲۸۵	کریہ عرف مداگن	۳۰۶	گوپال نگر عرف نگر
۲۰۶	رتنا کھیڑی	۲۲۷	سیمی کھیڑہ	۲۴۸	علی گڈہ	۲۶۷	کوروائے	۲۸۶	کولوا کھیڑہ نو آباد	۳۰۷	گھوسوا تال
۲۰۷	رینجمن	۲۲۸	سالپور کلان	۲۴۹	عمر پاینہ	۲۶۸	کھینچرا اودا	۲۸۷	کھوندو پور	۳۰۸	گوارے
۲۰۸	رسول پور	۲۲۹	سنگمائی	۲۵۰	علی گڈہ مزرعہ	۲۶۹	کھانا کھیڑی	۲۸۸	کربکڑہ خرد	۳۰۹	گنگا کھیڑی
۲۰۹	رام پور نو آباد	۲۳۰	سانکلا جگتھر	۲۵۱	علی گنج	۲۷۰	کاچی کھیڑہ	۲۸۹	کوزہ	۳۱۰	گھوٹو نو آباد

۳۱۱	گاؤسندہ	۳۳۱	مہوتی	۳۵۰	سکھیرہ	۳۶۸	وریز نگر عرف	۳۸۶	زرکھیڑہ	۴۰۵	بثریری	۴۲۵	عمریا
۳۱۲	کولاکھیرہ	۳۳۲	مراٹوٹہ	۳۵۱	ام کھیڑی		ہنوتیا	۳۸۷	نیم کھیڑے	۴۰۶	چماگر	۴۲۶	کروانہ
۳۱۳	گوپال پورہ	۳۳۳	محبت پور عرف محمد پورہ	۳۵۲	موندلیا	۳۶۹	ہنوتیا کلاں		**دیہات جاگیر**	۴۰۷	جہوکر جوگی	۴۲۷	کرنے
۳۱۴	کموتو کھیرہ	۳۳۴	موندا اساگر	۳۵۳	مجھیرہ	۳۷۰	ہرکسا کھیڑی خرد	۳۸۸	آم کھیڑہ	۴۰۸	چھنون	۴۲۸	گجرانی کھیڑہ
۳۱۵	لالہ ٹوری	۳۳۵	مدکھیڑی	۳۵۴	منڈ کھوہ	۳۷۱	ہردور کھیڑی	۳۸۹	اکلود	۴۰۹	جونداکھیڑی	۴۲۹	کھجورہ گوپال
۳۱۶	لالہ ٹورہ	۳۳۶	مہابن	۳۵۵	محمد گڑھ	۳۷۲	ہلاکھیڑی	۳۹۰	انوپ پورہ	۴۱۰	جاؤلے	۴۳۰	کھجوری [illegible]
۳۱۷	لودھا کھیڑی	۳۳۷	مرداس	۳۵۶	نیا نگر عرف	۳۷۳	ہرکھان کھیڑی کلاں	۳۹۱	انجل پورہ	۴۱۱	چنورا	۴۳۱	کنجھ والے
۳۱۸	للبیا	۳۳۸	موہن پور کلاں		موہن پور	۳۷۴	ہارو کھیڑی	۳۹۲	ایسر گڈہ	۴۱۲	جاجیور	۴۳۲	مٹی پور
۳۱۹	لکھمن پورہ	۳۳۹	مہوا کھیڑی بلوچی	۳۵۷	ناؤ کھیڑہ	۳۷۵	ہنوتیا	۳۹۳	احمد پور کھرکا	۴۱۳	دہیری ادہو	۴۳۳	بہل سرائے
۳۲۰	قصیبہ کھیڑی	۳۴۰	محمد نگر نو آباد	۳۵۸	نراہن پور خرد	۳۷۶	یوسف پور	۳۹۴	باردو	۴۱۴	دہنووا	۴۳۴	موٹڈرا گھاٹ
۳۲۱	للت پور	۳۴۱	منی رام پورہ	۳۵۹	نسوریے		عرف وزیر پور	۳۹۵	ہرکھیڑی	۴۱۵	رسل گھاٹ	۴۳۵	منا کھیڑی
۳۲۲	لاہورہ	۳۴۲	مہادیو کھیڑی	۳۶۰	نینواس خرد	۳۷۷	یمن پورہ	۳۹۶	باموری سالہ	۴۱۶	راج پورہ	۴۳۶	سرند پور
۳۲۳	موندرا دہرون	۳۴۳	موندرا باگل	۳۶۱	نرین پور کلاں	۳۷۸	اوناسی تال	۳۹۷	بھواس	۴۱۷	اودسیا	۴۳۷	ہلارہ
۳۲۴	موہن کھیڑی	۳۴۴	مہوا کھیڑہ	۳۶۲	بنولی	۳۷۹	اوستانی	۳۹۸	برجا کھیڑی	۴۱۸	سل پورہ	۴۳۸	منصوری
۳۲۵	طبا کھیڑی	۳۴۵	محمود پور	۳۶۳	نور پور عرف	۳۸۰	چھنریہ	۳۹۹	بنیاد ہانہ	۴۱۹	سوتا	۴۳۹	نرکھیڑہ
۳۲۶	مہوا کھیڑہ [illegible]	۳۴۶	موتی پورہ عرف		کھوپورہ	۱۳۸۱	تھتر پور	۴۰۰	برنج	۴۲۰	سہیل کھیڑی	۴۴۱	ہری پور
۳۲۷	مہیاراج کھیڑی		برکر لاہورہ	۳۶۴	بنگلاین	۳۸۲	رائے کھیڑی	۴۰۱	بمان کھیڑی	۴۲۱	سلطان پور		**دیہات معافی**
۳۲۸	موندرا ادناری	۳۴۷	مداگن ویران	۳۶۵	نینواس کلاں	۳۸۳	رضا کھیڑی	۴۰۲	بیاسی	۴۲۲	سنولی	۴۴۱	سراج نگر
۳۲۹	محمد پور طینا	۳۴۸	مسے پور	۳۶۶	نگوری	۳۸۴	گدا کھیڑی	۴۰۳	پیر کھیڑی	۴۲۳	صفدر پوتال	۴۴۲	مہوا کھیڑہ
۳۳۰	موہن پور خرد	۳۴۹	مہو	۳۶۷	نرسنگھ پور	۳۸۵	کھشوار	۴۰۴	ممونی	۴۲۴	صفدر پور عرف تمانیلہ	۴۴۳	ہاشم پور

نقشہ تفصیل دیہات ریاست ٹونک

نام پرگنہ	تعداد دیہات	دیہات خالصہ	دیہات استمرار	دیہات جاگیر	دیہات معافی	کیفیت
ٹونک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+
علی گڑھ	[illegible]	[illegible]	دو	[illegible]	دو	+
پڑاوہ	[illegible]	[illegible]	+	[illegible]	دو	+
چھبڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+
نمباہیڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+
سرونج	[illegible]	[illegible]	+	[illegible]	[illegible]	+
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+

سمت ۱۹۴۹ بکرمی مطابق سنہ ۱۳۰۰ فصلی میں بندوبست ٹی سی میجر پیرس صاحب بہادر نے اختتام پر پہونچایا۔ بعد اوسکے سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق سنہ ۱۳۰۳ فصلی میں سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر نے چک بندی شروع کی اور سمت ۱۹۵۴ بکرمی مطابق سنہ ۱۳۰۵ فصلی میں مسٹر نکر صاحب بہادر نے کمی لگان کی اور کمال پیر بھی اجرا کیا چنانچہ نقشہ ہذا سے ظاہر ہے۔

رقبہ کل ریاست ٹونک مزروعہ وغیرہ مزروعہ

[illegible] بیگہ

تمہ	خالصہ
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

معافی	مقبوضہ کماتہ داران	مقبوضہ سرکار و لتمدار مع کشت بٹیر	استمرار	جاگیر
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	یک لکھ [illegible] بیگہ	گیارہ لاکھ [illegible] بیگہ	پانچ لاکھ [illegible] بیگہ

تعداد مواضع ہر شش پرگنات مع آمدنی سابق وحال و کمی آن بروئے کمال پیر

نام پرگنہ	تعداد مواضع	کل جمع سابق مقررہ وقت پیمایش	کل جمع مقررہ حال وقت تیار ہی کمال پیر	کمی
ٹونک	۲۴۷ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
علیگڈھ	۹۰ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نیماہیڑہ	۲۶۸ [illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	[illegible]
پڑاوہ	۱۳۲ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
چھبڑہ	۱۹۳ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
سرونج	۲۶۶ [illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
میزان ہر شش پرگنہ	۱۳۴۹ [illegible]	سے لکھ [illegible]	سے لکھ [illegible]	[illegible]

تمام شد مقالہ اول